

# رگِ جاں سے قریب تر

فردا خاں

Urdu Novels Ghar



”کیوں کیا میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکا۔۔۔!“

صرف پیسوں کے لیے؟؟؟۔۔۔۔۔

تم ایک بار بولتی میں دنیا کی ہر چیز تمہارے

قدموں میں ڈھیر کر دیتا، مگر تم نے تو مجھے

انسان سے وحشی بنا کر وہ نقصان کیا ہے،

جس کی کبھی بھر پائی نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔۔“

اُس نے اپنی بات ختم کرتے حائفہ کو کسی

اچھوت شے کی طرح دھکا مارتے دور پھینکا تھا۔

# مکمل ناول

## رگ جاں سے قریب تر فروا خالد

اُس کے ہر اٹھتے قدم کے ساتھ پائل کی چھن چھن کی آواز سنسان پڑے  
کو ریڈور میں ایک ارتعاش سا پیدا کر رہی تھی۔ اُسے آج پھر پور پور سجایا گیا  
تھا کسی نامحرم کے لیے۔ کل کے اُس کے رقص میں اسی شخص نے اُس کی  
سب سے بڑی بولی لگائی تھی۔ اتنی بڑی قیمت شاید ہی آج تک کبھی کسی  
طوائف کی لگائی گئی ہو۔ پورے کوٹھے پر اُس کی واہ واہ کی جارہی تھی، نگینہ

بائی اُس کے واری صدقے جارہی تھیں۔ وہ تو پہلے ہی اُسے اپنے کوٹھے کی ملکہ بلاتی تھیں۔ اُس کا دو آتشہ حُسن تھا ہی ایسا، مومی مجسمے پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اگلا شخص اُس کے قدموں میں ڈھیر ہوئے بنا نہیں رہ پاتا تھا۔

آج تو اُس کا قیامت خیز رُوپ مزید اپنے حُسن کا قہر ڈھانے کو تیار تھا۔

مگر اس وقت اُس نے اپنے حُسن کی تباہ کاریوں کو ایک سیاہ چادر میں چھپا رکھا تھا۔ جسے اُس نے اپنے آج رات کے خریدار کے آگے ہی آشکار کرنا تھا۔

اُس نے سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ نیم تاریک خواب گاہ میں قدم رکھا تھا۔ یہ اس محل نما گھر کے مالک کا کمرہ تھا شاید، وہ تاریکی میں بھی اس بات کا اندازہ لگا سکتی تھی۔ پورے بیڈ روم میں جگہ جگہ رنگ برنگے دیے روشن تھے۔ جو اُس کمرے کی خوابناکی اور رومانوی ماحول میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔

اُس نے کمرے کے چاروں اطراف نظریں گھمائی تھیں۔ جب اُس کی نظر سامنے کرسی پر بیٹھے شخص پر پڑی تھی۔ اُس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا،



مگر رُخ مخالف سمت ہونے کی وجہ سے وہ اُس کا چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی۔ نہ ہی اُس کے اندر ایسی کوئی خواہش تھی۔

خوش آمدید حاعفہ، آخر تم میری دسترس میں آ ہی گئی۔ پہلے بتاتی تمہاری یہ " اوقات ہے، تو بہت پہلے تمہیں پیسوں سے خرید لیتا، یہ کام تو کبھی میرے لیے مشکل نہیں تھا۔

وہ شخص بنا رُخ اُس کی جانب موڑے بولی جا رہا تھا۔ جبکہ حاعفہ اس جانے پہچانے لب و لہجے پر اپنی جگہ گنگ کھڑی تھی۔ جس شخص کا سامنا کرنے سے پہلے وہ موت کو گلے لگانا پسند کرتی، اُس کے یہاں ہونے کا تصور اُس کے وجود سے جان نکال گیا تھا۔ اُس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی۔ کاش یہ اُس کا وہم ہو، نہیں وہ شخص بھلا یہاں کیسے ہو سکتا تھا۔  
 "کک۔۔۔۔ کون۔۔۔؟"

یہ لفظ ادا کرتے اُس کی زبان ہکلا گئی تھی۔





”کیا ہوا ایک طوائف زادی سے اس کے علاوہ اور کیا سوال کر سکتا ہوں“  
 ”میں۔۔۔۔۔؟“

زہر خند لہجے میں بولتا وہ اُس کے بہت پاس آن پہنچا تھا۔ حاعفہ پتھر بنی اپنی  
 جگہ پر جم چکی تھی۔

مگر اگلے ہی لمحے اُس آگ اُگلے شخص کی جارحانہ کاروائی پر حائفہ کی آنکھ سے  
 آنسو نکلتے بے مول ہوئے تھے۔ جن کی اب مقابل کے آگے کوئی قیمت  
 نہیں تھی۔

اُس نے حاعفہ کی کلائی موڑ کے کمر سے لگائی تھی۔ اُسے اپنی کلائی ٹوٹی  
 محسوس ہوئی تھی۔ مگر وہ کچھ بھی بول کر اس پھرے زخمی شیر کے غصے کو  
 مزید ہوا نہیں دینا چاہتی تھی۔

”کیوں کیا میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکا۔۔۔۔۔ صرف پیسوں کے“  
 ”لیے؟؟؟۔۔۔۔۔ تم ایک بار بولتی میں دنیا کی ہر چیز تمہارے قدموں میں

ڈھیر کر دیتا، مگر تم نے تو مجھے انسان سے وحشی بنا کر وہ نقصان کیا ہے، جس کی کبھی بھر پائی نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔۔

اُس نے اپنی بات ختم کرتے حاعفہ کو کسی اچھوت شے کی طرح دھکارتے دور پھینکا تھا۔

اُس کے اتنے ناروان سلوک کے باوجود حاعفہ کے منہ سے زرا سی آواز تک نہیں نکلی تھی۔ ابھی یہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اس شخص کی قہر برساتی نگاہیں بتا رہی تھیں کہ جو کچھ وہ اس کے ساتھ کر چکی تھی، اُس کی سزا بہت اذیت ناک ہونے والی تھی۔

@@@@@@

پورے میران پیلس کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ آج اُس خاندان کی لاڈلی بیٹی کی مہندی تھی۔ ہر طرف بھتی شہنائیاں، اشتہار انگیز کھانوں کی خوشبو اور ہنستے مسکراتے خوبصورت چہرے ماحول کو چار چاند لگا رہے تھے



میراں پیلس کے بڑے سے لان میں مردوں کے بیٹھنے کا اہتمام کیا گیا تھا جہاں محفل موسیقی جاری تھی۔ جبکہ سب خواتین کے لیے اندرونی حصے میں ہی ساری اینجمنٹس کی گئی تھیں۔ بڑے سے ہال کمرے میں پیلی چادریں بچھائی گئی تھیں۔ جس کے وسط میں لڑکیاں بیٹھی ڈھولکی رکھے مختلف گانوں پر سُر بکھیر رہی تھیں۔ رقص کی شوقین لڑکیاں اور خاندان کی باقی عورتیں اُن کے ارد گرد دائرے کے شکل میں لڑی اور ڈانس کرتی محفل کو مزید دو بالا کر رہی تھیں۔ ہر طرف خوشیاں تھیں، مسکراہٹیں تھیں۔

مگر کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ ایسے میں ایک ہستی ایسی بھی تھی جو زندگی اور موت کی کشمکش میں اپنی سوچوں میں الجھی بیٹھی تھی۔ اُس سے فیصلہ نہیں ہو پارہا تھا کہ زندگی کے اس موڑ پر موت کو گلے لگانا ٹھیک تھا۔۔۔ یا زندگی کو تھوڑی مہلت اور ملنی چاہیے تھی۔

لیکن جو آگے چل کر اُس کے ساتھ ہونے والا تھا۔ وہ اُسے اپنے لیے موت سے بھی بدتر سمجھتی تھی۔

کچھ دیر اسی سوچ کے زیر اثر رہنے کے بعد اُس کی ویران آنکھیں ایک فیصلے پر پہنچ کر چمک اُٹھی تھیں۔۔۔۔

اس سے بہتر فیصلہ اُس کے لیے کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔

نیچے ہال میں ابھی بھی ویسا ہی ماحول جما ہوا تھا۔ رونق میلا اپنے عروج کو پہنچ چکا تھا۔ جب اچانک وہاں ملازمہ کی دی جانے والی خبر نے ہر طرف سناٹا طاری کر دیا تھا۔

"بی بی سرکار۔۔۔ بی بی سرکار۔۔۔ غضب ہو گیا۔۔۔"

نوراں بھاگتی ہوئی ہال میں ایک جانب سجے سنورے لکڑی کے تخت پر بیٹھی شمسہ بیگم کے پاس آئی تھی۔ اُن نے دل پر ہاتھ رکھتے دہل کر ملازمہ کی جانب دیکھا تھا۔ اُن کے اشارے پر میوزک رک چکا تھا۔ ملازمہ کے ہوا نیاں اڑاتے چہرے سے لگ رہا تھا، بات چھوٹی بالکل بھی نہیں تھی۔

کسی انہونی کے خیال سے اُن کا دل دھڑک اُٹھا تھا۔

"کیا ہوا نوراں؟"

اُن کے ساتھ ساتھ باقی سب کی نظریں بھی نوراں پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

"بی بی سرکار وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ زینشہ بی بی۔۔۔"

نوراں پھولی سانس کے ساتھ الفاظ ادا ہی نہیں کر پار ہی تھی۔ اُس کا پورا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا۔

"کیا ہوا زینشہ کو۔۔۔؟"

فضیلا بیگم کے دل پر ہاتھ پڑا تھا۔ وہ بھی آگے بڑھی تھیں۔

"اُن۔۔۔ نن۔۔۔ اُنہوں نے زہر لے لی۔۔۔"

نوراں کے الفاظ تھے یا آسمان ٹوٹا تھا میراں پیلس پر۔۔۔۔۔ سب خواتین پھٹی پھٹی نظروں سے نوراں کی جانب دیکھ رہی تھیں۔

ہال کے دروازے پر کھڑے سرفراز کے کانوں تک بھی یہ بات پہنچ چکی تھی۔ وہ اُنہیں قدموں پر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔



جس لڑکی کی شادی پر کچھ دیر پہلے شہنائیاں بج رہی تھیں۔ اب کچھ لمحوں بعد اُسی کی وجہ سے وہاں صفحہ ماتم بچھ گیا تھا۔۔۔۔

گھر کے مرد حضرات بھی یہ خبر ملتے بھاگے اندر آئے تھے۔ اور زینشہ کو فوری طور پر ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔ کچھ دیر پہلے کے کھلے چہرے اب مرجھا چکے تھے۔

بہت سوں کے چہرے پر آنے والے وقت کا سوچ کر تفکر نمایاں تھا۔ کوئی نہیں سوچ سکتا تھا کہ زینشہ کی اس حرکت کے بعد آنے والا طوفان کتنی بڑی تباہی لا سکتا تھا۔۔۔

ملک آثمیر میران تک بھی یہ خبر پہنچادی گئی تھی۔ وہ کسی بھی وقت پہنچ سکتا تھا۔ جس کے بعد کیا کیا ہو سکتا یہ سوچ ہی اُن سب کے دل لرزانے کے لیے کافی تھی۔

زینشہ کی حالت کافی سیریس تھی، اُس کو فوری طور پر آئی سی یو لے جایا گیا تھا۔۔۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ لڑکی اتنا بڑا قدم اُٹھا سکتی تھی۔ مگر

اب جو ملک آڑ میر میراں اُس کے اس اقدام کے بعد کرنے والا تھا یہ بات بھی اُن سب کی سانسیں روکے ہوئی تھی۔

@@@@@@@@@@

"سچی محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔۔۔"

وہ معصوم شہزادی سامنے کھڑے شخص کی جانب اُمید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے سے مسکائی تھی۔ جس پر اُس کے روئی جیسے گالوں پر پڑنے والی گڑھے نمایاں ہوئے تھے۔ یہ دل موہ لیتا منظر سامنے کھڑے شخص کی دھڑکنیں تیز کر گیا تھا۔

محبت نہیں عشق ہے تم سے۔۔۔۔ چاہو تو آ ز مالو۔۔۔۔ کبھی پیچھے ہٹتا نہیں پاؤ"

"گی۔۔۔۔"

اُس کے گلابیاں چھلکاتے نرم و ملائم ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے وہ اُس کی اُمید پر کھڑا اُترا تھا۔ اُس معصوم شہزادی کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔ جس سے اُن خوبصورت گڑھوں کی دلکشی مزید اُجاگر ہوئی تھی۔

"مجھے دھوکا تو نہیں دو گے نا۔۔۔۔"

وہ معصوم شہزادی جیسے ابھی بھی مقابل کے جواب سے مطمئن نہیں لگ رہی تھی۔ شاید اُس کا دل اُس سامنے کھڑے شخص کی باتوں پر ایمان نہیں لا پا رہا تھا۔

کبھی نہیں۔۔۔۔ اپنی سانسوں سے دھوکا کر جاؤں گا۔۔۔ مگر تم سے کبھی " نہیں۔۔۔۔

اُس نے معصوم شہزادی کی اُداس کانچ سی سبز آنکھوں میں جھانکتے اپنے سچے ہونے کا یقین دلایا تھا۔

"کیا تمہاری دنیا والے مجھے قبول کر لیں گے؟؟؟"



یہ بات پوچھتے اُس معصوم شہزادی کی آنکھوں میں نمی جھلملا گئی تھی۔ جسے اُس نے پلکیں جھپکتے اندر دھکیل دیا تھا۔

اُس کے اندر کچھ ایسا تھا جو اُسے چین لینے نہیں دے رہا تھا۔ وہ ٹھیک سے خوش نہیں ہو پارہی تھی۔

"کیا تمہارے لیے اتنا کافی نہیں کہ میں نے قبول کر لیا تمہیں۔۔۔؟؟"

مقابل اُسے کسی بھی طرح مطمئن کرنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن اگر تمہیں مجبور کر دیا گیا مجھے چھوڑنے کے لیے تو مجھے چھوڑ دو"

گے۔۔۔؟

وہ پھر سے اُداس ہوئی تھی۔۔۔۔

شاید اُس کے لیے کسی بھی مرد پر بھروسہ کرنا زندگی کا سب سے مشکل ترین کام تھا۔ اُسے دھوکے سے، تنہا رہ جانے سے سب سے زیادہ ڈر لگتا تھا۔

قسمت کے کھیلے جانے والے کھیل سے انجان وہ مقابل کے تسلی دیتے الفاظ پر بجھے دل سے یقین کرتی مسکرا دی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

تار کول کی سیاہ دور تک بچھی سڑک پر پانچ گاڑیوں کا قافلہ ارد گرد کی ہر شے  
ہوا کے دوش پر اڑتا اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا۔ جیسے اُن کے مالک  
کو اپنی منزل پر پہنچنے کی بہت جلدی ہو۔  
راستے میں آئی کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بنا وہ قافلہ آگے سے آگے بڑھتا جا رہا  
تھا۔۔۔

وہ بہت ہی خوبصورت پہاڑی راستہ تھا۔ جس کے ایک جانب بہت ہی  
خوبصورت جھیل بہہ رہی تھی۔ جبکہ دوسری جانب سرسبزے سے ڈھکی  
اونچی اونچی پہاڑیاں واقع تھیں۔ اُس روڈ پر سفر کرنے والوں کے لیے یہ  
بہت ہی حسین نظارہ ہوتا تھا۔ لیکن اس وقت اُس گاڑی میں سوار شخص کے  
اعصاب ناقابلے یقین حد تک تنے ہوئے تھے۔ اُنکلیوں میں دبا سگریٹ جل  
کر راکھ ہوتا اُس کی اُنکلیوں کو بھی جلا گیا تھا۔ مگر اُس شخص کو تو اس تکلیف کی

پرواہ تک نہیں تھی۔ نہ اُنکلیوں کو جلاتے سگریٹ کی پرواہ تھی اور نہ ہی اُس  
پاس سے دوڑتے بھاگتے حسین مناظر اُس کے بے تاثر چہرے پر کوئی  
خوشگواریت لاپائے تھے۔

یہ حسین وادیاں آزاد کشمیر کے شہر مظفر آباد کے سب خوبصورت گاؤں نیاز  
پور کی جانب جاتی تھیں۔ وہ شخص بھی جلد از جلد وہاں پہنچ جانا چاہتا تھا۔

@@@@

وہ واش روم سے شاور لے کر نکلی تھی۔ اُس کا نازک کوئل بدن وائٹ کلر کی  
نائٹی میں مزید رعنائیاں بکھیرتا دیکھنے والے کے ہوش گم کرنے کے لیے  
کافی تھا۔ مگر اُس کا دیدار کرنا بہت کم خوش قسمت دعویداروں کے نصیب  
میں آتا تھا۔ اُس تک رسائی حاصل کر پانا ہر ایک کی بس کی بات نہیں تھی۔  
نگینہ بائی کے اس کوٹھے پر سب سے زیادہ بولی اُسی کی لگائی جاتی تھی۔

اسی بات نے اُسے کافی مغرور بنا دیا تھا۔ پر غرور بھی اُس حُسن کی ملکہ پر چٹا تھا۔ اُس کی کانچ سی شہد آگئیں نگاہیں اتنی قاتلانہ تھیں کہ دیکھنے والا اُن کے وار سے بچ نہیں پاتا تھا۔ اُسے لوگوں کو اپنا دیوانہ بنانا اچھے سے آتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس کو ٹھے پر راج کرتی تھی۔۔۔ وہاں کی باقی تمام لڑکیاں اُس کے بے پناہ حُسن سے خار کھاتی تھیں۔ جو اپنی مرضی کی مالک تھی۔۔۔ بہت کم وہ رقص کرتی تھی۔ وہ بھی اُس وقت جب اُس کا موڈ ہوتا تھا۔ مگر جس دن اُس کا رقص ہوتا شہر بھر کے تمام شرفاء شرکت ضرور کرتے۔۔۔۔۔

"رانی صاحبہ آپ کا لباس تیار کر دیا ہے میں نے۔۔۔۔۔"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے گداز ہاتھوں پیروں پر لوشن سے مساج کر رہی تھی۔ جب ملازمہ اُس کی ساری چیزیں تیار کرتی اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔

اُسے اُس کے مزاج اور ادا و انداز کی وجہ سے رانی صاحبہ کہہ کر ہی پکارا جاتا تھا۔ اُس کے ناز و نخرے رانیوں سے کم کے بھی نہیں تھے۔ کسی سے دینا اُس



نے سیکھا ہی نہیں تھا۔ سوائے ایک انسان سے اور وہ تھیں اُس کی نگینہ  
 بائی۔۔۔ جن کے ہاتھ میں اُس کی ایک ایسی کمزوری تھی۔۔۔ جس کی  
 خاطر حائفہ ہر بار اُن کے آگے گٹھنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔ اُس کی زندگی  
 کی سب سے بڑی کمزوری تھی جس کی خاطر وہ اپنی جان بھی اُن کی ہتھیلی پر  
 رکھنے سے باز نہ آتی۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

گولڈن فل کام والے شرارے میں وہ اپنے قیامت خیز حُسن کے ساتھ  
 غضب ڈھا رہی تھی۔ اوپر سے اُس کا اداؤں بھرار قص نجانے کتنوں کے  
 دلوں پر کاری وار کر گیا تھا۔ مگر وہ مغرور حسینہ اپنی اداؤں کا جادو چلاتی  
 واپس اپنی خواب گاہ میں لوٹ آئی تھی۔ کسی کی جرأت نہیں تھی اُس کی  
 مرضی کے بغیر اُس کے قریب آئے۔۔۔

اُس کی ایک بات تھی جو شاید ہر شخص کی توجہ مزید اپنی جانب کھینچی تھی۔ کہ اُس نے ہمیشہ پورا لباس پہنا تھا۔ اُس کے رقص کے دوران وہ خود کو بھاری لہنگے اور دوپٹے میں ایسا کور رکھتی تھی کہ دیکھنے والے کا دل مزید للچا جاتا تھا۔ اوپر سے اُس کے قاتلانہ اداؤں بھرے نین نقش جلدی پر تیل کا کام کرتے تھے۔ اُس اپسرا کی مانگ ہر رقص کے بعد بڑھ جاتی تھی۔ مہینے میں اُس کا رقص صرف دو بار ہی ہوتا تھا۔ جس پر نگینہ بائی اپنی جھولی اچھی طرح بھر لیتی تھیں۔ وہ اُن کی سونے کی چڑیا تھی جسے وہ ہمیشہ کے لیے اپنے پنجرے میں قید رکھنا چاہتی تھیں۔

حاعفہ سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تھی۔ اُس کی خاص ملازمہ اُس کی جیولری اتار رہی تھی۔ جب اچانک اُس کے کانوں میں کسی کی دل دہلا دینے والی چیخیں پڑتی اُس کی سانسیں روک گئی تھیں۔ حاعفہ نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھیں۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ آواز تو میری۔۔۔ میری ماور کی ہے۔۔۔"

حاعفہ یہ آواز لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔ اُس کے جینے کی اکلوتی وجہ تھی

وہ۔۔۔۔

حاعفہ ملازمہ کے ہاتھ جھٹکتی باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔ جہاں باہر دونوں  
برآمدے لڑکیوں سے بھرے پڑے تھے۔ نگینہ بائی کے کمرے کا دروازہ  
بند تھا۔ مگر سب کے کان اور آنکھیں اُدھر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔

اندر سے آتی ماورا کی چیخیں حاعفہ کا دل چیر گئی تھیں۔۔۔ وہ لڑکیوں کو سائیڈ  
پر کر کے راستہ بناتی آگے بڑھی تھی۔ اور نگینہ بائی کے کمرے کا دروازہ  
دھکیل کر سیدھی اندر گھسی تھی۔۔

اندر کا منظر دیکھ اُس کے دل پر ہاتھ پڑا تھا۔ نگینہ بائی ماورا کے بال اپنی مُٹھی  
میں جکڑے اُس کے منہ پر تھپڑ مارتیں، اُس کا چہرہ لال کر گئی تھیں۔ ماورا کا  
ہونٹ پھٹ چکا تھا۔ مگر نگینہ کو اُس پر زرا برابر بھی رحم نہیں آیا تھا۔ وہ اُسے

کوئی حیوان شے سمجھتیں مسلسل پیٹے جا رہی تھیں۔ ہر وقت چہرے پر اداؤں  
بھری مسکراہٹ سجائے رکھنے والی حاعفہ کا چہرہ غصے اور نفرت سے خطرناک  
حد تک لال ہو چکا تھا۔

ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بنا وہ ماورا تک پہنچی تھی۔ نگینہ بائی کو زوردار دھکامار  
کر ماورا سے دور دھکیلتی وہ ماورا کو اپنی مہربان آغوش میں بھر گئی تھی۔  
ستاروں بھری چمکتی دھمکتی ساڑھی، فل میک اپ اور ہیوی جیولری سے  
لدی پھندی نگینہ بائی حاعفہ کے دھکے پر اوندھے منہ بیڈ پر جا گری تھی۔  
"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری ماورا پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔"

حاعفہ آنکھوں میں شعلے بھرے خونخوار نظروں سے بیڈ سے سنبھل کر اٹھتی  
نگینہ بائی کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

"تم جانتی بھی ہو۔۔۔ تمہاری یہ لاڈلی کیا گل کھلاتی پھر رہی ہے۔۔۔۔"

نگینہ بائی بھی جواباً اسی انداز میں بولی تھی۔



وہ جو بھی گل کھلائے مگر تمہیں یہ اجازت کس نے دی ہے اُسے یوں اتنی " بے دردی سے پیٹوں۔۔۔ یہ بہت مہنگا پڑے گا تمہارے لیے یاد " رکھنا۔۔۔۔

حاعفہ تو جیسے اس وقت آپے میں ہی نہیں تھی۔ ماورا کا لال چہرہ اُس کے سینے میں آگ بھڑکا گیا تھا۔ ماورا اُس کے سینے سے لگی بلک بلک کر رو رہی تھی۔ اُس کا ڈراسہا انداز دیکھ حاعفہ نے اُسے مزید خود میں بھینچ لیا تھا۔ "حاعفہ تم جانتی بھی ہو یہ۔۔۔۔۔"

نگینہ بانی اس سے پہلے کے مزید کچھ بولتی جب غیض و غضب کی تصویر بنے کرامت خان کو اندر آتے دیکھ وہ خاموش ہوئی تھی۔ تمہارے کہنے پر ہم نے اس لڑکی کو اس کام سے دور رکھا، اسے پڑھنے کے " لیے ہاسٹل بھیجا۔۔۔۔۔

کرامت خان کی قہر برساتی نگاہیں ماورا پر ٹکی ہوئی تھیں۔ کرامت کو وہاں دیکھ حاعفہ سمجھ گئی تھی، معاملہ کچھ سیریس ہے۔۔۔۔۔

ہاں اور اُس سب کی بھاری قیمت بھی ادا کر رہی ہوں میں تم لوگوں "

"کو۔۔۔۔"

حاعفہ نے ہونٹ سختی سے آپس میں پیوست کرتے خود پر ضبط رکھا تھا۔

تو تمہاری یہ لاڈلی اُس سب کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے کسی عاشق کے ساتھ "

"بھاگی جارہی تھی۔۔۔۔"

کرامت خان نے حاعفہ کے سر پر بم پھوڑا تھا۔ وہ پھٹی پھٹی بے یقینی بھری

نظروں سے ماورا کو دیکھنے لگی تھی۔ ماورا نے بے اختیار اپنی بڑی بہن سے

نگاہیں چرائی تھیں۔

ہمارے کہنے پر ادارے کی انتظامیہ کی جانب سے اس پر کڑی نظر رکھی "

جارہی تھی۔ ورنہ اب تک یہ ہمیں دھوکا دے کر اپنے عاشق کے ساتھ فرار

"ہو چکی ہوتی۔۔۔۔"

کرامت خان کابس نہیں چل رہا تھا ماورا کو آنکھوں سے ہی سالم نگل جاتا۔  
اُس کی بات سننے کے بعد حاعفہ کے الفاظ جیسے ختم ہوئے تھے۔ اُس کی بہن  
نے اُس کی دی قسم توڑ دی تھی۔

تمہاری وجہ سے بہت مہلت دی ہم نے اسے مگر اب اور نہیں۔۔۔ اب "  
اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ یہ بھی اب وہی  
کرے گی جو تم سمیت یہاں کی سب لڑکیاں کر رہی ہیں۔۔۔ کوئی پڑھائی،  
"کوئی ہاسٹل نہیں۔۔۔"

کرامت خان اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ نگینہ بائی بھی سخت نگاہ ماورا  
پر ڈالتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

حاعفہ نے ماورا کے گرد سے اپنا حصار ہٹا لیا تھا

"آپی میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔ میری ایک بار بات سن لیں۔۔۔"

ماورا نے اُس کی کلائی تھامتے اُسے روکنا چاہا تھا۔ حاعفہ کی بے اعتباری بھری  
نگاہیں برداشت کرنا اُس کے لیے بہت تکلیف دہ تھا

وہ کچھ بھی سہہ سکتی تھی۔ مگر حاعفہ کی ناراضگی اُس سے نہیں دیکھی جاتی تھی۔

"چلوروم میں۔۔۔۔۔"

حاعفہ اُسے سرد نگاہوں سے گھورتی اپنے ساتھ کمرے میں آنے کا کہتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

اُس کے دل کی بے چینی مزید بڑھ چکی تھی۔ اب وہ کیسے بچائے گی اپنی بہن کو اس دلدل میں اُترنے سے۔۔۔۔۔ کتنی مشکل سے لڑ جھگڑ کر، منتیں کر کے اُس نے ماورا کو یہاں سے نکال کر پڑھنے کے بہانے دور بھیج رکھا تھا۔ مگر ماورا اپنی ہی نادانی کی وجہ سے خود کو واپس اُسی ذلالت میں گھسیٹ لائی تھی۔

@@@@@@

آزاد کشمیر جو اپنی بے پناہ قدرتی خوبصورتی اور دلکش مناظر کی وجہ سے جانا جاتا تھا۔ سرسبزے اور پہاڑوں پر مشتمل فرحت آمیز نظارے بخشتا یہ حسین خطازمین پر جنت قرار دیا گیا ہے۔۔۔



یہاں کی دلفریبی آنے والوں کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی تھی۔ یہاں کا خوبصورت موسم بھی وہاں کی دلکشی کو مزید بڑھا دیتا تھا۔

آج بھی مظفر آباد کے علاقے دواریاں میں برف باری ہو رہی تھی۔ ٹھنڈ کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں میں دبکے بیٹھے تھے۔ اپنے گرم بستروں سے نکلنا اُن کے لیے مشکل تھا۔

وہیں ایک شخص ایسا بھی تھا جو اپنے کمرے کے ٹیرس پر کھڑا اپنے اندر لگی آگ کو بجھانے کے لیے اُس برف باری کا حصہ بن چکا تھا۔ اُسے اپنے برف سے شل ہوتے وجود کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اُس کا چہرہ مسلسل برف میں کھڑے رہنے اور تخیستہ ہواؤں کے تھپڑوں کی وجہ سے خطرناک حد تک سفید پڑ چکا تھا، مگر اُس کی آنکھوں سے ابھی بھی شعلے نکل رہے تھے۔ برف ہوتی رینگ کو تھامے وہ منجمد سا کھڑا تھا جب اُس کا موبائل فون بجاتا تھا۔

شدید ٹھنڈ کی وجہ سے اُس کے ہاتھ بالکل سن ہو چکے تھے۔ اُسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اپنی شرٹ کے ساتھ ہاتھ مسلتے اُس نے ہتھیلی کو تھوڑی

حرارت بخشی تھی۔ اور اُپری پاکٹ میں بجٹافون نکال کر آن کرتے کان سے لگایا تھا۔

"سرکار سائیں ایک خوشخبری ہے آپ کے لیے۔۔۔۔۔"

دوسری جانب سے بتانے والا مسکایا تھا۔

"بولو۔۔۔۔۔"

اُس کالب و لہجہ برف سے بھی زیادہ سرد تھا۔

ملک آثمیر میران کی لاڈلی بہن زینشہ میران کی آج مہندی تھی اور کل "

"بارات۔۔۔۔۔"

اُس کے خاص آدمی حاکم نے تمہید باندھنی چاہی تھی۔

"جانتا ہوں آگے بولو۔۔۔۔۔"

اُس کی بات کاٹتے اصل بات کی جانب لاتے لہجہ ہنوز سخت ہی تھا۔

"سائیں زینشہ میران نے زہر کھالی ہے۔۔۔۔۔"

حاکم نے ابھی اتنا ہی جملہ ادا کیا تھا جب مقابل کے احمریں لبوں پر اُٹڈ آنے والی مسکراہٹ اُسی کی طرح انتہائی دلکش تھی۔ دیکھنے والوں کو دیوانہ بنا لینے والی۔۔۔۔

ابھی اُسے ہاسپٹل لے جایا گیا ہے۔۔۔ اُس کی حالت کافی سیریس " ہے۔۔۔۔ میراں پیلس کی شہنائیاں ماتم میں بدل چکی ہیں سائیں۔۔۔۔ حاکم کا ایک ایک لفظ اُس کے سینے میں بھڑکتی آگ پر ٹھنڈی پھوار ثابت ہوا تھا۔

"اب اگلا کیا حکم ہے میرے لیے سائیں۔۔۔۔"

حاکم اپنے مالک کو سکون میں اتادیکھ خود بھی جیسے پر سکون ہوا تھا۔

وہاں ہمیشہ ماتم ہی بچھا رہنا چاہیے۔۔۔۔ میں جاننا چاہتا ہوں، ملک آؤ میر "

میراں کیا کرے گا اب۔۔۔۔۔ اپنی لاڈلی بہن کی جانب سے دی جانے والی

"اِس بدنامی کے بعد۔۔۔۔۔"

اُس کے لبوں کے گوشوں میں جیسے مسکراہٹ قید ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ ابھی  
 ٹیرس پر ہی کھڑا تھا۔ مگر اب اُس کے اندر کا ماحول بدل چکا تھا۔  
 "جو حکم سائیں۔۔۔۔۔"

حاکم اُس کی بات سنتا فون بند کر گیا تھا۔  
 میری جانب سے بھیجی جانے والی بربادی تمہاری طرف بڑھ رہی "  
 ہے۔۔۔ دیکھتا ہوں کب تک بچتے ہو میرے دوست۔۔۔ ملک آٹھ میر  
 "میرا ان۔۔۔۔۔"

یہ نام زیر لب دوہراتے اُس کی آنکھوں میں انتقام کی واضح جھلک لہرائی  
 تھی۔

اُس کو آج کے لیے اُس کا سکون مل چکا تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے اپنے پر حدت  
 روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

@ @ @ @ @ @ @

"آپی پلیز میری بات تو سنیں نا۔۔۔۔۔"



حاحفہ ہاتھوں میں سر گرائے صوفے پر بیٹھی تھی۔ جب ماورا اُس کے قدموں میں دوزانے بیٹھی اُس کے گٹھنے پر ہاتھ رکھتے بولی۔

کیا ہوگا تمہاری بات سن کر؟۔۔۔ یہ لوگ تمہیں واپس پڑھنے کے لیے بھیج دیں گے۔۔۔ تمہیں اس دلدل میں نہیں پھینکیں گے۔۔۔۔۔ تم جانتی بھی نہیں ہو تمہاری خاطر میں اب تک کتنی جنگیں لڑتی آئی ہوں۔۔۔ مگر تم نے میرے بارے میں ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔ ایک مرد کی محبت نے تمہیں اتنا پاگل کر دیا۔۔۔ اگر وہ تم سے اتنی ہی محبت کرتا تھا تو کہاں ہے اس وقت۔۔۔۔۔ کیوں نہیں کھڑا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ کیوں بھاگ گیا تمہیں چھوڑ کر۔۔۔۔۔ کہا تھا نا میں نے تمہیں، یہ مرد اعتبار کے قابل بالکل بھی نہیں ہوتے۔۔۔۔۔ ان کے نزدیک عورت ایک کھلونے سے زیادہ کی اہمیت نہیں رکھتی، اُن کی محبت دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ اُنہیں صرف عورت کے جسم کی چاہ ہوتی اُس کی روح چاہے چھلنی ہو یا اُن کے ستم سہتی فنا ہو جائے، اُنہیں قطعاً پرواہ نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ میرے نزدیک محبت ہوس کا

مت کرنا۔۔۔ کچھ دوسرا نام ہے۔۔۔ تمہیں سمجھایا تھا نا میں نے ایسا  
 مرد کی محبت رسوائی کے سوا کچھ نہیں دیتی۔ اُس پر فریب راستے پر چلنے کا  
 نتیجہ دیکھ لیا تم نے اب؟؟؟... تمہیں واپس اُسی جگہ لا پھینکا جہاں آنے سے  
 پہلے عورت مر جانا پسند کرتی ہے۔۔۔ عورت ہمیشہ مرد کی محبت کو ترستی  
 رہتی ہے۔۔۔ اور طوائف اُس کے لیے تو اس کا نام لینا بھی گناہ  
 "ہے۔۔۔"

حافظہ کے لہجے میں مرد ذات کے لیے نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی  
 تھی۔

جبکہ اُس کے یوں خود کو طوائف کہے جانے پر ماورا ٹرپ کر رہ گئی تھی۔  
 ہم طوائفیں نہیں ہیں۔۔۔ آپ کیوں بولتیں ہیں ہر بار ہم دونوں کو "  
 ایسا۔۔۔ ہم دونوں گواہ ہیں ایک دوسرے کی۔۔۔ اس گندگی میں رہنے کے  
 "باوجود ہم پاک دامن ہیں۔۔۔ ہمارے دامن پر کوئی داغ نہیں ہے۔۔۔  
 ماورا اُس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔

کون یقین کرے گا تمہاری گواہی پر۔۔۔۔ طوائف زادیاں ہیں "

ہم۔۔۔۔ ایک طوائف کی سیٹیاں۔۔۔۔ نامحرم مردوں کے ساتھ

"اکیلے۔۔۔۔"

حافظہ اُس کے ہاتھ جھٹکتی تلخی سے جملا کمپیٹ کرتی جب ماورا نے اُس کے گلابی ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اُسے اپنے بارے میں کچھ بھی غلط کہنے سے روکا تھا۔

فارگاڈسک آپ۔۔۔۔ آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی کہ آج تک آپ "

نے کسی مرد کو خود کو چھونے نہیں دیا۔۔۔۔ تو پھر خود کو کیوں بار بار طوائف کہہ کر میرادل مزید زخمی کر رہی ہیں۔۔۔۔ اس گندگی میں گھرے ہونے کے

" باوجود آپ نے خود کو محفوظ رکھا ہے۔۔۔۔"

ماورا نے اُس کی دل جلاتی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ٹوک دیا تھا۔

اچھا اور تمہیں لگتا تمہاری یہ بات ہمارا معزز معاشرہ تسلیم کر لے گا۔۔۔۔"

"اور ہمیں پاکدامنی کا سرٹیفیکیٹ مل جائے گا۔۔۔۔؟؟"

حاعفہ تلخی سے ہنسی تھی۔

حاعفہ کا دماغ یہ بات سوچ سوچ کر ہی بے سکون ہو چکا تھا کہ وہ اب ماورا کو  
اس سب سے کیسے دور رکھے گی۔ کرامت خان اور نگینہ بائی کے انداز سے  
یہی لگ رہا تھا کہ وہ اب اُسے مزید مہلت دینے والے بالکل بھی نہیں  
تھے۔۔۔

@@@@@@@@@@

ڈاکٹر نے فوری طور پر زینشہ کا میدہ صاف کر دیا تھا۔ وہ اب خطرے سے  
باہر تھی۔ مگر ہوش میں نہیں آئی تھی ابھی۔۔۔ گھر سے صرف ایک دو  
خواتین کو ہی ساتھ لایا گیا تھا۔ باقی سب مرد حضرات ہی موجود تھے۔  
"آزمیر نے کب تک پہنچنا ہے۔۔۔؟"

شمسہ بیگم عدیل کے قریب آتے تشویش زدہ لہجے میں بولی تھیں۔

بس کچھ ہی دیر میں پہنچنے والے ہیں۔۔۔ اللہ خیر ہی کرے اب۔۔۔۔ نہ  
کسی کا فون اٹھا رہے نہ کسی کو کوئی جواب دے رہے۔۔۔۔ عام حالت میں وہ



اپنے مزاج کے خلاف کسی کو جواب نہیں دیتے، آج تو پھر غضب ہی ہو گیا ہے۔۔۔

عدیل سمیت وہاں ہر شخص اسی ٹینشن کا شکار تھا۔

"اللہ خیر کرے گا۔۔۔ اچھے کی اُمید ہی رکھو۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اُس سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی۔

"آزمیر سائیں آچکے ہیں۔۔۔"

اُسی لمحے شور اُٹھا تھا۔ سب کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔ جب کچھ لمحوں بعد

آزمیر چہرے پر پتھر یلے تاثرات سجائے اندر داخل ہوا تھا۔ ہر طرف موت

کا سانسنا چھا گیا تھا۔

"آزمیر۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کی راہ میں آئی تھیں۔ آزمیر نے نظریں اُٹھا کر اُن کی جانب

دیکھا تھا۔

"بیٹا وہ۔۔۔"

بھیگے چہرے کے ساتھ اُن سے بولنا محال ہوا تھا۔ آژمیر بنا کچھ بولے اُن کے قریب ہوتے اُن کے چہرے سے آنسو صاف کیے تھے۔ شمسہ بیگم اُس کا چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ لگا گئی تھیں کہ وہ اس وقت کس قدر شدید غصے میں ہے۔۔۔۔

اُنہوں نے کچھ بولنا چاہا تھا۔ جب آژمیر اُن کے ماتھے پر بوسہ دیتا آگے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔ جتنے غصے میں وہ تھا، اپنی ماں کے آگے کوئی گستاخی سرزد نہیں کرنا چاہتا تھا۔

روم میں داخل ہوتے اُس کی نگاہ بستر پر پڑی اپنی بہن پر پڑی تھی۔ جس کی سہمی نگاہیں اُسی کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔

آژمیر کو اندر آتا دیکھ زینیشہ کی جان حلق میں اٹکی تھی۔ شرمندگی اور ندامت کے مارے اُس سے سر اٹھانا محال ہوا تھا۔ اُس نے عین شادی کے وقت یہ حرکت کر کے اپنے بھائی کے نام کا خیال بھی نہیں کیا تھا۔ جس نے ہمیشہ اُسے پلکوں پر بیٹھا کر رکھا تھا۔ اُس کو زرا سی گرم ہوا بھی نہیں لگنے دی تھی۔

"لالہ میں۔۔۔۔۔"

آز میر سرد تاثرات سجائے اُس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔  
 زنیثہ بولنا چاہتی تھی مگر اُس کی زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔  
 مجھے بہت غرور تھا اس بات پر کہ میرے خاندان کا کوئی ایک فرد بھی میری "  
 مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔۔۔۔۔ مگر میری تو اپنی بہن نے ہی مجھے غلط  
 ٹھہرا دیا۔۔۔۔۔ میرے فیصلے سے بچنے کے لیے موت کو گلے لگانا چاہا تم  
 نے۔۔۔۔۔"

آز میر مٹھیاں بھینچے ہوئے تھا۔ اُس کی کنپٹی کی رگیں شدتِ ضبط کی وجہ  
 سے ابھر کر باہر آگئی تھیں۔۔۔۔۔  
 زنیثہ نقاہت زدہ سی سر نفی میں ہلاتی، ہاتھ سے ڈرپ کی نیڈل نکالتی اُس  
 کے قدموں میں جا بیٹھی تھی۔ وہ اپنے بھائی کا مان تھی بھلا اُس کا سر جھکانے  
 کا باعث بننا کیسے برداشت کر سکتی تھی۔

لالہ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں نے یہ سب آپ کی زندگی کی خاطر "  
 کیا۔۔۔ میں آپ کی سربلندی کے لیے مر مٹ سکتی ہوں۔۔۔ مگر آپ پر  
 زرا سی آنچ آتی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ اُس نے کہا تھا اگر میں نے یہ  
 نکاح کیا تو وہ مار دے گا آپ کو۔۔۔۔۔ مم میں کیا کرتی۔۔۔۔۔ میرے  
 "پاس۔۔۔ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔"

زنیشہ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ آڑ میر کے سینے میں تیر کی طرح پیوست  
 ہوئے تھے۔ اُس نے اپنے ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں بھینچ رکھے  
 تھے۔

تم اُس سے رابطے میں ہو؟ کیوں؟ کس نے اجازت دی تمہیں؟ کیسے ہوا "  
 "اُس کا رابطہ تم سے؟

زنیشہ کو بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کرتے آڑ میر چلایا تھا۔۔۔  
 "لالہ وہ جم۔۔۔ جمشید نے۔۔۔۔۔"



زنیشہ کے منہ سے خوف کے مارے بات مکمل ہی نہیں ہو پائی تھی۔۔۔۔۔  
 آژمیر کا سفید چہرہ خطرناک حد تک لال ہو چکا تھا۔ اُس کی مقناطیسی سیاہ  
 آنکھیں غضبناکی کی حد کو چھو تیں مقابل کی جان نکالنے کے درپر تھیں۔۔۔۔۔  
 اُس نے اُسی وقت موبائل پاکٹ سے نکالتے کال ملائی تھی۔۔۔۔۔  
 جمشید کل کا سورج نہ دیکھ پائے۔۔۔۔۔ ورنہ میں تمہاری سانسیں سلامت "  
 "نہیں رہنے دوں گا۔۔۔۔۔"

آژمیر سے اب مزید خود پر قابو رکھ پانا مشکل تھا۔ وہ ایک دم سفاک ہوا تھا۔  
 زنیشہ نے سہمی نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔  
 کل مقررہ کردہ وقت پر تمہارا ذیشان سے نکاح ہو گا۔۔۔۔۔ اگر تم نے پھر "  
 سے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلاد باکر قصہ ہی  
 "ختم کر دوں گا۔۔۔۔۔"

آژمیر کے لفظوں کی سنگینی پر زنیشہ نے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔  
 "مگر ملک زوہان۔۔۔۔۔ اُس نے دھمکی دی مجھے۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے لب ہولے سے پھڑپھڑائے تھے۔۔۔۔۔  
 وہ اُس شخص کی دہشت سے بھی اچھی طرح واقف تھی۔۔۔۔۔ اُس سمیت  
 خاندان کا کوئی فرد نہیں چاہتا تھا کہ یہ دو طوفان ایک دوسرے سے  
 ٹکرائیں۔۔۔

اگر وہ اپنی موت کے لیے اتنا ہی اُتاؤ لاہور رہا ہے تو آجائے۔۔۔۔۔ میرے "  
 کتے کافی دنوں سے من پسند شکار نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے گھوم رہے  
 ہیں۔۔۔۔۔ اُنہیں کی دعوت ہو جائے گی۔۔۔۔۔  
 آژمیر کے سفاکیت بھرے لہجے میں کسی قسم کی کوئی مہلت نہیں تھی۔  
 زنیشہ کا دل ڈوب کر اُبھرا تھا۔ اُسے شدت سے احساس ہوا تھا، وہ ان دو  
 مضبوط چٹانوں کے بیچ میں پھنس کر بُری طرح پسنے والی تھی۔  
 "لالہ پلیز آپ۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اُسے روکنا چاہا تھا۔ وہ کسی بھی صورت آثمیر کو خطرے میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ملک زوہان جیسا جنونی شخص کچھ بھی کر سکتا تھا آثمیر کو تکلیف دینے کے لیے۔۔۔

مگر آثمیر اُس کے ہاتھوں پر سرد نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ اُس کے اندر جھکڑ چل رہے تھے۔ ملک زوہان کی ہمت بھی کیسے ہوئی تھی، اُس کی بہن سے رابطہ کرنے کی۔۔۔

اُس کی زرا سی نرمی برتنے کا ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا تھا۔ مگر اب آثمیر میران کوئی لحاظ نہیں کرنے والا تھا۔

"زنیشہ میرے بچے۔۔۔"

شمسہ بیگم اندر آکر زنیشہ کو فرش پر بیٹھا دیکھ اُس کے قریب آئی تھیں۔۔۔

ماما وہ دونوں ایک دوسرے کی جان کے دشمن بنے ہیں۔۔۔۔۔ کیوں ہیں یہ "

لوگ ایسے؟ کب ختم ہوگی انکی نفرت۔۔۔۔۔ ماما میں یہ سب نہیں دیکھ سکتی

"میں مر جاؤں گی۔۔۔۔"

زنیشہ اپنی ماں کی آغوش میں چھپتی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔ شمسہ بیگم اُسے سینے سے بھینچے تسلی دیتی رہی تھیں۔ کیونکہ اس کے علاوہ اُن کے پاس کوئی چارہ تھا ہی نہیں۔ اُن کی آنکھوں کے گوشے بھی نم ہوئے تھے۔ جسے وہ بہت ہی مہارت سے چھپا گئی تھیں ہمیشہ کی طرح۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

نگینہ بائی تم جو کہو گی میں مان جاؤں گی۔۔۔ جس کے ساتھ جانے کو بولو "گی، میں چل پڑوں گی۔۔۔ مگر پلیز ماورا کو اُس کی نادانی کی اتنی بڑی سزا مت دو "تم لوگ۔۔۔"

حافظہ ایک بار پھر اپنی بہن کی وکالت کرنے کی خاطر وہاں پہنچ چکی تھی۔ اُسے اُن لوگوں کے پیر بھی پکڑنے پڑتے یا اپنی جان بھی اُن کے قدموں میں رکھنی پڑتی وہ تب بھی پیچھے نہ ہٹی۔۔۔



میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ یہ معاملہ اب کرامت کے ہاتھ میں " ہے۔۔۔۔۔ وہ اتنی آسانی سے نہیں چھوڑے گا۔ اُس کی نظر میں بھی اور ویسے بھی ماورا کی غلطی بہت بڑی ہے۔ اُس نے دھکا دیا ہے جس کی سزا تو "اُسے مل کر رہے گی۔۔۔۔۔

نگنیہ بائی سگریٹ جلا کر ہونٹوں میں رکھتی حاعفہ کو دو ٹوک انکار کر گئی تھی۔ حاعفہ نے اُس کی بات اور حرکت پر انتہائی ناگواری سے اُسے دیکھا تھا۔ وہ ڈر کر پیچھے ہٹ جانے والے اور سہم جانے والوں میں سے تو بالکل بھی نہیں تھی۔ اگر یہ لوگ سیدھے طریقے سے اُس کی بات نہیں مان رہے تھے، تو وہ اپنی بہن کا بچانے کے لیے کوئی انتہائی قدم بھی اٹھا سکتی تھی۔ اپنی بہن کی حفاظت ہی اُس کی زندگی کا واحد مقصد تھا۔ اپنی مرنی ماں سے کیا آخری وعدہ تھا۔ وہ بھلا اپنی ماں سے کیا وعدہ کیسے توڑ سکتی تھی۔

ٹھیک ہے جو تم لوگوں نے کرنا ہے کرو۔۔۔۔۔ مگر پھر جو میں کروں گی، تم "لوگ بھی اُس کے لیے مجھے روک نہیں پاؤ گے۔

حاعفہ اُسے چیلنجنگ انداز میں دیکھتی واپس مڑی تھی۔

جب عین اپنے پیچھے کھڑے کرامت کو دیکھ اُس کے قدموں کو بروقت بریک لگی تھی۔

"تو تم ہمیں دھمکی دے رہی ہو۔۔۔؟"

کرامت نگینہ بائی کے برابر بیٹھتا اُس کی جانب استہزایہ نظروں سے دیکھتے بولا تھا۔

اپنی بہن کو اس دلدل میں نہیں گھسنے دوں گی۔ اُسے بچانے کے لیے کی گئی "میری کوشش تم دھمکی سمجھو یا نصیحت میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔۔۔"

حاعفہ اُسے بھی بنا ڈرے جواب دیتی پلٹی تھی۔ اُس حسین ملکہ کا یہی نڈر انداز اور زہانت سے چمکتی آنکھیں اُسے سب سے نمایاں رکھتی تھیں۔ ڈرنا تو جیسے حاعفہ نور نے سیکھا ہی نہیں تھا۔ جب بات اُس کی بہن کی آتی تھی تو اُس کے لیے اچھائی برائی میں کوئی فرق نہیں رہتا تھا۔

اگر تم چاہتی ہو ماورا کے ساتھ نرمی برتی جائے، اُسے واپس پڑھنے کے لیے " بھیجا جائے تو تمہیں ہمارا ایک کام کرنا ہوگا۔۔۔۔۔

کرامت کی بات پر دروازے کے قریب پہنچتی حاعفہ جھٹکے سے پلٹی تھی۔  
"کیسا کام۔۔۔؟؟؟"

حاعفہ کی آنکھوں میں واضح چمک در آئی تھی۔ ابھی بھی ماورا کو بچانا اُس کے ہاتھ میں تھا۔ اُسے اُس کے رب نے دوسرا موقع دے دیا تھا۔  
کام انتہائی مشکل اور کافی حد تک ناممکن بھی ہے۔۔۔ اس میں تمہاری جان " بھی جاسکتی ہے۔ سوچ سمجھ کر حامی بھرنا۔۔۔۔۔

کرامت کی بات پر نگینہ بائی نے بھی حیرت بھری نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔

حاعفہ کو بھلا اپنی جان کی پرواہ تھی ہی کہاں۔۔۔ وہ تو ماورا کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی۔

"کیا کام ہے؟"

حاعفہ ہمہ تن گوشہ ہوئی تھی۔

ایک بہت بڑی مچھلی کا شکار کرنا ہے تم نے۔۔۔ مگر اُس شکار کو زندہ ہم "تک لانا ہے۔۔۔۔۔"

کرامت کی بات پر حاعفہ نے بو جھل سانس ہوا میں خارج کی تھی۔  
 "اُس کے لیے تمہیں یہاں نہیں ایک علیحدہ گھر میں رہنا پڑے گا۔۔۔۔۔"  
 کرامت کی اس بات پر حاعفہ نے نگاہیں اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔ چلو  
 کسی ریزن سے ہی سہی مگر اُسے اس کو ٹھے سے کچھ وقت کے لیے چھٹکارا تو  
 ملنے والا تھا۔

"مجھے منظور ہے۔۔۔۔۔ تم سمجھو تمہارا کام ہو گیا ہے۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے اُسے یقین دلایا تھا۔

نام تو سن لو۔۔۔۔۔ وہ شخص کوئی ایسا ویسا شخص نہیں ہے۔۔۔ ایک باکردار "  
 اور مضبوط اعصاب کا مالک کافی شاطر ہے۔۔۔ اُسے دھوکا دینا تقریباً ناممکن



ہے۔۔۔ اگر اُسے زرا سی بھی بھنک پڑ گئی تو تمہیں ختم کرنے میں ایک پل  
 "نہیں لگائے گا۔۔۔"

کرامت نے اُسے معاملے کی سنگینی سے آگاہ کرنا چاہا تھا۔  
 "اگر مجھے اتنا بڑا کام سونپ رہے ہو تو مجھ پر اعتبار بھی کرو۔۔۔۔۔"  
 حاعفہ کے دماغ میں اس وقت صرف ماورا کو بچانا ہی چل رہا تھا۔ اُس نے  
 سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی کہ جس کام کے لیے وہ حامی بھر رہی تھی وہ  
 اُس پر کتنا بھاری پڑ سکتا تھا۔

حاعفہ اپنی بات کہتی وہاں سے نکل گئی تھی۔  
 کرامت یہ سب کیا ہے؟ تم حاعفہ جیسی سونے کی چڑیا کو اپنے پنجرے سے  
 "باہر بھیجنے کی بات کر رہے ہو۔۔۔"

نگینہ بائی کو اُس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔  
 جس کام کے لیے بھیجنے جا رہا ہوں، اگر وہ ہو گیا تو تم سوچ بھی نہیں سکتی  
 ہمیں کتنا پیسہ دیا جائے گا۔ اس کام کی ایڈوانس رقم بھی ہمارے اتنے سالوں

سے کیے جانے والے کام سے بھی کہیں زیادہ ہے۔۔۔۔۔ تو سوچو اگر حاعفہ  
 "اس میں کامیاب ہو گئی تو ہمارے وارے نیارے ہو جائیں گے۔  
 کرامت کی بات پر نگینہ بائی کی آنکھیں بھی لالچ سے چمک اُٹھی تھیں۔  
 حاعفہ تو ماور کی خاطر کچھ بھی کر سکتی ہے۔ اتنے وقت سے ہم اُس یہی "  
 کمزوری ہی تو استعمال کرتے آئے ہیں۔ حاعفہ یہ کام ہر حال میں کرے گی  
 اُس کے حُسن کے جلوے کے آگے بڑے بڑے زاہد و عابد اپنا ایمان نہ  
 " سنبھال پائیں۔۔۔۔۔  
 نگینہ بائی پُر امید تھی۔

نہیں یہ کام اتنا آسان بالکل بھی نہیں ہے۔ وہ شخص اتنی آسانی سے پگھلنے "  
 والا بالکل بھی نہیں ہے۔ انتہائی خطرناک اور طاقتور آدمی ہے۔۔۔۔۔ اگر  
 اُسے زرا سی بھی بھنک پڑ گئی حاعفہ کے حوالے سے تو بنا کوئی سوال کیے اُدھر  
 "ہی ختم کر دے گا۔۔۔۔۔ اور ہمیں بھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔۔  
 کرامت کی بات پر اب کے نگینہ بائی بھی چونکی تھی۔

"کون ہے وہ۔۔۔؟؟"

نگینہ بائی نام جاننے کے لیے متجسس ہوئی تھی۔

ملک آثمیر میران۔۔۔۔۔ اگر جاعفہ حسن کی ملکہ ہے تو وہ بھی طاقت اور "زہانت کا بادشاہ ہے۔۔۔ بہت سے لوگوں نے اُسے طاقت سے ہرانے کی کوشش کی ہے مگر آج تک ہر کوئی ناکام رہا ہے۔۔۔ اب اُس کے دشمن اُس کے دماغ سے نہیں دل سے کھیل کر مات دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔۔۔"

کرامت خان نے نگینہ بائی کی لالچ کی بھڑکتی آگ پر پانی ڈال دیا تھا۔ کیونکہ یہ کام شیر کے پنجرے میں جا کر اُس کے منہ سے کھانا چھین کر لانے سے بھی کہیں زیادہ مشکل کام تھا۔۔۔۔۔ اُنہیں شاید جاعفہ کے بدلے ایڈوانس کی ملنے والی رقم پر ہی گزارا کرنا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@

رات بھروہاں بر فباری ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے ٹھنڈ مزید بڑھ گئی تھی۔  
لوگوں سے ہیٹر کے آگے سے ہٹنا اور بستر چھوڑنا محال تھا۔ وہیں ملک زوہان  
ٹھنڈے پانی سے شاور لیتا، اپنی جلتی تڑپتی روح کو سکون بخشنے لگا تھا۔ اُس کے  
اندر لگی آگ بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ وہ سمجھ ہی نہیں پارہا تھا، آخر  
اُس کو سکون کیوں نہیں مل پارہا تھا۔ آٹمیر میران کو وہ اُس کی بہن کے  
ذریعے مات دے تو رہا تھا۔ پھر کس چیز میں کمی یا جھول تھا آخر۔۔۔۔۔  
اُس نے شدید ٹھنڈ کے باوجود بلیک ٹراؤڈر کے اوپر بلیک بنیاں پہن رکھی  
تھی۔ اُس کے کسرتی بازو بنیان سے جھانکتے اُس کی وجاہت میں مزید اضافہ  
کر رہے تھے۔ روشن پیشانی پر بکھرے سیاہ بال، بھوری خوبصورت آنکھیں  
جو دیکھنے والوں کو اپنا اسیر کیے بنا نہیں رہتی تھیں، کھڑی مغرور ناک اور  
ایک دوسرے میں پیوست احمری لب۔۔۔۔۔ جن کی سگریٹ کی طلب روز  
بروز بڑھتی جا رہی تھی۔ اُس کے سامنے کم لوگ ہی ٹک پاتے تھے۔ اُس کی  
پرسنیلٹی ایسی تھی کہ لوگ زیادہ دیر اُس کے مقابل کھڑے ہو کر بات نہیں



کر سکتے تھے۔ ٹھیک بات کرنے کے باوجود اگلا بندہ اُس کی ساحرانہ خود پر اُٹھتی نگاہیں دیکھ سہم جاتا تھا۔ وہ انتہا کا موڈی شخص تھا کب اُسے کیا بات بُری لگ جائے ہوئی نہیں جانتا تھا۔

اُسے سمجھنا دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔ مگر ایک شخص تھا جو اُسے سمجھتا بھی تھا اور اُس کے مقابل آکر اُسے مات دینے کی ہمت بھی رکھتا تھا۔ اور وہ شخص تھا ملک آثر میر میران۔ اُن دنوں کا ٹکراؤ ہمیشہ کوئی نہ کوئی تباہی ضرور لاتا تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ آج کس کی جیت اور کس کی مات ہونے والی تھی۔۔۔۔ اور کون ٹوٹ کر بکھرنے والا تھا۔۔۔۔

زوہان ٹاول بالوں میں رگڑتا نیچے کی جانب بڑھ گیا تھا۔ یہ اندر سے لکڑی کا بنا بہت ہی خوبصورت کاٹیج تھا۔ جس کو باہر سے خالص سفید پینٹ کیا گیا تھا۔ اس کے بالکل کنارے سے دلکش اور دلفریب نظارہ پیش کرتی جھیل بہتی تھی۔ جو اس کاٹیج کی لوکیشن کو مزید حسین بنادیتی تھی۔ اس جگہ کی دلفریبی بھی ملک زوہان کے دل پر کوئی خاص اثر نہیں ڈال پائی تھی۔ وہ تنہائی پسند

شخص تنہارہ کر مزید بے حس ہو چکا تھا۔ اُس پر اب نہ کسی کے جذبات اثر کرتے تھے نہ احساسات۔۔۔۔

وہ ناشتے سے سبجے ڈائننگ ٹیبل پر آن بیٹھا تھا۔ جہاں اُس اکیلے شخص کے لیے چار چار ملازمین ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ کیونکہ یہ ٹیڑھا شخص ایک دو کو تو تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دیتا تھا۔ ان چار پر بھی وہ اکثر بھاری پڑ جاتا تھا۔ ناشتے کے تھوڑے سے ٹائم پر وہ انہیں گھما کر رکھ دیتا تھا۔

وہ اپنے اندر ہیر و والی نہیں ولن والی خصوصیات لانا چاہتا تھا۔ جو دوسروں کو برباد کرنے پر خوش ہونا جانتا ہو صرف۔۔۔۔

اُس کو ناشتہ کرتا دیکھ دروازے میں کھڑا حاکم اندر نہیں آیا تھا۔ وہ اتنی بُری خبر سنا کر اُس کا ناشتہ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کچھ دیر بعد اُسے اُٹھ کر ڈرائینگ روم میں جاتے دیکھ حاکم بھی اُس کے پیچھے آیا تھا۔

حاکم تم یہاں؟.... میں نے تم سے کہا تھا ابھی اُدھر ہی رہنا۔۔۔۔ ابھی "ہمارا وہاں سے کام ختم نہیں ہوا۔"

زوہان اُسے سر جھکائے اپنے سامنے آن کھڑا ہوتا دیکھ زرا برہمی سے بولا تھا۔

"سائیں وہ بُری خبر ہے۔۔۔"

حاکم اُسی طرح جھکائے بولا تھا۔۔۔

"....کیا ہوا؟"

زوہان کے تاثرات منجمد ہوئے تھے۔

سائیں وہ آثمیر میران نے جمشید کو کل رات مروادیا ہے۔۔۔۔۔ وہ جان گیا۔

"تھا جمشید اُس کے ساتھ رہ کر ہمارے لیے کام کر رہا ہے۔۔۔"

حاکم چہرہ جھکائے مجرمانہ انداز میں بولا تھا۔ جیسے سارا قصور اُسی کا ہو۔۔۔

جبکہ اپنے اتنے اہم آدمی کی موت کا سن زوہان غصے سے پھر گیا تھا۔ اُس کا

دل چاہا تھا اسی وقت آثمیر اور اُس کے خاندان کے پرچے اُڑادے۔۔۔۔۔ ہر

بار آثمیر میران اُس کا ایسے ہی نقصان کر جاتا تھا۔

زوہان نے ہاتھ میں پکڑا چائے کا مگ پوری قوت سے سامنے پڑے کانچ کے ٹیبل پر دے مارا تھا۔ جو کافی مضبوط ہونے کے باوجود درمیان سے چکنا چور ہوا تھا۔

حاکم خوف کھاتا چند قدم پیچھے ہٹا تھا۔

آزمیر اب مزید نہیں۔۔۔۔۔ اب مزید اپنا نقصان نہیں ہونے دوں گا۔  
تمہارے ہاتھوں۔۔۔۔۔ اب بربادی تمہارے مقدر میں لکھی جائے گی۔۔۔  
تمہیں ایسا برباد کروں گا کہ دوبارہ میرے سامنے تو کیا کسی کے مقابل آنے کی ہمت نہیں کر پاؤ گے۔۔۔۔۔

زوہان غصے سے دھاڑا تھا۔ اُس کے اشارے پر حاکم نے اُس کے کسی خاص آدمی کو فون ملا کر موبائل اُس کے ہاتھ میں رکھا تھا۔

"میرا کام کہاں تک پہنچا؟"

زوہان کی آواز میں شعلوں کی سی لپک تھی۔



سائیں کام ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ ملک آڑ میر میران کا غرور بہت جلد ٹوٹنے والا " ہے۔۔۔۔۔

دوسری جانب بیٹھا شخص اثبات میں جواب دیتا کافی پر اُمید لگا تھا۔

" اِس کام میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا میں۔۔۔۔۔ "

وہ سرد لہجے میں کہتا فون کاٹ گیا تھا۔ وہ جب تک اِس پلین میں کامیاب نہ ہو جاتا تب تک خوشیاں نہیں منانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

حاکم۔۔۔۔۔ تیاری پوری رکھو، میران پیلس جانا ہے میں نے آخر کو زینشہ " "میران کی شادی ہے۔۔۔۔۔ اُسے نیگ دینا تو بنتا ہے نا۔۔۔۔۔

زوہان زہر خند مسکرا ہٹ سے بولتا اوپر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔ حاکم

اُسے وہاں جانے کے لیے روکنا چاہتا۔ مگر اُس کی اتنی ہمت تھی ہی

نہیں۔۔۔۔۔ زوہان کا وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ مگر اگر اُس نے

ٹھان لی تھی تو اُس کا رکن تقریباً ناممکن تھا۔ حاکم بے بس ساسر پکڑے بیٹھا

تھا۔ جب اُس کے دماغ میں کسی کی شبیہ لہرائی تھی۔ ایک ہستی تھی جو ملک

زوہان کے پیروں میں بیڑیاں ڈال سکتی تھی۔ جس کی بات ٹالنا ملک زوہان کے لیے کافی مشکل تھا۔

حاکم جلدی سے اُٹھ کر نمبر ڈائل کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔ زوہان کو وہاں جانے سے روکنے کی وہ اپنی سر توڑ کوشش کرنا چاہتا تھا۔

@ @ @ @ @ @ @ @

زنیشہ ٹانگے فولڈ کر کے سینے سے لگائے اُن پر چہر اٹکائے نڈھال سی بیڈ پر بیٹھی تھی۔ جب ثمرہ اور فریحہ اُس کا سُرخ کامدار بھاری لہنگا اور باقی سارا سامان اُٹھائے اُس کے روم میں داخل ہوئی تھیں۔

"زینی کیسی طبیعت ہے اب؟"

ثمرہ چیزیں صوفے پر رکھتی اُس کے قریب آئی تھی۔ زنبشہ نے چہرا اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔ اُس کا گلابی سو جا چہرا مسلسل رونے کی گواہی دے رہا تھا۔

"بھا بھی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

زنبشہ اُس کا ہاتھ تھامتی خوف سے لرزتی آواز میں بولی تھی۔

"کس سے؟ زوہان سے یا آثمیر سے۔۔۔۔"

اُس کے نرم گالوں پر بہہ آئے آنسو کے شفاف قطروں کو پوروں پر چنتے ثمرہ نے سوالیہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"دونوں سے۔۔۔۔"

زنبشہ کی آواز میں نمی کا تاثر نمایاں تھا۔ اُس کی جان اس وقت سولی پر اٹکی ہوئی تھی۔

جبکہ سوچنا اس وقت تمہیں ذیشان کے بارے میں چاہیئے جس کے نام کچھ "دیر میں تم اپنے تمام جملہ حقوق لکھنے والی ہو۔۔۔۔"

فریحہ اُس کے قریب آ بیٹھتی شوخی سے بولی تھی۔ وہ سب اس وقت اندر سے خوفزدہ تھے۔ مگر زینثہ کی حالت زیادہ تشویش ناک تھی۔ اُس کی بہتی آنکھیں سب کو ہی تکلیف میں مبتلا کر رہی تھیں۔ مگر اُن میں سے کوئی بھی اس سب پر اختیار نہیں رکھتا تھا۔۔۔

کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے۔۔۔ آج شادی ہے تمہاری۔ اگر اتنی وافر مقدار میں ٹینشن لیتی رہی تو۔۔ تم نے تو نکاح سے پہلے ہی اللہ کا پیارا ہو جانا ہے۔۔۔

فریحہ اُس کی پیڑی زدہ ہونٹ، زرد رنگت اور خوف سے کپکپاتے وجود کی جانب تاسف بھری نظروں سے دیکھتے بولی۔۔



مجھے بھی یہی آسان حل لگا تھا، اس افیت اور خوف سے چھٹکارا پانے"  
 کا۔۔ مگر میرے نصیب میں تو لگتا ہے ابھی یہ نجات بھی نہیں  
 "لکھی۔۔۔۔"

زنیشہ خود اذیتی کی انتہا پر تھی۔۔

پریشان مت ہو، سب ٹھیک ہو گا۔۔ پوری حویلی کے گرد گارڈز کا بہت "  
 سخت پیرا ہے۔۔ زوہان تو کیا اس کا کوئی آدمی بھی اندر آنے کا سوچ بھی  
 نہیں سکتا۔۔۔ آثمیر لالہ ابھی کچھ دیر پہلے کسی کام سے نکلے ہیں۔۔ نکاح  
 "سے پہلے پہلے پہنچ جائیں گے۔۔۔"

ثمرہ نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے، اُسے کچھ حد تک تسلی دینی چاہی  
 تھی۔ مگر زنیشہ کو کسی طور قرار نہیں آ رہا تھا۔۔

آثمیر لالہ گھر پر نہیں ہیں؟ وہ اس وقت باہر کیوں گئے؟ صرف وہی ہیں "  
 "جو ملک زوہان کو اندر آنے سے روک سکتے ہیں۔۔۔۔"

آثمیر کی غیر موجودگی کا سن کر زنیشہ کے خوف میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

ابھی کچھ دیر تک آجائیں گے پریشان مت ہو۔۔۔ ذیشان اور باقی لوگ جو"

"یہاں موجود ہیں۔۔۔ سب سنبھال لیں گے۔۔۔"

فریحہ نے اُسے تسلی دی تھی۔ جب وہ لوگ خود بھی جانتی تھیں۔۔۔ کہ

زوہان کے سامنے ان سب میں سے کسی نے نہیں ٹک پانا تھا۔۔۔

چلو اب اُٹھو۔۔۔ جلدی سے تیار کر دیں تمہیں۔۔۔ پہلے ہی اتنا ٹائم"

"ویسٹ ہو گیا ہے۔۔۔"

ثمرہ اُسے اُٹھنے کا کہتی اُس کا لہنگا ڈریسنگ روم میں ہینگ کرنے چل دی تھی۔

زنیشہ کا اس سب کے لیے ایک پرسنٹ بھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔ مگر مرتے

کیانہ کرتے کے مصداق ایک بوجھل سانس ہوا میں خارج کرتے وہ بیڈ سے

اُٹھ گئی تھی۔

@@@@@@

"آپی یہ ملازمہ پیکنگ کیوں کر رہی ہیں ہماری؟ ہم کہیں جارہی ہیں کیا؟"

ماوراشاور لے کر نکلتی صوفے پر بیٹھی حاعفہ کے پاس آئی تھی۔ اُس کی حیرت بھری نگاہیں دونوں کا سامان پیک کرتیں ملازمین پر ٹکی ہوئی تھیں۔ حاعفہ اُس کی بات کا جواب دیئے بنا نگاہیں کسی غیر مرئی نقطے پر ٹکائے گہری سوچ میں گم تھی۔ وہ کرامت کے سامنے تو بے دھڑک حامی بھر آئی تھی۔ مگر آگے پیش آنے والی صورتِ حال کا سوچ وہ کافی پریشان تھی پتا نہیں وہ شخص کون تھا؟ کیسا تھا؟

جس کے قریب جا کر اُسے اپنی محبت کی جال میں پھنسانا تھا۔ آج تک وہ اپنی بھرپور زہانت اور عقل مندی کی بنا پر اپنی عصمت محفوظ رکھتی آئی تھی۔ مگر اب آگے اُس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔ یہ سوچ کر ہی اُس کا دل کانپ اُٹھتا تھا۔

اُسے ہمیشہ اپنی اور اپنی بہن کی عزت کی حفاظت کرنے کے لیے بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی تھی۔ مگر اس بار تو نجانے اُس سے بھی کہیں بڑھ کر ہونے والا تھا۔

اُسے ملازمہ نے ہی کرامت اور نگینہ بائی کی باتیں سن کر بتایا تھا کہ وہ لوگ اس کام کے لیے بھاری معاوضہ وصول کر چکے تھے۔ اب چاہ کر بھی حاعفہ کے لیے فرار ممکن نہیں تھا۔۔۔

"آپی آپ بہت پریشان لگ رہی ہیں۔ سب ٹھیک ہے نا؟"

ماوراد و زانو اُس کے قریب آن بیٹھی تھی۔ اور اُس کے نرم ملائم ہاتھ تھامتی اُس کی پریشانی سے لبریز شہد آگیں آنکھوں میں دیکھتے بولی تھی۔

تمہاری نادانی کی قیمت چکانی ہے مجھے۔۔۔۔ تمہیں کہا تھا کسی مرد پر "

بھروسہ مت کرنا۔۔ وہ دھوکے کے سوا کچھ نہیں دیتے۔۔۔ یہ مرد ہم طوائف زادیوں کے جسم کی طلب میں تو اپنا سب کچھ وار سکتے ہیں۔۔ مگر ہم سے محبت کر کے اپنا دل میلا کر نا ان کے لیے گناہ کبیرہ ہے۔۔۔۔

ماضی کے کس خیال سے حاعفہ کی آنکھ سے آنسو نکلتے اُس کی نرم گداز گالوں پر بکھر گئے تھے۔



آپی۔۔۔ نہیں آپ میری سزا اپنے سر لینے کے لیے۔۔۔ اپنے ساتھ کچھ " غلط نہیں ہونے دیں گی۔۔۔۔۔

ماورا اُس کی بات کا مفہوم کسی حد تک سمجھتی تڑپ اُٹھی تھی۔ اُس کی بہن صرف اُس کی خاطر اس گندگی میں رہ رہی تھی، جہاں سب کی نظروں میں وہ ایک طوائف ہی تھی۔ جس نے اپنا سب کچھ گاہکوں کے آگے لٹا دیا تھا۔ صرف ماورا تھی جو اُس کی پاکدامنی کی گواہ تھی۔ اور اُس کی اس پاکدامنی پر داغ لگتا ماورا کو کسی صورت برداشت نہیں تھا۔ یہ سب کچھ ایک ہی شخص کی وجہ سے ہوا تھا۔ جسے ماورا کسی قیمت پر بخشنے کو تیار نہیں تھی۔ اُس شخص نے اُسے اپنی محبت کی جال میں پھنسا کر ذلیل اور رسوا کیا تھا۔ اُس کو واپس اسی زلت کے زندان میں لاپٹخہ تھا۔ ماورا کے دل سے اُس کے لیے بدعائیں ہی نکل رہی تھیں۔۔۔۔۔

جس کے دھوکے نے اُس کی بہن کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔

میری قسمت میں جو لکھا ہے وہ تو میرے ساتھ ہو کر ہی رہے گا۔۔۔ مگر " تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا۔۔۔۔۔

حاعفہ اُس کے گلابی آرزوؤں پر لڑھکے آنسو اپنی لابی مخروطی انگلیوں سے چنتی نرمی سے گویا ہوئی تھی۔

ماورابنا کچھ بولے یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

تم آئندہ یہ بات کبھی نہیں بھولو گی کہ تم شہزادی ہو میری۔۔۔۔۔ یہ دنیا " کے مرد تمہاری جیسی صاف دل اور پیاری لڑکی کے قابل بالکل بھی نہیں ہیں۔۔۔ اپنے آپ کو دوبارہ کسی کے آگے بے مول نہیں کرو گی۔۔۔ یہاں " محبت نہیں دھوکا اور فریب ہے صرف۔۔۔

حاعفہ اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے محبت سے گویا ہوئی تھی۔ اُن دونوں میں بمشکل چار تین سال کا فرق تھا مگر حاعفہ اُسے بالکل چھوٹی بچی کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔ ماں کی وفات کے بعد حاعفہ وقت سے پہلے ہی بڑی ہو گئی تھی کیونکہ اُس کی ماں اُس پر، اُس کے ساتھ ساتھ اُس کی بہن کی

حفاظت کی ذمہ داری بھی ڈال کر گئی تھی۔ جسے حائفہ اب تک بہت اچھے سے نبھاتی آئی تھی۔۔۔

"میں آپ کے ساتھ رہوں گی نا۔۔۔"

ماورا نے اُس کی باتوں سے سوال اخذ کرتے پوچھا تھا۔

نہیں۔۔۔ تم ہاسٹل واپس جاؤ گی۔۔۔ اور اپنی ڈگری کمپلیٹ کرو گی۔۔۔۔۔  
تم جانتی ہو نا امی جان کا خواب تھا تمہیں ڈاکٹر بنانا۔۔۔۔۔ تم کسی قیمت پر وہ  
"ادھورا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔۔"

حائفہ نے اُس کے انکار کا جواز ہی نہیں چھوڑا تھا۔ ماورا حائفہ کے ساتھ رہنا  
چاہتی تھی۔ مگر اُس کے دو ٹوک انداز پر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

ماورا کے دل میں اچانک سے ایک خیال زہر بن کر پھیل گیا تھا۔ وہاں تو وہ  
شخص بھی تھا جو اُس کا گنہگار تھا۔ جس کی وجہ سے اُس کی بہن کا آگے نجانے  
کیا کیا سہنا پڑنا تھا۔ جس نے اُسے اپنی بہن کے سامنے شرمندہ کر کے رکھ دیا  
تھا۔ اُس کا مردوں کے حوالے سے رہا سہے اعتبار بھی چکنا چور کر دیا تھا۔ اُس

نفرت کے قابل شخص کا سامنا کرنے سے ماورا کو اپنی آنکھیں نوچ لینا زیادہ بہتر لگ رہا تھا۔

@@@@@@

سائیں آپ کا شک ٹھیک نکلا۔۔۔۔۔ ملک زوہان کے شمن خان کے ساتھ " گہرے مراسم ہیں۔۔۔ اکثر ملک زوہان کے شہر والے گھر اور ہوٹلز میں اُنہیں اُکٹھا دیکھا گیا ہے۔۔۔۔۔ وہ ہمارا پراجیکٹ آگے کبھی نہیں جانے دے گی۔۔۔ اتنے وقت سے اس کام میں ناکامی اسی باعث ہو رہی ہے ہمیں۔۔۔ شمن خان ملک زوہان کی ایک کپتلی سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ " اُنہیں کے چکروں میں وہ اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کر رہی ہے۔۔۔۔۔ کبیر آژمیر کے قریب آن کھڑا ہوتا اُس کی مانگی گئی معلومات مہیا کر گیا تھا۔ جسے سن کر آژمیر میران کے جبرے مزید سختی سے بھیج گئے تھے۔ وہ کرسی کے ہینڈ کو پوری مضبوطی سے جکڑے اپنے اندر اُٹھتے اُبال پر قابو پانے لگا تھا۔ اُس کی کپنٹی کی رگیں باہر کی جانب اُبھر آئی تھیں۔۔۔ اُس کے



چہرے پر اتر آئی غضبناکی اور دہشت آس پاس کھڑے اُس کے آدمیوں کو بھی سہاگئی تھی۔

"تو ملک زوہان کے اُس عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے آڑ میر میران کے وجیہہ چہرے پر نرمی کا کوئی تاثر موجود نہیں تھا۔ اُس کے اشارے پر پاس کھڑے کریم نے سیکریٹ سلکھا کر اُسے تھما دیا تھا۔ جس کا دھواں اپنے اندر اُتارتے اُس نے اپنے اضطراب پر قابو پانا چاہا تھا۔۔۔۔

سائیں صرف اُس کے ساتھ نہیں۔۔۔۔ بلکہ ملک زوہان کو مظفر آباد کے "خفیہ ٹھکانوں پر بنائے گئے طوائفوں کے کوٹھوں پر بھی جاتے دیکھا گیا ہے۔۔۔۔"

فیصل کی اگلی بات آڑ میر میران کو جھلسا کر رکھ گئی تھی۔۔۔۔ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا اس وقت ملک زوہان اُس کے سامنے ہو اور وہ اُس شخص کا حشر بگاڑ دے۔۔۔۔ جو اُس کے معزز خاندان کا نام بدنام کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔۔

سائیں اُس کو ٹھے پر جا کر ملک زوہان کے خلاف ثبوت با آسانی اکٹھے کیے " جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔

فیصل نے اپنی سوچ کے مطابق مشورہ پیش کیا تھا۔

نہیں۔۔۔۔۔ ابھی اُس کے خلاف کچھ نہیں کرنا۔۔۔۔۔ میں دیکھنا چاہتا " ہوں۔۔۔۔۔ میرے خلاف جانے کے لیے وہ کس حد تک گراتا ہے خود "کو۔۔۔۔۔

آزمیر کے دماغ میں اس وقت کچھ اور چل رہا تھا۔ جسے سمجھنا اُن میں سے کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔

آزمیر اپنے آدمیوں کو کچھ ضروری ہدایت دیتا وہاں سے نکل آیا تھا۔ اُس کی لاڈلی بہن کی شادی تھی آج۔۔۔ اس وقت اُس سے ضروری آزمیر میران کے لیے کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

چوڑے مضبوط شانے، روشن پیشانی جو ہمیشہ شکن آلود ہی رہتی تھی، سختی سے ایک دوسرے میں پیوست عنابی لبوں پر سچی گھنی مونچھیں۔۔۔۔۔ کھڑی

مغرور ناک۔۔۔۔ وہ حُسن ووجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔۔ اُسے دیکھ کر  
 ہی کسی فاتح کا گمان ہوتا تھا۔۔۔۔ اُسے ہر میدان میں کامیا بیاں سمیٹنے کی  
 عادت تھی۔۔۔۔ ہار نا اور جھکنا تو اُس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

اُس کے تیکھے سرد نقوش ہر وقت تنے ہی رہتے تھے۔ غصہ ہر وقت اُس کے  
 ناک پر سوار رہتا تھا۔ جہاں وہ اپنے سے منسلک لوگوں پر زرا سی آنچ آتی  
 برداشت نہیں کر سکتا تھا، ہمیشہ اُن کے لیے جان دینے کے لیے تیار رہتا  
 تھا۔ وہیں اُن میں سے کسی کی جرأت نہیں تھی ملک آڑ میر میران کے کیے  
 گئے فیصلے سے انکار کرنے یا اُسے جھٹلانے کی۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ زینشہ نے اُس کے کیے گئے شادی کے فیصلے سے انکار کرنے  
 کے بجائے موت کو گلے لگانے کو ترجیح دیا تھا۔۔۔۔

ملک آڑ میر میران اچھوں کے لیے بہت اچھا اور بُرے کے ساتھ بہت  
 بُرے سے پیش آتا تھا۔ اُسے جھوٹ بولنے والے اور دھوکے باز لوگوں سے  
 شدید نفرت تھی۔ اُس کی زندگی میں ایسے لوگوں کی کوئی جگہ نہیں

تھی۔۔۔۔۔ اُسے دھوکا دینے والوں کا انجام وہ بہت بدتر کرتا تھا۔۔۔ لوگ  
اُس کی دوستی اور دشمنی دونوں سے ہی ڈرتے تھے۔۔۔

@@@@@@

آئینے کے سامنے کھڑی زینشہ پتھرائی آنکھوں سے اپنا پور پور سجا سراپا دیکھ  
رہی تھی۔ ہمیشہ سادگی میں رہنے والی آج بلڈ ریڈ لہنگے میں غضب ڈھا رہی  
تھی۔ اُس کا قیامت خیز حُسن دیکھنے والوں پر قاتلانہ ثابت ہونا تھا۔  
لہنگے میں اُس کے متناسب تراشیدہ بدن کی رعنائیاں واضح ہو تیں مزید دلکشی  
بکھیر رہی تھیں۔۔۔ ہاف سلیوز سے جھانکتی اُس کی نازک کلائیوں میں  
سونے کے کنگن اور سرخ چوڑیاں بے پناہ حسین لگ رہی تھیں۔۔۔ نازک  
صراحی دار گردن میں بھاری ہار اور کانوں میں لٹکتے بھاری جھمکے اُس کے  
روپ کو مزید چار چاند لگا رہے تھے۔۔۔ چھوٹی سے ناک میں پہنائی نتھ اُس  
کے نازک ہونٹوں سے مس ہو رہی تھی۔ اُس کے لال لپسٹک سے سب  
ہونٹ اُس کے ہوش رہا حُسن کو مزید دو آتشہ بنا گئے تھے۔۔۔



وہ لوگ زینشہ کو تیار کر کے جا چکی تھیں۔ ابھی کچھ دیر میں اُسے نکاح کے لیے نیچے لے جایا جانا تھا۔ اُس کی بھیگی اُداس آنکھیں خشک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔ میک اپ وائر پروف ہونے کی وجہ سے کافی بچت ہو گئی تھی۔

زینشہ نجانے کتنے ہی لمحے بت بنی وہاں کھڑی رہتی جب کھڑکی پر ہوتی آہٹ پر اُس کا دل اُچھل کر حلق میں آن گرا تھا۔ وہ خوف زدہ ہوتی پلٹی تھی۔ کھڑکی سے روم کے اندر پڑتا سایہ دیکھ اُس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپنے لگا تھا۔

جب اگلے ہی لمحے اُس سائے کا مالک کھڑکی سے اندر اُس کے روم میں کود گیا تھا۔ کسی مرد کو اپنے روم میں دیکھ زینشہ کی آنکھیں خوف کے مارے پھٹنے کو تیار ہوئی تھیں۔۔۔ اُس کے بے جان قدموں میں اتنی ہمت نہیں رہی تھی۔ کہ بھاگ کر روم سے نکل جائے۔۔۔ کسی کے آکر ڈسٹرب کرنے کے خیال

سے اُس نے دروازے کو اندر سے لاک کر رکھا تھا۔ کیونکہ اُسے کم از کم اِس آفت کا اندازہ تو بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ سیاہ پینٹ شرٹ میں ملبوس، چہرے کو سیاہ مفکر سے پوری طرح لپیٹے لمبا چوڑا دراز قد شخص اُس کی جانب بڑھا تھا۔ اُس کے کسرتی مضبوط وجود کے آگے زینشہ کا دھان پان سا وجود کسی چیونٹی کی مانند ہی لگ رہا تھا۔ اوپر سے اُس کا ہوش رہا سجا سنورا روپ، زینشہ کا پورا وجود خوف کے مارے لرز اٹھا تھا۔۔۔۔

"کک۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔ کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔۔"

اُس کا کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ اِس لیے چلانے کا تو کوئی فائدہ ہی نہیں تھا۔۔۔ اُس کی لرزتی کانپتی آواز پر مقابل کی گہری سیاہ آنکھیں مسکائی تھیں۔۔۔ حیرت کی بات ہے۔۔۔۔ میری پرنسز اپنے پرنس کو نہیں پہچان "پائی۔۔۔ تمہیں اِس روپ میں میرے علاوہ اور کون دیکھنے کی گستاخی

کر سکتا ہے۔۔۔ کون چاہے گا بھلا اُس کی آنکھیں نوچ کر ہتھیلی پر سجادی جائیں۔۔۔۔

یہ سرد ٹھٹھڑا دینے والا وحشت ناک گھمبیر لب ولہجہ۔۔۔۔ زنیثہ خوفزدہ کے مارے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اُسے دیکھتی اپنی جگہ سے لڑکھڑائی تھی۔۔۔ وہ بھلا کیسے نہ پہچان پاتی اس سفاکیت سے بھرے لب ولہجہ کو۔۔۔۔

ملک زوہان نے پورا چہرہ مفلر سے ڈھانپ رکھا تھا۔ اُس کی آنکھوں سے بس ایک باریک لائن تک کا فاصلہ چھوڑ رکھا تھا۔۔۔ اس وجہ سے زنیثہ اُسے پہچان نہیں پاتی تھی۔۔۔ مگر جیسے جیسے وہ قریب آ رہا تھا۔ اُس کی مسحور کن دلفریب خوشبو زنیثہ کے نتھنوں سے ٹکراتی اُس کے حواسوں پر چھانے لگی تھی۔

پتچ۔۔۔۔۔ چلے۔۔۔۔۔ جا۔۔۔۔۔ جائیں۔۔۔۔۔ یہاں۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ آپ "س۔۔۔۔۔ سے۔۔۔۔۔ کوئی۔۔۔۔۔ بات۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ کرنی۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے منہ سے ہکلاتے بمشکل یہ جملے ادا ہوئے تھے۔ اتنے سخت پہرے کے باوجود بھی یہ جنونی شخص یہاں آن پہنچا تھا۔ اکثر سب زنیشہ کے ملک زوہان سے اتنے خوفزدہ ہونے پر حیران بھی ہوتے تھے۔ مگر ہر بار اُس کے ڈر کی وجہ سچ ہو کر ہی رہتی تھی۔ ہر بار یہ ثابت ہو جاتا تھا کہ اُس سے بہتر ملک زوہان کو کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

مجھے یہاں آنے کا کچھ خاص شوق ہے بھی نہیں۔۔۔ چلا تو جاؤں گا ہی سہی " "مگر جو کام کرنے آیا ہوں۔۔۔ وہ کرنے کے بعد۔۔۔"

زوہان اُس کے مقابل پہنچتا چہرے سے مفلر ہٹاتا بیڈ پر اُچھال گیا تھا۔ زنیشہ بالکل دیوار کے ساتھ چپکی کھڑی تھی۔ جیسے دیوار میں گھس کر اس منظر سے غائب ہونے کی خواہش ہو۔۔۔

اُس نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اپنے قریب آ کر کھڑے ہوتے اُس حُسن و وجاہت کے دیوتا کو دیکھا تھا۔ جس کے تنے خوب رو نقوش سے سجا مغرور چہرا اور شکنوں سے سچی روشن پیشانی زنیشہ کا دل بُری طرح دھڑکا گئی تھی۔۔۔



جبکہ مقابل کی بے تاثر، منجمد کرتیں نگاہیں زینشہ کے قیامت خیز حسین  
 رُوپ پر جم چکی تھیں۔۔۔ اُس کا پورا وجود ہولے ہولے کپکپاتا ملک زوہان کو  
 پوری طرح اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔

زوہان درمیان میں بچاؤ قدم کا فاصلہ عبور کرتا اُس کے بے انتہا قریب آن  
 کھڑے ہوتے۔۔۔ بازو اُس کے دائیں جانب دیوار پر ٹکاتے تقریباً اُس پر  
 جھک آیا تھا۔۔۔ زینشہ کی درزیدہ نگاہیں اُس کے مغرور چہرے پر ٹکی ہوئی  
 تھیں۔۔۔

میری منگ ہوتے تم کسی اور کی دلہن کیسے بن سکتی ہو۔۔۔۔۔ میرے نام کی "  
 "انگوٹھی اپنی انگلی سے نکالنے کی ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری۔۔۔۔۔  
 زوہان شعلے برساتی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھتے دھیمی آواز میں غرایا  
 تھا۔

چہرے پر پڑتیں اُس کی گرم سانسوں کی تپیش اور لہجے کی سفاکی اُسے جی  
 جان سے لرزا گئی تھی۔

زنیشہ سے خوف کے مارے بولنا محال ہوا تھا۔۔۔ ملک زوہان کا نارمل مزاج بھی برداشت کرنا اُس کے لیے مشکل تھا۔۔۔ اور اس وقت تو وہ شدید غصے میں بھی تھا۔۔۔ زنیشہ کو اگر دیوار کا سہارا نہ ہوتا تو وہ اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔

ملک زوہان کے وجود سے اُٹھتی مسحور کن خوشبو زنیشہ کے حواس جکڑ رہی تھی۔۔۔ وہ اس شخص کی نگاہوں سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن ملک زوہان کے سامنے اُس کے علاوہ کسی اور کی خواہش پوری یہ ناممکنات میں سے ہی تھا۔۔۔

مگر زوہان کا اب بھی اُسے منگ کہنا اُس کی آنکھوں میں مرجھیں سی بھر گیا تھا۔۔۔

آآپ۔۔۔ آپ نے۔۔۔ خود۔۔۔ ٹھک ٹھکرایا تھا مجھے۔۔۔ وہ "بھی۔۔۔ وہ۔۔۔ بھی پورے۔۔۔ خاندان۔۔۔ کے سامنے۔۔۔"

زنیشہ کے سُرخ شیریں لبوں سے شکوہ ٹوٹ کر زوہان کے کانوں سے ٹکرایا  
تھا۔۔۔۔

میں تمہیں تمہارے خاندان والوں کے سامنے ٹھکراؤں یا پوری دنیا "  
کے۔۔۔۔ مگر میری ایک بات ہمیشہ کے لیے زہن نشین کر لو۔۔۔۔ تم پر  
پہلا اور آخری حق میرا ہے۔۔۔۔ صرف میرا۔۔۔۔ ملک زوہان کا۔۔۔۔ اگر  
خود کو کسی اور کے ساتھ منسوب کرنے کی کوشش بھی کی تو اُس کا وہی حشر  
"ہو گا۔۔۔۔ جو ابھی تھوڑی دیر پہلے اُس ذیشان کا کر چکا ہوں۔۔۔۔

ملک زوہان کے زہر میں ڈوبے الفاظ پر زنیشہ کی آنکھوں کی پتلیاں خوف اور  
بے یقینی کے عالم میں پھیل کر مزید دلکش لگی تھیں۔۔۔۔ اُس کے خوشبوؤں  
میں مہکتے وجود کی دلفریبی کسی کو بھی اپنے سامنے چاروں شانے چت کر سکتی  
تھیں۔۔۔۔ لیکن اس وقت اُس کے سامنے ملک زوہان کھڑا تھا۔۔۔۔ جو  
دوسروں کے سامنے جھکنا نہیں بلکہ لوگوں کو اپنے آگے جھکانے پر ایمان

صرف اپنی ضد اور انا عزیز تھی۔۔۔ صرف اپنی جیت سے غرض تھی۔۔۔ چاہے اُس کا راستہ کسی کا دل چیر کر نکلتا ہو۔۔۔

"کک۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا کیا آپ نے اُس کے ساتھ۔۔۔۔۔"

زنیشہ اُس سفاک شخص کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے بولی۔۔۔ وہ اُس کے بے انتہا قریب کھڑا تھا۔۔۔ اُس کی گرم سانسوں سے زنیشہ کو اپنا چہرا بالکل آگ کی مانند جلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ مگر وہ اُسے دور ہٹانے یا یہاں سے جانے کا کہنے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ کیونکہ اس شخص سے کوئی بعید نہیں تھی۔۔۔ یہاں سے جانے سے ہی انکار کر دیتا۔۔۔



بہت جلد پتا چل جائے گا تمہیں۔۔۔ مگر ابھی فوراً سے پہلے اپنا حلیہ "  
"درست کرو۔۔۔۔۔"

ملک زوہان نے اپنی پاکٹ سے سفید کلر کا رومال نکال کر اُس کی جانب بڑھا  
دیا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔۔"

انکار کرتے زنیثہ کا دل خوف سے پھڑپھڑایا تھا۔۔۔

میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ زینیشہ میرا ان۔۔۔۔ تم جانتی ہو مجھے اپنا"  
 کہادوہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔ صاف کرو اس سب کو اپنے چہرے  
 "سے۔۔۔۔ سب سے پہلے اپنے ہونٹ صاف کرو۔۔۔۔"

ملک زوہان کی گہری نگاہیں اپنے چہرے کے نقوش پر پڑتیں اُس کی جان  
 نکال رہی تھیں۔۔۔۔ آخری بات کہتے اُس نے جس طرح زینیشہ کے ہونٹوں  
 کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ زینیشہ اندر تک کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن پھر بھی وہ بنا کوئی حرکت کیے ایسے ہی بت بنی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔

لیکن اُس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے اُس وقت پھٹی تھیں۔۔۔۔ جب  
 زوہان نے گن نکالتے اُس کی کنپٹی پر رکھی تھی۔۔۔۔

یہ نیک کام میں اپنے ہاتھوں سے بھی کر سکتا ہوں۔۔۔ مجھے میری بنائی گئی "حدود سے تجاوز کرنے پر مجبور مت کرو۔۔۔۔۔"

زوہان نے اپنی شعلے برساتی نگاہیں اُس کی نگاہوں میں گاڑتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا۔۔۔ زینشہ میراں اُس کی حکم عدولی کر رہی تھی۔۔۔ یہ بات وہ بھلا کیسے برداشت کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

زینشہ نے بے یقینی سے اپنے سر پر رکھی اُس کی گن کو دیکھا تھا۔۔۔ اور رہی سہی کسر اُس کے الفاظ نے پوری کر دی تھی۔۔۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت اُس کے گالوں پر لڑھک آئے تھے۔۔۔۔۔

اُس نے زوہان کے ہاتھ سے رومال تھامتے اپنے ہونٹوں پر رکھتے لپسٹک کو  
 بے دردی سے رگڑ دیا تھا۔۔۔ زوہان ابھی بھی اُس پر کنپٹی پر پستل رکھے  
 ہوئے اُسے یک ٹک دیکھے جارہا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے لرزتے ہاتھوں سے اپنا سارا میک اپ صاف کر دیا تھا۔۔۔ اُس  
 نے رومال ہاتھ میں کی دبوچ رکھا تھا۔۔۔ جب زوہان نے ہاتھ بڑھاتے بنا  
 اُسے چھوئے اُس کی مٹھی سے اپنا رومال نکال کر واپس پاکٹ میں رکھ لیا  
 تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے عجیب نظروں سے اُس کی یہ حرکت دیکھی تھی۔۔۔ اُسے بھلا  
 ان عام سے رومالوں کی کیا کمی تھی جو وہ اُس کا میک اپ سے بھرارومال اپنی  
 پاکٹ میں اتنا سنبھال کر رکھ رہا تھا۔۔۔۔



"یہ جیولری بھی اُتاروں جلدی۔۔۔۔"

زوہان نے نیا حکم صادر کرتے زینشہ کو جلا کر راکھ کیا تھا۔۔

زینشہ کی ملک زوہان کے حوالے سے تھوڑی بہت خوش فہمی۔۔۔ غلط فہمی  
میں تبدیل ہو کر ختم ہو چکی تھی۔۔۔ یہ شخص اُس کے سر پر اگر بندوق  
تان سکتا تھا تو کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

زینشہ کپکپاتے ہاتھوں سے اپنی جیولری اُتارنے لگی تھی۔۔۔ جب جھمکے  
اُتارتے اُس کے بال جھمکے میں اُلجھ گئے تھے۔۔۔ کھنچنے کی وجہ سے اُس کے  
منہ سے ہلکی سی کراہ برآمد ہوئی تھی۔۔۔

اُس کی جانب ساکت نظروں سے دیکھتا ملک زوہان کچھ لمحے اُسے ایسے ہی زور آزمائی کرتے دیکھے گیا تھا۔۔۔

زنیشہ کی نازک جان پر یہ تکلیف بھی شاید کافی زیادہ تھی۔۔۔ اُس کا چہرہ بالکل سرخ پڑ چکا تھا۔ زوہان نے اُس کی حالت دیکھتے ناچاہتے ہوئے بھی بے اختیار ہاتھ اُس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی زوہان کی انگلیاں زنیشہ کی انگلیوں سے مس ہوئیں۔۔۔ اُسے ایسے جھٹکا لگا تھا جیسے بجلی کی ننگی تاروں کو چھو لیا ہو۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کا لمس محسوس کرتے فوراً اُس کا ہاتھ دور جھٹک دیا تھا۔۔۔ جو کہ ملک زوہان کی اناپر کافی کاری ثابت ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے ہونٹ بھینچتے غصے بھری نظروں سے زینشہ کو دیکھتے اُس کی دونوں  
 کلائیاں اپنی گرفت میں جکڑتے دیوار کے ساتھ لگادی تھیں۔۔۔۔ اور  
 دوسرے ہاتھ سے اُس کے جھمکے سے بالوں کی پھنسی لٹیں آزاد کرتے لال  
 سرخی مائل آنکھیں اُس پر گاڑھ رکھی تھیں۔۔۔۔ زینشہ کا دل زور زور سے  
 دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔۔

خود کو اس باڈی بلڈر سے آزاد کروانا اس دھان پان سی لڑکی کے لیے ناممکن  
 تھا۔۔۔

زوہان اُس کا جھمکا اُتار کر دور اُچھال گیا تھا۔

آئندہ مجھے انکار کرنے کا سوچنا بھی مت۔۔۔ بہت بُرے سے پیش آؤں "  
 "گا۔۔۔۔

بنائا اُس کی کلائیوں آزاد کیے زوہان اپنا چہرہ اُس کے مزید قریب لاتا اُس  
آنکھوں میں جھانک کر اُسے وارن کرتا وہاں سے پلٹتا، جس راستے سے آیا  
تھا۔۔۔ وہیں سے واپس نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ زینشہ اپنے بے قابو ہوتے دل کو تھامتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی  
تھی۔۔۔ اُس کا کچھ دیر پہلے کا سجا سجا یا حسین رُوپ یہ بے رحم شخص پل  
بھر میں اُجاڑ کر رکھ گیا تھا۔۔۔

پتا نہیں اُس نے زینشان کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔ زینشہ کا دل آنے والے  
وقت کی فکر میں بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔ جب آٹھ میر کو ملک زوہان کے اس  
کارنامے کا پتا چلے گا تو اُس کا جوابی وار بھی کچھ کم نہیں ہونے والا  
تھا۔۔۔۔۔۔۔



@@@@@@@@@@

ماورائیں نے جو کہا ہے اُس پر عمل کرنا۔۔۔ میری اور اپنی زندگی کو مزید " مشکل میں مت ڈالنا۔۔۔ ہم دونوں کی زندگی کی ایک کی خواہش ہے۔۔۔ اس نمائش گاہ پر بکاؤ مال بننے سے بچ کر ایک عزت والی زندگی گزارنی ہے۔۔۔ جس میں ہمیں کوئی ہمیں ایک طوائف کی ناجائز اولاد کر کے نہ پکارے بلکہ ایک نیک عورت کی جائز اولاد کی حیثیت سے ہی جانا جائے۔۔۔ " جو کہ ہماری حقیقت ہے۔۔۔

حافظہ ماورا کو وہاں سے رخصت کرتے وقت اُسے اپنے مقابل کھڑا کیے بھاری دل کے ساتھ بولی تھی۔ ہر بار اُسے خود سے جدا کر کے دوسروں کے رحم و کرم پر بھیجنا اُس کے لیے ایسے ہی مشکل ہو جاتا تھا۔ ماورا کے معاملے میں وہ کسی پڑوسٹ نہیں کرتی تھی۔

مجھے معاف کر دیں آپ۔۔۔۔ میری ایک سنگین غلطی کی وجہ سے آپ کی " مشکلات میں مزید اضافہ ہوا ہے۔۔۔ میں اب آگے کچھ غلط نہیں کروں گی۔۔۔ مگر میرا دل آپ کے حوالے سے بہت افسردہ ہے۔۔۔ مجھے ملازمہ سے پتا چلا ہے۔۔۔ جہاں آپ جا رہی ہیں وہ لوگ بہت خطرناک ہیں۔۔۔ آپ کے لیے اپنی جان و عزت کی حفاظت کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔۔۔ پلیز آپی مان لیں نامیری بات۔۔۔ ہم چھپ کر بھاگ جاتی۔۔۔۔۔

ماورا کے باقی الفاظ منہ میں ہی تھے۔ جب حائفہ نے ہتھیلی اُس کے ہونٹوں پر رکھتے اُسے وہیں خاموش کر دیا تھا۔

ہمیشہ فضول مت بولا کرو۔۔۔۔ آگر کسی نے سن لیا تو ایک نئی مصیبت " کھڑی ہو جائے گی۔۔۔۔ ان لوگوں سے بچ کر نکلنا اتنا آسان ہوتا تو میں کب " کی اپنی جان اس غلاظت بھری زندگی سے چھڑوا چکی ہوتی۔۔۔۔۔

یہ جملہ ادا کرتے آخر میں حاعفہ کی آنکھوں میں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

یہاں رہنا اُس کے لیے کتنا ذیت ناک تھا، کوئی سمجھ نہیں پاتا۔۔۔۔

آپی ایک دن ایسا ضرور ہو گا۔۔۔۔ آئی لو یو سوچ۔۔۔۔ آپ جیسی صاف "

نیت پیاری لڑکی کو میرے رب نے جب اس گندگی اور غلاظت کے ڈھیر

میں اب تک محفوظ رکھا ہوا ہے تو مجھے یقین ہے آگے بھی ایسا ضرور

"ہو گا۔۔۔۔ جیسا ہم چاہتی ہیں۔۔۔۔

ماورا حاعفہ سے گلے مل کر اُس کے گال پر بوسہ دیتی محبت اور عقیدت

بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"لو یو ٹو میری جان۔۔۔۔ اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔۔۔"

حاعفہ بھی اُسے ملتی وہاں سے رخصت کر گئی تھی۔ کرامت خان کا ڈرائیور

اور ایک ملازمہ اُسے ہاسٹل تک چھوڑ آئے تھے۔ جہاں اب اُس پر نگرانی

مزید بڑھ گئی تھی۔ وہ ہاسٹل یا یونیورسٹی کچھ بھی کرتی پھرتی اُس سے نہیں

پوچھا جاتا تھا۔ لیکن یہاں سے کرامت کا خاص آدمی جو کہ یہاں اُس کی نگرانی ہر معمور تھا، اُسے بنا بتائے جانے کی پر میشن نہیں تھی۔

لیکن اب تو وہ مر کر بھی کوئی ایسی ویسی حرکت کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔ جس کا دوہرا بھگتان اُس کی بہن کو بھگتنا پڑتا۔۔۔۔

ہمیشہ وہ یہاں خوشی خوشی آتی تھی۔ مگر اس بار اُس کا یہاں آنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ جو کچھ اُس کے ساتھ یہاں ہوا تھا۔۔۔ اُسے کوشش کے باوجود دماغ سے نہیں کھرچ پار ہی تھی۔

مگر جس نے اُس کے ساتھ یہ سب کیا تھا وہ اُسے کسی بھی قیمت پر بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

@@@@@@@@@@

حافظہ اپنی پیکنگ مکمل کر چکی تھی۔ اُسے کچھ ہی دیر میں یہاں سے نکلنا تھا۔

اس غلاظت کے ڈھیر سے نکلنا اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش



تھی۔۔۔ مگر آج جب وہ جارہی تھی یہاں سے تو اُس کے دل پر ایک بھاری  
بوجھ آن ٹھہرا تھا۔

کیونکہ جس مقصد کے لیے وہ جارہی تھی، وہ کرنے سے بہتر وہ یہاں رہنا ہی  
سمجھتی تھی۔ یہاں کم از کم اُس نے اپنی عزت تو محفوظ رکھی ہوئی تھی۔  
حافظہ کو نگینہ بانی اور کرامت نے جانے سے پہلے کچھ ہدایات دینے کے لیے  
اپنے کمرے میں بلایا تھا۔ وہ اُس طرف ہی جارہی تھی جب اُسے وہاں سے  
گزرتے ساتھ والے ایک روم سے کسی لڑکی کے چیخنے کی آوازیں  
تھیں۔۔۔۔۔ یہ دل دہلا دینے والی بے بسی بھری چیخیں یہاں اُسے اکثر سننے  
کو ملتی تھیں۔۔۔ مگر جو لڑکی خود اپنے حالات سے بے بس تھی۔ وہ بھلا کسی اور  
کے لیے کیا کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

پھر بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اُس نے اندر جھانکا تھا۔ جہاں نئی لائی گئی  
لڑکی کو سچ سنور کر کسی کا بستر آباد کرنے کا کہا جا رہا تھا۔

اور اُس لڑکی کے مسلسل انکاری ہونے پر نگینہ بائی کی خاص ملازمائیں اُسے بُری طرح پیٹ رہی تھیں۔۔

وہ لڑکی دیکھنے میں ہی کسی مڈل کلاس گھرانے کی شریف سی لڑکی لگ رہی تھی۔۔ مگر اُس کا بے پناہ حسین شاید یہاں موجود باقی لڑکیوں کی طرح اُس کا دشمن نکلاتھا۔ اب تو حاعفہ کے منہ سے اکثر یہی دعا نکلتی تھی کہ اُس کا رب اُسے دیا یہ حسن چھین لے، وہ بد صورت ہو کر عزت کی زندگی تو گزار سکے۔۔۔

حاعفہ اکثر یہاں آئی لڑکیوں کی اپنے اختیار کے مطابق خفیہ طریقے سے کچھ نہ کچھ مدد کر ہی دیتی تھی۔ لیکن نگینہ بائی کو اس بارے میں کچھ حد تک خبر ہو چکی تھی۔ وہ حاعفہ پر نظر رکھوانے لگی تھی۔ جس کی وجہ سے حاعفہ کافی سنبھل گئی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی نگینہ بائی اُسے تو کچھ نہیں کہے گی۔۔۔ مگر ماورا کے حوالے سے ضرور کوئی اُلٹا قدم اُٹھائے گی۔۔۔ وہ لوگ پہلے ہی ماورا کے ڈاکٹر بننے کے کافی خلاف تھے۔۔۔

مگر حاعفہ نے اُن کو کچھ اس طرح بلیک میل کیا تھا کہ اُنہیں حامی بھرنی ہی پڑی تھی۔

حاعفہ اُس لڑکی کی حالت دیکھ ابھی بھی بے حس بن کر گزر جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر نجانے کیا کشش تھی کہ وہ اپنے قدم کمرے کے اندر بڑھنے سے روک نہیں پائی تھی۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟ کیوں مار رہی ہو اسے تم لوگ۔۔۔؟"

حاعفہ نے قریب آتے سرسری سا پوچھا تھا۔ اُس کی آواز پر دونوں ملازمہ پیچھے ہوتی اُس کی جانب پلٹی تھیں۔۔۔

رانی صاحبہ دو دن ہو گئے ہیں اسے یہاں آئے۔۔۔۔۔ مگر یہ مہارانی نہ "رقص کے لیے راضی ہو رہی ہے۔۔۔ نہ کسی گاہک کے سامنے پیش ہونے کے لیے۔۔۔۔"

ملازمہ اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتی اُس ڈری سہمی زخموں سے نڈھال بیٹھی لڑکی کی جانب حقارت بھری نظروں سے دیکھتے بولی۔۔۔۔

اُس کی بات پر حاعفہ نے مٹھیاں بھینچے بہت مشکل سے خود پر قابو پایا  
تھا۔۔۔۔

اُس کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی۔۔۔ یہاں لڑکیوں کو ایسے ہی جانور سمجھا  
جاتا تھا۔۔۔ حیوان

ٹھیک ہے تم لوگ جاؤ۔۔۔ میں اپنے طریقے سے سمجھاتی ہوں"  
اِسے۔۔۔۔

حاعفہ اُس ڈری سہمی معصوم سی لڑکی پر ترس کھاتی اُن دونوں سے مخاطب  
ہوئی تھی۔۔۔۔ جس پر وہ دونوں اثبات میں سر ہلاتی باہر نکل گئی  
تھیں۔۔۔۔

اُس لڑکی نے اُمید بھری نظروں سے حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔ جو اُن  
خرانٹ ہٹی کٹی ظالم عورتوں کی طرح نہیں لگ رہی تھی۔  
رائل بلوسٹائلش سے گرم سوٹ پر شانوں کے گرد شال لپیٹے، سیاہ سلکی  
بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے سامنے کھڑی اس حسن و نزاکت کی مورتی کو اُس



لڑکی نے اُمید بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔ اُسے یہ گھنیری خمدار پلکوں  
تِلے ڈھکی شہد آگہی نگاہیں اپنائیت لیے اپنی جانب اُٹھتی محسوس ہوئی  
تھیں۔۔۔

کیوں ان کی بات سے انکار کر کے خود پر مزید ظلم کر رہی ہو؟... یہاں سے "  
چھٹکارا پانا آسان کام نہیں ہے۔۔۔۔ اس سے پہلے کے یہ تمہاری چمڑی اُدھیر  
"کر رکھ دیں۔۔۔ ان کی بات مان لو۔۔۔۔۔

وہ لڑکی زمین پر اپنے گھٹنوں کے گرد بازو باندھے سکڑی سمٹی بیٹھی  
تھی۔۔۔ حاعفہ اُس کے قریب رکھی چیئر پر بیٹھتی اُسے مفید مشورے سے  
نواز گئی تھی۔۔۔

"آپ چاہتی ہیں۔۔۔ میں اپنی عزت پامال کر دوں۔۔۔۔"

اُس لڑکی نے سرد تاثرات سے حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔ اُسے تو لگا تھا شاید یہ  
پری پیکر اُس کی مدد کرے گی۔۔۔ مگر یہ تو اُلٹا اُسے اندھیری کھائی میں  
کو دِنے کو بول رہی تھی۔۔۔۔

"....یہاں کیسے پہنچی تم؟؟"

اُس کے سوال کے جواب میں حاعفہ نے دوہرا سوال کیا تھا۔ حاعفہ کی بات پر وہ لڑکی گڑ بڑاتی نظریں چراگئی تھی۔۔۔ حاعفہ اپنی سوچ کی درستی پر تلخی سے مسکرا دی تھی۔۔۔

عزت تو تم اپنی پہلے ہی پامال کر چکی ہو۔۔۔ اپنے ماں باپ کو دھوکا دے " "کر۔۔۔ گھر سے بھاگ کر۔۔۔

حاعفہ کرسی کے ہینڈ پر پڑی دھول کو انگلی سے صاف کرتی چاہنے کے باوجود اپنے لہجے کو طنز یا ہونے سے روک نہیں پائی تھی۔

"...آپ کو کیسے پتا؟"

اُس لڑکی نے حیرت سے حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہاں آئی اکثر لڑکیوں کی یہی کہانی ہوتی۔۔۔ کسی نامحرم کے پیار میں پڑ " "کر۔۔۔ اُس پر اپنے بوڑھے ماں باپ کی عزت داغدار کرنے میں لمحہ نہیں لگاتیں۔۔۔ اور اُن کا وہی عاشق۔۔۔ جو اُن کے لیے جان دینے کی قسمیں

کھا چکا ہوتا ہے۔۔۔ چند پیسوں کے عوض اپنی محبوباؤں کو یہاں بیچ جاتے۔۔۔۔ آج کل تو محبت جیسے پاکیزہ رشتے کو دلوں کے ملن سے زیادہ جسموں کا ملن بنا کر رکھ دیا ہے۔۔۔ تم لوگوں نے۔۔۔۔ محبت جیسا خالص جذبہ اب دھوکے اور فریب کے علاوہ کچھ نہیں رہا۔۔۔۔ کتنی ناشکری ہیں نا تم جیسی لڑکیاں۔۔۔ اپنے ماں باپ کی عزت و محبت بھری چار داری کی چھاؤں چھوڑ کر۔۔۔ خود کو ایسی پُر فریب دنیا میں پٹخ دیتی ہو۔۔۔ ہم جیسیوں سے پوچھو۔۔۔ جن کی ساری عمر اُس عزت بھری چار دیواری کی خواہش کرتے نکل جاتی۔۔۔ اور آخر میں عزت بھرا کفن بھی نصیب نہیں "ہوتا۔۔۔۔۔"

حافظ آنکھوں میں اُتر آئی نمی اندر دھکیلتی یاسیت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اُس کے لہجے میں پنپتا دکھ اور محرومی وہ اجنبی لڑکی محسوس کرتی مزید شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔ پچھتاؤں نے پہلے ہی اُسے اندر سے ختم کر

چھوڑا تھا۔۔۔ اوپر سے حاعفہ کی باتوں نے اُسے مزید پستی میں دھکیل دیا تھا۔۔۔

"آپ یہاں۔۔۔۔۔"

اُس لڑکی نے سوالیہ انداز میں حاعفہ کی جانب دیکھتے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

میں ایک طوائف زادی ہوں۔۔۔۔۔ میرا تو جنم ہی اسی کوٹھے پر ہوا۔۔۔۔۔"

"دنیا کی بد قسمت ترین لڑکیوں میں سے ایک۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے اپنا ہی تمسخر اڑایا تھا۔۔۔۔۔ جیسے اس جگہ پیدا ہونا اُس کا قصور تھا۔۔۔۔۔

"کیا نام ہے تمہارا۔۔۔۔۔؟"

حاعفہ نے سر سری سا پوچھ لیا تھا۔۔۔۔۔

"بینش۔۔۔۔۔"



وہ لڑکی اب حاعفہ کے سامنے ندامت کے مارے چہرہ انہیں اٹھا پارہی تھی۔۔۔

کیا آپ میری مدد کر سکتی ہیں۔۔۔؟؟؟ میں مانتی ہوں میری غلطی " معاف کیے جانے کے قابل نہیں ہے۔۔۔ مگر میں یہ سب برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔۔ مر جاؤں گی میں۔۔۔

وہ لڑکی حاعفہ کے پیر پکڑتی اُس کے قدموں میں آن گرتی آنے والے وقت کے خوف سے بلک بلک کر رودی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم؟؟؟ اٹھو یہاں سے۔۔۔"

حاعفہ اُس کی حرکت پر ایک دم بوکھلاتی پیر پیچھے ہٹا گئی تھی۔۔۔

حاعفہ کا ایک لمحے کو دل چاہا تھا اس لڑکی کو اپنے ساتھ ملازمہ بنا کر ہی لے جائے۔۔۔ مگر پھر نگنیہ بائی کا خیال آتے وہ سوچ بدل گئی تھی۔۔۔ نگنیہ بائی اُس کے ساتھ اپنی کسی خاص ملازمہ کو ہی بھیجنے والی تھی۔۔۔ جو پوری طرح سے اُس کی جاسوسی کر سکے۔۔۔

پلیز۔۔۔ خدا کے لیے میری مدد کر دیں۔۔۔ اللہ آپ کی مدد کرے"

گا۔۔۔۔

حاعفہ کچھ دیر خاموش نظروں سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ پھر ایک بو جھل سانس ہوا میں خارج کرتے اُسے کندھوں سے تھام کر اپنے مقابل کھڑا کیا تھا۔۔۔۔

"جو میں کہوں گی وہ مانو گی۔۔۔"

حاعفہ خود کو اس لڑکی کی مدد کرنے سے روک نہیں پارہی تھی۔۔۔۔ حاعفہ کے نرم لہجے پر بینش نے فوراً زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

یہ لوگ تمہیں جیسا کہہ رہی ہیں ویسے تیار ہو جاؤ۔۔۔ اور جس کے پاس"

"بھی بھیجنا چاہیں خاموشی سے وہاں چلی جاؤ۔۔۔۔

حاعفہ کی بات پر اُس لڑکی کی آنکھوں میں جلتے اُمید کے دیئے بج گئے تھے۔۔۔۔

تمہیں وہاں جا کر صرف ایک کام کرنا ہو گا پوری ہوشیاری اور کانفیڈنس " کے ساتھ۔۔۔۔۔ اگر زرا سی بھی چوکی تم اپنے کام سے تو بہت بُری پھنسو گی۔۔۔۔۔

حافظہ کی اب کی کہی بات پر بینش سانس روکے ہمہ تن گوشہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جب حافظہ نے اپنی ٹراؤزر میں بنی خفیہ پاکٹ سے ایک چھوٹی سی تھیلی نکالی تھی۔ جو سوتے میں بھی وہ اپنے پاس رکھتی تھی۔۔۔۔۔

اُس تھیلی میں سے چند گولیاں نکال کر اُس نے بینش کے ہاتھ پر رکھی تھیں۔۔۔۔۔ یہ وہی گولیاں تھیں۔۔۔ جو آج تک اُس کی نجات کا باعث بنی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ بینش شاید وہ واحد لڑکی تھی جس کے سامنے حافظہ اپنا راز کھول رہی تھی۔

بینش نے اپنی ہتھیلی پر رکھی گولیوں کو دیکھتے سوالیہ نگاہیں حافظہ کی جانب اُٹھائی تھیں۔۔۔۔۔

ڈر گز کی ہیوی ڈوز ہیں۔۔۔ اگر یہ تم اُس شخص کو ڈرنک میں ملا کر دو گی " تو وہ اگلے بارہ گھنٹوں کے لیے خود سے بھی غافل رہے گا۔۔۔ اُس کے اُٹھنے سے پہلے تمہیں وہاں سے واپس لے آیا جائے گا۔۔۔ اس کی اتنی پاور ہے کہ اُس شخص کو ہوش میں آنے کے بعد بھی یاد نہیں رہے گا کہ اُس کے "ساتھ بچھلے چند گھنٹوں میں کیا ہوا۔۔۔"

حافظہ کی زہین آنکھوں کی چمک اس لمحے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔  
 آج تک وہ یہی عمل کر کے خود کو بچاتی آئی تھی۔۔۔۔۔ بینش نے اپنی لرزتی مٹھی بند تو کر دی تھی۔۔۔ مگر اُس کا خوف ابھی بھی ہنوز تھا۔۔۔۔  
 حافظہ اُسے تسلی دیتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔ اُس نے اپنی طرف سے بینش کی بہت بڑی مدد کر دی تھی۔ اب اپنے لیے باقی کی جنگ بینش نے خود ہی لڑنی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@



لالہ سائیں بہت بڑی گڑ بڑ ہو گئی ہے۔۔۔ آپ جلدی سے یہاں"  
 "پہنچیں۔۔۔۔۔"

ثاقب پریشانی زدہ لہجے میں آثمیر کو واپس آنے کا بولنے لگا تھا۔

"میں کچھ ہی دیر میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔۔"

آثمیر بنا اُسے مزید کچھ بولنے کا موقع دیئے سر د لہجے میں مختصر اگہتا فون بند کر گیا تھا۔۔۔۔۔ اُسے پہلے ہی ساری خبر مل چکی تھی۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ اپنا کام وہیں ادھورا چھوڑتا واپس آ گیا تھا۔۔۔۔۔

میران پیلس میں قدم رکھتے اُس کے جبرے مزید بھیج گئے تھے۔۔۔۔۔

ہال میں اس وقت گھر کے تمام افراد موجود تھے۔۔۔۔۔ بہت سارے مہمان

بھی آچکے تھے۔ جو خود یہاں پیش آنے والی افتاد پر ہکا بکا کھڑے تھے۔ اُسے

اندرداخل ہوتا دیکھ کشمالہ بیگم روتی ہوئی اُس کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔۔۔

آثمیر میرے بیٹے کا کچھ پتا نہیں چل رہا۔۔۔ وہ ملک زوہان کہیں اُسے"

نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔۔۔ میرے بیٹے کو کچھ ہوا میں جیتے جی مر جاؤں

گی۔۔۔ تم نے کہا تھا اُس جنونی شخص سے میرے بیٹے کی حفاظت کرو  
"گے۔۔۔"

کشمالہ بیگم اُس کے سینے سے لگیں رونے کے درمیان بولی تھیں۔۔۔  
جبکہ باقی سب کی بھی خوف اور پریشانی سے یہی حالت تھی۔۔۔۔ ملک  
زوہان اپنا وار کر چکا تھا۔۔۔۔ وہ سب جس بات کے لیے ڈرے ہوئے  
تھے۔۔۔ اُس نے اُن کے ڈر کو سچ کرتے اتنی سیکیورٹی کے باوجود ذیشان کو  
غائب کروا دیا تھا۔۔۔

میرا اب بھی وعدہ ہے آپ سے۔۔۔ ذیشان کو میں آپ کے پاس واپس  
"لاؤں گا۔۔۔۔ آپ سب حوصلہ رکھیں۔۔۔۔"

آزمیر کو اپنی جگہ ذیشان پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ جب وہ سب کو بول کر گیا تھا  
کہ آج کے دن کسی بھی بد مزگی سے بچنے کے لیے۔۔۔ وہ سب گھر سے باہر  
نہ نکلیں تو ذیشان اُس کے ہتھے کیسے چڑھ گیا تھا۔۔۔۔

آز میر بظاہر سب کو تسلی دیتا وہاں سے نکل آیا تھا۔ اُس کا غصہ لمحے کے ساتھ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ ملک زوہان ذیشان کو غائب کر کے اور اُس کے سب گھر والوں کو اس حوالے سے خوفزدہ کر کے آخر کار زینیشہ کی شادی رکوانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

آز میر دنوں ہاتھوں کی مٹھیاں سختی سے بھینچے، دانت پر دانت چڑھائے اپنے غصے سے اُبلتے ہوئے دماغ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔ ورنہ اُس کا دل چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔ ابھی جا کر اُس ملک زوہان کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے جو اُس کے خاندان کی خوشیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

آز میر ابھی اسی کشمکش میں الجھا ہوا تھا۔۔۔ جب اُس کے موبائل کی بجتی رنگ ٹون نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔۔۔  
 "سائیں آپ کا فون۔۔۔۔۔"

ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے فیصل نے فون اُس کی جانب بڑھاتے اُسے متوجہ کیا تھا۔۔۔۔

آزمیر نے بھی بنا نمبر پر غور کیے کال پک کرتے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔  
 کیسے ہو میرے پیارے بھائی؟۔۔۔ آپ تو کافی خوش ہو گے تم۔۔۔ آخر "  
 کو تمہاری لاڈلی بہن کی شادی جو ہے۔۔۔ یقین مانو۔۔۔ مجھے بھی اس  
 بات کی دلی خوشی تھی۔۔۔ اس لیے خود کو تمہیں فون کرنے سے نہیں  
 روک پایا۔۔۔ کیونکہ دشمنی کے علاوہ بھی تو ایک بد صورت ترین رشتہ  
 ہے ہمارا۔۔۔ اُسی ناطے سے ہی سوچا مبارک باد دینی تو بنتی ہے  
 "ہے۔۔۔۔۔

ملک زوہان کا ٹھنڈا ٹھار زہر میں ڈوبا لہجہ آزمیر میران کو سلگا کر رکھ گیا  
 تھا۔۔۔۔۔

میں تم جیسے بزدلوں سے نہ تو بات کرنا پسند کرتا ہوں اور نہ ہی مبارک باد "  
 وصول کرنا۔۔۔ جسے دشمنی کے آداب ہی نہ پتا ہوں۔۔۔ اُسے میں اپنا



دشمن مانتا ہی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ اگر اتنی ہی ہمت رکھتے ہو۔۔۔۔۔ تو  
 میرے منہ پر آکر مقابلہ کرو میرا۔۔۔۔۔ پھر جیت کے دیکھاؤ مجھے تب  
 مانوں میں تمہیں۔۔۔۔۔ یوں بزدلوں کی طرح پیٹھ پیچھے میرے خاندان  
 والوں کو ٹارگٹ کر کے تم خود کو اگر فاتح سمجھ رہے ہو۔۔۔۔۔ تو تم سے زیادہ  
 " بے وقوف اس پوری دنیا میں کوئی نہیں دیکھا میں نے۔۔۔۔۔  
 آثمیر نے اپنے اندر کی آگ باہر نکالتے اُسے اُس کی اوقات واضح کرنی چاہی  
 تھی۔۔۔۔۔

جبکہ اُس کے برعکس اُس کی بات سن کر دوسری جانب سے زوہان کا زوردار  
 قہقہہ سپیکر پھاڑتا اُس کے کانوں میں سنائی دیا تھا۔۔۔۔۔  
 ملک آثمیر میرا۔۔۔۔۔ لفظوں سے کھیل کر دوسروں کو خود سے نیچے "  
 ثابت کرنا تو بہت اچھے سے آتا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ میں نے پیٹھ پیچھے کچھ نہیں  
 کیا۔۔۔۔۔ جس عظیم شخص کو تم نے اپنی لاڈلی بہن کو اور میری بچپن کی منگ  
 کے لیے چنا تھا اُسے کل سے آگاہ کر رکھا تھا میں نے۔۔۔۔۔ کہ میں کل آکر

اُس کی شادی رکوا کر رہوں گا۔۔۔ آگے سے اُس نے مجھے وہاں آنے کا چیلنج کر کے میری ضد مزید بڑھادی۔۔۔ تم جانتے ہو نا مجھے اچھے سے کوئی مجھے چیلنج کرے تو اُس کا جواب تو میں دے کر ہی رہتا ہوں۔۔۔۔۔ تو وہی کیا میں نے۔۔۔۔۔ تمہارے گھر میں آکر۔۔۔۔۔ تمہارے اُس ذیشان کے کمرے میں ہی جا کر اُسے عقل سیکھائی کے آئندہ مجھے چیلنج کرنے کی غلطی نہ "کرے۔۔۔۔۔"

ملک زوہان بات کے دوران کچھ سیکنڈ کے لیے رُکا تھا۔۔۔ اُس کی بات کی گہرائی تک پہنچتے آڑ میرے ٹھٹھکتا ڈرائیور کو گاڑی واپس میرا پیس کی جانب موڑنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

عجیب ہیں تمہارے خاندان والے۔۔۔۔۔ جو شخص اپنے ہی کمرے کی "الماری میں بند ہے۔۔۔۔۔ اُسے ڈھونڈنے کے لیے پورے گاؤں کا چپا چپا چھان مارا ہے۔۔۔۔۔ تمہاری حویلی میں تمہارے لاڈلے ذیشان کے کمرے میں گھس کر اُسے پیٹا ہے۔۔۔۔۔ اور تم ابھی بھی مجھے بزدل کہہ رہے

ہو۔۔۔۔۔ تم سب ہی عجیب لوگ ہو۔۔۔۔۔ اگر اسے تم میری بزدلی کہتے  
 " ہو۔۔۔۔۔ تو ہاں مجھے بزدل ہونا منظور ہے۔۔۔۔۔

ملک زوہان کے الفاظ زہر خند طنز میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔۔۔  
 ایک بات اور کہنا چاہوں گا۔۔۔۔۔ کافی آستین کے سانپ پال رکھے ہیں "  
 تم نے اپنے آس پاس۔۔۔۔۔ پہلے اُن سے نبٹ لو۔۔۔۔۔ پھر مجھ سے  
 دشمنی نبھانا۔۔۔۔۔ کہیں ایسے نہ ہو۔۔۔۔۔ میرے کچھ کرنے سے پہلے  
 "ہی وہ پیٹھ میں خنجر کھونپ کر تمہیں مجھ سے پہلے ہی ختم کر دیں۔۔۔۔۔  
 ملک زوہان نے دشمنی کا حق نبھاتے، اُسے اُس کے دشمنوں سے آگاہ کیا تھا۔  
 تم اپنی ہمدردیاں اپنے پاس رکھو تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔۔۔ میں اچھے سے جانتا "  
 ہوں۔۔۔۔۔ اپنے گھر میں چھپے غداروں کو۔۔۔۔۔ جنہیں ہر بار تم میرے  
 خلاف استعمال کر کے مجھے مات دینے کی کوشش کرتے ہو۔۔۔۔۔ جیسے شیر  
 ہمیشہ اکیلا شکار کرتا ہے۔۔۔۔۔ میں بھی ویسے ہی اکیلے لڑنے کا عادی  
 ہوں۔۔۔۔۔ کبھی بنا کسی کا سہارا لیے اکیلے مقابلہ کرنے کی ٹرائے ضرور

کرنا۔۔۔۔۔ تمہارے مقدر میں مات لکھ کر اپنے قدموں میں نہ بچ دیا تو میرا  
 " نام بھی۔۔۔۔۔ ملک آثمیر میران نہیں۔۔۔۔۔

آثمیر اپنے چنگارتے لہجے میں بولتا اب کی بار ملک زوہان کے اندر آگ دہکا  
 گیا تھا۔۔۔۔۔

فون بند کرتے اُس نے حویلی میں رابطہ کرتے ذیشان کے کمرے کی تلاشی  
 کے کا کہا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ پہلے اُس کے پوچھنے پر یہی کہا گیا تھا کہ ذیشان گھر پر  
 موجود ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔ تمام جگہیں چیک کی جا چکی ہیں۔۔۔۔۔

@@@@

حافظہ نگینہ بائی اور کرامت خان سے اُس شخص کی دہشت کے قصے سنتے اپنے  
 لرزتے دل کے ساتھ کوٹھے کو عارضی طور پر خیر آباد کہتی وہاں سے نکل آئی  
 تھی۔۔۔۔۔

اُس کے لیے پوش علاقے میں ایک بہت ہی خوبصورت فلیٹ خریدا گیا  
 تھا۔۔۔۔۔ جہاں اُسے رہنا تھا، اس، ناٹک کے دوران۔۔۔۔۔ اُس کے



ساتھ ایک کل وقتی ملازمہ اور ایک ڈرائیور کو بھی بھیجا گیا تھا۔ جو دونوں ہی اصل میں نگینہ بائی کے جاسوس تھے۔۔۔۔ اور انہیں حاعفہ کی پل پل کی خبر دینے کو کہا تھا۔۔۔۔ وہ لوگ حاعفہ کی زہانت اور عقلمندی سے اچھی طرح واقف تھے۔۔۔۔ آج تک حاعفہ نے کبھی کوٹھے سے بھاگنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔ کیونکہ وہ ماورا کو کسی مقام پر پہنچا کر ہی یہاں سے فرار چاہتی تھی۔۔۔۔ وہ ماورا کے حوالے سے کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔۔ مگر حاعفہ خود اور نگینہ بائی بھی جانتی تھی کہ اگر حاعفہ چاہتی تو شاید اب تک کوٹھے سے فرار اختیار کر چکی ہوتی۔۔۔۔

انہیں ابھی بھی حاعفہ سے کسی قسم کی بے اعتباری نہیں تھی۔۔۔۔ کیونکہ جب تک ماورا ان کی نظروں کے سامنے تھی۔۔۔۔ حاعفہ ایسا کچھ کرنے کے بارے میں سوچتی بھی نہیں۔۔۔۔ مگر پھر بھی احتیاطاً انہوں نے دو جاسوس حاعفہ کے آس پاس چھوڑ رکھے تھے۔۔۔۔۔

حاعفہ نے گھوم پھر کر سارا فلیٹ دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو اتنا لگژری اور خوبصورت تھا کہ حاعفہ کے پڑمردہ چہرے پر بھی ہلکی سی مسکان کے ساتھ، آنکھوں میں اُداسی مزید بڑھ گئی تھی۔ اُسے بھی تو ہمیشہ ایسی ہی عزت بھری چار دیواری کی خواہش رہی تھی۔۔۔۔۔ جو عارضی طور پر کی سہی مگر اُس انجان شخص کی وجہ سے پوری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

"رانی صاحبہ آپ کے لیے چائے بنا کر لاؤں۔۔۔۔۔"

ملازمہ اُسے صوفے کی بیک سے سرٹکا کر آنکھیں موندے دیکھ اُس کے قریب آتی۔۔۔۔۔ کندھے دبانے لگی تھی۔۔۔۔۔

وہ خود بھی کہیں نہ کہیں حاعفہ کی کیفیت سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں عابدہ تم بھی تھک گئی ہوگی۔۔۔۔۔ آتے ساتھ ہی ڈسٹنگ میں لگ گئی"

"تھی۔۔۔۔۔ جاؤ آرام کر لو۔۔۔۔۔"

حاعفہ جس نے کوٹھے پر خود کو بہت مغرور اور ناک چڑھی مشہور کروا رکھا تھا۔۔۔۔ اُس کے قریبی لوگ ہی صرف جانتے تھے کہ وہ دل کی کتنی نرم اور دوسروں کا احساس کرنے والی حساس لڑکی تھی۔۔۔۔۔ ملازمہ اُس کی بات پر نرم تشکرانہ مسکراہٹ سے اُسے دیکھتی وہاں سے نکل گئی تھی۔

آنے والے وقت کا سوچتے حاعفہ کی بے چینی لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔ اُس کا دل اندر سے بہت زیادہ خوفزدہ تھا۔۔۔۔۔ یہی سوچ اُسے ناگ بن کر ڈسی جا رہی تھی کہ کیا وہ اب بھی اپنی عزت محفوظ رکھ پائے گی۔۔۔۔۔ کیا اُس پاکدامن اُس شخص کے ہاتھوں داغدار ہونے والا تھا۔۔۔۔۔ یا پھر وہ اُس کے حق میں آگے آنے والے وقت کے لیے بہتر ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

یہ سب سوچتے حاعفہ کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔ ان جان لیوا سوچوں سے  
چھٹکارا حاصل کرنے کی خاطر وہ وہاں سے اُٹھتی چائے بنانے کے لیے کچن کی  
جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورا نے دودن کی چھٹی کے بعد یونیورسٹی میں قدم رکھا تھا۔۔۔۔ اُس کی  
ساری ہاسٹل فرینڈز نے اُس کے اچانک گھر چلے جانے پر حیرت کا اظہار کیا  
تھا۔ ماورا نے اپنے رب کا صد شکر ادا کیا تھا کہ یہاں کسی کو بھی اس کے  
کارنامے کی خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ ہاسٹل اور یونیورسٹی انتظامیہ اکثر اپنی  
رپوٹیشن خراب ہونے کے ڈر سے ایسی باتیں چھپا جاتے تھے۔۔۔۔۔ ماورا  
کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔۔۔

اُسے ایکسپیل تو کیا گیا تھا مگر حاعفہ کی ضد پر کرامت خان نے اپنے رسورسز  
استعمال کرتے اُسے واپس سے یونیورسٹی میں انٹری دلوادی تھی۔



ماوراء ایک میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی۔۔۔۔ یونیورسٹی کے اندر ہی باقی  
 ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہی میڈیکل کالج بنایا گیا تھا۔۔۔ اس یونیورسٹی کا شمار  
 ملک کی ٹاپ یونیورسٹیز میں ہوتا تھا۔۔۔

اس لیے یہاں کا میرٹ بہت ہائی تھا۔۔۔ یہاں یا تو بھاری جیب والے امیر  
 کبیر لوگوں کے بچے پڑھ سکتے تھے یا پھر ماوراء جیسے زہین طالبات۔۔۔۔ جو  
 اس یونیورسٹی کے میرٹ پر آنے کے لیے دن رات ایک کر دیتے  
 تھے۔۔۔۔ اور آخر کار اپنی محنت کا لوہا منوا کر ہی رہتے تھے۔۔۔۔  
 ماوراء بھی یونیورسٹی میں میرٹ پر اپنا ایڈمیشن ہو جانے پر بہت خوش  
 تھی۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ یہاں آکر وہ سادہ سی بے لوٹ لڑکی کسی  
 کی سازش کا شکار ہو کر۔۔۔۔ اپنی ساری محنت اپنے ہاتھوں گنوانے کے درپر  
 ہو جائے گی۔۔۔۔

ماوراء ایک ایسی بہت بڑی بھول کر چکی تھی۔۔۔۔ جس کے لیے وہ خود کو  
 زندگی میں کبھی معاف نہ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

ماورا کن سوچوں میں گم ہو یا ر۔۔۔۔۔ جلدی چلو۔۔۔۔۔ کلاس شروع ہونے " میں ایک دو منٹ رہ گئے ہیں صرف۔۔۔۔۔ سراگر ہم سے پہلے پہنچ گئے تو انٹر " نہیں ہونے دیں گے کلاس میں۔۔۔۔۔

اُس کی دوست صوفیہ اُسے تھکے تھکے قدم اٹھاتے دیکھ بولتی تیزی سے آگے بڑھی تھی۔۔۔۔۔ صوفیہ کی آواز اُسے اپنی سوچوں سے باہر کھینچ لائی تھی۔۔۔۔۔

نازک دودھیا کلائی پر بندھی رسٹ واچ پر نظر دوڑاتے وہ بھی جلدی سے آگے بھری تھی۔۔۔۔۔ صوفیہ تو تیز تیز قدموں سے بھاگتے ہوئے آگے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ بھی آگے بڑھی ہی تھی جب کوریڈور کا موڑ مڑتے وہ سامنے سے آتے شخص کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔۔ سنبھلنے کی کوشش کے باوجود ماورا کا سر اُس شخص کے فولادی سینے سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔۔۔ ماورا کو اپنے سر میں ٹیسس اُٹھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

اُس کے قدم ایک دم سے لڑکھڑاسے گئے تھے۔۔۔۔۔ اِس سے پہلے کے وہ  
 زمین بوس ہوئی اپنی بکس کے اوپر جا گرتی۔۔۔۔۔ مقابل کھڑے اُسے  
 حیرت بھری نظروں سے دیکھتے شخص کا سکتا ٹوٹا تھا۔ اُس نے ماورا کے گرد  
 بازو حائل کرتے اُسے گرنے سے محفوظ رکھا تھا۔۔۔۔۔

ماورا کے نتھنوں سے مقابل کی دلفریب خوشبو ٹکرائی تو اُسے شدید جھٹکا لگا  
 تھا۔۔۔۔۔ اُس نے نگاہیں اٹھا کر اوپر دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جہاں وہ شخص بھی بے  
 یقینی کی تصویر بنے کھڑا اُسے دیکھی جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ماورا کے تن بدن میں ناگواری اور شدید نفرت کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔ اُس  
 شخص کے اپنے گرد لپٹے بازو کا حصار توڑنے میں اُس نے لمحہ نہیں لگایا  
 تھا۔۔۔۔۔

وہ آگ اُگلتی نظروں سے سامنے کھڑے دنیا کے سب سے بڑے دھوکے باز  
 اور دوغلے شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

دوبارہ میرے قریب آنے یا مجھے چھونے کی کوشش بھی کی تو مجھ سے بُرا"  
 کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ مسٹر منہاج درانی۔۔۔۔۔ نفرت سے بھی بڑھ کر  
 اگر کوئی جذبہ ہوتا تو وہ رکھتی ہوں میں تمہارے لیے۔۔۔۔۔ بہت بُرا کیا  
 ہے تم نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔ میرا اللہ تمہیں اس کی سزا ضرور دے  
 گا۔۔۔۔۔ میرے قدموں میں گر کر گر گڑاؤ گے تب بھی معاف نہیں  
 کروں گی تمہیں۔۔۔۔۔

منہاج درانی کو دیکھ اُس کے دل زخم پھر سے اُدھر گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ جتنا سوچ  
 کر آئی تھی۔۔۔۔۔ اس شخص سے بلانا تو دور اس کی شکل بھی نہیں دیکھے  
 گی۔۔۔۔۔ ابھی اُسے سامنے دیکھ وہ خود پر سے اختیار کھو بیٹھی تھی۔۔۔۔۔  
 ناگواریت بھری نظروں سے اُسے دیکھتے اپنی بکس اٹھائے وہ وہاں سے نکلنے  
 لگی تھی۔۔۔۔۔ جب اُس کی بات خاموشی سے سنتے منہاج درانی نے اُس کی  
 کلائی اپنی گرفت میں دبوچتے اُسے دیوار کے ساتھ لگاتے خود اُس کی جانب  
 مڑا تھا۔۔۔۔۔ ماور کی کمر بہت زور سے دیوار کے ساتھ ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔



"تم گھٹیا شخص۔۔۔۔ کیا بد تمیزی ہے یہ؟؟؟ چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

یہ غلطی دوبارہ کبھی بھول کر بھی مت کرنا۔۔۔۔۔ ورنہ اس کا انجام تمہاری "سوچ سے بھی کہیں زیادہ ہوگا۔۔۔۔۔"

اپنی گرفت میں پھڑپھڑاتی ماورا کو دیکھ وہ شوخی بھری مسکراہٹ سے گویا ہوا تھا۔۔۔ ماورا کا دل چاہا تھا اس شخص کے خوب روچہرے سے یہ دل جلاتی مسکراہٹ نوچ لے۔۔۔۔۔

وہ اُسے خود کو آزاد کروانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ مگر اُس لمبے  
چوڑے مضبوط قد و قامت والے شخص کے سامنے اُس کی مزاحمت ایک  
چیونٹی سے زیادہ کچھ نہیں تھی۔۔۔۔

اور کیا کہا تم نے؟؟؟..... میں تمہارے قدموں میں گر کر تم سے معافی "  
مانگوں گا۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ تم تو پہلے سے بھی زیادہ نان سینس بولنے  
لگی ہو یا۔۔۔۔۔ میں نے کچھ غلط نہیں کیا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ وہی کیا  
جو ایک طوائف زادی ڈیزرو کرتی ہے۔۔۔۔۔ ہم شریفوں اور عزت دار  
لوگوں کے معاشرے میں تم جیسیوں کی کوئی جگہ نہیں۔۔۔۔۔ تمہارا کام  
گھنگرو پہن کر ناچنا ہے۔۔۔۔۔ یہ بکس پڑھنا نہیں۔۔۔۔۔ میرا تو شکریہ ادا  
کرنا چاہیے تمہیں۔۔۔۔۔ سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔ تمہیں تمہاری اصل جگہ  
"پہنچا دیا تھا۔۔۔۔۔"

منہاج درانی بات کے اختتام میں زہر خند لہجے میں پھنکارتا، آنکھوں میں  
اُس کے لیے حقارت لیے دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ ماورا کتنے ہی لمحے ساکت سی وہاں کھڑی رہی تھی۔۔۔ منہاج کے کہے جانے والے الفاظ اُس کے کانوں میں گونجتے، اُس کے دل پر نشتر کی طرح چلتے اُسے لہو لہان کر گئے تھے۔۔۔۔

وہ جانتی تھی خود کو جتنا بھی غیر مردوں کی نظروں سے چھپا کر اور اپنا دامن پاک صاف رکھ لیتی۔۔۔ مگر اُس کی حقیقت ہمیشہ یہی رہنی تھی کہ وہ ایک طوائف زادی ہے۔۔۔۔ جسے وہ کبھی اپنی ذات سے جدا کر کے ایک باعزت زندگی نہیں گزار سکتی تھی۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں کے کٹورے لبالب پانیوں سے بھر گئی تھیں۔۔ جن سے کئی آنسو ٹوٹ کر ماورا کے گالوں پر پھسلتے بے مول ہوئے تھے۔۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @ @ @

"زنیشہ میری جان تمہیں تو بہت سخت بخار ہے۔۔۔"

شمسہ بیگم اور باقی سب ذیشان کی گمشدگی اور باقی سب معاملے کی وجہ سے اتنے اُلجھے ہوئے تھے۔۔۔ کہ اُنہیں زنیشہ کا خیال ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

آژمیر کی اطلاع پر جیسے ہی ذیشان کے کمرے کی تلاشی لی گئی تو۔۔۔ اُسے الماری میں رسیوں سے بندھا پایا گیا تھا۔۔۔ منہ پر بھی پٹی بندھی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ مدد کے لیے کسی کو بلا نہیں پایا تھا۔۔۔ اُس کے چہرے اور جسم پر زخموں کے نشان بھی تھے۔۔۔ جو اُسے ملک زوہان نے اُسی کے کمرے میں آکر پیٹتے، شادی کے گفٹ کے طور پر دیئے تھے۔۔۔

سب لوگ ذیشان کی حالت دیکھ سہم گئے تھے۔۔۔ ملک زوہان نے جو کہا تھا وہ کر دیکھا یا تھا۔۔۔ اُس نے شادی توڑ کوادی تھی۔۔۔ مگر وہ آژمیر میران کے قہر کو آواز دے گیا تھا۔۔۔ آژمیر میران کے غضب ناک تاثرات بتا رہے تھے کہ اس بار وہ ملک زوہان کو بخشنے کا ارادہ بالکل بھی نہیں رکھتا تھا۔۔۔

وہ بنا کسی سے کوئی بات کیے۔۔۔ پتھر یلے تاثرات کے ساتھ میران پیلس سے نکل گیا تھا۔۔۔



اُس کو اس قدر غیض و غضب سے جاتا دیکھ سب گھر والے مزید پریشان ہو اُٹھے تھے۔۔۔ اب پتا نہیں آتا کہ میرا ان زوہان کو اس عمل کی سزا دینے کے لیے کیا کرنے والا تھا۔۔۔۔۔

ذیشان کی حالت ایسی نہیں تھی کہ شادی کی تقریب کی جاسکتی۔۔۔۔۔ اس لیے فلحال اس معاملے میں خاموشی اختیار کر لی گئی تھی۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم کو جیسے ہی زینشہ کا خیال آیا تو وہ اُس کے کمرے میں آ گئی تھیں۔۔۔۔۔ جو کل سے ملازمین کے رحم و کرم پر ہی تھی۔۔۔۔۔

مگر اُس کے بخار میں پھنکتے نقاہت زدہ وجود کو دیکھ اُن کا دل منہ کو آ گیا تھا۔۔۔۔۔ اپنی لاڈلی کو وہ اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھیں۔۔۔۔۔

اُنہیں زینشہ ڈری ڈری خوفزدہ سی لگی تھی۔۔۔۔۔ اُن کی آواز سنتے ہی وہ اُن کے قریب ہوتی اُن کی آغوش میں چھپ گئی تھی۔۔۔۔۔

میں نے آپ سب سے کہا تھا۔۔۔۔۔ وہ بہت خطرناک ہے۔۔۔۔۔ جو کہا ہے "وہ ضرور کرے گا۔۔۔۔۔ آپ لوگوں نے میری بات نہیں مانی۔۔۔۔۔ اگر وہ

لالہ کو کوئی نقصان پہنچا دیتا تو میں مر جاتی۔۔۔۔۔ وہ کیوں کرتا ہے آخر لالہ اور  
 "ہم سب سے اتنی نفرت۔۔۔۔۔"

زنیشہ اُن کی گود میں منہ چھپائے وہ سوال کر رہی تھی۔۔۔ جن کے جواب  
 اُس سمیت میران پولس کے باقی لوگ بھی جاننا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ مگر ان  
 سوالوں کے جواب دینے سے قاصر تھیں وہ۔۔۔۔۔

زنیشہ کچھ نہیں ہو اسب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ زوہان آڑ میر کو کبھی نقصان "  
 نہیں پہنچائے گا۔۔۔۔۔ اور نہ آڑ میر اتنا کمزور ہے کہ اُس کے کیے جانے وار  
 کا مقابلہ ہی نی کر پائے۔۔۔ تم یہ فضول باتیں سوچ کر خود کو ہلکان مت  
 " کرو۔۔۔ دیکھو کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی۔۔۔

شمسہ بیگم اُسے کندھوں سے تھام کر واپس بیڈ پر لٹاتیں، اُس کا زرد چہرہ دیکھ  
 فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔۔۔ وہ یہی سمجھی تھیں۔ کہ زوہان نے جو ذیشان  
 کے ساتھ کیا وہ اُس کی وجہ سے اتنی ڈری ہوئی ہے۔۔۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں

وہ چاہ کر بھی یہ بات شمسہ بیگم یا گھر کے کسی بھی فرد کو نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔

کیونکہ اگر یہ بات آثمیر تک پہنچ جاتی تو آثمیر نے اس حرکت پر زوہان کو کسی قیمت پر معاف نہیں کرنا تھا۔ اور جواب میں زوہان بھی کسی سے کم نہیں

تھا۔

اس لیے اُس نے یہ بات اپنے دل کے اندر ہی دفن کرنا مناسب سمجھا  
تھا۔۔۔

[illegible]

آز میر میران شدید غصے میں شہر کی جانب روانہ تھا۔ کیونکہ اُسے یہی اطلاع ملی تھی کہ زوہان اپنے شہر والے گھر میں ہے۔۔۔ اس لیے وہ جلد از جلد وہاں پہنچ کر آج ملک زوہان کی عقل ٹھکانے لگانے کا پورا ارادہ رکھتا تھا۔ ملک زوہان کی حرکتیں دن بدن بڑھتی جا رہی تھیں۔۔۔ جن پر بند باندھنا اب ضروری ہو گیا تھا۔۔۔

وہ لوگ ابھی آدھے راستے میں ہی پہنچے تھے۔ آس پاس سنسان جنگل موجود تھا۔۔۔ گاڑی اپنی فل رفتار سے چل رہی تھی۔۔۔ جب اچانک سامنے روڈ پر انہیں سیاہ شال میں ملبوس کوئی تن تنہا لڑکی تیز تیز قدموں سے چلتی نظر آئی تھی۔۔۔ ڈرائیور نے فل سپیڈ میں ہونے کی وجہ سے گاڑی کا بمشکل کنٹرول کرتے بریک لگائی تھی۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اُس لڑکی کو ٹکراؤ سے بچانے میں ناکام ہوا تھا۔۔۔

گاڑی کی زرا سی ٹھوکر سے سامنے چلتی لڑکی اُچھل کر روڈ پر جا گری تھی۔۔۔



جمال یہ کیا کیا تم نے؟؟.... آنکھیں بند کر کے گاڑی چلا رہے تھے "

"کیا۔۔۔ جو تمہیں روڈ پر چلتی لڑکی نظر نہیں آئی۔۔۔

آزمیر پہلے ہی شدید غصے میں تھا۔۔۔ اوپر سے ڈرائیور کی حرکت پر اُسے

مزید تپ چڑھی تھی۔۔۔ جو نجانے کونسی مصیبت اُس کے گلے ڈال چکا

تھا۔۔۔

پیچھے آتی گاڑی کی گاڑیاں بھی رک چکی تھیں۔۔۔

"معذرت سائیں۔۔۔۔"

ڈرائیور بس منمنا کر رہ گیا تھا۔۔۔

"سائیں میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔"

ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا فیصل جلدی سے نیچے اُترا تھا۔۔۔

آزمیر ہونٹ بھینچے وہیں بیٹھا رہا تھا۔۔۔

سائیں وہ لڑکی بے ہوش ہو چکی ہے۔۔۔ اور اُس کے ماتھے سے بہت زیادہ "

"خود بہہ رہا ہے۔۔۔ یہ اُس لڑکی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔

فیصل نے کھڑکی سے آکر آثمیر کو بتایا تھا۔۔۔ سامنے ہوش و خرد سے بیگانہ لڑکی کے بے پناہ حسن کو دیکھ اُس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔۔۔

لڑکی بہت زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔ یہ آس پاس جنگل بھی ہے۔۔۔۔۔"

کہیں کوئی چڑیل ویل تو نہیں ہے۔۔۔ ورنہ اس جگہ تن تنہا لڑکی کا کیا کام۔۔۔۔۔ ویسے اتنی حسین لڑکی میں سے آج تک نہیں دیکھی۔۔۔۔۔

اتنی سفید ہے وہ۔۔۔ اندھیرے میں بھی اُس کی دودھیارنگت دھمک رہی تھی۔۔۔۔۔ کاش آج وہ اکیلی ہی مل جاتی۔۔۔

فیصل کے پیچھے کھڑے گارڈز آثمیر کے اپنی جانب متوجہ ہونے سے انجان اپنی ہانگی جارہے تھے۔

اُن کی باتیں سن کر آثمیر کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔ وہ گارڈز کو ہی کہنے والا تھا کہ اُس لڑکی کو ہاسپٹل لے جاؤ۔۔۔۔۔ مگر اُنہیں اُس لڑکی کے حسن میں قصیدے پڑھتے دیکھ آثمیر کو اس طرح ہوش سے بیگانہ لڑکی کو اُن سب کے ساتھ بھیجنا ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر اُن پر ایک سخت نظر ڈالتا گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔ جبکہ آزمیر کو باہر نکلتا دیکھ وہ دونوں مودب بنے سر جھکا گئے تھے۔۔

جب اُن کے سامنے آتے آزمیر نے دونوں کے منہ پر پر ایک ایک تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔۔ اُسے اُن کا ادا کیس جانے والا آخری جملہ آگ بگھولا کر گیا تھا۔۔۔۔

جیسی عزت و احترام اپنی گھر کی عورتوں کے لیے رکھتے ہو۔۔۔۔۔ باہر " موجود تمام عورتوں کو بھی اُسی نظر سے دیکھنا شروع کر دو۔۔۔۔۔ معاشرے میں عورتیں تم جیسی گھٹیا سوچ رکھنے والوں کی وجہ سے محفوظ نہیں ہیں۔۔۔۔۔ جہاں تن تنہا لڑکی دیکھی، اپنی لال ٹپکانے پہنچ جاتے ہو۔۔۔۔۔ اگر ایسا ہی کوئی تمہاری گھر کی عورتوں کے بارے میں سوچے تو "کیسا لگے گا تمہیں۔۔۔۔۔"

آزمیر اُن پر غصیلی سرد نگاہ ڈالتا اُس لڑکی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ جو واقعی حُسن کا مومی مجسمہ تھی۔۔۔۔۔ باقی وہ پوری طرح سے سیاہ شال میں کور

تھی۔۔۔ بس اُس کا دودھ یاد لکش نقوش سے سجا چہرہ سامنے تھا۔۔۔۔۔ ماتھے سے نکلتا خون اُس کے آدھے چہرے کو تر کر چکا تھا۔۔۔۔۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس میں اُس کے ستواں ٹھنڈ سے گلابی پڑتی ناک میں پہنی نتھ جگمگار ہی تھی۔۔۔۔۔ سیاہ شال میں ڈھکے یونء آڑمیر نے فوراً اُس کے دلفریب چہرے سے نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔۔۔ وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔۔۔۔۔ جتنا بھی حُسن اُس کے سامنے ہوتا وہ خود کو بہکنے سے بچانا اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔۔۔

آگے بڑھ کر اُس لڑکی کو بانہوں میں اٹھاتے وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔ اُسے گاڑی کی بیک سیٹ پر لٹاتے وہ خود ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ فیصل اب گارڈز کی گاڑی میں تھا۔۔۔۔۔ اُن کی گاڑیاں تیزی سے ہاسپٹل کی جانب روانہ ہوئی تھیں۔۔۔۔۔



آزمیر زوہان کے پاس جلد از جلد پہنچ کر اُس کی عقل ٹھکانے لگانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس لڑکی کو یوں بے یار و مددگار چھوڑنے پر بھی اُس کا دل نہیں مان رہا تھا۔۔۔

اس لیے پہلے وہ اس لڑکی کو ہاسپٹل پہنچا کر اس کا ٹریٹمنٹ کروانا چاہتا تھا۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

منہاج درانی سے ٹکراؤ کے بعد ماورا کا دماغ ڈسٹرب ہو چکا تھا۔۔۔ بنا کوئی کلاس اٹینڈ کیے وہ ہاسٹل واپس آ گئی تھی۔۔۔ منہاج اُس کی سچائی جانتا تھا۔ اگر وہ یہ بات یونی میں سب کے سامنے مشہور کر دیتا تو اُسے کوئی بھی یونی میں ٹکنے نہ دیتا۔۔۔ ماورا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ منہاج درانی جیسے ناسور سے بچنے کے لیے وہ کیا کرے۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

آزمیر اُس لڑکی کو لیے سیدھا ہاسپٹل پہنچا تھا۔ ڈاکٹرز کے مطابق روڈ پر  
 گرنے کی وجہ سے اُس کے ماتھے پر چوٹ آئی تھی۔۔۔ بے ہوش ہونے کی  
 وجہ بھی یہی تھی۔۔۔ اُس کی بینڈیج کر کے ڈرپ لگادی گئی تھی۔۔۔ کچھ ہی  
 دیر میں اُسے ہوش آ جانا تھا۔۔۔ آزمیر اُس لڑکی کے ہوش میں آنے تک  
 وہیں رُکا تھا۔۔۔ اور ساتھ میں ملک زوہان کے رٹرن گفٹ کی بھی تیاری  
 کرنے لگا تھا۔۔۔

" سائیں اُس لڑکی کو ہوش آ گیا ہے۔۔۔۔۔ "

آزمیر کال کاٹا واپس پلٹا تھا جب فیصل نے اُسے اُس لڑکی کے ہوش میں  
 آ جانے کی اطلاع دی تھی۔۔۔

آزمیر اثبات میں سر ہلاتا اُس روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ اِس لڑکی کا یوں  
 سنسان روڈ پر اچانک آ جانا اُسے میں اچنبھے میں ڈال گیا تھا۔۔۔

اُس کے دشمنوں کی کمی نہیں تھی۔۔۔ یہ دشمنوں کی جانب سے کی گئی کوئی سازش بھی ہو سکتی تھی۔۔۔ اس لیے وہ اس لڑکی سے بات اور جانچ پڑتال کیے بنا جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

اُسے اتنا دیکھ گارڈ نے جلدی سے دروازہ کھولا تھا۔۔۔ آٹمیر تیزی سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ جب اُس کی نظر سامنے بیڈ پر تکیوں کے سہارے ٹیک لگائی بیٹھی لڑکی پر پڑی تھی۔۔۔

لرزتے دل کے ساتھ وہاں بیٹھی حاعفہ نے بھی اپنی گھنیری پلکوں کی باڑا اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اُسے نرس سے ہی پتا چلا تھا کہ کوئی آٹمیر نامی شخص اُسے یہاں لایا تھا۔۔۔ اور اب اُس کے ہوش میں آنے کے بعد اُسے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

حاعفہ کو جو کرنے کو کہا گیا تھا ابھی تک سب ٹھیک چل رہا تھا۔۔۔ مگر اب آگے آٹمیر میران کا سامنا کرنے سے اُس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔

اُسے صبح ہی کال آئی تھی، اُسی شخص کی جس نے اب آثمیر میران کو اپنے  
جال میں پھنسانے کے لیے اُسے ساری آگاہی دینی تھی۔۔۔ آج بھی اُسی  
کے کہنے پر ہی وہ ڈرائیور کے ساتھ اُس سنسان روڈ پر پہنچی تھی۔۔۔ اُس کا  
ڈرائیور گاڑی کو چند کلو میٹر دور جھاڑیوں میں چھپائے کھڑا تھا۔۔۔ تاکہ  
آثمیر اور اُس کے آدمیوں کی نظروں میں نہ آ سکے۔۔۔۔

جس کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے وہ اب آثمیر میران کے سامنے تھی۔۔۔۔

نرس نے اُس کے اندر آنے کا بتایا تھا۔۔۔ حاعفہ کا دل خوف کے مارے بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔ جب دروازہ کھولتے ایک رعب دار پر سنیلٹی کا مالک خبرو



شخص اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ سیاہ لباس میں کریم کلر کی گرم شال اپنے چوڑے کندھوں کے گرد لپیٹے وہ مقناطیسی نگاہیں اُس کی جانب اٹھائے قریب آیا تھا۔۔۔ اُس کی خود پڑ گڑھی سنجیدگی بھری سیاہ آنکھیں حاعفہ کا دل زور سے دھڑکا گئی تھی۔۔۔ وہ جس طرح حاعفہ پر نگاہیں گاڑھے کھڑا تھا۔۔۔ اُس کے خوف سے اپنے ہاتھوں کی لرزش چھپانے کے لیے حاعفہ نے بیڈ کی چادر کو مٹھی میں دبوج لیا تھا۔۔۔

آزمیر میران نے ہونٹ سختی سے بھیج رکھے تھے۔۔۔ ہونٹوں پر سچی گھنیری مونچھیں اُس کی رعب دار پر سنیلٹی میں مزید اضافہ کر رہی تھیں۔۔۔

کون ہو تم؟؟؟ اور رات کے پہر اُس سنسان روڈ پر کیا کر رہی "تھی۔۔۔؟؟؟

حاعفہ کو کڑے تیوروں سے گھورتے اُس نے سختی بھرے لہجے میں استفسار کیا تھا۔۔۔

اُس کی زیرک نگاہیں حاعفہ کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جو خود کو کمپوز کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی، آثمیر کو اُس پر زرا سا بھی شک ہو۔۔۔۔۔

"حاعفہ نور نام ہے میرا۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے اپنے چہرے کے گرد لپٹی شال کو مزید درست کرتے اُسے جواب دیا تھا۔۔۔

کچھ غنڈے میرے پیچھے لگے ہوئے تھے۔۔۔ مجھے پتا ہی نہیں چلا اور میں "وہاں آن نگلی۔۔۔ اور اچانک آپ کی گاڑی سے ٹکرا گئی۔۔۔"

حاعفہ نے اپنا خشک حلق تر کرتے سر جھکائے جواب دیا تھا۔۔۔

کیونکہ آثمیر میرا ان کی جانچتی نگاہیں اُس پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔ ہمیشہ لوگوں کو اپنی قاتل نگاہوں سے مات دینے والی حاعفہ اس وقت اس شخص کے سامنے نگاہیں اٹھانے سے قاصر تھی۔۔۔۔

اپنے گھر والوں کا نمبر بتاؤ۔۔۔ تاکہ وہ یہاں سے آکر لے جائیں "

"تمہیں۔۔۔۔"

آزمیر نے موبائل پاکٹ سے نکالتے اُس سے نمبر مانگا تھا۔۔۔

حافظہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔۔۔۔

میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے، میرے پیرنٹس کی ڈیٹھ ہو چکی ہے۔۔۔۔"

"میں اکیلی رہتی ہوں۔۔۔۔"

حافظہ نے فوراً سنبھلتے جواب دیا تھا۔۔۔۔

"اپنے گھر کا ایڈریس بتاؤ۔۔۔۔"

آزمیر نے نیا سوال داغا تھا۔۔۔ اُس کی سر دنگا ہیں ہنوز حافظہ پر ٹکی ہوئی

تھیں۔۔۔ اس لڑکی کی گھبراہٹ اُسے شک میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

میں خود گھر چلی جاؤں گی۔۔۔ آپ نے اب تک میری جتنی مدد کی، اُس "

"کے لیے بہت مشکور ہوں میں۔۔۔۔"

حاعفہ جذبہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اس شخص کی موجودگی اُس پر بہت بھاری پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کی ساحرانہ شخصیت کے سامنے اُس سے بولنا محال ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ بھلا اُسے اپنی محبت کے جال میں کیسے پھنساتی۔۔۔۔۔

اُس کی بات کے جواب میں آثمیر اُس پر ایک نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ پہلے ہی اخلاقیات کے چکر میں اس لڑکی کے پیچھے اپنا کافی ٹائم ضائع کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اس لڑکی کا تن تنہا وہاں پایا جانا اُسے مشکوک تو لگا تھا۔۔۔۔۔ مگر اُس کا آثمیر سے یوں گریز برتنا اُس کا شک دور کر گیا تھا۔

آثمیر کے جاتے ہی حاعفہ نے سکھ کا سانس ہوا میں خارج کرتے تکیے سے سر اٹکادیا تھا۔۔۔۔۔

جس شخص سے وہ ٹھیک سے بات بھی نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔۔۔ اُس سے آگے رکھے جانے والے ریلیشن کا سوچ حاعفہ کی کیفیت غیر ہوئی تھی۔۔۔۔۔



اُس کا بہت سے مردوں سے سامنا ہوا تھا۔۔۔ مگر اس شخص میں ایک الگ ہی کشش تھی۔۔۔ جو حائفہ کو خود میں جکڑ رہی تھی۔۔۔

جہاں ایک طرف آثمیر میران کو ایک شریف النفس انسان کے روپ میں دیکھ کر اُسے سکون ملا تھا، وہیں اُس کی شخصیت کے آگے حائفہ کو اپنا سارا کانفیڈنس اور زہانت صفر ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ حائفہ کو یہاں آنے سے پہلے یہی بتایا گیا تھا۔ کہ اگر آثمیر میران کے سامنے اُس کی اصلیت کھل گئی کہ وہ اُسے دھوکا دینے آئی ہے یہاں۔۔۔۔ تو اُس کا آثمیر میران کے قہر سے بچ پانا ممکن تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

ملک زوہان میری سوچ سے زیادہ مغرور ہو تم۔۔۔۔۔ میرے حلقے کے " تمام مرد میرے حُسن کے دیوانے ہیں۔۔۔۔ اور میں صرف اور صرف

تمہارے پیچھے پاگل ہوں، مگر تم ہو کہ مجھے گھاس بھی نہیں ڈالتے۔۔۔۔۔ یہ  
 "بہت غلط بات ہے۔۔۔۔۔"

ثمن ایک ادا سے اپنی شولڈر کٹ زلفوں کو ہاتھ سے جھٹکتی اُس کے بے انتہا  
 قریب صوفے پر آن بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

سیگریٹ کا دھواں فضا کے سپرد کرتے ملک زوہان نے نظریں گھما کر اپنے  
 کندھے سے سرٹکائے بیٹھی ثمن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ وہ کسی کو اجازت  
 نہیں دیتا تھا اپنے قریب آنے کی۔۔۔۔۔ مگر ثمن خان سے اُس کی کافی دوستی  
 تھی۔۔۔۔۔ اسی ریزن سے وہ اُسے اتنا حق تو دیتا تھا۔۔۔۔۔ ثمن نے اُس کی  
 خاطر اپنا نام اپنی ریپوٹیشن داؤ پر لگا رکھی تھی۔۔۔۔۔ زوہان اُس کی بے تکلفی  
 برداشت کرتا تھا مگر ایک حد تک۔۔۔۔۔ اُس حد سے آگے اُس نے ثمن کو  
 کبھی بڑھنے نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔ اُس کا یہ گریز ثمن کو مزید اُس کا دیوانہ بنا دیتا  
 تھا۔۔۔۔۔ وہ جی جان سے ملک زوہان کو حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ جس  
 کے لیے وہ آخری دم تک اُس کا دل جیتنے کی کوشش کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

ابھی بھی وہ بے خود سی اُس کے خوب روچہرے کو دیکھے گئی تھی۔۔۔  
 تو عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے۔۔۔۔ اُن مردوں میں سے کسی ایک کا "  
 ہاتھ تھام لو۔۔۔۔ کیونکہ یہاں سے تمہیں تمہاری خواہش کے مطابق کچھ  
 "نہیں ملنے والا۔۔۔۔

زوہان نے دوسرا سیگریٹ سلگھاتے اُسے ہمیشہ کی طرح ٹکاسا جواب دیا  
 تھا۔۔۔۔ ثمن اُس کے جواب پر جی بھر کر بد مزہ ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر اپنا سر  
 ابھی بھی اُس کے کندھے سے نہیں ہٹایا تھا۔۔۔۔

تم بہت سنگدل اور ظالم بھی ہو۔۔۔۔ تمہاری زندگی میں آنے والی لڑکی "  
 خوش قسمت ہونے کے ساتھ ساتھ بچاری بھی ہوگی۔۔۔۔ کیونکہ تمہارا  
 " ستم برداشت کرنا آسان کام بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔  
 ثمن نے خفگی بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔ کیونکہ جتنی انا اور اکڑ اس شخص  
 میں تھی، اُس نے آج تک کسی میں بھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔

ثمن کی بات پر زوہان کی آنکھوں کے پردے پر کسی کاد لکشی بھرا، ڈراسہا نازک سراپا آن ٹھہرا تھا۔۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے زوہان سر جھٹکتے اُس کے تصور سے باہر آیا تھا۔۔۔۔۔ جسے وہ اپنے دل میں کوئی بھی جگہ دینے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

اُسی لمحے سامنے ٹیبل پر پڑا اُس کا موبائل بج اُٹھا تھا۔۔۔۔۔ حاکم کا نمبر دیکھ زوہان نے فوراً کال ریسپو کی تھی۔۔۔۔۔ مگر دوسری جانب سے جو خبر اُسے سنائی گئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا چہرہ غصے کی شدت سے لال ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ سامنے پڑا ٹیبل اُس کے پیر کی ماری جانے والی ٹھوکر سے دور جا گرا تھا۔۔۔۔۔ ثمن دہل کر اُس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا یہ جنونی رُوپ ہمیشہ خطرناک ثابت ہوتا تھا۔۔۔۔۔ اُس کے اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی۔۔۔۔۔

@@@@@@



منہاج درانی سے ٹکراؤ کے بعد ماورا کا دماغ ڈسٹرب ہو چکا تھا۔۔۔ بنا کوئی کلاس اٹینڈ کیے وہ ہاسٹل واپس آگئی تھی۔۔۔۔ منہاج اُس کی سچائی جانتا تھا۔۔۔ اگر وہ یہ بات یونی میں سب کے سامنے مشہور کر دیتا تو اُسے کوئی بھی یونی میں ٹکنے نہ دیتا۔۔۔۔ ماورا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ منہاج درانی جیسے ناسور سے بچنے کے لیے وہ کیا کرے۔۔۔۔

وہ بستر میں گھسی تکیے میں سر دیئے لیٹی روتی رہی تھی۔۔۔ اُن دنوں بہنوں کے لیے لائف کبھی آسان نہیں رہی تھی۔ اگر ماورا اُس کو ٹھٹھے سے دور اس جگہ پر عزت سے رہ رہی تھی تو اُس کی بھاری قیمت وہاں حاعفہ ادا کر رہی تھی۔ اگر حاعفہ کے سر پر ماورا کی ذمہ داری نہ ہوتی تو وہ کب کی وہاں سے نکل گئی ہوتی۔۔۔۔ یہی بات ماورا کو رلاتی تھی۔۔۔ کہ حاعفہ اُس کی وجہ سے مشکل میں تھی۔ حاعفہ کی صرف ایک ہی خواہش تھی۔۔۔ وہ ماورا کو ڈاکٹر بنے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں بہنیں دنیا کی اُن بد نصیب لڑکیوں میں سے تھیں۔۔۔ جنہوں نے  
آنکھ ہی کوٹھے پر کھولی تھی۔ پیدا ہوتے ہی اُن کے کانوں میں گھنگروں کی  
تھاپ سنائی دی تھی۔۔۔ اُن کی ماں سلمہ ایک طوائف زادی تھی۔۔۔ مگر  
شاید اُن کی قسمت اچھی تھی کہ اُن کے پہلے رقص میں ہی کسی امیر زادے کا  
دل آگیا تھا اُن پر۔۔۔۔

جو اپنی فیملی کی وجہ سے اُنہیں گھر تو ساتھ نہیں لے جاسکتا تھا مگر اُس نے سلمہ پر ایک طرح سے احسان کرتے اُس پر اپنے نکاح کا ٹھپہ لگا کر اُسے ہمیشہ کے

لیے اپنے نام لکھوا لیا تھا۔۔۔۔۔ اُس کا کہنا تھا وہ سلمہ سے بہت محبت کرتا ہے، ایک دن اُسے اس جگہ سے نکال کر لے جائے گا۔۔۔۔۔ سلمہ اُس کی باتوں پر دل سے ایمان لاتی تھی۔۔۔۔۔ نکاح کی وجہ سے اُس نے سلمہ کی ماں کو بھاری قیمت ادا کی تھی۔۔۔۔۔ وہ بے پناہ خوش تھیں۔۔۔۔۔ اس بات کا اُنہیں اندازہ تھا کہ اُن کی بیٹی کا بے پناہ حُسن ایسی بجلیاں تو ضرور گرائے گا۔۔۔۔۔ سلمہ کی بڑی بہن نگینہ ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن کے حُسن سے خار کھاتی تھی۔ بڑی وہ تھی مگر اُن کی ماں ہمیشہ سلمہ کو ہی اہمیت دیتی تھی۔۔۔۔۔ اُوپر سے اتنے ہینڈ سم اور امیر کبیر بندے سے اُس کا نکاح نگینہ کی جیلیسی مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ یں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔ نہ جلنے، کڑھنے اور ٹھنڈی آہیں بھرنے کے سوا کچھ کیونکہ چاہے جو بھی ہو آخر سلمہ اُس کی بہن تھی، وہ اُس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

دوسری جانب سلمہ یہی چاہتی تھی کہ وہ جب تک یہاں ہے، وہ اولاد پیدا نہیں کرے گی۔۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتی مزید کوئی ننھی جانیں ویسی ہی افیت اور

تکلیف برداشت کریں جو وہ اب تک کرتی آئی تھیں۔۔ مگر اُس کے شوہر نے اُسے ہر طرح سے اعتبار دلاتے، اُس کی یہ ضد ختم کر دی تھی۔۔۔۔۔ سلمہ نے اُس کی محبت کے آگے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔۔۔۔۔

کافی عرصے تک یہ معاملہ ایسے ہی چلتا رہا۔۔۔۔۔ سلمہ اُس شخص کی بیوی بن کر کوٹھے پر رہتی۔۔۔۔۔ جب بھی کسی گاہک وغیرہ کے آنے کس ٹائم ہوتا وہ کمرے میں قید ہو جاتی۔۔۔۔۔ اُسے اپنے شوہر کی جانب سے کسی کے سامنے آنے کی اجازت نہیں تھی۔

جب اُنہیں دنوں اُس کی گود میں ایک چاند سی بیٹی نے جنم لیا تھا۔۔۔۔۔ سلمہ اپنی بیٹی کی چاند سی روشن من موہنی صورت دیکھ کر اُسے چومتی اُس کے اچھے نصیب کی دعا کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔ مگر بیٹی کو جنم دیتے ہی اُس کے دل میں ایک عجیب سا خوف پیدا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔



سلمہ نے اپنی بیٹی کا نام حاعفہ رکھا ہے۔ وہ اپنی بیٹی کو اس کوڑے کے ڈھیر میں نہیں پالنا چاہتی تھی۔ اُس نے پھر اپنے شوہر سے یہاں سے جانے کی خواہش ظاہر کی تھی، جسے اُس نے ہمیشہ کی طرح بہلا پھسلا کر ٹال دیا تھا۔۔۔ جب ٹھیک تین سال بعد سلمہ نے ایک اور بیٹی کو جنم دیا تھا۔۔۔ وہ بھی حاعفہ کی طرح نازک گڑیاسی تھی۔۔۔ اپنی بیٹیوں کی بے پناہ خوبصورتی سلمہ کو خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔ اُس نے اپنے شوہر سے ایک بار پھر وہی مطالبہ کیا تھا۔ مگر اس بار اُسے اپنے شوہر کی جانب سے جو جواب ملا تھا اُس نے سلمہ کا نازک دل توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اُس کے شوہر کا کہنا تھا کہ وہ ایک بہت بڑے شریف گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔ وہ بھلا ایک طوائف زادی اور اُس کی بیٹیوں کو اپنے گھر کیسے لے جاسکتا ہے۔۔۔ اور اُسے خفیہ طور پر کسی اور ٹھکانے پر رکھ کے بھی وہ اپنا کردار مشکوک نہیں بنا سکتا تھا۔ اس لیے سلمہ کو اپنی بیٹیوں سمیت ساری زندگی یہیں رہنا تھا۔۔۔ سلمہ جو ایک عزت کی زندگی جینے کی خواہش مند

تھی، اپنی قسمت کی ستم ظریفی پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ کیونکہ  
اب اُس پر صرف اپنی عزت کی نہیں بلکہ دو بیٹیوں کی ذمہ داری بھی  
تھی۔۔۔

جن کا باپ خود کو ایک شریف النفس انسان اور عزت دار شہری مانتا  
تھا۔۔۔ مگر اُس کی غیرت اس کو ٹھٹھے کے دروازے کے آگے آکر مرجاتی  
تھی۔۔۔ جہاں اُس کی بیوی، اُس کی سگی بیٹیاں پڑی تھیں۔۔۔

اُس دن کے اپنے شوہر سے ہونے والے جھگڑوں کے بعد سے سلمہ اُس سے  
سیدھے منہ بات نہیں کر رہی تھی۔ کیونکہ اُس کی شوہر نے اُس سے دھوکا دیا  
تھا۔۔۔ وہ آتا سلمہ اُس کی احسان مند ہونے کی وجہ سے اُس کے حکم پر سر  
تسلیم خم کر دیتی۔۔۔ اُس کی ہر بات خاموشی سے مان جاتی۔۔۔

جب اچانک نجانے کیا ہوا کہ اُس کے شوہر نے کوٹھے پر آنا ہی بند  
کر دیا۔۔۔ اُس نے سلمہ کو کبھی اپنے خاندان اور اپنی پہچان کے بارے میں

کچھ نہیں بتایا تھا۔ جس کی وجہ سے سلمہ اُسے ڈھونڈنے سے قاصر تھی۔۔۔۔

سلمہ کی سیٹیاں بڑی ہو رہی تھیں۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اُن کے معصوم حُسن میں مزید نکھار آرہا تھا۔۔۔ اس سب کے ساتھ ہی سلمہ کا اُن کو لیے کر خوف بھی بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔

اُس نے بہت کوشش کی تھی مگر اپنے شوہر سے رابطہ کرنے کا کوئی سراغ نہیں مل پارہا تھا اُسے۔۔۔ جب اُنہی دنوں سلمہ پر ایک اور ستم آن پڑا تھا۔۔۔ سلمہ کی ماں جو ہمیشہ اُس کے لیے ڈھال بن کر رہی تھیں، اُسے ہمیشہ ہمیشہ سے لیے چھوڑ کر جہانِ فانی سے کوچ کر گئی تھیں۔۔۔ سلمہ بُری طرح ٹوٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔ کوٹھے کا سارا اختیار نگنیہ بائی اور اُس کے خالہ زاد کرامت خان کے پاس آگیا تھا، کرامت بھی اسی کوٹھے کی پیداوار تھا۔۔۔۔ اور اب اپنے اس بزنس کو بڑے پیمانے پر لے جانے کے لیے وہ بہت سارے غیر قانونی کاموں میں بھی انوالو ہونے لگا تھا۔۔۔

نگینہ کا شروع سے ہی رویہ ٹھیک نہیں تھا سلمہ کے ساتھ۔۔۔ کہنے کو تو وہ بہنیں تھیں۔۔۔ مگر نگینہ سلمہ سے خار کھاتی، دل میں اُسکے خلاف بہت بغض رکھے ہوئے تھی۔ سلمہ اندر سے بالکل ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ اُسے اپنی بیٹیوں کا مستقبل روشن نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ اُس نے جیسے بھی لڑ جھگڑ کر، نگینہ سے مخالفت مول لے کر اپنی بیٹیوں کی پڑھائی جاری رکھی تھی۔۔۔ پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ کوٹھے میں رہ کر کوئی بچیاں تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔۔۔ حاعفہ نے ابھی یونیورسٹی میں قدم رکھا ہی تھا جب اُس کی ماں جو اُن کے سر کا سا تباں تھی۔۔۔ اُنہیں اپنی ٹھنڈی چھاؤں سے محروم کرتی، ایک رات خاموشی سے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔ اُن دونوں بہنوں کے سر پر قیامت آن ٹوٹی تھی۔۔۔ نگینہ بائی نے اُن دونوں کی پڑھائی چھڑوا دی تھی۔۔۔

حاعفہ نگینہ بائی کے سامنے اپنی قربانی تو دے گئی تھی، مگر ماوراکے لیے وہ کسی طور راضی نہیں تھی۔۔۔ حاعفہ کا پہلا رقص ہی اتنا شاندار گیا تھا کہ نگینہ



بائی اور کرامت خان کو اُس کی ضد مانتے ہی بنی تھی۔۔۔ اور ماورا کی تعلیم  
 دوبارہ شروع کروادی گئی تھی۔۔۔ وہ دونوں بہنیں اپنے ماں باپ کے  
 ریلیشن کے بارے میں ہر بات سے آگاہ تھیں۔۔۔۔  
 کہ اُن کا باپ اتنا بزدل انسان تھا۔ کہ اُنہیں ساتھ کے جانا تو دور کی بات، اُن  
 کے برتھ سرٹیفکیٹ پر اپنا نام بھی لکھوانے سے انکاری تھا۔۔۔۔  
 وہ دونوں بہنیں نہ تو اپنے باپ کا نام جانتی تھیں۔۔۔ اور نہ اس بات اے  
 واقف تھیں، کہ وہ شخص اب زندہ بھی تھا یا نہیں۔۔۔۔۔  
 حاعفہ نے مردوں کے دو طرح کے رُوپ ہی دیکھے اور سنے تھے۔۔۔ ایک  
 اپنے باپ جیسا دھوکے باز، بے وفا اور نفس کا مارا بزدل شخص اور دوسرا  
 کرامت خان جیسا جو پیسوں کی خاطر اپنی عورتوں کی سودا بازی کرتا  
 تھا۔۔۔۔ حاعفہ کو مرد ذات سے شدید نفرت تھی۔۔۔۔ وہ کبھی اس صنف  
 پر بھروسہ نہ کرنے کی قسم کھا چکی تھی۔۔۔ جبکہ دوسری جانب ماورا صدا کی  
 نرم دل کچھ مردوں کی وجہ سے دنیا کے سارے مردوں کو قصور وار

[illegible]

ز وہان کال کاٹا مُٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔ اُس سے اپنا غصہ کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ اُس کی دو انتہائی قیمتی فیکٹریز میں آگ لگادی گئی تھی۔۔۔ جس کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ کوئی بچاؤ کرنے سے پہلے ہی سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا تھا۔۔۔ ز وہان کو کروڑوں کا نقصان ہوا تھا۔۔۔ وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔ آئرمیر کے علاوہ کوئی انسان اتنی جرأت نہیں کر سکتا تھا یہ کارنامہ اُسی کا تھا۔۔۔ ز وہان اگر اُس کے خاندان والوں کو نقصان پہنچاتا تھا تو آئرمیر اُس کا بدلہ ایسے ہی لیتا تھا۔۔۔۔۔

"کیا ہوا زوہان؟؟؟"

شمن بھی پریشان ہوتی زوہان کے قریب آئی تھی۔۔۔  
 اس سے پہلے کے کہ شمن کی اس بات کا وہ کوئی جواب دیتا۔۔۔  
 جب دروازہ ناک کرتے اُس کی اجازت سے ملازم گھبرا یا بوکھلایا اندر داخل  
 ہوا تھا۔۔۔

سائیں وہ باہر۔۔۔۔۔ آژمیر میران۔۔۔۔۔ زبردستی اندر آگئے ہیں۔۔۔۔۔"

".... ہماری کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں

ملازم کی باقی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ جب پیچھے سے آژمیر نے  
 آکر اُسے ایک طرف دھکیل دیا تھا۔۔۔۔۔

زوہان کے اندر پہلے ہی آژمیر میران کے لیے نفرت کی آگ بھڑک رہی  
 تھی۔۔۔۔۔ اتنے بڑے کارنامے کے بعد اُس کا یہاں آنا، اُس آگ میں  
 چنگاری بھڑکا گیا تھا۔۔۔۔۔

اندرداخل ہوتے آژمیر نے انتہائی نخوت اور ناگواری بھری نظروں سے  
زوہان کے انتہائی قریب بیٹھی شمن کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جنہیں محسوس کرتی  
شمن زوہان کا بازو تھامتے اُس کے مزید قریب ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"کیسا لگا میرا رٹن گفٹ میرے پیارے بھائی۔۔۔۔۔؟"

آژمیر فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ اُس کے غصے سے لال پڑتے چہرے پر  
نظریں ٹکائے بولا تھا۔۔۔۔۔

زوہان کا یہ غصے سے بھڑکتا انداز آژمیر میران کے جلتے سینے پر ٹھنڈی پھوار  
کی طرح ثابت ہوا تھا۔۔۔۔۔ یہی دیکھنے تو وہ اتنی دور سے آیا تھا۔۔۔ تاکہ اپنی  
آنکھوں سے اس شخص کی مات دیکھ سکے۔۔۔۔۔

زوہان آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک لیے آژمیر کے مقابل آن کھڑا ہوا  
تھا۔۔۔۔۔

میرا یہ نقصان تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔۔۔۔۔ یہ سب کر کے تم نے اپنی "  
بربادی کو آواز دی ہے ملک آژمیر میران۔۔۔۔۔



زوہان کا دل چاہا تھا۔۔۔ ابھی اسی وقت اپنی بندوق اس شخص کے سینے پر خالی  
 کر دے۔۔۔ مگر نہیں وہ میراں پولیس کے کسی بھی شخص کو اتنی آسان  
 موت نہیں مار سکتا تھا۔۔۔ وہ اُن سب کو تڑپانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔  
 برباد کس نے ہونا ہے یہ تو وقت کی بتائے گا۔۔۔ لیکن اگر خود کو میرے "  
 ہاتھوں بچانا چاہتے ہو تو میرے گھر والوں سے۔۔۔ میری بہن سے دور  
 رہو۔۔۔۔۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔۔۔۔۔ ورنہ تمہیں برباد کرنے سے  
 "مجھے کوئی روک نہیں پائے گا۔۔۔۔۔"  
 آٹمیر بھی چہرے پر سرد و سپاٹ تاثرات لیے اُسے وارن کرتے بولا۔۔۔۔۔  
 جبکہ اُس کی بات پر زوہان قہقہہ لگاتے ہنس دیا تھا۔۔۔  
 تمہاری بہن میری ہونے والی بیوی ہے۔۔۔ اُس سے بھلا کیسے دور رہوں "  
 "میں سالے صاحب۔۔۔۔۔"

زوہان بھی اُس کے اندر ویسی ہی آگ بھڑکانہ چاہتا تھا۔۔۔ جیسی اس وقت اُس کے اپنے اندر لگی تھی۔۔۔ اور ہوا بھی ایسے ہی تھا۔۔۔ آثمیر میران بھڑکا ضرور تھا۔۔۔ مگر پھر جلد ہی خود پر قابو پا گیا تھا۔۔۔

بزدلوں کی طرح عورتوں کو مہرا بنا کر وار کرنا چھوڑ دو۔۔۔ جس خاندان " سے تعلق رکھتے ہو۔۔۔ کم از کم اُس کے نام کا کی خیال کر لو۔۔۔

آثمیر نے ایک جتنی نظر زوہان کے پیچھے کھڑی ٹمن پر ڈالی تھی۔۔۔ زوہان اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ آثمیر اُن دونوں کے درمیان کس ٹائپ کارپلیشن سمجھ رہا ہے۔۔۔۔۔

میری بہن انتہائی معصوم اور ایک باکردار لڑکی ہے۔۔۔ جسے تم جیسا شخص " تو بالکل بھی ڈیزرو نہیں کرتا۔۔۔ اُسے اس دشمنی میں استعمال کرنے کا سوچنا بھی مت۔۔۔ کیونکہ اُس کے بعد میں جو تمہارا حال کروں " گا۔۔۔ وہ ابھی سوچ بھی نہیں سکتے تم۔۔۔۔۔

آزمیر اب تم دیکھو گے۔۔۔ تمہاری اس دھمکی کو میں تم پر کیسے لوٹاتا  
"ہوں۔۔۔۔"

[illegible]

میران پولس کی سکیورٹی مزید بڑھادی گئی تھی۔۔۔ آڑ میرا اپنے خاندان والوں کی سیفٹی پر کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ بیٹا آپ یونیورسٹی کیوں نہیں جا رہی ہیں؟؟؟ شادی تو فلحال پوسٹ " پونڈ ہو گئی ہے نا۔۔۔۔ تو اس طرح آپ کو چھٹیاں کر کے اپنی پڑھائی کا مزید " خراج نہیں کرنا چاہیئے۔۔۔۔

شمسہ بیگم زنیشہ کے گھنے لمبے بالوں کی چٹیا بناتے نرمی سے گویا ہوئی تھیں۔۔۔۔ اُن کی بات پر زنیشہ پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔ وہ اُنہیں کی بتاتی وہ ملک زوہان سے کس قدر خوفزدہ تھی۔۔۔۔ جو شخص میراں پیلس میں اُس کے کمرے کے اندر تک رسائی حاصل کر سکتا تھا۔۔۔۔ وہ باہر پتا نہیں اُس کے ساتھ کیا کرتا۔۔۔۔

یہی سوچ کر اُس نے خود کو گھر میں ہی قید کر رکھا تھا۔۔۔۔ مگر گھر میں سب کے بڑھتے اسرار پر اُس کی مانتی ہی بنی تھی۔۔۔۔ میں کس کے ساتھ جاؤں کالج۔۔۔۔ میرے ڈرائیور جمشید کو تو آؤں میر " لالہ۔۔۔۔۔۔

زنیشہ نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔۔



اچھا میں بات کرتی ہوں آثمیر سے۔۔۔۔۔ اُس دن آثمیر تمہارے لیے " کسی خاص سیکورٹی کی بات بھی کر رہا تھا۔۔۔۔۔ زوہان سے کسی بھی بات کی اُمید کی جاسکتی ہے اب۔۔۔۔۔ اس لیے آثمیر کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔ کہ کسی ٹرینڈ باڈی گارڈ کا انتظام کرتا ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔ جو یونیورسٹی میں بھی فل "ٹائم تمہارے ساتھ ہو۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم نے اُس کا خوف سمجھتے اُسے تفصیل سے بتایا تھا۔۔۔۔۔  
 زینشہ کے لیے یہ چیز کافی آکورد تھی۔ مگر وہ پھر بھی اس کے لیے راضی تھی۔۔۔۔۔ ملک زوہان کی پہنچ سے دور رہنے کے لیے اُسے جو بھی برداشت کرنا پڑتا وہ کرنے کو تیار تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حافظہ اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ جس پر اُسے آثمیر میران کے حوالے سے سارا بائیوڈیٹا سینڈ کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ کس مزاج کا شخص تھا، اُس کا رہن سہن کیسا تھا۔۔۔۔۔ غصے کس قدر شدید آتا تھا۔۔۔۔۔

اُس کی سخت مزاجی۔۔۔ اور دھوکے باز اور جھوٹے لوگوں کو کڑی سے  
کڑی سزا دینے کی عادت۔۔۔۔

اُس حُسن ووجاہت کے شاہکار کو دیکھ حاعفہ کتنے ہی لمحے پلکیں جھپکنا بھول  
گئی تھی۔۔۔ اُس کی ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت تصویر اُسے سینڈ کی گئی  
تھی۔۔۔۔ اُسے اُس کا کام پوری طرح سمجھا دیا گیا تھا۔۔۔۔ جسے کرنے  
کے لیے حاعفہ بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔ اُس کا دل آڑ میر میران کی  
ایک جھلک سے ہی خوفزدہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

اُس نے مردوں کے جو روپ دیکھے تھے۔۔۔ یہ اُن سب سے بالکل الگ  
روپ تھا۔۔۔۔

وہ یک ٹک کتنے ہی لمحے سامنے لیپ ٹاپ پر جگمگاتی اُس کی تصویر دیکھے گئی  
تھی۔۔۔۔ وہ ساحر تھا جو ایک نظر میں ہی اُسے اپنے سحر میں جکڑ گیا  
تھا۔۔۔۔۔

اچانک خیال آتے حاعفہ اپنا سر جھٹکتی لیپ ٹاپ بند کرتی پیچھے ہوئی  
تھی۔۔۔۔

نہیں مرد ذات دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔ پہلی ملاقات میں کوئی "  
اپنی اصلیت نہیں دیکھاتا۔۔۔۔ یہ شخص بھی باقی مردوں کی طرح جھوٹ  
اور فریب سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ مجھے یہاں جس کام کے لیے بھیجا  
"گیا ہے میں اُسی کام پر توجہ دوں تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔۔۔  
حاعفہ اپنے دل کی نادانیوں پر اُسے ڈپٹتے بولی تھی۔۔۔ اُسے خود بھی سمجھ  
نہیں آرہا تھا۔۔۔ کہ آخر اُسے ہو کیا رہا تھا۔۔۔

حاعفہ جو کوٹھے سے نکلتے وقت بس یہی دعا کرتی آئی تھی کہ وہ شخص کوئی  
اچھا، شریف انسان ہو۔۔۔ جس کے قریب جانے سے اُسے کوئی خطرہ نہ  
ہو۔۔۔۔۔ اس وقت اُس کی یہی دعا قبول تو ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ مگر حاعفہ کو

سکون ابھی ابھی نہیں تھا۔۔۔ کسی شخص کے جذبات کے ساتھ کھیلنا وہ بھی  
 صرف اپنے مقصد کے لیے۔۔۔۔ اور بعد میں اُسی شخص کو موت کے  
 کنارے لے کر جانا۔۔۔ یہ سب اُسے کرنا تھا۔۔۔۔  
 لیکن خود کو اتنا ڈانٹ ڈپٹ کے باوجود قیسا کرنے کے لیے اُس کا دل نہیں  
 مان رہا تھا۔۔۔۔

اگر وہ پیچھے ہٹ جاتی تو۔۔۔۔۔ ماورا کو نہ بچا پاتی۔۔۔۔۔ اپنی ماں سے کیا وعدہ  
 ٹوٹ جاتا۔۔۔۔۔ وہ دھوکے باز اور جھوٹی نہیں تھی۔۔۔۔۔ مگر اب بننا تھا  
 اُسے۔۔۔۔۔ اپنی زندگی میں موجود واحد رشتے کی خاطر۔۔۔۔۔  
 ٹھنڈا سانس بھرتی وہ صوفے کی بیک سے سرٹکاتی آڑ میر میراں سے ہونے  
 والے اپنے اگلے ٹکراؤ کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@

ماورا اپنا موڈ ٹھیک کرو۔۔۔۔۔ حیرت ہو رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔ کی ماورا نور "  
 " لڑنے کے بجائے۔۔۔۔۔ چھپ کر روتی ہے۔۔۔۔۔ امیزنگ۔۔۔۔۔



فاطمہ اُس کے ساتھ ساتھ چلتی کلاس روم کی جانب بڑھتے بولی۔۔۔۔۔  
 کیونکہ ماورائے اُس دن منہاج درانی سے ہونے والے ٹاکرے کے بعد دودن  
 تک یونی آئی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔ اُسے خوف تھا کہ کہیں وہ سب کو اُس کی  
 اصلیت نہ دیکھا دے۔۔۔۔۔

اِس وقت بھی کلاس کی جانب بڑھتے اُسے ایک طرف وہ اپنے گروپ کے  
 ساتھ بیٹھا نظر آیا تھا۔۔۔ اور وہ اُس کی طرف متوجہ بالکل بھی نہیں  
 تھا۔۔۔۔۔ ماورائے اسکھ کا سانس لیتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ اُس نے فاطمہ کو  
 بھی اپنے طوائف زادی ہونے کا نہیں بتایا تھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی اُس کی  
 اصلیت جان کر فاطمہ بھی اُسے چھوڑ دے گی۔۔۔۔۔

وہ یہاں بنی اپنی اکلوتی دوست نہیں کھونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔  
 ماورائے یونیورسٹی کے پہلے دن سے اب تک ہمیشہ دوپٹہ سر پر اوڑھتی تھی۔۔۔۔۔  
 اُس کے دوپٹے کی لینتھ اتنی تو ضروری ہوتی تھی۔۔۔ کہ اُس کے نازک  
 سراپے کو پوری طرح ڈھانپ لے۔۔۔۔۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی

تھے۔۔۔۔ جنہیں خود تو پردے کی توفیق نہیں ملتی تھی۔۔۔۔ مگر وہ دوسروں کو بھی ایسا کرتے برداشت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔۔  
خاص طور پر منہاج درانی اور اُس کے فرینڈز اُسے حقارت بھری نظروں سے ہی دیکھا کرتے تھے۔۔۔۔

جب سے وہ اس یونی میں آئی تھی۔۔۔ اُس نے ایک ہی شخص کو ہر جگہ چھائے دیکھا تھا۔۔۔ منہاج درانی اپنی پرسنلیٹی، اپنے رکھ رکھاؤ اور اپنے منفرد لاپرواہ انداز کی وجہ سے ہر جگہ مقبول تھا۔۔۔ پہلے پہل تو ماورا کو وہ بلا وجہ کی اکڑ اور اونچی ناک رکھنے والا شخص ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔۔  
جو اپنے سوا باقی سب کو کمتر ہی سمجھتا تھا، جسے اپنے خاندان اور اپنی بے شمار دولت پر بہت گھمنڈ تھا۔۔۔ باقی بھی بہت سارے سٹوڈنٹس اُس کے آگے ہاتھ باندھے اُس کی ہر بات ماننے کو تیار رہتے تھے۔۔۔۔۔

ماورا کو نہ ہی اُس شخص کا بیہوشی پسند آیا تھا اور نہ ہی وہ خود۔۔۔۔۔ جو اپنے علاوہ باقی سب کو حقیر سمجھتا تھا۔۔۔ ماورا کو اُس سے عجیب سی چڑھو گئی

تھی۔۔۔ اس کا بہتر حل اُس نے یہی جانا تھا کہ وہ اُس کا سامنا کم سے کم کرے۔۔۔۔

وہ اگر کہیں سے گزر رہا ہوتا۔۔۔ تو ماوراپناراستہ ہی بدل لیتی۔۔۔۔ یونی کی جس پارٹی یا فنکشن میں وہ ہوتا۔۔۔ وہاں جانا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

وہ سمجھ رہی تھی یہ سب کر کے وہ منہاج درانی کی نظروں سے بچی ہوئی ہے۔۔۔ مگر ایسا نہیں تھا۔۔۔ بہت سے لوگ یہ بات نوٹ کر چکے تھے۔۔۔ اور منہاج کا دھیان بھی اس جانب دلا چکے تھے۔۔۔۔

منہاج کو اپنا انگور کیا جانا وہ بھی کسی لڑکی سے نہایت ہی عجیب لگا تھا۔۔۔

جب اچانک ایک دن وہ ماورا کے پاس خود آن پڑا تھا۔۔۔۔ ماورا نے اُسے

انگور کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ تو جیسے اُس کے پیچھے ہی پڑ چکا

تھا۔۔۔۔ لیکن وہ اُس کے سامنے جتنے اچھے سے بیہو کرتا تھا۔۔۔۔ ماورا اُس

کے لیے اپنا نظریہ بدلنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔ اُسے حائفہ کی کی گئی نصیحت

بھولنے لگی تھی۔۔۔ وہ منہاج درانی پر ٹرسٹ کرنے لگی تھی۔۔۔ اپنے دل کو اُس کی جانب مائل ہونے سے نہیں روک پارہی تھی۔۔۔۔۔  
 جب منہاج نے اُس کے لیے اپنی محبت کا اظہار کر دیا تو وہ بھی اپنی فیملنگز کو مزید جھٹلا نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔ اور منہاج درانی کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

جسے منہاج نے دل و جان سے قبول کیا تھا۔۔۔ منہاج کے دوست اور یونی کے تمام لوگ حیران تھے، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ منہاج درانی کو یہ بڑے سے تھان میں لپٹی لڑکی بھی پسند آسکتی ہے۔۔۔۔۔  
 منہاج کو اُس نے اپنا سچ نہیں بتایا تھا۔۔۔ وہ بتانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اُسے ڈر تھا کہ کہیں منہاج اُسے چھوڑ نہ دے۔۔۔۔۔ وہ اُس سے بہت زیادہ محبت کرنے لگی تھی۔۔۔ منہاج کی عورت کی ریسپیکٹ کرنے والی، اُنہیں خود سے اعلیٰ مقام دینے والی جو سائیڈ اُس نے دیکھی تھی۔ اُس نے ماورا کو اپنا اسیر کر لیا تھا۔۔۔۔۔



منہاج نے اچانک ایک دن اُس کے گھر رشتہ بھیجنے، اُس سے نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کرتے اُس کے سامنے ثابت کر دیا تھا کہ وہ یہ محبت ٹائم پاس کے لیے نہیں کر رہا تھا۔۔۔ بلکہ واقعی اُس سے محبت کرتا تھا۔۔۔

لیکن وہیں ماورا کا دل یہ سوچ کر بھی بے چین ہوا تھا کہ اگر اُس کی اصلیت جان کر منہاج نے اُسے چھوڑ دیا تو۔۔۔۔ ایسا وہ کسی صورت نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔ اس لیے اُس نے خود غرض بنتے منہاج کو یہ کہہ دیا تھا کہ اُس کے پیرنٹس اس رشتے کے لیے کسی صورت نہیں مانیں گے۔۔۔۔ جس پر منہاج بھی اُسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔ اُس نے خفیہ طور پر نکاح کرنے کا حل پیش کیا تھا۔۔۔۔

مگر یہ ماورا کی بد قسمتی تھی یا خوش قسمتی کہ جس وقت اُنہوں نے نکاح کے لیے فرار ہونا تھا اُسی وقت کرامت اپنے آدمیوں کے ساتھ آکر اُسے رنگے ہاتھوں پکڑ چکا تھا۔۔۔۔ ماورا کے لیے حیرت کی بات یہی تھی کہ کرامت نے منہاج کو کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔۔۔ بلکہ اُس کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔۔ کہ اُس

نے بروقت اُنہیں اطلاع کرتے اُن کا اتنا بڑا نقصان ہونے سے بچا لیا  
تھا۔۔۔۔

ماورا نے پھٹی پھٹی بے یقین نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ تو  
اُس سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔۔ پھر اُس کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کیسے  
کر سکتا تھا۔۔۔۔

جب منہاج آنکھوں میں طنز اور حقارت لیے اُس کے قریب آیا تھا۔۔۔  
کیا ہوا مس ماورا نور؟؟؟ دغا بازی کرنا اور جھوٹ بولنا صرف تمہارا کام ہے "  
کیا؟۔۔۔۔ تم نے محبت کے نام پر مجھے دھوکا دیا اور میں نے وہ اُس سے ڈبل  
کر کے تمہیں واپس لوٹا دیا۔۔۔۔ حساب برابر۔۔۔۔ اب آئندہ میں بھی  
" محبت لفظ پر اعتبار کرنے سے پہلے ہزار بار سوچوں گا اور تم بھی۔۔۔۔  
منہاج اُسے انتقامی نظروں سے دیکھتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔۔  
ماورا سکتے کی کیفیت میں پھٹی پھٹی نظروں سے اُسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔  
تو اس کا مطلب یہ شخص اُس کی اصلیت جان چکا تھا۔۔۔۔ اور اب اُسی کی سزا

منہاج کے دھوکے کے بعد وہ اندر سے ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ صرف اپنی بہن کی خاطر وہ اپنا دل کچلتی واپس اُسی جگہ آگئی تھی۔۔۔ جہاں اُسے اُس شخص کا سامنا کرنا تھا۔۔۔ جس کی شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتی تھی وہ۔۔۔۔۔ جو اُس کا خطاوار تھا۔۔۔ اُس کا دل لہو لہان کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ماورائے آج پہلی بار کی طرح منہاج درانی اور اُس کے گروپ کو بیٹھا دیکھ اپنا راستہ نہیں بدلاتھا۔۔۔ بلکہ سر اٹھائے بے تاثر چہرے کے ساتھ وہاں سے

گزر گئی تھی۔۔۔ یہ ظاہر کرتے کہ اُس شخص کے ہونے نہ ہونے سے اب  
اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

وہاں بیٹھے منہاج درانی نے پلٹ کر گہری نظروں سے اُس کی جانب دیکھا  
تھا۔۔۔ اُس کے نظروں سے او جھل ہونے پر سر جھٹکتا اپنے دوستوں سے  
باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

"السلام و علیکم لالہ۔۔۔۔"

حسیب نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے آڑمیر کو سلام کیا تھا۔۔۔ جو ابھی  
کچھ دیر پہلے شہر سے لوٹا تھا۔۔۔ باقی سب افراد بھی رات کا وقت ہونے کی  
وجہ سے وہاں جمع تھے۔۔۔ اُن سب کی عادت تھی۔۔۔ رات کے وقت سب  
لوگ ایک ساتھ ضرور بیٹھتے تھے۔۔۔ یہ عادت سب کی آڑمیر نے ہی بنائی  
تھی۔۔۔ اُسے پسند نہیں تھا کہ شام ہوتے ہی سب لوگ اپنے اپنے کمروں  
میں گھس جائیں۔۔۔



وہ اپنے خاندان کو ایک ساتھ جوڑ کر رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی تھا۔۔۔۔

"حسیب میں نے تمہیں ایک ضروری کام سونپا تھا، ہو گیا کیا؟؟؟"

آزمیر سنجیدگی بھرے تاثرات کے ساتھ حسیب کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

باقی سب بھی اُن کی جانب متوجہ تھے۔۔۔۔

جی لالہ آج میں اُسی کام میں مصروف رہا ہوں۔۔۔۔ آپ کے کہنے کے"

عین مطابق بہت قابلِ باڈی گارڈ ڈھونڈا ہے میں نے زینشہ کے لیے۔۔۔۔

"جو یونیورسٹی میں بھی فل ٹائم اُس کے ساتھ رہے گا۔۔۔۔"

حسیب نے تفصیل سے جواب دیا تھا۔

مگر باڈی گارڈ کس لیے آزمیر؟ ہم میں سے ہی کوئی زینشہ کو پک اینڈ"

ڈراپ کر لے گا۔۔۔۔ میں ملا ہوں اُس شخص سے جسے حسیب نے اس

جواب کے لیے رکھا ہے۔۔۔۔ کافی شریف اور قابلِ انسان لگ رہا ہے۔۔۔۔

پچھلا ریکارڈ بھی بہت اچھا ہے اس کا۔۔۔ مگر پھر بھی ہمارے ہوتے زینشہ  
 "کو کسی باڈی گارڈ کی کیا ضرورت۔۔۔۔۔"

قاسم میران کو یہ بات کافی عجیب لگی تھی۔ جس کا انہوں نے برملا اظہار  
 بھی کیا تھا۔۔۔

آپ نے بالکل ٹھیک کہا چچا جان۔۔۔۔۔ مگر میں فل ٹائم زینشہ کی حفاظت "  
 چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ میں زینشہ کے حوالے سے کسی قسم کا رسک نہیں لے  
 "سکتا۔۔۔۔۔ ملک زوہان کسی بھی حد تک گر سکتا ہے۔۔۔۔۔"

آزمیر اٹل لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اُسے اس بات کا شک ہو چکا تھا کہ زوہان  
 زینشہ کے روم تک گیا تھا۔۔۔ مگر ابھی اس بات کا پوری طرح سراغ نہیں  
 مل پایا تھا۔۔۔ اپنی بہن کی عزت کی خاطر وہ نہ کسی کے سامنے اس بات کا  
 ذکر کر سکتا تھا۔۔۔ اور نہ بنا کسی ٹھوس ثبوت کے زوہان سے اس بارے میں  
 کوئی بات کر سکتا تھا۔۔۔

اللہ اُسے ہدایت عطا فرمائے۔۔۔ اور جلد اُسے احساس ہو جائے کہ وہ کتنا "غلط کر رہا ہے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم افسوس سے سر ہلاتے بولی تھیں۔۔۔۔

"بات تو تمہاری بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"

قاسم صاحب نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

لالہ سائیں منزل نام ہے اُس کا۔۔۔۔ میں اور چچا جان مل چکے ہیں اُس "

سے۔۔۔۔ اور اُس کے حوالے سے پوری تسلی بھی کر لی ہے۔۔۔۔ آپ

"بھی ایک بار مل لیں۔۔۔ پھر فائنل کر لیتے ہیں اُسے۔۔۔۔"

حسیب کو بھی آئمر کا آئیڈیا اچھا لگا تھا۔۔۔ زوہان کی سوچ تک پہنچنا بہت

مشکل کام تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ مجھے آپ دونوں پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔۔۔۔ اگر "

آپ نے اُسے فائنل کیا ہے تو ٹھیک ہی ہو گا۔۔۔۔ اماں سائیں آپ زینشہ کو

کل یونیورسٹی کے لیے تیار کر دیجیے گا۔۔۔۔ اور منزل کے حوالے سے بھی

سمجھا دیجئے گا۔۔۔ اپنی سیفٹی کے لیے ہی سہی اُسے اپنے گارڈ کو فل ٹائم  
 "اپنے ساتھ رکھنا ہو گا۔۔۔"

آزمیر کی بات پر شمسہ بیگم بھی کافی حد تک مطمئن ہو تیں اثبات میں سر ہلا  
 گئی تھیں۔۔۔

@@@@@@@@@@

میران پبلس روشنی اور خوشیوں سے جگمگاتی پورے گاؤں کی سب سے  
 خوبصورت عمارت مشہور تھی۔۔۔ آزاد کشمیر کے اس خوبصورت علاقے  
 میں آئے سیاحت کے شوقین لوگوں کے اندر بھی اکثر اس وسیع پیمانے پر  
 پھیلی سیاہ عمارت کو دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہو جاتا تھا۔۔۔

جو باہر سے تو دلفریب مناظر پیش کرتی ہی تھی۔۔۔ مگر اندر جا کر ایسا معلوم  
 ہوتا تھا۔۔۔ کہ جیسے انسان جنت میں قدم رکھ چکا ہو۔۔۔ ہر طرح کی  
 آسائش اور دلکشی سے مبرا یہ خوبصورت عمارت اکثر لوگوں کا لپچاتی پوری  
 شان سے کھڑی تھی۔۔۔ اس حویلی میں میران خاندان کے تمام افراد بستے



سب سے بڑے ملک فیاض تھے۔۔۔ جن کی شادی اپنی چچا زاد شمسہ بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔ اُن کا ایک بیٹا۔۔۔ آثمیر اور بیٹی زینشہ تھے۔۔۔ ایک

حادثے میں ملک فیاض بہت بُری طرح زخمی ہوئے تھے۔۔۔ ڈاکٹر زکی بہت کوششوں کے باوجود بھی وہ انہیں کوما میں جانے سے نہیں روک پائے تھے۔۔۔ پچھلے کتنے سالوں سے وہ کوما میں تھے۔۔۔ آٹھ سالوں سے دنیا کا کوئی قابل ڈاکٹر نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ وہ اپنے بابا کو سہی سلامت واپس اپنے ساتھ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر وہ اپنے رب کے کیے گئے فیصلے سے جیت نہیں پایا تھا۔۔۔

اور بے بسی سے اپنے بابا کو اتنے سالوں سے بیڈ پر ہی پڑا دیکھ رہا تھا۔۔۔ دوسرا نمبر ملک قاسم میراں کا تھا۔۔۔ جن کی شادی اُن کی خالہ زاد حمیرا بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔ اُن کی کوئی اولاد نہیں تھی۔۔۔ اُنہوں نے نجانے کتنی منتیں مرادیں مانگی تھیں۔۔۔ کوئی درگاہ کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ مگر ابھی تک اُن کی مراد بر نہیں آئی تھی۔۔۔ جسے اُنہوں نے اللہ کی رضا سمجھتے اسی حقیقت سے سمجھوتہ کر لیا تھا۔۔۔

تیسرا نمبر ملک شاکر کا تھا۔۔۔ جن کی شادی آمنہ بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔ اُن کے دو بیٹے حبیب، حاشر اور دو بیٹیاں راجین اور فریحہ تھیں۔۔۔ سب سے چھوٹی کُشمالہ بیگم تھیں۔۔۔ اُن کی شادی اپنے چچا زاد ملک عثمان سے ہوئی تھی۔۔۔۔ جن کا ایک بیٹا ذیشان اور بیٹی فجر تھی۔۔۔۔ اُن کا گھر میران پبلس سے کچھ فاصلے پر ہی تھی۔۔۔۔ مگر وہ زیادہ طرح میران پبلس ہی پائے جاتے تھے۔۔۔ نجمہ بیگم کو اُن کے بھائیوں نے اُن کے حصے کے طور پر میران پبلس کا ایک پورشن دے رکھا تھا۔۔۔ تاکہ وہ بھی اُن کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہ سکیں۔۔۔ بھائیوں کی نظروں کے سامنے۔۔۔۔ وہ سب ایک ہی چھت کے نیچے ہنسی خوشی رہتے تھے۔۔۔۔ اُنہوں نے ایک دوسرے کا غم بانٹنا اور خوشیوں پر خوش ہونا ہی سیکھا تھا۔۔۔

@@@@@@

واٹ؟؟؟؟ اماں سائیں یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔ میں یونی میں بھی، اور "اپنی کلاس میں بھی اپنے ساتھ باڈی گارڈ لیے پھروں گی۔۔۔"

زنیشہ شمسہ بیگم کی بات سنتے ہتھے سے ہی اکھڑ گئی تھی۔۔۔۔ اُسے یہ بات سوچ کر ہی اتنی فنی لگ رہا تھا۔۔۔۔ کہ ہر وقت اُس کے پیچھے ہاتھ باندھے ایک ملازم کھڑا رہے گا۔۔۔۔

اُس کی فرینڈز، ٹیچرز اور کلاس فیلوز بھلا کیا سوچیں گے اُس کے بارے میں۔۔۔

اگر ایسا ہی ہے۔۔۔۔ تو مجھے پڑھنا ہی نہیں ہے۔۔۔۔ میں سب کو خود پر "ہنستا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔ اور یونی میں تو ویسے بھی اسلحہ لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔۔ تو بھلا وہ باڈی گارڈ بنا اسلحے کی حفاظت کیسے کر پائے گا۔۔۔۔ آپ لالہ کو کہیں نا۔۔۔ کہ وہ اُسے یونی کے باہر ہی "رکھیں۔۔۔۔"

زنیشہ کو یہ سوچ سوچ کر ہی کوفت ہو رہی تھی

زنیشہ بچے آپ کی بھلائی کے لیے ہی آٹمیر نے یہ فیصلہ لیا ہے۔۔۔۔۔"

آپ اچھے سے جانتی ہیں ملک زوہان آٹمیر کو نیچا دیکھانے کے لیے کچھ بھی



کر سکتا ہے۔۔۔ اور کچھ عرصہ پہلے بھی آپ پر دو بار جو جان لیوا حملے ہو چکے  
ہیں۔۔۔۔ وہ بھی نظر انداز کیے جانے والے نہیں ہیں۔۔۔۔۔ اس لیے  
"بہتری اسی میں ہے جو آثمیر نے فیصلہ لیا ہے۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اُسے دو ٹوک الفاظ میں اپنی بات کہہ دی تھی۔۔۔۔ جس پر  
زنیشہ کے پاس ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

پر اماں سائیں وہ حملے تو بہت پہلے ہوئے تھے۔۔۔ اُن لوگوں کو تو لالہ سائیں "  
نے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔ وہ معاملہ اب دب چکا ہے۔۔۔۔ اب مجھے بھلا کیا  
"خطرہ۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے ایک آخری کوشش کرنی چاہی تھی۔۔۔۔۔  
زنیشہ آپ کب سے اتنی ضد کرنے لگی ہیں۔۔۔۔ وہ معاملہ اگر دب گیا "  
ہے۔۔۔۔ ہم تب بھی آپ کی حفاظت پر کسی قسم کا رسک نہیں لے

سکتے۔۔۔ آپ تیاری کر لیں۔۔۔ کل سے آپ نے یونی جانا ہے۔۔۔  
 یہ آپ کے لالہ کا فیصلہ ہے۔۔۔ شاید آپ ایک بات پھر یہ بات بھول  
 "رہی ہیں۔۔۔"

شمسہ بیگم اُسے اچھے سے باور کروایا تھا۔۔۔ کہ وہ دوسری بار آثمیر کے  
 فیصلے کے خلاف جارہی تھی۔۔۔

"او کے اماں سائیں مجھے منظور ہے۔۔۔۔"

آثمیر اُس کی پچھلی حرکت پر پہلے ہی اُس سے ناراض تھا۔۔۔ وہ اب اُسے  
 مزید خفا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے بے دلی سے ہی سہی مگر  
 رضامندی دے گئی تھی۔۔۔۔

"شاباش۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کا گلابی ملائم گال محبت سے چومتی کمرے سے نکل گئی  
 تھیں۔۔۔

اُن کے جاتے ہی زینشہ دروازہ اندر سے لاک کرتی اپنی الماری کی جانب  
 بڑھی تھی۔۔۔۔ اور وہاں بنے خفیہ لاکر کو کیز سے کھولنے لگی تھی۔۔۔۔  
 جہاں لوگ اپنی قیمتی چیزیں پیسے اور زیورات رکھتے تھے۔۔۔۔ وہاں اُس نے  
 ایک تصویر بہت سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔

ابھی بھی ٹوٹے فریم والی وہ تصویر پوری احتیاط سے اُٹھاتے وہ بیڈ پر آن بیٹھی  
 تھی۔۔۔۔ یہ فریم اُس نے اپنی شادی والی رات غصے سے توڑا تھا۔۔۔۔  
 اپنی دشمنی اور بدلے میں میری لائف سپونل کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔"  
 جس کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی میں آپ کو۔۔۔۔ آئی ہیٹ  
 "یو۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو سوچ۔۔۔۔"

زینشہ سائیڈ دراز سے سیاہ مار کر نکالتی اُس کی تصویر پر ایک اور کراس لگا گئی  
 تھی۔۔۔۔

آپ سے بچنے کے لیے مجھے باڈی گارڈ۔۔۔۔ کو اپنے ساتھ لیے پھرنا پڑے"  
 گا۔۔۔۔ آپ کو اس بات کی زرا پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔ لوگ مجھ پر کتنا ہنسیں

گے۔۔۔ کہ میں خود اپنی حفاظت بھی نہیں کر سکتی۔۔۔ مگر اصل بات یہ ہے۔۔۔ کہ مجھے آپ سے خطرہ ہے۔۔۔۔۔ آپ مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔۔۔ کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا۔۔۔ کیوں ہیں آپ اتنے بُرے۔۔۔ کیوں۔۔۔

زنیشہ گالوں پر بہہ آئے آنسو بے دردی سے صاف کرتی افیت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

اور پھر ہمیشہ کی طرح اُس تصویر سے شکوہ کرتی اُسے مضبوطی سے اپنی گرفت میں جکڑے نیند کی آغوش میں جا چکی تھی۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

ماورا تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں اترتی یونی کی بیک سائیڈ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ اُس کا چھٹیوں کی وجہ سے اچھا خاصا حرج ہو گیا تھا۔۔۔۔ اُسے صوفیہ نے سارے لیکچر سمجھانے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔ ابھی اُن دونوں کا پلان یونیورسٹی کے بیک سائیڈ والے حصے میں بیٹھ کر سٹڈی کرنے کا تھا۔۔۔



کیونکہ باقی توہر جگہ سٹوڈنٹس کا انتشار لگا رہتا تھا کہ پڑھنے کے بارے میں سوچنا بھی محال تھا۔۔۔۔

اس لیے اُنہوں نے وہ حصہ سلیکٹ کیا تھا۔۔۔۔  
 صوفیہ پہلے ہی وہاں جا چکی تھی۔۔۔۔ جبکہ ماورا بھی کلاس فیلو سے نوٹس لے کر وہاں ہی جا رہی تھی۔۔۔۔ بیک سائیڈ پر آکر اُس کی متلاشی نظریں د صوفیہ کو ڈھونڈنے لگی تھیں۔۔۔۔

صوفیہ تو شاید وہاں نہیں تھی۔۔۔۔ مگر وہاں ایک طرف کا نظر آتا منظر دیکھ  
 ماورا کے کانوں سے دھویں نکلے تھے۔۔۔۔ شرمندگی کے مارے اُس سے  
 وہاں سے جانے کے لیے بھی قدم اٹھانا محال ہوئے تھے۔۔۔۔

کیونکہ وہاں ایک لڑکا اور لڑکی انتہائی نازیبا حرکتیں کرتے قابلے اعتراض حد تک ایک دوسرے کے قریب اپنا نامہ اعمال سیاہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔

تمہارے لیے تو یہ نارمل ہو گا نا۔۔۔۔ عادت ہو گی تمہیں یہ سب کرنے کی۔۔۔۔

اپنے عقب سے اٹھتی طنز سے ڈوبی آواز سنتے ماورا کا حلق اندر تک کڑوا ہوا تھا۔۔۔۔ شرمندگی کے مارے اُس کا چہرہ مزید جھک گیا تھا۔۔۔۔

وہ بنا کوئی جواب دیئے وہاں سے پلٹی تھی۔۔۔۔ جب منہاج بے اُس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے اُسے واپس اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔ خود کا اور اپنی

بات کا انور کیا جانا اُسے قطعاً پسند نہیں تھا۔۔۔ جو ماورائے جہ سے جاننے کے باوجود کر گئی تھی۔۔۔

@@@@@@

اپنے مقررہ وقت پر وہ یونی کے لیے تیار تھی۔۔۔ بے دلی سے ناشتہ کیے وہ حسیب کے ساتھ باہر گاڑی تک آئی تھی۔۔۔ جہاں اُس کا باڈی گارڈ اُس کے ڈرائیور کے ساتھ مستعدی سے سر جھکائے کھڑا اُس کا ویٹ کر رہا تھا۔ مہرون لانگ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس سیاہ شال سے خود کو ڈھکے وہ بُرے بُرے منہ بناتے حسیب کی جانب دیکھ رہی تھی۔ کہ شاید کہیں سے کچھ مہلت مل جائے۔۔۔

میری بہنا۔۔۔ اب اس سے چھٹکارا پانا مشکل ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔"

کیونکہ اس میں تمہاری سیفٹی بھی ہے۔۔۔۔۔ اور آٹھ میر لالہ کا آرڈر

"بھی۔۔۔۔۔"

حسیب نے بھی کندھے اُچکا کر اُس کی کسی قسم کی بھی مدد سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں زینشہ بُرا سا منہ بناتے گاڑی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ اُس نے ایک نظر ہی اپنے باڈی گارڈ کی جانب ڈالی تھی۔۔۔ اُس کی شکل دیکھ کر ہی زینشہ کو کوفت ہوئی تھی۔۔۔ لمبے بال، گھنی داڑھی اور مونچھیں۔۔۔ اور دراز قد و قامت۔۔۔ اس باڈی بلڈر کو دیکھ زینشہ کو دشمنوں کا تو نہیں پتا مگر اُس کی دوستوں نے بھی اس کے قریب نہیں آنا تھا۔۔۔

وہ اسی طرح اُلٹے سیدھے منہ بناتی آنے والے وقت کا سوچتی کوفت زدہ سی بیٹھی تھی۔۔۔ جب گاڑی یونی کے پارکنگ ایریا میں جارہی تھی۔۔۔ زینشہ کے اترتے ساتھ ہی اُس کا باڈی گارڈ منزل بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا تھا۔۔۔ آٹومیر اُس کی یونیورسٹی انتظامیہ سے پہلے ہی بات کر چکا تھا۔۔۔ اس لیے یونی کے مین گیٹ پر اُس کا یونی کارڈ چیک کرواتے ہی منزل کو اُس کے ساتھ اندر بھیج دیا گیا تھا۔۔۔



جس پر زینشہ کی آخری اُمید بھی ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

ارے زینشہ اتنے دنوں سے یونی کیوں نہیں آئی تم۔۔۔ کہاں "

" تھی؟؟۔۔۔ ہمیں پتا چلا کہ تمہاری شادی ہو گئی ہے۔۔۔

فضا اور سحرش اُسے دیکھتے ہی خوشگوار حیرت سے گویا ہوئی تھیں۔۔۔

دونوں کی نظریں فاصلے پر رکتے منزل کی جانب نہیں اُٹھی تھیں۔۔۔

ہاں ہونی تھی شادی۔۔۔ مگر کسی کھڑوس، اکڑو اور گھمنڈی شخص کی من "

" مانیوں کی وجہ سے رُک گئی۔۔۔

زینشہ نے زوہان کو سنہری القابات سے نوازتے اپنے دل کی بھڑاس نکالی تھی۔۔۔

پہلی بار کسی کو اپنی شادی خراب ہونے کے بارے میں اتنی خوشی سے "

" بتاتے دیکھ رہی ہوں میں۔۔۔۔

فضا کو اُس کے انداز سے وہ کہیں سے بھی افسردہ نہیں لگی تھی۔۔۔

کلاس کا ٹائم ہونے والا تھا۔۔۔ وہ لوگ یونی کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔  
جب فضا اور سحرش کو محسوس ہوا تھا۔۔۔ جیسے پیچھے چلتا شخص کافی ٹائم سے  
اُن کا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔

وہ اُسے سبق سیکھانے پیچھے مڑنے ہی والی تھیں۔ سب زنیثہ نے اُن کا بازو  
تھام کر روم لیا تھا۔۔

کوئی ڈرامہ کریٹ کر کے میری مزید بے عزتی مت کروانا۔۔۔۔۔ یہ میرا"  
باڈی گارڈ ہے۔۔۔۔ اور اب فل ٹائم سائے کی طرح میرے ساتھ ہی رہے  
"گا۔۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔؟؟؟"

زنیثہ کی بات پر دونوں نے حیرت بھری نظروں سے اُس کی جانب دیکھا  
تھا۔۔۔۔

جس پر زنیثہ اُنہیں معاملہ پوری تفصیل سے سمجھا گئی تھی۔۔۔۔ جس پر وہ  
سمجھنے سے قاصر تھیں کہ کیساری ایکٹ کریں۔۔۔۔۔

اپنی دوستوں کے بدلتے انداز پر زہن نشہ نے خفگی بھری نظر پیچھے آتے گارڈ پر ڈالی تھی۔۔۔۔ وہ بھی اپنی ڈارک براؤن آنکھوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ نظروں کے تصادم پر زہن نشہ کو اُس کی آنکھوں میں عجیب سے مقناطیسی کشش محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔ جس پر وہ گھبراتا چہرہ موڑ گئی تھی۔۔۔۔

اُسے یہ شخص حلیے اور حرکتوں دونوں سے ہی مشکوک لگا تھا۔۔۔۔۔ اُس کے گھر والے بھی کیا تھے۔۔۔۔۔ ایک غنڈے نما شخص کو اُس کی حفاظت سونپ دی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

پہاڑوں میں گھرے خوبصورت سے پرل کا نٹینٹل ہوٹل میں ہل چل  
عروج پر تھی۔۔۔ گیسٹ کا آنا جانا لگا ہوا تھا۔۔۔ یہاں سیاحوں کا اتنا رش  
ہوتا تھا۔۔۔ کہ پہلے سے ہی ٹیبلز کی بکنگ کروائی جاتی تھی۔۔۔ ورنہ عین  
ٹائم پر ٹیبلز ملنا تقریباً ناممکن امر ہی تھا۔۔۔

ہوٹل کی انتظامیہ اتنے رش کے باوجود سب کچھ بہت اچھے سے مینیج کرتی  
تھی۔۔۔ مگر آج وہاں کا عملہ پہلے سے بھی زیادہ چاکو چوبند نظر آ رہا تھا۔۔۔  
کیونکہ آج وہاں ملک آٹھ میر میران نے آنا تھا۔۔۔ اُس کا اسٹنٹ پہلے  
سے ہی بکنگ کروا چکا تھا۔۔۔ ہوٹل کی طرف سے سارے انتظامات کیے  
جا چکے تھے۔۔۔ مگر پھر بھی مظفر آباد کی اتنی بڑی شخصیت کی آمد نے اُن  
کے ہاتھ پیر پھلا رکھے تھے۔۔۔۔



ابھی کچھ دیر پہلے ہی منیجر کو باہر آؤ میر کے پہنچنے کی اطلاع ملی تھی۔۔۔ وہ اُس کے استقبال کے کیے دروازے کے قریب پہنچا تھا۔۔۔۔ جہاں سے آؤ میر اپنے آدمیوں سے آگے چلتا تیز قدموں سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔ منیجر کی خوش آمدید کاسر کی ہلکی سی جنبش سے جواب دیتا وہ اپنے مطلوبہ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ جہاں پہلے ہی اُس کے کلائنٹس بیٹھے اُس کے منتظر تھے۔۔۔۔

یہ قدرے الگ تھلگ وی آئی پی ٹیبل تھا۔۔۔ جو باقی ٹیبلز سے ذرا ہٹ کر پرسکون گوشے میں لگایا گیا تھا۔۔۔۔ آؤ میر پوری دلجمعی سے اپنی بزنس میٹنگ میں مصروف تھا، جب اچانک اُس کی نظر پاس سے گزرتی ویٹرس پر پڑی تھی۔۔۔۔ کلائنٹ کی بات کا جواب دیتا لمحے بھر کو آؤ میر کو بریک لگی تھی۔۔۔۔

اُس نے ایک کے بعد دوسری نظر ڈالتے اُس لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ یہ وہی تھی جس کا اُس دن اُس کی گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔۔

مگر آج وہ اُس دن سے قدرے مختلف حلیے میں تھی۔۔۔ اُس دن جو لڑکی  
سیاہ شال میں پوری طرح لپیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ صرف اُس کے حسین چہرے  
کے علاوہ کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔ آج وہ ویٹرس کے وائٹ اور  
بلیک کلر کے چست سے ڈریس میں دوپٹے کو آگے سیٹ کیے۔۔۔۔۔ بالوں  
کو جوڑے کی شکل میں قید کیے وہ اپنے بے پناہ حُسن کی نمائش کرتی آثمیر کو  
ایک دم زہر لگی تھی۔۔۔۔۔

اُس دن جس لڑکی کو دیکھ پاکیزگی کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔۔ آج اُس کو یوں  
لوگوں کا مرکزِ نگاہ بنے دیکھ آثمیر کو اُس پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔  
مگر وہ ہونٹ بھینچے واپس اپنے کلائنٹس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ جو اُس  
کے بدلتے سخت تاثرات دیکھ حیرت سے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ آثمیر  
کو جب بھی غصہ آتا تو اُس کی سفید رنگت بالکل سُرخ ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔  
جس سے مقابل با آسانی اُس کے غصے کا انداز لگاتا تھا۔۔۔۔۔  
"مسٹر آثمیر۔۔۔۔۔ ایوری تھنگ از آل رائٹ۔۔۔۔۔"

سامنے بیٹھے حمید صاحب نے اُس کے متغیر ہوتے تاثرات دیکھ تشویش سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

"یا۔۔۔۔۔ آتم اوکے۔۔۔۔۔"

آثمیر نے جواب دیتے پلٹ کر واپس حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو اب ایک ٹیبل پر کولڈ ڈرنک سرو کر رہی تھی۔۔۔۔۔ جس پر چار آدمی بیٹھے نازیبا انداز سے اُس کے نازک سراپے کو گھور رہے تھے۔۔۔۔۔ آثمیر کو اُس لڑکی میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہاں باقی بھی بہت سی ویٹرس اسی لباس میں ملبوس تھیں۔۔۔۔۔ مگر آثمیر حاعفہ کو پہلے چادر میں دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔ اُسے بس یہی بات ڈسٹرب کر رہی تھی۔۔۔۔۔ کہ آخر ایسی کیا مجبوری تھی۔۔۔۔۔ اس لڑکی کو یہ جاب کرنے کی کہ وہ اپنے سر سے چادر اُتارنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

آزمیر آگ اُگلتی نظروں سے اُن مردوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ جب  
حاعفہ کو واپس پلٹتا دیکھ اُن او باش مردوں میں سے ایک نے حاعفہ کا ہاتھ تھام  
لیا تھا۔۔۔۔۔

اور بس۔۔۔۔۔ یہیں پر آزمیر کا صبر ختم ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں کے  
سامنے کسی لڑکی کے ساتھ یہ سب ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔  
وہ اپنی جگہ سے اٹھتا پتھر یلے تاثرات کے ساتھ اُس جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔ وہ  
ٹیبیل قدرے سنسان ایریا میں تھا۔۔۔۔۔ اس وجہ سے اُن لوگوں کو یہ گھٹیا  
حرکت کرنے کی شے مل گئی تھی۔۔۔۔۔ حاعفہ اپنی کلائی چھڑوانے کی سر  
توڑ کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔ مگر وہ آدمی اُس سے فری ہونے کی کوشش  
کرتا۔۔۔۔۔ نمبر کا مطالبہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

جب اُسی لمحے آزمیر اُن کے سر پر پہنچتا اُس کے شخص کے منہ پر زور دار  
گھونسہ مارتے اُسے کرسی سمیت پیچھے پھینک گیا تھا۔۔۔۔۔



گھٹیا شخص۔۔۔ تمہیں کس نے حق دیا اس لڑکی کی بنا اجازت اُسے "  
 چھونے کا۔۔۔ تم جیسے نفس پرستوں کو تو اس دنیا سے ہی خارج کر دینا  
 "چاہیے۔۔۔"

آزمیر اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔  
 حاعفہ سمیت باقی سب نے بھی دہل کر اُس غصے سے پھرے شیر کی جانب  
 دیکھا تھا۔۔۔

آزمیر نے سب سے پہلے اپنا کوٹ اتار کر حاعفہ کے گرد لپیٹ دیا تھا۔۔۔  
 جبکہ حاعفہ اُس کے اس عمل پر آنکھیں پھاڑے بے یقینی سے اُسے دیکھے گئی  
 تھی۔۔ وہ اپنے گرد لپٹے کوٹ کی گرمائش محسوس کرتی سن سی اپنی جگہ سے  
 ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

جبکہ آزمیر اُس شخص کو گریبان سے دبوچتا زمین سے اٹھاتے بُری طرح اُس  
 کے منہ پر مکے برساتا اُس کا چہرہ لہو لہان کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اُس کے آدمی خاموشی سے ہاتھ باندھے اُس کے پیچھے کھڑے رہے تھے۔۔۔۔ انہیں آڑمیر کو روکنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔ ہوٹل کی انتظامیہ نے وہاں پہنچتے بامشکل اُس شخص کو آڑمیر کے شکنجے سے آزاد کروایا تھا۔۔۔۔

مگر آڑمیر نے پہلے اُس پکڑ کر حاعفہ کے قدموں کی جانب دھکیل دیا تھا۔۔۔۔ جو اُس کے بولنے سے پہلے ہی حاعفہ کے سامنے ہاتھ جوڑتا اپنی گھٹیا حرکت کی معافی مانگ گیا تھا۔۔۔۔  
 "آئم۔ سوری سر۔۔۔۔۔ یہ سب۔۔۔۔۔"

منیجر آڑمیر کی جتنی نظروں کے جواب میں منمننا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔  
 جیسے اپنی گھر کی عورتوں کی عزت کا خیال ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ویسے ہی اپنے "عملے کی خواتین کی عزت کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔۔۔۔۔ آئندہ خیال "رکھیے گا۔۔۔۔۔"

آزمیر اُسے سخت لمحے میں وارن کرتا اب کی باربت بنی حاعفہ کی جانب پلٹا تھا۔۔۔

آپ میرے ساتھ آنا پسند کریں گی۔۔۔ بات کرنی ہے آپ " سے۔۔۔۔۔

آزمیر آگ اُگلتی نظروں سے اُس کی جانب دیکھتے ایک طرف بنے ٹیرس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ نے درزیدہ نظروں سے منیجر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو اُسے آزمیر کی بات سننے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ جس پر ناچار حاعفہ اپنی انگلیاں مروڑتی مرے مرے قدموں سے اُس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

سائیں جیسا آپ نے کہا تھا سب کچھ ویسا ہی ہوا۔۔۔۔۔ مجھے بہت حیرانی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ کہ آپ آزمیر میرا ان کو اتنے اچھے طریقے سے کیسے جانتے ہیں۔۔۔۔۔ آپ دونوں تو دشمن ہیں ایک دوسرے کے۔۔۔۔۔ کافی

دوری ہے آپ دونوں کے درمیان۔۔۔۔ پھر آپ کو کیسے معلوم ہوتا کہ  
 "کس بات پر آثمیر میران کیساری ایکٹ کرے گا۔۔۔۔۔  
 ملک زوہان کے آدمی نے فوری طور پر اُسے اطلاع دیتے ساتھ بھرپور حیرت  
 کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ اُس کی بات پر زوہان کی آنکھوں میں تلخی بھری مسکراہٹ بکھر گئی  
 تھی۔۔۔۔۔

دشمن کی رگ رگ سے واقف ہونا ہے، اُس کی کمزوریوں سے آگاہی ہی تو"  
 آپ کو اصل جیت کے راستے پر لے جاتی ہے۔۔۔۔۔ ملک زوہان نے زندگی  
 میں جیتنا ہی سیکھا ہے۔۔۔۔۔ اپنے گنہگاروں کو معاف کرنا نہیں، اُن کو اُن  
 کے جرم کی دوہری سزا دینا آتا ہے مجھے۔۔۔۔۔ جو کہ میں ہر حال میں دے  
 کر رہوں گا۔۔۔۔۔ آثمیر میران کو تڑپتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ ویسے ہی  
 ٹوٹ کر بکھرے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں جیسا اُنہوں نے میرے ساتھ  
 کیا۔۔۔۔۔۔۔ میران خاندان کو برباد کیے بنا میرے دل کو سکون نہیں مل



پائے گا۔۔۔ میرے دلی سکون کے لیے آژمیر میران اور اُس کے خاندان  
"کو بر باد ہونا پڑے گا۔۔۔۔۔"

آژمیر زہر خند لہجے میں بولتا فون کاٹ گیا تھا۔۔۔۔۔ میران خاندان کا نام  
آتے ہی اُس کی آنکھوں میں خون اُتر آتا تھا۔۔۔۔۔ اُس کا دل چاہتا تھا ایک  
ایک کر کے سب کو گولیوں سے اڑا دے۔۔۔۔۔ مگر پھر اُس کا دل اُن سب کو  
اتنی آسان موت دینے کو بھی نہیں مانتا تھا۔۔۔۔۔ اور آژمیر سے تو اُس کی  
دوہری دشمنی چل رہی تھی۔۔۔۔۔ آژمیر اُس سے اُس کا سب کچھ چھوڑنے  
کے باوجود بھی ابھی تک سکون سے نہیں بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ وہ اب بھی اُس کے  
ہر عمل کے بدلے اُس کا نیا نقصان کر دیتا تھا۔۔۔۔۔ آژمیر میران کے لیے  
تو کسی قسم کی معافی کا سوال پیدا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔ سب سے کڑی سزا  
وہ اُسی کو دینے کا ارادہ ہی رکھتا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورا منہاج درانی کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی۔۔۔ اُس کی بات کا جواب دینا تو دور کی بات۔۔۔۔۔ شاید منہاج درانی کو احساس ہی نہیں تھا کہ وہ اس کے جھوٹ کے بدلے، اُسے کہیں بڑی سزا دے کر اپنا بدلہ پورا کر چکا تھا۔۔۔۔۔

مگر اُس کا اب بھی بات بے بات ٹارچر کرنا ماورا کو مزید ہرٹ کر رہا تھا۔۔۔ اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ یہ شخص اب بھی اُس کا پیچھا چھوڑنے کے لیے تیار کیوں نہیں تھا۔۔۔۔۔ جب وہ اُسے ایک حقیر نفرت آمیز لڑکی سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا تھا۔۔۔۔۔

منہاج کے کھینچنے پر ماورا اسیدھی اُس کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔ مگر لمحے کے ہزار ویں حصے میں وہ درمیان میں فاصلہ برقرار رکھتی پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔۔ مگر اُس کی کلائی ابھی بھی منہاج کی گرفت میں تھی۔۔۔۔۔

تم پوری یونیورسٹی کے سامنے یہ پارسا ہونے کا ناطک کر سکتی ہو۔۔۔۔۔ مگر "میرے سامنے بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔ ویسے تم طوائفوں کی توقیت لگتی ہے "نا۔۔۔۔۔ تمہاری کیا قیمت ہے ایک رات کی۔۔۔۔۔

منہاج اُس کی کلائی کو سختی سے اپنی گرفت میں دبوچے اپنے الفاظ سے اُس کی روح چھلنی کر گیا تھا۔۔۔۔۔

ماورائے تڑپ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ مگر اُس کی سر دوسپاٹ نگاہوں میں کسی قسم کی کوئی رعایت موجود نہیں تھی۔۔۔۔۔ وہ سنگدل اُس کو لہو لہان کرنے ہی آیا تھا۔۔۔۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔۔۔"

ماورائے بھری نظروں سے اُسے دیکھتی چلائی تھی۔۔۔۔۔ ساتھ ساتھ اُس سے اپنی کلائی بھی آزاد کروانے کی مزاحمت جاری رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ میں نے جو پوچھا ہے پہلے اُس کا جواب دو۔۔۔۔۔ کتنی قیمت ہے "

"تمہاری۔۔۔۔۔ اور آج تک کتنوں کا بستر آباد کر چکی ہو۔۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے منہاج کی آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک تھی۔۔۔۔۔ جیسے اُس کے لیے بھی یہ الفاظ اذیت کا باعث ہوں۔۔

اُس کی بات پر ماورا کی نم آلود سرخی مائل آنکھیں اُس سنگدل اور بے حس شخص پر جم سی گئی تھیں۔۔۔۔۔ جو اُسے تکلیف اور اذیت سے دوچار کرنے کے لیے کسی بھی حد تک گر سکتا تھا۔۔۔۔۔

بہت ساروں کے۔۔۔۔۔ ایک طوائف کے بارے میں اتنا جانتے " ہو۔۔۔۔۔ تو یہ بھی جانتے ہو گے کہ وہ اپنے پاس آئے لا تعداد مردوں کا حساب نہیں رکھتی۔۔۔۔۔ لوگ آتے ہیں اپنا دل بہلاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ اور رہی بات قیمت کی۔۔۔۔۔ تو میری قیمت میرے کوٹھے پر لگتی ہے بولیوں کے حساب سے۔۔۔۔۔ جس کی بولی زیادہ بڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ مجھے اُس کی جھولی میں ڈال دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

ماورا بنا کوئی لحاظ کیے۔۔۔۔۔ منہاج درانی کو اپنے بارے بارے میں وہ وہ باتیں بول گئی تھی۔۔۔۔۔ جو اُس کی اپنی ذات کے حوالے دے تھی ہی



نہیں۔۔۔۔ نہ ہی آج تک کوٹھے پر آئے کسی مرد کی اُس پر نگاہ پڑی  
 تھی۔۔۔۔ نہ ہی حاحفہ نے آج تک اُس کے قریب گھنگروں کو بھٹکنے دیا  
 تھا۔۔۔۔ وہ صرف نام کی طوائف زادی تھی۔۔۔۔ جبکہ حقیقت اس کے  
 بالکل برخلاف تھی۔۔۔۔ وہ جانتی تھی اُس کی حقیقت پر منہاج سمیت کبھی  
 کوئی یقین نہیں کرے گا۔۔۔۔ تو پھر وہ کیوں صفائیاں دیتی پھرے۔۔۔۔  
 اپنی پاک بازی کی۔۔۔۔

"بکو اس نہیں سننی مجھے۔۔۔۔ سچ سچ بتاؤ۔۔۔۔"

ماورا کے منہ سے نکلے الفاظ منہاج درانی کو جلتی بھٹی میں پھینک گئے  
 تھے۔۔۔۔

کیوں ایک طوائف کا سچ۔۔۔۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

طوائف زادی ہوں۔۔۔۔ بستروں کی زینت نہیں بنوں گی تو اور کیا کروں  
 "گی۔۔۔۔"

ماورا خود اذیتی سے بولتی اپنی کلائی اُس کی گرفت سے آزاد کرتی واپس جانے کے لیے مڑی تھی۔۔۔۔

جب اُس کے وہاں سے پلٹنے سے پہلے ہی منہاج اُس کی کمر میں بازو جمائے کرتا اُسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔۔۔۔ اتنا کہ اُس کی بھسم کرتیں گرم سانسیں ماورا کا چہرہ اچھل سا گئی تھیں۔۔۔۔

ماورا نے شاک ہوتی نظروں سے منہاج کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ آج تک وہ ماورا کے قریب نہیں آیا تھا۔۔۔۔ مگر اب اُس کی یہ حرکت ماورا کچھ لمحے سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

کمر پر محسوس ہوتی منہاج کی مضبوط گرفت غصے، خفگی اور حجالت کے مارے اُس کا پورا چہرہ لال کر گئی تھی۔۔۔۔ اُسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔ یہ کک کیا بے ہودگی ہے؟... چھچھ چھوڑ مجھے۔۔۔۔"

ماورازندگی میں پہلی بار کسی مرد کے اتنے قریب ہوئی تھی۔۔۔ اُس کا پورا وجود خوف کے مارے ہوئے ہوئے لرز رہا تھا۔۔۔ یہ جگہ کافی سنسان تھی۔۔۔ اوپر سے منہاج کے چہرے کے خطرناک تاثرات۔۔۔ وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟؟ طوائف زادی ہو کر۔۔۔ ایک مرد کے قریب آنے سے اتنی بُری حالت کیوں ہو رہی ہے تمہاری؟؟؟ تم تو اس سے بھی کہیں "زیادہ کی عادی ہونا۔۔۔"

منہاج ہاتھ بڑھاتے اُس کا چہرا اٹھوڑی سے تھام کر اپنے مزید نزدیک کر گیا تھا۔۔۔

اپنے چہرے پر محسوس ہوتے اُس کے لمس پر ماورا کو جیسے کرنٹ چھو کر گزر گیا تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ پلین۔۔۔۔۔"

ماوراکا پورا وجود ہولے ہولے لرزنے لگا تھا۔۔۔ اُس نے منہاج درانی کا  
ایسا جارحانہ رُوپ آج تک نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ اُس کے ساتھ ایسا کیوں  
کر رہا تھا۔۔۔ ماورا سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

منہاج نے بہت گہری نظروں سے ماورا کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر  
گرتے دیکھے تھے۔۔۔ اپنی گرفت میں موجود اُس کے وجود کی لرزش وہ با  
آسانی محسوس کر پا رہا تھا۔۔۔

ماورا کی یہ کیفیت دیکھ اُسے عجیب سا سکون ملا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی حقیقت  
کچھ اور تھی۔۔۔ وہ نہیں جو وہ اُس کے سامنے ظاہر کر رہی تھی۔۔۔

بہت جلد تمہاری قیمت لگانے تمہارے کوٹھے پر جاؤں گا۔۔۔ خود کو تیار"  
رکھنا میرے لیے۔۔۔ جس بکاؤ مال کو حلال طریقے سے اپنے نام لگوانا  
چاہتا تھا۔۔۔ اب اُسے اُس کی اوقات کے مطابق حاصل کروں گا۔۔۔

کیونکہ تم جس رُوپ میں بھی سہی۔۔۔ چاہے ایک طوائف زادی ہو یا  
پاکیزہ۔۔۔ تمہیں آنا صرف منہاج درانی کی دسترس میں ہی ہو گا۔۔۔ یہ



بات اپنے دماغ میں اچھی طرح سے بیٹھالو۔۔۔ تمہیں چاہنا میری زندگی کا  
 سب سے غلط فیصلہ تھا۔۔۔ مگر اپنے غلط فیصلوں کا درست سمت لے جانا  
 "مجھے بہت اچھے سے آتا ہے۔۔۔"

منہاج نے ہاتھ بڑھا کر بے دردی سے اُس کی گال پر پھسلے آنسو صاف کیے  
 تھے۔۔۔ اور اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔  
 اُس کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اُس کا عمل بھی کافی سختی لیے جارحانہ  
 تھا۔۔۔۔۔ ماورا تو سمجھ رہی تھی کہ منہاج درانی اُسے اُس کی غلطی کی سزا  
 دے کر اب کبھی پلٹ کر اُس کی جانب نہیں دیکھے گا۔۔۔۔۔ مگر یہاں تو ایک  
 نیا امتحان اُس کا منتظر تھا۔۔۔۔۔ ماورا سر پکڑتی وہیں پاس رکھے سنگی بیسچ پر جا  
 بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@

حافظ اپنے گرد لپٹے اُس کے کوٹ کو مضبوطی سے تھامے آہستہ روئی سے  
 چلتی اُس کے پیچھے ٹیرس پر آئی تھی۔۔۔

جورینگ پر دونوں ہتھیلیاں جمائے کھڑا دور پہاڑوں سے اُڑتے سفید دھوئیں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس ٹیرس سے ارد گرد کو منظر بہت دلکش نظر آتا تھا۔۔۔ نیلا آسمان جو زیادہ تر بادلوں سے ڈھکا رہتا تھا۔۔۔ اور اُس کے نیچے ہریالی سے بھرے یہ بلند و بالا خوبصورت پہاڑ۔۔۔۔۔ جو اس وادی کی دلفریبی میں مزید اضافہ کرتے تھے۔۔۔۔۔

ٹیرس پر کافی زیادہ ٹھنڈ تھی۔۔۔۔۔ حاعفہ اپنے یونیفارم کے ساتھ ساتھ آئمر کا گرم کوٹ بھی اپنے گرد لپیٹے ٹھنڈ سے کانپ گئی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ آئمر بنا کسی گرم شے کے وہاں اتنے سکون سے کھڑا تھا۔۔۔۔۔ جیسے فولاد کا بنا ہو۔۔۔۔۔ اُس پر یہ موسم کی زیادتی اثر نہ کرتی ہو۔۔۔۔۔

حاعفہ اُس کی چوڑی پشت پر ایک نگاہ ڈال کر واپس جھکا گئی تھی۔۔۔۔۔ یہ کام کرنے کے پیچھے کیا مجبوری ہے آپ کی۔۔۔۔۔ کوئی مجبور کر رہا ہے " ایسا کرنے پر پاپر سنل چوائس ہے۔۔۔۔۔

آژمیر بنا اُس کی جانب پلٹے گھمبیر لہجے میں بولتا حاعفہ کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔ اُس نے کرنٹ کھا کر اُوپر دیکھا تھا۔۔۔ وہ کس کام کی بات کر رہا تھا۔۔۔ تو اس کا مطلب وہ اُسے پکڑ چکا تھا۔۔۔ حاعفہ اندر تک کانپ گئی تھی۔۔۔

وہ ملک آژمیر میران کی پر سنیلٹی کے رعب میں آ کر اپنی سوچنیں سمجھنے کی صلاحیتیں کھودیتی تھی۔۔۔ جیسا وہ اس وقت کر رہی تھی۔۔۔

"کک۔۔ کون سا کام۔۔۔؟؟"

حاعفہ نے بمشکل ہکلاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر آژمیر نے پلٹ کر بے اختیار اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو خوفزدہ سی سر جھکائے ایسے کھڑی تھی۔۔۔ جیسے کوئی بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہو۔۔۔۔۔

ویٹرس والا کام۔۔۔۔۔ کیوں آپ اس کے علاوہ بھی کوئی کام کرتی "

"ہیں۔۔۔۔۔؟؟"

آزمیر سینے پر بازو لپیٹے سامنے کھڑی ٹھنڈ اور شاید خوف سے کانپتی لڑکی کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔ اُس کے نارمل انداز میں بات کرنے پر اس کی یہ حالت تھی۔۔۔ اگر جو وہ اپنے اصلی رُوپ میں ہوتا تو اس لڑکی نے تو بے ہوش ہو کر یہیں گر جانا تھا۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ مم میرا۔۔۔ مطلب ہے۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔

صرف۔۔۔ بی۔۔۔ یہی۔۔۔ کام کرتی ہوں۔۔۔ مم۔۔۔ میری۔۔۔

مجبوری ہے۔۔۔ میں اکیلی رہتی ہوں۔۔۔ میرے ماں باپ کی ڈیبتھ

ہو چکی ہے۔۔۔ اپنے لیے مجھے خود ہی سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔۔۔ اس

" لیے۔۔۔ مجبوری کے تحت ہی سہی۔۔۔ گھر سے نکلنا پڑتا ہے۔۔۔

حائفہ نے ہلکاتے بمشکل الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔ کیونکہ آزمیر کی جانچتی

نگاہیں اُس پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ اگر اس وقت وہ نائٹ کر رہی ہوتی تو ایک

لمحہ بھی نہ لگتا آزمیر کو اُسے پکڑنے میں۔۔۔ مگر اُس کا یہ خوف، آزمیر



سے بات کرتے لرزنا۔۔۔۔۔ لڑکھڑانا یہ سب نیچرل تھا۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے اُس کے منہ سے نکلنے والا جھوٹ بھی سچ ہی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ خود بھی حیران تھی کہ بھلا وہ ایک شخص سے اتنی خوفزدہ کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا سارا کانفیڈنس، خود اعتمادی کہاں چلی جاتی تھی۔۔۔۔۔ جب وہ آثمیر میران کے سامنے آتی تھی۔۔۔۔۔ حالانکہ اُس نے ہمیشہ حاعفہ سے نرمی سے بات ہی کی تھی۔۔۔۔۔ مگر اُس کا نرمی لیے انداز بھی اتنا دہشت بھرا ہوتا تھا کہ حاعفہ کے ہاتھوں کے طوطے اڑنا نامل بات تھی۔۔۔۔۔ تو اس کے علاوہ آپ کو کوئی جاب نظر نہیں آئی۔۔۔۔۔ جس جاب میں " ڈریسنگ ہی ایسی ہو۔۔۔۔۔ آپ کو کیا لگتا وہاں آپ کو عزت مل پائے گی۔۔۔۔۔"

آثمیر اُس کا خوف کم کرنے کے لیے زرا نرمی بھرے لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر حاعفہ کا خوف ہنوز تھا۔۔۔۔۔

اُس کی بات کے جواب میں حاعفہ نے صرف نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

"کو ایفیکیشن کیا ہے آپ کی؟؟؟"

آزمیر کو نجانے کیوں اس لڑکی سے ہمدردی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔۔  
اس بات سے انجان کہ آگے یہی ہمدردی اُس سے اُس کا سب کچھ لوٹنے والی  
تھی۔۔۔۔

"...بی۔اے"

اب کی بار بھی سر جھکائے مختصر جواب ملا تھا۔۔۔ حائفہ میں ہمت نہیں  
تھی۔۔۔ اُس ساحر کی مقناطیسی نگاہوں میں دیکھنے کی۔۔۔ جو مقابل کو خود  
میں جکڑنے کی پوری صلاحیت رکھتی تھیں۔۔۔۔  
"میرے پاس جاب کریں گی۔۔۔۔"

آزمیر نے اُس کی معصوم صورت دیکھ آفر کی تھی۔۔۔  
کیونکہ اُس کی سوچ کے مطابق اس لڑکی کا یہ غیر معمولی حُسن اسے کسی بہت  
بڑی مشکل سے دوچار کر سکتا تھا۔ اور ایسی جاب جہاں اُسے روز نجانے کتنے

نامحرم مردوں سے واسطہ پڑنا تھا۔ اُس کے لیے سیف بالکل بھی نہیں  
تھی۔۔۔۔

"کیسی جاب؟؟؟"

حاعفہ نے گھنیری پلکوں کی جھالر اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جواب  
پاکٹ میں دونوں ہاتھ ڈالے کھڑا اُسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ حاعفہ نے  
جزبز ہوتے فوراً نگاہیں جھکالی تھیں۔۔۔۔

آزمیر چند قدم اپنی جگہ سے آگے بڑھا تھا۔۔۔ حاعفہ کی نگاہیں اُس کے  
پیروں پر تھیں۔۔۔۔ اُس کی پیش قدمی پر حاعفہ کا دل لرز گیا تھا۔۔۔۔  
دھڑکتے دل کے ساتھ وہ اپنی جگہ پر کھڑی رہی تھی۔۔۔۔

"یہ میرا کارڈ ہے۔۔۔۔ کل اس پر لکھے ایڈریس پر پہنچ جائیے گا۔۔۔۔۔"

آزمیر کے قریب آنے کا مقصد صرف اُس کی جانب کارڈ بڑھانا تھا۔۔۔۔  
حاعفہ نے ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتے اُس کے  
ہاتھ سے کارڈ پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

اُس کے کارڈ لینے پر آثمیر واپس پلٹا تھا۔۔۔۔

" سر آپ کا کوٹ۔۔۔۔۔ "

حاعفہ کو ایک دم خیال آیا تھا کہ اتنی دیر سے وہ اتنی ٹھنڈ میں ایسے ہی کھڑا تھا۔۔۔۔ اور جس کوٹ کو اپنے گرد سختی سے وہ دبوج کر لیٹے ہوئے ہے وہ اس شخص کو لوٹانا بھی ہے۔۔۔۔

اُس کی پکار پر آثمیر کے قدم تھمے تھے۔۔۔۔ اُس نے نگاہیں گھما کر حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

" مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت آپ کو ہے۔۔۔۔۔ "

سردوسپاٹ لہجے میں اُس پر گہرا طنز کرتے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔ جبکہ حاعفہ نجانے کتنی دیر وہاں ساکت سی کھڑی اُس کی مسحور کن خوشبو کی مہک فضا میں محسوس کرتی رہی تھی۔۔۔۔۔

کتنی خوش قسمت ہوگی نا وہ لڑکی۔۔۔۔ جس کی قسمت میں یہ شاندار مرد " لکھا گیا ہوگا۔۔۔۔۔ "



حائفہ حسرت بھری نظروں سے سیاہ بادلوں سے ڈھکے آسمان کی جانب  
دیکھتے بولتی تھکے تھکے قدموں سے چلتی وہاں سے ہٹ آئی تھی۔۔۔ کیونکہ  
اب ایک اُس شخص کے چلے جانے سے یہ حسین منظر بھی ادھورا لگنے لگا  
تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"زنیشہ تمہیں ایچ اوڈی سراپنے آفس میں بلارہے ہیں۔۔۔"

وہ کلاس لے کر نکلی ہی تھی۔۔۔۔ جب یہ پیغام ملنے پر اُس نے اپنے  
قدموں کو آفس کی سمت بڑھا دیا تھا۔۔۔ اُس کا باڈی گارڈ بھی سائے کی  
طرح اُس کے ساتھ ساتھ ہی تھا۔۔۔ زنیشہ اب لوگوں کی عجیب و غریب  
نظروں کی عادی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ اکثر لڑکیاں تو اُس سے اُس کے باڈی  
گارڈ کا نمبر بھی مانگ چکی تھیں۔۔۔۔ زنیشہ کا دل چاہتا تھا یا تو اپنے باڈی گارڈ  
کا یہ داڑھی اور مونچھوں سے سجامنہ توڑ دے یا پھر۔۔۔۔ ان اندھی لڑکیوں  
کا، جنہیں وہ اُس کی باڈی بلڈر جسامت سے ہینڈ سم لگتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ آفس میں داخل ہونے سے پہلے واپس پلٹی تھی۔۔۔ جہاں اُس کا باڈی گارڈ بھی ہاتھ باندھے اُس کے ساتھ اندر آنے کو تیار تھا۔۔۔۔۔  
 اب ایچ اوڈی کے آفس میں بھلا مجھے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ خاموشی "  
 "سے یہیں کھڑے رہو۔۔۔۔۔

زنیشہ نے پلٹ کر منزل کو سخت نگاہوں سے وارن کیا تھا۔۔۔ جس پر حیرت انگیز طور پر وہ اثبات میں سر ہلاتا پیچھے ہوتا دیوار کے ساتھ سر ٹکاتا خاموشی سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ زنیشہ اُس کی اتنی فرمانبرداری پر منہ کھولے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔۔

اس کا مطلب یہ ڈانٹ کر کہی جانے والی بات سمجھتا ہے۔۔۔۔۔ اب اس "  
 "سے ایسے ہی پیش آنا پڑے گا۔۔۔۔۔

زنیشہ اُسے گھورتی نگاہوں سے دیکھتی دل میں سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔  
 پہلی دفعہ اُس کی ڈانٹ کو کسی نے سیریس لیا تھا۔۔۔۔۔ وہ بھی ایک باڈی بلڈر نے اُس کے لیے حیران ہونا تو بنتا تھا۔۔۔۔۔

" السلام وعلیکم سر۔۔ آپ نے بلایا مجھے۔۔۔۔۔ " زینشہ بنا رد گرد دیکھے ایچ اوڈی کے ٹیبیل سے فاصلے پر رکتی اُن سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جی مس زنیثہ۔۔۔ مسٹر ملک زوہان آپ سے ملنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔"

" اسی لیے یہاں بلایا آپ کو۔۔۔۔۔"

سرنے ہاتھ کے اشارے سے اُس کا دھیان دائیں جانب بڑے شاہانہ انداز میں صوفے پر براجمان ملک زوہان کی جانب کیا تھا۔۔۔

جبکہ اُن کی بات پر زنجیشہ سے گردن موڑنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔ اُسے لگا جیسے وہ اپنی جگہ پر پتھر کی ہو چکی ہے۔۔۔۔ اب کبھی یہاں سے ہل نہیں پائے گی۔۔۔۔

آپ بات کر لیں۔۔۔۔۔ میری ایک بہت امپورٹنٹ کلاس ہے میں زرا وہ "اٹنڈ کر لوں۔۔۔۔۔"

ایچ اوڈی زوہان سے ایسے مخاطب تھے جیسے اُن کی بہت اچھی جان پہچان ہو۔۔۔۔۔

زنیشہ نے سر کو بلانا چاہا تھا۔۔۔۔۔ مگر اُس کی زبان کوئی الفاظ ادا کرنے سے قاصر تھی۔۔۔۔۔

اُس نے پلٹ کر وہاں سے جانا چاہا تھا۔۔۔۔۔ جب زوہان کی کمرے میں گونجتی گھمبیر آواز اُس کے قدم وہیں جکڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

"کیسی ہو؟... اپنی شادی ٹوٹنے کا سوگ ختم ہوا یا نہیں۔۔۔۔۔"

زوہان اپنی جگہ پر ہی براجمان اُس سے مخاطب تھا۔۔۔۔۔ زنیشہ نے نظریں اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو پہلے ہی دلچسپی بھری نگاہیں اُس کے سیاہ شال میں مقید دودھیا چہرے پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔ زنیشہ اُس کے دیکھنے کے انداز پر جی جان سے لرز گئی تھی۔۔۔۔۔



اُس نے دل ہی دل میں اپنے باڈی گارڈ کو صلواتوں سے نوازا تھا۔۔۔ جس نے ابھی ہی اُس کی بات ماننی تھی۔۔۔۔ جب اندر یہ جلا د موجود تھا۔۔۔ آپ کیوں آئے ہیں یہاں؟ مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔۔ نہ " "ہی میں آپ کو اس قابل سمجھتی ہوں۔۔۔۔۔

زنیشہ دیدہ دلیری کا مظاہر کرتی اپنے باڈی گارڈ کی شے پر اُسے ٹکاسا جواب دیتی وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔

تمہارا باڈی گارڈ میرے آدمیوں کے نشانے پر ہے۔۔۔ اگر تم یہاں سے " نکلی تو وہ اُسے شوٹ کر دیں گے۔۔۔۔ کیوں بچارے کسی مظلوم کی زندگی کی " دشمن ہو رہی ہو۔۔۔۔۔

زوہان اُسی طرح ریلیکس انداز میں بیٹھا زنیشہ کے بڑھتے قدم وہیں روک گیا تھا۔۔۔۔ زنیشہ نے بے یقینی سے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ بھلا اتنا بے رحم کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

سب بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔ آپ میں انسانیت بالکل ختم ہو چکی " ہے۔۔۔ آپ کے غصے اور انتقام کی آگ نے آپ کو بالکل بے حس بنا دیا ہے۔۔۔

زنیشہ کو پہلے اُس پر ذیشان کے ساتھ کیے گئے ناروا سلوک کی وجہ سے غصہ تھا۔۔۔ اور اب اُس کا منزل کے لیے ایسا بولنا اُسے مزید بھڑکا گیا تھا۔۔۔ زوہان بنا اُس کی کسی بات پر غصہ کیے۔۔۔ دلچسپی سے اُس کا یہ نیا روپ اپنے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ بھول چکی ہو کہ اُس کے سامنے ملک زوہان تھا۔۔۔ جو خود سے ایسے بات کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دیتا تھا۔۔۔

دوسروں کی رائے کی مجھے قطعاً پرواہ نہیں ہے۔۔۔ تم اہنا بتاؤ۔۔۔ تم کیا " رائے رکھتی ہو میرے بارے میں۔۔۔

زوہان اپنی جگہ سے اٹھتا اب کی بار زنیشہ کی جانب پیش قدمی کر چکا تھا۔۔۔

اُسے قریب آتا دیکھ زینشہ کی ساری بہادری جھاگ بن کر بیٹھنے لگی تھی۔۔۔۔۔ اس شخص سے کسی قسم کی توقع بھی کی جاسکتی تھی۔۔۔۔۔ اس لیے اُس نے اب کی بار اپنی زبان بند رکھنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔۔۔۔

"جواب دو ڈار لنگ میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔"

ملک زوہان اُس کے قریب آتا گہری نظریں اُس کے صبیحہ چہرے پر ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ جب اُس کے درِ تختا طرب پر زینشہ اُسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

میں اُس ظالم شخص کے لیے کوئی رائے رکھنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔۔۔ جس کے لیے اپنی ضد اور نفرت سے بڑھ کر کچھ نہ ہو۔۔۔۔۔ جو صرف اپنی دلی "تسکین کی خاطر لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔۔۔۔۔ ذیشان نے۔۔۔۔۔

زینشہ کے باقی الفاظ ابھی منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔۔ جب زوہان نے اُس کے ہونٹوں پر مضبوط ہتھیلی جماتے اُس کے الفاظ وہیں دبا دیئے تھے۔۔۔۔۔

ذیشان کا نام میں اب تمہارے منہ سے کبھی نہ سنوں۔۔۔ شادی ٹوٹ " گئی نا، اب کوئی تعلق نہیں بچتا تمہارا اُس سے۔۔۔ سونیکسٹ ٹائم بی کیئر " فل۔۔۔۔

زوہان اُسے لال آنکھوں سے گھور کر اچھے سے باور کروانا ہتھیلی ہٹا گیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے اس استحقاق بھرے عمل پر زینشہ کا پارہ چڑھا تھا۔۔۔ وہ ہوتا کون تھا۔۔۔ بنا اجازت اُسے چھونے والا۔۔۔۔

آپ اپنی لمٹس میں رہیں۔۔۔ میری مرضی میں جس کا نام لوں۔۔۔ " جس کے بارے میں مرضی بولوں۔۔۔ آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر حکم چلانے والے۔۔۔ اور ذیشان میرا ہونے والا شوہر ہے۔۔۔ اُس کا نام لینا کو " تو حق حاصل ہے مجھے۔۔۔۔۔

زینشہ کو اُس کا یوں اپنے ہونٹوں کو ٹچ کر نا بہت غصہ دلا گیا تھا۔۔۔ جس کا جواب دیتے وہ بنا زوہان کا لحاظ کیے جو دل میں آیا بول گئی تھی۔۔۔ جبکہ اُس کا ذیشان کو اپنا ہونے والا شوہر بولنا زوہان کو پتنگے لگا گیا تھا۔۔۔۔



تم چاہتی ہو۔۔۔۔۔ ذیشان کو جان سے ہی مرادوں میں۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔  
 "نا۔۔۔۔۔"

زوہان اپنے غصے پر بہت مشکل سے قابو پاتا۔۔۔ اُس کی کلائی دبوچتا اپنے  
 قریب کرتے زہر خند لہجے میں بولا تھا۔۔۔  
 جہاں اُس کی حرکت زینشہ کا دل بُری طرح دھڑکا گئی تھی۔۔۔ وہیں اُس  
 کے الفاظ پر زینشہ نے پھٹی پھٹی نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔  
 اُسے کبھی کبھی آڑ میرا اور زوہان بالکل ایک جیسے لگتے تھے۔۔۔ جن کی بات  
 مار سے شروع ہو کر مار پر ہی ختم ہوتی تھی۔۔۔ اور وہ کسی کو مارنے کی بات  
 اتنی نارملی کرتے تھے۔۔۔ جیسے کسی سے کھانے کا پوچھا جا رہا ہو۔۔۔  
 "چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔"

زینشہ اُس کے سینے پر دوسری ہتھیلی سے دباؤ ڈالتی پیچھے ہونے کی کوشش  
 کر رہی تھی۔۔۔ مگر ایک انچ بھی نہیں ہل پارہی تھی۔۔۔۔۔

ایسا تو ناممکن ہے۔۔۔۔۔ مائی لیڈی۔۔۔۔۔ تمہیں ہی تو نہیں چھوڑ "   
 سکتا۔۔۔۔۔ تمہارا وہ ظالم بھائی سمجھتا ہی نہیں۔۔۔۔۔ مگر لگتا ہے بہت جلد   
 سمجھانا پڑے گا اُسے۔۔۔۔۔ اور تمہیں بھی۔۔۔۔۔ تم پر اپنے نام کی مہر لگا   
 کر۔۔۔۔۔ تاکہ تم کسی گھامڑ کا نام لے کر میرے غصے کو مزید ہوانہ   
 دو۔۔۔۔۔ میراں پیلس میں ایک تم ہی تو واحد ہستی ہو۔۔۔۔۔ جس سے چاہنے   
 " کے باوجود نفرت نہیں کر پایا میں۔۔۔۔۔   
 زوہان اُس کی شال سے نکلی گھنے بالوں کی لٹ کو ہاتھ بڑھا کر اُس کے کان   
 کے پیچھے اڑتے بولا۔۔۔۔۔   
 زینیشہ نے اُس کے ہاتھ کو دور جھٹکا تھا۔۔۔۔۔   
 جس پر اُس کی کلائی پر زوہان کی گرفت مزید تیز ہوئی تھی۔۔۔۔۔   
 "آپ مجھے ہرٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔   
 زینیشہ کو اُس کی سخت گرفت پر اپنی کلائی جلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

زوہان جو غصے میں بھول گیا تھا کہ اُس کے مقابل اُس کی زینشہ میران ہے۔۔۔ جسے تکلیف پہنچانے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ اُس نے فوراً گرفت ڈھیلی کر دی تھی۔۔۔ مگر آزادی ابھی بھی نہیں بخشی تھی۔۔۔ تمہیں دیکھنے کے ساتھ ساتھ میں تمہیں یہاں کچھ بتانے بھی آیا " تھا۔۔۔

زینشہ کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ زوہان ڈھیلا پڑ گیا تھا۔۔۔ شاید یہ لڑکی اور اس کے یہ آنسو ہی اُس کی زندگی کی واحد کمزوری تھے۔۔۔ جو بات جاننے کے باوجود بھی زوہان خود کو اُس سے انجان رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ تم اور شاید میران پیلس کا ہر فرد یہ بات بھول چکے ہیں کہ تم میری منگ " ہو۔۔۔ مگر میں بالکل بھی نہیں بھولا۔۔۔ تم بچپن سے میرے نام لگائی گئی ہو۔۔۔ صرف میری ہو۔۔۔ تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔ یہ بات خود کو اچھے سے ازبر کروالو۔۔۔ اور رہی بات میران پیلس والوں کی تو انہیں یہ بات بہت جلد میں خود ہی اچھے سے سمجھانے والا ہوں۔۔۔ وہ سمجھ رہے

یہ ایک گارڈ رکھ کر وہ مجھے تم سے دور رکھ پائیں گے۔۔۔۔۔ آٹھ میرا میرا ان کو کہہ دینا کہ ایسے ہزاروں اور لاکھوں بھی لے آئے تب بھی مجھے تم سے دور " نہیں رکھ پائے گا۔۔۔۔۔

زوہان اُس کا ملائم گال ہولے سے تھپتھپاتا اُس کی کلائی آزاد کر گیا تھا۔۔۔۔۔ زینشہ جلدی سے پیچھے ہٹتی درمیان میں فاصلہ بنا گئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی اس پھرتی پر زوہان زیر لب مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

ابھی جتنی احتیاطی تدابیر کرنی ہیں کر لو۔۔۔۔۔ کیونکہ بعد میں یہ سب " نہیں کر پاؤ گی۔۔۔۔۔

زوہان اُسے جتنی نظروں سے دیکھتے پلٹا تھا۔۔۔۔۔

جب آپ مجھ سے اور میرے خاندان سے اتنی نفرت کرتے ہیں تو اب " بھی میرے ساتھ وہ رشتہ قائم کیوں کر ناچاہتے ہیں۔۔۔۔۔ ایسے رشتے تو " محبت کی بنیاد پر رکھے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ نفرت کی بنیاد پر نہیں۔۔۔۔۔



زنیشہ اُس سے کچھ اُگوانا چاہتی تھی جو شاید اُس کے بے چین دل کو قرار بخش جاتا۔۔۔۔

مگر ملک زوہان کو اپنی زندگی کا ہر رشتہ نفرت کی بنیاد پر رکھنا ہی آتا " ہے۔۔۔۔ میراں پیلس کے ہر فرد سے نفرت کرتا ہوں میں شدید نفرت سوائے تمہارے۔۔۔۔ مگر اس کا یہ مطلب مت سمجھنا کہ ملک زوہان محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔۔ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔ میراں پیلس کی چہیتی زنیشہ میراں ملک زوہان کی محبت کے قابل نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ اس خوش فہمی کو اپنے دل میں جگہ مت دینا۔۔۔۔ تمہیں حاصل کرنے کی وجہ صرف میری ضد ہے۔۔۔۔ میری غیرت گنوارہ نہیں کرتی میری منگ کسی اور کی جھولی مین ڈال دی جائے۔۔۔۔ میں اپنی شے خراب کر کے پھینکنے کا حوصلہ رکھتا ہوں۔۔۔۔ مگر کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔ تم تو پھر ایک جیتی جاگتی انسان ہو۔۔۔۔ تمہیں کیسے اپنے دشمنوں کے پاس دیکھ سکتا ہوں۔۔۔۔ "

زوہان پل بھر میں اپنی نگاہوں میں اُس کی حیثیت ظاہر کرتا اُسے آسمان سے  
زمین پر پٹج گیا تھا۔۔۔۔

اُس کی گالوں پر بہتی آنسوؤں کی لڑیاں دیکھے بنا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔  
جبکہ زینشہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ اُس کی  
آنکھوں سے آنسوؤں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہو چکا تھا۔۔۔۔  
وہ جانتی تھی ملک زوہان سنگدل، ظالم، بے حس اور گھمنڈی انسان  
ہے۔۔۔۔ جو اُس سے محبت ہونے کے باوجود نہیں بولے گا کہ اُس سے  
محبت کرتا ہے۔۔۔۔ مگر آج جو لفظ اُس نے ادا کیے تھے۔۔۔۔ زینشہ اپنا دل  
چھلنی ہونے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔۔

وہ بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی خود کو کافی حد تک کمپوز کرتی آفس  
سے نکل آئی تھی۔۔۔۔ جہاں مزمل کھڑا اُس کے انتظار میں تھا۔۔۔۔  
ایڈیٹ۔۔۔۔ کیسے باڈی گارڈ ہو تم؟؟؟؟..... تمہیں لالہ نے اسی لیے رکھا"  
ہے ناکہ فل ٹائم میرے ساتھ رہو۔۔۔۔ میں اتنی دیر سے اندر تھی سر بھی

آفس سے نکل گئے۔۔۔ تمہیں زرا خیال نہیں آیا کہ اندر جا کر دیکھ  
لو۔۔۔ میں کس جلاد کے پاس پھنسی کھڑی ہوں۔۔۔ لگتا ہے صرف  
" باڈی ہی بنائی ہے۔۔۔ عقل نام کی چیز ہی نہیں ہے تم میں۔۔۔۔۔  
زنیشہ زوہان کی ساری فرسٹیشن منزل پر نکالتی غصے سے بولتی آگے بڑھ گئی  
تھی۔۔۔ جبکہ منزل اُس کی لال آنکھوں پر ایک نگاہ ڈالتا بنا کچھ بولے  
خاموشی سے اُس کے پیچھے چل دیا تھا۔۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

"گڈ مارنگ ڈیڈ۔۔۔۔۔"

منہاج درانی جم سے نکلتا سیدھا ڈرائنگ روم میں آیا تھا۔۔۔ جہاں شہاب  
درانی اُسی کے انتظار میں بیٹھے تھے۔۔۔ وہ اُس کے بغیر ناشتہ شروع نہیں  
کرتے تھے۔۔۔۔۔

"گڈ مارنگ مائی سن۔۔۔۔۔ آج زیادہ دیر نہیں لگادی۔۔۔۔۔"

شہاب درانی محبت بھری نظروں سے اپنے فٹ اور ہینڈ سم کو دیکھتے ہوئے  
بولے۔۔۔۔

"سوری آپ کو ویٹ کرنا پڑا۔۔۔۔ آئیں ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔۔"

منہاج انہیں اتنی دیر سے انتظار میں بیٹھا دیکھ کر منہ سا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں باتیں کرتے ایک ساتھ ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئے تھے۔ جو  
ابھی ملازمین سجا کر گئے تھے۔۔۔۔

"...بواجی کہاں ہیں؟ انہوں نے ناشتہ نہیں کرنا کیا؟؟؟"

منہاج کو کلثوم بیگم کا خیال آیا تھا۔۔۔۔ جو اس بڑے سے عالیشان بنگلے کا  
تیسرا فرد تھیں۔۔۔۔

منہاج کی مدر کی کچھ عرصے پہلے ڈیٹھ ہو چکی تھی۔۔۔۔ جس کہ بعد اس کی  
بیوہ پھوپھو کلثوم بیگم نے ہی درانی مینشن کا اچھے سے خیال رکھا تھا۔۔۔۔ اور  
اب تک رکھتی آرہی تھیں۔۔۔۔ شہاب درانی کے دو بیٹے تھے۔۔۔۔ بڑا منہاج  
درانی اور چھوٹا شہریار درانی۔۔۔۔ شہاب درانی کا شمار ملک کے نامور سر جنر



میں ہوتا تھا۔۔۔ وہ ہارٹ سپیشلسٹ تھے۔۔۔ منہاج کی پیدائش کے بعد انہوں نے اُس کے نام پر اپنا ایک ہاسپٹل تعمیر کروایا تھا۔۔۔ جو کہ اُن کی محنت اور سچی لگن کی وجہ سے اب ملک کے ٹاپ کے ہاسپٹلز میں جانا جاتا تھا۔۔۔ میڈیکل کے ہر سٹوڈنٹ کا خواب اُسی ہاسپٹل میں پریکٹس کرنے کا ہوتا تھا۔۔۔ شہاب درانی اب وہاں ہارٹ ٹرانسپلانٹ کے لیے جدید مشینری لانے والے تھے جو پہلی بار یہاں کہ کسی ہاسپٹل میں لائی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔ اس لیے وہ اب پہلے سے زیادہ اس کام میں مصروف تھے۔۔۔ منہاج بھی اہم بی بی ایس کا سٹوڈنٹ تھا۔۔۔۔۔ شہاب درانی کی خواہش تھی کہ منہاج اُن کے نقش قدم پر چل کر اُن سے بھی بڑا ہارٹ سپیشلسٹ بنے۔۔۔۔۔ منہاج ہمیشہ اپنی سٹڈیز اور باقی ایکٹیویٹیز میں جبکہ شہریار ہاسٹل میں ہی رہتا تھا۔۔۔ درانی مینشن کی ساری دیکھ بھال کی ذمہ داری کلثوم بیگم کی ہی تھی۔۔۔

اُن کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ تو پہلے ہی ناشتے کے بعد دوا لے کر "سو گئی ہیں۔۔۔ تم سناؤ آج کل کہاں گم رہتے ہو۔۔۔"

شہاب درانی نے گہری جانچتی نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ پچھلے ایک ہفتے سے نوٹ کر رہے تھے منہاج کافی ڈسٹرب سا ہے۔۔۔ کچھ دنوں سے نہ صبح ناشتے کے ٹیبل پر ملتا تھا اور نہ ہی رات کو ڈنر کے ٹائم پر۔۔۔

دو دن سے میٹنگ کے سلسلے میں دبئی گئے ہوئے تھے۔۔۔ کلثوم بیگم سے ہی اُنہیں پتا چلا تھا کہ منہاج ٹائم پر گھر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ جو بات اُن کے لیے کافی فکر مندی کا باعث تھی۔۔۔ اُنہوں نے ہمیشہ منہاج کے ساتھ دوستانہ رویہ ہی رکھا تھا۔۔۔ اُن دونوں کے درمیان باپ بیٹے کے رشتے سے زیادہ بے تکلفی تھی۔۔۔ شہاب درانی اُس کی پریشانی کی وجہ جاننا چاہتے تھے۔۔۔ وہ چاہتے تھے منہاج ہمیشہ کی طرح اب بھی کھل کر اُن سے اپنا مسئلہ شیئر کرے۔۔۔

سٹڈی میں ہی بزی رہتا ہوں۔۔۔۔ آپ جانتے ہیں میڈیکل کی پڑھائی "  
"کتنی ٹف ہے۔۔۔۔"

منہاج لا پرواہی بھرے انداز میں گویا ہوا تھا۔۔۔  
یہ پڑھائی تو پچھلے پانچ سالوں سے چل رہی ہے۔۔۔۔ اچانک اتنی ٹف "  
"ہو گئی کہ میرا بیٹا رات رات بھر گھر سے باہر رہنے لگ گیا۔۔۔۔۔  
شہاب درانی جو س کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے اُس پر گہرا طنز کر گئے  
تھے۔۔۔۔"

منہاج نے جواباً مسکرا کر اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔  
"تو مطلب آپ سخت گیر باپ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔  
منہاج جانتا تھا وہ اُس سے کتنا پیار کرتے تھے۔۔۔۔ اُس کے چہرے پر دکھ کا  
شائبہ تک نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔ اس لیے وہ اپنے اندر کی افیت اُن سے  
چھپاتا اُن کی بات مذاق میں اڑا گیا تھا۔۔۔۔"

مگر یہ بھی سچ تھا کہ منہاج درانی بہت ڈسٹرب تھا۔۔۔۔۔ وہ محبت کا روگ لگا بیٹھا تھا۔۔۔ جس کی تکلیف کسی پل اُسے چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ چاہنے کے باوجود اُس دھوکے باز لڑکی کو اپنے دل سے نہیں نکال پارہا تھا۔۔۔۔۔

اُس کی اصلیت جان لینے کے بعد بھی وہ اُس سے نفرت نہیں کر پارہا تھا۔۔۔۔۔ کاش سخت گیر باپ بن کر ہی اپنے لاڈلے کے اس اُداس چہرے کی "رو نقیوں واپس لے آتا۔۔۔۔۔ جو پچھلے دو مہینوں میں بہت بڑھ گئی تھیں۔۔۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے میری ہی نظر لگ گئی تمہیں۔۔۔۔۔"

شہاب درانی باپ تھے بیٹے کی مصنوعی ہنسی کے پیچھے چھپی تکلیف با آسانی دیکھ پارہے تھے۔۔۔۔۔

بابا پلیز آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں؟.... میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔"

صرف سٹڈی کاسٹریس ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔ فائنل ایئر چل رہا اس لیے۔۔۔۔۔



منہاج اب قدرے سنجیدگی سے بولا۔

"اُس لڑکی سے کب ملواریے ہو۔۔۔۔۔"

شہاب درانی نے بات کا رخ اُسی سائیڈ موڑا تھا۔۔۔ جہاں وہ لے جانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

جب نوالہ منہ کی جانب لے جاتا منہاج کا ہاتھ ساکت ہوا تھا۔۔۔۔۔  
 کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔ بہت غلط راستے پر چل نکلا تھا میں۔۔۔۔۔ مگر اللہ کا  
 شکر ہے وقت رہتے سنبھل گیا میں۔۔۔۔۔ بابا مجھے یونی کے لیے لیٹ ہو رہا  
 ہے۔۔۔۔۔ شام میں ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔۔

منہاج سرد تاثرات کے ساتھ جواب دیتا وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حافظ نے اپنی اندرونی گھبراہٹ پر قابو پاتے سامنے کھڑی بڑی سی عمارت  
 کے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔۔۔ وہاں لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ سب

اپنے اپنے کاموں میں مصروف آ جا رہے تھے۔۔۔ کسی کو دوسرے کا ہوش نہیں تھا۔۔۔

حافظہ کا بچپن سے لے کر اب تک کا وقت کوٹھے پر ہی گزرا تھا۔۔۔ اگر وہ وہاں سے نکلی تھی تو صرف پڑھائی کے لیے۔۔۔ اُس کے علاوہ نہ کہیں گئی تھی۔۔۔ نہ ایسی جگہوں پر لوگوں سے ڈیل کرنا اُسے آتا تھا۔۔۔ یہ سب اُس کے لیے نیا تھا۔۔۔۔

مگر اُس کی گھبراہٹ کی وجہ لوگوں کی یہ بھیڑ نہیں تھی۔۔۔ بلکہ آثمیر میران سے سامنا تھا۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ ریسپشن کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ اُس نے خود کو سیاہ شال میں لپیٹ رکھا تھا۔۔۔ جس سے صرف اُس کا سُندر مکھڑا ہی جھانک رہا تھا۔۔۔ سیاہ رنگ میں اُس کی دودھیار نگت مزید دھمک رہی تھی۔۔۔ بنامیک اپ کے اُس کا حُسن مزید نکھر کر سامنے آتا تھا۔۔۔۔

ریسیپشن پر کھڑی لڑکی جو پہلے تو اُس کے حلیے کی وجہ سے اُسے عجیب نظروں سے گھورتی رہی تھی۔۔۔۔ اُس کے نام بتانے پر اُسے آثمیر کے آفس کی سمت جانے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔۔۔

شاید آثمیر اُسے پہلے ہی آگاہ کر چکا تھا۔۔۔۔

اُس لڑکی نے آثمیر کا آفس اوپر والے پورشن پر بتایا تھا۔۔۔۔ جہاں جانے کے لیے سب لوگ الیکٹرک سٹیرز کا استعمال کر رہے تھے۔۔۔۔ حاعفہ نے آج تک سٹیرز کا یوز نہیں کیا تھا۔۔۔۔ اُس نے باقی سب کو دیکھتے جھجھکتے ہوئے پیر اُس پر رکھ دیا تھا۔۔۔۔ وہ ہولے سے لڑکھرائی تھی مگر سائیڈ پر بنی سپورٹ کا سہارا لیتے اُس نے خود کو گرنے سے محفوظ رکھا تھا۔۔۔۔

"کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں میں۔۔۔۔"

حاعفہ کو خجالت سی محسوس ہونے لگی تھی۔ اگر اُسے یہاں آثمیر میران کے ساتھ کام کرنا پڑا تو وہ یہاں سروائیو کیسے کرے گی۔۔۔۔

اپنے خیالوں میں کھوئے وہ بھول گئی تھی کہ اُسے ان سٹیئرز سے اترنا بھی ہے۔۔۔ جب اچانک اوپر پہنچ جانے کا احساس ہوتے وہ بوکھلا گئی تھی۔۔۔ خوف کے عالم میں پیر پھنس جانے کے ڈر سے اُس نے فرش پر پیر جمانے چاہے تھے، مگر وہ بُری طرح لڑکھڑائی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ کھڑے قد سے پیچھے جا گرتی کسی نے اُسے گرنے سے بچانے کے لیے اُس کی کلانی تھام کر اپنے بجانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے حائفہ کسی کی مضبوط بانہوں کے حصار میں تھی۔۔۔ وہ اس وقت اس قدر خوف کے زیرِ اثر تھی۔۔۔ کہ کچھ لمحے اُس کا دماغ کچھ سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

لیکن جیسے ہی اپنے گرد کسی کی بانہوں کا حصار محسوس ہوا وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں اُسے سے جدا ہوئی تھی۔۔۔ بنا شکل دیکھے وہ اپنی



سانسوں میں اُترتی مہک سے ہی پہچان گئی تھی کہ مقابل شخص کون ہے۔۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔"

آزمیر اُس کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔ وہ اُس کے خوف کی وجہ سمجھ گیا تھا۔

حائفہ سر اثبات میں ہلاتی واپس جھکا گئی تھی۔۔۔

"آئیں میرے ساتھ۔۔۔۔"

آزمیر اُسے نرمی سے اپنے ساتھ آنے کا کہتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ وہ اس وقت آفس کا وزٹ کرنے نکلا ہوا تھا۔۔۔ جب اُس کی نظر حاعفہ پر پڑی تھی۔۔۔ وہ اُسی کی جانب آ رہا تھا جب اُسے نیچے گرتا دیکھ وہ خود کو اُسے تھامنے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔۔

حاعفہ اُس کی چوڑی پشت کو گھورتی اُس کے پیچھے چل دی تھی۔۔ جب آزمیر نے جدید آرائش سے سجے ایک شاندار آفس میں قدم رکھا تھا۔۔۔ حاعفہ تو اُس کی بناوٹ دیکھ کر ہی پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی۔۔۔ آزمیر بڑے سے شیشے کے ٹیبل کے پڑے رکھی چئیر پر براجمان ہوتے اُسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ خاموشی سے کرسی پر ٹک گئی تھی۔ اور اپنے ہاتھ میں تھامی فائل اُس کی جانب بڑھا دی تھی۔۔۔۔ جہاں کسی بھی چیز میں اُس کا ایکسپیرینس نل

تھا۔۔۔۔ حاعفہ کو یہی لگا تھا کہ وہ اُسے ابھی ہی وہاں سے واپس لٹا دے گا۔۔۔ اتنے بڑے آفس میں، اتنے پڑھے لکھے لوگوں کے درمیان بھلا اُس کی جگہ کہا ہو سکتی تھی۔۔۔۔ آٹمیر میراں اُس پر ترس کھا کر اُسے اپنے آفس میں باورچی کی جاب ہی دینے والا تھا شاید۔۔۔۔

کیا آپ میرے آفس میں کام کرنا چاہیں گی؟ آپ کو یہاں مکمل عزت اور "تخت ملے گا۔ آپ کو میری سیکریٹری کے طور پر جاب کرنی ہوگی۔ اگر آپ "اس میں کمفرٹبل ہیں تو۔۔۔۔"

آٹمیر انگلیوں میں پین گھماتا اُس سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔ حاعفہ نے حیرت بھری نگاہیں اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ مگر اُس کی نگاہیں خود پر نر کوز دیکھ۔۔۔۔ واپس سر جھکا گئی تھی۔۔۔۔

اُس کے ہاتھوں پر ہمیشہ کی طرح آئینہ کی موجودگی میں لرزہ طاری ہو چکا تھا۔۔۔۔ اُس نے دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے اُن کی کپکپاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

سر میرے لیے یہ جاب بھی بہت بڑی ہے۔۔۔۔ پچھلی سے تو کہیں گنا " بہتر۔۔۔۔ آپ میری اتنی مدد کر رہے ہیں۔۔۔ میں اُس کے لیے آپ کی "ہمیشہ مشکور رہوں گی۔۔۔۔"

حافظہ چہرے پر بشارت طاری کیے ہوئے لے سے مسکرا کر اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔



اُس کے مسکرانے پر اُس کی دونوں گالوں پر اُبھرنے والے گڑھے اتنا  
دلفریب منظر پیش کر رہے تھے کہ آثمیر کو بے اختیار اُس کے چہرے سے  
نظریں چرائی پڑی تھیں۔۔۔

اوکے آپ کل سے جوائن کر سکتی ہیں۔۔۔ ظفر باہر موجود ہے وہ آپ کو"  
"جواب کے حوالے سے باقی ساری ڈیٹیلز سمجھا دیں گے۔۔۔

آثمیر نے لیپ ٹاپ اپنے سامنے رکھتے اُسے جانے کا بول دیا تھا۔ حاعفہ کے  
فائل اٹھاتے ہاتھوں کی لرزش آثمیر کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکی  
تھی۔۔۔ لمحے کے ہزار ویں حصے میں مسکراہٹ اُس کے ہونٹوں پر اپنی  
جھلک دیکھاتی معدوم ہوئی تھی۔۔۔

وہ خود سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر یہ لڑکی اُس سے اتنا ڈرتی کیوں تھی۔۔۔۔۔  
 حالانکہ وہ تو اپنے مزاج کے برخلاف ہر ملاقات میں اُس سے انتہائی نرمی سے  
 پیش آتا تھا۔۔۔ جو کہ اُس کے مزاج کا خاصہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ مگر  
 حائفہ کا دھیمہ مزاج اُس کی نرمی پر سوز آواز۔۔۔ ہمیشہ نگاہیں جھکا کر بات  
 کرنا۔۔۔ آٹھ میر میران کی دلچسپی اپنی جانب بڑھا رہا تھا۔۔۔ اور سب  
 سے زیادہ جس چیز نے آٹھ میر کو زیادہ افیکٹ کیا تھا۔۔۔ وہ تھا اُس کا خود کو  
 ڈھکے رکھنا۔۔۔ اسی لیے اُس دن اُسے بے پردہ دیکھ وہ خود پر ضبط نہیں رکھ  
 پایا تھا۔۔۔ اور پھر اُسے بنا سوچے سمجھے اپنے آفس میں جاب دے گیا تھا۔۔۔

"تھینکیو سوچ سر۔۔۔۔"

حائفہ اُس کا شکریہ ادا کرتی اُٹھی تھی۔۔۔ اور بے دھیانی میں کرسی کی بیک  
 سے اُلجھا اپنی شال کا پلو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ وہ ایک قدم ہی آگے بڑھی

تھی۔۔۔ جب اُس کی شال میں کھنچاؤ پیدا ہوا تھا۔۔۔ اور اُس کے سر سے  
شال پھسل کر شانوں پر ڈھلک گئی تھی۔۔۔

اُس کے منہ سے نکلی ہلکی سے "آہ" پر آثمیر نے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔  
مگر اُس کی سیاہ گھنی حسین زلفوں پر نظر پڑتے ہی آثمیر کی نگاہیں بے خودی  
میں ان گہری دلفریب گھٹاؤں پر ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی سراپا قیامت تھی۔۔۔ آثمیر گہری سانس بھرتا نظریں فوراً پھیر گیا  
تھا۔۔۔

مگر وہ بھی آثمیر کے لیے کسی آزمائش سے کم ثابت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔  
ابھی تک اُسی پوزیشن میں کھڑی وہ پلو نکلنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔ جو  
نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

آز میر زیادہ دیر خود کو اس سب سے اجنبی نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

اُسے اٹھتا دیکھ حاعفہ کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔ وہ اتنی دیر سے کوشش کے باوجود اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کی وجہ سے پلو نکال ہی نہیں پار ہی تھی۔۔۔

مگر اب آثمیر کو اپنے قریب آتا دیکھ اُس نے ہاتھوں کو مٹھیوں کی صورت بھیج لیا تھا۔۔۔ آثمیر نے تو اب تک اُس کے سامنے شرافت کا مظاہرہ ہی کیا تھا۔۔۔ پھر اب وہ کیوں قریب آ رہا تھا۔۔۔

لیکن آثمیر کے اگلے عمل نے حاعفہ کے شکوک و شبہات کا جواب دے دیا تھا۔۔۔ وہ اُس کے قریب اُس کی مدد کرنے آیا تھا۔۔۔ چیر کے کیل میں



پھنسی اُس کی شال آزاد کرواتے ہوئے بھی وہ اُس سے کافی فاصلے پر تھا۔  
حاعفہ نے پلکوں کی بھاری باڑا اٹھاتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اپنے پورے ہوش و حواس میں پہلی بار وہ اُسے اپنے قریب دیکھ رہی تھی۔  
آزمیر کے وجود سے اُٹھتی مسحور کن خوشبو اُسے جکڑنے لگی تھی۔۔۔۔  
"سنبھل کر۔۔۔۔"

آزمیر اُس کا پلو آزاد کروانا سیدھا ہوا تھا۔۔۔ اُس کے مختصر آدا کیے الفاظ کا  
اصل مطلب حاعفہ با آسانی سمجھ پائی تھی۔۔۔۔  
"سوری سر۔۔۔۔"

اُس کے سر دوسپاٹ انداز پر حاعفہ اُس سے جلدی سے معافی مانگتے وہاں سے  
نکل گئی تھی۔۔۔۔ اس ساحر کے پاس زیادہ دیر کھڑے ہونا حاعفہ کو خطرے  
سے خالی نہیں لگا تھا۔۔۔۔

منہاج واٹس ہیپنگ و دیو۔۔۔۔ تم پچھلے دو دن سے نہ ہی یونی آرہے ہو"

"اور نہ ہی میری کالز پک کر رہے ہو۔۔۔۔"

فجر منہاج کو آج فائنلی آتا دیکھ خفگی سے گویا ہوئی تھی۔۔۔

تو اس کا یہی مطلب بنتا نا کہ میں بڑی ہوں۔۔۔۔ تم کالز کر کے اپنی انرجی"

"کیوں ویسٹ کرتی رہی ہو۔۔۔۔"

منہاج فجر کا جواب دیتا اپنے دوستوں کے بیچ آن بیٹھا تھا۔۔۔۔ فجر، طلحہ،

حارث اور ثنا اُس کے بچپن کے دوست تھے۔۔۔۔ ہمیشہ ہر جگہ اکٹھے رہے

تھے۔۔۔۔ میڈیکل کی فیلڈ بھی تینوں نے ایک ساتھ جوائن کی تھی۔۔۔۔ وہ

سب منہاج کی ماورا کے لیے پسندیدگی سے واقف تھے۔۔۔۔ مگر منہاج

کے اچانک اُس سے دور ہو جانا۔۔۔۔ پھر ماورا کا یونی سے غائب رہنا اور اُس

کے واپس آنے پر منہاج کا اُس کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی نہیں یونی کے

باقی سٹوڈنٹس سمیت اُن سب کے لیے بھی حیران کن تھا۔۔۔۔

مگر منہاج کا ان دنوں موڈ اتنا خراب رہتا تھا کہ اُن میں سے کوئی کچھ پوچھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

"منہاج تم جانتے ہو یونی میں آج کل کیا چل رہا ہے؟"  
اب کی بار ثنا کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی۔۔۔۔  
".... کیا چل رہا ہے؟"

منہاج لا پر واہ انداز میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بولا۔  
سرو قاص اور آصف ہاتھ دھو کر ماورا نور کے پیچھے پڑے ہوئے  
ہیں۔۔۔۔ اور آئی تھنک وہ اُن کا شکار بن بھی رہی ہے۔۔۔۔ اگر اپنی  
"آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہو تو دیکھ لو۔۔۔۔ سامنے کھڑے ہیں۔۔۔۔  
ثنا کے بجائے طلحہ نے تفصیل سے جواب دیتے اُس کی توجہ ماورا کی جانب  
دلوائی تھی۔۔۔۔

منہاج نے فوراً گھوم کر اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں واقعی ماورا سرو قاص  
اور آصف کے ساتھ ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

اُن دونوں کی رپوٹیش پوری یونی میں بہت خراب تھی۔۔۔۔۔ جو لڑکیاں ان کے قریب نظر آتی تھیں۔۔۔۔۔ اگلے چند ہفتوں میں وہ لڑکیاں یونی سے لاپتہ ہو جاتی تھیں۔۔۔۔۔ اُن دونوں کے خلاف بہت سے کیسز چلے تھے۔۔۔۔۔ انہیں یونی سے نکالا بھی گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر ہر طرح کی انویسٹی گیشن کے بعد بھی ان کے خلاف ہوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل پایا تھا۔۔۔۔۔ کچھ وقت کیس چلنے کے بعد انہیں باعزت طریقے سے اس معاملے سے بری کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن لڑکیاں غائب ہونے کا سلسلہ وقفے وقفے سے ابھی بھی جاری تھا۔۔۔۔۔ اُن کی نظر کافی ٹائم سے ماورا پر تھی۔۔۔۔۔ مگر اُس کے منہاج کے ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ ایسا کچھ نہیں کر پائے تھے۔۔۔۔۔ ماورا جیسی حسین چڑیا کو قابو کرنا اُن کی پہلی ترجیح تھی۔۔۔۔۔ یہ سنہری موقع وہ جانے دینا نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔۔



ماورا کو اُن کے ساتھ کھڑا دیکھ منہاج اندر تک جل اُٹھا تھا۔ چاہے وہ ماورا سے جتنی بھی نفرت کا اظہار کرتا مگر اُسے یوں کسی اور کا شکار بنتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ بنا کسی کا لحاظ کیے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن کی سمت بڑھ گیا تھا۔ طلحہ وغیرہ نے روکنے کی پوری کوشش کی تھی مگر وہ اُن سنی کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

"جی سر میں یہ ورک شاپس ضرور اٹینڈ کروں گی۔۔۔"

ماورا اُن کے ہاتھوں سے کوئی لیٹر تھامتی خوشدلی سے بولی تھی۔۔۔ جب منہاج نے اُن کے سر پر پہنچتے ماورا سے وہ لیٹر چھین کر کئی ٹکڑوں میں بانٹ کر واپس اُس کی جانب اُچھال دیا تھا۔۔۔ اُس کا یہ عمل اتنا غیر متوقع اور پھرتی لیے ہوئے تھا کہ ماورا سمیت وہ دونوں بھی اُسے ایسا کرنے سے روک نہیں پائے تھے۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے منہاج؟؟؟"

سرو قاص اُسے وہاں دیکھ آگ بھگولا ہوئے تھے۔۔۔ اُنہیں اپنی دودن کی محنت رائیگاں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ سونے کی چڑیا اپنے ہاتھوں سے نکلتی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ ماورا بھی منہاج کی آنکھوں سے نکلتے غصے کے شعلے دیکھ اپنی جگہ سہم سی گئی تھی۔۔۔۔۔

ابھی تو بہت تمیز سے پیش آیا ہوں۔۔۔ اس لڑکی سے دور رہو تم " دونوں۔۔۔۔۔ ورنہ تمیز اور لحاظ تو بھولوں گا ہی سہی۔۔۔۔۔ بلکہ تم دونوں کبھی اس جگہ بھٹک بھی نہیں پاؤ گے۔۔۔۔۔ اپنی سلامتی چاہتے ہو تو اس سے دور رہو۔۔۔۔۔

منہاج اُنہیں برفیلے لہجے میں اچھے سے وارن کرتا اور اکا ہاتھ تھا مے وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔۔۔ ماورا اُس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

منہاج درانی چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔ میں "تمہاری کوئی زر خرید غلام نہیں ہوں جو تم میرے ساتھ یہ سب کر رہے ہو۔۔۔۔۔"

ماورا کا صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔ وہ اُس کے ہاتھ پر اپنے ناخن گاڑتی غصے سے چلائی تھی۔۔۔ مگر منہاج کے سر پر جوں تک نہ رینگی تھی۔۔۔ وہ اُسی طرح اُسے اپنے ساتھ لیے پارکنگ تک آیا تھا۔۔۔ "گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔۔"

منہاج نے گاڑی کا دروازہ آن لاک کرتے اُسے اندر بیٹھنے کا کہا تھا۔۔۔ اُس کا یہ دھونس بھر انداز ماورا کو مزید پتنگے لگا گیا تھا۔۔۔ "کیوں میں کیوں بیٹھوں تمہاری گاڑی میں؟"

ماورا اُس کا ہاتھ اپنے ناخنوں سے اچھی طرح زخمی کر چکی تھی۔۔۔ اور اب اُس کے مقابل کھڑی اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ میں تمہیں تمہاری اوقات سے بڑھ کر قیمت ادا کرنے کو تیار " ہوں۔۔۔۔ بہت شوق ہے نا تمہیں مردوں کے بیچ رہنے کا تو وہ مرد میں ہی کیوں نہ سہی۔۔۔۔ میں تمہارے اُس کرامت خان کو تمہاری منہ مانگی قیمت ادا کر چکا ہوں۔۔۔۔ اب تمہیں میرے ساتھ چلنا ہی ہو گا۔۔۔۔ تم انکار نہیں کر سکتی۔۔۔۔

منہاج کو ماوراپر بہت غصہ آ رہا تھا کہ وہ اُن کے بارے میں سب جانتے ہوئے بھی، اُن گھٹیا لوگوں کے پاس کھڑی ہی کیوں تھی۔۔۔۔ وہ جانتے بوجھتے خود کو خطرے میں جھونک رہی تھی۔۔۔۔ جس کی سزا تو بنتی ہی تھی۔۔۔۔

منہاج چہرہ اُس کے قریب کرتا اُس کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں میں جھانکتا اُسے لمحہ بھر کو لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔ اُس نے نفی میں سر ہلاتے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ "تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔۔ کرامت ایسا کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔"



کرامت پیسوں کی خاطر کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔ مگر ماورایہ جانتی تھی کہ حائفہ نے اُس کے ہاتھ باندھ رکھے تھے اس معاملے میں۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اُس کی قیمت نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔۔

اس میں اتنی حیرانی کی کیا بات ہے۔۔۔۔ تم نے خود ہی تو کہا تھا۔۔۔۔ کہ "جو تمہاری سب سے زیادہ قیمت لگاتا ہے تم اُس کی ہو جاتی ہو۔۔۔۔ تو پھر آج" پیسوں نے تمہیں میری جھولی میں پھینکا ہے۔۔۔۔

منہاج نے اُسے دوبارہ گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ مگر ماورایہاں سے ہٹنے کی کوشش کرتی صاف انکاری تھی۔۔۔۔ "تم آرام سے نہیں مانو گی۔۔۔۔"

منہاج ہونٹ بھینچے کچھ پل اُس کے بیٹھنے کا ویٹ کرتا رہا تھا۔۔۔ مگر اُسے ٹس سے مس نہ ہوتا دیکھ آگے بڑھ کر اُسے بانہوں میں اٹھا کر گاڑی کے اندر بیٹھا گیا تھا۔۔۔۔ ماوراسکتے کی کیفیت میں اُس کی یہ حرکت دیکھے گئی

تھی۔۔۔۔۔ جواب خود فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ ماورا نے دروازہ  
 کھولنا چاہا تھا مگر وہ پہلے ہی لاک کر چکا تھا۔۔۔۔۔  
 ماورا کو ایک دم منہاج سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔ جو ہونٹوں پر سیٹی  
 کی کوئی شوخ سی دھن بجاتا نکاہیں سامنے روڈ پر مرکوز کیے ڈرائیونگ میں  
 مصروف تھا۔۔۔۔۔

ماورا تو اسی چیز میں اُلجھی ہوئی تھی کہ آخر کرامت اُس کا سودا کیسے کر سکتا  
 تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہیں اُس لالچی شخص سے کسی بھی بات کی اُمید کی جاسکتی  
 تھی۔۔۔۔۔ یہ خیال آتے ہی ماورا کا پورا وجود لرز اُٹھتا تھا۔۔۔۔۔ اُس کا نازک  
 وجود منہاج درانی کا مقابلہ کر پانے سے قاصر تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

بھابھی کیا ہوا ہے؟ سب خیریت ہے نا؟ یہ سب بڑے ڈرائیونگ روم میں  
 "کیوں جمع ہیں؟ کوئی آیا ہے کیا۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے ابھی ابھی آثمیر کی گاڑی تیزی سے پورچ میں آتے دیکھی تھی۔۔۔ گھر کی بڑی خواتین اور مرد حضرات بھی وہاں جمع تھے۔۔۔۔ وہ ابھی سو کر اُٹھی تھی۔۔۔ اس لیے اُسے اندر چلتے معاملے کی کچھ خبر نہیں تھی۔۔۔۔

باہر بھی سب لڑکیوں کے پریشانی زدہ چہرے دیکھ وہ پوچھے بنا نہیں رہ پائی تھی۔۔۔۔

جب ملک زوہان میران پبلس میں آئے تو بھلا خیریت کیسے ہو سکتی "ہے۔۔۔"

ثمرہ بھا بھی تشویش زدہ لہجے میں بولی تھیں۔۔۔ جبکہ اُن کی بات سن کر زنیشہ اپنی جگہ سے ہل گئی تھی۔۔۔۔

"کیا؟؟؟ وہ کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔"

زنیشہ کے منہ سے چیخ کی صورت یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔۔۔۔

"تمہارا رشتہ لے کر۔۔۔۔"

"لالہ اور باقی سب تو بہت غصے میں ہونگے۔۔۔۔"

شمرہ نے اُسے اب تک اندر کی فضا پر امن ہونے کی اصل وجہ بتائی تھی۔۔۔  
جسے سن کر اتنی پریشانی میں بھی زنجیر کے ہونٹوں پر نرم مسکراہٹ بکھر گئی  
تھی۔۔۔



نفیسہ آنی آئی ہیں اور آپ مجھے اب بتا رہی ہیں۔۔۔ مجھے ملنا ہے اُن " سے۔۔۔۔

زنیشہ ہر بات بھلاتی ایک دم بچوں کی طرح ایکسائیٹڈ ہوتے ڈرائنگ روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

زنیشہ پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔ اندر ملک زوہان بھی بیٹھا ہے۔۔۔ تم اُس کے " سامنے کیسے جاسکتی ہو۔۔۔۔ آٹمیر لالہ بہت غصہ کریں گے۔۔۔۔

فریحہ نے اُس کی کلائی تھام کر اُسے روکنا چاہا تھا۔۔۔

پر مجھے نفیسہ آنی سے ملنا ہے۔۔۔ اس کے علاوہ کوئی موقع نہیں ملے گا اُن " سے ملنے کا۔۔۔ اتنے سالوں بعد آئے اس موقع کو گنونا نہیں چاہتی "میں۔۔۔۔

زنیشہ اُن کی کوئی بھی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔۔ بنا اپنے حلیے پر دھیان دیئے وہ ڈرائنگ روم میں قدم رکھ چکی تھی۔۔۔۔

@@@@@@

ٹی پنک گھٹنوں سے نیچے آتے کلیوں والے سمپل سے فراک میں جس کے کناروں پر پنک کلر کی ہی نفیس سی موتیوں کی لیس لگائی گئی تھی، چوڑی دار بازو، گھنے بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا کی گئی تھی، سونے کی وجہ سے جس میں سے بالوں کی بہت سی لٹیں نکل کر اُس کے چہرے کے گرد بکھر گئی تھیں۔۔۔ ریشیمی دوپٹہ سلکی بالوں سے پھسل کر کندھوں پر لڑھکا ہوا تھا۔۔۔ گلابی سوٹ میں اُس کا پورا چہرہ اگلابیاں چھلکا تا دیکھنے والوں کو اپنا اسیر کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔

وہ اندر داخل ہوتی بنا ارد گرد غور کرتی سیدھی نفیسہ بیگم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ اُس کے چہرے پر چھلکتی انوکھی خوشی وہاں بیٹھے تمام افراد کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

نفیسہ بیگم بھی زہنشہ کو وہاں دیکھ بہت خوش ہوئی تھیں۔۔۔ اور اپنی جگہ سے اُٹھتے اُسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

نفیسہ بیگم کے ساتھ ہی صوفے پر براجمان زوہان اور سامنے والے صوفے پر بیٹھے آڑمیر دونوں نے ہی بے اختیار غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔  
 زینشہ کا اس حلیے میں سب کے سامنے آنا انہیں بہت ناگوار گزرا تھا۔۔۔  
 بہت غور سے ان دونوں کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتیں شمسہ بیگم سے ان کا یہ عمل پوشیدہ نہیں رہ پایا تھا۔۔۔ وہ اپنے ہونٹوں پر اُڑتی بے ساختہ مسکراہٹ روک نہیں پائی تھیں۔۔۔

یہ دونوں جو ایک دوسرے کے جانی دشمن بنے بیٹھے تھے۔۔۔ ان کی بہت سی باتیں اور عادتیں ایک جیسی تھیں۔۔۔ جس بات کو جانتے ہوئے بھی وہ بہت آسانی سے نظر انداز کیے ہوئے تھے۔۔۔

ان دونوں کے لیے زینشہ بہت اہم تھی۔۔۔ دونوں ہی اُسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔ مگر ہمیشہ ان کی دشمنی میں سب سے زیادہ تکلیف زینشہ نے ہی برداشت کی تھی۔۔۔ وہی سب سے زیادہ پستی آئی تھی۔۔۔

شمسہ بیگم جانتی تھیں کہ اس دشمنی کو ختم بھی زینشہ ہی کر سکتی تھی۔۔۔ مگر وہ اپنے خاندان والوں کی مخالفت مول لے کر زینشہ کا رشتہ زوہان سے نہیں کروا سکتی تھیں۔۔۔۔

"کیسا ہے میرا بچہ؟"

اُسے خود سے علیحدہ کرتے اُس کی پیشانی پر کب رکھتے نفیسہ بیگم محبت سے چور لہجے میں بولی تھیں۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ آپ کیسی ہیں؟"

زینشہ اُن کے ہاتھ تھامے جو اب اُسی محبت سے گویا ہوئی تھی۔۔۔۔ جب اچانک اُس کی نظر نفیسہ بیگم کے دائیں جانب بیٹھے زوہان پر پڑی تھی۔۔۔۔ جو اُس کا سب کز نز کے سامنے سر سے دوپٹہ اُترا ہونے کی وجہ سے اُسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔ زینشہ نے فوراً نگاہیں اُس کی جانب سے پھیر لی تھیں۔۔۔۔ اُس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔ وہ سمجھ



نہیں پائی تھی کہ آخر زوہان اُسے اتنے غصے سے کیوں گھور رہا ہے۔۔۔۔

آخر اُس نے غلط کیا کیا تھا۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ اُن دونوں میں سے کوئی زینشہ کے کندھوں سے لڑھکتے دوپٹے کو دیکھ کر بھڑک اٹھتا شمسہ بیگم خود ہی اٹھ کر آگے بڑھی تھیں۔۔۔ اور نامحسوس طریقے سے زینشہ کا دوپٹہ اُس کے سر پر ڈالتے وہ اُسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔

"زینشہ بیٹا آنی سے مل لیا اب آپ جاؤ۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے نہایت دھیمی آواز میں بولتے اُسے وہاں سے جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔۔ زینشہ ابھی نفیسہ بیگم سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ماں کی آنکھوں کا اشارہ سمجھتی بُرے بُرے منہ بناتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔ زینشہ کے ہی رشتے کی بات چلنے کی وجہ سے وہاں جو پہلے ماحول بہت گرم تھا اُس کے اچانک آجانے کی وجہ سے اب کچھ حد تک بہتری آگئی تھی۔۔۔۔

زنیشہ آج بھی جس محبت سے نفیسہ بیگم سے ملی تھی وہ بات کسی کے لیے بھی  
نظر انداز کیے جانے کے قابل نہیں تھی۔۔۔

یہ دیکھ جہاں ملک زوہان کی آنکھوں کی روشنی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ وہیں  
آڑ میر میران کا غصے کے مارے ہونٹ مزید بھینچ گئے تھے۔۔۔

زنیشہ تم کبھی تو دماغ استعمال کر لیا کرو۔۔۔ کچھ کرنے سے پہلے۔۔۔۔"

نفیسہ خالہ تم سے ملنے نہیں بلکہ ملک زوہان کے لیے تمہارا رشتہ مانگنے آئی  
ہیں۔۔۔ اور تم اُن سے ایسے گرمجوشی سے مل رہی ہو۔۔۔۔ جیسے دل و جان  
"سے راضی ہو اس رشتے کے لیے۔۔۔۔"

اُس کے باہر آتے ہی فریحہ نے اُسے آڑھے ہاتھوں لیا تھا۔۔۔۔

اندر میرے لالہ بھی بیٹھے ہیں۔۔۔ اور میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں"

وہ مجھے کبھی ملک زوہان کے حوالے نہیں کریں گے۔۔۔۔ چاہے وہ جو بھی  
کر لے۔۔۔۔ نفیسہ آنی سے ملنے کا موقع اتنے ٹائم بعد ملا میں کیسے نہ جاتی اُن  
"سے ملنے۔۔۔۔"

زنیشہ کو لمحے بھر کے لیے فریحہ کی بات نے تشویش میں مبتلا کیا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ پورے اعتماد سے بولتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

حاعفہ دروازہ ہولے سے ناک کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی آٹومیر نے اُس سے کوئی فائل مانگی تھی۔ وہی پروف ریڈ کر کے وہ اُسے دینے آئی تھی۔۔۔

وہ ٹیبل کے قریب آن پہنچی تھی۔ مگر آٹومیر کمینیاں ٹیبل پر جمائے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں بند کیے اُن پر ٹھوڑی رکھے بیٹھا بظاہر اُس کی جانب دیکھتا نجانے کس سوچ میں مبتلا تھا۔ حاعفہ سمجھ سکتی تھی کہ آٹومیر کی نگاہیں اُسی پر جمی ہوئی ہیں۔۔۔ مگر وہ سوچ کچھ اور رہا ہے۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں تیرتے سرخ ڈورے کسی خاص بات کی جانب اشارہ کر رہے تھے۔۔۔ نجانے کیوں حاعفہ کو وہ بے چین سا لگا تھا۔۔۔ مگر اُس میں

ہمت نہیں تھی یہ پوچھنے کی اور نہ ہی حیثیت۔۔۔۔۔ اس لیے وہ اُس کے  
 بولنے کا انتظار کرتی چپ چاپ کرسی پر ٹک گئی تھی۔۔۔ اُس نے ہولے سے  
 نگاہیں اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تھا۔۔۔ چوڑی کشادہ پیشانی پر لاتعداد  
 شکنوں کا جال بچھا ہوا تھا۔۔۔ چہرے کے تاثرات میں مزید کھر در اپن اتر آیا  
 تھا۔ حائفہ یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ یہ شخص اُس کے دل کو پہلی نظر  
 میں بھا گیا تھا۔ مگر اُسے تفصیل سے دیکھنے کا موقع آج مل رہا تھا۔۔۔ حائفہ  
 بھی بنا اُس کی محویت توڑے یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔  
 اگلے دس منٹ بعد بھی آڑ میر ویسے ہی بیٹھا رہا تھا۔۔۔  
 حائفہ کو اب عجیب سا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔  
 "سر آپ نے فائل منگوائی تھی۔۔۔"  
 حائفہ نے دھیمے لہجے میں اُسے مخاطب کیا تھا۔۔۔  
 اُس کے ایک دو بار مزید پکارنے پر کہیں جا کر آڑ میر اپنی گہری سوچ سے باہر  
 آیا تھا۔۔۔



"آئم سوری۔۔۔ آپ کب آئیں؟؟؟"

حاعفہ کو آثمیر کا موڈ کافی خراب لگا تھا۔۔۔

"سرپندرہ منٹ پہلے۔۔۔"

حاعفہ چہرہ اچھکائے شرمندہ لہجے میں ایسے بولی تھی۔۔۔ جیسے اس میں اُسی کی غلطی ہو۔۔۔

"تو پندرہ منٹ سے آپ ایسے ہی بیٹھی ہیں یہاں۔۔۔"

آثمیر نے اُس کی بات پر دلچسپی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔ جو جب بھی اُس کے سامنے ہوتی، اُس سے بات کر رہی ہوتی تو اُس کا سر ایسے ہی جھکا ہوتا۔۔۔

"جی۔۔۔"

حاعفہ شرمندگی سے چور لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اُسے کیا بتاتی پچھلے پندرہ منٹ سے وہ اُسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔ اور اُس کے نقوش اچھی طرح ازبر کر چکی تھی۔۔۔

اُس نے جس طرح مجرمانہ انداز میں اس بات کا اقرار کیا تھا۔۔۔ آثمیر چاہنے کے باوجود اپنے ہونٹوں پر اُڈ آنے والی مسکراہٹ کو روک نہیں پایا تھا۔۔۔ حاعفہ اُس کی گہری نگاہیں خود پر مرکوز کرتی پزل ہوئی تھی۔۔۔ آپ پلیز فائل دیکھا دیں مجھے جہاں مسٹیکس ہائی لائٹ کی ہیں آپ " نے۔۔۔

آثمیر اُس کے ماتھے پر جگمگاتے پسینے کے ننھے ننھے قطرے دیکھ فوراً سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔ اُس کے خلاف مزاج اتنے نرم انداز کے باوجود حاعفہ کا اُس سے اتنا گھبرانا وہ اب تک سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔

"جی سر۔۔۔ میں نے تمام غلطیوں کی نشاندہی کر دی ہے۔۔۔"

حاعفہ نے فائل اُس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔ ابھی آثمیر نے فائل تھامی ہی تھی جب اُس کے پرائیویٹ فون پر شمسہ بیگم کی کال آنے لگی تھی۔۔۔ آثمیر نے فائل اپنے سامنے رکھتے فوراً کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

کچھ دیر وہ خاموشی سے دوسری جانب سے کہی جانے والی باتیں سنتا رہا تھا۔۔۔ حائفہ نے کن اکھیوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے چہرے کے تاثرات دوسری جانب سے بات سنتے مزید سخت ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

اماں سائیں۔۔۔ معاف کیجئے گا مگر آپ خاندان والے جتنے بھی لاجس دیں۔۔۔ جو مرضی کریں۔۔۔ میں اپنی بہن کو کبھی زوہان کے حوالے نہیں کروں گا۔۔۔ زینشہ کی شادی ہوگی تو ذیشان سے۔۔۔ آپ سب "لوگ اچھی طرح ازبر کر لیں۔۔۔"

آزمیر کا لہجہ دو ٹوک تھا۔۔۔ جس میں ہر طرح کی نرمی مفقود تھی۔۔۔ کیونکہ یہاں بات اُس کی لاڈلی بہن کی تھی۔۔۔

مگر آزمیر یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ زوہان زینشہ سے محبت کرتا "ہے۔۔۔ بچپن کی منگ ہے وہ اُس کی۔۔۔ اور اُس کی جنونی طبیعت سے بھی ہم سب اچھے سے واقف ہیں۔۔۔ وہ خود کو اور زینشہ کو ختم کر دے مگر

کسی اور کا ہونے نہیں دے گا۔۔۔ اُسی کی بلیک میلنگ میں آکر زینشہ خود کشی کی کوشش بھی کر چکی ہے۔۔۔ میں اپنی بیٹی کو کسی صورت کھو نہیں سکتی۔۔۔ زوہان کبھی بھی زینشہ سے ہماری اس دشمنی کا بدلہ نہیں لے گا۔۔۔ اور وہاں نفیسہ بھی ہے۔۔۔ کیا پتا ہمارے اس قدم سے زوہان کے دل میں موجود نفرت کچھ حد تک کم ہو جائے۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم آج پوری طرح زوہان کی وکیل بنی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

وہ ایک پاگل، گھٹیا دماغ کا ایک کریکٹرلیس انسان ہے۔۔۔ میں اُسے کبھی "اپنی بہن نہیں دے سکتا۔۔۔ اور ہمارے خلاف اپنے دل میں نفرت اُس نے خود بھری ہے۔۔۔ نکالے گا بھی وہ خود۔۔۔ میں اُس کی شکل دیکھنے کا روادار بھی نہیں ہوں۔۔۔ اور آپ لوگ اُسے میرے سر پر بیٹھانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ زینشہ سے شادی بھی وہ صرف مجھے بلیک میل کرنے کے لیے کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ اگر محبت کرتا تو میری بہن کو حرام موت مرنے کی نوبت پر نہ پہنچاتا۔۔۔۔۔ آپ سب لوگ جس طرف جارہے ہیں۔۔۔۔۔ مجھے



ہمیشہ اُس کے مخالف سمت ہی پائیں گے۔۔۔۔۔ زینشہ اور زوہان کی منگنی میں  
توڑ چکا ہوں۔۔۔۔۔ اب زوہان کا زینشہ سے کسی قسم کا کوئی رشتہ نہیں  
ہے۔۔۔۔۔"

آزمیر شدید غصے میں بول رہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ حاعفہ کو اس وقت وہ ریسٹورنٹ  
والے دن سے بھی زیادہ غصے میں لگا تھا۔۔۔۔۔ شدید غصے میں اُس کا چہرہ لال  
اور کنپٹی کی رگیں باہر ابھر آتی تھیں۔۔۔۔۔

اُس کے مضبوط ہاتھ کی گرفت موبائل فون پر مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔  
اور اگر زینشہ بھی زوہان سے شادی کرنا چاہتی ہوئی تب بھی تم ایسے کی  
"مخالفت کرو گے۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے بہت سوچ سمجھ کر یہ پتا پھینکا تھا۔  
آزمیر کے لیے ہر چیز لمحہ بھر کے لیے ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
"اُس نے ایسا کہا آپ سے۔۔۔۔۔"

آزمیر نے تنے نقوش کے ساتھ با مشکل خود پر ضبط کرتے پوچھا تھا۔

اُس نے تو نہیں کہا مگر روز صبح اُس کے تکیے کے نیچے پڑی زوہان کی تصویر "  
"اُس کے دل کا حال بیان کرتی ہے مجھ سے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے بنا کچھ چھپائے اپنی بیٹی کی خوشی کی خاطر اُس کا سچ بتا دیا تھا۔۔۔  
"کیا اب بھی اعتراض ہے تمہیں اس رشتے سے۔۔۔۔؟؟"

شمسہ بیگم کو آڑ میر کا خاموش ہونا اُس کی کمزوری محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔  
آپ بات کر لیں زینشہ سے اگر وہ اس رشتے کے لیے رضامند ہے تو ٹھیک "  
ہے۔۔۔۔ آپ سب لوگ جو مرضی کرنا چاہیں کریں۔۔۔۔ مگر میری ایک  
بات یاد رکھ لیں کہ جو شخص ملک زوہان سے رشتہ جوڑے گا اُسے پہلے مجھ  
سے تعلق توڑنا پڑے گا۔۔۔ چاہے وہ آپ ہوں، زینشہ ہو یا خاندان کا کوئی  
بھی فرد۔۔۔۔ مجھے دھوکے باز لوگوں سے سخت نفرت ہے۔۔۔۔ اور  
زوہان تو اپنے نام اس سے بھی بڑے گناہ لکھوا چکا ہے۔۔۔۔ اُسے کسی صورت  
"معافی نہیں مل سکتی۔۔۔۔"

آژ میر شمسہ بیگم کا جواب سنے بغیر فون کاٹ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کی ایک ایک بات سنتی حاعفہ تو اُس کے آخری ادا کیے الفاظ میں ہی اٹک گئی تھی۔ وہ بھی تو آژ میر میران کو دھوکا ہی دے رہی تھی۔ اُس کا پتا نہیں آگے چل کر کیا انجام ہونے والا تھا۔

چلیں ہمیں سائٹ پر جانا ہے۔۔۔ کنسٹرکشن کا کچھ کام چیک " کرنے۔۔۔۔۔

آژ میر حاعفہ کی دی گئی فائل واپس ٹیبل پر پڑتے خراب موڈ کے ساتھ بولتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ حاعفہ اُس کا اتنا خراب موڈ دیکھتی مزید سہم گئی تھی۔۔۔ کیونکہ اب آژ میر کے چہرے پر اُس کے لیے مخصوص رہتی نرمی اب مفقود تھی۔۔۔

وہ اتنی تیزی سے باہر نکلا تھا کہ حاعفہ کو بھاگ کر ہی اُس کے قریب پہنچنا پڑا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

منہاج کی گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے رکی تھی۔۔۔ راستے میں وہ فون پر  
 نجانے کس کس سے کیا کیا بات کرتا آیا تھا۔۔۔ ماورا تو اُس کے تاثرات دیکھ  
 کر ہی پریشان ہوتی رہی تھی۔۔۔ بظاہر خود کو نارمل دیکھانے کی کوشش  
 کرتے اندر سے اُس کا دل ہول رہا تھا۔۔۔ نجانے یہ شخص اُسے کہاں لے آیا  
 تھا۔ وہ منہاج کے غصے سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ جو غصے میں کچھ  
 بھی کر سکتا تھا۔۔۔ دوسروں کی غلطی معاف کرنے میں وہ ہمیشہ کم ظرف  
 ہی رہا تھا۔۔۔

"نگلو باہر۔۔۔۔۔"

اُسے اسی طرح گاڑی میں جمادیکھ وہ اُس کی جانب کا دروازہ کھولتا اُسے خوشمگنی  
 نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"نہیں آؤں گی میں باہر۔۔۔۔۔ مجھے واپس یونی چھوڑ کر آؤ۔۔۔۔۔"

ماورا ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی تھی۔۔۔ یہاں ارد گرد کافی آؤٹ کلاس لوگوں کا  
 آنا جانا لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔ سامنے انٹرنس پر بھی اسلحہ اٹھائے باوردی گارڈز



موجود تھے۔ ماورا کو پورا یقین تھا منہاج یہاں اُس سے کوئی زبردستی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

مگر وہ منہاج درانی ہی کیا جو کسی کا لحاظ کر جائے۔۔۔۔۔  
 "مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہیں میری قربت اتنی پسند ہے۔۔۔۔۔"  
 منہاج بنا لوگوں کا خیال کیے اُسے بازو سے تھام کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ ماورا کی اپنی مزاحمت کی وجہ سے اُس کا سر زوردار طریقے سے گاڑی سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔۔  
 "اوہ آئم سوری۔۔۔۔۔"

ماورا سے بھی پہلے منہاج نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے سے سہلایا تھا۔۔۔ ماورا کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ منہاج بے اختیاری میں اُس کا سر سہلانے لگا تھا۔۔۔ مگر جیسے ہی ماورا نے اچھنبے سے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔ منہاج فوراً ہاتھ واپس کھینچ گیا تھا۔۔۔ ماورا عجیب سی کیفیت کا شکار یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ جو شخص اُس کی زرا سی تکلیف پر ایسے

ری ایکٹ کر رہا تھا۔۔۔ وہ بھلا اُسے کسی بڑی افیت سے دوچار کیسے کر سکتا تھا۔۔۔ ماورا کا دل ایک دم مطمئن ہوا تھا۔۔۔۔

منہاج نگاہیں پھیرتے ایسے اجنبی بنا تھا جیسے ابھی تھوڑی دیر پہلے بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہو اُس سے۔۔۔۔

اب کی بار ماورا بنا کوئی مزاحمت کیے خاموشی سے اُس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔۔ ریسپشن پر آ کر منہاج نے اپنے مطلوبہ روم کی کیزلی تھیں۔۔۔۔ ماورا کا دل لمحہ بھر کو خوفزدہ ہوا تھا مگر وہ منہاج درانی کو آج آزمانا چاہتی تھی۔۔۔۔ کہ کیا جس شخص سے اُس نے محبت کی وہ اس قابل تھا بھی یا نہیں۔۔۔۔

منہاج اُسے لیے ایک شاندار سے روم میں انٹر ہوا تھا۔۔۔ ماورا کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ پھر بھی بہت مشکل سے خود کو کمپوز کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

"کک کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟"

ماورائے آخر کار چپ توڑتے رخ موڑے فون پر مصروف منہاج سے پوچھ  
ہی لیا تھا۔۔۔

بتایا تو تھا۔۔۔۔۔ کس لیے لے کر جا رہا ہوں تمہیں۔۔۔۔۔ ویسے بھی بند "  
کمرے میں کسی غیر مرد کے ساتھ ایک طوائف زادی کی حقیقت کیا ہوتی  
ہے۔۔۔۔۔ مجھ سے زیادہ اچھی طرح تو تم بتا سکتی ہو۔۔۔۔۔ آخر کو تجربہ رکھتی ہو  
"اس کا۔۔۔۔۔

منہاج نے اپنا موبائل فون بیڈ پر اچھالتے اُس کی جانب پیش قدمی کی  
تھی۔۔۔ جبکہ اپنے بارے میں اُس کے اتنے گھٹیا الفاظ پر ماورا کی آنکھوں  
سے آنسو رواں ہوئے تھے۔۔۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

ماورا سرنفی میں ہلاتی اپنی جگہ پر جمی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ آخر میں بھی تو ایک مرد ہوں۔۔۔۔۔ جسے تم نے اپنی "  
" جھوٹی محبت کے جال میں پھانسنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

منہاج اُس کے مد مقابل آتا اُس کی بھیگی آنکھوں میں اپنی لال آنکھیں  
 گاڑتے سفاکیت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کیونکہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔۔۔ محبت کرنے والے عزت کے "

" محافظ ہوتے ہیں لٹیڑے نہیں۔۔۔

ماورا کا یقین ابھی بھی اُس پر قائم تھا۔۔۔

"وہی محبت جس کی دھجیاں اڑا دیں تم نے۔۔۔۔۔"

منہاج کو اپنے لیے اُس کی آنکھوں میں تیرتا یقین مزید آگ لگا رہا تھا۔۔۔

"میں نے جو غلطی کی تھی تم مجھے اُس کی سزا دے چکے ہو۔۔۔۔۔"

ماورا نے اُسے اُس کی بے رحمی کا احساس دلانا چاہا تھا۔۔۔

میرے نزدیک وہ سزا کم تھی۔۔۔ تمہارے دھوکے کے بعد سے میرے "

دل کا سکون چھن چکا ہے مجھ سے۔۔۔ کسی صورت قرار نہیں مل رہا

مجھے۔۔۔ آج وہی دوبارہ حاصل کرنے کے لیے تمہیں یہاں لایا

"ہوں۔۔۔"



منہاج نے بات کے اختتام پر اُس کی کمر میں بازو جمائل کرتے اُسے اپنے  
نزدیک کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

ماورا پھٹی پھٹی نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھتی اُس سے فاصلہ رکھنے کی  
کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

یہ شخص ایک بار پھر اُس کے بھروسے کو چکنا چور کرنے والا تھا۔۔  
جس لڑکی نے کوٹھے پر رہ کر اپنی عزت محفوظ رکھی تھی۔۔۔ وہ آج اپنی  
محبت کے ہاتھوں لٹنے کے در پر تھی۔۔۔۔

"پلیز مت کرو ایسا۔۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔۔۔"

ماورا کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو چکی تھیں۔۔۔

تو ٹھیک ہے۔۔۔ پھر میری دوسری شرط ماننے کے لیے راضی"

"ہو جاؤ۔۔۔۔ اس چیز سے بچ جاؤ گی۔۔۔۔

منہاج نے اُسے جتنا خوفزدہ کرنا تھا کر لیا تھا۔۔۔۔ اب وہ اُسے اپنے اصل  
مقصد کی جانب لایا تھا۔۔۔۔

اُس کی بات پر ماوراہمہ تن گوشہ ہوئی تھی۔۔۔

ساتھ والے روم میں نکاح خواں اور گواہان تیار بیٹھے ہیں۔۔۔۔ ابھی اور " اسی وقت اپنے تمام جملہ حقوق میرے نام کر کے مجھ سے حلال رشتہ قائم کر لو۔۔۔۔ چوائس تمہارے پاس ہے حلال رشتہ یا حرام رشتہ جو بھی رکھنا " چاہو مجھے منظور ہے۔۔۔۔

منہاج کی گرفت ڈھیلی پڑنے پر ماورا اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔ اُس کے الفاظ ماورا پر آتش فشاں بن کر پھٹے تھے۔۔۔ وہ اُسے ایک دلدل سے نکال کر دوسری میں پھینکنا چاہتا تھا۔

اُسے حاحفہ کی نصیحتیں، کرامت کی دھمکیاں سب یاد تھیں۔۔۔ وہ حاحفہ کے لیے زندگی مزید مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔۔ اور یہ بھی جانتی تھی کہ منہاج اُس سے یہ نکاح کس دلی خواہش کے تحت محبت میں آکر نہیں کر رہا تھا۔۔۔ بلکہ اپنے اندر لگی انتقام کی آگ بجھانے کے لیے کر رہا تھا۔۔۔ ایک طوائف کو اپنے نکاح میں لینے کے لیے بہت حوصلہ چاہیے تھا۔۔۔ اور اگر

وقتی طور پر جذبات میں آکر منہاج یہ قدم اٹھا رہا تھا تو اسی طرح کس دن اُس نے کہ نکاح ختم بھی کر دینا تھا۔۔۔۔

ماورا کے لیے زندگی کبھی بھی آسان نہیں رہی تھی۔۔۔ مگر اس وقت وہ اپنی زندگی کے عجیب دوہرائے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش یعنی کہ منہاج درانی سے نکاح وہ آج پوری ہو رہی تھی۔ مگر جس طرح ہو رہی تھی۔۔۔ ماورا اُس دے بہتر مرنا پسند کرتی تھی۔۔۔۔

اُس نے بے بسی سے منہاج کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کہ شاید اس سنگدل کو اُس پر رحم آجائے۔۔۔ مگر وہاں کسی قسم کی نرمی کا احساس موجود نہیں تھا۔۔۔ منہاج نے اُسے پانچ منٹ دیئے تھے سوچنے کے لیے۔۔۔ جس کے بعد ماورا ابھیگے چہرے کے ساتھ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

ماوراکا چہرا جھکا ہوا تھا جبکہ اُس کی رضامندی منہاج درانی کی آنکھوں میں  
 واضح چمک بھر گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اُسے بلیک میل کرنے میں کامیاب ہو چکا  
 تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@

زوہان میں آپ سے یہ بات پہلے بھی پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ٹائم نہیں "  
 مل پایا۔۔۔۔۔ کیا آپ زینشہ سے یہ رشتہ محبت کی وجہ سے جوڑنا چاہتے ہیں  
 "یا کسی انتقام کی تکمیل کی خاطر۔۔۔۔۔  
 نفیسہ بیگم زوہان کے قریب صوفے پر براجمان ہوتیں جا نچتی نظروں سے  
 اُس کی جانب دیکھے گئی تھیں۔۔۔۔۔  
 "آپ کو کیا لگتا ہے؟"

اپنے سامنے کھلے لیپ ٹاپ پر مصروف انداز میں کام کرتے وہ اُسی سنجیدگی  
 کے ساتھ جواباً نہیں سے سوال کر گیا تھا۔۔۔۔۔



میرادل کہتا ہے میرا زوہان اپنی نفرت میں مر کر بھی زنیثہ کو استعمال نہیں " کرے گا۔ مگر دوسری جانب یہ بھی سچ ہے کہ ملک زوہان آثمیر میران کو تکلیف پہنچانے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔۔ اور زنیثہ آثمیر کے جگر کا ٹکڑا ہے۔۔۔ آثمیر کوہرانے یا توڑنے کی سب سے آسان کڑی " زنیثہ ہی ہے۔۔۔۔

نفیسہ بیگم نے صاف گوئی سے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔۔۔  
 اُن کی بات سنتے زوہان کے چہرے پر تلخی بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔  
 میں بس اتنا ہی جواب دینا چاہوں گا کہ آپ کا دل بالکل ٹھیک کہتا ہے۔۔۔  
 اور رہی بات محبت کی تو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ مجھے کوئی محبت و حبت نہیں ہے زنیثہ سے۔۔۔ وہ میری بچپن کی منگ ہے تو دلہن بھی اُسے میری ہی " بننا چاہیے۔۔۔۔۔

زوہان نے نپے تلے الفاظ میں اُنہیں اُن کے سوالوں کے جواب دے دیئے تھے۔۔۔۔

جبکہ اُس کے آخری جملے پر نفیسہ بیگم اپنی مسکراہٹ ضبط نہیں کر پائی  
تھیں۔۔۔۔

"مجھے ایک اور بات بھی کنفیوز کر رہی۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے اپنے لاڈلے کے وجیہہ چہرے کو نگاہوں کے فوکس میں لیے  
کہا۔۔۔۔

"کوئی بات۔۔۔۔"

زوہان اُسی طرح مصروف انداز میں بولا۔۔۔۔

ملک زوہان جو کسی سے نہیں ڈرتا۔۔۔ اپنے دشمنوں کو جوتے کی نوک پر  
رکھتا ہے، جس کے آگے اُس کے مخالفین زیادہ دیر ٹک نہیں پاتے۔۔۔ وہ

بھلا محبت سے اتنا ڈرتا کیوں ہے؟؟ محبت کے نام پر اُس کے چہرے کی

"ہوائیاں کیوں اڑ جاتی ہیں۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم کی بات پر زوہان کے متحرک ہاتھ پل بھل کے لیے ر کے

تھے۔۔۔ اُس نے نگاہیں گھما کر نفیسہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جن کی مسکراہٹ اُس سے پوشیدہ نہیں رہ پائی تھی۔۔۔  
 ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ نہ ہی مجھے کسی سے محبت ہے اور نہ ہی میں محبت نامی "  
 بلا سے ڈرتا ہوں۔۔۔ لگتا ہے مجھے اپنا باقی کا کام سٹڈی میں ہی جا کر کرنا  
 "ہوگا۔۔۔"

زوہان اُن کی شرارت سمجھتا وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔ جبکہ نفیسہ بیگم اُس کے  
 یوں محبت کے نام پر کھسک جانے پر مسکرا دی تھیں۔۔۔۔  
 اُنہیں شمسہ بیگم کے وہاں سے آتے وقت کہے الفاظ بالکل ٹھیک لگے  
 تھے۔۔۔ زینشہ ہی ان دونوں کے درمیانی فاصلے کم کر کے ان کی نفرت  
 واپس محبت میں بدل سکتی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

فری کیا ہر ٹائم یہ انڈین فضول ڈرامے دیکھتی رہتی ہو۔۔۔ جب دیکھو یہ "  
 ناگن ہی چلتی رہتی ٹی وی پر۔۔۔ بھلا ناگن بھی ہیر وئن ہو سکتی ہے۔۔۔  
 "پاگل لوگ۔۔۔"

زنیشہ کامزاج کافی چڑچڑاسا ہو رہا تھا تھا۔۔

اس لیے لاؤنج میں آکر فائقہ اور فریحہ کو پوری محویت سے پھرنا گن ڈرامے میں گم دیکھتی لتاڑنے کے ساتھ ساتھ اُن کے ہاتھ سے ریموٹ چھین گئی تھی۔۔۔

"زنیشہ چینل چینج مت کرنا۔۔۔ بہت مزے کا سین چل رہا ہے۔۔۔۔"

فریحہ اُسے باز رہنے کا کہتی پوری طرح ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھیں۔۔۔

مگر زنیشہ کی تو ویسے ہی سانپوں سے جان جاتی تھی۔۔۔ وہ اتنے خوفناک سین نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ اس لیے اُس نے فوراً ہی چینل چینج کر دیا تھا۔۔۔

"زنیشہ ریموٹ واپس کرو۔۔۔ سین گزر جائے گا۔۔۔"

وہ دونوں اُس پر جھپٹیں ریموٹ چھیننے کی تگ و دو میں تھیں۔۔۔ جب اچانک کانوں پر پڑتی آواز نے اُنہیں سکریں پر چلتے مناظر کی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔ ایک دوسرے سے ہٹتے اُنہوں نے نظریں سکریں پر گھمائی



تھیں۔۔۔۔۔ جہاں دیکھائی جانے والی خبر زینشہ کے چہرے سے سارا خون  
نچوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

ملک کی نامور ہستی ثمن خان ملک زوہان کی بانہوں میں جھولتی اُس کے  
انتہائی قریب ہونے کی کوشش کرتی پورے استحقاق سے دیکھنے والوں کو  
زوہان سے اپنی نزدیکیوں کی ساری داستان سنار ہی تھی۔  
زینشہ جو تھوڑی دیر پہلے فل مستی کے موڈ میں تھی۔۔۔۔۔ اس وقت اُس کا چہرا  
لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان میٹنگ میں بڑی تھا۔۔۔ اُس کا موبائل اُسکے پرسنل اسٹنٹ کا مران  
کے پاس تھا۔۔۔ جس پر زینشہ کی پانچ مس بیلز آچکی تھیں۔۔۔ مگر کا مران  
زوہان کو کال کے بارے میں آگاہ کر کے اُس کی میٹنگ خراب نہیں کرنا  
چاہتا تھا۔

کیونکہ زوہان کی جانب سے کی جانے والی ڈانٹ برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔۔

ماوراپنی سسکیوں کا گلا گھونٹتی جھکے ہوئے چہرے کے ساتھ بیٹھی سامنے پڑے نکاح نامے کو گھور رہی تھی۔۔۔۔ منہاج کی شاید کوئی ملازمہ تھی جو روم میں اُس کے ساتھ موجود تھی۔۔۔۔ ابھی کچھ دیر مولوی صاحب اُس کے پاس نکاح نامہ لے کر آئے تھے۔۔۔۔

ماوراس وقت ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔ مگر اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔۔۔۔ اُس نے لرزتے کانپتے ہاتھوں سے پین اٹھاتے نکاح نامے پر سائن کر دیئے تھے۔۔۔۔ اُس نے اپنا آپ اُس شخص کے نام کر دیا تھا۔۔۔۔ جسے اُس نے دل و جان سے چاہا تھا۔۔۔۔ سچی محبت کی تھی اُس سے۔۔۔۔ مگر منہاج درانی نے اُس پر اعتبار نہیں کیا تھا۔۔۔۔ اور اُس کے دل کو مزید تکلیف سے دوچار کر دیا

تھا۔۔۔ اب نجانے وہ اُسے آگے کیا سزا دینے والا تھا۔۔۔ آنے والے لمحوں کا سوچتے ماورا کا خوف کے مارے بُرا حال تھا۔۔۔

نکاح ہوئے آدھا گھنٹا گزر چکا تھا۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے ملازمہ بھی جا چکی تھی۔۔۔ مسلسل رونے اور زہنی ٹنشن کی وجہ سے ماورا کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔۔۔ اس لیے وہ صوفے کے ہینڈ پر سر ٹکاتی آنکھیں موندے زرا ساریلیکس انداز میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

رات کو بھی امپورٹنٹ اسائنمنٹ تیار کرتے وہ بہت دیر سے سوئی تھی۔۔۔ زرا سا کمفر ٹیبل ہونے کی وجہ سے وہ کب غنودگی میں چلی گئی اُسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔۔

سب لوگوں کو رخصت کرتے منہاج روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔ جہاں وہ اُسے صوفے پر سکڑی سمٹی بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔

وہ دبے قدموں سے چلتا اُس کے قریب صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔ ماورا کا  
 آدھا چہرہ اُس کے سامنے تھا۔۔۔ جہاں سے وہ اتنا تواندازہ لگا چکا تھا کہ اُس کی  
 نئی نویلی زوجہ محترمہ گہری نیند میں جا چکی ہیں اس وقت۔۔۔۔۔  
 منہاج کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ ماورا کو اُس کی یہ بات سزا لگی بھی تھی یا کہیں یہ  
 اُس کے لیے سکون کا باعث تھی۔۔۔ جس بے فکری سے وہ سو رہی  
 تھی۔۔۔ لگ تو یہی رہا تھا۔۔۔

یہ خیال آتے ہی منہاج نے بنا ایک سیکنڈ کی دیر کیے اُسے کلائی سے تھام کر  
 اپنی جانب کھینچ کر اُسے پوری طرح اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔  
 ماورا جو کہ گہری نیند میں جا چکی تھی۔۔۔ اس شدید جھٹکے پر چہرے پر  
 خوفزدہ تاثرات سجائے آنکھوں میں نا سمجھی بھرے اُس کی جانب دیکھتی وہ  
 لمحہ بھر کو منہاج درانی کو مسمراؤں سا کر گئی تھی۔۔۔ پوری طرح سے واں ہر نی  
 جیسی آنکھیں اُسے اپنا آپ بھولنے پر مجبور کر گئی تھیں۔ وہ بالکل منہاج کے  
 سینے سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔ اپنی ٹھوڑی اُس کے سینے پر ٹکائے وہ آنکھوں



میں نیند کے خمار سے سُرخ ڈورے لیے اُسے یک ٹک دیکھے گئی تھی۔۔۔  
 اُس کا زہن پوری طرح سے بیدار ہو چکا تھا۔۔۔ مگر وہ بنا مزاحمت کیے ایسے  
 ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔

منہاج جو اُس پر اپنا غصہ اپنی نفرت ظاہر کرنا چاہتا تھا اچانک اُس کو نجانے کیا  
 ہوا تھا کہ وہ جھک کر اُس کی رونے کی وجہ سے سُرخ ہوئی دونوں آنکھوں پر  
 باری باری نرمی سے لب رکھ گیا تھا۔۔۔ اُسے ایک دم سے محسوس ہوا تھا  
 جیسے اُس کے تڑپتے، بھڑکتے دل کو لمحہ بھر کے لیے سکون مل گیا ہو۔۔۔  
 جبکہ اُس کی اس استحقاق بھری جسارت پر ماورا کی دھڑکنیں ساکت ہوئی  
 تھیں۔۔۔ جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔ وہ لرزتی گرتی پلکوں  
 کی باڑ سنبھالتی اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

اُسے ابھی تھوڑی دیر پہلے کی اس شخص کی بے رحمی یاد آئی تھی۔۔۔ اگر  
 منہاج درانی کو اُس سے محبت ہوتی تو وہ ایسا بالکل بھی نہ کرتا۔۔۔ اُسے یوں  
 بلیک میل کر کے نکاح کبھی نہ کرتا۔۔۔ مگر وہ اپنی انا کی تسکین کے لیے

اُس کی عزتِ نفس کو ٹھیس پہنچا چکا تھا۔۔۔۔۔ اب وہ حاعفہ کے سامنے کس منہ سے جاتی۔۔۔۔۔ جس نے اُس کی خوشی اور حفاظت کی خاطر خود کو ذلت کی دلدل میں جھونک رکھا تھا۔۔۔۔۔ اس بات کی خبر اگر کرامت کو ہو گئی تو وہ اب کی بار اُسے حاعفہ کے کہنے پر بھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔۔ یہ سب کچھ سوچتے ماورا جھڑ جھڑی لے کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

تمہاری ضد اور انتقام اگر پورا ہو چکے ہو تو مجھے واپس میرے ہاسٹل چھوڑ " آؤ۔۔۔۔۔

وہ اپنی وحشت ناک سوچوں سے نکلتی اُس کے قریب سے اُٹھتی سردو سپاٹ تاثرات کے ساتھ بولی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ اُس کی زرا سی قربت پر دل اس بُری طرح سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔۔۔ ابھی صرف ضد پوری ہوئی ہے۔۔۔۔۔ انتقام پورا کرنا تو رہتا ہے ابھی۔۔۔۔۔ " اتنی جلدی بھی کیا ہے مجھ سے دور جانے کی۔۔۔۔۔ اب تو پوری زندگی ان بانہوں کا حصار ہی تمہارا ٹھکانا ہے۔۔۔۔۔ اگر ان کے علاوہ کہیں بھی جانے

کی کوشش کی تو تمہاری جان اپنے ان ہاتھوں سے لوں گا۔۔۔ اچھے سے یاد  
"رکھنا میری یہ بات۔۔۔"

منہاج اُس کے دور جانے سے پہلے ہی اُس کی کلائی دبوچ کر واپس اپنی  
جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ ماورا اس جارحانہ عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں  
تھی۔۔۔ وہ کسی بے جان گڑیا کی طرح منہاج کی گود میں آن سمائی تھی۔۔۔  
اُس کا دوپٹہ اُس کے کندھوں سے نیچے پھسل گیا تھا۔۔۔  
منہاج درانی تم مجھ سے مزید زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔ میں تمہیں اس  
"بات کی اجازت بالکل بھی نہیں دوں گی۔۔۔"

ماورا اُس کے تیور دیکھ اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں ٹکائے اُس سے فاصلہ  
رکھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

ہا ہا ہا ہا مزید کا کیا مطلب ہے۔۔۔ ابھی میں نے کچھ کیا ہی کہاں  
ہے۔۔۔ اور تمہیں کیا لگتا ہے منہاج درانی کو تمہاری کسی قسم کی اجازت  
"کی ضرورت پیش آئے گی۔۔۔"

منہاج اُس کے لال سرخیاں چھلکاتا چہرہ دیکھ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔ جب  
 کے اُس کی گہری تپیش زدہ نگاہیں ماورا کے ایک ایک نقش سے ٹکراتیں  
 اُسے بہکنے پر مجبور کر رہی تھیں۔۔۔

ماورا کے سُرخ حیا اور غصے سے متمتاتے گال، اُس کی لرزتی پلکوں کا رقص،  
 گداز گلابی رس بھرے لبوں کی کپکپاہٹ اور اُس کی گردن کی دائیں جانب  
 چمکتا وہ سیاہ قاتل تل۔۔۔ جو آج پہلی بار منہاج کی نگاہوں کے سامنے آیا  
 تھا۔۔۔

بنادو پٹے کے ماورا کا یہ قیامت خیز حُسن منہاج درانی پر کافی بھاری ثابت  
 ہو رہا تھا۔۔۔ وہ ماورا سے نکاح کر کے اُسے صرف سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔ مگر  
 اُس کی یہ حواس سلب کرتی دلفریب مہکتی قربت اُسے کسی اور جانب ہی لے  
 کر جا رہی تھی۔۔۔

منہاج چاہے جتنا بھی انکاری ہوتا۔۔۔ مگر یہ بھی سچ تھا کہ یہ لڑکی اُس کے  
 دل کی اولین ترجیح تھی۔۔۔ اُس نے سچے دل سے ٹوٹ کر چاہا تھا



اِسے۔۔۔۔ اب جب وہ اپنے ہوش ربا حُسن کے ساتھ اپنے تمام حقوق اُس کے نام لکھوائے صرف اُس کی تھی تو پھر وہ بھلا کیسے اپنے دل کو سنبھال پاتا۔۔۔۔

منہاج درانی اپنے جذبات پر قابو پانے میں بے بس سا ہوا تھا۔۔۔۔ اُس نے جھک کر ماور کی نازک گردن پر جگمگاتے اُس سیاہ تل پر اپنی لب رکھ دیئے تھے۔۔۔۔

ماور ا کو لگا تھا جیسے کس نے دھکتے کوئلے اُس کی گردن ہر رکھ دیئے ہوں۔۔۔۔ اُس کے اس شدت بھرے لمس پر ماور اکا پورا وجود لرز اٹھا تھا۔۔۔۔

اُسے یہ بات رلا رہی تھی۔۔۔۔ کہ منہاج درانی اُس کے قریب محبت کے احساس سے نہیں بلکہ ایک انتقامی کارروائی کے تحت آرہا ہے۔۔۔۔ جو بات اُسے مزید انگاروں کے لپیٹ میں لے رہی تھی۔۔۔۔

منہاج درانی تمہیں تو نفرت ہے نا مجھ سے۔۔۔ شاید تم بھول رہے " ہو۔۔۔ میں ایک طوائف ہوں۔۔۔ جس کے ناپاک وجود سے گھن "محسوس کی تھی تم نے۔۔۔

ماورا اُسے خود سے دور کرنے کی غرض سے اپنی ذات کے حوالے سے سخت ترین الفاظ بول گئی تھی۔۔۔

اُس کی قربت کے خمار میں ڈوبے منہاج درانی پر یہ بات بہت گہری چوٹ کی طرح ثابت ہوئی تھی۔۔۔ اُس کی گرفت ماورا پر ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔ جس کا فائدہ اٹھاتے وہ جلدی سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

منہاج کو اُس کی بات کافی گراں گزری تھی وہ خون آشام نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

تم میرے نکاح میں ہو اب۔۔۔ جب چاہے تمہیں اپنے قریب کر سکتا " ہوں۔۔۔ تم پر ہر طرح کا حق استعمال کر سکتا ہوں۔۔۔ تم سمیت کسی

کے پاس بھی مجھے روکنے کا حق نہیں ہے۔۔۔۔۔ اس لیے آئندہ اپنی یہ فضول  
"گوئی اپنے پاس رکھنا۔۔۔۔۔"

منہاج کا موڈ سخت خراب ہو چکا تھا۔۔۔

ماورا کو اپنے نام لگا کر کچھ دیر پہلے جو سکون اُس کے دل و دماغ میں اُترا  
تھا۔۔۔ ماورا کے یہ سخت الفاظ اُس میں انتشار برپا کر گئے تھے۔۔۔

میں اس نکاح کو نہیں مانتی جو میری عزت کے بدلے مجھے بلیک میل کر کے "  
"کیا گیا ہے۔۔۔۔۔"

ماورا بھی منہاج کے مقابل آتی دو بدوبولی تھی۔۔۔ وہ اس وقت دوہری  
زہنی ٹنشن کا شکار تھی۔۔۔

"تو تم نہیں مانتی اس نکاح ہو۔۔۔۔۔"

منہاج نے کوٹ کی پاکٹ سے نکاح نامہ نکالتے اُس کی جانب سوالیہ  
نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں ماورا ویسے ہی برہمی بھرے تاثرات کے ساتھ چہرہ انفی میں ہلا گئی تھی۔۔۔۔

تو پھر اس کو ہی ضائع کر دینا چاہیے جب اسے تم مانتی ہی نہیں ہو۔۔۔ کیا " فائدہ اس کا سنبھال کر رکھنے کا۔۔۔ تم میری بیوی ہو۔۔۔ یہ بات صرف اس کمرے تک محدود ہو کر رہ جائے تو کتنی کی اچھی بات ہے۔۔۔ ایک طوائف سے نکاح کرنے پر نہ مجھے دنیا والوں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا " نہ تمہیں جواب دہ۔۔۔۔

منہاج پر اسرار لہجے میں بولتا پاکٹ سے لائٹر نکالتے نکاح نامے کو آگ لگا چکا تھا۔۔۔۔

اُس کی حرکت پر ماورا پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنی جگہ ساکت کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ آگ کے شعلے ٹیبل پر پھینکے نکاح نامے کو پوری طرح جلا کر راکھ کر گئے تھے۔۔۔

"یہ۔۔۔"



ماورائے بے یقنی سے راکھ بنے نکاح نامے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ غصے  
 میں نکاح ماننے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔۔۔ مگر حقیقت یہی تھی کہ وہ  
 منہاج درانی کے نکاح میں آچکی تھی۔۔۔ وہ بیوی تھی اُس کی مگر منہاج کے  
 یہ سب کرنے کے بعد بھلا کون یقین کرنے والا تھا اُس کا۔۔۔۔۔  
 تمہاری سزا یہی ہے کہ تم اب ساری زندگی شرعی طور پر میری بیوی رہو"  
 گی۔۔۔ مگر ساری زندگی کسی کو اس بات پر یقین نہیں دلوا پاؤ گی۔۔۔۔۔ اور  
 نہ میری امانت میں خیانت کرنے کا گناہ کبیرہ کرو گی۔۔۔۔۔ تم میری بیوی ہو  
 یہ بات ہم دونوں اچھے سے جانتے ہیں مگر دنیا والے نہیں اور نہ ہی ہمارے  
 نکاح کے گواہان اور مولوی صاحب میں سے کوئی منہ کھولے گا۔۔۔۔۔ تو  
 "سوچ لو پھر اب کیا کرو گی تم آگے۔۔۔۔۔  
 منہاج زہر خند لہجے میں بولتا اُس کی ٹھوڑی چھو کر اُس کا چہرہ اپنی جانب موڑ  
 گیا تھا۔۔۔۔۔ ماورا کی آنکھوں سے آنسو قطار در قطار ٹوٹ کر گر رہے

تھے۔۔۔ منہاج نے بہت کاری وار کیا تھا اُس پر۔۔۔۔۔ جس سے سنبھلنا  
 آسان بالکل بھی نہیں تھا اُس کے لیے۔۔۔۔۔  
 منہاج درانی کبھی معاف نہیں کروں گی میں تمہیں۔۔۔۔۔ بہت غلط"  
 "کر رہے ہو تم میرے ساتھ۔۔۔۔۔  
 ماورا اُس کو نفرت آمیز نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔  
 جبکہ منہاج اپنے اندر لگی آگ کافی حد تک کم ہو جانے پر پرسکون سا  
 ہوتا۔۔۔۔۔ ہونٹوں پر سیٹی پر اپنے پسندیدہ گانے کی دھن بجاتا اُس کے پیچھے  
 نکل گیا تھا۔۔۔۔۔  
 وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا کہ جو وہ کر رہا ہے وہ ٹھیک ہے یا غلط۔۔۔۔۔  
 ماورا کے آنسو دیکھ دل نے اُسے ملامت بھی کیا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہیں اُسے اپنا بنا  
 لینے کا سکون ان سب باتوں پر حاوی آکر اُسے صحیح ہونے کی شے دے رہا  
 تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان میٹنگ میں بڑی تھا۔۔۔ اُس کا موبائل اُسکے پرسنل اسسٹنٹ کا مران کے پاس تھا۔۔۔ جس پر زینشہ کی پانچ مس بیلز آچکی تھیں۔۔۔ مگر کامران زوہان کو کال کے بارے میں آگاہ کر کے اُس کی میٹنگ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کیونکہ زوہان کی جانب سے کی جانے والی ڈانٹ برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔۔

سر آپ کے موبائل پر کالز آرہی تھیں۔۔۔ مگر میں نے آپ کو ڈسٹرب " کرنے کے خیال سے بتایا نہیں۔۔۔۔

کامران ہولی آواز میں منمننا تافون زوہان کی جانب بڑھا گیا تھا۔۔۔ جو ابھی ابھی میٹنگ سے فارغ ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

"کس کی کالز آرہیں۔۔۔؟؟"

زوہان اپنے سامنے کھلی فائلز بند کرتا لا پرواہ سے انداز میں بولا تھا۔۔۔ کیونکہ  
نفیسہ بیگم اُسے اُس کے پرائیویٹ نمبر سے ہی کال کرتی تھیں۔۔۔ جو ہر  
وقت اُس کے پاس رہتا تھا۔۔۔

"سرزنشہ میران کے نام سے۔۔۔۔۔"

کامران کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب زوہان نے اُسے خونخوار  
نظروں سے دیکھتے موبائل فون اُس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا تھا۔۔۔  
واٹ۔۔۔۔۔ پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔ اتنی دیر سے ٹائم ویسٹ  
"کر رہے ہو۔۔۔۔۔"

زوہان کو آج زندگی میں پہلی بار زنیشہ نے خود کال کی تھی۔۔۔ اُس کے  
لیے بے پناہ حیرت کی بات تو تھی ہی۔۔۔۔

زوہان نے کامران کو باہر جانے کا اشارہ کرتے فوراً کال ملائی تھی۔۔۔ جسے  
پہلی کال پر ہی اٹینڈ کر لیا گیا تھا۔۔۔ جیسے دوسری جانے وہ بھی اسی کی منتظر  
ہو۔۔۔۔



زنیشہ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ کہاں ہو اس وقت؟ مجھے کال کیوں کی؟؟؟"

"خیریت ہے مناسب۔۔۔"

زوہان نے بنا سلام دعا کے چھوٹے ہی سوالوں کی برسات کر دی تھی۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ اور اگر کسی مشکل میں ہونگی بھی سہی تو اپنے"

لالہ کو کال کروں گی آپ کو نہیں۔۔۔ میرے لالہ موجود ہیں میرے پاس

میری حفاظت کے لیے۔۔۔ سو آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں

"ہے۔۔۔"

زنیشہ کافی بد لحاظی سے بولی تھی۔۔۔ جس کے مد مقابل آنے پر اُس کی زبان

تالو سے چپک جاتی تھی۔۔۔ آواز نکلنا بند ہو جاتی تھی۔۔۔ وہ فون پر ہی اُس

سے ایسی دیدہ دلیری سے کا مظاہرہ کر سکتی تھی۔۔۔

زنیشہ بی ہیو یور سیلف یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔۔ میں ایسے لہجوں"

"کا عادی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ اپنا لہجہ درست کر و پہلے۔۔۔۔۔"

اُس کے خیریت میں ہونے کا سن کر زوہان واپس اپنے ازلی اکڑوانداز میں واپس لوٹا تھا۔۔۔ اُس کے ٹھنڈے ٹھار لہجے اور سختی بھرے الفاظ پر زینشہ کے ہاتھ پل بھر کو لرز گئے تھے۔۔۔

مگر وہ سامنے نہیں تھا۔۔۔ زینشہ کو اس بات کی تسلی تھی۔۔۔ اور نہ ہی وہ اب اُسے کوئی موقع دینا چاہتی تھی اپنے سامنے آنے کا۔۔۔ اچھا میں تمیز سیکھو۔۔۔ اور آپ جو کرتے پھر رہے ہیں اُس کا کیا۔۔۔ " آپ کی وجہ سے میرا خاندان کی عزت اُچھالی جا رہی ہے۔۔۔ آپ کو اس کا زرا سا احساس بھی ہے۔۔۔ آپ ایک بہت ہی معزز گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔۔۔ آپ کو یہ حرکتیں زیب نہیں دیتیں جو آپ کرتے پھر رہے ہیں۔۔۔ "

زینشہ کی نگاہوں میں ٹی وی پر چلتا وہ منظر پھر سے لہرایا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ اُس کا غصہ مزید دگنا ہوا تھا۔۔۔ اُس کی جلن کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔ تن بدن میں جیسے آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

ملک کے نامور بزنس مین ملک زوہان کے ثمن خان کے ساتھ کئی سالوں سے چلتے تعلقات منظر عام پر آگئے تھے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب اُس کے الفاظ اور انداز پر زوہان ہونٹ بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔

مگر وہیں ایک بات نے اُسے چونکایا بھی تھا۔۔۔ زینشہ کا یوں کھل کر اس بات پر ناراضگی کا اظہار کرنا کافی اچھنبے کی بات تھی اُس کے لیے۔۔۔۔۔ آج تک وہ آثمیر کے ساتھ لڑ کر نجانے کیا کیا حرکتیں کرتا آیا تھا۔۔۔ مگر کبھی زینشہ نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن آج ثمن خان کے ساتھ اُس کی کلوز نیس پر زینشہ کا یوں بھڑک اٹھنا زوہان کے لیے عام بات نہیں تھی۔۔۔۔۔ تم کافی غصے میں لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ میرے خیال میں آمنے سامنے بات " کرنی چاہیے۔۔۔۔۔ میں کچھ دیر میں پہنچتا ہوں تمہارے پاس۔۔۔۔۔ زوہان کی اس غیر متوقع بات پر زینشہ کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔۔"

زنیشہ کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔ اُسے احساس ہوا تھا۔ اس شخص کو کال کر کے اور یہ سب بول کر وہ غلط کر چکی ہے۔۔۔

میری جان جس طرح تم میری بیوی بن کر پوچھ گچھ کر رہی ہو۔۔۔۔ اس کا "یہی مطلب ہے تم میرا بھیجا گیارشتہ قبول کر چکی ہو۔۔۔۔ اور اُسی حق سے مجھ سے شمن خان کا جواب مانگ رہی ہو۔۔۔۔"

زوہان نے بات کو اُسی پر گھما دیا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔۔ اُس کے یہاں آنے کا سن کر ہی اُس کی ساری دیداد لیری اڑن چھو ہو گئی تھی۔۔۔

"تو پھر کیسا ہے۔۔۔۔"

زوہان اپنی کرسی پر بیٹھتا سیگریٹ سلگھا چکا تھا۔۔۔۔ دوسری جانب جواباً خاموشی ہی رہی تھی۔



میں شمن ملک سے میرے کوئی غلط تعلقات نہیں ہیں۔۔۔ وہ میری بہت " اچھی دوست ہے۔۔۔ مجھ سے محبت کرتی اور شادی بھی کرنا چاہتی ہے۔۔۔ میں ہمیشہ اُسے انکار کرتا آیا ہوں۔۔۔ مگر اب اس بارے میں سوچنے کا دل چاہ رہا ہے۔۔۔ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔ میری خاطر اپنی جان بھی دینے کو تیار رہتی ہے۔۔۔ آئی تھنک ایسی محبت کرنے والی لڑکی مجھے کہیں نہیں ملے گی۔۔۔ مگر ڈونٹ وری تم سے میں شادی کروں گا " ضرور چاہیے دوسری ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

زوہان سیگریٹ کا گہرا کش لیتا نپے تلے الفاظ میں بولتا زینیشہ کی آنکھیں نم کر گیا تھا۔۔۔ زوہان کے منہ سے کسی لڑکی کا ذکر اس طرح سننا اُس کے دل پر تیر بن کر پیوست ہوا تھا۔۔۔ وہ بے آواز رو رہی تھی۔۔۔ مگر پھر بھی چھوٹی سی سسکی نکل کر زوہان کی سماعتوں سے ٹکراتی اُسے دوسری جانب کے حالات سے آگاہ کر گئی تھی۔۔۔

آئی ہیٹ یو۔۔۔ شدید نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ جس میں دن"

"بدن اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔۔۔"

زنیشہ آنسوؤں کے درمیان بولتی زوہان کے ہونٹوں پر لمحے بھر کے لیے

مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔"

اُس کا جواب مختصر تھا۔۔۔

"آپ سے زیادہ بُرا انسان اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔"

زنیشہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اپنے دل کی بھڑاس کیسے نکالے۔۔۔

"میں یہ بات بھی بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔"

اب کی بار زوہان کی آواز مسکراتی ہوئی تھی۔۔۔ جو اُسے پتنگے لگا گئی

تھی۔۔۔

آئی تھنک میں آپ کا آپ کی شمن خان کو دیا جانے والا ٹائم ضائع کر رہی " ہوں۔۔۔۔ آپ اُس کے ساتھ کیری آن کریں۔۔۔ کہیں آپ کی چہیتی " گرل فرینڈ ناراض نہ ہو جائے۔۔۔۔

زنیشہ دانت چبھا چبھا کر بولتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔ اُس کا غصے سے بُرا حال تھا۔۔۔ اندر عجیب سی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ اُسے کہیں نہ کہیں محسوس ہوا تھا کہ زوہان اُس کے یوں کال کاٹنے پر اُسے کال بیک ضرور کرے گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ جو بات زنیشہ کے لیے مزید تکلیف کا باعث تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حافظ نے ترچھی نگاہوں سے فرنٹ سیٹ پر براجمان آثمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے اعصاب ابھی تک سختی سے تنے ہوئے تھے۔۔۔ اُس کے

مغرور تنکھے نقوش غصے کی آمیزش لیے مزید دلکش لگنے لگے تھے۔۔۔

حافظہ مبہوت سی اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

اِس بندے پر تو غصہ بھی بہت سوٹ کرتا ہے۔۔۔۔ "حافظہ زیر لب"

مسکرائی تھی۔۔۔

آزمیر فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے برابر میں براجمان تھا۔۔۔ وہ بیک سیٹ پر بیٹھی کن اکھیوں سے مسلسل اُسے تکے جارہی تھی۔۔۔

اُس کی نظروں سے انجان آزمیر نے اپنے اضطراب پر قابو نہ رکھ پاتے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔ حافظہ اُس کی جانب دیکھتی اُس کی ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھی۔۔۔

مگر اُسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ آزمیر کا سیگریٹ پینا اُس پر کس قدر بھاری پڑے گا۔۔۔ اُسے دھویں سے بہت سخت الرجی تھی۔۔۔ آزمیر نے جیسے ہی سیگریٹ کا گہرا کش لیتے دھواں گاڑی کی فضا میں چھوڑا۔۔۔۔ حافظہ



نے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھتے دھویں کا اثر خود تک پہنچنے سے روکا تھا۔۔۔ مگر  
ایسا وہ زیادہ دیر نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اُس کے ہاتھ ہٹاتے ہی گاڑی میں بھرتے دھویں نے اُسے پوری طرح اپنی  
لپٹ میں لے لیا تھا۔۔۔ اُس کے سائیڈ کاشیشہ کھلا ہونے کے باوجود کسی  
قسم کی بچت نہیں ہو پائی تھی۔۔۔ اور حائفہ کو بُری طرح کھانسی کا دورہ پڑا  
تھا۔۔۔۔

آزمیر نے پیچھے مڑتے اُسے تشویش بھری نظروں سے کھانتے ہوئے دیکھا  
تھا۔۔۔۔ وہ منہ پر دونوں ہاتھ رکھے کھانس کھانس کر دوہری ہو رہی  
تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔"

آزمیر اُس کا لال چہرہ اور آنسو چھلکاتی آنکھیں دیکھ فکر مند ہوا تھا۔۔۔۔  
اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ اچانک بیٹھے بیٹھائے اس لڑکی کو ہوا کیا  
ہے۔۔۔

حاعفہ اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔ بولنے تو دور کی بات  
 اُس سے اس وقت سانس لینا محال ہو رہا تھا۔۔۔۔  
 "گاڑی سائیڈ پر روکو۔۔۔۔۔"

ڈرائیور کو گاڑی روکنے کا کہتے۔۔۔۔۔ آٹھ میر نیچے اترتا اُس کی سائیڈ پر آیا  
 تھا۔۔۔۔۔ سیکریٹ وہ حیرت انگیز طور پر بے دھیانی میں باہر اُچھال چکا  
 تھا۔۔۔۔۔ سیکریٹ آٹھ میر میران کی زندگی کی سب سے عزیز شے تھی۔۔۔۔۔  
 نجانے وہ کیسے لاپرواہی برت گیا تھا سیکریٹ کے ساتھ۔۔۔۔۔  
 "یہ پانی پیئیں۔۔۔۔۔"

آٹھ میر نے اُس کی جانب پانی کی بوتل بڑھائی تھی۔۔۔ مگر حاعفہ بنا اُسے  
 تھامے ابھی تک اُسی کیفیت میں مبتلا تھی۔۔۔۔۔  
 اُس کی خطرناک حد تک خراب ہوتی حالت دیکھ آٹھ میر خود کو مزید نہیں  
 روک پایا تھا۔۔۔ اُس نے حاعفہ کی دونوں کلائیاں تھامتے اُسے پکڑ کر گاڑی

سے باہر نکالا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ نے بے حال ہوتے نم آنکھوں سے اُس کی  
جانب ایک نظر ڈالی تھی۔۔۔۔۔

جواب اُس کا چہرہ تھا مے بوتل اُس کے ہونٹوں سے لگاتے اُسے پانی پلا رہا  
تھا۔۔۔ حاعفہ کے منہ میں چند گھونٹ جاتے ہی اُس کی کھانسی کو کافی حد تک  
افاقہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ہوش سنبھالتے آثمیر کی مضبوط گرفت پر وہ سرخ پڑتی چند قدم  
پیچھے ہٹتی گاڑی سی جا لگی تھی۔۔۔۔۔

"یہ سب کیا تھا؟... اچانک کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔۔"

آثمیر اُس کی جانب پانی کی بوتل بڑھاتے گہری نظروں سے اُس کے لال  
گلابی ہوتے چہرے کی جانب دیکھتے بولا۔۔۔۔۔ حاعفہ کا چہرہ نیچے جھک گیا  
تھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ آپ سیگریٹ پی رہے تھے۔۔۔۔۔ اور مجھے دھوئیں سے الرجی ہے "  
"تو اس لیے۔۔۔۔۔"

حاعفہ شرمندہ سی ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔۔۔ جیسے سارا قصور اُسی کا  
 ہو۔۔۔۔۔

لیکن میں تو سیگریٹ کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔ پھر آپ ایسے ہی کھانستی "  
 "...رہیں گی کیا؟؟؟"

سیگریٹ تو آثمیر میراں کسی کی خاطر بھی چھوڑنے کے بارے میں سوچ  
 بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

"اُس اوکے سر میں مینج کر لوں گی۔۔۔۔۔"

آثمیر کی نگاہیں مسلسل خود پر ٹکی دیکھ حاعفہ کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ میں  
 اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

"جیسے ابھی کیا۔۔۔۔۔"

آثمیر اُس کے ابھی تک لال ہوئے چہرے پر چوٹ کرتے بولا۔۔۔۔۔ اُس  
 کے چہرے کی سُرخی اور آنکھوں کی نمی ابھی بھی برقرار تھی۔۔۔۔۔



حاعفہ سے کوئی جواب نہیں بن پایا تھا اُس نے خاموش نگاہیں اٹھا کر آثمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو پہلے ہی کافی گہری دلچسپی بھری نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ حاعفہ گھبرا کر ایک دم سر زمین میں گاڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔۔ اُسے آثمیر کی نگاہوں میں کچھ مختلف نظر آیا تھا۔۔۔۔۔ جو اُس کی سانسیں بڑھا گیا تھا۔۔۔۔۔ آثمیر کچھ دیر اُس کی پلکوں کا رقص دیکھنے کے بعد اُسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرتا خود بھی فرنٹ سیٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ کچھ فاصلے پر اُن کے تعاقب میں چلتی گاڑی بھی اُن کے ساتھ آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

یہ باڈی کو بھی ہر وقت میرے سر پر سوار کر رکھا ہے۔۔۔ ابھی وہاں لیڈیز "واش روم کے باہر کھڑا میرا انتظار کرتا رہے گا۔۔۔۔۔ اور میں آرام سکون سے "کچھ ٹائم گزار پاؤں گی۔۔۔۔۔"

زنیشہ منزل کو لیڈیز واش کے باہر کھڑا کر کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ اور  
پھر کسی کلاس فیلو کے ساتھ شال چینج کر کے اپنا حلیہ کافی حد تک بدلتی اُسے  
چکما دیتی چہرہ اچھپائے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

شاید اُس کے باڈی گارڈ کو زنیشہ سے اس بات کی قطعاً توقع نہیں تھی۔۔۔  
اس لیے وہ باقی لڑکیوں کے خیال سے دروازے سے زرا ہٹ کر کھڑا ہوا  
تھا۔۔۔

اب اکیلے گھر جا کر میں اس باڈی گارڈ کا خود ہی جاب سے نکلواؤں "  
"گی۔۔۔"

زنیشہ دل ہی دل میں پلینز بناتی گیٹ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ ابھی گیٹ  
سے نکلتے اپنی گاڑی کی تلاش میں نظریں دوڑاتی وہ چند قدم آگے بڑھی ہی  
تھی۔۔۔

جب اچانک اُس کے قدموں کے قریب کسی گاڑی کے ٹائر زور سے  
چڑچڑائے تھے۔۔۔ زنیشہ سنبھل کر دوڑنے ہی والی تھی۔۔۔ جب گاڑی

سے نکلنے والے شخص نے اُس کے ناک پر کلوروفارم بھرا رومال رکھتے اُس کے پھڑ پھڑاتے وجود کو گاڑی میں گھسیٹ لیا تھا۔۔۔ زینیشہ نے مزاحمت کرنی چاہی تھی۔۔۔ مگر چند لمحوں میں ہی ہوش و حواس سے بیگانا ہوتے اُس کی آنکھیں بند ہوئی تھیں۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حافظہ آثمیر کے پیچھے گاڑی سے نکلی تھی۔۔۔ سامنے بڑی سی بلڈنگ پر کنسٹرکشن کا کام زور و شور سے جاری تھا۔۔۔ بڑی تعداد میں مزدور کام میں مصروف تھے۔۔۔ یہ کنسٹرکشن کا کام آثمیر کی کمپنی کی جانب سے ہی کیا جا رہا تھا۔۔۔ اسی لیے وہ آج یہاں وزٹ کرنے آیا تھا۔۔۔

وہاں موجود آثمیر کا مینیجر اُسے وہاں یوزہور ہے مٹیریل اور باقی چیزوں کے بارے میں بریفنگ دیتا اُس کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ حافظہ بامشکل وہاں پڑے پتھروں اور اونچے نیچے راستوں سے سنبھلتی اُن کے پیچھے

چل رہی تھی۔۔۔ آڑمیر کا دماغ پہلے ہی اچھا خاصہ ڈسٹرب تھا۔۔۔ اُوپر سے ابھی مینجر کی باتیں پورے دھیان سے سننے کی کوشش کرتے وہ حاعفہ کی وہاں موجودگی کو بالکل فراموش کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ نے تیز قدموں سے آگے بڑھتے آڑمیر کی چوڑی پشت کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔ جب اُسی لمے وہ راستے میں پڑے پتھر کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ اُس کا پیر بہت زور سے پتھر کے ساتھ ٹکرا گیا تھا۔۔۔ زوردار ٹھوکر کی وجہ سے وہ بُری طرح لڑکھڑاتی زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔ درد کے مارے ناچاہتے ہوئے بھی اُس کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔ اُس کے انگوٹھے کا ناخن ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ جہاں سے اب خون نکلنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

حاعفہ کی چیخ پر آڑمیر اور اُس کے مینجر نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔ آڑمیر جو حاعفہ کو بالکل فراموش کر چکا تھا۔۔۔ اور کسی نسوانی چیخ پر حیران بھی ہوا تھا۔۔۔ حاعفہ کو وہاں گرا دیکھ وہ اپنی لاپرواہی پر افسوس سے سر ہلاتا جلدی سے اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔



"کیا ہوا آپ کو؟؟؟ آپ ٹھیک ہیں.... کہیں چوٹ تو نہیں لگی؟؟؟"

آثمیر اُس سے پوچھ رہا تھا جب اُس کی نظر حاعفہ کے پیر پر پڑی تھی۔۔۔۔

اُس کا ٹوٹا ناخن اور تیزی سے نکلتا خون دیکھ آثمیر نے فکر مندی سے اُس کا بھگیا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔ جو ہونٹ بھینچے لال پڑتی رنگت کے ساتھ اپنی تکلیف پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ آثمیر کچھ پل کے لیے اُسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔ اُس کا درد اور نجانے کس بات کے زیر اثر لرزتا کانپتا وجود، درزیدہ نگاہیں جو آثمیر کی توجہ بالکل اپنی جانب ہونے کی وجہ سے گھبرا رہی تھی۔۔۔ اُس کی گہری نگاہوں کی تپیش کے زیر اثر وہ درد بھلائے اندر ہی اندر لرز اٹھی تھی۔۔۔۔

اب تک کے اُس کے ساتھ گزرے وقت میں یہ پہلی بار آثمیر نے اُسے اتنے غور سے دیکھا تھا۔۔۔ وہ بھی اتنے قریب بیٹھ کر۔۔۔۔۔

حاعفہ کا کنفیوژ ہونا تو بنتا تھا۔۔۔

"دیکھائیں مجھے۔۔۔۔۔"

آزمیر نے اُس کے پیر کی جانب ہاتھ بڑھاتے اُس کا زخم دیکھنا چاہا تھا۔۔۔۔۔  
 "نوسر میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے فوراً پیر پیچھے کھینچا تھا۔۔۔ اُسے آزمیر کا یوں اپنے پیر کو ہاتھ لگایا  
 جانا پسند نہیں تھا۔۔۔۔۔

اُس کی اس گریز بھری حرکت پر آزمیر نے بہت غور سے اُس کی جانب  
 دیکھا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے آگے بڑھ کر اُسے بانہوں میں اٹھاتے وہ گاڑی  
 کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ ہکا بکاسی اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔۔  
 اُسے لگا تھا اُس کے انکار کرنے پر آزمیر پیچھے ہٹ جائے گا۔۔۔۔۔ کیونکہ اُس  
 کے قریب رہتے وہ اُس کے مزاج سے اچھی طرح واقف ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ وہ  
 کافی موڈی بندہ تھا۔۔۔ اپنا انور کیا جانا یا پھریوں کسی بات سے گریز برتنا  
 اُسے بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔۔۔۔

مگر اب اُس کا یہ ایک دم الگ کیئرنگ سا انداز دیکھ حاعفہ اچھی خاصی حیران  
 ہوئی تھی۔۔۔۔۔

آثمیر نے اُسے گاڑی کے اندر آن بیٹھایا تھا۔۔۔ اُس کا منیجر بھی اتنی دیر  
 میں فرسٹ ایڈ باکس لے آیا تھا۔۔۔ حاعفہ مبہوت سی اُسے دیکھے گئی  
 تھی۔۔۔ گرے تھری پیس میں ملبوس وہ اپنے مغرور انداز کے ساتھ ہمیشہ  
 کی طرح ڈیشننگ اور ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔ حاعفہ کی ماں کے بعد آج پہلی بار  
 کسی نے اُس کے لیے اتنی کیئر دیکھائی تھی۔۔۔  
 آثمیر گاڑی میں اُس کے قریب بیٹھتے اُس کا پیر تھام کر روئی سے اُس پر لگا  
 خون صاف کرنے لگا تھا۔۔۔ زخم اچھا خاصہ تھا۔۔۔ آثمیر کو حیرت بھی ہوئی  
 تھی۔۔۔ کہ لڑکیاں تو چھوٹی سی تکلیف پر رونادھونا مچا دیتی تھیں۔۔۔ مگر  
 حاعفہ اتنی نارمل کیوں تھی۔۔۔ اُس کی آنکھوں کے راستے ہی آنسو ٹپک  
 رہے تھے۔۔۔ اس کے علاوہ اُس نے زرا سی آواز تک نہیں نکالی تھی۔۔۔  
 آثمیر یہ نہیں جانتا تھا حاعفہ اپنے دل اور روح پر اتنی چوٹیں کھا چکی  
 تھی۔۔۔ کہ یہ معمولی سی چوٹ اُس کے لیے کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔

حاعفہ نے اس بار آثمیر کی گرفت سے اپنا پیر نہیں کھینچا تھا۔۔۔ آثمیر کی مضبوط گرفت اپنے پیر پر محسوس کرتے حاعفہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اُسے لگ رہا تھا کہ شاید وہ اپنا مقصد بھول رہی ہے۔۔۔ اُسے یہاں پر پر آثمیر میران کی محبت میں مبتلا ہونے کے لیے نہیں بھیجا گیا تھا۔۔۔۔۔ بلکہ اپنی ادائیگوں سے اُسے اپنا گرویدہ کرنے کو کہا گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر جس شخص کے سامنے اُس کی آواز تک نہیں نکلتی تھی۔۔۔۔۔ اُس کے سامنے بھلا وہ اپنی کیا ادائیں دیکھاتی۔۔۔۔۔ آثمیر کے ایک بار نگاہ اٹھا کر دیکھنے پر ہی اُس کی سانسیں رک جاتی تھیں۔۔۔۔۔

ابھی بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ بہت ہی انہماک سے آثمیر کا سر جھکا ہونے کی وجہ سے اُس کی چوڑی پیشانی پر آئے گھنے بالوں کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔ جب اُسی لمحے آثمیر نے بھی نظریں اٹھائے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ نظروں کے اس تصادم پر حاعفہ فوراً گڑ بڑاتی نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔۔۔



اُس کا دل زور زور سے دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔ رنگت ایک دم لال  
 پڑی تھی۔۔۔ اُس کے گلابیاں چھلکاتے رخسار اور ناک میں پہنی لونگ  
 اُس کی دلکشی مزید بڑھادیتی تھی۔۔۔ آثمیر بھی کچھ دیر کے لیے اس  
 قیامت خیز منظر سے نگاہیں ہٹا ہی نہیں پایا تھا۔۔۔  
 مس حاعفہ سنبھل کر رہا کریں۔۔۔ لگتا ہے آپ کو خود کو ہی چوٹیں لگوانے "  
 "کا بہت شوق ہے۔۔۔۔۔"

آثمیر اپنی بے اختیار حرکت سے سنبھلتا سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔ اُس  
 نے نظریں حاعفہ کے سندر مکھڑے سے ابھی بھی نہیں ہٹائی تھیں۔۔۔  
 جب اُس کا دایاں ہاتھ ابھی بھی حاعفہ کے پیر پر تھا۔۔۔  
 حاعفہ کو اس بات کا احساس تو اب ہوا تھا۔۔۔ کہ وہ اُس کے کتنے قریب بیٹھا  
 ہے۔۔۔ اور اب قدرے اُس کی طرف جھک کر بات کرتا حاعفہ کی حالت  
 غیر کر گیا تھا۔۔۔ اُس کے لیے اب مزید اپنے دل پر پہرے بیٹھنا مشکل  
 ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ سامنے بیٹھا شخص ایک ساحر تھا۔۔۔ اور آہستہ آہستہ اُسے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا۔۔۔ آثمیر کی خوشبو اُسے کے گرد پھیلی اُسے اپنا مزید دیوانہ بنا رہی تھی۔۔۔

تھینکیو سر۔۔۔ اور آثم سوری بھی۔۔۔ میں نے آپ کا اتنا ٹائم ویسٹ " کر دیا۔۔۔

حافظہ اُس کی گہری نگاہوں سے گھبرا کر اُس کا دھیان خود سے ہٹانے کی کوشش کرتے بولی۔۔۔ جو بات اُس کے کام کے بالکل خلاف تھی۔۔۔ اُسے آثمیر کو اپنے قریب لانا تھا۔۔۔ خود سے دور نہیں کرنا تھا۔۔۔ مگر نجانے آثمیر میران کے قریب آتے اُسے کیا ہو جاتا تھا کہ وہ سب کچھ فراموش کر جاتی تھی۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔ آپ یہاں گاڑی میں ہی بیٹھیں۔۔۔ میں جلدی سے " وزٹ کر کے آتا ہوں۔۔۔ پھر آپ کو آپ کے گھر ڈراپ کروادوں " گا۔۔۔

حافظہ خود اذیتی سے سوچتی۔۔۔ آٹھ مہینے کے جانے کے بعد سیٹ کی بیک سے پشت ٹکا گئی تھی۔۔۔ جب اُسی لمحے اُس کے موبائل کی میسج ٹون بجی تھی۔۔۔ دوسری جانب سے اُسے ویلڈن کا میسج کیا گیا تھا۔۔۔

حافظ نے اپنی جگہ پر ہی بیٹھے۔۔۔ نگاہیں گھما کر ادھر ادھر دیکھا تھا۔۔۔

جب کافی دور اُسے ایک سیاہ شیشوں والی گاڑی کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔ حائفہ  
 بو جھل سانس ہوا میں خارج کرتی واپس آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔ وہ اس گیم  
 سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اپنی زندگی کی طرح اس معاملے میں بھی بے  
 بس تھی۔۔۔۔

@@@@@@

زنیشہ نے مندی مندی آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ اُس پر ابھی مدہوشی چھائی  
 ہوئی تھی۔۔۔ وہ پہلے تو کتنے ہی لمحے اجنبی نگاہوں سے اُسے دیکھے گئی  
 تھی۔۔۔ جب کافی دیر بعد اُس کے دماغ میں جھماکا ہوا تھا تھا کہ اُس کا  
 کڈنیپ ہو چکا ہے۔۔۔۔ زنیشہ کی آنکھوں سے کئی آنسو قطار کی صورت اُس  
 کے گالوں پر لڑھک آئے تھے۔۔۔

وہ اس وقت اوندھے منہ سنگل بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔ اُس کے ہاتھ پیر سیوں  
 سے باندھے گئے تھے۔۔۔ کمرے میں نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔



زنیشہ کو جیسے ہی گزرے لمحوں اپنی سرزد کی گئی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔۔  
 اُس کا دل چاہا اپنی کم عقلی اور بے وقوفی پر اپنا سر کسی دیوار کے ساتھ دے  
 مارے۔۔۔۔

بھیا کے بھجے گئے باڈی گارڈ کے بنا یونی سے نکلنا کا بہت بڑا بھگتان وہ بھگتنے  
 والی تھی۔۔۔۔

بیڈ پر اٹھ کر بیٹھتے۔۔۔۔ اُس نے چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔۔  
 اِس پورے کمرے میں سوائے سنگل بیڈ کے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔ بیڈ کے  
 سائیڈ ٹیبل پر پانی کا جگ اور گلاس رکھا گیا تھے۔۔۔۔  
 زنیشہ خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ مگر اندر سے وہ  
 بہت زیادہ خوفزدہ تھی۔۔۔۔

اُسے نجانے کس نے اور کس مقصد کے لیے کڈنیپ کیا گیا تھا۔۔۔۔  
 بھیا پلینز جلدی سے آجائیں۔۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یہاں پر۔۔۔۔"

"

زنیشہ آثمیر کو پکارتی رونے لگی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی آثمیر جتنا پاور فل تھا اُس کے دشمن بھی اُتنے ہی بے شمار تھے۔۔۔ اُس کے مطابق زوہان اتنی گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ وہ آثمیر کے کتنے بھی خلاف کیوں نہ ہو۔۔۔ اُسے وہ اپنی عزت مانتا تھا۔۔۔ اُس کے معاملے میں وہ اتنا نہیں گر سکتا تھا۔۔۔

زنیشہ جاننا چاہتی آخر ایسا کیا کس نے تھا۔۔۔ جو اگلی بات اُس کے دماغ میں آرہی تھی۔۔۔ وہ سوچ کر اُس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔۔۔ اُس نے ٹیبل کو پیروں سے ایک زوردار ٹھوکر رسید کی تھی۔۔۔ جس کے نتیجے میں اُس پر رکھے گئے جگ اور گلاس چھنکے کی آواز سے زمین بوس ہوئے تھے۔۔۔

آواز کافی اونچی تھی۔۔۔ کچھ ہی لمحوں بعد زنیشہ کو دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔ جس کے بعد جو شخص اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ اُسے پتھرائی نگاہوں سے دیکھتے زنیشہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

اُس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرتے اُس کا چہرہ پوری طرح بھگو گئے تھے۔۔۔

@@@@@@

آزمیر فون کان سے لگائے منزل کی دی جانے والی اطلاع سنتا۔۔۔ زلزلوں کی ضد میں تھا۔۔۔

اُس کا دل چاہا تھا۔۔۔ اس نااہل باڈی گارڈ کو ابھی اور اسی وقت شوٹ کروا دے۔۔۔ مگر ابھی اُس کے پاس اس سب کے لیے ٹائم نہیں تھا۔۔۔ اُس کی پھولوں جیسی نازک بہن اس وقت نجانے کس ظالم کے شکنجے میں تھی۔۔۔

حافظ کو وہ پہلے ہی ڈراپ کر چکا تھا۔۔۔ اُس کا رخ آفس کی جانب تھا۔۔۔ مگر اب یہ دل چیرتی خبر نے اُسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے وہ اندھا دھند گاڑی بھگانا شروع کر چکا تھا۔۔۔

ساتھ ساتھ وہ ایس پی راہیل سے بھی رابطے میں تھا۔۔۔ جسے اُس نے  
زنیشہ کا موبائل اور اُس کی ریسٹ وایچ میں خفیہ طور پر لگائے ٹریکٹر کو ٹریس  
کرنے کو کہا تھا۔۔۔

جب کچھ ہی دیر میں ایس پی راہیل نے اُسے جس لوکیشن کے بارے میں  
بتایا تھا آثمیر کا غصے سے خون کھول اُٹھا تھا۔۔۔  
اسٹیرنگ پر اُس کی گرفت مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔ وہ اُڑ کر زنیشہ کے  
پاس پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔۔ اپنی بہن پر وہ ایک آنچ بھی نہیں آنے دینا چاہتا  
تھا۔۔۔

اُس کے گارڈز کی چار گاڑیاں بھی اس وقت اُس کے پیچھے آچکی تھیں۔۔۔  
جہاں وہ جا رہا تھا وہاں اُسے گارڈز کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔۔۔

@@@@@@

زنیشہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اُس  
کا چہرہ پوری طرح آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔



"...آپ۔۔۔آپ نے مجھے کڈنیپ کیا؟"

شدید تکلیف اور اذیت کے زیر اثر زینشہ کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے  
تھے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔میں نے ایسا کیا۔۔۔۔اس کے علاوہ میرے پاس کوئی چارہ نہیں"  
تھا۔۔۔۔آزمیر تمہیں کسی قیمت پر میرے حوالے نہیں کرتا۔۔۔۔اس  
لیے مجھے یہ کرنا مناسب لگا۔۔۔۔اب تم میرے پاس ہی رہو گی۔۔۔۔  
اپنی اصل پہچان کے ساتھ۔۔۔۔سب کو بتاؤں گا میں۔۔۔۔کہ تم زینشہ  
میراں نہیں۔۔۔۔زینشہ اکرام ہو۔۔۔۔میری اکرام حنیف کی  
"بیٹی۔۔۔۔"

زینشہ نے دکھ بھری نگاہوں سے سامنے کھڑے اپنے باپ کو دیکھا تھا۔۔۔  
جسے آج اتنے سالوں بعد خیال آگیا تھا کہ اُس کی کوئی بیٹی بھی ہے۔۔۔۔مگر  
زینشہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔اُسے یہاں وہ باپ بیٹی کی محبت میں نہیں  
بلکہ اپنے کسی مقصد کے تحت لائے تھے۔۔۔۔

ورنہ بھلا دنیا کا کونسا باپ اپنی بیٹی کو کڈنیپ کر کے یوں رسیوں میں باندھ کر رکھتا ہے۔۔۔

کیا چاہتے ہیں آپ؟۔۔۔ اصل مقصد کیا ہے آپ کا مجھے یہاں لانے کا۔۔۔؟

زنیشہ مسلسل اپنے ہاتھ پیر رسیوں سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتی بے خونی سے بولی تھی۔۔۔

تمہارا پیارا بھائی آثمیر۔۔۔ بہت اچھے سے جانتا ہے کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔ اُس کی اتنے دنوں کے مسلسل انکار کی وجہ سے ہی مجھے یہ انتہائی قدم اٹھانا پڑا۔۔۔ بہت ٹائٹ سیکیورٹی رکھی ہوئی تھی اُس نے تمہاری۔۔۔ مگر میری پیاری بیٹی نے اُن سب کی آنکھوں میں دھول "جھونک کر میرا اتنے دنوں سے ناکام ہوتا مشن کامیاب کروا دیا۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف کے چہرے پر مکروں ہنسی کے آثار دیکھ کر زنیشہ نے نفرت سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

میرا آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔ اور نہ ہی زندگی میں کبھی رکھنا"  
 چاہتی ہوں۔۔۔۔ میں یہ بھی اچھے سے جانتی ہوں کہ آپ میرے نام پر  
 موجود میری ماما کی جائیداد حاصل کر کے اُسے غلط مقصد کے لیے استعمال  
 کرنا چاہتے ہیں جو کہ میں کبھی ہونے نہیں دوں گی۔۔۔ اور مجھے یوں  
 کڈنیپ کر کے آپ نے اپنا مزید نقصان کیا ہے۔۔۔ میرے آٹھ میر بھائی  
 "آپ کو چھوڑیں گے نہیں۔۔۔"

زنیشہ کو آٹھ میر پر خود سے زیادہ بھروسہ تھا۔۔۔ وہ اُسے کچھ نہ ہونے  
 دیتا۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔ تمہارا بھائی تم تک پہنچے اُس سے پہلے ہی میں تمہارا نکاح اپنے  
 بھتیجے سے کروادوں گا۔۔۔ پھر تمہارے اُن سو کالڈ اپنوں میں سے کوئی  
 کچھ نہیں کر پائے گا۔۔۔ تمہارے پاس پندرہ منٹ ہیں۔۔۔ تمہارا سگا باپ  
 ہونے کے ناتے تمہیں ذہنی طور پر نکاح کے لیے تیار ہونے کے لیے اتنا ٹائم  
 "تو دے ہی سکتا ہوں۔۔۔"

اکرام حنیف اُس پر ایک مسکراہٹ اُچھالتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔  
 اُنہیں آثمیر پر زنیشہ کا یہی یقین ختم کرنا تھا۔۔۔

زنیشہ کا دل خوف سے کانپ اُٹھا تھا۔۔۔ اگر آثمیر وقت پر نہ پہنچ پایا  
 تو۔۔۔۔۔ اس سے آگے اُس سے کچھ سوچا ہی نہیں گیا تھا۔۔۔۔۔  
 زوہان کا وجیہہ چہر اُس کی نگاہوں میں آن سما یا تھا۔۔۔ اُسے کرن سے ہی پتا  
 چلا تھا۔۔۔ کہ زوہان دوپہر میں ہی دبئی کے لیے نکل گیا ہے۔۔۔۔۔ زنیشہ  
 اچھے سے جانتی تھی۔۔۔ کہ اگر وہ یہاں ہوتا تو ایک لمحہ بھی نہ لگاتا یہاں  
 پہنچنے میں۔۔۔۔۔

@@@@@@

آثمیر کی گاڑیاں بڑے سے بنگلے کے سیاہ گیٹ کے سامنے آن رکی  
 تھیں۔۔۔۔۔ وہ جیسے ہی گاڑی سے نکلا تو سامنے کھڑے گارڈ نے اُس کا راستہ  
 روکنا چاہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں آثمیر اُس کی کنپٹی پر سلسنسر لگے پسٹل



کا نشانہ باندھتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔ اُس کے گارڈز بھی اُس کے پیچھے ہی تھے۔۔۔

آٹمیر پتھروں کی روش طے کرتا تھوڑا سا ہی آگے بڑھا تھا جب سامنے سے گارڈز کی فوج نمودار ہوئی تھی۔۔۔  
 "آپ اندر نہیں جاسکتے۔۔۔"

گارڈز نے آٹمیر پر بندوقیں تانے اُسے اندر آنے سے روکا تھا۔۔۔  
 اپنی جان پیاری ہے تو آگے سے ہٹ جاؤ۔۔۔ اندر تو میں ہر قیمت پر جا کر "ہی رہوں گا۔۔۔ تم یہاں کھڑے میرا وقت ضائع کر کے اپنی موت کو "مزید عبرت ناک بنا رہے ہو۔۔۔"

آٹمیر نے اُنہیں آخری وارننگ دی تھی۔۔۔ مگر وہ گارڈز اپنے مالک کی جانب سے ملے گئے حکم کے مطابق وہیں جمے کھڑے رہے تھے۔۔۔ جب آٹمیر کے ہاتھ کے اشارے پر اُس کے آدمی سامنے کھڑے لوگوں پر ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔ اُن لوگوں کے لیے یہ حملہ اتنا چانک اور غیر متوقع تھا کہ

انہیں ٹریگر دبانے کا موقع بھی نہیں ملا تھا۔۔۔ شاید انہیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ کوئی انہیں کے ڈیرے پر آکر ان پر حملہ بھی کر سکتا ہے۔۔۔ آثمیر کے پوری طرح ٹرینڈ گارڈز نے ان کی گردنیں مڑورتے انہیں ایک سائیڈ پر ڈال دیا تھا۔۔۔

آثمیر عجلت میں اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ لمبی سی راہداری عبور کرتے اندر ڈرائینگ روم میں بیٹھا اکرام حنیف اور اُس کے ساتھ بیٹھے تین افراد آثمیر کو وہاں دیکھ جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"تم یہاں۔۔۔۔"

اکرام حنیف کو قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ آثمیر اتنی جلدی زنجیشہ کو ڈھونڈ لے گا۔۔۔ اور اُس کے سب سے خفیہ ٹھکانے پر آن پہنچے گا۔۔۔ زنجیشہ کا موبائل تو اُس کے آدمی وہیں پھینک آئے تھے۔۔۔ پھر آثمیر اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گیا تھا۔۔۔

".... میری بہن کہاں ہے؟؟؟"

آزمیر کے لہجے میں چھپی غراہٹ مقابل کا دل دہلانے کے لیے کافی تھی۔۔۔

وہ تمہاری بہن نہیں ہے۔۔۔ صرف اور صرف میری بیٹی ہے۔۔۔ میں "اب کبھی اُسے تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔۔۔ قانونی طور پر اُس کا سرپرست صرف اور صرف میں ہوں۔۔۔ میں قانونی طور پر بھی اُسے اپنے پاس رکھنے کا حق رکھتا ہوں۔۔۔ اس لیے تمہارے لیے بہتر ہو گا یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔"

اکرام حنیف اب زینشہ کو کسی قیمت پر ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔

ہر طرف پھیل جاؤ۔۔۔ سب کمرے چیک کرو۔۔۔ میری بہن ہر "قیمت پر ملنی چاہیے۔۔۔"

آزمیر اپنے آدمیوں پر چلایا تھا۔۔۔ اُس کے لیے اکرام حنیف کی بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"آژمیر اپنے آدمیوں کو روک لو ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔۔۔۔"

اکرام حنیف نے آژمیر کے ماتھے پر نشانہ باندھتے اُسے باز رکھنا چاہا

تھا۔۔۔۔۔

"اتنی اوقات نہیں ہے تمہاری۔۔۔۔۔"

آژمیر صوفے پر براجمان ہوتا اُسے خون آشام نگاہوں سے گھورتے ہوئے

بولا۔۔۔۔۔

تم ابھی میری اوقات سے پوری طرح واقف نہیں ہو۔۔۔۔۔ میں ایسا"

"کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف نشانہ اُس کی کنپٹی سے ہٹا کر بازو پر رکھتا دھمکی آمیز لہجے میں

بولا۔۔۔۔۔

جبکہ آژمیر نے طنز یا نگاہوں سے اُسے نشانہ بدلتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اس شخص کی

واقعی اتنی اوقات نہیں تھی کہ اُسے ختم کرنے کا سوچ بھی سکے۔۔۔۔۔

"آژمیر میرا نچلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔"



اکرام حنیف اُسے آخری بار وارن کرتا ٹریگر پر انگلی دبا گیا تھا۔۔۔ مگر اُس سے بھی پہلے وہاں داخل ہوتے زوہان نے اُس کے بازو پر گولی چلاتے اُس کا نشانہ ضائع کیا تھا۔۔۔ بندوق اکرام حنیف کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری تھی۔۔۔

آژمیر نے حیرت بھری نگاہوں سے مڑ کر اپنے اُس خیر خواہ کو دیکھا تھا۔۔۔ جب اُس کی نگاہیں پیچھے کھڑے زوہان سے ٹکرائی تھیں۔۔۔ نظروں کے اس تصادم پر دونوں نے نفرت سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔ تم۔۔۔ تم اپنے ہی دشمن کو بچا رہے ہو۔۔۔ جو تمہاری ہر چیز پر سانپ "بن کر بیٹھا ہے۔۔۔"

اکرام حنیف درد سے بلبلا تا زوہان پر دھاڑا تھا۔۔۔ اُسے تو یہی معلومات ملی تھی۔۔۔ کہ زوہان اور آژمیر ایک دوسرے کے بہت بڑے دشمن ہیں۔۔۔ مگر زوہان کا آژمیر کو اس طرح گولی سے محفوظ رکھنا اُس کا دماغ گھما گیا تھا۔۔۔

آٹمیر میران میری زندگی میں میرے کیے سب سے زیادہ نفرت آمیز " انسان ہے۔۔۔ مگر اس وقت ہم دونوں کے مشترکہ دشمن تم ہو۔۔۔۔ تم نے زینشہ کو کڈنیپ کر کے جو گھناؤنی حرکت کی ہے۔۔۔ اُس کے لیے میں "کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔۔۔۔۔"

زوہان نفرت بھری نظر آٹمیر پر ڈالتا غصے سے اکرام کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

"وہ میری بیٹی ہے۔۔۔۔ اُسے اپنے پاس رکھنے کا حق ہے میرا۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف آج کسی صورت زینشہ کو اُن کے حوالے کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔ چاہے وہ تین چار دشمن اور بھی کیوں نہ لے آتے۔۔۔۔۔

"دیکھ لیں گے زینشہ کو اپنے پاس رکھنے کا حق کون حاصل کرتا ہے۔۔۔۔۔"

زوہان اکرام کے ساتھ ساتھ آٹمیر پر بھی ایک سخت نگاہ ڈالتا بیسمنٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ آٹمیر کا رخ بھی اُسی جانب تھا۔۔۔ کیونکہ اُس کے آدمی اوپر سے خالی ہاتھ لوٹے تھے۔۔۔۔۔

وہ دونوں باری باری مختلف کمرے چیک کر رہے تھے۔۔ جب اچانک ایک کمرے کے پاس آتے دونوں کے قدم آمنے سامنے آنے لگے تھے۔۔۔ وہ کمرہ لاک تھا۔۔ انہیں پورا یقین تھا۔۔ زینشہ اندر ہی تھی۔۔۔۔۔  
 دونوں نے بنا زبان سے ایک لفظ بھی ادا کیے دروازے پر ضربیں لگانا شروع کر دی تھیں۔۔۔ جب اُن کی چند منٹوں کی کوششوں کے بعد دروازہ ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔

دونوں ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔  
 جب زینشہ کو بیڈ پر بیٹھے رسیوں میں جکڑا دیکھ اُن کا خون کھول اُٹھا تھا۔۔۔۔۔  
 آثمیر آگے بڑھتے زینشہ کو اپنے حصار میں لے گیا تھا۔۔۔ زوہان کے قدم فاصلے پر ہی رک گئے تھے۔۔۔۔۔  
 "میری گڑیا آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔۔"

آثمیر اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتا اُسے رسیوں سے آزاد کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ اس وقت گہرے شاک میں تھی۔۔۔ اُس کے سگے باپ نے اُسے کڈنیپ کر وایا تھا یہ بات اُس کے لیے بہت افیت ناک تھی۔۔۔۔۔ مگر وہیں آژمیر اور زوہان کو ایک ساتھ اپنے لیے فکر مند دیکھ اُس کی نم آنکھوں میں آسودگی سی بھر گئی تھی۔۔۔ لیکن وہ اس بات سے بھی اچھی طرح واقف تھی کہ یہ دونوں ایک ساتھ تو تھے مگر دل سے ایک بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

زنیشہ کو سہی سلامت دیکھ زوہان روم سے نکل گیا گیا تھا۔۔۔ اُس کے پیچھے ہی آژمیر بھی زنیشہ کو اپنے حصار میں لیے باہر نکل آیا تھا۔۔۔۔۔ رُک جاؤ آژمیر۔۔۔۔۔ تم میری بیٹی کو اس طرح نہیں لے کر "جاسکتے۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف نے آژمیر کو روکنا چاہا تھا۔۔۔۔۔ مگر آژمیر اُس کی بات کی پرواہ کیے بغیر آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔ وہ اکرام حنیف کو اُس کے اس گناہ کا سبق بہت



اچھے سے سیکھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ مگر زینشہ کے سامنے بالکل بھی  
 نہیں۔۔۔۔۔ وہ پہلے ہی بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔  
 اس لیے اس وقت وہ اکرام حنیف کو انگور کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔  
 جب اکرام نے دائیں جانب صوفے کے پیچھے چھپے اپنے آدمی کو اشارہ کیا  
 تھا۔۔۔ جو اگلے ہی لمحے باہر نکلتا آڑ میر پر نشانہ باندھ گیا تھا۔۔۔۔۔ اکرام ہر  
 قیمت پر زینشہ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ جس کے لیے آڑ میر کا مرنا  
 ناگزیر ہو گیا تھا۔۔۔۔۔  
 زوہان جسے اکرام فراموش کر چکا تھا۔۔۔ اُسی لمحے بیسمنٹ سے برآمد ہوا  
 تھا۔۔۔ اُس کی زیرک نگاہوں سے اکرام کی حرکت چھپی نہیں رہ پائی  
 تھی۔۔۔ اُس اپنی پاکٹ ٹٹولی تھی۔۔۔ مگر اُس کی گن دروازہ توڑتے شاید  
 کہیں گر گئی تھی۔۔۔۔۔  
 اُس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

وہ خون آشام نگاہوں سے اکرام کے آدمی کو گھورتا آگے بڑھتا تھا۔۔۔ نجانے  
کس احساس کے تحت۔۔۔ آثمیر کے نام کی گولی وہ اُس کے سامنے آتے اپنے  
اوپر کھا گیا تھا۔۔۔

"زوہان سر۔۔۔"

حاکم چلایا تھا۔۔۔ زینشہ نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے زوہان کی یہ حرکت  
دیکھی تھی۔۔۔ زوہان خود آثمیر کا جانی دشمن بنا ہوا تھا۔۔۔ اور اب اُسی  
کے نام کی گولی اپنے سر لے گیا تھا۔۔۔

گولی زوہان کے کندھے میں پیوست ہوئی تھی۔۔۔ آثمیر ساکت نگاہوں  
سے زوہان کی یہ حرکت دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب اگلے ہی لمحے اُس کی آنکھوں میں  
غصے کی لکیر ابھری تھی۔۔۔

زوہان جس کے گرد اُس کے آدمی اکٹھے ہو چکے تھے۔۔۔ اُس نے جتنی نظروں سے آڑمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جانے انجانے میں آڑمیر میران پر ملک زوہان کا احسان آن پڑا تھا۔۔۔ جسے وہ کسی بھی قیمت پر اُتارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ وہ دنیا میں کسی سے بھی مدد لے لیتا سوائے ملک زوہان کے۔۔۔

ملک زوہان سے وہ اس قدر نفرت کرتا تھا کہ اُس کی انا ایسا کوئی بھی احسان قبول نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

زوہان کو گولی لگتے دیکھ اکرام اپنے آدمی کے ساتھ وہاں سے بھاگ گیا تھا۔۔۔

زنیشہ زوہان کے کندھے سے نکلتا خون دیکھ بے ہوش ہونے کے درپر تھی۔۔۔ اُس کی تکلیف اپنے دل میں محسوس کرتے زنیشہ آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے۔۔۔

اپنے ساتھ کھڑے آڑمیر کا خیال کیے بغیر وہ بے اختیاری میں قدم زوہان کی جانب بڑھا گئی تھی۔۔۔ آڑمیر نے بہت گہری نگاہوں سے زینشہ کی زوہان کے لیے یہ بے قراری اور فکر دیکھی تھی۔۔۔

اُسے تو یہی لگا تھا کہ زینشہ بھی زوہان سے اتنی ہی نفرت کرتی ہوگی جتنی وہ کرتا ہے۔ کیونکہ زوہان نے اب تک زینشہ کو استعمال ہی کیا ہے اپنے مقصد کے لیے۔۔۔ اُس کی بہن اتنی نادانی کیسے کر سکتی تھی۔۔۔ لیکن شاید وہ ابھی محبت کے وار سے محفوظ تھا اس لیے اُس کے لیے اسے سمجھنا بھی ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔ اس وقت اُسے شمسہ بیگم کی کہی بات بالکل سچ لگنے لگی تھی۔۔۔ زینشہ زوہان کی محبت کے جال میں پھنس چکی تھی۔۔۔

آڑمیر سے مزید وہاں ایک لمحے کے لیے رکنا محال ہوا تھا۔۔۔ وہ سر نفی میں ہلاتا زینشہ کو زوہان کے پاس جانے سے روک گیا تھا۔۔۔ زینشہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہوئی تھیں۔۔۔

زوہان خاموش نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔



جب اگلے ہی لمحے آثر میر ز نیشہ کا ہاتھ تھا متا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔  
سائیں وہ آپ کے دشمن ہیں۔۔۔۔۔ آپ نے اُنہیں بچانے کے لیے اپنی "  
جان داؤ پر کیوں لگائی۔۔۔۔۔

حاکم اُسے سہارا دیتے کھڑا کرتے بولا۔۔۔۔۔ زوہان کے کندھے سے خون تیز  
رفتاری سے بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔ اُس پر غنودگی طاری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ شدید  
تکلیف کے احساس سے اُس نے سختی سے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔۔۔۔۔ اُس کا  
چہرہ بالکل زرد ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اِس وقت اُس کے پاس حاکم کو جواب دینے کے لیے کوئی الفاظ ہی نہیں تھے۔۔۔۔۔ بلکہ وہ خود بھی ابھی تک سمجھ نہیں پارہا تھا کہ اُس نے ایسا کیا کیوں تھا۔۔۔۔۔

*a a a a a a a a*

ماوراکیا ہوا ہے تمہیں؟؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔ کل اتنی "  
 "امپورٹنٹ پریزنٹیشن ہے اور تم بناتیاری کیے ایسے ہی پڑی ہو۔۔۔۔  
 بیلاماورا کو شام سے منہ سرلیٹے کمبل میں چھپا دیکھ اب آخر کار اُسے ٹوکے بنا  
 نہیں رہ پائی تھی۔۔۔۔  
 لیکن ماورا پر پھر بھی اُس کی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ ایسے ہی منہ پر  
 کمبل ڈالے پڑی رہی تھی۔۔۔  
 ماورا۔۔۔۔ تم بتانا پسند کرو گی۔۔۔ آخر ہوا کیا ہے؟۔۔۔ کسی نے کچھ کہا "  
 "ہے تم سے۔۔۔۔  
 بیلاب کی بار اُس کے اوپر سے کمبل کھینچتے اُس کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔۔  
 جب ماورا کی بھیگی آنکھیں دیکھ اُس کی تشویش مزید بڑھی تھی۔۔۔۔  
 "۔۔۔ بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟"

بیلا پیار سے اُس کے ہاتھ تھامتی نرمی بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ جب  
 ماوراسہارا پاتے اُس کے کندھے پر سر رکھتی پھوٹ پھوٹ کر رودی  
 تھی۔۔۔

وہ اُس بُری طرح ٹوٹ کر بکھری تھی کہ بیلا بھی اپنے آنسو روک نہیں پائی  
 تھی۔۔۔

اُس نے اس بات پر دھیان دیئے بنا کہ بیلا بھی اُس سے نفرت کرنے لگ  
 جائے گی۔۔۔۔ بیلا کو شروع سے لے کر آخر تک اپنی ساری سچائی بتادی  
 تھی۔۔۔ منہاج سے نکاح اور پھر نکاح کے بعد اُس کے رواں رکھے گئے  
 سلوک کی بھی۔۔۔

جسے سن بیلا کو نجانے کتنی دیر لگی تھی شک سے باہر آنے کی۔۔۔  
 دنیا کا کوئی مرد اعتبار اور محبت کے قابل نہیں ہوتا بیلا۔۔۔۔ سب ایک "  
 جیسے ہوتے ہوس کے پجاری۔۔۔ میرے باپ کی طرح۔۔۔ منہاج  
 درانی کی طرح اور کوٹھے پر آنے والے اُن تمام معزز مردوں کی

طرح۔۔۔ نفرت کرتی ہوں میں ان سب سے۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی ان سب کو۔۔۔ اور منہاج درانی کو تو کبھی بھی نہیں۔۔۔ میری محبت، میرے جذبات سے کھیلا ہے وہ۔۔۔ میری افیت، تڑپ اور اس رسوائی کا حساب تو دینا ہو گا اُسے ایک دن۔۔۔ وہ بھی ایسے ہی تڑپے گا۔۔۔

بیلا کو ماور اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں لگی تھی۔۔۔ اُس کی کہانی سن کر بیلا کا دل افیت سے بھر گیا تھا۔۔۔ کافی دیر کی مسلسل کوششوں کے بعد بیلا نے کتنی مشکلوں سے سنبھالا تھا اُسے یہ وہی جانتی تھی۔۔۔ ماور ابس بہت رولیا تم نے۔۔۔ اب مزید نہیں۔۔۔ وہ شخص اس قابل " بالکل بھی نہیں ہے کہ تم اُس کے لیے اتنے آنسو بہاؤ۔۔۔ ناؤ سٹاپ "اٹ۔۔۔

بیلا اُسے نرمی سے ڈپٹے پانی کا گلاس اُس کے ہونٹوں سے لگائی تھی۔



تمہیں بھی مجھ سے نفرت محسوس ہو رہی ہو گی نا۔۔۔ گھن آرہی ہو گی "

" مجھ سے۔۔۔۔

نارمل ہوتے حواس کے ساتھ ماورایلا کی جانب دیکھتی تلخ مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوئی تھی۔۔۔۔

میری دوست ایک پاکباز لڑکی ہے۔۔۔ جس نے اُس گندگی بھری جگہ پر "

رہنے کے باوجود اپنی عزت محفوظ رکھی۔۔۔۔ مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ

تم میری دوست ہو۔۔۔۔۔ محبت کرنا جرم نہیں ہے۔۔۔ تم نے بھی سچے

دل سے محبت کی منہاج درانی سے۔۔۔۔ مگر تمہاری بد قسمتی سے وہ کم

ظرف نکلا۔۔۔ اُس نے جو تمہارے ساتھ کیا اُس کی سزا ضرور ملے

گی۔۔۔ مگر تم وعدہ کرو مجھ سے خود کو اس افیت میں مبتلا نہیں رکھو

گی۔۔۔۔

تمہیں جو موقع ملا ہے۔۔۔ کوٹھے پر رہنے والی ہر لڑکی اتنی خوش قسمت  
 نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ اسے ضائع مت کرو۔۔۔۔۔ فل وقت بھول جاؤ اس بات کو  
 "کہ کوئی منہاج درانی نامی شخص تمہاری زندگی میں آیا تھا۔۔۔۔۔  
 بیلا ایک اچھی دوست ہونے کا فرض نبھاتی خلوص و محبت سے ماورا کو  
 سمجھانے لگی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ پورے راستے بے آواز آنسو بہاتی آئی تھی۔۔۔ اُسے لگا تھا جیسے زوہان  
 نے اپنی نفرت بھلا کر آثمیر کے نام کی گولی خود پر کھائی تھی۔۔۔۔۔ ویسے ہی  
 آثمیر کچھ وقت کے لیے اپنی دشمنی بھلا کر زوہان کو کم از کم ہاسپٹل تک تو  
 لے کر ضرور جائے گا۔۔۔۔۔

مگر زنیشہ کو زوہان کی تکلیف کے ساتھ ساتھ آثمیر کی یہ بے حسی بھی مزید  
 رلا رہی تھی۔۔۔۔۔ نجانے کتنے نقصان سے گزرنے کے بعد ان دونوں کی  
 دشمنی ختم ہونی تھی۔۔۔۔۔

"زنیشہ سٹاپ کرائنگ۔۔۔ مرا نہیں ہے وہ،،،، زندہ ہے ابھی۔۔۔"

آزمیر جو کب سے ہونٹ بھینچے اُس کا رونا دیکھ رہا تھا۔۔۔ خود کو یہ سخت الفاظ کہنے سے روک نہیں پایا تھا۔

آزمیر کے اتنے کھٹور انداز پر زنیشہ نے تڑپ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ بھلا اتنی آسانی سے زوہان کے مرنے کی بات اپنے منہ سے کیسے نکال سکتا تھا۔۔۔

مگر آزمیر کی لال آنکھیں اور تنے ہوئے نقوش دیکھ اُسے اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔۔۔

آزمیر کے اپنے جانب دیکھنے پر وہ اپنے آنسو صاف کرتی واپس سر جھکا گئی تھی۔۔۔

"لالہ وہ تکلیف میں تھے۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے موقع دیکھ کر آزمیر کا دل نرم کرنے کی چھوٹی سی کوشش کی تھی۔۔۔

اتنے وقت سے اُس نے ہمارے پورے خاندان کو جس تکلیف میں مبتلا "کر رکھا ہے اُس کا کیا۔۔۔"

آزمیر اپنے سامنے زوہان کی وکالت تو بالکل بھی نہیں سن سکتا تھا۔۔۔۔ اور وہ بھی زینشہ کے منہ سے۔۔۔۔ یہ امپا سبل تھا۔۔۔۔

زینشہ اُس کے غصے سے دھاڑنے پر مزید کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔ زینشہ کو آزمیر سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی بھی عزیز نہیں تھا۔۔۔ شاید ملک زوہان بھی نہیں۔۔۔۔

مگر آج زوہان نے آزمیر کی جان بچا کر جو کیا تھا وہ اُس کا مقام زینشہ کے دل میں پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھا گیا تھا۔۔۔۔

اس وقت اُس کا دل ملک زوہان کی سلامتی کے لیے دعا گو تھا۔۔۔ اُس کی تڑپ اور بے قراری لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

@@@@@@



سر آپ کی پچھلے ہفتے کی تین میٹنگز پینڈنگ پر ہیں۔۔۔ ان کو نیکسٹ ویک " کے سیکجول میں شامل کر دوں یا آپ اس ویک ہی کرنا چاہیں گے کیونکہ " پروجیکٹ مسلسل ڈیلے ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔

بھٹی صاحب آثمیر سے کچھ فائلز پر سائن لیتے اُسے اس حوالے سے بھی آگاہ کرنے لگے۔

اوکے اسی ویک رکھ دیں۔۔۔۔ اور مس حاعفہ کو میرے آفس " بھیجیں۔۔۔

آثمیر اپنے سامنے رکھی فائل بند کر کے اُس کی جانب بڑھتا مصروف سے انداز میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔

"سروہ تو آج آفس نہیں آئیں۔۔۔۔ اور کچھ انفارم بھی نہیں کیا۔۔۔" بھٹی صاحب جواب دیتے آثمیر کے سر ہلانے پر اُس کے آفس سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

آزمیر یہ بات تو فراموش ہی کر گیا تھا کہ کل حاعفہ کے پیر پر بہت سخت موج  
 آئی تھی۔۔۔۔۔ کل سے وہ اکرام حنیف والے معاملے اور زینشہ کی ٹینشن  
 میں اتنا الجھا ہوا تھا کہ حاعفہ کا خیال اُس کے دماغ سے بالکل ہی نکل گیا  
 تھا۔۔۔۔۔

اُس نے فوراً حاعفہ کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔۔ مگر مسلسل کئی بار ٹرائے کرنے  
 کے باوجود دوسری جانب سے کال پک ہی نہیں کی گئی تھی۔۔۔۔۔ اس بات  
 نے آزمیر کی فکر مزید بڑھادی تھی۔۔۔۔۔

اُسے غیر ذمہ دار لوگ سخت ناپسند تھے۔۔۔۔۔ مگر شاید اس بار وہ خود ہی  
 حاعفہ کے معاملے میں غیر ذمہ داری کا ثبوت دے گیا تھا۔۔۔۔۔  
 وہ اُس کی ایمپلائے تھی۔۔۔۔۔ اُسی کے کام کے دوران اُسے چوٹ لگی  
 تھی۔۔۔۔۔ کل ہی حاعفہ کو گھر چھوڑ کر آتے اُسے پتا چلا تھا کہ وہ اکیلی رہتی  
 تھی۔۔۔۔۔ اُس کے پیرنٹس کی ڈیوٹی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اُن کے بعد اب اس دنیا  
 میں اُس کا کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

یہ خیال آتے ہی آثمیر کو اپنی لاپرواہی پر مزید غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔  
اپنے سامنے کھلی فائلز بند کرتا وہ موبائل اور کوٹ اٹھاتے آفس سے نکل گیا  
تھا۔۔۔۔۔

اُسے اب اُس بے ضرر سی لڑکی کی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔ اُسے اچھا خاصہ  
زخم آیا تھا۔۔۔۔۔ نجانے اُس نے دوبارہ ڈاکٹر کو بلوا کر ٹھیک سے بینڈیج کروائی  
بھی تھی یا نہیں۔۔۔۔۔ کیونکہ آثمیر کو وہ اپنے معاملے میں لاپرواہ سی ہی لگی  
تھی۔۔۔۔۔

اکثر وہ آفس میں کام میں اتنا مصروف رہتی تھی کہ کھانا کھانا بھی بھول جاتی  
تھی۔۔۔۔۔ شاید اُس نے اپنا خیال رکھنا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔ یا پھر حاحفہ کے  
لیے اُس کا اپنا آپ امپورٹنٹ تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔

آثمیر ہمیشہ اپنے ارد گرد کے ماحول کا زیرک نگاہی سے جائزہ لینے والا شخص  
تھا۔۔۔۔۔ حاحفہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ آثمیر اُس کے بارے  
میں یہ باتیں بھی نوٹ کرتا ہے۔۔۔۔۔

یہ شاید آثمیر کی بد قسمتی تھی یا اُس کے آگے بُنا گیا حائفہ کی معصومیت کا جال  
کہ جو چیز اُسے دیکھنی تھی۔۔۔ وہ آثمیر دیکھ نہیں پارہا تھا۔۔۔

@@@@@@

زنیشہ میرے بچے آپ اتنی ٹھنڈ میں ٹیرس پر کیوں کھڑی ہو۔۔۔ اندر"  
چلو۔۔۔ آپ کو تو ویسے ہی ٹھنڈ بہت جلدی لگ جاتی ہے۔۔۔ بیمار پڑ گئی  
"تو۔۔۔

شمسہ بیگم زنیشہ کو ٹیرس پر سرد ہواؤں میں بنا کوئی گرم شے اوڑھے کھڑا  
دیکھ فکر مندی سے اُس کے قریب آئی تھیں۔۔۔  
میران پیلس میں تمام افراد وہاں پیش آئے واقع سے آگاہ ہو چکے تھے۔۔۔  
اکرام حنیف کے واپس لوٹ آنے پر جہاں سب کے دلوں میں زنیشہ کی فکر  
مزید بڑھ گئی تھی وہیں زوہان کا آثمیر کی جان بچانے کے لیے اُٹھایا گیا یہ  
قدم سب کے لیے انتہائی خوش کن تھا۔۔۔



درمیانی نفرت ابھی اتنی بھی نہیں بڑھی تھی کہ اُسے ختم کرنا ممکن ہو جائے۔۔۔۔۔

"اماں سائیں۔۔۔۔۔ وہ کیسے ہیں اب؟؟؟"

زنیشہ بنارخ موڑے رندھے ہوئے لہجے میں اُن سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ جب سے آئی تھی۔۔۔۔۔ ایسے گم صم ہی تھی۔ نہ کسی سے بات کر رہی تھی نہ کچھ کھاپی رہی تھی۔۔۔۔۔ اُس نے خود کو بالکل کمرے میں بند کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

"زنیشہ آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ اندر۔۔۔۔۔" شمسہ بیگم اُس کے بخار سے تپتے ماتھے کو چھوتیں پریشان ہو اُٹھی تھیں۔۔۔۔۔ اب کی بار بنا اُس کی کچھ سننے۔۔۔۔۔ اُس کا ہاتھ پکڑتے وہ اُسے زبردستی اندر لے آئی تھیں۔۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔ مگر زینشہ آپ خود کو اذیت میں مبتلا کر کے بہت غلط  
 "کر رہی ہیں۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کی مسلسل رونے کی وجہ سے سوچی آنکھیں دیکھ فکر مندی  
 سے بولی تھیں۔۔۔ اُس کا چہرہ بخار کی وجہ سے بالکل سُرخ پڑ چکا تھا۔۔۔  
 اماں سائیں یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ اگر آٹھ میرا لالہ یا  
 زوہان کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ آپ لالہ سے کہیں مجھے میرے باپ کے حوالے  
 کر دیں۔۔۔ ویسے بھی میں آپ سب کے لیے ہمیشہ پریشانی ہی بن کر رہی  
 ہوں۔۔۔ لالہ اب مزید کب تک میری وجہ سے اتنا کچھ برداشت کرتے  
 "رہیں گے۔۔۔ آپ پلیز اُن سے بات کریں۔۔۔"

زینشہ کی کنڈیشن اس وقت بہت عجیب سی ہو رہی تھی۔۔۔ اُس نے اپنی  
 وجہ سے آج اپنی لائف کی دوا ہم ترین ہستیوں کو خطرے میں دیکھا تھا۔۔۔  
 اگر اُن دونوں میں سے کسی کو کچھ ہو جاتا تو شاید وہ خود کو بھی ختم  
 کر دیتی۔۔۔

شمسہ بیگم کچھ پل خاموش نگاہوں سے اُسے دیکھنے کے بعد آگے بڑھتیں  
اُسے اپنی آغوش میں بھر گئی تھیں۔۔۔

وہ دونوں ہیں کیونکہ آپ اُن دونوں کے درمیان موجود ہیں۔۔۔ اگر ایسا"  
نہ ہوتا تو وہ کب کا ایک دوسرے کو ختم کر چکے ہوتے۔۔۔ آپ اُن دونوں کو  
واپس سے ایک ساتھ نہیں دیکھنا چاہتیں کیا۔۔۔ آپ کو تو خوش ہونا  
چاہیے۔۔۔ جو کچھ آج ہوا اُس سے کم از کم ہمیں اتنا اندازہ تو ہو گیا کہ اُن  
دونوں کے دلوں میں ابھی ابھی ایک دوسرے کے لیے تھوڑا سا احساس تو  
موجود ہے نا۔۔۔۔ اور رہی بات زوہان کی تو وہ اب بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔  
"میں ابھی یہی بتانے آئی تھی۔۔۔۔

شمسہ بیگم کی آخری بات اُس کے رگ و پے میں سکون طاری کر گئی  
تھی۔۔۔۔

"میں ابھی کھانا اور دوا لے کر آتی ہوں۔۔۔۔ بیڈ سے اٹھنا نہیں۔۔۔۔"  
شمسہ بیگم اُسے نرمی سے وارن کرتیں روم سے نکل گئی تھیں۔۔۔۔

اُن کے جاتے ہی زینیشہ کچھ لمحوں کی سوچ و بچار کے بعد سائیڈ ٹیبل پر رکھا  
ہوا موبائل اٹھاتی زوہان کا نمبر ڈائل کر دیا تھا۔۔۔۔

مقابل کو بھی شاید اُسی کی کال کا انتظار تھا۔۔۔ پہلی بیل پر ہی کال ریسپونڈ کر کی  
گئی تھی۔۔۔ زینیشہ کو دوسری جانب سے کی جانے والی اس پھرتی کا اندازہ  
نہیں تھا۔۔۔ اس لیے کال پک ہوتے ہی اُس کا دل زور سے دھڑک اٹھا  
تھا۔۔۔ موبائل تھامے ہاتھ میں لرزش سی ہوئی تھی۔۔۔

زوہان خاموشی سے فون کان سے لگائے اُس کے بولنے کا منتظر تھا۔۔۔۔  
جبکہ اُس کی بو جھل سانسوں کی آواز زینیشہ کے کانوں سے ٹکراتی اُس کی  
سانسوں میں اتھل پتھل پیدا کر گئی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ہیں؟؟؟؟"

زینیشہ نے جھجھکتے بامشکل یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔ ہمیشہ زوہان سے بات  
کرنے کے لیے وہ بہت کچھ سوچے رکھتی تھی۔۔۔۔ مگر جیسے ہی وہ مد مقابل



ہوتا یا فون پر بات کرنی ہوتی زینشہ کے دماغ سے سب کچھ بھگ سے اڑ جاتا تھا۔۔۔

"بہت گہرا زخم ہے۔۔۔ اتنی جلدی کیسے ٹھیک ہو سکتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان کا جواب کافی معنی خیزی لیے ہوئے تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے لہجے میں چھپی تکلیف کا اندازہ لگاتے زینشہ کی آنکھیں ایک بار پھر سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔

وہ اُس کے مختصر جملے میں چھپا طنز با آسانی سمجھ گئی تھی۔۔۔

"مجھے ملنا ہے آپ سے۔۔۔۔۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں آپ کو۔۔۔۔"

زینشہ کے منہ سے بے ساختہ وہ الفاظ نکل گئے تھے۔۔۔۔ جو کہنے کے لیے اُس کا دل کب سے بے قابو ہو رہا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کا یہ کھلا اظہار زوہان کے ہونٹوں پر دلکشی بھری مسکراہٹ کی چھب دکھلا گیا تھا۔۔۔

اِس سے پہلے کہ زوہان اُسے اُس کی بات کا جواب دیتا جب اُسی لمحے شمن پریشان سی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

زوہان کیسے ہوا یہ سب؟؟؟ تم اپنے آپ کو کسی کی وجہ سے بھی خطرے "میں کیسے ڈال سکتے ہو۔۔۔۔

شمن اُس کے بیڈ کے قریب آتی اُس کے کندھے پر لگی بینڈیج دیکھ تشویش بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔۔

زنیشہ زوہان کے اتنے قریب سے آتی یہ فکر سے لبریز نسوانی آواز سن کر واپس اپنے خول میں سمٹ گئی تھی۔۔۔۔ کچھ لمحے پہلے وہ کمزور لمحوں کی زد میں آکر اُس کے سامنے دبے لفظوں میں جو اظہار کر گئی تھی۔۔۔۔ اُس پر اُس نے خود کو جی بھر کو کو ساتھ۔۔۔۔

زنیشہ نے شدید غصہ ہونے کے باوجود کال نہیں کاٹی تھی۔۔۔۔ اُسے ایسا محسوس ہوا تھا کہ شمن نے بات کے دوران شاید زوہان کو بوسہ بھی دیا ہے۔۔۔۔ زنیشہ کا دل چاہا تھا موبائل سے نکل کر زوہان سمیت اُس لڑکی کی

بھی گردن دبا دے۔۔۔۔۔ جسے شرم نہیں آتی تھی کسی نامحرم مرد کے اتنے قریب جانے کی۔۔۔ وہ سوشل میڈیا پر ایسی کئی پکچرز دیکھ چکی تھی اُن دونوں کی، جہاں ثمن زوہان کا بازو تھامے اُس کے ساتھ بالکل چپک کر کھڑی ہوتی تھی۔۔

صرف ثمن ہی زوہان کے قریب نہیں جاتی تھی۔۔۔ بلکہ زوہان خود بھی اُسے بہت اہمیت دیتا تھا۔ اکثر اُس کی بزنس میٹنگز میں ثمن اُس کے ساتھ پائی جاتی تھی۔۔۔ اُس کے سرکل کے لوگ تو یہی سمجھنے لگے تھے کہ عنقریب وہ دونوں شادی بھی کر لیں گے۔۔۔

ملک زوہان تو ویسے بھی سوسائٹی کا ہر دلعزیز تھا۔ خاص طور پر لڑکیوں کا مگر ثمن خان بھی کسی سے کم نہیں تھی۔ اتنی اہم پوسٹ پر ہونے کی وجہ سے ہر بندہ اُس کے ساتھ راہ و رسم بڑھانے اور اچھے تعلقات قائم کرنے کا خواہش مند تھا۔۔۔ لیکن ثمن خان تو صرف ملک زوہان کی دیوانی

تھی۔۔۔ اُس کے سوا وہ کسی کی جانب ایک نگاہ غلط بھی ڈالنا پسند نہیں کرتی  
تھی۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ یہ چھوٹی موٹی تکلیف میرا کچھ نہیں بگاڑ  
"سکتی۔۔۔۔"

زوہان کی آواز زینشہ کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ آنکھوں میں پانی  
بھرے وہ ایسے ہی فون کان سے لگائے ہوئے تھی۔۔۔ اُس کی مدھم  
مدھم سانسیں زوہان کی سماعتوں سے ٹکراتیں اُسے ایک سرور سا بخش رہی  
تھیں۔۔۔۔

وہ زینشہ کے بنا بولے ہی اُس کی خفگی اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔۔ جونہ تو فون  
بند کر رہی تھی نہ ہی اُس سے کوئی بات کر رہی تھی۔۔۔  
"ملنا چاہو گی مجھ سے۔۔۔۔؟؟"

زوہان گھمبیر لہجے میں بولتا زینشہ کا کچھ دیر پہلے کا کہا سوال واپس اُسی سے کر  
گیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ اب اس سوال کا جواب اچھے سے جانتا تھا۔۔۔



جبکہ اُس کے بولنے پر پاس کھڑی ثمن کا دھیان اُس کے کان سے لگے  
 موبائل کی جانب گیا تھا۔۔۔ ملک زوہان کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا اور وہ  
 لڑکی زینشہ میران کے سوا کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔ ثمن کو چند سیکنڈز لگے  
 تھے سمجھنے میں۔۔۔ اُس نے حسرت بھری نگاہوں سے زوہان کی جانب  
 دیکھا تھا۔۔۔ وہ ہرپل اپنے رب سے اس شخص کو مانگتی تھی۔۔۔ یہ جانتے  
 ہوئے بھی کہ وہ کبھی اُس کا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔  
 مگر پھر بھی وہ ابھی تک ہمت نہیں ہاری تھی۔۔۔  
 "نہیں۔۔۔"

زینشہ نے اپنی ناراضگی اور غصے پر قابو پاتے یک لفظی جواب دیا۔۔۔  
 زوہان زیر لب مسکرایا۔۔۔ جواب اُس کی سوچ کے عین مطابق تھا۔۔۔  
 دروازے پر دستک ہوئی تو زینشہ نے پلٹ کر اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔  
 جہاں سے ملازمہ اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔

زنیشہ بی بی آپ کو حسیب سائیں بلارہے نیچے۔۔۔ مزل دودن کی چھٹی پر " گیا ہے تو آڑ میر سائیں نے کہا ہے تب تک حسیب سائیں کے ساتھ ہی آپ " کو یونیورسٹی جانا آنا ہوگا۔۔۔۔

ملازمہ اُس کے اشارے پر اپنا پیغام سناتی روم سے نکل گئی تھی۔۔۔ جبکہ دوسری جانب آگ بھگولا ہونے کی باری اب زوہان کی تھی۔۔۔ وہ ملازمہ کی بات سن چکا تھا۔۔۔ اور زنیشہ کا ہامی بھرنا بھی۔۔۔۔ اُس کے ساتھ نہیں جاؤ گی۔۔۔ تمہارا بھائی باتیں تو بڑی بڑی کرتا " ہے۔۔۔ دودن کے لیے اپنے ضروری کام چھوڑ کر تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا۔۔۔ خبردار جو تم اُس حسیب کے ساتھ گئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں " ہوگا۔۔۔۔

زوہان کا غصے پھر اسر دلہجہ زنیشہ کو سہا گیا تھا۔۔۔ شمن نے بھی بغور زوہان کی شدت پسندی دیکھی تھی۔۔۔ اس وقت اُسے زنیشہ دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی لگی تھی۔۔۔

آپ ہوتے کون ہیں مجھے کسی بھی کام سے روکنے والے۔۔۔ میرے لیے"  
میرے لالہ کا کہا ہے سب کچھ ہے۔۔۔ اگر انہوں نے مجھے کوئی حکم دیا ہے  
"تو ہر صورت وہ مانوں گی میں۔۔۔۔"

زنیشہ کچھ دیر پہلے کا شمن والا غصہ زوہان کو اس طرح لوٹاتی کال کاٹ گئی  
تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی زوہان شدید غصے میں آگیا ہوگا۔۔۔ اگر وہ مزید اُس  
کی غصیلی آواز سن لیتی تو اُس کے رعب میں آکر حسیب کے ساتھ جانے  
سے انکار کر دیتی۔۔۔۔

اِس لیے مزید اُس کی بات نہ سننا ہی زنیشہ کو مناسب لگا تھا۔۔۔۔  
اُسے آج یونیورسٹی نہیں جانا تھا۔۔۔ مگر موجودہ سچویشن کو دیکھتے زوہان کو  
مزید تپانے کے لیے اُسے یونی جانا تھا اور وہ بھی حسیب کے ساتھ۔۔۔۔

@@@@@@

زوہان کو زنیشہ سے اتنی جرأت کی اُمید بالکل بھی نہیں تھی کہ وہ یوں کال  
کاٹ دے گی۔۔۔ اُس نے دوبارہ کال ملائی تھی۔۔۔ مگر زنیشہ اپنا فون سوئچ

آف کر چکی تھی۔۔۔ زوہان کا طیش کے مارے بُرا حال تھا۔۔۔ اُس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل پوری شدت سے موبائل پر دے مارا تھا۔۔۔۔۔

شمن جو اُس کے قریب ہی کرسی پر بیٹھی با آسانی اُن دونوں کی گفتگو سن رہی تھی۔۔۔۔۔ زوہان کے اِس جارحانہ عمل پر کچھ لمحے خاموش نگاہوں سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔۔

تو آخر کار ملک زوہان بھی اِس جان لیوا مرض میں مبتلا ہونے سے خود کو " نہیں روک پایا ہے۔۔۔۔۔

شمن بیڈ پر کہنی رکھ کر اُس پر چہرے ٹکاتی ہلکا سا زوہان کے قریب جھکی تھی۔۔۔۔۔

جس کا چہرہ اور آنکھیں غصے کی شدت سے لال ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

تمہیں معلوم ہے یہ محبت نہیں میری ضد اور جنون ہے۔۔۔ اُس کے بغیر " میں رہ سکتا ہوں۔۔۔ مگر اُسے کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ وہ مجھ سے



ضد باندھ کر میرے انتقام کو مزید ہوا دے رہی ہے۔۔۔ جس میں نقصان  
 "صرف اُسی کو اٹھانا پڑے گا۔۔۔"  
 زوہان کو شمن کی بات مزید غصہ دلا گئی تھی۔۔۔  
 شمن نے جانچتی نگاہوں سے زوہان کو دیکھا تھا۔ اُسے زوہان کے اِس بے  
 انتہا جنون سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔  
 وہ جانتی تھی یہ جنون جلد یا بدیر شدید عشق میں بدلنے والا تھا۔۔۔ جسے  
 جھٹلانا ملک زوہان کے بس میں نہیں ہونا تھا۔۔۔  
 وہ تم سے محبت کرتی ہے۔۔۔ شاید تم سے بھی جواباً یہی چاہتی ہے۔۔۔ کہ تم "  
 "اُس کی خاطر میرا خاندان سے دشمنی ختم کر دو۔۔۔"  
 شمن نے مخلصانہ انداز کے ساتھ زوہان کے آگے زنجیر کی سوچ واضح کی  
 تھی۔۔۔

وہ صرف اپنے بھائی آثمیر میران سے محبت کرتی ہے۔۔۔ میں اُس کی " محبت کی نہیں بلکہ نفرت کی فہرست میں آتا ہوں۔۔۔ اگر مجھ سے محبت کرتی ہوتی تو اب تک میرے پاس ہوتی۔۔۔۔

زوہان زخمی مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوا تھا۔۔ جبکہ اُس کا دل زور و شور سے اُس کی بات کی نفی کر رہا تھا۔۔ مگر زوہان بہت آرام سے اُس آواز کو دل کے ہی کسی کونے میں دبا گیا تھا۔۔۔

نشن نے جواب میں خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔ زوہان پہلے ہی غصے سے بپھرا ہوا تھا۔ وہ اس حوالے سے اُسے چھیڑ کر خود سے بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

@@@@@@

آثمیر سیدھا حائفہ کے فلیٹ میں پہنچا تھا۔۔ دروازہ کھلا ہونے کے باوجود اُس نے بیل بجانا مناسب سمجھا تھا۔۔ مگر مسلسل دو تین بیلز کے بعد بھی

اندر سے کسی قسم کی کوئی ہلچل سنائی نہیں دی تھی۔۔۔ اور نہ ہی کوئی دروازے پر آیا تھا۔۔۔

آزمیر کو حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش بھی ہوئی تھی۔۔۔ حائفہ اُسے اتنی لاپرواہ تو بالکل بھی نہیں لگتی تھی کہ اکیلے رہتے یوں گیٹ آن لاک رکھے گی۔۔۔

جب حالات بھی اتنے خراب تھے۔۔۔۔۔  
آزمیر نے اندر قدم بڑھانے سے پہلے آفس کال کر کے حائفہ کا ایڈریس کنفرم کیا تھا۔۔۔ جہاں سے اُسے

اسی بلنڈنگ کا یہی فلیٹ نمبر بتایا گیا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر کو چند سیکنڈز لگے تھے فیصلہ کرنے میں۔۔۔ وہ دروازہ ہلکے سے دھکیلتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

چھوٹا سا کوریڈور کراس کرتا وہ ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔۔۔ جو بالکل  
ویران پڑا تھا۔۔۔

سامنے کی دور و مز بنے تھے جن کے دروازے بند تھے۔۔۔ آٹمیر تیزی  
سے ایک میں داخل ہوا تھا۔۔۔ نجانے کیوں اُس کا دل بو جھل سا ہوا تھا۔۔  
حافظہ کے کسی مصیبت میں ہونے کا خیال ہی اُس کے اعصاب پر بہت بھاری  
پڑ رہا تھا۔۔۔

یہ کمرہ بھی خالی دیکھ عجیب سی بے چینی اُس کے رگ و پے میں سرایت کر گئی  
تھی۔۔۔ دائیں ہاتھ سے پیشانی کو مسلتے وہ پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے  
دوسرے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔



جب روم کا دروازہ کھولتے ہی سامنے کا منظر دیکھ اُس کے پیروں تلے سے  
 زمین کھسک گئی تھی۔۔۔۔ دروازے پر ساکت کھڑا وہ ہینڈل کو اپنی مُٹھی  
 میں سختی سے دبوچ گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورا نے اپنے آپ کو بہت مشکل سے نارمل کرتے یونی میں قدم رکھا  
 تھا۔۔۔ وہ منہاج درانی کی وجہ سے اپنا مستقبل داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی۔۔۔۔  
 اور نہ حاعفہ کو مزید ناراض کر سکتی تھی۔۔۔ وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اس نکاح  
 والی حقیقت کو ہمیشہ کے لیے اپنے دل کے تہہ خانے میں چھپا کر رکھ دے  
 گی۔۔۔ مگر کبھی منہاج درانی سے بھیک نہیں مانگے گی۔۔۔۔

ماورا ان جان لیوا سوچوں کو جھٹکتی اپنے ساتھ چلتی بیلا کی جانب متوجہ ہوئی  
تھی۔۔۔۔

"ماورا وہ دیکھو۔۔۔۔"

بیلا نے دائیں جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔ جہاں منہاج درانی اپنے دوستوں کے  
ساتھ کھڑا کسی بات پر مسکراتا ان کی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔۔۔

بیلا کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھتے ماورا کی نظر جیسے ہی منہاج درانی کے  
دلکش مسکراہٹ سے سبے خوب رو چہرے پر پڑی، تو اُسکی آنکھوں میں مرچیں  
سی بھر گئی تھیں۔۔۔

اُس نے لمحے کے ہزارویں حصے میں نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

ہر ایک کے سامنے دنیا کا سب سے مہذب اور ایماندار انسان بنا پھرتا " " ہے۔۔۔ منافق اور دوغلا انسان۔۔۔

ماورا کی آنکھیں ضبط کے چکر میں سرخ ہوئی تھیں۔۔

تو تم بے نقاب کر دو اسے۔۔۔ ایچ او ڈی بہت اچھے ہیں وہ تمہاری بات پر " تحقیق ضرور کروائیں گے۔۔ اور اگر ایک بار مولوی اور گواہان سامنے آگئے تو منہاج درانی نہیں مکر پائے گا۔۔۔

بیلا سے اُس کی تکلیف دیکھنا بہت مشکل تھا۔۔

بے نقاب کرنے سے کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟ میں مزید بدنام ہو جاؤں گی۔۔۔۔"

میرے کوٹھے والے آکر مجھے لے جائیں گے۔۔۔ اور منہاج درانی کو زرا

"برابر بھی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ زندگی برباد ہوگی تو میری۔۔۔۔"

ماورا تلخی سے بولتی بیلا کے ساتھ کیفے ٹیریا کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس وقت اُس کی کنڈیشن کلاس اٹینڈ کرنے والی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

ماورا تم نے مجھ سے پرامس کیا تھا۔۔۔ منہاج درانی کی وجہ سے اپنے آپ

کو ہرٹ نہیں ہونے دو گی۔۔۔ اُس کے ہونے نہ ہونے سے تمہیں کوئی

فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ فوراً صاف کرو یہ آنسو۔۔۔ تم ایک بریولٹر کی

"ہو۔۔۔۔"



بیلا اُس کے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھ کر اُس کا ہاتھ نرمی سے تھامتی مصنوعی  
 خفگی سے بولی۔۔۔ اُس کے انداز پر ماورا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری  
 تھی۔۔۔ بھگی آنکھوں اور مسکراتے چہرے کے ساتھ وہ اس لمحے بے پناہ  
 حسین لگی تھی۔۔۔ جب عین اُسی وقت کیفے ٹیریا میں داخل ہوتے منہاج  
 کی نظر اُس کی جانب اُٹھی تھی۔۔۔ اور پھر پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔ اُس کے  
 بھگے گلابی گال اور نرم آلود ہیزل گرین آنکھیں۔۔۔ سادگی میں بھی وہ  
 قیامت کا حُسن رکھتی تھی۔۔۔

گہری نگاہوں کی تپیش پر ماورا نے ارد گرد نظریں گھمائی تھیں۔۔۔ جب  
 اُس کی نظریں منہاج کی لال آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔۔۔

چہرے پر نفرت بھرے تاثرات سجائے وہ فوراً سے بیشتر نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔ منہاج نے بہت غور سے اُس کا یہ عمل دیکھا تھا۔۔۔ وہ گہری سانس بھرتا سر جھٹکتا دوسرے ٹیبل کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ماورا بھی بیلا کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

ماورا میں تو کہتی ہوں۔۔۔ مل کر منہاج درانی کو مزہ اچکھاتے ہیں۔۔۔۔۔ جو " اُس نے کیا اتنی بڑی تکلیف تو نہیں پہنچا سکتے اُسے۔۔۔ مگر اپنی چھوٹی موٹی "حراکتوں سے اُس کا جینا اجیرن تو بنا سکتے ہیں نا۔۔۔۔۔

بیلا آنکھوں میں شرارت بھرے اُس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟"

ماورائے نا سمجھی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آگے ہو۔۔۔"

بیلا ارد گرد بیٹھے سٹوڈنٹس کا خیال کرتی اُس کے کان میں سرگوشی بھرے  
انداز میں اپنا بھی تازہ تازہ بنایا پلان بنانے لگی تھی۔۔۔

جسے سن کر ماورا کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

اُس نے نفی میں سر ہلاتے منہاج کے ساتھ ایسا کوئی بھی مذاق کرنے سے  
صاف انکار کیا تھا۔۔۔ اگر وہ پکڑی جاتیں تو۔۔۔۔

ماورا یقین کرو۔۔۔ بہت مزا آئے گا۔۔۔ دیکھنا تمہیں وہ منظر دیکھ کر کتنا  
"سکون ملے گا۔۔۔۔"

ماورا کے انکار کے باوجود بیلا اُسے اس بات پر رضامند کرنے پر بضد  
تھی۔۔۔۔

@@@@@@

زنیشہ زوہان کے منع کرنے کے باوجود جان بوجھ کر یونی آگئی تھی۔۔۔ مگر  
زوہان سے بغاوت کرنے کے بعد اُس کا دل اندر سے خوفزدہ بھی بہت



تھا۔۔۔ ملک زوہان سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اپنی بات نہ مانے جانے پر زخمی ہونے کے باوجود یونیورسٹی آن دھمکتا۔۔

ایک ہی کلاس لے کر اُس کا واپس جانے کا ارادہ تھا۔۔ وہ سے کلاس لے کر نکلی ہی تھی جب اُس کے موبائل پر منزل کی کال آنے لگی تھی۔۔۔

کال اٹینڈ کرتے اُس نے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔ جب دوسری جانب سے اُسے منزل کی پریشان سی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا منزل سب ٹھیک ہے؟؟؟؟"

زنیشہ بھی فوراً پریشان ہوا اُٹھی تھی۔۔۔

بی بی جی وہ آٹمیر سائیں کا بہت بُرا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔ اُن کی کنڈیشن " بہت سیریس ہے۔۔۔ آپ کی یونی کے باہر ڈرائیور بھیج دیا ہے۔۔۔ آپ " فوراً ہاسپٹل پہنچیں۔۔۔ زیادہ وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔

مزل کے الفاظ زینشہ کا سینہ چھلنی کر گئے تھے۔۔۔ پاس موجود پلڑ کو تھامتے اُس نے پانے لڑکھڑاتے وجود کو سہارا دیا تھا۔۔۔

" نن نہیں لالہ کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ "

زینشہ نے ہکلاتے بمشکل یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

" بی بی جی آپ بس جلدی ہاسپٹل پہنچیں۔۔۔ "

مزل یہ الفاظ ادا کرتا فون بند کر گیا تھا۔۔۔

زنیشہ آثمیر کے بارے میں ایسی خبر سن کر اس قدر گھبراہٹ اور پریشانی کا شکار ہو چکی تھی کہ ایک بار گھر کے کسی اور فرد کو کال کر کے اس خبر کی تصدیق کرنے کا خیال اُس کے دماغ میں آیا ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ منزل کی بات پر ایمان لاتی تیز قدموں سے مین گیٹ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ جہاں سامنے ہی گاڑی اور ڈرائیور دونوں اُس کے منتظر تھے۔۔۔ زنیشہ کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے تیزی سے گاڑی مطلوبہ راستے کی جانب بڑھادی تھی۔۔۔۔

زنیشہ کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ آثمیر کا سن کر اُس کی جان پر بن آئی تھی۔۔۔ اگر خدا نخواستہ آثمیر کو کچھ ہو جاتا تو وہ بھی زندہ نہ رہ پاتی۔۔۔۔ اپنے بھائی سے اس قدر محبت کرتی تھی وہ۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آثمیر کی نظریں فرش پر بے سدھ پڑے وجود پر پڑی تھیں۔۔۔ وہ تیزی سے حائفہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جو ٹھنڈے فرش پر بنا دوپٹے اور کھلے بالوں

کے ساتھ بے ہوش پڑی تھی۔۔۔ اُس کے ہر وقت چادر میں چھپے رہنے والے وجود کی رعنائیاں ہر طرح کی قید سے آزاد تھیں اس وقت۔۔۔۔۔

آزمیر جیسے مضبوط اعصاب کے مالک شخص نے بامشکل نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔ اُس کی لابی حسین گھٹائیں اور اُن سے اُٹھتی مسحور کن خوشبو نظر انداز کیے جانے کے قابل بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

آزمیر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہاں آکر اُس نے ٹھیک کیا ہے یا غلط۔۔۔۔۔

"مس حاعفہ آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔"

آزمیر نے تشویش کے عالم میں اُس کا گال تھپ تھپایا تھا۔۔۔ مگر وہ ویسے ہی بے سدھ پڑی رہی تھی۔۔۔

حاعفہ کی یہ حالت دیکھ آزمیر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ اُس کے پیر میں پہلے ہی چوٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔ اور اب شاید لڑکھڑا کر گرنے کی وجہ سے اُس کے ماتھے پر بھی چوٹ آئی تھی۔۔۔ ساتھ پڑے ٹیبل کی نوک پر ماتھا لگنے کی وجہ سے اُس کی پیشانی سے خون بہہ کر وہیں خشک ہو چکا تھا۔۔۔



آژمیر اُسے بانہوں میں اٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھاتا تھا۔۔۔ حاعفہ کا پورا وجود  
ٹھنڈ کی وجہ سے بالکل برف ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ جو ابھی تک بمشکل اپنی بے ہوشی کا نالٹک جاری رکھے ہوئے تھی۔۔۔

آژمیر کی نرم گرم مضبوط گرفت پر اُس نے نامحسوس طریقے سے اپنی  
مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔ آژمیر کا لمحے بھر کا قرب، اُس کی نتھنوں میں  
اُترتی جان لیوا خوشبو اور اُس کی پکار میں چھپی بے قراری۔۔۔ حاعفہ سے اپنا  
نالٹک جاری رکھنا بہت مشکل ہوا تھا۔۔۔ اُس کا دل چاہا تھا ابھی آنکھیں کھول  
کر آژمیر پر اپنی ساری حقیقت آشکار کر دے۔۔۔ مگر نہ ایسا کرنے کی  
اجازت تھی اُسے۔۔۔۔۔ اور نہ ہی آژمیر کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت  
دیکھنے کی ہمت۔۔۔۔۔

اُس کے دل میں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ آژمیر میران کے لیے محبت زور  
پکڑتی جا رہی تھی۔۔۔ جو آگے جا کر اُس کی تکلیفیں مزید بڑھانے والی

تھی۔۔۔ اس لیے حاعفہ جلد از جلد یہ سارا معاملہ ختم کر کے آثمیر کی زندگی سے بہت دور جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

اُس نے آج یہ سارا ڈرامہ کیا ہی اسی لیے تھا تا کہ آثمیر کو کسی طرح اپنے حُسن کے جال میں پھنسا سکے۔۔۔۔ یہ سب کرتے اُس کے پورے وجود میں انگارے لوٹ رہے تھے۔۔۔۔ اپنے اندر لگی آگ پر قابو پاتے وہ آثمیر کے سامنے اپنے آپ کو نارمل رکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جس کی جان لیوا قربت پر اُس کے دل کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔ یہ پل حاعفہ کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھے۔۔۔

آثمیر نے اُس پر کبل ڈالتے اُسے پوری طرح کور کر دیا تھا۔۔۔ آثمیر میران کا یہی مضبوط کردار ہی حاعفہ کو اُس کا دیوانہ بناتا تھا۔۔۔۔ وہ اُس کی بے خبری اور تنہائی کا فائدہ اٹھا سکتا تھا۔۔۔۔ مگر اُس نے تو حاعفہ کو اپنی نا محرم نگاہوں سے بھی ڈھک دیا تھا۔۔۔۔

"حاعفہ آنکھیں کھولیں۔۔۔۔"

آزمیر نے اُسے ایک بار پھر پکارا تھا۔ اُس کے بھاری فکر سے چورد لکش  
لہجے میں اپنے نام کی پکار سن کر حاعفہ تو موت سے بھی اٹھ جاتی یہ تو پھر  
صرف بے ہوشی کا ایک نائٹ تھا۔۔۔

حاعفہ نے بنا سوچے سمجھے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔ جب اُسی لمحے  
آزمیر رُخ موڑتا ڈاکٹر کو کال ملانے لگا تھا۔۔۔ اُس نے حاعفہ کو آنکھیں  
کھولتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس، چوڑی پشت اُس کی جانب موڑے وہ  
فکر مندی سے ڈاکٹر کو کال کر رہا تھا۔۔ اس لمحے اُسے ذرا بھی اس بات کی  
پرواہ نہیں تھی کہ اگر کسی نے اُسے یہاں ایک تنہا لڑکی کے فلیٹ میں دیکھ لیا  
تو اُس کا امیج کتنا خراب ہو سکتا ہے۔۔ اُسے اس لمحے صرف بیڈ پر ہوش و  
حواس سے بیگانہ لڑکی کی فکر تھی۔۔ جس کی پیشانی پر جمان خون آزمیر  
میران کے لیے تکلیف کا باعث بن رہا تھا۔۔۔۔

نجانے کتنے ہی لمحے حاعفہ اُسے دیوانہ وار نگاہوں سے دیکھتی رہی تھی۔۔۔  
 کوئی شخص اُسے اپنی لائف میں اتنا پیارا بھی لگ سکتا تھا اُس نے کبھی نہیں  
 سوچا تھا۔۔

مگر اُس کی زندگی کاسب سے بڑا المیہ ہی یہی تھا کہ وہ اسی پیارے شخص کو  
 زندگی کاسب سے بڑا دھوکا دینے والی تھی۔۔۔  
 "سر۔۔۔"

حاعفہ نے اپنے اندر کی کیفیت سے گھبرا کر کمزور آواز میں آثمیر کو پکارا  
 تھا۔۔۔

آثمیر اُس کی آواز پر فوراً اُس کی جانب مڑتا قریب آیا تھا۔۔۔

"حاعفہ آپ ٹھیک ہیں؟ کیا ہوا تھا آپ کو؟"

آثمیر اُس کی لال پڑتی رنگت کی جانب بغور دیکھتا اُس سے مخاطب ہوا  
 تھا۔۔۔ جس کی پیشانی پر آیا کٹ معمولی بالکل بھی نہیں تھا۔۔ حاعفہ اپنا یہ



ناٹک بھی پورے دل سے کر رہی تھی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ آثمیر جیسا ذہین شخص بھی اُس کے فریب کو سمجھنے میں ناکام ہو رہا تھا۔۔۔

لیکن وہیں اس کا ایک ریزن یہ بھی تھا کہ حاعفہ کی نگاہوں میں آثمیر کے لیے جذبے سچے تھے۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ اُس کا اصلی چہرہ انہیں دیکھ پارہا تھا۔۔۔

سروہ پیر پر چوٹ کی وجہ سے لڑکھڑا کر گر گئی تھی۔۔۔ ماتھے پر ٹیبل سے "چوٹ لگنے کی وجہ سے شاید بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے نظریں نیچی کیے مجرمانہ انداز میں اپنی فرضی بے ہوشی کا ناٹک بتایا تھا۔۔۔ کیونکہ خود پر جمیں آثمیر کی گہری نگاہیں اُسے خوفزدہ کر رہی تھیں۔۔۔ کہیں وہ اُس کی چوری پکڑ تو نہیں چکا تھا۔۔۔ اور اگر اُس کو پتا چل جاتا کہ اس بے وقوف دیوانی لڑکی نے خود ٹیبل سے اپنا سر پھوڑا ہے تو نجانے کیا ہوتا۔۔۔۔۔

"فرسٹ ایڈ باکس کہاں ہے؟"

آزمیر اُس کی گھبراہٹ اور خوف سے سُرخ پڑتی من موہنی صورت دیکھ کر انتہائی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

"اُس اوکے سر میں اب ٹھیک ہوں۔۔ میں خود۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے جھجھک کر انکار کرنا چاہا تھا۔۔ مگر آزمیر کے گھورنے پر اُس کی باقی کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔

اُس نے خاموشی سے سائیڈ ٹیبل کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔ آزمیر دراز سے باکس نکالتا واپس اُس کے قریب آیا تھا۔۔۔

حاعفہ کہنیوں کے بل تکیے کے سہارے اٹھ بیٹھی تھی۔۔ اُس کا دل بُری طرح دھک دھک کر رہا تھا۔۔ آزمیر کے چہرے پر چھائی سنجیدگی اور سرد تاثرات حاعفہ کا حلق تک خشک کر گئے تھے۔۔ ہاتھوں پیروں کی لرزش تو ویسے بھی آزمیر میران کے سامنے اب عام بات ہو چکی تھی۔۔۔

"آپ کے فادر کا کیا نام ہے۔۔۔"

آٹمیر بیڈ کے قریب کرسی رکھے اُس کے مقابل براجمان ہوتا اُس سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔ جبکہ متفکر سی نگاہیں اُس کی پیشانی پر آئے کٹ کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔ آٹمیر اُس سے چند قدموں کے فاصلے پر ہی تھا۔۔۔ آج پھر وہ کل کی طرح اُس کے قریب تھا۔۔۔ حاعفہ کی دھڑکنوں کا شور لمحہ بالمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اُس کے سوال پر حاعفہ کی آنکھوں میں نفرت کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔۔۔ جسے پلکوں کی گھنیری باڑتے چھپاتے وہ خشک لبوں پر زبان پھیر گئی تھی۔۔۔ اس شخص کی ایک نگاہ اُس کی دنیا تہہ وبالا کر جاتی تھی اور اب تو وہ اُس کے سامنے بیٹھا اُس کی جانب پوری طرح متوجہ تھا۔۔۔ اور یہ موقع پیدا کرنے والی بھی وہی تھی۔۔۔

"شا کر احمد۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے بہت سوچ کر جواب دیا تھا۔۔۔

آپ کو ہمیشہ سے ایسے ہی چوٹیں کھانے کی عادت ہے یا یہ سب ابھی سے " سٹارٹ ہوا ہے۔۔

آزمیر نے انتہائی سکون سے بولتے لمحے بھر کو حاعفہ کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی۔۔۔

اُس کی بات پر حاعفہ نے جھٹکے سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔ مگر وہ پورے انہماک سے روٹی پر ڈیٹول لگائے اُس کے زخم کے ارد گرد جما خون صاف کر رہا تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب سر۔۔۔ میں سمجھی نہیں۔۔۔"

حاعفہ کو اب محسوس ہو رہا تھا کہ آزمیر کے سامنے یہ چھوٹا سا نائک کر کے بھی کس بُری طرح پھنس سکتی تھی۔۔۔

اِس میں نہ سمجھنے والی کو نسی بات ہے مس حاعفہ۔۔۔۔ کل سے آپ کو دو " بار چوٹ لگ چکی ہے اور میں یہ آپ کی دوسری بار بینڈیج کر رہا ہوں۔۔۔

"اتنا مہنگا ڈاکٹر ملنے پر آپ چوٹ پر چوٹ ہی لگوائی جا رہی ہیں۔۔۔"



آزمیر کی بات پر حاعفہ کی لرزتی نگاہیں اُس پر ٹک گئی تھیں۔۔۔ بھلا اتنے سیریس لہجے میں کون مذاق کرتا تھا۔۔۔ حاعفہ کی جان حلق کو آگئی تھی۔۔۔ لیکن آزمیر کے الفاظ کی نسبت اُس کے سنجیدہ چہرے سے اس بات کا اندازہ لگانا اب بھی مشکل تھا کہ وہ سیریس ہے یا مذاق کر رہا ہے۔۔۔۔۔

اُس کی بات میں کوئی گہرا طنز چھپا تھا یا وہ یہ بات عام انداز میں ہی بولا تھا۔۔۔ اُس کے چوٹ پر ڈیٹول لگانے سے حاعفہ کی درد سے سسکاری نکلی تھی۔۔۔ مگر ہونٹ بھینچے وہ اپنا درد دبا گئی تھی۔۔۔

آزمیر نے اُس کا یہ عمل بہت غور سے دیکھا تھا۔۔۔

اسے یہ کوئی عام لڑکی بالکل بھی نہیں لگی تھی۔۔۔ کچھ تو خاص تھا اس میں۔۔۔۔۔ آزمیر کو ہمیشہ وہ باقی لڑکیوں سے بالکل منفرد لگی تھی۔۔۔

"آتم سوری سر۔۔۔۔۔"

حاعفہ کو اُس کی بات کے جواب میں یہی کہنا ہی مناسب لگا تھا۔۔۔

"سوری فارواٹ۔۔۔۔۔"

آزمیر بھنویں اٹھائے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"وہ آپ کو تکلیف ہوئی۔۔۔۔"

حاعفہ جزبز ہوئی تھی۔۔۔

محترمہ جو لوگ اور کام مجھے تکلیف دیں میں خود کو اُن سے کو سوں دور رکھنا"

"پسند کرتا ہوں۔۔۔ اور اس کام سے بھلا مجھے کیا تکلیف ہوئی۔۔۔"

آزمیر اُس کے ماتھے پر بینڈ تاج لگاتا پیچھے ہٹا تھا۔ اُس کی بات پر حاعفہ نے اُسے خفگی سے گھورا تھا۔۔۔ نرمی سے کسی بات کا جواب دینا تو شاید سیکھا ہی نہیں تھا اس اُکھڑ شخص نے۔۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

حاعفہ نے دھیمے لہجے میں شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں آزمیر

نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔۔۔

"سر کیا میں آپ سے ایک بات پوچھ سکتی ہوں؟۔۔۔۔"

حاعفہ نے ہاتھوں کی انگلیاں مڑورتے با مشکل جملہ ادا کیا تھا۔۔۔ کیونکہ پہلے تو اُسے یہی اُمید تھی کہ آثمیر اُسے منع کر دے گا۔۔۔ اور اگر اجازت دے بھی دی تو جو بات وہ پوچھنے والی تھی اُس کا جواب ملنا بضی مشکل تھا۔۔۔ مگر ڈانٹ ضرور پڑ جانی تھی۔۔۔

"جی فرمائیں۔۔۔۔"

آثمیر اُس کی ملازمہ کے آنے کا ویٹ کرنے لگا تھا۔۔۔ اُس کی امپورٹنٹ میٹنگ تھی۔۔۔ اُسے جلد از جلد نکلنا تھا مگر وہ حاعفہ کو یوں اکیلے چھوڑ کر بھی نہیں جاسکتا تھا۔۔۔۔

آثمیر نے موبائل پر نظریں گاڑھے بہت ہی مصروف انداز میں اُسے جواب دیا تھا۔۔۔۔

".. کیا آپ میریڈ ہیں۔۔۔؟"

حاعفہ نے آخر کار وہ بات پوچھ ہی لی تھی۔۔۔ جس نے نجانے جب سے اُس کے ضمیر کو ملامت کر رکھا تھا۔۔۔ اور یہ بات سوچ کر اُس کے دل میں بے چینی سی بھر جاتی تھی۔۔۔۔

آفس میں دو تین لوگوں سے پوچھنے پر بھی اُسے اس بات کا جواب نہیں ملا تھا۔۔۔

آزمیر نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اچھنبے سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جیسے سماعتوں پر یقین نہ کر پارہا ہو۔۔۔۔ کہ سوال حاعفہ نے ہی اُس سے پوچھا ہے۔۔۔

حاعفہ اُس کے انداز پر شرمندہ سی ہوتی چہرا جھکائی تھی۔۔۔۔

"جی میریڈ بھی ہوں۔۔۔ اور پانچ بچے بھی ہیں میرے۔۔۔۔۔"

آزمیر موبائل پاکٹ میں رکھ کر اُس کی جانب پلٹتا بھر پور سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔ اُس کی بات پر حاعفہ نے ہونقوں کی طرح اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اُس تو لگا تھا وہ میریڈ نہیں ہے۔۔۔



آزمیر کسی اینگل سے بھی اُسے پانچ بچوں کا باپ تو بالکل بھی نہیں لگتا تھا۔۔۔

حاعفہ کی ہونق شکل دیکھ آزمیر کے ہونٹوں پر محظوظ کن مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔ مگر پھر فوراً سنجیدہ ہوتے وہ باہر سے آتی ملازمہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

حاعفہ اُسے اتنی جلدی واپس جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔ اُس کے پیر میں ابھی بھی بہت تکلیف تھی۔۔۔ وہ چند قدم ہی بڑھاپائی تھی۔۔۔ جب زور سے لڑکھڑانے کی وجہ سے وہ منہ کے بل دوبارہ زمین بوس ہونے کو تھی کہ آزمیر تیزی سے اُس کے قریب آتا گرنے سے پہلے ہی اُسے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔۔۔

آزمیر کا ایک بازو حاعفہ کی کمر میں جمائل تھا، جبکہ دوسرے ہاتھ سے اُس نے حاعفہ کی کلائی تھام رکھی تھی۔۔۔۔

حاعفہ جو اس بات سچ میں منہ کے بل گرنے والی تھی آثمیر کے مضبوط لمس پر اُس کا دل اُچھل کر حلق میں آن پہنچا تھا۔۔۔

اُس کی بے ترتیب ہوتی سانسیں اُس کے قابو سے باہر ہوئی تھیں۔۔۔  
 آثمیر کے وجود سے اُٹھتی سحر انگیز خوشبو اُسے اپنے ساتھ باندھنے لگی تھی۔۔۔ یہ لمحہ حاعفہ لیے جاں گزریں تھا۔۔۔

"آریو اوکے۔۔۔ آپ کو کس نے کہاں تھا وہاں سے اُٹھنے کو۔۔۔"

آثمیر کڑے تیوروں کے ساتھ گویا ہوا تھا۔۔۔

"وہ مم میں۔۔۔"

حاعفہ منمننا کر رہ گئی تھی۔۔۔ اُس نے آثمیر سے فاصلہ برقرار رکھنے کے لیے اُس کا حصار توڑ دیا تھا۔۔۔

آثمیر نے گہری نگاہوں سے اُس کی خفت اور شرم سے لال پڑتے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

حاعفہ کو آج آثمیر کے انداز کافی بدلے بدلے سے لگنے لگے تھے۔۔۔ جو وہ  
چاہتی تھی بالکل ویسے ہی۔۔۔۔

آثمیر اُسے واپس بیڈ پر بیٹھاتا بنا ایک لفظ بھی ادا کیے وہاں سے نکل گیا  
تھا۔۔۔۔

حاعفہ کی نگاہیں دروازے پر کی ٹک گئی تھیں۔۔  
"دودن کے اندر مجھے اس لڑکی کا سارا بائیو ڈیٹا چاہیے۔۔۔"  
آثمیر گاڑی میں بیٹھتا اپنے خاص آدمی کو ہدایت سے گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ ڈرائیور کے ساتھ مطلوبہ ہاسپٹل پہنچی تھی۔۔ جہاں منزل کے مطابق  
آثمیر کو لایا گیا تھا۔ زنیشہ کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔ اُس سے اس وقت چلنا  
محال ہو رہا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی ڈرائیور نے آئی سی یو کے بجائے ایک پرائیویٹ وی آئی پی روم کی جانب اشارہ کیا۔۔۔ زینشہ کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش بھی واضح ہوئی تھی۔۔۔ اگر آثمیر کا اتنا سیریس ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو پھر اُسے یہاں روم میں کیوں رکھا گیا تھا۔۔۔

دل میں خوف اور خدشات لیے زینشہ باہر کھڑے گارڈ کے دروازہ کھولنے پر لرزتے قدموں سے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ اُس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

مگر جیسے ہی اُس کی نظر سامنے بیڈ پر تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھے وجود پر پڑی اُس کی نگاہوں میں ہر چیز گھوم گئی تھی۔۔۔

وہاں آثمیر تو کہیں نہیں تھا مگر ملک زوہان اپنی رعب دار پر سنیلیٹی کے ساتھ پورے ماحول پر چھایا اُسے کڑے تیوروں سے گھور رہا تھا۔۔۔



زنیشہ کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔ سامنے بیٹھے زوہان کو دیکھ زنیشہ کو لمحہ لگا تھا یہ جاننے میں کہ وہ ایک بار پھر ملک زوہان کے ہاتھوں بے وقوف بن کر خود بخود اُس کی دسترس میں پہنچ گئی ہے۔۔

زنیشہ کا بھگیا چہرہ زوہان کی نگاہوں کے فوکس میں تھا۔۔ اُس نے ملک زوہان کی بات نہیں مانی تھی۔۔ جس کی اتنی سزا تو بنتی ہی تھی۔۔۔ آپ نے اتنا گھٹیا جھوٹ بول کر دھوکے سے بلایا مجھے یہاں۔۔۔۔ آپ "لالہ کے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔۔۔۔

زنیشہ کے دل کو ابھی تک کسی صورت سکون نہیں ملا رہا تھا۔۔ وہ وہیں سے واپس پلٹ جانا چاہتی تھی مگر زوہان کو اُس کے اتنے گھٹیا مذاق پر بخشنے کو بھی دل نہیں چاہا تھا اُس کا۔۔۔ وہ زوہان کے قریب آتی طیش کے عالم میں بولی تھی۔۔۔

غصے اور شدید غم کی وجہ سے اُس کا چہرہ بالکل لال ہو چکا تھا۔۔ پھولے نتھنوں کے ساتھ وہ زوہان کو ناراضگی سے گھور رہی تھی۔۔۔

جواباً زوہان کے تیور بھی کچھ کم خطرناک نہیں تھے۔۔۔ زینشہ نے اُس کی بات نہ مان کر حسیب کو اُس پر ترجیح دی تھی۔۔۔ جو زوہان کے نزدیک کسی بھی طرح زینشہ کی سیکورٹی کا اہل نہیں تھا۔۔۔

صرف سوچنا تو بہت عام سی بات ہے۔۔۔۔۔ وقت آنے پر میں ایسا کروا بھی "سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

زوہان زینشہ کا اپنے سامنے یہ نیا روپ انتہائی دلچسپی سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ جو لڑکی اُس کے مقابل آتے تھر تھر کانپنے لگتی تھی آج وہ اپنے بھائی کی وجہ سے اُس کے آگے شیرنی بنی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

زوہان کے سفاکیت بھرے جواب پر زینشہ نے نفی میں سر ہلاتے افسوس بھری نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ہر بار میں آپ کے اس چہرے کے فریب میں آکر دھوکا کھا جاتی "ہوں۔۔۔۔۔ مگر لالہ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔۔۔ آپ میں انسانیت بالکل ختم ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ آپ کو اپنے بدلے اور انتقام سے آگے کچھ دیکھائی ہی نہیں

دیتا۔۔۔ آپ جو کچھ کر رہے ہیں ایک دن ضرور پچھتائیں گے اس پر۔۔۔۔

زنیشہ اس وقت شدید غصے میں یہ بھول چکی تھی کہ یہی شخص تھا جس کی خاطر کل وہ آثمیر کے سامنے آنسو بہاتی اُسے بے حس قرار دے رہی تھی۔۔۔ اور آج وہ آثمیر کی خاطر زوہان سے لڑ رہی تھی۔۔۔ یہی اصل حقیقت تھی زنیشہ میران کی، اُس کے لیے وہ دونوں ہی بہت زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔۔۔ مگر اُس نے یہ بات آج تک اپنے آپ سے بھی پوشیدہ رکھی ہوئی تھی۔۔۔

زنیشہ اُسے غصے سے بولتی وہاں سے پلٹی تھی۔۔۔ جب زوہان تکیے کے سہارے بیڈ پر پوری طرح اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔ اُس کے کندھے پر گولی لگی تھی۔۔۔ اس لیے اُس حصے کو ہلانا بھی محال تھا۔۔۔ سیدھا ہونے پر اُس کے کندھے پر دباؤ آیا تھا۔۔۔ درد کی وجہ سے زوہان کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی تھی۔۔۔۔

جو وہاں سے جاتی زینشہ کے کانوں میں پڑتی اُس کا دل بے چین کر گئی تھی۔۔۔

زینشہ ایک جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔ اور زوہان کو تکلیف میں دیکھ بھاگ کر قریب آئی تھی۔۔۔۔۔ کندھے ہلانے کی وجہ سے زخم پر لگی بینڈیج پر خون کے نشانات واضح ہوئے تھے۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں؟ آپ کو درد ہو رہا ہے میں ڈاکٹر کو بلاؤں؟ آپ کو گولی لگی " ہے تھوڑی دیر کے لیے تو سکون سے بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔ زینشہ اُسے ڈپٹے ہوئے خفگی سے بولی تھی۔۔۔ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ خود کو تکلیف پہنچانا زوہان کا سب سے پسندیدہ عمل تھا۔۔۔۔۔ زینشہ ابھی چند سیکنڈ پہلے بولے جانے والے اپنے الفاظ بھلائے فکر مند سی اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔۔ اتنی دیر میں اُسے اب خیال آیا تھا کہ زوہان کو گولی لگی تھی۔۔۔۔۔ جو اُس نے کل آثمیر کو بچاتے ہوئے ہی کھائی تھی۔۔۔۔۔



پھر بھلا وہ اُس شخص کو کیسے نقصان پہنچا سکتا تھا جس کے لیے اُس نے اپنا خون بہایا تھا۔۔۔۔

آپ پلیز اس کندھے پر زور مت دیں۔۔۔۔ آپ کا خون نکل رہا " ہے۔۔۔۔ اس طرح زخم مزید خراب ہو جائے گا۔۔۔

زنیشہ بے دھیانی میں اُس کے قریب آن کھڑی ہوتی اُس کے بازو پر ہاتھ رکھتے پریشانی زدہ لہجے میں اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

مگر سامنے بیٹھا دنیا کا ضدی ترین شخص ملک زوہان تھا۔۔۔۔ زنیشہ کی التجا کو کسی کھاتے میں ڈالا ہی نہیں تھا۔۔۔۔ کیونکہ اُس کے کانوں میں ابھی تک زنیشہ کی کچھ دیر پہلے کی کہی باتیں ہی گھوم رہی تھیں۔۔۔

نیوی بلوشیفون کے ہم رنگ دھاگوں کی کڑھائی سے مزین ڈریس پہنے وہ ہمیشہ کی طرح پاکیزگی کی مورت اپنے معصوم حُسن سے ملک زوہان کو گھائل کرنے کے لیے تیار تھی۔۔۔

زوہان اُسے خود سے دور جھٹکنا چاہتا تھا مگر کوشش کے باوجود ایسا نہیں کر پایا تھا۔۔۔

زنیشہ کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بنا وہ غصے اور خفگی سے لال ہوئی اپنی آنکھیں اُس پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔

زنیشہ نے اُس کی آگ اُگلتی نگاہوں کی تپیش پر گھبرا کر دور رہنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اُس سے پہلے ہی اُس کا ارادہ بھانپتے زوہان اُس کی کلائی گرفت میں لیتا اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

زنیشہ اس حملے کے لیے قطعاً تیار نہیں تھی۔۔۔ سیدھی اُس کے چوڑے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔

کیا کہا تم نے؟۔۔۔ انسانیت نہیں ہے مجھ میں؟؟۔۔۔ آثر میرا میرا کا " زندہ ہونا اور میرا پولیس کے باسیوں کا سکون سے زندگی گزارنا میرے اندر ابھی بھی باقی انسانیت کا ثبوت ہی ہے۔۔۔ اگر انسانیت ختم ہو جاتی تو تمہارا خاندان اور تمہارے لوگ نجانے کب کے ختم ہو چکے ہوتے۔۔۔

اور رہی بات آگے جا کر پچھتانے کی تو میرے پاس، میری زندگی میں کچھ ایسا "ہے ہی نہیں جسے کھو کر مجھے پچھتنا پڑے۔۔۔"

زوہان بڑے ہی سفاکانہ انداز میں اُس کے اندر پینتی معمولی سی خوش فہمی بھی مٹی میں ملا گیا تھا۔۔۔

زوہان کی گرفت اُس کی کلائی پر اتنی مضبوط تھی کہ زینشہ کو اُس کی انگلیاں اپنی جلد میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"آپ کا زخم مزید خراب ہو جائے گا پلیر ایسے مت کریں۔۔۔"

زینشہ کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔۔۔ وہ اُس کی گرفت سے کلائی آزاد

کروانے کی ناکام کوشش کرتی زوہان کی جانب دیکھنے دے گریز برتنی

منمنائی تھی۔ اُسے اس وقت اپنی تکلیف سے زیادہ زوہان کی فکر ہو رہی

تھی۔۔۔ اوپر سے زوہان کی نزدیکی الگ اُس کے حواس باختہ کیے دے رہی

تھی۔۔۔

زوہان کا چہرہ اُس کے چہرے سے زیادہ دور نہیں تھا۔۔۔ اُس کی گرم  
 سانسیں زینشہ کا چہرہ اچھل سار ہی تھیں۔۔۔  
 مگر زوہان کا اس وقت نہ خود پر نہ ہی اُس پر رحم کرنے کا کوئی موڈ تھا۔۔۔  
 زینشہ میراں بند کر ویہ فضول کا دکھاوا۔۔۔ میں اچھے سے سمجھتا ہوں "  
 میری تکلیف سے تم لوگوں کو کتنا فرق پڑتا۔۔۔ تم لوگوں کے بس میں ہو تو  
 " ایک لمحے کی دیر کیے بنا میری سانسیں روک دو۔۔۔  
 زوہان کو زینشہ کا یوں اپنی تکلیف پر آنسو بہانا مزید طیش دلا گیا تھا۔۔۔ اس  
 لیے وہ مزید برہمی سے بولتا زینشہ کو مزید سہا گیا تھا۔۔۔  
 زینشہ اُس کے قریب تقریباً جھکی ہوئی تھی۔۔۔ اُس کا آدھا وزن زوہان  
 کے زخمی کندھے پر تھا۔۔۔ جہاں سے نکلتا خون تکیے پر پھیل رہا تھا۔۔۔  
 زوہان کی آنکھیں تکلیف کے احساس سے لال ہو چکی تھیں۔۔۔ مگر اس درد  
 میں بھی ایک عجیب سا سرور مل رہا تھا اُسے۔۔۔۔



وہ سب آپ کے بھی کچھ لگتے ہیں۔۔۔ اُن میں سے کوئی آپ کا دشمن " نہیں ہے۔۔۔ آپ خود برباد کرنا چاہتے ہیں اپنے ہی خاندان کو۔۔۔ کیا بگاڑا ہے لالہ نے آپ کا۔۔۔ کیوں کرتے ہیں اُن سے اتنی نفرت۔۔۔ اور باقی سب کے ساتھ بھی۔۔۔ کیوں ہر ایک کو خود سے دور کر کے اپنا دشمن بنا رہے ہیں۔۔۔

اور میرے یہ آنسو آپ کو دکھاوا لگتے ہیں۔۔۔ کیا واقعی آپ جو بول رہے ہیں۔۔۔ آپ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔۔۔ آپ کو میرے چہرے کی یہ تکلیف صرف ایک ڈرامہ لگتی ہے؟۔۔۔ آپ تو میری سوچ سے بھی زیادہ کھٹور اور بے حس نکلے ہیں۔۔۔ آپ جو یہ سب میرے ساتھ کر رہے ہیں۔۔۔ یاد رکھیے گا زندگی میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔

زنیشہ بھی مزاحمت ترک کرتی اُس کی جانب دیکھتی خفگی بھرے لہجے میں بولتی آخر میں روہانسی ہوئی تھی۔۔۔ اُس کی نرم گرم سانسیں زوہان کے

چہرے سے ٹکراتیں اُس کے ہمیشہ کے لیے دل میں دفن کیے جذبات کو  
جگانے لگی تھیں۔۔۔

میری زندگی کی سب سے قیمتی ہستی چھینی ہے اُنہوں نے مجھ سے۔۔۔۔۔"  
کیسے چھوڑ دوں اُنہیں میں۔۔۔۔۔ اُنہیں بھی وہ تکلیف برداشت کرنی ہوگی جو  
اُنہوں نے مجھے دی ہے۔۔۔۔۔

اگر میرے لیے تمہاری یہ فکر دیکھاوا نہیں ہے تو پھر مانوگی میری بات۔۔۔۔۔  
" وعدہ کرتا ہوں۔۔۔۔۔ کبھی خود کو تکلیف نہیں پہنچاؤ گا۔۔۔۔۔

ہمیشہ زینشہ کے وجود کو جھٹلانے والا اس وقت اُس کی زرا سی قربت اور توجہ  
پر موم کی طرح پگھلتا اپنے اوپر چڑھایا گیا بے حسی کا خول اُتارتے انتہائی نرمی  
سے بولا تھا۔۔۔۔۔

زینشہ اُس کی نگاہوں میں بدلتے جذبات کا رنگ دیکھ ٹرانس کی کیفیت میں  
سراشات میں ہلا گئی تھی۔۔۔۔۔

"میری بیوی بن کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میری دسترس میں آ جاؤ۔۔۔۔۔"

زوہان نے ایک بار پھر زینشہ کے سامنے زندگی کا سب سے مشکل فیصلہ رکھ دیا تھا۔۔۔۔

زوہان کی بات پر زینشہ کا طلسم ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ زوہان کے قریب جانے کا مطلب تھا اپنے پورے خاندان اور خاص کر آژ میر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دینا۔۔۔۔ جو کہ وہ مر کر بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

زینشہ بنا کچھ بولے زوہان کی ڈھیلی پڑتی گرفت سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔ زوہان کی اس بات نے اُس کے زخمی دل کو مزید لہو لہان کر دیا تھا۔۔۔۔۔ بہت مشکل سے سنبھالا دل ایک بار پھر ٹکڑوں میں بکھر گیا تھا۔۔۔۔۔ میراں حویلی کا ہر شخص منافقت کر کے اُس کا الزام میرے سر ڈال دیتا "ہے۔۔۔ میں کم از کم اپنے جذبات میں کلیئر تو ہوں نا۔۔۔۔ نفرت بھی سر عام کرتا ہوں اور محبت بھی۔۔۔۔ دوغلا پن نہ میں نے سیکھا ہے اور نہ ایسے "لوگ مجھے پسند ہیں۔۔۔۔۔"

زوہان ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ سجائے زینشہ کو مزید شرمندہ کر گیا تھا۔۔۔۔

"آپ کے کندھے سے بہت زیادہ خون بہہ رہا ہے۔۔۔۔"

زنیشہ اُس کی تلخ ترین باتوں کو خاموشی سے پیتی۔۔۔ بے حد پریشانی سے اُس کی خون آلود بینڈ تاج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم جاسکتی ہو یہاں سے۔۔۔۔ باہر ڈرائیور موجود ہے تمہیں تمہاری یونی"

"ڈراپ کر دے گا۔۔۔۔"

زوہان نے ہونٹ بھینچتے اُسے کی جانب سے رُخ موڑ لیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے دکھ بھری نظروں سے اُس دنیا جہان کے سنگدل شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اُسے اپنے قریب لاتا بھی خود تھا اور پھر اتنی ہی بے دردی سے خود سے دور بھی کر دیتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ آنکھوں میں نمی بھری وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ جتنی دیر وہاں رکتی، جانتی تھی زوہان اتنی دیر ہی خود کو اس تکلیف میں رکھتا۔۔۔۔

اُن دونوں کا قریب رہنا ہی ایک دوسرے کے لیے ہی تکلیف کا باعث تھا۔۔۔۔



@@@@@@

بیلا انسان بنو۔۔۔ اگر پکڑے گئے تو اُس فضول انسان نے چھوڑنا نہیں ہے " ہمیں۔۔۔۔

ماورا اُسے مسلسل باز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ بیلا اور ماورا دونوں ہمیشہ سے کرائم پارٹنر ہی تھیں۔۔۔ اکثر ہاسٹل میں بھی لڑکیوں کو لڑکا بن کر ڈرانے اور اسی طرح کی اُلٹی سیدھی حرکتوں میں ملوث رہتی تھیں۔۔۔

ماورا نے کبھی اُسے نہیں روکا تھا۔۔۔ بلکہ ہمیشہ دونوں برابر کی شریک رہی تھیں۔۔۔۔ مگر اس بار معاملہ منہاج درانی کا تھا۔۔۔ اسی لیے ماورا اُس سے مزید کوئی بھی پننگالینے سے گھبرار ہی تھی۔۔۔

ماورا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ تم آؤ تو سہی۔۔۔ ابھی اس منہاج درانی کے دانت " اندر اور زبان باہر کرواتے ہیں۔۔۔۔

بیلا کی بات پر ماور کی نظر اپنے دوستوں کے ساتھ کسی بات پر قہقہہ لگاتے  
منہاج پر پڑی تھی۔۔۔ جس کی بانچھیں آج پہلے سے بھی زیادہ کھلی ہوئی  
تھیں۔۔۔

اُس کو مصیبت اور اذیت میں مبتلا کر کے وہ خود بھلا اتنے سکون میں کیسے رہ  
سکتا تھا۔۔۔

ماور اس خیال کے آتے ہی بیلا کو روکنے کے بجائے اُس کے ساتھ ہولی  
تھی۔۔۔

"اے چھوٹا دھڑاؤ۔۔۔"

بیلا نے کیفے ٹیریا کے اندرونی حصے میں آکر پلڑے کے پیچھے کھڑے ہوتے کیفے  
کے ہر دل عزیز ویٹر کو آواز لگائی تھی۔۔۔ وہ عمر اور قد دونوں میں بہت چھوٹا  
تھا اس لیے سب اُسے اسی نام سے پکارتے تھے۔۔۔ وہ بناٹپ لیے کیسی کا  
کوئی کام نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر اُس کا کام اتنا پرفیکٹ ہوتا تھا کہ پر کوئی اُسے ہی  
کام کہتا تھا۔۔۔

وہ کسی کی بھی خاطر کوئی بھی کام کرنے کو تیار ہوتا تھا۔۔۔ بس ٹپ زرا بھاری  
ہونی چاہئے تھی۔۔۔

جی بی بی جی کیسے یاد کیا اس باکمال چھوٹو کو۔۔۔ کیا چاہئے چاکلیٹ کافی،"  
"سٹارنگ سی چائے یا پھر۔۔۔"

چھوٹو عادت کے مطابق اپنی خدمات کے بارے میں آگاہ کرتا نان سٹاپ بولنا  
شروع ہو چکا تھا۔۔۔

"جمال گھوٹا۔۔۔ اور کڑک سی لال مرچوں کا پیکٹ۔۔۔"

ماورا نے اُس کی بات وہی کاٹتے اپنی ڈیمانڈ بتائی تھیں۔۔۔ جس پر جہاں بیلا  
شرارتاً مسکرائی تھی۔۔۔ وہی چھوٹو نے بھی مشکوک انداز میں اپنی آنکھیں  
گھمائی تھیں۔۔۔

یہ تمہاری ٹپ۔۔۔۔۔ اگلے دس منٹ کے اندر یہ دونوں چیزیں کافی میں "  
"مکس کر کے یہ سپیشل کافی اُس ٹیبل پر بیٹھے منہاج درانی کو پلا دو۔۔۔"

ماورا کی خونخوار نگاہیں منہاج کے مسکراتے وجیہہ چہرے پر جمی ہوئی  
تھیں۔۔۔۔

چھوٹو کی تو ماورا کی جانب سے بڑھائی گئی نوٹوں کی گڈی دیکھ کر ہی نیت بدل  
گئی تھی۔۔۔۔

بی بی جی آپ فکر ہی مت کریں۔۔۔۔ اور آرام سے اپنی سیٹ پر بیٹھ کر  
"میرے کمالات دیکھیں۔۔۔"

چھوٹو اُن دونوں کو تسلی دلاتا اپنی جیب بھاری کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا  
تھا۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @

حافظہ بیڈ پر ہی آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔ جب موبائل کی بیل کی آواز  
نے اُس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی۔۔۔



آز میر میر ان کے خیالوں میں ڈوبی حاعفہ کا طلسم ٹوٹا تھا۔۔۔ وہ چونک کر  
موبائل کی جانب متوجہ ہوتی کال اٹینڈ کر گئی تھی۔۔۔ کیونکہ دوسری جانب  
نگینہ بائی تھی۔۔۔ جس کا فون وہ اگنور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

حاعفہ آج پھر تمہارا باپ آیا تھا تمہاری ماں اور تم دونوں کا پوچھنے۔۔۔ میں "  
نے ہمیشہ کی طرح تمہارا کہا جواب دو ہر ادا۔۔۔ کہ تم لوگ کوٹھے سے فرار  
"ہو چکی ہو۔۔۔ اور اب تک کوئی پتا نہیں چل پارہا۔۔۔

حال احوال کے بعد نگینہ بائی نے اُسے اپنے فون کرنے کا ریزن بتایا تھا۔۔۔  
جبکہ اُس کی بات سنتے ایک آنسو بے مول ہو کر اُس گال پر پھسل گیا تھا۔۔۔  
"بہت اچھا کیا آپ نے۔۔۔ شکریہ۔۔۔"

حاعفہ کو اپنے حلق میں کانٹتے سے چھتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔  
آج بھی اپنے باپ کے بارے میں نہیں پوچھو گی۔۔۔ کون ہے؟ کیا نام "  
ہے اُس کا؟؟

نگینہ بائی کو ہمیشہ سے حاعفہ کی اپنے باپ کے متعلق برتے جانے والی یہ  
لاپرواہی کھٹکتی آئی تھی۔۔۔ ہر سال وہ درمیانی عمر کا بارعب شخصیت کا مالک  
شخص آنکھوں میں اُمید جگائے آتا تھا۔۔۔ اور ہر بار حاعفہ اُسے خالی ہاتھ لوٹا  
دیتی تھی۔۔۔ بنا اُس کی ایک جھلک دیکھے۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ وہ انسان میرے لیے زندگی میں سب سے زیادہ نفرت کا  
باعث ہے۔۔۔ میری ماں کا گنہگار۔۔۔ میں کبھی معاف نہیں کروں گی  
اُسے۔۔۔ ایک بزدل شخص کو میں اپنے باپ کے رُپ میں قبول نہیں  
"کر سکتی۔۔۔"

حاعفہ نے بے دردی سے گالوں پر لڑھک آئے آنسو صاف کرتے جواب دیا  
تھا۔۔۔

اور اگر ماورا نے کبھی اپنے باپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو۔۔۔۔۔ کیا  
"اُسے بھی روکو گی۔۔۔۔۔"

نگینہ بائی اپنی جانب سے پوری طرح سے تسلی کرنا چاہتی تھیں۔۔۔ کیونکہ آج حاعفہ کے باپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اُس کی شان و شوکت کا اندازہ تو وہ لگا چکی تھیں۔۔۔ اگر اُس شخص کو پتا چل جاتا کہ اُس کی بیٹیاں کیسی زندگی گزار رہی ہیں تو اُس نے کوٹھے کو آگ لگانے میں ایک لمحہ نہیں لگانا تھا۔۔۔

اِس کوٹھے نے اُس کی بیٹیوں کو پناہ تو دی تھی۔۔۔ مگر اُن کا وجود ہر پل آگ اُگلتی بھٹی میں جلتا رہا تھا۔۔۔ جو اذیت انہوں نے کاٹی تھی، اُس کا مداوا کرنا اُن کے باپ کے بس میں نہیں تھا۔۔۔ وہ ایسا کبھی نہیں کرے گی۔۔۔ اگر اُس نے ایسا کیا تو پہلے اُسے مجھ سے اپنا "ناتا توڑنا ہو گا۔۔۔"

نرم مزاج سی حاعفہ اپنے باپ کے نام پر ایک دم پتھر ہو جاتی تھی۔۔۔ ماورا پر وہ جان چھڑکتی تھی، اُس کی ہر خواہش سر آنکھوں پر رکھتی تھی۔۔۔ مگر اِس معاملے میں وہ ماورا کو کسی قسم کی چھوٹ نہیں دینے والی تھی۔۔۔

نگینہ بائی اچھی طرح تسلی ہو جانے کے بعد فون رکھ گئی تھی۔۔۔ وہ ماورا کو بھی اچھے سے جانتی تھی کہ وہ مر سکتی تھی مگر حائفہ کے خلاف کسی قیمت پر نہیں جاسکتی تھی۔۔۔

@@@@@@

چھوٹو اُن دونوں کی جانب ایک نظر دیکھ کر منہاج کے ٹیبل کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جہاں ابھی کچھ دیر پہلے انہوں نے کافی ہی آرڈر کی تھی۔۔۔ ایک مخصوص کپ منہاج کے آگے رکھتے وہ باقی سب کے آگے بھی کافی رکھنے لگا تھا۔۔۔

چھوٹو کام اتنی پھرتی سے کر رہا تھا کہ اگر اُن دونوں کو پتا نہ ہوتا تو وہ لوگ بھی چھوٹو کی ایکٹنگ سے کچھ سمجھ نہ پاتیں۔۔۔

منہاج نے باتوں میں مصروف کپ اٹھاتے ہوئے سب سے لگایا تھا۔۔۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ گھونٹ بھرتا کال آ جانے کی وجہ سے وہ کافی واپس ٹیبل پر رکھتا کچھ فاصلے پر ہوتا کال سننے لگا تھا۔۔۔



"اُف یہ کال کیوں آگئی بیچ میں۔۔۔ اچھا بھلا وہ پینے لگا تھا۔۔۔"

بیلا اور ماورا پوری توجہ سے منہاج کو گھورتیں اُس کے فارغ ہونے کا ویٹ کر رہی تھیں۔۔۔ اور ساتھ ہی اُن کی ایک آنکھ کافی پر بھی تھی۔۔۔

فون پر بات کرتے منہاج کی نظر اُن دونوں پر پڑی تھی۔۔۔ اُس نے سن گلاسز لگائی ہوئی تھیں۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ دونوں سمجھ نہیں پائی تھیں۔۔۔ کہ منہاج اُن کی جانب دیکھ رہا ہے یا پھر کہیں اور۔۔۔

"ہائے گائز۔۔۔ واٹس اپ۔۔۔"

وہ دونوں منہاج کے دیکھنے پر نظریں جھکا گئی تھیں۔۔۔ جب اپنے ٹیبل کے قریب اُنہیں جاسم کی آواز سنائی تھی۔۔۔ جو بڑے ہی خوشگوار انداز میں اُن دونوں سے ہی مخاطب تھا۔۔۔

جاسم یونی کے اندر منہاج کا سب سے بڑا دشمن تھا۔۔۔ دونوں کے گروپس کے درمیان اکثر جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔۔۔

جاسم کے لیے تو بیلا کی جانب سے کی جانے والی آفر کسی غنیمت سے کم نہیں تھی۔۔۔

وہ ہونٹوں پر جاندا ز مسکراہٹ سجاتا براجمان ہوا تھا۔۔۔

یہ منظر صاف صاف دیکھتا منہاج درانی آگ کی لپیٹ میں آتا جل بھن اُٹھا تھا۔۔۔ جس طرح جاسم ماورا کو گھور رہا تھا۔۔۔ منہاج کا دل چاہا تھا اُس کی یہ آنکھیں نوچ کر اُس کے گلے میں پہنا دے۔۔۔

منہاج ایک سخت ترین نگاہ ناپسندیدہ منظر پر ڈال کر فون بند کرتا واپس اپنی کرسی پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

اُس کی کافی جوں کی توں پڑی تھی۔۔۔  
کچھ دیر کافی کو گھورنے کے بعد۔۔۔ منہاج نے چھوٹو کو آواز لگائی تھی۔۔۔  
"جی سرجی۔۔۔"

چھوٹو بھاگتا ہوا اُس کے قریب آیا تھا۔۔۔ اُسے ہمیشہ سب سے زیادہ ٹپ منہاج سے ہی ملی تھی۔۔۔ اس لیے وہ اُس کا کام سب سے زیادہ دوڑ دوڑ کر کرتا تھا۔۔۔

"یہ کافی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔۔۔ مجھے دوسری لا کر دو۔۔۔"

منہاج کی بات پر وہ جزبز ہوا تھا۔۔۔

"سرجی یہی دوبارہ گرم کر کے لا دوں۔۔۔"

چھوٹو کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا بولے۔۔۔

کیوں چھوٹو ایسا کیا خاص ڈالا اس میں میرے لیے۔۔۔۔ جو یہی پلانا چاہتے " "ہو مجھے۔۔۔

منہاج پاکٹ سے سیگریٹ نکالتے چھوٹو کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔ جاسم کو ماورا کے بالکل سامنے بیٹھا دیکھ منہاج کے اندر جنگ چھڑ چکی تھی۔۔۔ اُسی کیفیت پر قابو پانے کے لیے اُس نے سیگریٹ کا سہارا لیا تھا۔۔۔

چھوٹو مجھے دوبارہ ڈبل کر اس کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ اب یہ کافی " "اٹھاؤ اور گرم کر کے اُس ٹیبل پر بیٹھے اُس گھٹیا شخص کو دو آؤ۔۔۔

منہاج سیگریٹ کا دھواں اڑاتا چھوٹو کو تنبیہی بھری نگاہوں سے دیکھتے آئندہ ایسی کوئی بھی حرکت کرنے سے وارن کر گیا تھا۔۔۔

اُسے شک تو اُسی وقت ہو گیا تھا جب اُس نے ماورا اور بیلا کو کلنگ ایریا سے نکلتے دیکھا تھا، پھر چھوٹو کا سپیشل ایک کپ اٹھا کر اُس کے سامنے رکھنا، اُن دونوں کو اپنی جانب پوری توجہ سے گھورتے دیکھنا۔۔۔ منہاج کو اچھی طرح



اُن کی شرارت سمجھا گیا تھا۔ جس کی تصدیق بھی چھوٹو کر کے جاچکا تھا۔۔۔

وہی کافی اب جاسم کے آگے رکھ دی گئی تھی۔۔۔ جاسم کی وجہ سے اُن دونوں کا دھیان منہاج کی کافی سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ وہ کافی کا یہ رد و بدل نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔

جاسم اس وقت ہواؤں میں اڑ رہا تھا کیونکہ کبھی ایک نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھنے والی ماورا کے مقابل بیٹھنے کا موقع ملا تھا۔۔۔

اپنی اسی خوشی کے زیر اثر وہ سامنے پڑی کافی اٹھاتا ہونٹوں سے لگا گیا تھا۔۔۔ جب دو گھونٹ بھرنے پر ہی اُس کی حالت ایسی خراب ہوئی تھی۔۔۔ جیسے زہر پلا دی گئی ہو۔۔۔

ماورا اور بیلا اُسے بُری طرح کھانتے اور خطرناک حد تک لال پڑتا چہرہ دیکھ پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

جبکہ منہاج کے دل میں سکون اُتر گیا تھا۔ اُس نے آدھ چلے سیکریٹ کو زمین پر پھینک کر پیر کے نیچے مسل دیا تھا۔۔۔

ماورا کو جاسم کی حالت سے خوف آنے لگا تھا۔۔۔ اُسے شاید مرچوں سے الرجی تھی اور مرچوں سے بھری کافی اُس کی یہ حالت کر گئی تھی۔۔۔ ماورا نے اُٹھ کر اُس کے قریب جاتے پانی کا گلاس تھمایا تھا۔۔۔ باقی سٹوڈنٹس بھی اُن کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔

گلاس تھامتے جاسم کا ہاتھ ماورا کے ہاتھ سے ٹچ ہوا تھا۔۔۔ جو دیکھتے منہاج تو جیسے غصے سے پاگل ہوا اُٹھا تھا۔۔۔ اُس کی بیوی کو بھلا کوئی اور شخص کیسے چھو سکتا تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اُٹھتا طیش کے عالم میں ماورا کے سر پر پہنچا تھا۔۔۔ اور اُسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر۔۔۔ کلائی سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچتے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ ماورا ہکا بکا سی منہاج کا یہ جارحانہ عمل دیکھے گئی تھی۔۔۔

باقی سب نے بھی منہاج کی یہ حرکت کافی غور سے دیکھی تھی۔۔۔ بیلا سمجھ گئی تھی کہ منہاج اُن کے پلان سے واقف ہو چکا ہے۔۔۔ اور یہ شاید اُسی کا رد عمل تھا۔۔۔

وہ ماورا کو اُس سے بچانے جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر جاسم کی حالت دیکھ وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

منہاج ماورا کے مزاحمت کرنے، چیخنے چلانے کے باوجود اپنے ساتھ گھسیٹتا یونی کے قدرے سنسان حصے کی جانب لے آیا تھا۔۔۔ جہاں لائن میں موجود درختوں کی تعداد کافی زیادہ تھی۔۔۔ وہاں سیمنٹ کے سنگی بیچ بھی بنائے گئے تھے۔۔۔ مگر سٹوڈنٹس اس ایریا میں کم ہی پائے جاتے تھے۔۔۔ یہاں زیادہ تر یونی کے کپلز کا ہی آنا جانا لگا رہتا تھا۔۔۔

کچھ سٹوڈنٹس نے تو اسے "لو پلیس" کا نام دے دیا تھا۔۔۔

اِس وقت وہاں کوئی اکاد کا کپلز ہی نظر آرہے تھے۔۔ جو آپس میں مگن اُن کی جانب بالکل بھی متوجہ نہیں تھے۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟ تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو۔۔۔؟ جب دل چاہتا ہے " سب کے بیچ سے ایسے گھسیٹ کر لے آتے ہو۔۔۔

منہاج نے اُسے درخت کے پاس لا پٹھا تھا۔۔ ماورا کی کمر بہت زور سے درخت کے موٹے تنے سے ٹکرائی تھی۔۔ جس کی تکلیف اور منہاج کی اِس دھونس بھری حرکت پر وہ آگ بھگولا ہوتی چلائی تھی۔۔۔

بد تمیزی یہ نہیں وہ ہے جو تم کر رہی تھی۔۔۔ اتنا شوق کیوں ہے تمہیں " ہر وقت غیر مردوں کو اپنے ارد گرد گھیرے رکھنے کا۔۔۔

منہاج آگ اُگلتی سرخ نگاہوں سے اُسے گھورتا اُس سے چند قدموں کے فاصلے پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔



کیونکہ میں ایک طوائف ہوں۔۔۔ اور ایک طوائف یہی تو کرتی " ہے۔۔۔ اُس کے دن اور راتیں نامحرم مردوں کے لیے ہی تو ہوتی ہیں۔۔۔

ماوراز ہر خند لہجے میں بولتی منہاج درانی کو اندر باہر سے جھلسا گئی تھی۔۔۔ " بکو اس بند کرو اپنی۔۔۔ "

منہاج اُس کا جبرِ سختی سے دبوچتے اُسے خون آلود نظروں سے گھورا تھا۔۔۔

تکلیف کے احساس سے ماورا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ تم میری بیوی ہو۔۔۔ منہاج درانی کی بیوی۔۔۔ اگر دوبارہ ایسی بکو اس " کی۔۔۔ یا کسی ایرے غیرے کے قریب نظر آئی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں " ہوگا۔۔۔ میرے ردِ عمل کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔ منہاج کی آنکھیں بے انتہا لال ہو چکی تھیں۔۔۔ ماورا کا پل بھر کے لیے اُس سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

اچھا۔۔ تو کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کے میں تمہاری بیوی ہوں۔۔۔ وہ "جلا ہوا نکاح نامہ۔۔۔ تم نے مجھے تکلیف دینے کے لیے اُس نکاح کا کھیل رچایا۔۔ مگر یہ بھول گئے کہ ایک طوائف کے نزدیک ایسی حد بندیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔۔۔"

ماور اُس کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹاتی جواباً اُسی کو ہی تلخ حقیقت سے آگاہ کر گئی تھی۔۔۔

منہاج نے سختی سے ہونٹ بھینچتے بہت مشکل سے خود کو کوئی انتہائی قدم اٹھانے سے روکا تھا۔۔۔

وہ اس زخمی شیرنی کو جتنی تکلیفوں سے دوچار کر چکا تھا۔۔۔ اُس کا ایسا رد عمل عام سی بات تھی۔۔۔

"کیوں کر رہی ہو یہ سب؟"

منہاج نے خود کو حتی الامکان نارمل رکھتے انتہائی تحمل سے یہ سوال کیا تھا۔۔۔

"کیا کیا ہے میں نے؟؟.. تم ہر بار تکلیف دیتے ہو مجھے۔۔۔"

ماورا بھی شاید چیخ چلا کر تھک گئی تھی۔۔ وہ بھی جواباً گمزور لہجے میں بولی تھی۔۔۔

مجھ سے میرا سکون چھینا ہے تم نے۔۔۔ نہ تم سے محبت قائم رکھنا چاہتا"

"ہوں۔۔۔ اور نہ ہی نفرت کر پار ہا ہوں۔۔۔"

منہاج نے بے تاثر انداز میں بولتے ماورا کے دل کے کئی ٹکڑے کیے تھے۔۔۔

تو کیوں باندھ کر رکھا ہوا ہے مجھے اپنے ساتھ۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔ اور"

"میری افیت بھی کم کر دو۔۔۔"

ماورا نم آلود نگاہوں سے سامنے کھڑے بے حس، احساس سے عاری، سنگدل شخص کی جانب دیکھتے بولی۔۔ جس نے محبت تو کر لی تھی۔۔۔ مگر

ظرف کے معاملے میں بہت چھوٹا نکلا تھا۔۔۔

ایسا تو میں کبھی نہیں کروں گا۔۔۔ تم ساری زندگی ایسے ہی میرے ساتھ " جڑی رہو گی۔۔۔ اور اگر کسی غیر مرد کے قریب جانے کی کوشش کی تو "میرے ہاتھوں بچ نہیں پاؤ گی۔۔۔۔"

منہاج واپس اپنی اُسی ضد پر اڑ چکا تھا۔۔۔ وہ اُسے وارن کرتا واپس پلٹا تھا۔۔۔

جب ماورا اُس کی بات کے جواب میں مزید غصے سے بھڑکتی اُس کے سامنے آتی اُس کا گریبان دونوں مٹھیوں میں دبوچ گئی تھی۔۔۔ "تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔۔؟؟؟ تم چاہے جتنی۔۔۔۔"

وہ دونوں جس جگہ کھڑے تھے وہاں مٹی کا ڈھیر تھا۔۔۔ ماورا کی بات ابھی منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔ جب اُس کا پیرگیلی مٹی سے سلپ ہوا تھا۔۔۔ شاید ۱۱ بھی کچھ دیر پہلے ہی یہاں پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا تھا۔۔۔



اُس نے منہاج کا گریبان مزید مضبوطی سے تھاما تھا۔۔ منہاج نے اُسے  
 سلپ ہوتے دیکھ سنبھالنا چاہا تھا۔۔ مگر زرا سا آگے قدم بڑھانے پر وہ خود کو  
 بھی سلپ ہونے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔  
 اگلے ہی لمحے وہ دونوں ایک ساتھ زمین بوس ہوئے تھے۔۔ منہاج نے  
 زمین ہر بازو ٹکاتے اپنا وزن ماورا پر پڑنے سے روکا تھا۔۔۔  
 ماورا تو اس اچانک رونما ہونے والے واقع پر ہی بھونچکا گئی تھی۔۔۔ منہاج  
 پوری طرح اُس پر چھایا ہوا تھا۔۔ اُس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر  
 محسوس کرتے ماورا کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔  
 اُس نے دونوں ہاتھ منہاج کے سینے پر ٹکاتے اُسے پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔  
 مگر اُسے ایک انچ بھی خود سے دور نہیں کر پائی تھی۔۔۔  
 "بہت شوق تھا نا میرے قریب آنے کا۔۔۔ اب بولو کیا کہہ رہی تھی؟"

منہاج اتنے ریلیکس موڈ میں اُس کے لال ہوتے چہرے کی جانب دیکھتے  
 بولا۔۔۔۔۔ جیسے اس وقت وہ یونی کے وسیع و عریض گراؤنڈ کی زمین پر نہیں  
 بلکہ اپنے بیڈ پر لیٹا ہو۔

"منہاج دور ہٹو مجھ سے۔۔۔۔۔ یہ کیا بیہودگی ہے۔۔۔؟؟"

یہاں کسی کے آجانے کے خوف اور منہاج کی اس قدر نزدیکی پر ماورا کی جان  
 نکلنے کے در پر تھی۔۔۔

"یہ بیہودگی تم نے کری ایٹ کی ہے میں نے نہیں۔۔۔"

منہاج اُس کے خون چھلکاتے لال ٹماٹر رخساروں کو گہری نگاہوں سے دیکھتا  
 مزید تپا گیا تھا۔۔۔

اُن دونوں کے کپڑے گیلی مٹی سے بھر چکے تھے۔۔۔

"پلیز ہٹو۔۔۔۔۔ اگر یہاں کسی نے ایسے دیکھ لیا تو۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔"

ماورا شرم اور خوف کے مارے لرز کر رہ گئی تھی۔۔۔

تو کیا میاں بیوی ہیں۔۔۔ کہیں پر بھی۔۔۔ کیسے بھی رومانس کرنے کا حق " رکھتے ہیں۔۔۔

منہاج کو تو جیسے موقع مل گیا تھا اُسے زچ کرنے اور تپانے کا۔۔۔  
اس سے پہلے کے ماورا اُسے کوئی جواب دیتی۔۔۔ قریب آتے قدموں کی  
آواز پر ماورا کی جان حلق میں اٹکی تھی۔۔۔  
"ماورا کہاں ہو تم۔۔۔؟؟"

ساتھ ہی بیلا کی آواز بھی سنائی دی تھی۔۔۔ ماورا کے زرد پڑتے چہرے پر  
رحم کھاتے اُس کے اوپر سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ ماورا بھی جلدی سے اُٹھی  
تھی۔۔۔ تب تک بیلا بھی درختوں کے پیچھے سے اُنہیں ڈھونڈتی اُن تک پہنچ  
چکی تھی۔۔۔

مگر اُن دونوں کے مٹی سے بھرے کپڑے دیکھ بیلا کی آنکھوں کے ساتھ  
ساتھ غیرت کے مارے منہ بھی کھل گیا تھا۔۔۔  
"ماورا یہ سب۔۔۔۔"

بیلا نے منہاج کی موجودگی کا خیال کرتے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔  
 بتائیں اپنی بیسٹ فرینڈ کو ماورا۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تنہائی میں ہم "  
 دونوں کیا کر رہے تھے۔۔۔ ہمارے حلیے دیکھ کر کافی حد تک تو یہ سمجھ بھی  
 "گئی ہونگی۔۔۔ اتنی عقل مند تو لگتی ہیں یہ مجھے۔۔۔

منہاج ماورا کی جانب دیکھ کر ایک آنکھ دباتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ ماورا  
 نے بے یقینی سے منہاج کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو بیلا کو اُس کے حوالے سے  
 مشکوک کر کے مزے سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"ماورا یہ سب کیا ہے؟؟؟ تم دونوں کیا کر رہے تھے؟"

بیلا کا حیرت کی زیادتی سے کھلا منہ بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"کیا کر رہے تھے مطلب؟؟؟... چلو یہاں سے۔۔۔"

ماورا نے اپنا غصہ بیلا پر نکالا تھا۔۔۔

"مگر منہاج کیا کہہ رہا تھا ابھی؟؟؟؟؟"

بیلا کا تجسس کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔



"میرا سر۔۔۔۔۔"

ماورا اُسے وہی چھوڑتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

@@@@@@

حاعفہ نے ایک ہفتے کے بعد آج آفس میں قدم رکھا تھا۔۔۔ آٹھ مہینے اُسے مکمل صحت یاب ہونے کے بعد آنے کا کہا تھا۔۔۔

حاعفہ کے پیر کا زخم اب کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔ ماتھے کی بینڈیج بھی اُتر چکی تھی مگر اُس کی بے داغ پیشانی پر کٹ کا نشان باقی رہ گیا تھا۔۔۔

حاعفہ فیروزی سوٹ کے اوپر سیاہ شال اوڑھے اپنے نازک وجود کو پوری طرح چھپائے ہوئے تھی۔۔۔ سیاہ شال میں اُس کی گلابیاں چھلکاتی سرخ و

سفید رنگت مزید نکھر جاتی تھی۔۔۔ اس وقت وہ اپنے کبین میں بیٹھی پورے انہماک سے کام میں مصروف تھی۔۔۔ جب اُسے باہر سے آٹھ مہینے

کے کسی پر چلانے کی آواز آئی تھی۔۔۔

حاعفہ کے کام کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ شاید آثمیر ابھی ابھی آفس میں آیا تھا۔۔۔ اور آتے ہی شاید کسی کی کلاس لگادی تھی۔۔۔

حاعفہ اپنی کرسی سے اُٹھ کر آہستہ روئی سے چلتی دروازے تک گئی تھی۔۔۔ جہاں سے سامنے منظر بالکل کلئیر تھا۔۔۔

میرے آفس میں یہ سب نہیں چلے گا۔۔۔ یہ عشق و معشوقی آپ لوگ " کہیں اور جا کر چلائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔ میں آپ دونوں آفس سے نکال رہا ہوں۔۔۔ آپ لوگوں کو رکھ کر یہاں کا ماحول خراب نہیں کر سکتا۔۔۔

آثمیر اپنے سٹاف کے دو ممبرز پر اس وقت شدید غصہ ہو رہا تھا۔۔۔ جو دونوں ہر وقت لو برڈز بنے پورے آفس میں گھومتے رہتے تھے۔۔۔ کبھی ہاتھ پکڑ رکھا ہے تو کبھی چپک کر بیٹھے ہیں۔۔۔ یہ سب تو پھر بھی کسی حد تک مقابلے قبول تھا۔۔۔ مگر آج تو پین نے اُنہیں کچھ زیادہ ہی نازیبا حالت

میں پکڑا تھا۔۔۔ جس کے بعد آفس والوں سمیت آثمیر کا بھی ضبط ختم ہو گیا تھا۔۔۔

کیا سر صرف اسی بات پر اتنے غصے میں ہیں یا کوئی اور ریزن بھی " ہے۔۔۔؟

حاعفہ نے پاس کھڑی کو لیگ سمیرا کو مخاطب کرتے پوچھا تھا۔۔۔ جس سے اُس کی تھوڑی بہت بات چیت ہو جاتی تھی۔۔۔ آثمیر کو وہ پہلی بار اس قدر شدید غصے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ اُسے کے تنے ہوئے نقوش اور ماتھے کی اُبھری نسیں دیکھ حاعفہ سمیت سارا سٹاف ہی پریشان ہو چکا تھا۔۔۔

آثمیر میراں نے اکثر بڑی بڑی غلطیوں پر بھی کسی کو اس بُری طرح نہیں ڈانٹا تھا۔۔۔

جہاں تک میں نے آبرو کیا ہے۔۔۔ اُس سے میری یہی رائے ہے کہ " آثمیر سر محبت کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔۔

سمیرا کی بات پر حاعفہ نے ساکت نگاہوں سے سامنے کا منظر دیکھا تھا۔۔۔  
کیا واقعی ایسا تھا۔۔۔

تو جو وہ آثمیر کے ساتھ کرنے جا رہی تھی۔۔۔ اُس کا آثمیر کے ہاتھوں  
نجانے کیا انجام ہونے والا تھا۔۔۔ یہ سوچ کر ہی حاعفہ نے خوف سے  
جھڑ جھڑی لی تھی۔۔۔

وہ گم صم سی واپس اپنی کرسی پر آن بیٹھی تھی۔۔۔ اُس پر مسلسل پریش تھا کہ  
وہ اپنے کام میں اتنی سلو کیوں جا رہی ہے۔۔۔ مگر اُسے سمجھ نہیں آرہی  
تھی۔۔۔ کہ آخر وہ کرے تو کیا۔۔۔ آثمیر کے سامنے آتے ہی اُس کی بولتی  
بند ہو جاتی تھی۔۔۔ اُسے محبت کے جال میں الجھنا تو بہت بڑی بات  
تھی۔۔۔

حاعفہ ہاتھوں پر چہرا گرائے بیٹھی تھی، جب دروازے پر کھٹکا ہوا تھا۔۔۔  
"مس حاعفہ آریو اوکے۔۔۔"



آفس میں گو نجی آثمیر کی بھاری گھمبیر آواز پر حاعفہ ہڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

سامنے ہی دروازے میں استہزادہ سینے پر بازو باندھے کھڑے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

حاعفہ ابھی کچھ دیر پہلے آثمیر کو جتنے غصے میں دیکھ چکی تھی۔۔۔ اس لمحے اُسے آثمیر سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔

"بی بیس سر۔۔۔ آثم اوکے۔۔۔۔۔"

حاعفہ آثمیر کے اتنے سنجیدہ تاثرات دیکھ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔۔

"آپ کو جو فائل بھجوائی گئی تھی وہ ریڈی ہو گئی۔۔۔۔؟"

آثمیر اُس کے سامنے کرسی پر براجمان ہوتا کام کے متعلق پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"نوسرا بھی رہتی ہے۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کی خود پر اُٹھتی نگاہوں سے گھبراتی نم ہوتی ہتھیلیوں کو بھیج گئی تھی۔۔۔

اوکے۔۔۔ اُس میں کچھ چینجنگز کرنی ہیں۔۔۔ دیکھائیں فائل میں آپ کو "بتا دیتا ہوں۔۔۔۔"

آزمیر عام سے لہجے میں بولتا اُس سے فائل کے متعلق استفسار کرنے لگا تھا۔۔۔۔

"جی سر۔۔۔۔"

حاعفہ نے اپنے سامنے ہی رکھی فائل اُس کے آگے کی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی پین بھی اُسے تھمانے کے لیے بڑھایا تھا۔۔۔ حاعفہ کے ہاتھ بُری طرح لرز رہے تھے۔۔۔ جیسے ہی آزمیر نے پین تھامنے کے لیے ہاتھ بڑھایا حاعفہ کا ہاتھ بے دھیانی اور بوکھلاہٹ میں اُسے ٹچ کر گیا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ کے پورے وجود میں برقی روسی دوڑ گئی تھی۔۔۔ اُس نے تیزی سے ہاتھ واپس کھینچا تھا۔۔۔

آزمیر نے خاموشی نگاہوں سے اُس کی یہ ساری حرکتیں نوٹ کی تھیں۔۔۔۔

"ابنی پر اہلم مس حاعفہ۔۔۔۔ آپ کی طبیعت ٹھک ہے اب؟؟؟"

آزمیر اُس کا لرزنا، کانپنا اور سُرخ پڑتا چہرہ نوٹ کر چکا تھا۔۔۔ اس لیے اپنے سامنے کھلی فائل بند کرتا بغور اُس کی جانب دیکھتا حاعفہ کو پہلے سے بھی زیادہ کنفیوژ کر گیا تھا۔۔۔

وہ اچھی بھلی دوسروں کو اپنے اشاروں پر نچانے والی کانفیڈنٹ لڑکی اس ایک شخص کے سامنے آتے خود ہی پاگل ہو جاتی تھی۔۔۔ آزمیر میران کی شخصیت کے سحر میں وہ پور پور ڈوبتی باقی ہر کام کے لیے ناکارہ ہو رہی تھی۔۔۔ اُسے یہاں آزمیر کو اپنی محبت اور حُسن کے جال میں الجھانے بھیجا گیا تھا۔۔۔

مگر وہ تو اُلٹ ہی کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

"یس سر میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

حاعفہ اُس کی نگاہوں کے ارتکاز سے گھبراتے بولی۔۔۔ جبکہ آثمیر کی نگاہیں  
 تو اُس کی صبیح پیشانی پر آئے کٹ کے نشان پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔  
 یہ فائل لے کر میرے آفس میں آئیں۔۔۔ وہیں ڈسکس کرتے "  
 ہیں۔۔۔۔

آثمیر اُس کی کیفیت گہری نظروں سے دیکھتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔  
 اُس کے جاتے ہی حاعفہ نے کب سے روکی سانس ہوا میں خارج کی  
 تھی۔۔۔۔

اُف میرے خدا۔۔۔۔ یہ کوئی انسان ہے یا جادو گر۔۔۔۔ اس کی ایک نظر "  
 ہی ہلا کر رکھ دیتی ہے۔۔۔۔ میں کیسے اسے اپنی اداؤں کا دیوانہ بناؤں۔۔۔۔ یہ  
 "شخص تو لمحہ بالمحہ مجھے اپنا اسیر کیے جا رہا ہے۔۔۔۔  
 حاعفہ ایک عجیب سے کشمکش میں پھنس چکی تھی۔۔۔  
 اُسی لمحے اُس کا موبائل بجاتا تھا۔۔۔ سکرین پر اُسی شخص کا نمبر جگمگا رہا  
 تھا۔۔۔۔ جو اُسے آثمیر کے حوالے سے اُس کے کام سے آگاہ کرتا تھا۔۔۔۔



آزمیر میران کو آپ پر شک ہو چکا ہے۔۔۔ اُس نے اپنے دو آدمیوں کو "آپ کی معلومات حاصل کرنے کے لیے لگایا ہے۔۔۔ جس کو فلحال تو ہم نے ہینڈل کر لیا ہے۔۔۔ مگر آزمیر میران چپ بیٹھنے والا نہیں ہے۔۔۔ اُسے اگر زرا سی بھی بھنک پڑ چکی ہے تو وہ معاملے کی تحقیق ہر حال میں کروا کر رہے گا۔۔۔ آپ کا کام بہت سول چل رہا ہے۔۔۔ جلد از جلد اپنا مقصد پورا کریں۔۔۔ کیونکہ اگر آزمیر کو آپ کی اصلیت پتا چل گئی تو وہ کسی قیمت پر نہیں چھوڑے گا۔۔۔"

وہ آدمی اپنی بات کہہ کر فون رکھ چکا تھا۔۔۔ جبکہ حاعفہ اُسی پوزیشن میں فون کان سے لگائے بیٹھی رہی تھی۔۔۔

اُس کے بنا کچھ کیے ہی آزمیر کو اُس پر شک ہو چکا تھا۔۔۔ حاعفہ کی ایک ایک حرکت پر جس طرح نظر رکھی جا رہی تھی۔۔۔ حاعفہ چاہ کر بھی آزمیر کو کچھ نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔ اگر بتاتی تو اُس کے ساتھ ساتھ ماورا کی جان کو بھی خطرہ تھا۔۔۔ ماورا پر تو زرا سی خراش آتی برداشت نہیں تھی اُسے۔۔۔

@@@@@@

ہم سب اچھے سے جانتے ہیں اکرام حنیف کوئی عام آدمی بالکل بھی نہیں " ہے۔۔۔ اُس کے کتنے خطرناک لوگوں کے ساتھ تعلقات ہیں اس بات سے کوئی ناواقف نہیں ہے۔۔۔ اللہ کا شکر ہے کہ اُس کے پہلے وار سے بنا کسی بڑے نقصان سے دوچار ہوئے زینشہ کو آڑ میر اور زوہان نے بچا لیا۔۔۔ مگر ضروری نہیں قسمت ہر بار قسمت ہمارا ساتھ دے گی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ گھٹیا شخص دوبارہ کچھ کرے۔۔۔ ہمیں زینشہ کی حفاظت کے لیے اہم اقدامات کرنے ہونگے۔۔۔ یوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے رکھ کر "نہیں بیٹھ سکتے ہم۔۔۔۔"

قاسم میران کے چہرے پر فکر کی لکیریں نمایاں تھیں۔۔۔ اس وقت ہال کمرے میں گھر کے تمام بڑے موجود سب سے گھمبیر اور پریشان کن معاملے پر غور و فکر کر رہے تھے۔۔۔

اکرام حنیف واپس آچکا تھا۔۔۔ اور اُس کے ارادے نیک بالکل بھی نہیں تھے۔۔۔ کہنے کو تو وہ زنیثہ کا سگا باپ تھا مگر در حقیقت اُسی سے ہی زنیثہ کو سب سے زیادہ خطرہ لاحق تھا۔۔۔

وہ زنیثہ سے اپنے بھتیجے کا نکاح کروانا چاہتا ہے۔۔۔ زنیثہ کے لیے سب "سے بڑی سیکورٹی ہی یہی ہے کہ اُس کا نکاح کر دیا جائے۔۔۔" شاکر میران نے پر سوچ انداز میں اپنی تجویز پیش کی تھی۔۔۔ مگر اکرام نے تو صاف لفظوں میں دھمکی دی ہے کہ اگر زنیثہ کا کسی سے "نکاح کیا گیا تو وہ اُسے مر وادے گا۔۔۔ ہم کیسے حسیب کو موت کے منہ میں دھکیل سکتے ہیں۔۔۔"

آمنہ بیگم نے فوراً اپنے شوہر کی بات ٹوکتے اُنہیں ایسی ویسی حامی بھرنے سے روکا تھا۔۔۔ جب سے زنیثہ سے اُن کے بیٹے کا رشتہ طے ہوا تھا۔۔۔ حسیب پر مسلسل خطرے کی تلوار لٹکتی ہی رہتی تھی۔۔۔ پہلے ملک زوہان کی تو اب اکرام حنیف کی۔۔۔

وہ اب ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھیں۔۔۔ زینشہ اُنہیں پسند تھی مگر اپنے بیٹے کی زندگی سے بڑھ کر نہیں۔۔۔

شا کر صاحب سمیت وہاں بیٹھے باقی سب افراد نے بھی اُن کی اس رشتے کے حوالے سے ناپسندیدگی نوٹ کر لی تھی۔۔۔  
"آمنہ یہ۔۔۔۔۔"

شا کر صاحب نے اُنہیں سرزنش کرنی چاہی تھی۔۔۔ جب شمسہ بیگم نے ٹوک دیا تھا۔۔۔

شا کر بھائی آمنہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ حسیب کو ان دشمنیوں کے "بیچ الجھا کر ہم اُس کے ساتھ زیادتی کریں گے۔۔۔ ہم نے جو حسیب اور "زینشہ کا رشتہ جوڑا تھا۔۔۔ اُسے یہیں پر ختم کر دینا ہے مناسب ہے۔۔۔۔۔ شمسہ بیگم کی بات پر باقی سب بھی متفق ہوئے تھے۔۔۔ حسیب کسی طور بھی زوہان اور اکرام حنیف کا مقابلہ کر کے زینشہ کی اور اپنی حفاظت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔



تو پھر ان حالات میں ایسا شخص کہاں سے ملے گا۔۔۔ جو ہماری زینشہ کے " لیے پرفیکٹ ہو۔۔۔ جو اُسے اُس کے باپ کے شر سے بھی محفوظ رکھے۔۔۔ " اور اُس کے قابل بھی ہو۔۔۔۔۔

قاسم صاحب بھی اب زینشہ کی حسیب سے شادی کروانے کے حق میں نہیں تھے۔۔۔۔۔

ہے ایک شخص۔۔۔۔۔ جو میری بیٹی کو خوش بھی رکھے گا اور اُس پر زرا سی " آنچ بھی نہیں آنے دے گا۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم نے وہاں بیٹھے تمام افراد پر ایک سرسری نگاہ ڈالتے پر یقین لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

"کون۔۔۔؟"

حمیرا بیگم کو لگا تھا جیسے وہ جانتی ہوں شمسہ بیگم کے دماغ میں کس کا نام چل رہا ہے۔۔۔۔۔

"ملک زوہان میراں۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اتنے دنوں سے دل میں چلتی بات کہہ دی تھی۔۔۔  
 جس کے بعد اُن کی توقع کے عین مطابق سب کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔  
 شمسہ بھابھی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔؟؟؟... ہم ایک دشمن سے زینشہ کو "  
 بچانے کے لیے دوسرے کے حوالے کر دیں۔۔۔ آپ ایسا بول بھی کیسے  
 "سکتی ہیں۔۔۔۔

سب سے پہلے شاکر صاحب نے ہی اپنا اعتراض اُٹھایا تھا۔۔۔ وہ ابھی تک  
 حسیب کی وہ حالت بھولے نہیں تھے۔۔۔ جو زوہان نے زینشہ سے شادی  
 روکنے کے لیے کیا تھا اُس کے ساتھ۔۔۔۔

شمسہ بھابھی زوہان کے رشتہ لانے پر آپ سمجھ بیٹھیں۔۔۔ وہ سچ میں "  
 ہماری زینشہ کو چاہتا ہے۔۔۔۔ زوہان نے وہ سب صرف آڑ میر کی ضد میں  
 کیا۔۔۔ ورنہ اُس کے دل میں میران پیلس کے کسی بھی فرد کے لیے کوئی  
 جگہ نہیں ہے۔۔۔۔ وہ ہمیں برباد کرنا چاہتا ہے۔۔۔ اور زینشہ کی شادی اُس  
 " سے کر کے ہم اپنی بربادی کا سامان خود کریں گے۔۔۔

حمیرا بیگم کو بھی زوہان والی چوائس بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔  
 آپ سب کو جو لگتا ہے وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ مگر میں جانتی ہوں میں "  
 نے زوہان کی آنکھوں میں زینیشہ کی فکر دیکھی ہے۔۔۔۔۔ اگر وہ زینیشہ کا دشمن  
 ہوتا تو کبھی اُسے بچانے اکرام کے گھر نہ پہنچ جاتا۔۔۔۔۔ اور آثمیر کے نام کی  
 گولی اپنے وجود پر نہ کھاتا۔۔۔۔۔ زوہان اتنا بُرا نہیں ہے جتنا ہم نے اُسے مان  
 لیا ہے۔۔۔۔۔ میرے خیال کے مطابق زوہان کے علاوہ زینیشہ کے لیے کوئی  
 "انسان پر فیکٹ میچ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے اپنی سوچ سب کے سامنے کھل کر بیان کر دی تھی۔۔۔۔۔ اُن  
 کی بات میں کچھ ایسا تھا۔۔۔۔۔ کہ کوئی اُنہیں جھٹلا نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔  
 " آثمیر کبھی نہیں مانے گا۔۔۔۔۔ "

قاسم صاحب کو بھی شمسہ بیگم کی دلیل کچھ حد تک زوہان کے حوالے سے  
 رضامند کر گئی تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ راضی ہو بھی جاتے تب بھی آثمیر کا ماننا  
 ناممکن سی بات تھی۔۔۔۔۔ جو بھی تھا مگر آخری فیصلہ آثمیر کا ہی ہونا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر کے لیے اُس کی نفرت، ضد اور انا اپنی بہن سے زیادہ اُوپر نہیں " ہے۔۔۔ وہ زینشہ کی حفاظت کر سکتا ہے۔۔۔ مگر جہاں تک نکاح کی بات ہے، اُس کے لیے اُسے بھی زوہان کے لیے ماننا پڑے گا۔۔۔ جب تم زینشہ کا نکاح نہیں ہو جاتا۔۔۔ اکرام اُسے اپنے پاس لانے کے لیے کسی بھی حد " تک جائے گا۔۔۔

شمسہ بیگم پہلے ہی خود کو آزمیر سے اس موضوع پر بات کرنے کے لیے تیار کر چکی تھیں۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @

کافی دیر کے بعد حائفہ کو ہوش آیا تھا کہ آزمیر نے اُسے بلایا ہے۔۔۔ وہ جلدی سے فائل اُٹھاتی باہر کی جانب دوڑی تھی۔۔۔ ہڑ بڑاہٹ میں بنانا کیے وہ عجلت میں اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ جب اُسی لمحے آزمیر فون کان سے لگائے چہرے پر کافی برہمی بھرے تاثرات سجائے



باہر نکلتا سامنے سے وارد ہوتی حاعفہ کو نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔ اچانک حاعفہ کے سامنے آجانے پر دونوں کا زوردار تصادم ہوا تھا۔۔۔

حاعفہ کا سر اُس کے مضبوط پتھر جیسے کندھے سے ٹکراتا بُری طرح دکھنے لگا تھا۔۔۔ اُس کے ہاتھ سے فائل چھوٹ کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔ اُس کے گرد اوڑھی سیاہ چادر کا ایک پلو نیچے ڈھلک گیا تھا۔۔۔

آزمیر نے بروقت اُس کے گرد حصار کھینچتے اُسے گرنے محفوظ رکھا تھا۔۔۔۔ حاعفہ نے بے دھیانی اور گھبراہٹ میں آزمیر کے کوٹ کے کالر دونوں مٹھیوں میں دبوچ رکھے تھے۔۔۔۔

آزمیر کے بازو کا مضبوط لمس اپنی کمر پر محسوس کرتے حاعفہ کے تن بدن میں کرنٹ دوڑ گیا تھا۔ اُس کی سحر انگیز خوشبو حاعفہ کے نتھنوں سے ٹکراتی اُس پر حاوی ہونے لگی تھی۔۔۔

آزمیر ابھی بھی فون پر مصروف کسی پر بھڑک رہا تھا۔۔۔ نجانے آج اُسے اتنا غصہ کیوں اور کس پر آ رہا تھا۔۔۔۔

حاعفہ اپنی پوزیشن کا خیال کرتی فوراً پیچھے ہٹی تھی۔۔۔ مگر چند انچ ہلنے پر ہی اُس کی گردن میں بہت سخت کھینچاؤ آیا تھا۔۔۔ اُس کی گردن میں پہنی چین آئمر کی شرٹ کے بٹن سے اُلجھ گئی تھی۔۔۔

حاعفہ کی جان لمحہ بھر کے لیے حلق میں آن اٹکی تھی۔۔۔ اگر آئمر کو اُس پر شک تھا تو وہ اسے اُس کی کوئی چال بھی سمجھ سکتا تھا۔۔۔ حاعفہ اسی گھبراہٹ میں لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اپنی چین آزاد کروانے لگی تھی۔۔۔ جو نجانے کیسے پھنسی ہوئی تھی کہ اُس کی اتنی کوشش کے بعد وہ نکلنے کے بجائے مزید اُلجھتی جا رہی تھی۔۔۔

آئمر جو بہت امپورٹنٹ کال پر مصروف تھا اُس نے نظریں جھکا کر اپنے سینے سے لگی کھڑی حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اُس سے دور ہونے کی کوشش میں چین کھینچتی اپنی نازک گردن کو بھی اچھا خاصہ ہرٹ کر چکی تھی۔۔۔

اُس کی دودھیا گردن پر رگڑ کے نشان واضح تھے۔۔۔ آثمیر نے ایک نظر ڈالنے کے بعد واپس نگاہ پھیر لی تھی۔۔۔

آنی آپ چاہتی ہیں۔۔۔ میں اپنی بہن کو ایک درندے سے بچانے کے لیے "دوسرے درندے کے حوالے کر دوں۔۔۔"

آثمیر نے حاعفہ کو ہاتھ کے اشارے سے مزید خود کو ہرٹ کرنے سے روکا تھا۔۔۔ حاعفہ اُس کا اشارہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔ اُسے لگا شاید اُس کا قریب کھڑا ہونا آثمیر کو بُرا لگ رہا ہے۔۔۔ جلدی سے نکالنے کے چکر میں اُس نے چین کو زور سے جھٹک دیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اُن کی گردن پر زوردار کھنچاؤ آتا اُس کو چھلنی کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ کے منہ سے ہلکی سی سرکاری برآمد ہوئی تھی۔۔۔ جس پر آثمیر کا پارہ مزید چڑھ گیا تھا۔۔۔ اُس نے حاعفہ کے دونوں ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیتے چین سے ہٹائے تھے۔۔۔

وہ اس وقت نفیسہ بیگم سے بات کر رہا تھا چاہ کر بھی فون نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔

میرا زوہان اپنا آپ قربان کر دے گا مگر زینشہ پر آنچ بھی نہیں آنے دے " گا۔۔۔ تم اس بات سے اچھی طرح واقف ہو۔۔۔ تمہارے بعد زوہان ہی وہ واحد انسان ہے جو اپنی جان دے بڑھ کر زینشہ کی حفاظت اور اُس سے محبت کر سکتا ہے۔۔۔۔

نفیسہ بیگم نے زوہان کی وکالت کی تھی۔۔۔ جبکہ دوسری جانب حاعفہ بے یقینی سے آڑ میر کا یہ عمل دیکھے گئی تھی۔۔۔ کس محبت کی بات کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔ آپ کا بیٹا صرف اور صرف " مجھے برباد کرنے کے لیے میری بہن کو مہر اپنا رہا ہے۔۔۔ وہ خود یہ بات میرے سامنے کر چکا ہے۔۔۔ آپ مزید اُس پر پردے ڈال کر میری اُس " کے حوالے سے سوچ نہیں بدل سکتیں۔۔۔۔

آڑ میر نے اُن کو اُن کے بیٹے کی اصلیت سے آگاہ کیا تھا۔۔۔



آزمیر کی نگاہیں حاعفہ کی گردن سے نکلتی خون کی چھوٹی سے لکیر پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ یقیناً اسے اپنے ہی ہاتھوں اپنی گردن پر دیئے زخموں پر اب تکلیف ہونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

آزمیر اس بے وقوف لڑکی کو دیکھ تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا تھا۔۔۔  
 "میں بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے۔۔۔۔"

آزمیر حاعفہ کے زخم پر نظریں گاڑھے مختصر آبولتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔  
 "وائٹس رائنگ و دیو۔۔۔۔ کوئی اپنے آپ کو یوں ہرٹ کرتا ہے کیا؟؟؟"  
 آزمیر کی غصیلی نظریں اُس کی خراش زدہ خون آلود گردن پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

حاعفہ نے بنا کچھ بولے آزمیر کی گرفت میں موجود اپنے ہاتھ واپس کھینچے تھے۔۔۔ آزمیر نے بھی خیال آتے اُسے آزاد کیا ہے جب اُس کی نظر حاعفہ کے گلابی ہاتھوں پر بنے اپنی انگلیوں کے نشان پر پڑی تھی۔۔۔  
 "یہ۔۔۔۔"

آزمیر کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اتنی نازک تھی کہ اُس کے ذرا سے سختی دیکھانے پر واضح نشانات  
اُس کے ہاتھوں پر چھپ گئے تھے۔۔

"آتم سوری سر۔۔۔"

حافظہ بلا وجہ ہی شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

جتنی نازک آپ ہیں۔۔۔ اُس سے کہیں زیادہ کیٹر لیس بھی ہیں۔۔۔ اپنا  
"خیال رکھا کریں۔۔۔ انسان کی اپنی حفاظت ہر چیز پہلے آتی ہے۔۔۔"

اس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کے کافی قریب کھڑے تھے۔۔۔ جہاں  
حافظہ کا دل اُس کی تنپیش زدہ نگاہیں محسوس کرتا۔۔۔ پسلیاں توڑ کر باہر آنے  
کو تیار تھا۔۔۔ وہیں آزمیر اُلجھی نگاہوں سے اس عجیب و غریب لڑکی کو دیکھ  
رہا تھا۔۔۔

آزمیر نے اُس کا بازو پکڑ کر اُسے ہلکا سا اپنے مزید قریب کر کے اُس کی چین  
کو ڈھیلا کرتے بٹن کے ساتھ اُلجھے دونوں بلوں کو نکال دیا تھا۔۔۔

آژمیر کے مزید قریب آنے پر اُس کی گرم سانسیں اور محسوس کن قربت حاعفہ کی حالت غیر کر گئی تھی۔۔۔ اُس کی شور مچاتی دھڑکنیں اُسے پاگل کر رہی تھیں۔۔۔

"یس سر۔۔۔۔ میں رکھتی ہوں اپنا خیال۔۔۔۔"

حاعفہ اُس سے فاصلے پر ہوتی سوکھے لبوں پر زبان پھیرتی اپنی صفائی پیش کرتے بولی۔۔۔۔

آپ کی گردن پر کافی خراشیں آئی ہیں۔۔۔ اور خون بھی نکل رہا۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔

آژمیر اُسے مضبوطی سے شال لپیٹتے دیکھ بولنے سے خود کاروک نہیں پایا تھا۔۔۔ جو بھی تھا اُس کے تصادم کی وجہ سے ہی حاعفہ کو یہ زخم آئے تھے۔۔۔ جو معمولی نوعیت کے ہونے کے باوجود آژمیر کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہے تھے۔۔۔۔

حاعفہ نے اُس کی فکر پر حیرانی سے نگاہیں اٹھا کر آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کیا وہ واقعی اُس کی جانب متوجہ ہو رہا تھا۔۔۔  
 یا یہ اُس کی کوئی خوبصورت غلطی نہیں تھی۔۔۔  
 سر میں ٹھیک ہوں۔۔۔ یہ معمولی سازخم ہے خود ہی ٹھیک ہو جائے"  
 "گا۔۔۔"

حافظہ زمین پر پڑی فائل اٹھاتے لا پرواہی سے بولی تھی۔۔۔  
 آثمیر نے خاموش نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔  
 "سر یہ فائل۔۔۔"  
 حافظہ اُس کی جانچتی نگاہوں سے گھبراتی فائل اُس کی جانب بڑھا گئی  
 تھی۔۔۔

کل شام ہمیں کراچی جانا ہے۔ دو دن کا سٹے ہو سکتا وہاں۔۔۔ تیار رہیے"  
 "گا۔۔۔ یہ فائل میرے ٹیبل پر رکھ دیں۔۔۔ ابھی مجھے ضروری کام سے  
 "جانا ہے بعد میں دیکھ لوں گا۔۔۔"



آزمیر اُس کی جانب سے نگاہوں کا زاویہ بدلتا سنجیدگی سے اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ حاعفہ اُس کے ساتھ دو دن رہنے کے خیال سے ہی چکرا کر رہ گئی تھی۔۔۔ جس شخص کے ساتھ وہ چند گھنٹے نہیں گزار سکتی تھی۔۔۔ اُس کے ساتھ اب حاعفہ کو اتنا ٹائم رہنا پڑنا تھا۔۔۔

حاعفہ کا دل چاہتا تھا اس سب سے کہیں دور بھاگ جائے۔۔۔۔۔ جہاں صرف وہ ہو اور آرمیر میران کا خیال۔۔۔ نہ سر پر لٹکتی دھوکے اور فریب کی تلوار اور نہ اپنے ایک طوائف زادی ہونے کا غم۔۔۔

@@@@@@

اُس دن زوہان سے ملنے کے بعد اُس کا موڈ بہت سخت آف رہا تھا۔۔۔ زوہان نے جس طرح خودک تکلیف دی تھی وہ سب یاد آتے زہنیشہ کی تڑپ میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔۔۔

وہ چاہے جتنا بھی جھٹلاتی مگر ملک زوہان اُس کے دل میں بہت اُونچے مقام پر تھا۔۔۔۔ اب سے نہیں نجانے کب سے۔۔۔۔

زنیشہ اُس کی خیریت جاننا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اُس کے آس پاس ایسا کوئی نہیں تھا، جس سے وہ زوہان کے متعلق پوچھ سکتی۔۔۔۔

زنیشہ نے دل کو بہت سمجھایا تھا مگر وہ چاہ کر بھی اُس کے حوالے سے بے گانگی نہیں برت پائی تھی۔۔۔ زوہان سب خاندان والوں کو خود سے دور کر کے۔۔۔ اُن سے دشمنیاں قائم کر کے خود کو جس طرح اذیت میں رکھے ہوئے تھا۔۔۔ یہ بات سب سے زیادہ زنیشہ کے لیے ہی تکلیف کا باعث تھی۔۔۔۔

اُس نے اُس کھٹور اور سنگدل شخص کی مغروریت کے آگے ایک بار پھر گٹھنے ٹیکتے اُسے کال ملائی تھی۔۔۔۔

ایک بار۔۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔ بیل مسلسل جارہی تھی۔۔۔ مگر دوسری جانب سے کال پک کرنے کی زحمت نہیں کی گئی تھی۔۔۔

اُف میرے خدا۔۔۔ کسی انسان میں اتنی اکڑ بھی نہیں ہونی چاہئے۔۔۔"

ایک توہر معاملے میں غلطی بھی اپنی ہوتی اُوپر سے اُٹچوڑ بھی مجھے ہی دیکھانا

"ہے۔۔۔ بیٹھے رہیں اسی زعم میں اب نہیں کروں گی کال۔۔۔۔۔"

زنیشہ غصے سے بھڑکتی موبائل بیڈ پر اُچھالتی روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

اُسے کچھ دیر پہلے آمنہ پھوپھو نے بلایا تھا۔۔۔ اس لیے وہ سلیقے سے سر پر

دوپٹہ اوڑھتی اُن کے پورشن کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

جب حسیب کے روم کے باہر سے گزرتے اُس کے کانوں میں زوہان کا نام

پڑا تھا۔۔۔۔۔

حسیب سے شاید دروازہ بے دھیانی میں کھلا رہ گیا تھا۔۔۔ زنیشہ دروازے

کے قریب ہوتی کان لگائے اُس کی بات سننے لگی تھی۔۔۔۔۔

زوہان نے جو میرے ساتھ کیا، اب اُس کا حساب چکانے کا وقت آچکا " ہے۔۔۔ وہ جیسے ہی اپنی اُس گرل فرینڈ کے ساتھ آج رات کی پارٹی کے لیے نکلے گا۔۔۔ اُس پر حملہ کروادینا۔۔۔ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔۔۔ آج اُس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔ بیچارہ ملک زوہان بے " خبری میں ہی مارا جانے والا ہے۔۔۔

حسیب کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اُس کے رونگٹے کھڑے کر گیا تھا۔۔۔

اُس کا دل چاہا تھا۔۔۔ ابھی شور مچا کر سب گھر والوں کو اکٹھا کر لے۔۔۔ مگر زوہان کے حوالے سے کوئی اُس کی حسیب کے خلاف بات نہیں سنے گا۔۔۔ اور حسیب کے مکر جانے کے چانسز بھی زیادہ تھے۔۔۔



زنیشہ کم از کم زوہان کی سلامتی پر تو کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتی  
تھی۔۔۔۔

وہ بھاگتے قدموں سے واپس اپنے روم میں بھاگی تھی۔۔۔

زوہان اُس کی کال اٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔۔۔ زنیشہ نے اُس کے مینجر حاکم کا نمبر  
پر پریس کیا تھا۔۔۔۔

تمہارے وہ اُلٹی کھونپڑی والے باس کہاں ہیں۔۔۔؟؟ جلدی سے بات "  
"کرواؤں میری اُن سے۔۔۔"

زنیشہ حاکم کے ہیلو کے جواب میں فوراً بولی تھی۔۔۔ اُس کو سمجھ نہیں آرہی  
تھی وہ کس نام سے نوازے اُس دنیا جہان کے مغرور اور سخی شخص کو۔۔۔۔

" میم وہ سر بزی ہیں۔۔۔۔ "

حاکم بنانا مپوچھے ہی سمجھ گیا تھا۔۔۔ کہ یہ محترمہ کون ہو سکتی تھیں۔۔۔۔ جو  
زوہان کو اتنے استحقاق کے ساتھ ایسے القابات سے پکار رہی تھیں۔۔۔۔

میں نے کہا ابھی اور اسی وقت بات کرواؤ میری اُن سے۔۔۔۔ وہ چھپکلی تو ہر "  
" وقت اُن کے ساتھ چپکی رہتی ہے۔۔۔۔

زنیشہ کے جل کر بولنے پر حاکم نے موبائل کان سے ہٹاتے حیرت سے  
سکرین جو گھورا تھا۔۔۔

بھلا اُسے کیسے معلوم تھا کہ زوہان اِس وقت شمن کے ساتھ ہے۔۔۔۔

"او کے میم۔۔۔۔"

وہ حامی بھرتا ڈرائینگ روم میں براجمان زوہان اور ثمن کی جانب بڑھ گیا  
تھا۔۔۔۔

"سرزنشہ میڈم آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔"

حاکم اجازت مانگتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔ زوہان ثمن سے بہت اہم معاملات  
ڈسکس کر رہا تھا۔۔۔۔ اس وقت حاکم کی مداخلت اُسے سخت ناگوار گزری  
تھی۔۔۔۔

اُس کے ماتھے پر آئی تیوری کے بل دیکھ حاکم جلدی سے اپنے آنے کا ریزن  
بتاتا ہولے سے منمنایا تھا۔۔۔۔

جسے سنتے زوہان کی شکنیں کچھ کم ہوئی تھیں۔۔۔۔

"فرمائیں اب کیا مسئلہ ہے آپ کو؟؟؟"

زوہان بنا سلام دعا کے فون کان سے لگاتا بے لچک سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

مسئلہ میرے ساتھ نہیں آپ کے ساتھ ہے۔۔۔ کال کیوں نہیں پک  
"کر رہے میری۔۔۔ لڑکیوں سے زیادہ نخرے ہیں آپ کے۔۔۔۔"

زنیشہ غصے سے بھڑکتی نان سٹاپ بولے گئی تھی۔۔۔۔



ایکسیوزمی۔۔۔ محترمہ آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔ یہ کیا طریقہ ہے بات " کرنے کا۔۔۔

زوہان اُسے وہیں ٹوکتا سرد لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

جس پر زینیشہ اچانک ہوش میں آتی اپنی زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت اس قدر ٹینشن کا شکار تھی کہ لمحہ بھر کو بھول گئی تھی کہ اس وقت وہ کس سے ہٹلر سے بات کر رہی ہے۔۔۔

آپ کو ابھی تھوڑی دیر بعد جس پارٹی کے لیے نکلنا ہے آپ نہیں جائیں"

"گے وہاں۔۔۔۔"

زنیشہ کی اگلی بات پر زوہان نے فون کان سے ہٹاتے ایک نظر سکرین کو گھورا تھا۔۔۔ کیا واقعی یہ زنیشہ میرا ہی تھی۔۔۔

مس زنیشہ میرا کیا اس وقت آپ کی مینٹلی کنڈیشن نارمل ہی"

ہے۔۔۔۔ آپ کس حق سے مجھے کہیں جانے سے روک رہی ہو۔۔۔ اور

"آپ کو کیا لگتا ہے میں رک جاؤں گا۔۔۔۔"

زوہان کی بات پر اس کے سامنے بیٹھی شمن پھیکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔۔

اپنے دل و دماغ پر راج کرنے والی ہستی سے وہ اُسی کا مقام پوچھ رہا تھا۔۔۔

میں جانتی ہوں میرا آپ پر کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔ اور نہ ہی آپ کا مجھ"

"پر۔۔۔۔"

زنیشہ نے جان بوجھ کر یہ جملہ شامل کیا تھا۔۔۔ جسے سن کر زوہان کے ماتھے

کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔۔

"کال کیوں کی ہے؟؟؟"

زوہان نے سر دلہجے میں غصہ ضبط کرتے پوچھا تھا۔۔۔

"آپ پر حملہ ہونے والا ہے۔۔۔ آپ آج کہیں نہیں جائیں گے۔۔۔"

زنیشہ نے بھی مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

"تو تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات مان لوں گا۔۔۔"

زوہان سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے بے تاثر دلہجے میں بولا۔۔۔

"آپ کی سیفٹی اسی میں ہے۔۔۔"

زنیشہ کو اُس اُکھڑا انسان پر شدید تپ چڑھ رہی تھی۔۔۔ جس سے انسان اُس کی بھلائی کی بات بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

آج ایسا کیا ہے۔۔۔۔ آئندہ ایسی فکر مجھے دیکھانے کی کوشش بھی مت " کرنا۔۔۔ مجھے اچھے سے اپنی سیفٹی کا خیال رکھنا آتا ہے۔۔۔۔ مجھے کب، " کہاں جانا ہے یہ میں ڈیسا نیڈ کروں گا۔۔۔۔

زوہان اُس کی اگلی بات سنے بغیر کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کے اس قدر روڈ انداز پر زنیشہ کی آنکھوں میں نمی بھر گئی تھی۔۔۔

ملک زوہان۔۔۔۔ بہت غلط کر رہے ہو تم یہ۔۔۔۔ کبھی معاف نہیں " کروں گی میں تمہیں۔۔۔۔



زنیشہ آنکھوں میں آئے آنسو بے دردی سے رگڑتی ایک بار پھر اُس سنگدل  
کا نمبر ڈائل کر گئی تھی۔۔۔

زوہان کی جان خطرے میں تھی۔۔۔ اس مقام پر وہ اپنی انا نہیں دیکھا سکتی  
تھی۔۔۔

"وائس رانگ و دیو زنیشہ۔۔۔۔"

اب کی بار زوہان پہلے سے بھی زیادہ غصے میں دھاڑا تھا۔۔۔ وہ جتنا اس لڑکی  
کو اپنے تصور سے نکالنے کی کوشش کرتا تھا یہ اتنا اُس کے سر پر سوار ہوتی  
تھی۔۔۔

"آئی ہیٹ یو ملک زوہان۔۔۔۔"

زنیشہ نے بھی روتے ہوئے اُسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔۔

اُس کی روتی آواز سن کر زوہان ایک دم خاموش ہوا تھا۔۔۔

"نفرت کرتی ہو تو مرنے دو پھر۔۔۔۔ اتنی تڑپ کس بات کی ہے۔۔۔۔"

زوہان بہت مشکل سے اپنے بگڑے اعصاب پر قابو پاتا اُسے سے گویا ہوا  
تھا۔۔۔۔

"مجھے کوئی تڑپ نہیں ہے آپ کے لیے۔۔۔۔"

زنیشہ نے روتے ہوئے اُس کی بات کو جھٹلایا تھا۔۔۔ جس پر ناچاہتے ہوئے  
بھی زوہان کے ہونٹوں پر ایک پیاری سی مسکان بکھر گئی تھی۔۔۔

شمن بہت غور سے زوہان کا ایک ایک انداز نوٹ کر رہی تھی۔۔۔ جو زنیشہ  
میران سے بات کرتا ایک بالکل الگ انسان ہوتا تھا۔۔۔

میران پیلس والے میرے خون کے پیاسے ہیں۔۔۔ میں اچھی طرح جانتا "  
ہوں۔۔۔ اور اپنے دشمنوں کی ایک ایک حرکت پر نظر ہے میری۔۔۔ وہ  
میرا بال بھی برکا نہیں کر سکتے۔۔۔ حسیب میران کی تو اتنی اوقات نہیں ہے  
جتنی وہ پلاننگ کر رہا ہے۔۔۔ بلکہ میران خاندان کے ایک فرد کے علاوہ کسی  
کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ مجھ سے مقابلہ کرنے کا سوچیں بھی۔۔۔ اور وہ  
ایک انسان ہے آٹھ میر میران۔۔۔ جو کبھی مجھ پر وار نہیں کرے گا۔۔۔  
" یہ میری زندگی کا سب سے بڑا یقین ہے۔۔۔

زوہان کے ایک ایک لفظ پر زینشہ ساکت سی اُسے سن رہی تھی۔۔۔

وہ پہلے سے جانتا تھا حسیب کے پلان کے بارے میں۔۔۔ اور آٹھ میراُس سے اتنی نفرت کے باوجود اُس کو کیوں نہیں مروا سکتا تھا۔۔۔ یہ کیسا یقین تھا۔۔۔

زینشہ کے پاس ان سوالوں پر الجھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

کیونکہ ملک زوہان سے تو وہ ان کے جواب کی اُمید کسی صورت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"آپ حسیب کے ساتھ کیا کریں گے۔۔۔؟؟؟"



زنیشہ کو اب حسیب کی متوقع درگت کا سوچ کر افسوس ہوا تھا۔۔۔

"تمہیں اُس کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔؟"

زنیشہ اُس کے سوال میں چھپی ناگواریت محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ اگر وہ ہاں بول دیتی تو مطلب سچ میں حسیب کی شامت لانے والی بات تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ اُسے اُس کے کیے کی سزا ملنی چاہئے۔۔۔"

زنیشہ نے اپنے ننھے سے دماغ کا استعمال کرتے حسیب کی جان بخشی کروانی چاہی تھی۔۔۔

"او کے اگر تمہیں بھی ایسا لگتا ہے تو میں اُسے اُس کی سزا ضرور دوں گا۔۔۔"

زوہان طنز یا لہجے میں جواب دیتے بولا۔۔۔۔

اور ہاں۔۔۔۔ آئندہ کبھی میرے سامنے یوں بننے کی کوشش مت کرنا"  
زنیشہ میراں۔۔۔۔ تمہارے بارے میں وہ سب بھی جانتا ہوں جن سے تم  
"خود بھی انجان ہو۔۔۔۔"

زوہان کو حسیب کے حوالے سے اُس کا جھوٹ بولنا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔

اُس کی بات سن کر زنیشہ کا دل چاہا تھا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

اُس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔۔۔ مگر اُس سے پہلے ہی فون ایک بار پھر بند ہو چکا تھا۔۔۔

یہ شخص اُس کی سوچ سے بھی کہیں زیادہ شاطر نکلا تھا۔۔۔

اب پتا نہیں حسیب کی اس بے وقوفی کا کیا جواب ملنے والا تھا اُسے۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

سر کا بھی لگتا ہے موٹی موٹی کتابیں پڑھ کر دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ وہ "لپچڑا انسان ہی ملا تھا انہیں میرے لیے۔۔۔ کسی اور کے گروپ میں نہیں ڈال سکتے تھے کیا؟؟؟ اب دیکھنا کیسے کیمپنگ کے پورے ٹائم وہ مجھے تنگ "کرے گا۔۔۔

ماورازور سے اپنی ساری چیزیں گھاس پر پھینکتی خود بھی ٹک گئی تھی۔۔۔  
 جبکہ بیلا اُس غبارے کی طرح پھولا لال ہوتا چہرہ دیکھ اپنی ہنسی نہیں روک  
 پائی تھی۔۔۔

یونی کی جانب سے اُنہیں سوات کے ایک گاؤں میں کیمپنگ کے لیے جانا  
 تھا۔۔۔ جس کے لیے ڈپارٹمنٹ کے کچھ مخصوص سٹوڈنٹس چنے گئے  
 تھے۔۔۔ اُن میں ماورا اور بیلا بھی شامل تھیں۔

اُن سٹوڈنٹس کو پانچ گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔۔۔ منہاج اور چار سینئر  
 سٹوڈنٹس کو گروپ لیڈر بنایا گیا تھا۔۔۔ اور ماورا کو ایچ او ڈی نے اتفاقاً  
 منہاج کے گروپ میں شامل کر دیا تھا۔۔۔ جس وجہ سے پورے سات دن



اُسے منہاج کے انڈر کام کرنا تھا۔۔۔ جب سے یہ خبر اُسے ملی تھی وہ غصے سے بھڑکتی اپنا بہت سارا خون جلا چکی تھی۔۔۔

مگر اُسے اس سب سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔

لڑکیاں مر رہی ہیں اُس کے گروپ میں جانے کے لیے۔۔۔۔ اور ایک تم "ہو۔۔۔۔"

بیلا چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائے اُسے چھیڑتے ہوئے بولی۔۔۔ جس کے جواب میں ماورا نے اُسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔۔۔

"ایسی لڑکیاں مر رہی جائیں پھر۔۔۔۔"

وہ چڑھ کر بولی تھی۔۔۔ اُس کے انداز پر بیلا اپنا قہقہہ نہیں روک پائی تھی۔۔

یار پلیز کوئی حل بتاؤ۔۔۔ میں اب مزید اُس انسان کے ساتھ بات چیت "  
"نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔"

ماورا اس وقت واقعی بہت پریشان تھی۔۔۔

"تم سر سے بات کر لو۔۔۔"

بیلا بھی اب کی بار سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔

"وہ مان ہی نہ لیں میری بات۔۔۔"

ماورائے اس وقت ہر شے سے اکتائی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔ وہ خاموش  
نگاہوں سے ارد گرد آتے جاتے سٹوڈنٹس کو دیکھ رہی تھی، جب اچانک اُس  
کی نظر سڑھیوں کی جانب بڑھتے منہاج کی جانب اُٹھی تھی۔۔۔

اُس کے ساتھ اُس کی کلاس فیلور مشہ بھی تھی۔۔۔ جو اپنی خوبصورت  
آنکھوں اور فکر کی وجہ سے یونیورسٹی کی ایشور یارائے مشہور تھی۔۔۔ ماورا کو  
وہ نک چڑی سی لڑکی ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔۔۔ جو نامحرموں سے اپنے  
حُسن کو سراہ کر فخر محسوس کرتی تھی۔۔۔

لیکن اُس پورے منظر میں ایک بات جو نوٹ کیے جانے والی تھی۔۔۔ وہ  
تھی منہاج کی ہاتھ میں قیدر مشہ کا ہاتھ۔۔۔ جس پر نظر پڑتے ہی ماورا کی  
آنکھوں میں مرچیں سی بھر گئی تھیں۔۔۔

وہ اپنی چیزیں وہیں چھوڑتی تیز قدموں سے اُن کے پیچھے بڑھی تھی۔۔۔۔

"ماورا کہاں جا رہی ہو؟؟؟"

بیلا کی پکار کو نظر انداز کرتی وہ منہاج کی چوڑی پشت پر اپنی خونخوار نظریں  
گاڑھے اُن کے پیچھے چلتی جا رہی تھی۔۔۔

سیڑھیوں سے اوپر آتے اُسے وہ دائیں جانب جاتے کوریڈور میں دیکھائی  
دیئے تھے۔۔۔ نہ صرف رمشہ کا ایک ہاتھ اُس کی گرفت میں تھا۔۔۔ بلکہ  
رمشہ نے دوسرا ہاتھ بہت ہی نزاکت سے منہاج کے کندھے پر بھی پھیلا  
رکھا تھا۔۔۔۔



ماوراکے تن بدن میں آگ بھڑک اُٹھی تھی۔۔۔

کوریدور کا موڑ مڑتے وہ دونوں اُسے پہلے روم میں داخل ہوتے دیکھائی  
دیئے تھے۔۔۔

اس وقت سٹوڈنٹس زیادہ لیب ورک میں ہی مصروف ہوتے تھے۔۔۔ اس  
لیے کلاس روم خالی ہی ملتے تھے۔۔۔ اوپر کے پورشن میں تو ویسے ہی کم ہی  
کلاسز ہوتی تھیں۔۔۔

ماورائے آدھ کھلے دروازے سے اندر جھانکا تھا۔۔۔ مگر سامنے کا منظر دیکھ وہ  
چکرا گئی تھی۔۔۔ منہاج درانی اس قدر گرا ہوا انسان ہو سکتا تھا اُسے بالکل  
بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

رشتہ منہاج کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔۔ جبکہ

ماوراکا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔

اُس کا دل چاہا تھا ابھی اندر جا کر منہاج درانی کی شکل بگاڑ دے۔۔۔۔۔ جواب  
ایسی نازیبا حرکتوں میں انوالو ہو چکا تھا۔۔۔

وہ ایسا کرنے بھی والی تھی جب اُس کی نظر کوریڈور کے سرے پر کھڑے ایچ  
اوڈی پر پڑی تھی۔۔۔ اس سے اچھا موقع نہیں مل سکتا تھا اُسے منہاج درانی  
کو بے نقاب کرنے کا۔۔۔۔

"سرپلیز آپ میرے ساتھ آئیں مجھے آپ کو کچھ دیکھانا ہے۔۔۔۔۔"

وہ اگلے چند سیکنڈز میں اُن کے سر پر پہنچتی عجلت میں مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

"ماورا کیا پر اہلم ہے؟؟؟"

اُنہوں نے اپنے موٹے چشموں کے پیچھے سے اُسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

سر آپ کو کچھ دیکھانا ہے۔۔۔ پلیز ایک بار چلیں میرے ساتھ۔۔۔ میں "آپ کو بتاتی ہوں۔۔۔"

ماورا جس طرح ملتی لہجے میں بولی تھی۔۔۔ وہ اُسے انکار نہیں کر پائے تھے۔۔۔

روم کی جانب بڑھتے ماورا نے مناسب الفاظ میں اُنہیں منہاج درانی کی حرکتوں کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔ جسے سن کر سر کے تاثرات کافی حد تک تشویش ناک ہوئے تھے۔۔۔

"سریہ۔۔۔۔۔"

ماورا نے دروازہ دھکیلتے اندر اشارہ کیا تھا۔۔۔ مگر خالی کمرہ دیکھ اُس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

ماورا کیا بے ہودہ مذاق ہے یہ؟؟؟ یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔ آپ کو شرم"

"آنی چاہیے ایسا پرینک کرتے ہوئے۔۔۔



اتج اوڈی کا اس وقت بس نہیں چلا تھا کہ ماورا کو اس بچکانا حرکت پر ایک تھپڑ  
ہی رسید کر دیں۔۔۔

ماورا اتج اوڈی سے ہونے والے جھاڑ کے بعد روہانسی صورت لیے آنسو  
بہاتی ہکا بکاسی کھڑی تھی۔۔۔

ابھی تو وہ دونوں وہاں تھے پھر اچانک کہاں غائب ہو گئے تھے۔۔۔

ماورا نے پورے کمرے میں نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔ مگر وہ دونوں کہیں بھی  
نہیں تھے۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی واپسی کے لیے مڑی تھی۔۔۔ وہ ساتھ والے روم  
کے سامنے سے گزری کی تھی۔۔۔ جب کسی نے اُس کی کلائی دبوچ کر اپنی

جانب کھینچتے اُس کے منہ پر مضبوط ہتھیلی جمادی تھی۔۔۔ یہ سب کچھ اتنا  
اچانک ہوا تھا کہ وہ اپنے بچاؤ کے لیے ہاتھ پیر نہیں چلا پائی تھی۔۔۔ اور اُس  
گرفت کے ساتھ کھینچی چلی گئی تھی۔۔۔

@@@@@@

آزمیر بیٹا ساری حقیقت آپ کے سامنے ہے۔۔۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں "  
ہے۔۔۔ زینشہ پر یہ خطرے کی تلوار ہمیشہ کے لیے لٹکتے دینا چاہتے ہیں۔۔۔ یا  
اُس کا نکاح زوہان سے کر کے اُسے اکرام حنیف جیسے شخص کی سازش کا شکار  
ہونے سے بچانا چاہتے ہیں۔۔۔

میں اچھے سے جانتی ہوں۔ آپ سے بڑھ کر زینشہ کی حفاظت کوئی نہیں  
کر سکتا۔۔۔ مگر فلحال اہم بات ہے زینشہ کا نکاح۔۔۔ نکاح کے بعد اکرام

حنیف کے ناپاک ارادے ناکام ہو جائیں گے۔۔۔ اور زوہان جیسے پاور فل  
 شخص کا وہ کچھ نہیں بگاڑ پائے گا۔۔۔ اُس کا نشانہ زینیشہ سے ہٹ جائے  
 "گا۔۔۔"

شمسہ بیگم نے نہایت ہی تحمل سے آثمیر کو ہر پہلو سے آگاہ کیا تھا۔۔۔

آپ چاہتی ہیں میں اپنے ایک دشمن سے اپنی بہن کو بچانے کے لیے "  
 "دوسرے دشمن کی مدد لوں۔۔۔"

آثمیر صوفے پر آگے کو جھک کر بیٹھا کارپٹ کو گھورتے سپاٹ لہجے میں بولا  
 تھا۔۔۔

ڈرائینگ روم میں بیٹھے تمام افراد کی نگاہیں اُسی پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

زوہان کا دشمنی کے علاوہ اس خاندان سے ایک اور بہت اہم رشتہ بھی " ہے۔۔۔۔

شمسہ بیگم آج جیسے آڑ میر کو راضی کرنے کی پوری طرح تیاری کر کے بیٹھی تھیں۔۔۔

میں نہیں مانتا کسی رشتے کو۔۔۔۔ زوہان زینشہ کو استعمال کرنا چاہتا ہے مجھے " کمزور کرنے کے لیے۔۔۔۔ اور آپ چاہتی ہیں میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بہن کو اُس کے حوالے کر دوں۔۔۔۔ جس کی نہ نیت ٹھیک ہے نہ کریکٹر۔۔۔۔ شمن ملک کو بنا کسی رشتے کے دن رات اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے " اُس نے۔۔۔۔ ایسے بد کردار۔۔۔۔



آزمیر نے لہورنگ آنکھوں سے یہ الفاظ ادا کرتے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

شمسہ بیگم بھی لمحہ بھر کو لا جواب ہوئی تھیں۔۔۔

زنیشہ سے محبت نہ کرتا ہوتا تو اس رشتے کے لیے کبھی نہ راضی ہوتا۔۔۔ وہ "اچھے سے جانتا ہے زنیشہ سے نکاح کر کے۔۔۔ وہ اپنے آپ کو کتنے بڑے خطرے میں دھکیل دے گا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اپنی بات پر ڈٹا کھڑا ہے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا وہ زنیشہ کے ساتھ زندگی کے کسی موڑ پر بھی کچھ غلط کرے گا یا ہونے دے گا۔۔۔"

شمسہ بیگم آج ہر صورت آزمیر کو منا کر ہٹنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔

باقی سب گھروالے خاموشی سے اُن دونوں کی باتیں سن رہے تھے۔۔۔ مگر اُن میں سے کوئی فیصلہ نہیں کر پارہا تھا کہ زینشہ کے لیے کونسا فیصلہ اچھا ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔

آزمیر بھابھی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ زوہان چاہے جتنا بھی بُرا سہی "مگر زینشہ کے معاملے میں وہ کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتا۔۔۔ اتنا تو ہم سب "اب تک اندازہ لگا ہی چکے ہیں۔۔۔"

قاسم صاحب نے شمسہ بیگم کی حمایت کرتے آزمیر کے سامنے اپنا نظریہ بھی رکھا تھا۔۔۔

تو مطلب آپ سب پہلے سے ہی اس بات پر رضامند بیٹھے ہیں۔۔۔ انتہائی "حیرت ہو رہی مجھے۔۔۔ آپ سب کو ملک زوہان سے اب کوئی ایشو نہیں

ہے۔۔۔۔ اُس نے کیا کچھ نہیں کیا ہمارے خاندان کو نقصان پہنچانے کے لیے۔۔۔۔

آزمیر سب پر ایک گہری طنز یا نگاہ ڈالتے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

مجھے ابھی کراچی کے لیے نکلنا ہے۔۔۔۔ میں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔۔۔ اور " جہاں تک رہی زینشہ کے نکاح کی بات تو میں اُس کے لیے زوہان سے بھی کہیں زیادہ اچھا اور پاور فل شخص ڈھونڈ چکا ہوں۔۔۔۔ میرے کراچی سے واپس آتے زینشہ کی رضامندی کے بعد میں اُس کا نکاح ایک بہت ہی اچھے انسان کے ساتھ کر دوں گا۔۔۔۔ تب تک آپ سب لوگ اپنے دماغ سے "زوہان کو نکال دیں۔۔۔۔

آزمیر اُن سب کے سروں پر بم پھوڑتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

شمسہ بیگم ساکت نگاہوں سے خالی دروازے کو گھورنے لگی تھیں۔۔۔ آٹمیر  
اپنی انا اور ضد میں آکر اپنی لاڈلی بہن کے دل کا خون کرنے والا تھا۔۔۔ جس  
کی چھوٹی سے چھوٹی خواہش اُس نے ہمیشہ پوری کی تھی۔۔۔ اور اب اُس کی  
زندگی کی سب سے بڑی خوشی پر یوں انجان بن بیٹھا تھا۔۔۔

@@@@@@

حافظ نے جہاز میں بیٹھتے خوفزدہ نظروں سے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ وہ پہلی  
بار جہاز کا سفر کرنے والی تھی۔۔۔ وہ بھی آٹمیر کے ساتھ۔۔۔ جس کے  
ساتھ ہوتے ویسے ہی اُس کی دھڑکنیں کنٹرول میں نہیں رہتی تھیں۔۔۔  
اب نجانے کیا ہونے والا تھا اُس کے ساتھ۔۔۔



آزمیر ابھی سیٹ پر آکر نہیں بیٹھا تھا۔۔۔ حاعفہ یہی دعا مانگ رہی تھی کہ وہ  
اُس کے ساتھ نہ بیٹھے۔۔۔۔ اُس کی کوئی اور سیٹ ہو۔۔۔

مگر اگلے ہی سیکنڈ اُس کی یہ دعا دھوری رہ گئی تھی۔۔۔ جب وہ اُس کے ساتھ  
والی سیٹ پر براجمان ہوتا اُسے اپنی سحر انگیز خوشبو کے حصار میں لپیٹ گیا  
تھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں جہاز نے ٹیک آف کرنا تھا۔۔۔ یہ سوچ کر ہی حاعفہ کی  
سانسیں رُک رہی تھیں۔۔۔ اوپر سے ساتھ بیٹھے آزمیر کی موجودگی اُس  
کے اعصاب پر بھاری پڑ رہی تھی۔۔۔

اُسی لمحے سیٹ بیلٹ باندھنے کی اناؤنسمنٹ ہوئی تھی۔۔۔ آڑمیر نے اپنا  
بیلٹ باندھتے پلٹ کر حائفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی حالت دیکھ اُس  
کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔

حائفہ آنکھیں زور سے میچے دونوں ہاتھ آپس میں جکڑے بیٹھی اُسے بہت  
کیوٹ لگی تھی۔۔۔ ہمیشہ کی طرح اُس نے خود کو سیاہ شال میں لپیٹ رکھا  
تھا۔۔۔ جس کے ہالے میں اُس کی دودھیارنگت مزید دھمک رہی تھی۔۔۔  
آرزوؤں پر لرزتی پلکیں، کپکپاتے گلابی ہونٹ آڑمیر چاہ کر بھی اس دلفریب  
منظر سے نظریں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔۔

آڑ میر کتنے ہی لمحے اُسے ایسے ہی مبہوت سا تگے گیا تھا۔۔۔ وہ اُس لمحے واقعی  
 ہوش میں نہیں تھا۔۔۔ ورنہ ایسی بے اختیار حرکت وہ کبھی سرزد نہ  
 کرتا۔۔۔ جب دوبارہ ہوتی اناؤنسمنٹ پر اُس کا سحر ٹوٹا تھا۔۔۔  
 وہ ہولے سے اُس کے کان کے قریب جھکا تھا۔۔۔  
 "اُس اوکے۔۔۔ آتم دیر۔۔۔ کچھ نہیں ہوگا۔۔۔"  
 نجانے کس احساس کے زیر اثر وہ اُسے اپنے ہونے کا یقین بخش گیا تھا۔۔۔  
 بے انتہا قریب سے آتی آڑ میر کی گھمبیر بھاری آواز اور چہرے ہر محسوس  
 ہوتی اُس کی سانسوں کی تپیش حاعفہ کی دھڑکنیں منتشر کر گئی تھیں۔۔۔  
 حاعفہ نے گھنی پلکوں کی باڑا اٹھاتے مڑ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔  
 اِس لمحے اُسے آڑ میر کی آنکھوں میں اپنے لیے ایک انوکھی کشش دیکھائی  
 دی تھی۔۔۔ جس کے بارے میں شاید فلحال وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔  
 حاعفہ کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔ وہ یہی تو چاہتی تھی پھر اُس کا دل اتنا  
 خوفزدہ کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں اُلجھی اُسے بے خودی میں تنگے گئی تھی۔۔۔ جو آج اُس کے بہت قریب بیٹھا تھا۔۔۔ جس کے پاس ہوتے اُسے واقعی کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ مگر وہ خوفزدہ تھی، آثمیر میران کے اندر اپنے لیے سر اٹھاتے محبت بھرے جذبوں سے خوفزدہ تھی۔۔۔ وہ اس صاف دل، پیارے انسان کو اپنی وجہ سے ٹوٹا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ اس شخص کی محبت میں دیوانی ہوتی وہ کب کا اپنا مقصد بھول چکی ہوتی اگر بات ماوراکی سیفٹی کی نہ ہوتی۔۔۔۔

آثمیر میران اُس کی زندگی کی وہ لاحقہ حاصل خواہش بنتا جا رہا تھا جس کی تکمیل حائفہ نور کی زندگی میں ناممکن سی بات تھی۔۔۔ آثمیر میران جیسا غیرت مند مرد اُس جیسی طوائف زادی پر نگاہ ڈالنا بھی پسند نہ کرتا۔۔۔۔ اور جو دھوکا وہ اُس کے ساتھ کر رہی تھی اُس کے بعد تو آثمیر میران اصلیت جاننے کے بعد اُسے اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیتا۔۔۔ اتنا تو وہ اُسے جان چکی تھی۔۔۔ دھوکے باز شخص کو وہ کبھی معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔



"سیٹ بیلٹ۔۔۔۔"

آزمیر کی پکار نے حاعفہ کا سکتہ توڑا تھا۔۔۔ وہ اپنی حرکت پر پزل ہوتی فوراً نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔ کیونکہ اُس کا یوں دیوانہ وار بے خود ہو کر دیکھنا آزمیر بہت اچھی طرح سے نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

حاعفہ اُس کی نگاہوں کی تپیش اور اپنی حرکت پر شرمندہ ہوتی اس قدر کنفیوز ہو چکی تھی۔۔۔ کہ اُس سے سیٹ بیلٹ باندھنا تو دور تھا مابھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

آزمیر زیرک نگاہ رکھنے والا شخص تھا۔۔۔ اپنے قریب آنے پر وہ ہمیشہ سے حاعفہ کا نارمل سے ہٹ کر رویہ نوٹ کرتا آیا تھا۔۔۔ جسے اُس نے اپنی غلط فہمی سمجھ کر اگنور ہی کیا تھا۔۔۔ مگر آج کی حاعفہ کی کیفیت اگنور کرنے والی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

"ویٹ۔۔۔۔"

آزمیر نے اُس کی جانب جھکتا اُس کے ہاتھ سے سیٹ بیلٹ تھام گیا تھا۔۔۔

حاعفہ ایک بار پھر آثمیر کے قریب ہونے پر اپنی سانسیں نارمل رکھنے کی ناکام کوشش کرتی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کا شمار لگانے لگی تھی۔۔۔

حاعفہ کو اپنے آپ پر ہی ترس آنے لگا تھا کہ اس شخص کی زرا سی قربت پر اُس کا کیا حال ہو رہا ہے جو کام کرنے کے لیے اُسے یہاں بھیجا گیا ہے وہ کرتے تو اُس نے فوت ہی ہو جانا ہے۔۔۔۔

آثمیر اُس کا سیٹ بیلٹ باندھنا پیچھے ہٹا تھا۔۔۔ اُس کی مسحور کن خوشبو حاعفہ کو اپنے حصار میں پوری طرح جکڑ گئی تھی۔۔۔

جہاز ٹیک آف کرنے والا تھا اور حاعفہ کی رنگت لمحہ بالمحہ زرد پڑتی جا رہی تھی۔۔۔ اُسے یہ بھی خوف تھا کہ کہیں ڈر کے مارے اُس کے منہ سے چیخ نہ نکل جائے۔۔۔

آثمیر ناک کی سیدھ میں دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر اُس کا پورا ادھیان حاعفہ کی غیر ہوتی حالت پر تھا۔۔۔ جہاز میں اتنا خوفزدہ اُس نے آج تک کسی کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

حاعفہ کو اُس نے ہمیشہ اپنی ایک آفس ور کر ہی سمجھا تھا۔۔ مگر آج دل کی  
 اچانک بدلتی کیفیت اُس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔۔  
 اُس نے پلٹ کر حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو تقریباً رو دینے کو تھی۔۔  
 اُسے بے اختیار اس لڑکی پر رحم آیا تھا۔۔۔  
 "ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟"

اُس کی جانب ہلکا سا رخ موڑتے آٹھ مہینے شاید پہلی بار اتنی نرمی سے اُس  
 سے بات کی تھی۔۔۔

حاعفہ نے لب کاٹتے آنسو پینے کی کوشش کرتے اثبات میں سر ہلا کر جواب  
 دیا تھا۔۔ اُسے لگ رہا تھا، خوف کے مارے اُس کا ہارٹ فیل ہو جائے  
 گا۔۔۔

"لک ان ٹومائی آئیز۔۔۔۔"

آزمیر نے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔ حاعفہ تو پہلے سے ہی پور پور اُس کی محبت میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔ اُس کے زرا سا توجہ دینے پر اُس کی جانب کھینچی چلی گئی تھی۔۔۔۔

جہاز ٹیک آف ہوا تھا۔۔۔ جب حاعفہ نے گھبرا کر بے اختیار آزمیر کا بازو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔۔۔ اور پھر وہ دیوانی بھول گئی تھی کہ وہ کس دنیا میں ہے۔۔۔ اُس کے لیے دنیا کا یہ سب سے بڑا فریب ہی حقیقت لگنے لگا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ کے لیے ان خوش قسمت ترین لمحوں میں قید ہو کر رہنا چاہتی تھی۔۔۔

"ایوری تھنگ از آل رائٹ۔۔۔"

آزمیر کی آواز نے اُس کا سحر توڑا تھا۔۔۔ اُس نے فوراً آزمیر کی جانب سے نظریں پھیری تھیں۔۔۔ اُس کا دل زور زور سے دھڑکتا پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار ہو چکا تھا۔۔۔ ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں جگمگانے لگی تھیں۔۔۔۔



وہ اس وقت اتنی بوکھلا چکی تھی۔۔۔ کہ آثمیر کا بازو چھوڑنا بھول چکی تھی۔۔۔ اُس کی گرفت آثمیر کے بازو پر پہلے سے زیادہ سخت ہو چکی تھی۔۔۔

آثمیر خاموش نگاہوں سے حاعفہ کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

"سرواٹر۔۔۔"

ایئر ہو سٹس کی پکار پر آثمیر اُس جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔ جو چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ سجائے اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایئر ہو سٹس کی بات پر حاعفہ نے آثمیر کا بازو چھوڑتے فوراً ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔ اُس کا اس وقت اپنی بے وقوفیوں پر شرم سے ڈوب مرنے پر دل چاہ رہا تھا۔۔۔

آثمیر نے پانی کی بوتل اُس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔ حاعفہ نے لرزتے ہاتھوں سے تھام لی تھی۔۔۔ اس کی اُسے اس وقت سخت ضرورت تھی۔۔۔

"سر آپ اور آپ کی مسز چائے لیں گے یا کافی۔۔۔۔"

ایئر ہو سٹس کو یہ کپل بہت پسند آیا تھا اور ایک دم پرفیکٹ لگا تھا۔۔۔۔

نازک سی چھوٹی موٹی بیوی اور اٹیچوز بھرا مغرور مگر بہت ہی کیئرنگ

ہز بینڈ۔۔۔۔

اُس کی بات پر جہاں پانی پیتی حاعفہ کو زور کا اچھو لگا تھا وہیں آژمیر نے سخت

قسم کی گھوری سے نوازا تھا اُسے۔۔۔۔

"شی از ناٹ مائی وائف۔۔۔۔"

آژمیر کا انداز اتنا سرد تھا کہ ایئر ہو سٹس بھی گھبرا گئی تھی۔۔۔۔ حاعفہ کو ایئر

ہو سٹس کی بات نے جو پل بھر کی تسکین دی تھی۔۔۔۔ آژمیر اُسے بہت بے

دردی سے جھٹلاتا حقیقت کی دنیا میں پٹج گیا تھا۔ اُس نے بالکل ٹھیک کیا

تھا۔۔۔۔ مگر حاعفہ کی آنکھوں میں نمکین پانی بھر گیا تھا۔۔۔۔ اُس کا دل ایک

دم بو جھل ہوا تھا۔۔۔۔ کچھ دیر پہلے کے حسین لمحوں کا فسوں زائل ہوتا

محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل ان یور ورڈز۔۔۔ آپ جاسکتی ہیں یہاں سے، کچھ " چاہئے ہو گا تو بول دیں گے آپ کو۔۔۔

آزمیر نے سخت لہجے میں ایئر ہو سٹس کو وارن کرتے وہاں سے بھیج دیا تھا۔۔۔

حافظ نے اُس کے بعد مڑ کر آزمیر کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اُسے آزمیر کا موڈ اس وقت بہت خراب لگ رہا تھا۔۔۔ کیونکہ آزمیر نے بھی اُس کے بعد اُس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ اور جتنی بے وقوفیاں ابھی تھوڑی دیر میں وہ کر چکی تھی۔۔۔ یہ ہونا تو بنتا تھا۔۔۔

@@@@@@

ماوراء ایک ہی جھٹکے میں اُس مضبوط گرفت کے ساتھ کھینچی چلی گئی تھی۔۔۔ ہونٹوں پر جمی ہتھیلی کی وجہ سے وہ اپنی مدد کے لیے کوریڈور کے دوسرے

سرے پر کھڑے سٹوڈنٹس کو پکار نہیں پائی تھی۔۔ کسی انہونی کے خوف سے اُس کا دل لرز نے لگا تھا۔۔۔

اُس نے اس آہنی گرفت سے آزاد ہونے کے لیے ہاتھ پیر چلائے تھے۔۔۔ مگر تب تک دوسری جانب موجود شخص اُسے پوری طرح اپنے قبضے میں لیتا دروازے کے ساتھ لگا کر لاک کر چکا تھا۔۔۔

ماورا اپنے آپ کو چھڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔ جب مقابل شخص نے اپنی گرفت مزید سخت کرتے اُس کی رہی سہی مزاحمت بھی ختم کر دی تھی۔۔۔

ماورا نے گرفت کی سختی پر بلبلا تے چہر اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ جہاں اُس کا خوف کم ہوا تھا۔۔۔ وہیں کچھ دیر پہلے کا منظر یاد کرتے آنکھوں میں چنگاریاں بھڑک اُٹھی تھیں۔۔۔ کیا ہوا مسز؟ میرا کسی اور لڑکی کے قریب جانا برداشت نہیں کر پائی "تم۔۔۔۔"



منہاج اُس کے ماتھے پر پھسل آئے بال کو پھونک مار کر پیچھے ہٹا تا شوخی سے  
 بولا تھا۔۔ مگر نہ ماورا کو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا اور نہ اُس کے منہ سے  
 ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔

ماورا اُسے خونخوار آگ اُگلتی نگاہوں سے گھورنے کے سوا کچھ نہیں کر پار ہی  
 تھی۔۔۔

قسم سے یوں پرکٹی چڑیا کی طرح میری گرفت میں پھڑپھڑاتی تم میرے "  
 جذبات اور احساسات میں کیسا طوفان برپا کر رہی ہو کاش میں اپنے عمل سے  
 "بتا پاتا۔۔۔

منہاج ناک سے اُس کے گلابی گال کو ٹچ کر تماورا کو پورا لال کر گیا تھا۔۔  
 اُس کی یہ بڑھتی گستاخیاں ماورا کا پارہ مزید چڑھا رہی تھیں۔۔۔  
 میں ہاتھ ہٹانے لگا ہوں۔۔۔ اگر تم چلائی تو میں جس انداز میں تمہیں چپ "  
 "کرواؤں گا وہ شاید تمہیں پسند نہ آئے۔۔۔

منہاج معنی خیزی سے کہتا اُس کے ہونٹ آزاد کر گیا تھا۔۔۔

اُس کے بے باک الفاظ اور انداز ماورا کے کانوں سے دھواں نکال گئے تھے۔۔۔

تم سے زیادہ گھٹیا شخص میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔ تمہیں شرم " "آنی چاہئے غیر لڑکیوں کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے۔۔۔ ماورا کابس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ ابھی اور اسی وقت شوٹ کر دے اس شخص کو۔۔۔ جو اُس کی محبت کی سزا بن چکا تھا۔۔۔ گہرے گہرے سانس لیتی وہ منہاج کو اچھا خاصہ تپا گئی تھی۔۔۔ گھٹیا کون ہے یہ بتانے کی ضرورت بالکل بھی نہیں ہے۔ کیا کیا میں نے " غیر لڑکیوں کے ساتھ؟؟ رات کی تاریکی میں اُن کا سودا تو نہیں کیا نا۔۔۔ "اور نہ ہی اُن کی عزت۔۔۔۔۔

منہاج اُس کے گھٹیا کہنے پر طیش میں آیا تھا۔۔۔ وہ اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا اُس کی ذات پر ایک بار پھر گہرا وار کر گیا تھا۔۔۔ دانت بھینچتے اُس نے خود کو سنگین الفاظ ادا کرنے سے روکا تھا۔۔۔

جبکہ ماوراء آنکھوں میں آنسو بھرے افسوس بھری نظروں سے اُس کی جانب دیکھے گئی تھی۔۔۔ جس حوالے سے وہ ہمیشہ دور بھاگتی رہی تھی۔۔۔ یہ شخص ہر بار وہ کڑوی سچائی طمانچے کی طرح اُس کے منہ پر دے مارتا تھا۔۔۔ تم جانتے ہو منہاج درانی۔۔۔ مجھے ہمیشہ ایک ہی نصیحت ملی، کہ چاہے " کچھ بھی ہو جائے مرد ذات پر کبھی بھروسہ مت کرنا اور محبت۔۔۔ وہ تو گناہ ہے تمہارے لیے۔۔۔ آج تک میں نے مردوں کے بُرے رُپ ہی دیکھے۔۔۔

مگر تمہیں دیکھ کر، تم سے مل کر مجھے لگا نہیں سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے۔۔۔ تم اُن مردوں جیسے بالکل بھی نہیں ہو۔۔۔ تم عورت کی عزت کرنا، اُسے محبت دینا، اُسے اُس کا مقام دینے والے ایک اعلیٰ ظرف مرد ہو۔۔۔ لیکن تم نے مرد کا جتنا بھیانک رُپ دیکھا یا مجھے۔۔۔ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ تم نے میری محبت کو میرا جرم بنا کر رکھ دیا ہے۔۔۔ مجھے لگا تھا منہاج درانی میری محبت کو معتبر کر کے مجھے دنیا والوں

کے سامنے وہ مقام دے گا۔۔۔ جس کی خواہش ہوش سنبھالتے ہی میں  
کرتی آئی ہوں۔۔۔ مگر تم نے تو میری محبت کو رسوا کر کے مجھے زندگی کی  
سب سے بڑی سیکھ دے دی ہے۔۔۔

تم مجھ سے اس لیے نفرت کرتے ہو نا کہ میں ایک طوائف زادی ہوں۔۔۔  
میں نے اپنی اصلی پہچان چھپا کر تمہیں دھوکا دیا۔۔۔ تو آج سن لو منہاج  
درانی میری اصلیت کیا ہے۔۔۔

میری اب تک کی زندگی بے شک کوٹھے پر گزری ہے۔۔۔ مگر میرے اللہ  
نے ہمیشہ میری عزت کی حفاظت کیے رکھی۔۔۔ آج تک کوٹھے پر آئے کسی  
غیر مرد کا مجھے چھونا تو دور، کسی کی غلط نگاہ بھی نہیں پڑنے دی مجھ پر۔۔۔  
میں ایک طوائف کی بیٹی اور کوٹھے پر پلنے والی لڑکی ضرور ہوں۔۔۔ مگر  
عزت دار شریف گھرانوں میں تربیت پانے والی لڑکیوں سے کہیں زیادہ  
پاکباز ہوں۔۔۔



میں اب ایسے مرد کو اپنی لائف میں بالکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی جسے مجھے  
اپنے پاک دامن ہونے کا یقین دلانا پڑے۔۔۔۔  
میں اپنے اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہوں۔۔۔ میرا دامن ہر غلاظت سے پاک  
ہے۔۔۔ میرے دل اور تصور میں اگر کسی انسان کی شبیہ آئی ہے تو وہ واحد  
مرد تم ہو۔۔۔۔

مگر آج جس طرح مجھے تمہارے سامنے اپنے دل کے ہزاروں ٹکڑے  
کر کے، اپنے پاک دامن ہونے کا یقین دلانا پڑا ہے۔۔۔۔ اس کے بعد تم نے  
مجھے ہمیشہ کے لیے کھودیا ہے۔۔۔۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی میں اپنی محبت کو  
اپنے دل میں ہمیشہ کے لیے دفن کر چکی ہوں۔۔۔۔  
تم نے نکاح نامہ پھاڑ کر بہت اچھا کیا۔۔۔۔  
منہاج درانی تم نے آج ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرا اعتبار، میری محبت کو کھودیا  
" ہے۔۔۔۔

ماورا ایک ہی سانس میں بولتی منہاج درانی کو بہت گہری کھائی میں دھکیل گئی تھی۔۔۔ وہ ساکت و جامد ایک ہی جگہ پر کھڑا خاموش نگاہوں سے ماورا کی آنکھوں سے بہتا سیلاب دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھے نیچا دکھانے کے لیے۔۔۔۔۔ باقی لڑکیوں کے جذبات سے مت "کھیلو۔۔۔۔۔ میں نہیں چاہتی کسی کے ٹوٹے دل سے نکلی آہ تمہیں برباد "کر دے۔۔۔۔۔"

ماورا بے دردی سے آنسو پونچھتی واپس پلٹی تھی۔۔۔۔۔ اور ہاں۔۔۔۔۔ منہاج درانی میرے ساتھ دوبارہ کسی قسم کی زبردستی "کرنے یا میرے قریب آنے کی کوشش کی تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔۔۔۔۔"

ماورا اُسے زخمی نظروں سے دیکھتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔ منہاج درانی کو لگا تھا کسی نے اُس کا دل تیز دھار آلے سے چیر کر رکھ دیا ہو۔۔۔۔۔

ہمیشہ وہ ماوراپر بنا کسی تصدیق کے اُس کی ذاتی زندگی پر کیچڑا اچھالتا آیا تھا۔۔۔  
 اُسے دھوکے باز کہتا آیا تھا۔۔۔۔ جبکہ اب تک جو سزا وہ اُسے دے چکا تھا،  
 ماوراکا کیا اُس کے آگے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

@@@@@@

"ماشاء اللہ تم کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔"

فریحہ زینشہ کے کمرے میں داخل ہوتیں اُس کا سہانا روپ دیکھ بلائیں لیتے  
 بولی۔۔۔

"آپ سے کم۔۔۔"

زینشہ ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔ کیونکہ فریحہ فل میک اور سیلو کلر کے  
 لہنگے میں ماتھے پر بندیا لگائے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔ اُن کے بہت  
 قریبی رشتہ داروں میں شادی کی تقریب تھی۔۔ جس میں گھر کے تقریباً

سبھی لوگ ہی جا رہے تھے۔ فائزہ زینیشہ کی سیکنڈ کزن ہونے کے ساتھ ساتھ فرینڈ بھی تھی۔۔۔ اُسی کے بار بار فورس کرنے پر زینیشہ جانے کے لیے تیار ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ سادہ سے حلیے میں ہی رہی تھی۔۔۔ اس لیے جب زرا سا بھی تیار ہوتی تو اُس کا حسین سراپا مزید نکھر جاتا تھا۔۔۔ اس وقت بھی وہ پنک اور اورنج فل ایمبرائیڈڈ پیروں تک آتے فراک میں بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔ گرین کلر کا بھاری کا مدار نیٹ کا دوپٹہ ایک سائیڈ پر کندھے پر پھیلا رکھا تھا۔۔۔

سیاہ زلفیں اُس کی نازک کمر کو ڈھانپنے ہوئے تھیں۔۔۔ جنہیں سلجھا کر اب وہ باندھنے لگی تھی۔۔۔ میک کے نام فیس کریم اور ہلکا سالپ گلاز لگایا تھا۔۔۔ اُس کے مطابق جتنا فینسی ڈریس اُس نے پہنا تھا، مزید اُس کا کچھ نہ لگانا ہی بہتر تھا۔۔۔ اُسے اپنا آپ دلہن جیسا فیل ہو رہا تھا۔۔۔

"چلیں میں تیار ہوں۔۔۔"



زنیشہ بالوں کو کس کر بل دے کر جوڑے کی شکل میں لپیٹتی فریجہ سے مخاطب ہوئی تھی۔

"یہ تم تیار ہو؟"

فریجہ نے خفگی سے اُسے گھورا تھا۔۔۔

"کیوں کیا ہوا؟؟؟"

زنیشہ اُس کے گھورنے پر حیرت سے بولی۔۔۔

"تمہاری بیسٹ فرینڈ کی شادی ہے۔۔۔۔۔ ایسے جاؤ گی بھلا۔۔۔"

آپ جانتی ہیں ناکہ وہ شہر میں رہنے والے لوگ کتنے ماڈرن ہیں۔۔۔ اُن کا"

اگر مردوں اور عورتوں کا انتظام اکٹھا ہوا تو۔۔۔۔۔ آج تو لالہ بھی نہیں

ہیں۔۔۔۔۔ کہ کہ ہمارے لیے میلز کو ہٹوا دیں۔۔۔۔۔ اس لیے سمپل جانا زیادہ

"بہتر ہے۔۔۔۔۔"

زنیشہ کو پہلے گزرا ایک شادی کا فنکشن بہت اچھے سے یاد تھا۔۔۔ جس میں

میلز اور فی میلز کا ایک ساتھ انتظام کیا گیا تھا۔۔۔ آٹمیر اپنی فیملی کی خواتین

کا ان کمفر ٹیبل فیل ہونا محسوس کر گیا تھا۔۔۔ اور اُسے خود بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ اپنے گھر کی عورتوں کو یوں غیر مردوں کے درمیان دیکھنا۔۔۔ اُس نے اُن لوگوں سے بات کر کے۔۔۔ دس منٹ کے اندر اندر وہاں کا نقشہ ہی بدلوادیا تھا۔۔۔ ہال کے اندر ہی پارٹیشن کر کے اُسے دو پارٹس میں ڈیوائڈ کر دیا گیا تھا۔۔۔ آٹمیر ہمیشہ اُن کے سر پر مہربان سایہ بن کر رہا تھا۔۔۔ اس لیے اُس کی زرا سی بھی کم بہت محسوس ہوتی تھی۔۔۔

ڈونٹ وری باقی سب تو ساتھ ہی ہے نا۔۔۔ سب ٹھیک کر دیں گے۔۔۔ " مگر تمہارا یہ بنامیک اپ کے پھیکا چہرہ سب کو ضرور کھٹکے گا۔۔۔ زوہان کا تمہارے لیے رشتہ آنے کی وجہ سے آج کل ویسے بھی تم چرچام ہو۔۔۔ سب کی نظریں تم پر ہی ہونگی تو اس لیے مخالفین کو جلانے کے لیے تھوڑی سے محنت تو تم کر ہی سکتی ہو۔۔۔

فریجہ اُس کی ایک نہ سنتی، نجانے کیسے کیسے لاجس دیتی۔۔۔ ہلکا ہلکا ہی سہی مگر میک کے تمام لوازمات اُس کے چہرے پر استعمال کرتی اُسے مزید نکھار

وجہ سے بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"آپی لپسٹک تو زالاٹ کر دیں۔۔۔"

زنہشہ کے ترشیدہ لبوں پر سچی مہرون لپسٹک پر سے نگاہیں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں خود ہی لائٹ ہو جائے گی۔۔۔ ابھی کچھ مت کرنا اس کے "  
"ساتھ۔۔"

فریحہ یہ کہتی زینشہ کے بالوں کی جانب مڑی تھی۔۔۔ اور یہاں ہر بھی اُس کی ایک نہ سنتے، لمبے بالوں کو ہلکا ہلکا کر ل دیتے ماتھے سے اُس خوبصورت سا ڈیزائن بناتی وہ زینشہ کے چہرے کا نقشہ ہی بدل گئی تھی۔۔۔

ماشاء اللہ اب لگ رہی ہو۔۔۔ وہ زینبہ میراں جس ک ملک زوہان جیسا"  
"اکڑ و بندہ دیوانہ ہے۔۔۔۔"

فریحہ مسکراتی نظروں سے اُسے دیکھتے شوخی سے بولی۔۔۔

"آپی۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

زنیشہ اُسے گھورتی چلائی تھی۔۔ اُس کا چہرہ زوہان کی کچھ حرکتیں اور باتیں یاد کرتا شرم سے لال ہوا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔ اوکے مان لیتی ہوں۔۔۔ مگر یہ بات میں نہیں کہتی فیملی"

گو سہس میں یہی کہا جاتا ہے۔۔ کہ ملک زوہان اگر صرف آٹمیر کو نیچا دکھانے کے لیے زنیشہ سے شادی کرنا چاہتا ہوتا تو اب تک کرچکا ہوتا۔۔۔ مگر وہ آٹمیر لالہ سے پوری رضامندی لے کر تمہیں اپنا ناچاہتا ہے۔۔۔ یہ بات اُسی جانب اشارہ کرتی ہے۔۔۔

فریحہ کی بات پر زنیشہ کے ہاتھ لمحہ بھر کو ساکت ہوئے تھے۔۔۔ مگر پھر وہ سر جھٹک گئی تھی۔۔۔



آپی آپ نہیں جانتیں۔۔۔۔۔ ملک زوہان کی سوچ کہاں تک جاتی "  
 ہے۔۔۔۔۔ چھوڑیں اُس شخص کو میں اُس کی بات کر کے اپنا موڈ خراب نہیں  
 "کرنا چاہتی۔۔۔۔۔"

زنیشہ کا غصہ ابھی زوہان پر سے ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ فریحہ اُس کے دو ٹوک  
 انداز پر خاموش ہوتی اُسے ساتھ لیے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

آزمیر، حاعفہ اپنے منیجر اور باقی ٹیم کے ساتھ سیدھا اُسی ہوٹل میں آیا تھا  
 جہاں اُن کی میٹنگ اریج کی گئی تھی۔۔۔۔۔ روم وہ پہلے ہی بک کر چکا تھا اس  
 لیے انہیں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

حاعفہ کا کمرہ آزمیر کے کمرے کے ساتھ والا ہی تھا۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ  
 تھوڑی ریلیکس بھی تھی۔۔۔۔۔ ورنہ ہوٹل کا ماحول دیکھ کر تو اُس کی کیفیت  
 عجیب سی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہاں فی میلز مردوں کی نسبت کم ہی تھیں۔۔۔۔۔ اور

جو تھیں اُن کے لباس دیکھ کر حاعفہ نے اپنی سیاہ شال کو اپنے گرد مزید لپیٹ لیا تھا۔۔۔

مردوں جیسے لباس پہنے عورتیں بلا وجہ اُن کے ساتھ چپکتیں، حاعفہ کا دل خراب کر گئی تھیں۔۔۔ اُسے اُن عورتوں پر افسوس ہوا تھا۔۔۔ جو اُس کے جیسی مجبور نہیں تھیں۔۔۔ اُن کی زندگی کی چوائس اُن کے پاس تھی۔۔۔ پھر بھی وہ اپنے ہاتھوں اپنی نسوانیت ضائع کر رہی تھیں۔۔۔ کاش وہ اس کی قیمت سمجھ پاتیں۔۔۔ کہ کیسے حاعفہ جیسی لڑکیاں اسی عزت کے لیے تڑپتی تھیں۔۔۔ جسے ماڈر نزم کے نام پر لڑکیاں اپنے ہاتھوں سے پامال کر دیتی تھیں۔۔۔

حاعفہ جیسی لڑکی وہاں کوئی نہیں تھی۔۔۔ اول تو دوپٹہ کسی کے پاس نام کو بھی نہیں تھا۔۔۔ جن کے پاس اگر غلطی سے تھا بھی تو اُس کو گلے میں یا بازو پر فیشن کی طرح لٹکایا گیا تھا۔۔۔

کچھ لوگ حاعفہ کے حلیے کی وجہ سے اُس کو عجیب عجیب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ حاعفہ کو حیرت ہوئی تھی آثمیر پر۔۔۔ اُسے حاعفہ کے اِس حلیے پر غصہ کیوں نہیں آرہا تھا۔۔۔ کیا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کی سیکرٹری بھی ماڈرن بن کر اُس کے ساتھ چلے؟

حاعفہ یہی سوچتی۔۔۔ آثمیر کا باقی لوگوں سے موازنہ کرتی اپنے دھیان میں ہی آثمیر کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔ اچانک آثمیر رک کر پیچھے پلٹ تھا۔۔۔ جب اُس کے عین پیچھے چلتی حاعفہ اپنے ہی خیالوں میں الجھی سیدھی آثمیر کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

اِس اچانک رونما ہوئی افتاد پر حاعفہ بوکھلا کر فوراً پیچھے ہٹی تھی۔۔۔ اُس کی پیشانی آثمیر کے کندھے سے بہت زور سے ٹکرائی تھی۔۔۔ اور اُس جگہ سے لال ہوتی درد کرنے لگی تھی۔۔۔

"آریو اوکے۔۔۔"

آزمیر نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔۔ اُس کی لال گلابی ہوتی پیشانی ایک نظر دیکھ وہ نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔۔

"یس سر۔۔۔"

حاعفہ اپنی لاپرواہی پر خود کو کوستی ہولے سے جواب دے گئی تھی۔۔۔

جہاز میں بیٹھے جو حرکتیں وہ کر چکی تھی۔۔۔ ابھی انہیں کی شرمندگی ختم نہیں ہوئی تھی کہ اب یہ نئے بلند سرزد ہونے لگے تھے اُس سے۔۔۔

وہ نوٹ کر رہی تھی۔۔۔ کہ جہاز والے مومنٹ کے بعد سے آزمیر کافی سنجیدہ سا تھا۔۔۔ اور اُسے مسلسل انور کر رہا تھا۔۔۔ جو حاعفہ کے لیے شرمندگی کے ساتھ خوف کا بھی باعث تھا۔۔۔

"آئم سوری سر۔۔۔"

حاعفہ نجانے کس احساس کے زیر اثر آزمیر کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"سوری فارواٹ۔۔۔"



آثمیر نے بھنویں اٹھاتے سوالیہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔  
 میں جانتی ہوں۔۔۔ میری وجہ سے آپ کو یہاں شرمندگی محسوس ہو رہی ہے "  
 "ہوگی۔۔۔ سر آپ اگر کہیں تو میں اپنا حلیہ چینیج۔۔۔۔۔  
 حاعفہ کی بات ابھی منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔ جب آثمیر اُسے لال  
 آنکھوں سے گھورتا قریب ہوا تھا۔۔۔۔  
 واٹ ریش۔۔۔۔۔ مس حاعفہ آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ آپ کا "  
 یہ شمال اوڑھنا، خود کو ڈھانپ کر رکھنا میرے لیے شرمندگی کا باعث  
 ہو گا۔۔۔ کیا آپ ہیں ہی اتنی بے وقوف یا میرے سامنے بن جاتی  
 ہیں۔۔۔۔  
 آثمیر اُس پر سہی کر کے تپا تھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ مزید بھی کچھ کہتا جب مینجر اُسے  
 میٹنگ شروع ہونے کا انفارم کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔  
 آثمیر خوف سے زرد پڑتی حاعفہ پر سخت نظر ڈالتا وہاں سے پلٹ گیا  
 ہے۔۔۔۔۔

سرد مہری کی بھی حد ہوتی ہے۔۔۔۔ انسان اس بات کا جواب نارمل انداز میں بھی دے سکتا ہے۔۔۔ مگر نہیں سنائے بغیر گزارا کیسے ہو سکتا اس مغرور اور اکڑو باس کا۔۔۔ مجھے تو لگتا یہ اپنی فیملی کے ساتھ بھی ایسے ہی ہوتے ہونگے۔۔۔ ہر وقت آرڈر دینے کے موڈ میں۔۔۔ اور زرا سی غلطی پر "حھرٹ کنے کے موڈ میں۔۔۔۔۔ بچاری ان کی بیوی کیا۔۔۔۔۔"

حائفہ کی زبان کو اچانک بریک لگی تھی۔۔۔ آخری جملہ ادا کرتے اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔۔

آزمیر کے جانے کے بعد وہ وہیں سائیڈ پر پڑی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ وہ بھول چکی تھی کہ اُسے بھی اندر میٹنگ میں جانا ہے۔۔۔۔

"آزمیر میرا ان کی وائف۔۔۔۔۔ خوش نصیب ترین لڑکی ہو گی۔۔۔۔۔"

آنکھوں میں نمکین پانی بھرے وہ ہونٹوں پر مبہم مسکراہٹ لیے گویا ہوئی تھی۔۔۔۔ اس بات سے انجان کہ وہ کسی کی نگاہوں کی حصار میں ہے۔۔۔۔

"اوہ شٹ مجھے بھی تو میٹنگ میں جانا تھا۔۔۔۔۔"

حاعفہ کو اچانک خیال آیا تھا۔۔۔ پہلے وہ اپنی روئی صورت درست کرنے  
واش روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

اس بات سے انجان کے اُس پر نظر رکھا شخص بھی لیڈیز واش روم میں اُس  
کے پیچھے داخل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ اپنا چہرہ صاف کرتے جیسے ہی پلٹی دروازے کے قریب کھڑے شخص  
کو دیکھ اُس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

ماورا بیلا اور باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ کیمپنگ کے لیے نکل چکی تھی۔۔۔ اُن  
کے ساتھ دو پروفیسرز بھی تھے۔۔۔ وہ سب ایک ہی بس میں جا رہے  
تھے۔۔۔۔۔

سب گروپ لیڈرز اپنے اپنے گروپ کے ساتھ تھے۔۔۔ جبکہ اُن کالیڈر ہی  
سرے سے غائب تھا۔۔۔۔۔

سر نے اور اُس کے اپنے دوستوں نے اُس کو بہت کالز کی تھیں مگر اُس کا فون  
 مسلسل آف جا رہا تھا۔۔۔ کافی دیر انتظار کے بعد وہ لوگ نکل آئے  
 تھے۔۔۔ لیکن پورا راستہ منہاج کو ہی ڈسکس کیا گیا تھا۔۔۔  
 ماورا اُس انسان کا اب نام بھی نہیں سننا چاہتی تھی۔۔۔ بیلا کے ایک دوبار  
 کہنے پر اُس نے بیلا کو بُری طرح جھڑک دیا تھا۔۔۔  
 جس کے بعد اب بیلا بھی خاموش ہی تھی۔۔۔  
 سوات میں داخل ہوتے وہاں کی خوبصورتی نے ماورا کی بوجھل طبیعت کو  
 تازگی سی بخش دی تھی۔۔۔  
 وہ لوگ سوات کے ایک بہت ہی خوبصورت مگر پسماندہ گاؤں میں داخل  
 ہوئے تھے۔۔۔ جہاں ہوٹل کا کسی قسم کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں  
 اپنے ساتھ لائے گئے کیمپس میں ہی رہنا تھا۔۔۔  
 وہاں بہت زیادہ ٹھنڈ تھی۔۔۔ ہر طرف دھند ہی دھند چھائی محسوس  
 ہو رہی تھی۔۔۔



"بیلا مجھے وہ جھیل دیکھنی ہے۔۔۔ آؤ اُس طرف چلتے ہیں۔۔۔"

ماورا پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ اُس سائیڈ پر نہیں جانا۔۔۔ سر نے سختی سے منع کیا۔"

بیلا اُسے منع کرتی کسی کی پکار پر دوسری جانب بھاگ گئی تھی۔۔۔

یہ تو ہے ہی ڈر پوک۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ میں سنبھل کر جاؤں گی " "نہیں ہوتی سلپ۔۔۔۔۔"

ماورادور جاتی بیلا کو گھور کر دیکھتی جھیل کے اونچے نیچے راستے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ ڈھلوانی سطح پر پتھر رکھ کر چلنے کے لیے تھوڑی سی روکاؤٹیں بنائی گئی تھیں۔۔۔۔۔

ماوراک کی نظریں جھیل کے پانی سے ہوتیں۔۔۔ کناروں پر پڑے رنگ برنگے پتھروں پر ٹک گئی تھیں۔۔۔ اُس کے لیے یہ سب بہت نیا اور انتہائی دلفریب تھا۔۔۔۔۔ دور سے چمکتے پتھروں کو جگمگاتی آنکھوں سے دیکھتے اُس کی نظر راستے سے ہٹی تھی۔۔۔ جس کے نتیجے میں وہ سامنے پڑے پتھر کی ٹھوکر کی وجہ سے اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔۔۔

ماوراکے منہ سے خوف اور حواس باختگی کے عالم میں چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اُس اونچائی سے سیدھی جھیل میں جا گرتی جب کسی مہربان گرفت نے  
اُس کی تخیل بستہ کلائی اپنی گرفت میں لیتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔ ماورا  
کسی ٹوٹی شاخ کی طرح اپنے اُس مسیحا کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔۔۔ ماورا کا  
پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔ موت کو اتنے قریب سے دیکھنے کے  
خوف سے اُس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔  
جب منہاج درانی نے اپنی مضبوط بائیں پھیلاتے اُس کے کپکپاتے نازک  
سراپے کو پوری طرح اپنی آغوش میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔  
@ @ @ @ @ @ @ @

میران پیلس کے تمام لوگ مہندی کے بڑے سے پنڈال میں داخل ہوئے  
تھے۔۔۔ زینیشہ کی توقع کے عین مطابق میل اور فی میلز کا کمبائن فنکشن  
رکھا گیا تھا۔۔۔ جو دیکھ کر ہی زینیشہ کو کوفت محسوس ہوئی تھی۔۔۔ گاڑی  
میں آنے کے باوجود وہ گھر سے شال کر کے آئی تھی۔۔۔۔۔ اور اب یہاں  
اُس کے شال کو خود سے جدا کرنے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔۔۔۔۔

باقی سب اپنے دوپٹوں کو ہی ہلکا سا سر پر لیتی کمر ٹیبل ہو چکی تھیں۔۔۔

"زنیشہ میلز ایک طرف ہی ہیں تم اُتار دو شال۔۔۔۔"

فجر نے زنیشہ کو اُسی طرح شال لپیٹے دیکھ ٹوکا تھا۔۔۔

"مگر ہیں تو سامنے نا۔۔ میں نہیں اُتاروں گی۔۔۔۔"

زنیشہ سب کزنز کی گھوریوں کے باوجود ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔۔

شمسہ بیگم اپنی کی احتیاط پردھیمے سے مسکرا دی تھیں۔۔۔ زنیشہ خود بھی اپنے

پردے کا بہت خیال رکھتی تھی۔۔۔۔ مگر اس وقت یہاں اُس کی متلاشی

نظریں کسی اور کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔۔ فائزہ کی جس سے شادی ہو رہی

تھی وہ زوہان کا بہت اچھا دوست تھا۔۔۔ یہاں زوہان کا پایا جانا سو فیصد

متوقع تھا۔۔۔ اور اگر وہ زنیشہ کو اتنے مردوں کے بیچ بنا دوپٹے کے دیکھ لیتا تو

زنیشہ کی خیر نہیں تھی۔۔۔ آثمیر اور زوہان میں سب سے بڑی بات جو

کامن تھی وہ تھی زنیشہ کے حوالے سے پوزیشنیں۔۔۔۔

"آپی آپ کو فائزہ آپی اُدھر برائیڈل روم میں بلا رہی ہیں۔۔۔۔"



فائزہ کی چھوٹی بہن اُسے بلانے آئی تھی۔۔۔۔

جس پر ناچاہتے ہوئے بھی زینشہ اُس کے ساتھ چل پڑی تھی۔۔۔ وہ آج کے دن فائزہ کی کسی بات کا انکار نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"ایک منٹ آپ۔۔۔۔ زوہان بھائی آگئے میں زرا اُن سے مل لوں۔۔۔۔"

کرن زینشہ کو آدھے راستے میں ہی چھوڑتی زوہان کو ہال میں دلہا بنے کاشف کے ساتھ انٹر ہوتا دیکھ اُس جانب بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

زینشہ نے بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جہاں وہ سیاہ قمیض شلوار پر سیاہ کوٹ پہنے، بالوں کو اپنے مخصوص سٹائل میں جیل لگا کر سیٹ کیے، ہونٹوں پر دل پر قابض ہونے والی دلفریب مسکراہٹ سجائے وہ دور کھڑا زینشہ کا دل بُری طرح دھڑکا گیا تھا۔۔۔۔

وہ کرن کے ساتھ اُس کی جانب ہی بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

زینشہ اتنی تیاری کے ساتھ زوہان کے سامنے جانے کا سوچ کر پزل ہوئی تھی۔۔۔ اُس نے اُس لمحے کو کو ساتھ جب اُس نے فریج کو اپنے فیس پر یہ

سب تھوپنے دیا تھا۔۔۔ زوہان کی نظر ابھی تک اُس پر نہیں پڑی تھی۔۔۔ زینشہ نے جلدی سے اپنے ماتھے پر لٹکتی بندیاں کوشال کے نیچے چھپایا تھا۔۔۔ اُس کا دل کر رہا تھا اپنے فیس پر نقاب چڑھالے یا یہاں سے غائب ہو جائے۔۔۔

"زینشہ آپ آئی آئم سوری۔۔۔"

کرن کو اچانک زینشہ کا خیال آیا تو وہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ اِس نام کی پکار پر کاشف سے بات کرتے زوہان نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جب زینشہ پر نظر پڑتے ہی اُس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔ وہ یک ٹک اُس کا حسین رُوپ دیکھے گیا تھا۔۔۔ زوہان کا یہ رد عمل زینشہ نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا تھا۔۔۔ اُس کی گہری نظروں کی تپیش پر زینشہ کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔

زوہان کو تو کبھی کسی کی پرواہ رہی نہیں تھی۔۔۔ مگر اس وقت وہاں ہال میں اُن کے خاندان کے تقریباً سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔ جن کی نظریں پہلے سے ہی زوہان پر فکس تھیں۔۔۔ زوہان خاندان کے کسی فنکشن میں نہیں آتا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ سب سے الگ رہنا ہی پسند کرتا تھا۔۔۔ مگر کاشف سے اُس کی دوستی بہت پرانی تھی۔۔۔ کاشف اُس کے بہت زیادہ کلوز تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اُسے انکار نہیں کر پایا تھا۔۔۔ اور اپنی زندگی کے سب سے ناپسندیدہ لوگوں کے درمیان موجود تھا اس وقت۔۔۔۔۔

مگر ایک انسان کو دیکھ ملک زوہان اپنے احساسات پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔ جس ہستی کی اپنی لائف میں موجود اہم مقام کو وہ شروع سے جھٹلاتا آ رہا تھا۔۔۔ ہمیشہ اُسی کے سامنے جا کر ہی وہ بے خود ہوتا تھا۔۔۔۔۔

"چلیں۔۔۔۔"

زنیشہ کرن کو اشارہ کرتی وہاں سے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ زوہان کی نظروں نے دور تک زنیشہ کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

جوبات وہاں موجود میران خاندان کے افراد کے ساتھ ساتھ باقی سب نے  
بھی بہت گہرائی سے نوٹ کی تھی۔۔۔

"زوہان وہ چلی گئی ہیں۔۔۔۔"

کاشف اُسکی جانب دیکھتے شرارتی لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔  
"تم مجھے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔"

زوہان نے اُسے گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

صرف میں نہیں سارا میران خاندان دیکھ رہا ہے کہ کیسے ملک زوہان  
"آزمیر میران کی لاڈلی بہن کو گھور رہا ہے۔۔۔۔"

کاشف کی بات پر زوہان کے چہرے پر مسکراہٹ کا زرا سا تاثر نمایاں ہوا  
تھا۔۔۔۔ زینیشہ کی ایک جھلک اُس کے خراب موڈ پر بہت خوشگوار اثر چھوڑ گئی  
تھی۔۔۔۔

بہت جلد میران خاندان دیکھتا رہ جائے گا۔۔۔۔ اور میں ان کی لاڈلی کو ان  
"کے بیچ سے لے جاؤں گا۔۔۔۔"



زوہان زیر لب بڑبڑاتا کاشف کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔ اُسے زینشہ کا  
یوں خود کو ڈھانپ کر رکھنا بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔ اُس کا دل ایک بار پھر زینشہ  
کو دیکھنے کا خواہشمند ہوا تھا۔۔۔ لیکن اب وہ وہاں کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔

@@@@@@

ماورا پانی میں ڈوب جانے کے خوف سے اتنی سہم چکی تھی۔۔۔ کہ کتنے ہی  
پل وہ اُس اپنائیت بھرے حصار سے لگی کھڑی رہی تھی۔۔۔

جب کچھ لمحوں بعد مقابل کی گرم سانسیں اپنی پیشانی پر محسوس کرتے ماورا  
نے جھٹکے سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر منہاج درانی اس بات کے لیے ابھی  
تیار نہیں تھا۔۔۔

اُس نے ماورا کے خوف سے کانپتے نازک وجود کو پوری طرح اپنے حصار میں  
قید کر رکھا تھا۔۔۔

ماورا حواس بحال ہوتے ہی سمجھ چکی تھی کہ یہ دلفریب خوشبو اور استحقاق  
بھرا انداز کس کا ہو سکتا ہے۔۔۔

جب رہی سہی کسر پیشانی پر محسوس ہوتے منہاج کے ہونٹوں کے لمس نے  
پوری کر دی تھی۔۔۔

اس دھکتے لمس نے ماورا کو جی جان سے لرزا کر رکھ دیا تھا۔۔۔ منہاج کی یہ  
نرم گرم قربت اُس پر سکون بخشتا ایک سحر طاری کرنے لگی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

ماور اس شخص کے فریب میں دوبارہ نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے  
اچانک ہوش میں آتے ماور انے اُس کا حصار توڑ کر دور ہونا چاہا تھا۔۔۔

"اب ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔"

منہاج درانی تو آج اُسے الگ ہی زون میں لگا تھا۔۔۔

اُس کی خمار آلود آواز اور کانوں کی لوح پر محسوس ہوتے ہونٹ کے لمس پر  
ماور اکا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں جھیل کے سائیڈ پر قدرے نچلے حصے میں کھڑے تھے۔۔۔ جہاں وہ باقی سٹوڈنٹس کی نگاہوں سے بالکل او جھل تھا۔۔۔ اور اس بات کا منہاج درانی خوب فائدہ بھی اٹھا رہا تھا۔۔۔

تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔۔ میرے وجود کو کھلونا سمجھ رکھا ہے تم" نے۔۔۔ جب دل چاہے گا قریب آؤ گے۔۔۔ اپنی تسکین حاصل کرو گے۔۔۔ اور پھر کوئی نئی تہمت لگا کر دھتکار کر چلے جاؤ گے۔۔۔ میں نے "تمہیں کہا تھا میرے قریب مت آنا۔۔۔

ماوراکو اُس کا یہ استحقاق بھر انداز آگ لگا گیا تھا۔۔۔

یہ انسان اُس کی سوچ سے زیادہ ڈھیٹ اور خود سر تھا۔۔۔



واٹ ر بش۔۔۔۔ یہ کیا بولی جا رہی ہو تم۔۔۔ پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔ میں " نے کب یوز کیا تمہیں۔۔۔ نکاح ہونے کے باوجود اپنا حق استعمال نہیں کیا۔۔۔ اور تمہارے منہ میں جو آ رہا ہے۔۔۔ وہ اوٹ پٹانگ بولی جا رہی " ہو۔۔۔۔

منہاج اُس کا چہرہ اپنے مقابل کرتے حیرانگی بھرے مگر زرا سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جبکہ ماورا اپنے کچھ زیادہ اُلٹا بول جانے پر شرمندگی سے لال ہوئی تھی۔۔۔

"تو کیوں آتے ہو میرے قریب۔۔۔ دور رہو مجھ سے۔۔۔"

ماورا اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جما کر اُسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔

جس کے رد عمل کے طور پر منہاج اُس کی کمر میں بازو جمائل کرتا اُسے مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔

"اپنی بیوی کے قریب نہیں جاؤں گا تو اور کس کے جاؤں گا۔۔۔"

منہاج اُس کی لال پڑتی رنگت دیکھ شوخی سے بولا تھا۔۔۔

ماورا کو اُس کے جارحانہ لمس پر کرنٹ سا چھو گیا تھا۔۔۔

چھوڑ مجھے ورنہ میں چیخ چیخ کر سب کو یہاں اکٹھا کر لوں گی۔۔۔ دنیا والوں "

"کی نظروں میں میں تمہاری بیوی نہیں ہوں۔۔۔"

ماوراپنی کمر سے اُس کا بازو ہٹانے کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔

او کے چلاؤ۔۔۔۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ چلاتے ہوئے تم کتنی حسین " " لگو گی۔۔۔ اور مجھے کتنی محبت سے تمہیں چپ کروانا پڑے گا۔۔۔

منہاج کو اُس سے چھیڑنے میں مزا آنے لگا تھا۔۔۔ اُس کے پھولے گال پر ہولے سے دانت گاڑتے وہ ماورا کو غصے اور خفت سے لال کر گیا تھا۔۔۔

سب لوگوں کے سامنے بہت اچھا میج بنا رکھا ہے نا تم نے۔۔۔ اب دیکھو " تمہاری اصلیت کیسے میں سب کے سامنے لاتی ہوں۔۔۔

ماورا اُس کی بڑھتی جسارتوں پر لال پیلی ہوتی بولی بولی تھی۔۔۔

ماورائے چلانے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔۔۔ جب منہاج اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتا اُس کی سانسیں اپنی سانسوں میں الجھا گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@

حاعفہ لیڈیز واش روم میں کسی مرد کو کھڑا دیکھ خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔  
اس وقت واش روم میں اُس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔

"تتم کون ہو؟؟؟ یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟"

اُس شخص کے دیکھنے کے انداز پر حاعفہ کو اپنے گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"تمہارا عاشق۔۔۔۔"

.... وہ شخص خباثت سے مسکراتا اُس کی جانب بڑھا تھا

"دیکھو۔۔۔ وہیں رک جاؤ۔۔۔ میرے قریب مت آنا۔۔۔"



حاعفہ نے لرزتی لہجے میں اُسے وارن کرنا چاہا تھا۔۔۔ اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی آثمیر کو مدد کے لیے یہاں سے کیسے پکارے۔۔۔

ملک آثمیر میران سے بہت حساب نکلتے ہیں میرے۔۔۔ ہر بار اُس نے "بھری محفل مجھے بے عزت کیا ہے۔۔۔ آج اُس کی سیکرٹری کی صورت اُس کے سارے حساب کلیئر ہو جائیں گے۔۔۔ ویسے آثمیر میران نے اتنی حسین سیکرٹری رکھی ہوئی ہے۔۔۔ یقین نہیں آرہا۔۔۔ لگتا ہے وہ بھی "ہمارے جیسے شغل پالنے لگا ہے۔۔۔۔۔

وہ شخص حاعفہ کے قریب آتا ہوس بھری نظروں سے اُس کے چادر میں ڈھکے ہوئے سراپے کو گھورنے لگا تھا۔۔۔

حاعفہ کو اس وقت شدت سے رونا آیا تھا۔۔۔ وہ جو کوٹھے کی غلاظت سے آج تک اپنی عزت محفوظ رکھتی آئی تھی۔۔۔ اس وقت اُسے بچانا مشکل لگا تھا۔۔۔

اُس نے شدت سے اپنے پروردگار کو پکارتے مد مانگی تھی۔۔۔ جو ہمیشہ اُسے  
ایسی سچویشن سے بچاتا آیا تھا۔۔۔۔  
"دور رہو مجھ سے۔۔۔۔"

حاعفہ نے اُسے اپنے قریب آتا دیکھ دو ردھکلتے وہاں سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔۔  
جب وہ شخص اُسے بازو سے پکڑتا اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔۔ حاعفہ اُس سے  
اپنا بازو چھڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اُس سے مقابلہ کر پانا  
بہت مشکل تھا۔۔۔۔

حاعفہ نے اللہ سے مد مانگتے آڑ میر کو پکارا تھا۔۔۔۔ مگر تب تک اُس شخص کا  
ہاتھ حاعفہ کی چادر تک پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

جب اُسی لمحے حاعفہ کے کانوں میں دروازے پر ہوتی آہٹ سنائی دی  
تھی۔۔۔

@@@@@@

میٹنگ روم میں سب لوگوں کے آتے میٹنگ سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔ سب لوگ باری باری پراجیکٹ کے حوالے سے اپنی پریزنٹیشن دے رہے تھے۔۔۔ آثمیر بھی بڑے افیکٹ وے میں اپنی پریزنٹیشن دیتا واپس کرسی پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

اُس کا دھیان بار بار حاعفہ کی جانب جارہا تھا۔۔۔ جو ابھی تک میٹنگ روم میں نہیں آئی تھی۔۔۔ اُس نے کام کے حوالے سے اتنی لاپرواہی کبھی نہیں برتی تھی۔۔۔ اور آج تو کام بھی اتنا امپورٹنٹ تھا۔۔۔ آثمیر کے دل کو عجیب سی بے چینی نے آن گھیرا تھا۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ اتنی امپورٹنٹ میٹنگ، جس سے اُس کی کمپنی کو کروڑوں کا فائدہ پہنچ سکتا تھا۔۔۔ اُس میں وہ چاہنے کے باوجود اپنا دھیان حاعفہ سے نہیں ہٹا پارہا تھا۔۔۔

فیصل میں ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔۔ یہاں سب سنبھال "لینا۔۔۔"





آزمیر کو اب تشویش ہونے لگی تھی۔۔۔ اُس نے اُسی لمحے ہوٹل کے منیجر کو بلواتے اگلے پانچ منٹ کے اندر حائفہ کو ڈھونڈنے کا آرڈر دیا تھا۔۔۔۔۔  
 سرپلیز کول ڈاؤن۔۔۔۔ ہم ڈھونڈ لیں گے اُنہیں۔۔۔۔ شی ول بی "  
 "فائن۔۔۔۔"

منیجر نے آزمیر کا جاہ و جلال بھرا روپ دیکھتے اپنے پورے عملے کو متحرک کیا تھا۔۔۔۔ آزمیر کی بے چینی لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔  
 "سر لیڈیز واش روم اندر سے لاک ہے۔۔۔۔۔"  
 ویٹرس کی دور سے آتی آواز پر آزمیر فوراً اُس طرف دوڑا تھا۔۔۔۔۔  
 "ڈوپلیکیٹ کیز کہاں ہیں؟؟؟"

دروازے کے قریب پہنچتا وہ اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔۔ یہ ہوٹل کا سب سے لاسٹ پورشن تھا۔۔۔۔ جہاں لوگوں کا آنا جانا کم ہی ہوتا تھا۔۔۔۔۔  
 ویٹر کو کیز لے جانے کے لیے بھاگتا دیکھ آزمیر دروازے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔ اُس کے پاس انتظار کرنے کا ٹائم نہیں تھا۔۔۔۔ پوری شدت سے

دروازے پر ضربیں لگاتے وہ اُس کے لاک کو توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ منیجر کے اشارے پر پاس کھڑے ویٹرز بھی آثمیر کی مدد کے لیے آگے بڑھے تھے۔۔۔ جب اگلے ہی لمحے دروازے کا لاک ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ

کھلتا چلا گیا تھا۔۔

@@@@@@

فائزہ کی ضد تھی کہ زینیشہ اُس کے ساتھ باقی کزنز کے ساتھ سیٹج تک اُسے چھوڑنے آئے۔۔۔ مگر زینیشہ اتنے لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بننے کو کسی صورت تیار نہیں تھی۔۔۔ اور ملک زوہان کی موجودگی تو الگ ہی اُس کا خون خشک کیے دے رہی تھی۔۔۔

اُسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا کہ آخر اتنا تیار ہونے اور یہ ہیوی ڈریس پہننے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔ سمیل بن کر آنے میں آخر کیا گناہ تھا۔۔۔  
لیکن اب وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اور نہ فائزہ اور باقی اُسے میک اپ صاف کرنے دے رہی تھیں۔۔۔

"زوہان لالہ تمہیں کھا نہیں جائیں گے جو اتنا کانپ رہی ہو۔۔۔۔"

فائزہ اُسے بار بار اپنی شال درست کرتا دیکھ چھیڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جتنا اچھا تم لوگ اُسے سمجھتی ہو۔۔۔ اتنا اچھا وہ اکڑوا انسان ہے"

"نہیں۔۔۔۔"

زنیشہ اپنی ہی روانی میں فائزہ کو اُسکے مطلب کا جواب دے گئی تھی۔۔۔۔

"مطلب واقعی تمہارا یہ گھبراہٹنا اثر مانا زوہان لالہ کے لیے ہی ہے۔۔۔۔"

فائزہ فوراً اُس کی جانب مڑتی ایکسائیٹڈ ہوئی تھی۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے۔۔۔ تم آج اپنی مہندی والے دن بھی میرے ہاتھوں مار " کھانے والی ہو۔۔۔ میرا اُس انسان سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔۔ اور نہ ہی مجھے اُس سے کوئی فرق پڑتا ہے۔۔

زنیشہ فائزہ کو گھوری سے نوازتے وارن کر گئی تھی۔۔۔ "چلو دیکھ لیں گے۔۔۔ اپنی اس بات میں کتنی غلط ہو تم۔۔۔۔" فائزہ اُسے چھیڑنے سے باز نہیں آئی تھی۔۔۔۔ کاشف اور فائزہ کا نکاح پہلے ہو چکا تھا۔۔۔ اس لیے اب اُنہیں ایک ساتھ بیٹھا کر مہندی کا فنکشن کیا جانا تھا۔۔۔

فائزہ کے بے حد اصرار پر زنیشہ اُس کے ساتھ دوپٹے کی چھاؤں میں چلتی برائیڈل روم سے نکل کر سیڑھیاں اُترتی ہال میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ ہال کی انٹرنس پر کھڑے ہو کر زنیشہ کی نظر سیٹج پر کاشف کے ساتھ بیٹھے زوہان پر پڑی تھی۔۔۔ وہ بھی اب اُس کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔ اور کافی گہری نگاہوں سے اُسے گھور بھی رہا تھا۔۔۔



" میں آگے تمہارے ساتھ نہیں آسکتی۔۔۔۔ "

زنیشہ فائزہ کے کان میں آہستہ سے بولی تھی۔۔

ہاں جی وہ تو مجھے بھی لگ رہا ہے۔۔۔ جو تمہاری حالت ہے ابھی تھوڑا آگے " چل کر تو تم نے بے ہوش ہی ہو جانا ہے۔۔۔ میرے بجائے سب کو تمہیں "سنجھالنا پڑے گا۔۔۔"

فائزہ اُس کی رگ رگ سے واقف تھی۔۔۔ اُس کی کیفیت اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔

فائزہ کے ساتھ جو لڑکی ہے یہ زنیشہ ہی ہے نا۔۔۔ آڑ میرا میرا کی " بہن۔۔۔ یہ تو میری سوچ سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔ بہت "تعریفیں سن رکھی ہیں اس حسنیہ کی، آج دیکھنے کا اتفاق بھی ہو گیا۔۔۔ سٹیج پر بیٹھے کاشف کے ایک کزن فاخر نے زنیشہ کی جانب پسندیدگی بھری نظروں سے دیکھتے کاشف سے پوچھا تھا۔۔۔

زنیشہ نے اپنے آپ کو پوری طرح شال میں چھپا رکھا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی اُس کا سجا سجا یاد و آتشہ حُسن چھپائے نہیں چھپ رہا تھا۔۔۔

فاخر کی بات زوہان کے کانوں میں پڑتی اُسے آگ لگ گئی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ بنا کسی کا لحاظ کرتا فاخر کا حشر بگاڑ دیتا کاشف نے جلدی سے زوہان کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے کول رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

"زوہان پلیز۔۔۔۔۔"

کاشف التجائی لہجہ میں بولا تھا۔۔۔

مگر وہ زوہان ہی کیا جو کسی کی سن لے۔۔۔ وہ بھی زنیشہ کے حوالے سے کی جانے والی کوئی بات۔۔۔

زوہان اپنی جگہ سے اٹھتا فاخر کا گریبان دبوچ چکا تھا۔۔۔

وہ لڑکی میری ہونے والی بیوی ہے۔۔۔ اگر آئندہ اُس کی جانب ان غلیظ

"نگاہوں سے دیکھا تو دوبارہ کچھ دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔"

زوہان فاخر کو منہ پر ایک زوردار تیج رسید کر کے واپس صوفے پر پھینکتا سیٹج سے اتر گیا تھا۔۔۔ ہال میں موجود زیادہ لوگ دلہن کی جانب متوجہ تھے۔۔۔ لیکن کچھ نے سیٹج پر پیش آیا یہ منظر بھی دیکھا تھا۔۔۔ کاشف بھی فوراً زوہان کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔

زوہان پلیز کول ڈاؤن میں اُسے سمجھا دوں گا۔۔۔ آئندہ وہ ایسی کوئی بات " نہیں کرے گا۔۔۔"

کاشف زوہان کو بازو سے پکڑ کر روکنے کی کوشش کرتے بولا تھا۔۔۔ وہ دونوں سائیڈ پر تھے، اس وقت کوئی اُن کی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔۔

"یہ کیسے گھٹیا لوگوں کو گھر کی عورتوں کے بیچ بلار کھا ہے تم نے۔۔۔۔۔"

زوہان اس وقت جتنے غصے میں تھا کوئی بعید نہیں تھی۔۔۔ کہ وہ کاشف کو بھی ایک تیج رسید کر دے۔۔۔

"زنیشہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟"

زوہان نے سیٹج کی طرف جاتی فائزہ کے ساتھ زنیثہ کو تلاشنہ چاہا تھا۔۔۔ مگر زنیثہ اب اُس کے ساتھ نہیں تھی۔۔۔

اُس نے بے چینی سے ہال کے چاروں اطراف نظریں دوڑائی تھیں۔۔۔ جب اُسے وہ ایک کونے میں کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔۔۔  
زوہان تیز قدم اٹھاتا مشتعل سا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

ابھی ان موصوف کا کہنا ہے کہ انہیں زنیثہ سے محبت نہیں ہے۔۔۔ محبت " نہیں ہے تو یہ حال ہے اگر محبت ہو گئی تو نجانے کیا ہو گا۔۔۔۔۔  
کاشف مسکراتا ہوا سیٹج کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

زنیثہ کو سب کی نگاہوں کا مرکز بننے کی وجہ سے کوفت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اس لیے وہ ایک کونے میں قدرے الگ تھلگ جگہ پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ جب اچانک اُسے زوہان اپنی جانب آتا دیکھائی دیا تھا۔۔۔۔۔



زنیشہ کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ اُس نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا تھا مگر  
 اِس جلاد سے بچانے کے لیے اِس وقت اُس پاس کوئی موجود نہیں تھا۔۔۔  
 زوہان کے بگڑے تیور زنیشہ کی سانسیں روک گئے تھے۔۔۔  
 "آآآآآآآآآآ"

اُس کے قریب پہنچنے پر زنیشہ ابھی اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔ جب زوہان  
 اُسے بنا کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر اُس کی کلائی انتہائی نرمی مگر مضبوطی سے  
 تھامتا اُسے لیے ہال سے نکلتا برائیڈل روم کی جانب جاتی سیڑھیاں چڑھنے  
 لگا تھا۔۔

زنیشہ بنا کوئی مزاحمت کیے بے جان گڑیا کی طرح اُس کے ساتھ کھینچتی چلی  
 گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

سامنے کا منظر دیکھ آٹمیر کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔ اُس کا روایتی بز نس  
 حریف جمال قریشی حاعفہ کی چادر کھینچتا اُسے زبردستی اپنے قریب کرنے کی  
 کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔ حاعفہ کے سر اور کندھوں سے شال ڈھلک چکی  
 تھی۔۔۔ جسے دیکھ آٹمیر کا دماغ بالکل الٹ گیا تھا۔۔۔۔  
 جمال قریشی آٹمیر اور ہوٹل کے عملے کو اتنی جلدی وہاں پہنچتا دیکھ ہکا بکارہ گیا  
 تھا۔۔۔۔

"کمینے۔۔۔۔ میں چھوڑوں گا نہیں تمہیں۔۔۔۔"

آٹمیر کی کنپٹی کی رگیں باہر کو ابھر آئی تھیں۔۔۔۔

وہ جمال قریشی کو گریبان سے پکڑتا اُسے بُری طرح پیٹنے لگا تھا۔۔۔ اُس کے  
 بالوں کی گدی سے پکڑتے آٹمیر نے اُس کا سر سائیڈ پر بنے واش بیسن پر  
 دے مارا تھا۔۔۔۔ جس کے بعد اُس نے یہ عمل روکا نہیں تھا۔۔۔ جمال  
 قریشی کوشش کے باوجود اُس پھرے شیر کی گرفت سے خود کو آزاد نہیں  
 کروا پایا تھا۔۔۔۔

حائفہ ایک کونے میں ساکت سی کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اُس نے ایک بار ہی تو پکارا تھا اس شخص کو۔۔۔ اور وہ فرشتہ بن کر اُسکی مدد کو پہنچ چکا تھا۔۔۔

آزمیر کے جنونی عمل پر جمال قریشی کا سر پھٹ گیا تھا۔۔۔ اور خون کی ندیاں جاری ہو چکی تھیں۔۔۔ مگر آزمیر کا جنون کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

منیجر اور ویٹر اُسے روکنے کی کوشش کرتے ہلکان ہو چکے تھے۔۔۔ مگر آزمیر تو جیسے آج اُس خبیث شخص کو جان سے مارنے کے بعد ہی چھوڑنے والا تھا۔۔۔

ویٹرز میں سے کسی نے فیصل اور آزمیر کی باقی ٹیم کو انفارم کر دیا تھا۔۔۔ وہ سب بھی بھاگے آئے تھے۔۔۔ فیصل آزمیر کے غصے سے اچھی طرح واقف تھا۔۔۔

"سر پلیز چھوڑ دیں اُسے وہ مر جائے گا۔۔۔"

فیصل اور باقی سب نے بہت مشکل سے آثمیر کے چنگل سے خون میں لت پت جمال قریشی کو آزاد کروایا تھا۔۔۔۔

آثمیر اُسے نیچے پھینکتا غصے سے گہرے گہرے سانس لیتا حاعفہ کی جانب پلٹا تھا۔۔۔ جو دھندلائی آنکھوں سے آثمیر کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اُس کا ڈھکا وجود دیکھ آثمیر کا غصہ کچھ حد تک نارمل ہوا تھا۔۔۔

آثمیر کے اشارے پر اُس کی ٹیم ممبر ثنا حاعفہ کو لیے اُس کے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

حاعفہ کچھ دیر پہلے اپنے ساتھ پیش آئے واقع کے خوف سے تو کچھ حد تک باہر آگئی تھی۔۔۔ مگر آثمیر میران کا اپنے لیے یہ رُوپ دیکھ اُس کا دل خوف سے بھر گیا تھا۔۔۔ آثمیر کا انداز عام بالکل بھی نہیں لگا تھا اُسے۔۔۔ وہ اُس کی اتنی کیئر کرنے لگا تھا کہ اپنی اتنی امپورٹنٹ میٹنگ چھوڑ صرف اُس کی تلاش میں نکل آیا تھا۔۔۔

تو کیا وہ واقعی اُس سے محبت کرنے لگا تھا۔۔۔



حاعفہ اپنے دل میں اُٹھتے سوالوں سے اُلجھتی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔۔ اگر آثمیر واقعی اُس سے محبت میں گرفتار ہو رہا تھا۔۔۔ تو یہ بات آگے چل کر آثمیر کے لیے کافی دردناک ثابت ہونے والی تھی۔۔۔ یہی وہ خوف تھا جو آج رونما ہوئے باقی واقعات کے ساتھ اُس پر حاوی ہوتا حاعفہ کو رُلا گیا تھا۔۔۔

مس حاعفہ پلینز سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ سرنے ٹائم پر پہنچ کر آپ کو بچا "لیا۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔"

ثنا حاعفہ کی حالت کے پیش نظر مسلسل اُسے تسلی دینے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔ مگر حاعفہ کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔ وہ چہرہ ہاتھوں پر گرائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔ ثنا اُسے چپ کروانے میں ناکام ہوتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔ جب کچھ دیر بعد آثمیر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

حاعفہ چہرا ہاتھوں میں چھپائے پوری طرح رونے میں مگن تھی۔۔۔۔ جب اپنے قریب رکتے قدموں کی آواز پر حاعفہ نے سر اُپر اٹھایا تھا۔۔۔۔ اُس کی رونے کی وجہ سے لال ہوئی آنکھیں دیکھ آٹمیر نے مٹھیاں بھینچتے بہت مشکل سے اپنے غصے پر قابو پایا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے آٹمیر اُسے کوئی بات کہتا۔۔۔۔ حاعفہ اپنے آپ پر کنٹرول نہ رکھ پائی تھی۔۔۔۔ وہ اٹھ کر آٹمیر کے مقابل آتی۔۔۔۔ اُس کے سینے پر سر رکھے زور و شور سے رودی تھی۔۔۔۔

اُس کے نرم گرم لمس پر آٹمیر کو لگا تھا جیسے کسی نے اُس کے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار رکھ دی ہو۔۔۔۔

مگر وہیں اُسے حاعفہ سے اس جذباتی عمل کی اُمید بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔ وہ بنا اُسے اپنے حصار میں لیے اُسی طرح بازو گرائے کھڑا رہا تھا۔۔۔۔ اُس کے پاس ایسا کوئی حق نہیں تھا کہ ہاتھ بڑھا کر اس روتی بلکتی لڑکی کو اپنے سینے میں چھپالے۔۔۔۔

اُسے حاعفہ کا یوں شدت سے رونا تکلیف دینے لگا تھا۔۔۔ جو اُس کی شرٹ کو  
دونوں مٹھیوں میں دبوچے سینے سے بالکل گیلا کر چکی تھی۔۔۔  
"حاعفہ۔۔۔۔"

کافی دیر کی خاموشی کے بعد آثمیر نے اُسے پکارا تھا۔۔۔ حاعفہ کے رونے  
میں کمی آچکی تھی۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی ویسے ہی ساکت سی اُس کے سینے سے  
لگی کھڑی تھی۔۔۔ آثمیر کو تشویش ہونے لگی تھی۔۔۔ اُس نے حاعفہ کا ہاتھ  
تھام کر اُسے پکارا تھا۔۔۔ جب اُس کے سینے پر بے ہوش ہوئی حاعفہ کا سر  
ایک جانب لڑھک گیا تھا۔۔۔ آثمیر نے فوراً اُس کے گرد اپنے بازو  
پھیلاتے اُسے اپنی مضبوط گرفت میں لیا تھا۔۔۔  
وہ روتے روتے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

"حاعفہ آنکھیں کھولو۔۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔؟؟"

آثمیر اُس کا سر اپنے کندھے پر ٹکاتا اُس کا آنسوؤں سے بھیگا گلابی گال  
سہلاتے ہوئے پریشانی سے بولا۔۔۔۔

حاعفہ اتنی دیر کی ذہنی افیت کے بعد اس مضبوط اور محفوظ حصار میں آتے ہی اپنا آپ اس انسان کو سوئپ گئی تھی۔۔۔ جو اس کی سانسوں میں خوشبو بن کر بسنے لگا تھا۔۔۔ جس کے بغیر جینے کا تصور کرنا ہی حاعفہ کو عذاب لگنے لگا تھا۔۔۔

آزمیر حاعفہ کو بانہوں میں اٹھاتے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ اور نہایت احتیاط سے اسے بیڈ پر لیٹا کر اس کے اوپر کمبل اوڑھا دیا تھا۔۔۔

"حاعفہ آنکھیں کھولو پلیر۔۔۔"

آزمیر کا بس نہیں چل رہا تھا کچھ بھی کر کے حاعفہ کو ہوش میں لے آئے۔۔۔

جبکہ آزمیر کو ابھی اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ نازک جان ذہنی طور پر کس عذاب سے گزر رہی تھی۔۔۔

"ابھی اسی وقت ڈاکٹر کو میرے روم میں بھیجو۔۔۔"

آزمیر نے فیصل کو کال کرتے ہوٹل کے ڈاکٹر کو لانے کو کہا تھا۔۔۔



جب کچھ ہی منٹ بعد ڈاکٹر وہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔

سرپریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ یہ کافی زیادہ زہنی دباؤ اور ٹینشن لینے " کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہیں اور بہت ویک بھی ہیں یہ تو ان کی ڈائٹ کے حوالے سے بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا انہیں آپ یہ میڈیسن کھلا دیجئے گا۔۔۔

ڈاکٹر آثمیر کو ہدایت دیتا اپنا سامان لیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

آثمیر بیڈ کے قریب کھڑا خاموش نگاہوں سے حاعفہ کا زرد پڑتا چہرہ دیکھے گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے حوالے سے اب تک اُسے جتنی معلومات بھی ملی تھی، وہ سب بہت ہی مشکوک تھی۔۔۔ حاعفہ کی حقیقت کافی پر اسرار طریقے سے اُس کے سامنے آرہی تھی۔۔۔ مگر آثمیر چاہنے کے باوجود اُس سب پر یقین نہیں کر پارہا تھا۔۔۔ یہ معصوم چہرہ کہیں سے بھی دھوکے باز نہیں لگتا تھا اُسے۔۔۔

ہمیشہ حاعفہ کو اگنور کرنے کی کوشش کی تھی اُس نے۔۔۔ مگر کب اُس کا  
دل اس پیاری لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا وہ سمجھ ہی نہیں پایا  
تھا۔۔۔۔

جس محبت کا ادراک آج حاعفہ کے آنکھوں سے او جھل ہوتے ہوئے تھا۔۔۔  
آزمیر اُس سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑا اُس کے حسین چہرے کو اپنی  
آنکھوں کے راستے دل میں اتارنے لگا تھا۔۔۔ آج وہ چاہ کر بھی اُس کی  
جانب سے رُخ نہیں موڑ پارہا تھا۔۔۔ اُس کا دل اس لڑکی کو مکمل اپنا سمجھ  
بیٹھا تھا اور بہت جلدی حلال طریقے سے اپنے نام لگوانا چاہتا تھا۔۔۔  
گھنی مڑی پلکیں اُس کے آرزوؤں پر سایہ فگن ہو لے سے کپکپائی تھیں۔۔  
مسلسل آزمیر کی گہری نگاہوں کی تپیش سے اُس کے گال لال ہوئے  
تھے۔۔۔ شاید وہ نیند میں بھی آزمیر میران کی موجودگی اپنے آس پاس  
محسوس کر پارہی تھی۔۔۔  
"حاعفہ۔۔۔ آنکھیں کھولیں۔۔۔"

آزمیر نے اُس کے قریب ہلکا سا جھکتے گھمبیر بھاری لہجے میں ہولے سے پکارا  
تھا۔۔۔

اُس کی پکار میں چھپی شدت ایسی تھی کہ حاعفہ کو اپنے دل میں اُترتی محسوس  
ہوئی تھی۔۔۔ اُس نے کسمساتے ہولے سے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔  
آزمیر کو اپنے قریب دیکھ اُس کی آنکھوں کے کنارے پھر سے بھیگ گئے  
تھے۔۔۔

حاعفہ ڈونٹ کرائے۔۔۔ مجھے بتائیں کیا پراللم ہے؟؟.... میں سب ہینڈل "  
کر لوں گا۔۔۔ کیا بات آپ کو پریشان کر رہی ہے۔۔۔ کیا اُس گھٹیا  
" انسان نے آپ کو کوئی دھمکی دی ہے۔۔۔

آزمیر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر حاعفہ کو اچانک ہوا کیا ہے۔۔۔ وہ میٹنگ  
کے لیے جانے سے پہلے تو اُسے بالکل ٹھیک چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔  
"نہیں۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہو۔۔۔"

حاعفہ نے چہرہ جھکا کر آنسو پیتے بمشکل ہوا دیا تھا۔۔۔ اُس کے دل نے چیخ چیخ کر اُسے آڑ میر کو سب سچ بتانے کو کہا تھا۔۔۔ مگر حاعفہ اپنا دل کا خون کرنے کو تیار تھی۔۔۔ وہ اپنی بہن کی زندگی پر اتنا بڑا رسک نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

وہ زندگی میں ہمیشہ ہر مقام پر مجبور ہی رہی تھی۔۔۔ اور اس بار تو وہ دوہری اذیت کا شکار تھی۔۔۔ اُس کی زندگی کی سب سے بھیانک حقیقت، اُس کے طوائف ہونے کا پتہ جب آڑ میر کو چلنا تھا۔۔۔ تو آڑ میر جیسا شریف انسان اُس پر تھوکنہ بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔

جو اپنی عورت کے سر سے زرا سی چادر ڈھلکی ہوئی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ وہ یہ کیسے برداشت کرتا کہ جس سے وہ محبت کرنے لگا ہے۔۔۔ وہ ایک بازاری عورت ہے۔۔۔

اگر آپ بالکل ٹھیک ہیں تو یہ آنسو دوبارہ میں نہ دیکھوں آپ کی آنکھوں "میں۔۔۔"



آزمیر اُس کی جانب میڈیسن بڑھاتے نرمی سے بولا تھا۔۔۔  
 حائفہ نے اُس کے ہاتھ سے میڈیسن لیتے اثبات میں سر ہلادیا تھا۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

ماورا کو منہاج سے ایسی کسی حرکت کی اُمید نہیں تھی۔۔۔ اُس کا پورا وجود  
 ہولے ہولے لرزنے لگا تھا۔۔۔ اُسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی  
 تھیں۔۔۔ منہاج کا شدت بھرا لمس ماورا سے برداشت کرنا مشکل ہوا  
 تھا۔۔۔

وہ اُس کے کالر کو دونوں مٹھیوں میں سختی سے دبوچے ہوئے تھی۔۔۔ وہ  
 پوری طرح سے منہاج کے سہارے کھڑی تھی ورنہ اب تک زمین بوس  
 ہو چکی ہوتی۔۔۔ خود کو سیراب کرتے، اُس کی حالت پر رحم کھاتے آخر کار  
 منہاج نے اُسے آزادی بخش دی تھی۔۔۔

ماورا گہرے گہرے سانس لیتی اُس کے سینے پر سر ٹکاتی آنکھیں موند گئی  
 تھی۔۔۔

کیا ہوا مائی لو۔۔۔۔۔ میرے زرا سے لمس پر یہ حال ہے۔۔ ابھی تو میری " محبت کی شدتیں باقی ہیں۔۔۔

منہاج اُس کی گردن پر ہونٹ ٹکاتے بولتا ماورا کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔

یہ شخص اُس کی سوچ سے زیادہ بے باک تھا۔۔۔ جسے نہ جگہ کا خیال تھا اور نہ ہی لوگوں کا۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو منہاج درانی۔۔۔ تم یوں زبردستی مجھ سے اپنی ہوس پوری " نہیں کر سکتے۔۔۔۔ میں اب مزید تمہارے ہاتھوں کھلونا نہیں بنوں گی۔۔۔

ماورا بھیگی آنکھوں کے ساتھ اُس پر چلائی تھی۔۔۔ اُس کے آنسو دیکھ منہاج بھی سیریس ہوا تھا۔۔۔

میں مانتا ہوں بہت غلط کیا میں نے تمہارے ساتھ۔۔۔ جو کہ اتنی آسانی سے معاف کیے جانے کے قابل بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ تم سے محبت کے

باوجود اعتبار نہیں کر پایا۔۔۔ یہ بات اب احساس ہونے کے بعد میرے  
 لیے کتنی تکلیف دہ ہے میں بتا نہیں سکتا۔۔۔ میں نہیں چاہتا تم مجھے معاف  
 کرو۔۔۔ میں چاہتا ہوں تم سزا دو مجھے۔۔۔ جب تک تمہارے دل میں  
 میرے لیے جمع غصہ ختم نہ ہو جائے۔۔۔  
 میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔ تم پر  
 اعتبار نہ کر کے جو میں نے کیا ہے۔۔۔ اُس کے لیے میں کبھی خود کو معاف  
 "نہیں کر پاؤں گا۔۔۔"

منہاج بول رہا تھا جبکہ ماورا خاموش نگاہوں سے اُسے تکتے جا رہی تھی۔۔۔  
 @@@@

اُسے برائیدل روم میں لا کر زوہان زنیثہ کی کلائی آزاد کرتا دورازے کو لاک  
 لگا گیا تھا۔۔۔ جو دیکھ زنیثہ کا دل اُچھل کر باہر آیا تھا۔۔۔

"آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟؟؟ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں۔۔؟"

زنیشہ نے اُس کے غصے بھرے تاثرات دیکھ ہلکی سی آواز میں پوچھا تھا۔ اتنا تو وہ جانتی تھی کہ جب زوہان شدید غصے میں ہوتا تھا تو کسی کی نہیں سنتا تھا۔۔۔۔

زوہان اُس کے دلنیشن سچے سنورے حلیے کو سر سے پیر تک تیز نظروں سے گھورتا سامنے پڑے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھا تھا۔۔

زوہان کی اپنے سر اُپے پر گڑھی گہری نگاہوں پر زنیشہ گھبراہٹ اور خوف سے اندر تک کانپ اُٹھی تھی۔۔۔ زوہان کو مسلسل اپنی جانب گھورتا دیکھ



زنیشہ کے گال تپ اُٹھے تھے۔۔۔ زوہان کی تپیش زدہ نگاہوں کے ارتکاز میں کچھ ایسا تھا جو اُس کی جان نکال رہا تھا۔۔۔

"صاف کرو یہ سب۔۔۔۔"

زوہان ٹیبل سے ٹشو کا باکس اُٹھاتا اُس کے مقابل آن کھڑے ہوتے بولا۔۔۔۔

سیاہ لباس میں زوہان خود بھی اپنی سحر انگیز پرسنیلٹی کے ساتھ پوری محفل پر چھایا ہوا تھا۔۔۔ زنیشہ نے اپنی کزنز اور خاندان کی باقی لڑکیوں کو زوہان کو گھورتے اور اُس کے بارے میں باتیں کرتے بھی سنا تھا۔۔۔ زنیشہ جو یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔ اُس کی پکار پر شرمندہ سی ہوتی نظریں پھیر گئی تھی۔۔۔

"جلدی سے اپنا چہرہ صاف کرو۔۔۔"

زوہان ٹشو پیپر اُس کے ہاتھ میں تھماتا کچھ فاصلے پر رکھے صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔۔ اُس کا دھیان ابھی بھی پوری طرح زہن نشہ پر تھا۔۔۔

"کیوں میں آپ کے کہنے پر کیوں صاف کروں میک اپ۔۔۔ میں اتنی " محنت سے تیار ہوئی ہوں میں بالکل صاف نہیں کروں گی۔۔۔"

زہن نشہ کو بھی اُس کے دھونس بھرے انداز پر ضد سی ہوئی تھی۔۔۔ خود تو اُس کی کوئی بات ماننا نہیں تھا۔۔۔ اور اُس پر ایسے حکم صادر کرتا تھا۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے تک زینشہ خود بھی اسی موقع کی تلاش میں تھی۔۔۔ کہ  
کسی طرح اپنا میک اپ صاف کر لے۔۔۔۔

کیونکہ میں یہ کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا کہ میری ہونے والی بیوی "  
کا یہ حسین روپ کوئی اور دیکھے۔۔۔۔ یہ صرف میرے لیے ہونا  
چاہیئے۔۔۔ کسی غیر مرد کی نگاہ پڑتی نہیں دیکھ سکتا میں۔۔۔۔ میرے گھر  
میں آکر تم چاہے ہر وقت تیار ہو کر پھرتی رہنا، میں تمہارے لیے فل ٹائم  
بیوٹیشن کا انتظام کر دوں گا وہاں کوئی پابندی نہیں ہوگی۔۔۔ مگر اس وقت  
"نہیں۔۔۔۔"

زوہان نے تفصیل سے جواب دیتے زینشہ کے چودہ طبق روشن کر دیئے  
تھے۔۔۔

زنیشہ اُس کی اتنی لمبی پلینگ پر ہونق سی کھڑی اُسے گھور رہی تھی۔۔۔

جواب سیکریٹ سلکھاتا اُس کی حالت سے حظ اٹھا رہا تھا۔۔۔

"آپ ہر بار مجھ پر یوں حکم صادر نہیں کر سکتے۔۔۔"

زنیشہ ٹشو پیپر باکس سامنے پڑے ٹیبل پر پٹختی خود بھی صوفے پر ٹک گئی تھی۔۔۔

کوئی پراہلم نہیں ہے۔۔۔ میں آج ویسے بھی کافی فرصت سے آیا ہوں۔۔۔ میرے پاس بہت ٹائم ہے۔۔۔ جب تک تم میک اپ صاف نہیں کرتی دونوں یہیں بیٹھتے ہیں پھر۔۔۔



زوہان سیگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑتا اطمینان سے بولتا صوفے پر ہی نیم  
 دراز ہوا تھا۔۔۔ مگر اُس کی گہری بولتی نگاہیں زینشہ کے حسین و دلکش  
 سراپے پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جو زینشہ کو کافی پزل کر رہی تھیں۔۔۔

اُس کا چہرہ بالکل لال ہو چکا تھا۔۔۔

ملک زوہان کو ضد میں ہرانا آسان کام نہیں تھا۔۔۔

زوہان دوسرا سیگریٹ سلکھاتا گہری نگاہوں سے اُسے گھورتا بہت مزے میں  
 لگا رہا تھا۔۔۔ جیسے اُس کی زندگی کا سب سے پسندیدہ منظر اُس کی آنکھوں  
 کے سامنے ہو۔۔۔۔۔

"آپ کی پرابلم کیا ہے آخر۔۔۔۔"

زوہان کی مسلسل گھورتی نگاہوں سے گھبرا کر زینشہ تپ کر بولی تھی۔۔۔۔

"تم اور تمہارا یہ حسین روپ۔۔۔۔"

زوہان کی اس صاف گوئی پر زینشہ کے گال مزید لال ہوئے تھے۔۔۔

"آپ کے پاس کوئی حق نہیں مجھ پر یوں کمٹس پاس کرنے کا۔۔۔۔"

زینشہ اُس سے کافی فاصلے پر ہونے کی وجہ سے کافی بہادری کا مظاہرہ کر رہی تھی۔۔۔

ابھی نہیں تو کیا ہوا بہت جلد تمہاری ذات کے حوالے سے سارے حق "  
"میرے پاس ہی آنے والے ہیں۔۔۔۔"

زوہان اپنی جگہ سے اٹھتا اُس کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔ اُسے اپنے ساتھ  
صوفے پر بیٹھتے دیکھ زینشہ دور کھسک گئی تھی۔۔۔ اُس کا یہ گریز زوہان کو  
کافی پسند آیا تھا۔۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ میرے لالہ ایسا کبھی نہیں ہونے دیں "  
"گے۔۔۔۔"

زینشہ صوفے کے کنارے پر پہنچی پورے یقین سے بولی تھی۔۔۔۔

اور میں کہوں اگر یہ کام تمہارا وہ جان سے پیارا بھائی خود کرے گا۔۔۔ تو"

"پھر۔۔۔ میری اس جیت پر کیا انعام ملے گا مجھے۔۔۔"

زوہان نے زرا سا آگے جھکتے دھواں زینشہ کی جانب چھوڑتے اپنی پلاننگ بتائی تھی۔۔۔

جسے سنتے زینشہ کا رنگ اڑا تھا۔۔۔ اگر زوہان ایسا کہہ رہا تھا تو ضرور اُس نے کچھ بڑا سوچ رکھا تھا۔۔۔

جب آپ مجھ سے محبت ہی نہیں کرتے تو یہ سب کیوں کر رہے"

"ہیں۔۔۔۔"



زنیشہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔ اُس نے جلدی سے زبان دانتوں  
تلے دبائی تھی۔۔۔ مگر تب تک تیر کمان سے نکل گیا تھا۔۔۔

"تو تم چاہتی ہو میں بھی تم سے محبت کروں۔۔۔۔"

زوہان کو تو جیسے اُسے چھیرنے کے لیے کوئی بات مل گئی تھی۔۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔۔"

زنیشہ نظریں جھکائے منمنائی تھی۔۔۔۔ زوہان اُس کے قریب صوفے پر  
تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے زنیشہ کی دھڑکنیں  
ناقابلے یقین حد تک تیز اور ہاتھوں میں لرز اٹاری تھی۔۔۔۔

زوہان اُس کی گھبراہٹ پر گہری نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے کا اُس کا غصہ اب کافی حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔۔ یا شاید پھر وہ زینشہ کے سامنے اپنا غصہ باہر لانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

باقی بہت سارے ریزنز کے ساتھ زینشہ کا میک اپ صاف کروانے کا ایک ریزن یہ بھی تھا کہ اُس سے اپنی خود کی نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ اُس کی بے خودی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

زینشہ میران عام سے حلیے میں بھی اُس پر بجلیاں گرانے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔ اور آج تو پھر وہ پوری طرح ہتھیاروں سے لیس تھی۔۔۔۔

اِس ستمگر کی اِس زرا سی قربت پر زینشہ کی اِس وقت جو حالت ہو رہی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔۔۔

وہ خاموشی سے کانپتے ہاتھوں سے ٹشو پیپر لیتے اپنا میک اپ صاف کرنے لگی تھی۔۔۔

اُسے نظروں کے حصار میں رکھے زوہان نے پرسنل نمبر پر بار بار آتی کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

"نٹن آریو اوکے۔۔۔۔"

لیپسٹک صاف کرتے زینیشہ کے ہاتھ اس پکار پر تھم سے گئے تھے۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے زوہان کی فکر مند آواز قہقہے میں تبدیل ہوئی تھی۔۔۔

زنیشہ کا دل چاہا تھا زوہان سے موبائل چھین کر کھڑکی سے باہر پھینک

دے۔۔۔۔۔

آخر کیوں زوہان اس لڑکی کو اتنی اہمیت دیتا تھا۔۔۔

زنیشہ میک اپ صاف کرتی صوفے سے اٹھنے لگی تھی۔۔۔ جب زوہان نے  
اُس کی کلائی تھام کر روکا تھا۔۔۔

وہ زنیشہ کا غصے اور جیلسی سے لال پڑتا چہرہ دیکھ چکا تھا۔۔۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔۔"



زنیشہ اس وقت اچھی خاصی تپ چکی تھی۔۔۔ اُسے اس وقت آثمیر کی  
کہی بات ٹھیک لگنے لگی تھی۔۔۔ زوہان آثمیر کو نیچا دیکھانے کے لیے اُس  
کا استعمال ہی کر رہا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کے ہاتھ پر ناخن مارتی اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کر رہی  
تھی۔۔۔

"او کے کچھ دیر میں ملتا ہوں میں تم سے۔۔۔۔"

زوہان ثمن کا خدا حافظ کرتا اپنے سامنے بیٹھی جنگلی بلی کی جانب متوجہ ہوا  
تھا۔۔۔ جو غصے میں اُس کا ہاتھ پوری طرح نوچ چکی تھی۔۔۔

اُسے یہ بات ہی آگ لگائی تھی کہ زوہان اب رات کے ٹائم ثمن سے ملنے  
جائے گا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔۔ زینشہ میران کے اچانک اتنے غصے میں آنے کی "  
"وجہ۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کا لال پڑتا چہرہ دیکھ قدرے نرمی سے بولا۔۔۔۔ کیونکہ وجہ وہ جانتا  
تھا۔۔۔۔

زینشہ اُس سے اپنی کلائی آزاد کرواتی دور جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ زوہان اُس  
کی آنکھوں میں آنسو دیکھتا اُس کی جانب بڑھتا تھا۔۔۔۔ اُسے زینشہ کے اتنے  
شدید درد عمل پر حیرانی ہو رہی تھی۔۔۔۔

میں اچھے سے آپ کا مقصد سمجھ گئی ہوں۔۔۔ آپ مجھ سے شادی صرف "   
 آڑ میر لالہ کو نیچا دکھانے کے لیے کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔ آپ کا دل و دماغ   
 اُس ثمن خان کے پاس ہے۔۔۔۔ آپ اُسی سے شادی کیوں نہیں   
 " کر لیتے۔۔۔۔ چھوڑ دیں میری جان۔۔۔۔۔

زنیشہ زوہان کے قریب آنے پر اُلٹے قدموں پیچھے ہٹی تھی۔۔۔ جب اُس کا   
 پیر کندھے سے ڈھلکی اپنی ہی شال میں اُلجھتا اُسے لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا   
 تھا۔۔۔

زوہان نے جلدی سے آگے آکر اُسے تھامتے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔ زوہان   
 کا بازو اُس کی کمر میں حائل تھا۔۔۔ اور وہ اُس کے اوپر زرا سا جھکا ہوا   
 تھا۔۔۔۔

اُس سے تو میں نے دوسری شادی کرنی ہی ہے۔۔۔ مگر پہلی تم سے کروں"

"گا۔۔۔۔"

زوہان زنیثہ کو تھام کر سیدھا کھڑا کرتے بولا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی دوسری شادی والی بات پر زنیثہ کے آنسو چھلک پڑے

تھے۔۔۔۔

اِس میں رونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔ تم تو شکر کرو۔۔۔ تمہاری جان"

"چھوٹے گی مجھ سے۔۔۔۔"

زوہان اُس کی شال کندھوں سے اٹھا کر سر پر سیٹ کرتا معنی خیزی سے بولتا

اُسے چھیرنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔۔



زنیشہ کے اس حسین رُوپ نے اُس کا غصہ کیسے چٹکیوں میں ختم کیا تھا۔۔۔  
یہ خود حیران تھا۔۔۔ یہ لڑکی واقعی اُس کے کمر مرض کی دوا تھی۔۔۔۔۔ اسے  
ہر حال میں اُس کی دسترس میں ہی آنا تھا۔۔۔

آپ سے زیادہ سنگدل انسان اس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں "  
آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ اور نہ ہی کبھی آپ سے شادی  
کروں گی۔۔۔۔۔"

زنیشہ اُسے غصیلی نم آلود نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے پلٹی ہی تھی۔۔۔  
جب زوہان نے واپس اُس کی کلائی دبوچ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔۔

میری زندگی کی سب سے بڑی حقیقت ہو تم۔۔۔۔۔ جب سے میں نے " ہوش سنبھالا ہے۔۔۔۔۔ صرف اُسی لمحے کا انتظار کیا ہے جب تم میرے نام لگائی جاؤ گی۔۔۔۔۔ زینثہ میرا صرف اور صرف زوہان کی ہے۔۔۔۔۔ تم خود بھی اپنے آپ کو مجھ سے دور رکھنے کا حق نہیں رکھتی۔۔۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو "میں پوری دنیا کو آگ لگا کر رکھ دوں گا۔۔۔۔۔"

زوہان شدت پسندی سے بولتا زینثہ کی دھڑکنیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ ساکت سی اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔۔ ایک طرف وہ اُس کی محبت سے انکاری تھا تو دوسری طرف اُس کی یہ شدت پسندی۔۔۔۔۔

زینثہ کے دل و دماغ میں الگ جنگ چھڑ چکی تھی۔۔۔۔۔

زوہان اُس پر ایک بھرپور نگاہ ڈالتا واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔ جبکہ زینشہ اپنا دل  
تھامتی وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@

"پلیز آپ مت جائیں مجھے یہاں اکیلے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

آزمیر اُس کو میڈیسن کھلا کر سونے کا کہتا جانے کے لیے پلٹا تھا۔۔۔ جب  
حاعفہ نے نجانے کس خیال کے زیر اثر اُسے پکار لیا تھا۔۔۔۔

"آریو شیور۔۔۔۔ میں مت جاؤں؟؟؟"

آزمیر پیٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے کھڑا سوالیہ انداز میں بھنویں اُچکاتا اُس  
سے بولا تھا۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

حاعفہ نے سر اثبات میں ہلاتے ایسے مجرموں کی طرح نیچے جھکا دیا تھا جیسے یہ  
بات بول کر کوئی جرم کر لیا ہو۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔آپ ریٹ کریں میں یہیں ہوں۔۔۔۔"

آزمیر ایک طرف رکھے صوفوں پر بیٹھتا فون کان سے لگاتا فیصل سے میٹنگ کی ایڈیٹس لینے لگا تھا۔۔۔۔

حاعفہ آزمیر کی جانب ہی کروٹ لے کر لیٹی ہوئی تھی۔۔ تاکہ وہ دیوانی اپنے محبوب کا اچھے سے دیدار کر سکے جس سے بہت جلد وہ جدا ہونے والی تھی۔۔۔

آزمیر فون پر بات کرتے مسکرایا تھا۔۔ میٹنگ میں سب سے بڑا پراجیکٹ اُسی کی کمپنی کو ملا تھا۔۔۔

حاعفہ تو جیسے اس دلکش مسکراہٹ پر مر مٹی تھی۔۔ اُس کے دل نے بے اختیار اس شخص کو ہمیشہ کے لیے اپنے رب سے مانگ لیا تھا۔۔۔

آج تک حاعفہ نے اتنی شدت سے اپنے لیے کچھ نہیں مانگا تھا جتنا وہ اب تک آزمیر میران کو اپنے لیے مانگ چکی تھی۔۔ اُس کا دل کسی ضدی بچے کی طرح آزمیر کو پانے کی چاہ میں اُس کی جانب ہمک رہا تھا۔۔۔



آزمیر نے فون بند کرتے حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔ حاعفہ نے لمحے کے  
 ہزارویں حصے میں آنکھیں جھپکتے خود کو سوتا ظاہر کیا تھا۔۔ مگر اُس کی یہ  
 چلا کی آزمیر میران کی نظروں سے نہیں بچ پائی تھی۔۔  
 آزمیر بنا کچھ بولے مسکراتا آنکھیں موندتے صوفے کی بیک سے سر ٹکا گیا  
 تھا۔۔ جب کچھ دیر بعد اُسے پھر سے حاعفہ کی نگاہوں کی تپیش اپنے چہرے  
 پر محسوس ہوئی تھی۔۔۔  
 اُسے اس لڑکی کی معصومیت پر ہنسی آئی تھی۔۔ جو ابھی بھی شاید یہی سمجھ  
 رہی تھی کہ آزمیر اُس کے جذبوں سے انجان ہے۔۔ مگر آزمیر تو کب  
 سے اُس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ چکا تھا۔۔۔  
 بلکہ کہیں نہ کہیں اسی لڑکی کی اسیری اُسے آہستہ آہستہ اپنا اسیر بنا رہی  
 تھی۔۔۔

حاعفہ کچھ دیر لیٹے لیٹے اُسے گھورتی رہی تھی۔۔ جب کافی دیر تک آثمیر اُسی پوزیشن میں لیٹا رہا تو حاعفہ اُس کے سوئے ہونے کا یقین کرتی اپنی جگہ سے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

چوڑا سینہ، روشن پیشانی، مضبوط کسرتی بازو، کھڑی مغرور ناک اور سختی سے ایک دوسرے میں پیوست عنابی ہونٹ۔۔۔۔ حاعفہ بنا پلکیں جھپکے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

آثمیر کو اتنی دیر ایک ہی پوزیشن میں بنا زرا سا بھی ہلے نیم دراز دیکھ حاعفہ یہی سمجھی تھی کہ وہ سو چکا ہے۔۔۔

حاعفہ بنا سلپرز پہنے دے پاؤں اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ اور اُس سے چند قدموں کے فاصلے پر زمین پر ٹک گئی تھی۔۔۔ وہ اپنی جگہ فلحال آثمیر کے قدموں میں ہی سمجھتی تھی۔۔۔

آنکھیں موندے حاعفہ کی ایک ایک حرکت محسوس کرتے آثمیر کو حاعفہ کی یہ بات بہت بُری لگی تھی۔۔۔ اُس کا اپنے قدموں میں بیٹھنا آثمیر کو

غصہ دلا گیا تھا۔۔۔ وہ آنکھیں کھولے اپنی جگہ سے اٹھنے ہی والا تھا جب حاعفہ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ نے اُسے ساکت کیا تھا۔۔۔۔

آپ کی یہ دیوانی بہت محبت کرتی ہے آپ سے۔۔۔۔ کاش کہ میرا "  
"پروردگار آپ کو میری قسمت میں لکھ دے۔۔۔"

آزمیر کی ہاتھ کی پشت کو ہلکا سا ٹچ کرتے حاعفہ نے بہت ہی آہستہ آواز میں سرگوشی کی تھی۔۔۔ جو بہت غور کرنے کے بعد بامشکل آزمیر کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

آزمیر پچھلے چند واقعات سے اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ حاعفہ اُس سے محبت کرتی ہے۔۔۔ مگر اُس کی محبت کی شدت اتنی زیادہ ہے اس بات کا ادراک ابھی کچھ لمحے پہلے ہوا تھا اُسے۔۔۔۔

حاعفہ اپنے دل کو تسکین پہنچاتی خاموشی سے وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔ جب اچانک اپنی کلائی پر محسوس ہوتی آزمیر کی گرفت حاعفہ کا خون خشک کر گئی تھی۔۔۔ اُس کا دل بُری طرح سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"مس حاعفہ ابھی آپ نے کیا کہا؟؟؟ میں نے ٹھیک سے سنا نہیں۔۔۔۔"

آزمیر کے متبسم لہجے اور کلانی پر بنتی مضبوط گرفت نے حاعفہ کی جان نکال دی تھی۔۔۔۔

اُسے بے جان گڑیا کی طرح ساکت کھڑا دیکھ اگلے ہی لمحے آزمیر اُسے اپنی اور کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

حاعفہ اس کھنچاؤ پر آزمیر کے بے حد قریب صوفے پر آن گری تھی۔۔۔

اُس کے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔۔ حیا، خفت، شرمندگی اور گھبراہٹ جیسے بہت سے جذبات ایک ساتھ اُس پر اثر انداز ہوئے

تھے۔۔۔۔ اُس کا دل دھڑکنے کی تمام حدود کو اس کرتا باہر آنے کے درپے تھا۔۔۔۔



آزمیر خاموش نگاہوں سے اس حسین منظر کو دیکھتا اُس کی یہ گھبراہٹ  
انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔

حاعفہ آزمیر کے کافی قریب تھی۔۔۔۔

"مس حاعفہ آپ نے جو کچھ کہا ابھی میں دوبارہ سننا چاہتا ہوں وہ۔۔۔۔"

آزمیر کی گھمبیر سرگوشی حاعفہ کی سماعتوں سے ٹکراتی اُس کی دھڑکنیں اتھل  
پتھل کر گئی تھی۔۔۔

جس بات کا اقرار وہ کبھی آزمیر کے سامنے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی  
تھی۔۔۔۔ آج وہ اپنی ہی بے وقوفی کی وجہ سے اُس کے آگے بول چکی  
تھی۔۔۔۔

اُسے لگا تھا کہ آزمیر ایسا کچھ سن کر اُس پر غصہ کرے گا۔۔۔۔ مگر آزمیر کا  
اس بات کو اتنی نرمی سے لینا اسی جانب اشارہ کر رہا تھا کہ وہ بھی اُس کے  
بارے میں کوئی خاص جذبہ رکھتا ہے۔۔۔۔

یہ سوچ حاعفہ کی دھڑکنوں کی رفتار مزید تیز کر گئی تھی۔۔۔۔

"سُورِی سر۔۔۔۔"

حاعفہ چہرہ جھکائے، آنکھیں سختی سے میچے اُس کی پوری توجہ خود پر ہونے کی وجہ سے ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔

"مس حاعفہ اُس اوکے۔۔۔ آپ اتنا ڈر کیوں رہی ہیں؟"

آزمیر نے نہایت نرمی سے اُس سے پوچھا تھا۔۔۔ شاید اتنی نرمی سے اُس نے آج تک کسی سے بات نہیں کی تھی۔۔۔ مگر یہ لڑکی اُس کے لیے اچانک سے بہت خاص ہو گئی تھی۔۔۔ اس نازک سی لڑکی نے اُس جیسے خشک مزاج اور اُکھڑ آدمی کے دل میں اپنی محبت کی کونپل کھلا کر کوئی چھوٹا کام نہیں کیا تھا۔۔۔

اس میں کچھ تو ایسا خاص تھا کہ آزمیر اس کی معصومیت کے آگے اپنا دل ہار بیٹھا تھا۔۔۔

آج کا دن اُس کی زندگی کا سب سے خاص دن ہونے والا تھا۔۔۔ جس میں نہ صرف اُس کے آگے محبت جیسے طاقت ور جذبے میں گھرنے کا انکشاف ہوا

تھا بلکہ ضرورت سے بھی کم بولنے والی، اُس سے ڈری سہمی، اُس کی پلکوں کی جنبش سے اُس کے خراب موڈ کا اندازہ لگانے والی حاعفہ نور انجانے میں ہی سہی مگر اُس کے آگے اپنی محبت کا اظہار کر گئی تھی۔۔۔۔

آزمیر میران کو ہمیشہ کی طرح لمحہ لگا تھا۔۔۔۔ اپنی زندگی کا آگے کا فیصلہ کرنے کا۔۔۔۔ وہ اب کم از کم اس لڑکی کو تو خود سے جدا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

آزمیر نے حاعفہ کے سامنے ظاہر نہیں کیا تھا۔۔۔۔ لیکن حاعفہ کا اقرار سن کر اُس کے دل و دماغ سے ساری فرسٹیشن ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔ وہ کچھ دیر کے لیے اپنی تمام سوچوں کو پیچھے جھٹکتا پر سکون ہوا تھا۔۔۔۔

"سرپلیز۔۔۔۔"

حاعفہ کی کلائی ابھی بھی آزمیر کی گرفت میں تھی۔۔۔۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا آج اُس کا دل پسلیوں کی مضبوط دیوار توڑ کر باہر آ کر رہے گا۔۔۔۔

بے شک آثمیر کی قربت میں گزارا ایک ایک پل اُس کی زندگی کا حاصل تھا۔۔۔ مگر اُس وقت آثمیر جس طرح اُس کی جانب اپنی ساری توجہ مرکوز کیے ہوئے تھا۔۔۔۔ یہ برداشت کرنا بھی اُس کی نازک جان کے لیے بہت زیادہ تھا۔۔۔۔

او کے چلی جائیے گا۔۔۔۔ مگر اُس سے پہلے میرے ایک سوال کا جواب دینا "پڑے گا۔۔۔۔"

آثمیر جو ہمیشہ اس حُسن کی ملکہ سے نظریں چراتا آیا تھا۔۔۔ اُس کے ساتھ اپنی حدود کا پورا خیال رکھا تھا۔۔۔ آج وہ اپنے دل کی خواہش پر ہر احتیاط بھلائے اُس سے نظریں بھی نہیں ہٹا پارہا تھا۔۔۔

اُس کی بات کے جواب میں حاعفہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ مگر اُس نے اپنی مزاحمت ترک کرتے نظریں ابھی بھی جھکا رہی تھیں۔۔۔ "کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔۔؟"



آزمیر نے ایک ہی جملے میں حاعفہ کے سر پر بہت بڑا بم پھوڑا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ نے جھٹکے سے سر اٹھاتے حیرت اور بے یقینی کے ساتھ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

مگر زیادہ دیر آزمیر کے خوب روچہرے اور جذبے لوٹاتی آنکھوں میں نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔۔ اپنی تلخ حقیقت یاد آتے اُس کی آنکھیں دھندلا سی گئی تھیں۔۔۔۔۔

یہ حسین لمحات اور آزمیر کا اظہار حاعفہ کے لیے کسی حسین خواب سے کم نہیں تھے۔۔۔۔۔ مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ آزمیر کی یہ محبت بہت کم وقت کے لیے تھی۔۔۔۔۔ جس دن آزمیر کو اُس کی اصلیت پتا چلتی۔۔۔۔۔ وہ دوبارہ اُس پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔۔۔

مگر وہیں حاعفہ کے دل میں آزمیر کی عزت اور مقام مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ اُسے جیسے ہی پتا چلا تھا کہ وہ حاعفہ سے محبت کرتا ہے اور حاعفہ بھی اُس کے

حوالے سے ایسی ہی فیلنگز کا شکار ہے تو اُس نے ایک پل نہیں لگایا تھا۔۔۔۔  
 اس محبت کو حلال رشتے میں بدلنے کا فیصلہ کرنے میں۔۔۔۔  
 آثمیر جیسے باکردار اور عزت دار شخص کے ساتھ اُس جیسی طوائف زادی کا  
 کوئی جوڑ نہیں تھا۔۔۔۔

اپنی بے بسی اور کم بختی پر حاعفہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے  
 تھے۔۔۔۔

"مس حاعفہ آریو اوکے۔۔۔ کیا آپ کو میری بات بُری لگی۔۔۔؟"  
 آثمیر اُس کی کلانی اپنی گرفت سے آزاد کرتا اُس کی آنکھوں سے گرتے  
 موٹے موٹے آنسو دیکھ کر مند ہوا تھا۔۔۔۔

حاعفہ نے آنسو پونچھتے بے اختیاری میں فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ جس پر  
 آثمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔  
 "تو مطلب میں ہاں سمجھوں۔۔۔۔"

آٹمیر ہلکا سا اُس کی جانب جھکا سیاہ شمال میں پوری طرح لپٹے اُس کے نازک  
 ہولے ہولے لرزتے وجود کو پر شوق نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔  
 اُس کی تپیش زدہ نظروں کی تاب نہ لاتے حائفہ فوراً وہاں سے اُٹھتی واش  
 روم میں قید ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ آٹمیر اُس کے اس گریز پر ہولے سے مسکرا  
 دیا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے آج تک محبت کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔۔۔ کہ سچی محبت اتنی  
 آسانی سے نہیں ملتی تھی۔۔۔ محبت کا روگ پالنے والے اکثر زندگی ہار  
 جاتے تھے مگر محبت حاصل کرنے میں ناکام رہتے تھے۔۔۔  
 محبت ایک حسین جذبے کے ساتھ زندگی کے بہت سارے درد سے بھی  
 روشناس کرواتی تھی۔۔۔

لیکن آٹمیر کو اس وقت اپنا آپ سب سے زیادہ خوش قسمت محسوس ہو رہا  
 تھا کیونکہ اُس کے لیے اُس کی محبت پانا مشکل نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ شاید ابھی مقدر کے کھیلو سے پوری طرح واقف نہیں تھا۔۔۔ آنے والا وقت اُس کی زندگی کیسے پلٹ کر رکھنے والا تھا۔۔۔ وہ ابھی اس بات سے انجان محبت کے میٹھے نشے میں گم تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@

زنیشہ اپنا حلیہ درست کرتی روم سے باہر آگئی تھی۔۔۔ باہر آکر اُس کی نگاہوں نے سب سے پہلے زوہان کو ڈھونڈنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ اُسے پورے ہال میں کہیں دیکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔ زنیشہ کا غصے اور جلن سے بُرا حال ہوا تھا۔۔۔

اپنی اُس لاڈلی کبوتری کے بلاوے پر نکل گئے ہونگے۔۔۔ میری جھوٹی " فکر کا ناطک کرتے ہیں۔۔۔ اگر اتنی فکر ہوتی تو آٹھ میر بھائی کی طرح مجھے مردوں کے بیچ زیادہ دیر نہ رہنے دیتے۔۔۔ میں ہی بے وقوف ہوں جو اُس گھمنڈی، مغرور اور خود پسند انسان کی باتوں میں آجاتی ہوں۔۔۔ " اُنہیں کبھی میری پرواہ رہی ہی نہیں ہے۔۔۔



زنیشہ زوہان کو وہاں نہ پا کر اُس سے شدید بدگمان ہوئی تھی۔۔۔۔۔ یہ سوچ کر ہی اُس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھے کہ زوہان اس وقت کسی غیر عورت کے پاس تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ ہونٹ چھباتی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔۔ جب شمسہ بیگم پریشانی زدہ چہرہ لیے اُس کے قریب آئی تھیں۔۔۔۔۔

کیا ہوا ماں سائیں۔۔۔۔۔ آپ بہت پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔۔۔ آپ کی "طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔"

زنیشہ شمسہ بیگم کا فکر مند چہرہ دیکھ تشویش زدہ لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
حسیب پر پھر کسی نے حملہ کیا ہے۔۔۔۔۔ اُسے بہت زیادہ چوٹے آئی "

ہیں۔۔۔۔۔ ہاتھ تک نہیں ہلا پارہا۔۔۔۔۔ ہڈی وغیرہ تو بچ گئی۔۔۔۔۔ مگر ویسے بہت تکلیف میں ہے وہ۔۔۔۔۔ پتا نہیں کس نے دشمنی نکالی اُس مسکین پر۔۔۔۔۔ اُس نے بھلا کسی کا کیا بگاڑا ہے۔۔۔۔۔ بھیا بھا بھی جا چکے ہیں۔۔۔۔۔

ہم سب بھی ابھی تھوڑی دیر میں نکلنے والے ہیں۔۔۔۔ میں نے مزمل کو  
 "بلوایا ہے۔۔۔۔ وہ تمہیں گھر چھوڑ دے گا۔۔۔۔"

شمسہ بیگم زینشہ کا ساری تفصیل بتاتیں آخر میں ہدایت دے گئی  
 تھیں۔۔۔۔

جبکہ زینشہ صرف ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی تھی۔۔۔ وہ اچھے سے جانتی  
 تھی یہ سب کس نے اور کیوں کیا ہے۔۔۔۔ ملک زوہان کسی کو معاف  
 کر دے یہ تو ممکن ہی نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن اُسے اس جگہ پر زوہان بالکل ٹھیک لگا تھا۔۔۔۔ حسیب اُس کو مروانے  
 کے جو پلان بنا رہا تھا اُن کے انعام کے طور پر یہ زخم بالکل ٹھیک تھے۔۔۔  
 اگر زوہان پہلے سے اپنی سیکورٹی کے معاملے میں اتنا لرٹ نہ رہتا تو نجانے  
 کتنی بڑی انہونی ہو سکتی تھی۔۔۔۔ جو سوچتے ہی زینشہ کو اپنا دل رکتا ہوا  
 محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

"اماں سائیں۔۔۔۔ ہمیں مزمل کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔۔"

زنیشہ کا اب دوبارہ اُس دھوکے باز منزل پر بھروسہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔۔

اگر وہ اُس دن کی منزل کی غلط بیانی آڑ میر کو بتا دیتی تو اب تک آڑ میر اُس کا کام تمام کر دیتا۔۔۔۔ اور زوہان سے اُس کی ایک نئی جنگ شروع ہو جانی تھی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ زنیشہ اب تک خاموش تھی۔۔۔ وہ اُن دو پھرے شیروں کو ایک دوسرے پر جھپٹنے کا کوئی نیا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

مگر بیٹا ہم سب ہاسپٹل ہی جا رہے ہیں۔۔ آپ کو وہاں نہیں لے کر "جاسکتے۔۔۔۔ منزل آپ کو بحفاظت گھر پہنچا دے گا۔۔۔۔ شمسہ بیگم نے اُسے دو ٹوک جواب دیتے وہیں خاموش کر دیا تھا۔۔۔۔ لالہ پلیر جلدی سے واپس آجائیں۔۔۔۔ آپ سے بہت ساری باتیں شیئر "کرنی ہیں۔۔۔۔ آپ کے علاوہ کوئی میری بات سنتا ہی نہیں۔۔۔۔۔

زنیشہ کو اس وقت آڑ میر کی شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔ وہ کبھی اُسے رات کے ٹائم گارڈز کے ساتھ اکیلانہ بھیجتا۔۔۔ اور یہ بات اُسے اگر ابھی پتا چل جاتی تو اُس نے کسی کو بخشنا بھی نہیں تھا۔۔۔

زنیشہ پہلے زوہان کا ٹمن کے پاس جانے کا سن کر ہی بہت ایمو شنل تھی۔۔۔ اور اب شمسہ بیگم کے سختی سے بات کرنے کی وجہ سے مزید دلبرداشتہ ہوئی تھی۔۔۔

وہ ناراضگی میں ایک ہی کرسی پر ٹک کر بیٹھی تھی۔۔۔ جب اُسے باہر آنے کا بلاوا آیا تھا۔۔۔ مزمل گاڑی تیاری کر چکا تھا۔۔۔

زنیشہ کو قاسم صاحب گاڑی تک چھوڑنے آئے تھے۔۔۔ چند منٹوں میں اُنہیں بھی نکلنا تھا۔۔۔ مزمل نے آگے بڑھ کر زنیشہ کی سائیڈ کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔ زنیشہ خاموشی سے بیک سیٹ پر براجمان ہوئی تھی۔۔۔ اُس کا موڈ سخت خراب تھا۔۔۔



جبکہ منزل قاسم صاحب سے بات کر کے اُنہیں رخصت کرتا گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔ زینشہ کھا جانے والی نظروں سے اُس نمک حرام کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اچانک سامنے کا بدلتا منظر دیکھ اُس کی آنکھیں بے یقینی کے احساس سمیت باہر کو اُبل پڑی تھیں۔۔۔۔۔ جب منزل کے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولنے پر زوہان بڑے کروفر سے اندر داخل ہوتا سیٹ پر براجمان ہوا تھا۔۔۔۔۔

زینشہ کو چیخنے چلانے کا زرا سا بھی موقع دیئے بغیر زوہان گاڑی وہاں سے نکال کر لے گیا تھا۔۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

ہمیں جلد از جلد کچھ کرنا ہوگا۔۔۔۔۔ زینشہ کے باڈی گارڈز میں اضافہ " ہونے والا ہے۔۔۔۔۔ پہلے صرف آئز میر اُس کی پاگلوں کی طرح حفاظت کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اب وہ جنونی انسان ملک زوہان بھی اس کام میں شامل ہو چکا

ہے۔۔۔۔۔ ہمیں کسی بھی طرح زوہان کی زینشہ سے شادی ہونے دینے سے روکنا ہے۔۔۔۔۔ کیونکہ اگر ایسا کچھ ہو گیا تو زینشہ کو اپنے پاس لانے کے چانسز بھی کم ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

اکرام حنیف اپنے بھائی اور بھتیجے کے ساتھ بیٹھ کر اپنی سگی بیٹی کے خلاف اُس کے اغوا کا پلان بنانے لگا تھا۔۔۔۔۔

میرے اب تک کے ریسورسز کے مطابق زوہان اور زینشہ کی شادی کے لیے میران پیلس کے تمام افراد مان چکے ہیں سوائے آثمیر میران کے۔۔۔۔۔ اور ہمارے لیے سب سے اچھی بات یہی ہے۔۔۔۔۔ کہ آثمیر کی اجازت اور رضامندی کے بغیر وہ لوگ کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔۔۔۔۔ " مطلب آخری فیصلہ ہمیشہ آثمیر کے پاس ہی ہوگا۔۔۔۔۔

جعفر اکرام کی بات کے جواب میں تفصیل بیان کرتے بولا تھا۔۔۔۔۔ تو اُس کے لیے آثمیر کو زوہان سے مزید بدگمان کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ تاکہ اگر " اُس کا مائنڈ بن بھی رہا ہو تو وہ تب بھی زوہان کے لیے صورت نہ

مانے۔۔۔۔ کیونکہ اگر ایک بار بھی زینشہ کا نکاح زوہان سے ہو گیا تو وہ ہماری  
 "پہنچ سے بہت دور چلی جائے گی۔۔۔۔"

اکرام حنیف اپنا شاطر دماغ چلانا شروع کر چکا تھا۔۔۔۔

"تو اُس کے لیے ہمیں کیا کرنا پڑے گا چاچو۔۔۔۔"

حامد نے جلدی سے پوچھا تھا۔۔۔۔ اُس کے تو یہ بات ہی خوشی سے سونے  
 نہیں دے رہی تھی کہ وہ حسین پری بہت جلد اُس کی ہونے والی تھی۔۔۔۔  
 مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ ملک زوہان اپنی زینشہ کے حوالے سے اُس  
 کے ایسے خواب رکھنے کی بھی اُسے کتنی بڑی سزا دینے والا تھا۔۔۔۔

آزمیر پر جان لیوا حملہ کروانا ہو گا۔۔۔۔ وہ بھی اس پلاننگ کے ساتھ کہ  
 اُس کا الزام جائے زوہان کے سر۔۔۔۔ جس کے بعد آزمیر تو دور کی بات  
 میران پبلس کا کوئی فرد زوہان کو قبول نہیں کرے گا۔۔۔۔ زوہان اور آزمیر  
 "کے اسی جھگڑے میں ہم زینشہ کو اپنے پاس لے آئیں گے۔۔۔۔"

اکرام حنیف نے اپنی گھٹیا سوچ اُن کے سامنے رکھی تھی۔۔۔ جسے اُنہوں نے خوب سراہا بھی تھا۔۔۔

مجھ سے میری بیٹی کو چھین کر اچھا نہیں کیا ان لوگوں نے۔۔۔ اب انہیں "ان کے کیے کی سزا مل کر رہے گی۔۔۔ برباد کر کے رکھ دوں گا میں میراں پیلس کو۔۔۔ اور وہ دونوں میراں پیلس کے ہیرا اور ولن وہ تو زینشہ کے چھن جانے پر ہی پاگل ہو جائیں گے۔۔۔ اُن دونوں کی کمزوری زینشہ ہی ہے۔۔۔ اور اُس کا خود سے دور جانا اُن دونوں کو ہلا کر رکھ دے گا۔۔۔۔۔ اصل مزا تو تب آئے گا۔۔۔

اکرام حنیف کمینگی سے بولتا آخر میں ہنسا تھا۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @ @ @ @ @ @ @ @ @

منہاج درانی بنا کوئی ضد اور انا بیچ میں لائے صاف گوئی سے اپنی محبت کا اظہار کر گیا تھا۔۔۔ اُسے وقت لگا تھا اور اکی سچائی کو ایکسپٹ کرنے میں۔۔۔ مگر



Search on Google (Urdu Novels Ghar)

ماورا غصے اور افیت سے پُر نم لہجے میں بولتی آخر میں سانس لینے کو رکھتی تھی۔۔۔۔

"ورنہ کیا۔۔۔۔"

منہاج اُس کی بات کو زرا بھی سیریس لیے بغیر اُس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اُس کے ہوا سے اٹھکیلیاں کرتے بالوں کو انگلیوں پر لپیٹتا محبت پاش لہجے میں بولتا ماورا کو مزید تپا گیا تھا۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔"

ماورا اُس سے دور ہونے کی کوشش کرتی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔ جب اُس کا پیر بُری طرح لڑکھڑایا تھا۔۔۔۔ وہ گرنے کو تھی جب منہاج نے زرا سا جھکتے اُسے کسی مومی گڑیا کی طرح اپنی بانہوں میں اٹھالیا تھا۔۔۔۔ چاروں طرف نیم تاریکی پھیل چکی تھی۔۔۔۔ دور کیمپس میں جلتی روشنیاں، جھیل میں بہتے پانی کی آواز اور یہ مہکتی ہوائیں بہت کی رومانوی ماحول پیش کر رہی تھیں۔۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

ماورا کا دل چاہ رہا تھا منہاج درانی کا یہ مسکراتا چہرہ انوچ لے۔۔۔۔ جو اُس کی سیریس باتوں کو بھی ہوا میں اُڑا دیتا تھا۔۔۔۔

"تم جانتی ہو ان علاقوں میں اکثر کیپلز ہنی مون کے لیے آتے ہیں۔۔۔۔"

منہاج جھک کر اُس کی ٹھنڈ سے لال ہوئی ناک پر ہونٹ رکھ کر انہیں حرارت بخشتا ماورا کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔۔

ماورا اُس کی نگاہوں کی تپیش اور لفظوں کا مفہوم سمجھتی خود میں سسٹی تھی۔۔۔۔

"منہاج درانی چھوڑو مجھے ورنہ میں شور مچا کر سب کو اکٹھا کر۔۔۔۔"

اُس کی بات سنتے منہاج کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔۔ جسے دیکھتے ماورا کو بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنی اسی دھمکی کاری ایکشن یاد آیا تو وہ جلدی سے اپنی زبان دانتوں تلے دباتی بات ادھوری چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

اُس کی اس احتیاط پر منہاج اپنا بے ساختہ اُڈ آنے والا قہقہہ نہیں روک پایا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا سویٹ ہارٹ خاموش کیوں ہو گئی۔۔۔۔ میں تو چاہتا ہوں تم شور " مچاؤ۔۔۔۔ اور پھر میں پہلے سے بھی کہیں زیادہ محبت سے تمہیں خاموش " کرواؤں۔۔۔۔

منہاج اُس کے سختی سے آپس میں بھینچے گلابی ہونٹوں کو نگاہوں کی فوکس میں لیتے بولا۔۔۔۔ جبکہ اس شخص کی بے باکی پر ماورا کے کانوں کی لوح تک لال ہوئی تھیں۔۔۔۔

ماورا کو ابھی تک اسی طرح وہ بانہوں میں اٹھائے اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔

"ماورا کہاں ہو تم۔۔۔۔؟؟"



ماورا کو دور سے بیلا کی پکار سنائی دی تھی۔۔۔۔

"پلیز نیچے اُتار مجھے۔۔۔۔"

منہاج کو ڈھلوانی راستے سے واپس اُوپر چڑھتے دیکھ ماورا اُس کا حصار توڑنے

کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔

اگر بیلا اُسے اس حالت میں دیکھ لیتی تو اُس کا الگ ہی ریکارڈ لگ جانا تھا۔۔۔

"ایک شرط پر۔۔۔۔۔"

منہاج بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔ اتنی آسانی سے اُسے بخشنے والا نہیں

تھا۔۔۔

"کیسی شرط۔۔۔۔"

ماورا کی نظریں لمحہ بالمحہ قریب آتی بیلا کی جانب اُٹھ رہی تھیں۔۔۔ جو اُس

طرف روشنی ہونے کی وجہ سے اُنہیں دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔ مگر وہ

تاریکی میں ہونے کی وجہ سے اُس کی نظروں سے اوجھل تھے۔۔۔

"کس می ہمیر۔۔۔۔"

منہاج اپنے گال کی جانب اشارہ کرتا اور اکا خون منجمد کر گیا تھا۔۔۔۔

اُس کا چہرہ یہ سوچ کر ہی تپ اُٹھا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔"

اُس نے منہاج کی بے باک نگاہوں سے نظریں چراتے لڑکھڑاتی زبان میں کہا تھا۔۔۔۔

"تو ٹھیک ہے تمہاری دوست کو میں خود ہی واپس لوٹا دیتا ہوں۔۔۔۔"

منہاج نے اُسے جواب دیتے بیلا کو آواز لگانی چاہی تھی۔۔۔۔ جب ماورا نے

جلدی سے اُس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ایسا کرنے سے روکا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں پلیز۔۔۔۔"

ماورا ہمیشہ اس انسان کی بلیک میلنگ میں پھنس جاتی تھی۔۔۔۔

منہاج نے مسکراتی نظروں سے اُس کی جانب دیکھتے اپنا گال اُس کے ہونٹوں

کے قریب کیا تھا۔۔۔۔ ماورا سختی سے آنکھیں میچے بے قابو ہوتے دل کے

ساتھ اُس کی گال سے ہونٹ مس کرتی فوراً پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

"پپ پلیر اب جانے دو۔۔۔۔"

ماورا کا چہرہ احیا اور خفت سے لال انگارہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

اب اتنا بھی بے مروت نہیں ہوں مائی لیڈی۔۔۔۔ اس پیار کا جواب دینا تو "بنتا ہے نا۔۔۔۔"

منہاج یہ کہتے ساتھ ہی اُس کی گردن پر جھک کر اپنے شدت بھرے لمس سے اُس کو نوازتا، اپنی محبت کا نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

ماورا اُس کے عمل سے پوری طرح کانپ اُٹھی تھی۔۔۔۔ اُس نے سختی سے منہاج کا گریبان دبوچ رکھا تھا۔۔۔۔

تم مجھ پر یقین نہیں کرنا چاہتی مت کرو۔۔۔۔ میں خود اپنی چاہت سے "

"بہت جلد تمہیں خود پر اور اپنی محبت پر اعتبار کرنا سیکھا دوں گا۔۔۔۔"

زوہان نرمی سے اُس کی پیشانی کا بوسہ لے کر اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ ماورالپنی دھڑکنوں کا شمار لگاتی کتنے ہی لمحے وہاں سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

@@@@@@

دنیا والوں کے سامنے بظاہر زینشہ ملک فیاض میران اور شمسہ میران کی بیٹی اور آٹھ میر میران بہن سمجھی جاتی تھی۔۔۔۔ مگر حقیقت اس سے برعکس تھی۔۔

زینشہ شمسہ بیگم کی بیٹی اور آٹھ میر کی بہن نہیں تھی۔۔۔۔ زینشہ ملک فیاض کی اکلوتی چچا زاد ثمنینہ بیگم کی بیٹی تھی۔۔۔۔ جو اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی اور کروڑوں کی جائیداد کی اکلوتی وارث تھی۔۔۔۔ اُسی لحاظ سے اُسے بہت پیار بھی ملتا تھا۔۔۔۔ اُسے اپنے پیرنٹس کی جانب سے شہر میں پڑھنے کی اجازت بھی دی گئی تھی۔۔۔۔۔ جہاں اُس کی زندگی کے شاید وہ سب سے سیاہیل تھے۔۔۔۔۔ جب اُس کی ملاقات اپنے کلاس فیلو اکرام حنیف سے



ہوئی تھی۔۔۔ اکرام حنیف دیکھنے میں بے پناہ وجیہہ اور خوش شکل انسان تھا۔۔۔ وہیں ثمنینہ بھی کسی سے کم نہیں تھی۔۔۔۔۔

بہت جلد اکرام حنیف کی کوشش کی وجہ سے دونوں کے درمیان محبت کا رشتہ استوار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ نادان لڑکی محبت کی آڑ میں اکرام حنیف کی آنکھوں میں چھپی لالچ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ اکرام حنیف اُس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر ثمنینہ اچھے سے جانتی تھی چاہے جتنی چاہے اُس کے پیرنٹس اُس سے محبت کرتے ہوں۔۔۔ مگر وہ اُس کی اکرام سے شادی کے لیے کسی قیمت پر نہیں مانیں گے۔۔۔۔۔

مگر وہ اکرام حنیف کی محبت سے کسی صورت دستبردار نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اور یہیں وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بہت بڑی بے وفائی کر گئی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے اکرام سے کورٹ میرج کا کہا تھا۔۔۔۔۔ مگر اکرام اُس کے پیرنٹس کو ناراض کر کے شادی کرنے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔ بظاہر وہ یہ سب بول

کر ثمنینہ کے سامنے اچھا بن رہا تھا مگر درپردہ سچ یہی تھا کہ وہ خالی خولی ثمنینہ کو حاصل نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ اُسے تو صرف ثمنینہ کے پیرنٹس کی بے پناہ دولت سے پیار تھا۔۔۔۔ جو ثمنینہ سے شادی کے بعد اُسی کے نام آنی تھی۔۔۔۔

ثمنینہ اکرام کے منہ سے اپنے پیرنٹس کا اتنا احساس سن کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر وہ اچھے سے جانتی تھی ایسے اُس کے پیرنٹس کبھی بھی اکرام سے اُس کی شادی کے لیے نہیں مانیں گے۔۔۔۔

اگر وہ دونوں نکاح کر کے اُس کے والدین کے پاس جائیں گے تو تب وہ اُنہیں قبول کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر پائیں گے۔۔۔۔

اکرام حنیف ثمنینہ کی بات سے متفق ہوتا راضی ہو گیا تھا۔۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ دونوں نکاح کر کے ثمنینہ کے پیرنٹس کے پاس پہنچے اُن کاری ایکشن اُن کی سوچ کے بالکل برعکس نکلا تھا۔۔۔۔ ثمنینہ کے والدین بیٹی کے ہاتھوں پورے زمانے کے سامنے اپنی عزت ایسے اچھالے جانے پر اُسے

معاف کرنے کا ظرف نہیں رکھ پائے تھے۔۔۔ اُن کے وہم و گمان میں  
 بھی نہیں تھا کہ اُن کی ناز و پلی بیٹی اُن کی بے پناہ محبت کا یہ صلہ دے  
 گی۔۔۔ اُنہوں نے اپنے دل کو پتھر کرتے نہ صرف ثمنینہ کو گھر سے نکال  
 دیا تھا۔۔۔ بلکہ اپنی جائیداد سے بھی عاق کر دیا تھا۔۔۔  
 جو بات ثمنینہ سے بھی زیادہ اکرام پر گراں گزری تھی۔۔۔ اُسے ثمنینہ سے  
 تو کبھی محبت رہی ہی نہیں تھی۔۔۔ اُسے تو ثمنینہ کی دولت سے محبت  
 تھی۔۔۔ مگر اب جو بھی تھا اُسے ثمنینہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جانا پڑا  
 تھا۔۔۔

وہ جو اُس کے سامنے اپنے خاندان اور دولت کی نجانے کیا کیا باتیں کرتا  
 تھا۔۔۔ اُس کا ایک گندے سے محلے کی تنگ گلی میں واقع چھوٹا سا بوسیدہ گھر  
 دیکھ ثمنینہ بیگم کے اصل ہوش تب ٹھکانے آئے تھے۔۔۔ اور ساتھ ہی  
 اکرام کا بد صورت ہوتا رویہ رہے سہے پول بھی کھول گیا تھا۔۔۔  
 ثمنینہ کو اپنے ماں باپ کا دل دکھانے کی بہت بڑی سزا ملی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ اُس پر اکرام کی غلط سرگرمیوں میں انوالو ہونے کے انکشافات بھی ہونے لگے تھے۔۔۔ اکرام کے ساتھ رہتے شمینہ کی زندگی کسی عذاب سے کم نہیں تھی۔۔۔ وہ اُسے دن کے وقت مارتی سیٹا اور رات کو اُس سے اپنی ہوس پوری کرنے پہنچ جاتا۔۔۔

شمینہ کو کسی نامحرم پر اعتبار کرنے کی بہت سنگین سزا ملی تھی۔۔۔ اُس کے لیے اُس دوزخ میں رہنا ناممکن ہو گیا تھا۔۔۔ یہاں سے بھاگ جانے کا فیصلہ اُس نے اُس وقت کیا تھا۔۔۔ جب وہ اُمید سے تھی۔۔۔ مگر اکرام اُسے پیٹتے وقت اس بات کا خیال بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔ شمینہ اپنی کوک میں پلنے والے بچے کی زندگی بچانے کی خاطر ایک دن خاموشی سے اکرام کی دوزخ سے نکل آئی تھی۔۔۔

اپنے گاؤں، اپنے ماں باپ کی حویلی پہنچنے تک اُس کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔۔۔ اپنی بیٹی کی ایسی حالت دیکھ اُس کے ماں باپ کا کلیجہ باہر



نکل آیا تھا۔۔۔ اُسے فوری ہاسپٹل پہنچایا گیا تھا۔۔۔ مگر ثمنینہ زنجیشہ کو جنم دیتے اپنی زندگی سے نادم وہیں دم توڑ گئی تھی۔۔۔

بیٹی کی جوان موت کا دکھ اُس کے والدین کے لیے بہت بھاری تھا۔۔۔ انہوں نے اکرام کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ نجانے کہاں روپوش ہو گیا تھا۔۔۔ انہوں نے اپنی نواسی کو سینے سے لگاتے اُس میں اپنی لاڈلی بیٹی کی شبیہ تلاش کی تھی۔۔۔ مگر ثمنینہ کا دکھ انہیں آہستہ آہستہ کھانے لگا تھا۔۔۔

جب انہیں دنوں اُن کا دکھ کم کرنے کے لیے اللہ کی جانب سے حج کا بلاوا آیا تھا اُن کے لیے۔۔۔۔

وہ دونوں زنجیشہ کو شمسہ بیگم کی جھولی میں ڈالتے حج پر روانہ ہوئے دوبارہ کبھی نہ لوٹنے کے لیے۔۔۔ حج کے دوران ایک بس ایکسیڈنٹ میں اُن دونوں کا انتقال ہو گیا تھا۔۔۔

ثمینہ کے والد جاتے وقت اپنی ساری جائیداد زینشہ کے نام وصیت کر گئے تھے۔۔۔ اور اُس کی کسٹڈی بھی ملک فیاض کو سونپ گئے تھے۔۔۔۔۔

آزمیر کو شروع سے وہ گلابی گالوں والی گڑیا بہت پیاری تھی۔۔۔ وہ ہمیشہ اُس کے معاملے میں بہت پروٹیکٹور ہاتھ تھا۔۔۔۔۔

اکرام حنیف نے پہلے بھی ایک دو بار زینشہ کو لینے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر ہر بار اُسے منہ کی کھانی پڑی تھی۔۔۔ لیکن اس بار وہ بہت ہی ناپاک ارادوں کے ساتھ اپنے آپ کو مزید طاقتور بنا کر آیا تھا۔۔۔ اُس کے لالچ نے ایک ہنستا بستہ گھرانہ تباہ کر دیا تھا۔۔۔ مگر اُس میں کمی ابھی بھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@

یہ۔۔۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔ آپ اس گاڑی میں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"

زینشہ حیرت و بے یقینی کی کیفیت سے نکلتی بامشکل بول پائی تھی۔۔۔۔۔

تمہارے گھر والوں کی عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے اُس کے لیے میں کچھ " نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ مگر میرے ہوش و حواس پوری طرح سلامت ہیں اس لیے میں تمہیں اتنے خطرے کے ساتھ رات کے اس پہر کسی گارڈ کے ساتھ اکیلا تو بالکل بھی نہیں بھیج سکتا۔۔۔۔۔

زوہان بنا اُس کی جانب دیکھے روڈ پر نظریں گاڑھے سرد لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ تو بے یقینی سے اُسے تکے گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ جو سمجھ رہی تھی کہ زوہان ثمن کے پاس چلا گیا ہے۔۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ زوہان اُس کی فکر میں ابھی تک یہیں پر تھا۔۔۔۔۔

یہ سوچ آتے ہی زنیشہ کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔۔۔۔۔ جب اچانک زوہان نے گاڑی کو بریک لگاتے روڈ کے کنارے روکا تھا۔۔۔۔۔ "کک کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟؟"

اتنی زور سے بریک لگانے پر زنیشہ کا سراگلی سیٹ کی بیک سے ٹکرا گیا  
تھا۔۔۔

"آگے آؤ۔۔۔۔۔"

زوہان نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ آن لاک کیا تھا۔۔۔ جس کے لیے انکار کا  
سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ زنیشہ جانتی تھی اگر وہ انکار کرتی تو زوہان  
نے اُسے زبردستی اٹھا کر اپنے ساتھ آگے بیٹھا لینا تھا۔۔۔ اس لیے وہ بنا وقت  
ضائع کیے شرافت سے خود ہی اتر آئی تھی۔۔۔

"آپ نے حسیب پر حملہ کروایا ہے نا؟؟؟؟"

زنیشہ اُس کے مقابل بیٹھتی رُخ اُس کی جانب موڑ گئی تھی۔۔۔

"جب پتا ہے تو پوچھ کیوں رہی ہو؟؟؟"

مجال ہے جو وہ اُسے سیدھے طریقے سے کسی بات کا جواب دے دے۔۔۔۔

"اگر لالہ کو پتا چل گیا تو وہ آپ کو چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔۔"

زنیشہ تنک کر بولتی وارن کر گئی تھی۔۔۔۔



اچھا اب تک کیا بگاڑ پایا ہے تمہارا بھائی میرا۔۔۔۔۔ جواب کچھ کرے"  
"گا۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی بچکانا بات پر استہزیہ ہنسا تھا۔۔۔  
اُس کی بات لمحہ بھر کو زینشہ کو بھی اُلجھا گئی تھی۔۔۔۔۔ واقعی یہ سچ تھا کہ  
آز میر جو کسی کی چھوٹی سے چھوٹی گستاخی معاف نہیں کرتا تھا بہت ساری  
معاملات میں وہ زوہان کو معاف کر جاتا تھا۔۔۔۔۔  
زینشہ ہمیشہ اُن دونوں کے بیچ اُلجھ جاتی تھی۔۔۔ ایک طرف دونوں ایک  
دوسرے کے جانی دشمن بنے پھرتے تھے پھر وہیں دوسری جانب ایک  
دوسرے کے لیے اتنی رعایت زینشہ سمجھ نہیں پاتی تھی۔۔۔۔۔  
"آپ کو تو جانا تھا نا اپنی چہیتی ثمن خان کے پاس۔۔۔۔۔"

زینشہ اچانک خیال آتے ہی طنز یا لہجے میں اُس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
اُس کی بات اور انداز پر زوہان نظریں گھمائے اُس کی جانب دیکھنے پر مجبور ہوا  
تھا۔۔۔۔۔ وہ کب سے اُسے دیکھنے سے گریز برت رہا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ اُس

اُس نے بہت مشکل سے خود کو لمحوں کے سحر میں بہکنے سے روک رکھا تھا۔۔۔۔۔

تم اتنی جیس کیوں ہوتی ہو دشمن سے۔۔۔۔۔ اتنی اچھی لڑکی ہے۔"

زوہان نے زینشہ کی جانب سے فوراً نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔ جس کے  
رخسار جلن اور غصے کے ساتھ ساتھ ٹھنڈ کی وجہ سے بھی لال ہو چکے  
تھے۔۔۔ کیونکہ اُس نے اپنی سائیڈ کی ونڈ واہن کر رکھی تھی۔۔۔ جس  
سے آتی ٹھنڈی ہوا اب اُسے کپکپکانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔  
زوہان نے خاموشی سے ہاتھ بڑھاتے ونڈو بند کر دی تھی۔۔۔ زینشہ بنا  
ہلے خاموشی سے بیٹھی رہی تھی۔۔۔ اُسے زوہان کے منہ سے شمن کی تعریف

بہت بُری لگی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ سخت قسم کی ناراضگی کا اظہار کرتی اُس سے اب مزید کوئی بھی بات کرنے کا ارادہ ترک کر چکی تھی۔۔۔۔۔  
 زوہان کو اُس کا پھولا چہرہ بہت کیوٹ لگا تھا۔۔۔۔۔

تم سے شادی کرنے کا مقصد ہی یہی ہے۔۔۔ کہ پھر میں جلدی سے ثمن " سے دوسری شادی کر لوں۔۔۔۔۔

زوہان نے زینشہ کے اس کیوٹ سے غصے کا مزید ہوا دی تھی۔۔۔ جس کے بعد وہ مزید تپ بھی گئی تھی۔۔۔۔۔

زینشہ نے بنا اُس کے ڈرائیونگ کرنے کا لحاظ کرتے اُس کی جانب مڑتے اُسے کالر سے دبوج کر اُس کا رخ اپنی جانب موڑتے اُس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔۔۔ زوہان نے گاڑی کی سپیڈ سلو کرتے بنا کوئی مزاحمت کیے اپنے آپ کو اُس کی گرفت کے کھنچاؤ کے آگے ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

اُس کے لیے زینشہ کا یہ غصے بھرا روپ بہت ہی نیا اور دل فریب تھا۔۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو۔۔۔۔۔ میری امانت میں جو خیانت آپ کر رہے ہیں اُس کے "  
 " لیے کبھی معاف نہیں کروں گی آپ کو۔۔۔۔۔"

زنیشہ کمزور لمحے کے زیر اثر دونوں کے درمیان موجود ہر گریز بھلائے چہرا  
 اُس کے چہرے کے قریب کیے۔۔۔۔۔ نم آلود لرزتی پلکوں، غصے اور اُس کی  
 نزدیکی کی وجہ سے کپکپاتے ہونٹوں سے بولتی زوہان کو مسمرائز سا کر گئی  
 تھی۔۔۔۔۔

وہ بنا ہلے ساکت سا اُس ساحرہ کے سحر میں جکڑا اُس کی دلفریب خوشبو اپنی  
 سانسوں میں اُتارتا اُسکے اتنے قریب ہونے کے باوجود خود کو اُس سے دور  
 رکھے وہ خود پر کتنی مشکل سے ضبط کیے بیٹھا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔  
 اِس لڑکی کے حواس ٹھکانے لگانے کے لیے زوہان اب پہلے سے زیادہ جلدی  
 اِس کے تمام جملہ حقوق اپنے نام لکھوانے کا سوچ چکا تھا۔۔۔۔۔  
 اب یہ کام اُسے کچھ دنوں کے اندر اندر ہی کرنا تھا۔۔۔۔۔



زنیشہ زوہان کی آنکھوں کے بدلتے تیور دیکھ پیچھے ہٹ چکی تھی۔۔۔۔۔ مگر  
 زوہان ابھی اس لمحے کی خوبصورتی سے باہر نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔  
 "کیا ہوا زنیشہ میرا صرف اتنا ہی تھا تمہارا غصہ۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے دور ہو جانے پر بد مزاج سا ہوا تھا۔۔۔۔۔  
 مگر زنیشہ نے اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ جذباتی ہو کر  
 ہمیشہ ایسا ہی کچھ اُلٹا سیدھا کر جاتی تھی۔۔۔۔۔  
 اب بھی اُسے اپنی تھوڑی دیر پہلے سرزد کی جانے والی حرکت پر شرمندگی  
 ہوئی تھی کہ نجانے زوہان اُس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا۔۔۔۔۔ وہ اتنی  
 مری جا رہی ہے اُس کے لیے۔۔۔۔۔

باقی کے راستے دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
 "میرا انتظار کرنا۔۔۔۔۔ بہت جلد تمہیں اپنے نام لگوانے آؤں گا۔۔۔۔۔"

زوہان میران پیلس کے مین گیٹ کے سامنے گاڑی روکتا اُس کی ٹھوڑی  
 تھام کر رُخ اپنی جانب موڑتا پر یقین لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اُس کی گھمبیر  
 سرگوشی پر زنیثہ کی دھڑکنوں کا رقص بڑھاتا تھا۔۔۔۔  
 زنیثہ نے بامشکل لرزتی پلکیں اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ مگر وہ  
 زیادہ دیر اُس شتمگر کی مقناطیسی آنکھوں میں دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔  
 اور اگلے ہی لمحے ڈوراوپن کرتی گاڑی سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔  
 زوہان کی وارفتگی بھری نگاہوں نے اُس کے گیٹ کے اندر انٹر ہونے تک  
 اُس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔  
 گاڑی سے نکل کر اُس نے اپنے سامنے پوری شان سے کھڑے میران پیلس  
 کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جس کے مکینوں سے اُس کے بہت سارے حساب  
 نکلتے تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@

حاعفہ واپس آچکی تھی۔۔۔ مگر اُس کا دل وہیں آڑ میر میران کے پاس ہی کہیں رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

اُس پر نظر رکھنے والے آدمیوں کو بھی حاعفہ کی اس مشن میں کامیابی کے بارے میں علم ہو چکا تھا۔۔۔ جس کو اپنے باس تک پہنچانے کے بعد حاعفہ کو اب اس نائٹ کا دی اینڈ کرنے کا کہا گیا تھا۔۔۔۔۔

مگر جو اینڈ حاعفہ کو پتا چلا تھا وہ سنتے حاعفہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

اُسے آڑ میر سے نہ صرف نکاح کرنا تھا۔۔۔ بلکہ اُس کے بعد اُسے اُس کے دشمنوں تک بھی لے کر آنا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ نے یہ سنتے فوری انکار کیا تھا۔۔۔ آڑ میر کو نقصان پہنچانے سے پہلے وہ خود مر جانا پسند کرتی تھی۔۔۔۔۔

مگر یہاں بات اُس کی نہیں اُس کی بہن کی تھی۔۔۔ اُس کے انکار کے جواب میں اُنہوں نے ماورا کو شوٹ کرنے کی دھمکی دی تھی۔۔۔ اگر حاعفہ

اُن کی بات نہ مانتی تو وہ ماورا کو ایک پل کے لیے بھی زندہ نہ

چھوڑتے۔۔۔۔۔

حاعفہ اپنی زندگی کے بہت بڑے امتحان میں پھنس چکی تھی۔۔۔۔۔ ایک طرف اُس کا واحد خونی رشتہ اُس کی بہن تھی تو دوسری جانب اُس کی سانسوں میں بستا، اُس کی دھڑکنوں کا امین آثمیر میران تھا۔۔۔۔۔ جس پر حاعفہ نور مرتی تھی اُسے بھلا کیسے وہ اپنے ہاتھوں نقصان پہنچا سکتی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا دماغ سوچ سوچ کر ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ مگر ابھی تک کوئی سراہا تھ نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

"اماں سائیں۔۔۔۔۔ اماں سائیں کہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔؟"

زنیشہ شمسہ بیگم کو پکارتی اُن کے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"اماں سائیں کہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔"



زنیشہ خالی واش روم چیک کرتی واپس پلٹی تھی۔۔۔ جب اُس کی نظر آدھ کھلی الماری پر پڑی تھی۔۔۔۔

الماری بند کرنے کی نیت سے جیسے ہی وہ آگے بڑھی اُس کی نظر الماری کے اندر کھلے لاکر پر پڑی تھی۔۔۔ جو نا صرف کھلا ہوا تھا۔۔۔ بلکہ اُس میں سے کچھ کاغذات بھی باہر نکلے پڑے تھے۔۔۔

زنیشہ بنائے کاغذات پر غور کیے تمام چیزیں لاکر میں رکھنے لگی تھی۔۔۔ جب اچانک اُس کے ہاتھ سے ایک تصویر چھوٹ کر نیچے گری تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے جیسے ہی تصویر اٹھا کر سیدھی کی تصویر میں موجود دونوں نفوس کو دیکھ اُس کو گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔ شمسہ بیگم کے ارد گرد وہ دو پندرہ سولہ سالہ لڑکے

آزمیر اور زوہان تھے۔۔۔۔ زنیشہ پہلے بھی اُن کی ایک دو بچپن کی تصویریں دیکھ چکی تھی۔ اس لیے اُسے پہچاننے میں مشکل پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

مگر دونوں کا ایک ہی فریم میں شمسہ بیگم کے ساتھ ہونا اُسے ٹھٹھکا گیا تھا۔۔۔

تجسس کے ہاتھوں مجبور اُس نے جلدی سے لاکر میں رکھے کاغذات نکالے  
تھے۔۔۔۔ جس میں موجود بے فارم پر لکھے ریکارڈ کو دیکھتے زنیثہ کا دماغ  
چکر اگیا تھا۔۔۔۔

آزمیر اور زوہان سوتیلے بھائی تھے۔۔۔۔ زنیثہ لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔  
اُن دونوں کی مائیں مختلف تھیں۔۔۔۔ مگر وہ دونوں ملک فیاض کا خون  
تھے۔۔۔۔۔ زنیثہ سے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔۔ یہ  
حقیقت بہت بڑی تھی اُس کے لیے۔۔۔۔۔  
جب اپنے پیچھے سنائی دیتی قدموں کی آہٹ پر وہ پلٹی تھی۔۔۔۔۔

زنیثہ نے پلٹ کر پیچھے کھڑی شمسہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جو اُس کے  
ہاتھ میں موجود چیزیں دیکھ چکی تھیں۔۔۔۔۔ زنیثہ کے چہرے پر زلزلوں

کے سے آثار تھے۔۔۔ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زوہان اور  
آزمیر بھائی ہیں۔۔۔۔

وہ ساکت و صامت کھڑی شمسہ بیگم کو خالی خالی نظروں سے دیکھ رہی  
تھی۔۔۔

اگر وہ دونوں بھائی تھے تو پھر آخر ایسا کیا تھا اُن کے بیچ جو اتنی نفرت کا باعث  
بن رہا تھا۔۔۔۔

"اماں سائیں۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے ہونٹ پھڑپھڑائے تھے۔۔۔۔

وہ مزید کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔ گہرے صدمے میں تھی وہ۔۔۔۔۔

اُسے اپنے حقیقی ماں باپ کے بارے میں آزمیر بہت پہلے بتا چکا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر نہیں چاہتا تھا کہ اکرام حنیف زنیشہ کی لاعلمی کا فائدہ اٹھا کر اُسے اپنے

فریب میں پھنسالے۔۔۔۔۔ اس لیے اُس نے زنیشہ کو اُس کے پیرنٹس کی

ساری سچائی بتادی تھی۔۔۔۔۔ جسے سن کر زنیشہ بہت روئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اتنے

گھٹیا اور لالچی شخص کا خون تھی۔۔۔ یہ قبول کرنا اُس کے لیے بہت مشکل رہا تھا۔۔۔۔۔

اپنی ماں پر ہوئے ظلم اُس کو خون کے آنسوؤں لگتے تھے۔۔۔ لیکن ہمیشہ کی طرح وہاں پر بھی اُسے آثمیر اور باقی گھر والوں نے سنبھال لیا تھا۔۔۔ اُس کے پاس ہمیشہ ان پیارے اور مہربان رشتوں کا سائبان رہا تھا۔۔۔۔۔

جتنی محبت اُن دونوں بہن بھائی میں تھی۔۔۔۔۔ آج کل کے دور میں خون کے رشتوں میں بھی نہیں پائی جاتی تھی۔۔۔۔۔ ساری سچائی میں یہی ایک بات تھی جس نے زینیشہ کے دل کو تھوڑی بہت آسودگی بخشی تھی۔۔۔۔۔

اُسے دکھ تو اس بات کا ہو رہا تھا۔۔۔ کہ زوہان اسی گھر کا خون ہونے کے باوجود یہاں کہ ہر فرد خاص کر اپنے اکلوتے بھائی آثمیر سے اتنی نفرت کیوں کرتا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنوں کے بچے رہنے کے بجائے اکیلے رہنے کو ترجیح... کیوں دیتا تھا؟؟؟



سالوں پہلے آخر ایسا کیا ہوا تھا۔۔۔ جس نے زوہان کے دل میں اپنے خونی  
رشتوں کے لیے اتنی نفرت بھر دی تھی۔۔۔

یہ سب سوچتے زنیثہ کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔  
دو سگے بھائی بھلا ایک دوسرے کے جانی دشمن کیسے ہو سکتے تھے؟ جو ایک  
دوسرے کو تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے  
تھے۔۔۔۔

اکثر بھائیوں کے درمیان اختلاف ہوتے تھے۔۔۔ مگر اتنی نفرت کیونکر  
پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔

اماں سائیں یہ سب کیا ہے؟.... آٹمیر لالہ اور ملک زوہان بھائی "  
ہیں۔۔۔۔ کیا گھر کے باقی بھی یہ بات جانتے ہیں۔۔۔۔ اور زوہان کیوں  
سب سے اتنی نفرت کرتے ہیں۔۔۔۔ اور یہاں کے سب لوگ بھی  
"انہیں پسند نہیں کرتے۔۔۔۔ پلیز مجھے اس کا سارا سچ بتادیں۔۔۔۔"

زنیشہ آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب لیے شمسہ بیگم کے سامنے گٹھنے کے بل بیٹھتی رو پڑی تھی۔۔۔۔۔

زوہان اور آثمیر دونوں بھائی اور ملک فیاض کے بیٹے ہیں۔۔۔ آثمیر "زوہان سے چھ مہینے بڑا ہے۔۔۔۔۔ زوہان میرا اور فیاض صاحب کا بیٹا نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ فیاض صاحب کی دوسری بیوی تحریمہ بیگم کا بیٹا ہے۔۔۔۔۔ جن کی عرصہ پہلے ڈیٹھ ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ گھر کے سب بڑے یہ بات جانتے ہیں، آثمیر اور زوہان کے علاوہ باقی سب بھی اس حقیقت کے معاملے میں آپ کی طرح انجان ہی تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس سے زیادہ میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔۔۔۔۔ آثمیر اور زوہان دونوں کی جانب سے سختی سے کہا گیا ہے کہ آپ کو اس بارے میں کچھ بھی پتا نہیں چلنا چاہیے۔۔۔۔۔ اب اگر اتفاقاً آپ کو میری کسی لاپرواہی سے آدھا سچ پتا چل گیا ہے۔۔۔۔۔ تو آپ کو مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا کہ اسے بھی دل میں چھپا کر رہیں گی۔۔۔۔۔ اُن دونوں

یا کسی کے سامنے ظاہر نہیں کریں گی۔۔۔۔ کہ آپ اس بارے میں جان چکی  
"ہیں۔۔۔۔"

شمسہ بیگم کی بات پر زینشہ نے الجھی ناراض نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا  
تھا۔۔۔۔

کیا ہوتا جو بتا دیتیں اُسے۔۔۔۔

اُن کا سنجیدہ اور دو ٹوک انداز دیکھ وہ مزید ضد نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔ اُن  
سے پراس کر تی وہ خاموشی سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔۔  
اُس کا دل چاہتا بھی جا کر اُن دونوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دے کہ آخر کیوں ہو تم  
دونوں اتنے پراسرار۔۔۔۔ اپنے اندر نجانے کتنے کتنے راز چھپائے اُس  
بچاری کو گھما رہے تھے۔۔۔۔

@@@@@@

سوات کی خوبصورت پہاڑیوں کے درمیان واقع اُس سرسبزے سے ڈھکے  
میدان میں اُن سب کے کمپس لگائے گئے تھے۔۔۔۔ ایک طرف بہتی

جھیل کا نیلا پانی صبح کے اُجالے میں بہتا دیکھنے والوں کے مزاج پر بہت  
خوشگوار اثر چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

ماورا نے اپنی زندگی میں اتنا حسین منظر نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔ اُن کے ساتھ  
یونیورسٹی کے کیفے کے سپیشل کک آئے ہوئے تھے۔۔۔۔ جنہوں نے  
یہاں اُن کے کھانے پینے کا سارا انتظام کرنا تھا۔۔۔۔  
ماورا کی شروع سے عادت تھی۔۔۔۔ وہ فجر سے پہلے ہی اُٹھ جاتی تھی۔۔۔۔  
اس وقت بھی وہ نماز پڑھتی بیلا کو جگاتی کیمپ سے باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔  
باہر ابھی نیم تاریکی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔ اندھیرا آہستہ آہستہ چھٹا ہر شے  
روشن کر رہا تھا۔۔۔۔ ماورا کو ہمیشہ سے یہ منظر دیکھنا بہت پسند تھا۔۔۔۔  
باہر ٹھنڈ بہت زیادہ تھی۔۔۔۔ ماورا نے شال کو اپنے گرد مزید اچھے سے لپیٹا  
تھا۔۔۔۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ  
سب لوگ ابھی سو رہے ہیں۔۔۔۔



ماور کی نظر کچھ فاصلے پر بنی زرا سی اونچی پہاڑی پر پڑی تھی۔۔۔ وہ چھوٹے  
چھوٹے قدم اٹھاتی اُس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ اور وہاں رکھے پتھروں پر  
آن بیٹھی تھی۔۔۔

یہاں بیٹھے اب وہ کیمپس سائیڈ کا سارا ویو با آسانی دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔  
ماور ان دلفریب مناظر میں گم ہو کر اپنی زندگی کی ساری تلخی بھلا دینا چاہتی  
تھی۔۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہو پارہا تھا۔ منہاج درانی کے ساتھ کل رات  
گزارے گئے پل اُس کے دماغ سے نکل ہی نہیں رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ جب  
بھی منہاج کی جانب سے اپنے دل کو سخت کر کے آگے بڑھ جانے کی  
کوشش کرتی وہ پھر اُسے اپنی محبت کے فریب میں الجھا کر واپس اُسی مقام پر  
لا پٹنٹا تھا۔۔۔

ماور اکوہر بار اُس پر اعتبار کرنے کے بدلے دکھ اوع افیت ہی ملی تھی۔۔۔۔ وہ  
سمجھ نہیں پارہی تھی کہ کیا اب بھی منہاج درانی اُس سے کوئی کھیل کھیل رہا  
تھا یا سچ میں وہ اپنے کیے پر نادام ہو کر اُس کی جانب سچے دل سے بڑھا تھا۔۔۔

ماورا کا دل ہمیشہ کی طرح منہاج کے حق میں ہی گواہی دے رہا تھا۔۔۔ مگر  
اُس کا دماغ ابھی تک فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

ماورا ان لا متناہی سوچوں پر سر جھٹکتی کیمپ سائیڈ پر ہوتی ہالچل کی جانب  
متوجہ ہوئی تھی۔۔۔ جہاں اب آہستہ آہستہ سٹوڈنٹس جاگ رہے تھے۔۔۔  
کچھ دیر بعد اُسے بیلا اپنی جانب آتی دیکھائی دی تھی۔۔۔  
صبح بخیر مائی مارنگ بیوٹی۔۔۔ کیا کہنے ہیں تمہارے۔۔۔ آج بھی "  
جلدی اٹھ گئی۔۔۔

بیلا اُس کی گلابی چھلکاتی شفاف جلد کو دیکھتی محبت بھرے لہجے میں بولی  
تھی۔۔۔

جس کے جواب میں ماورا ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

"منہاج کل رات کو ہی یہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔"

بیلا کی اگلی بات پر اُس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔

"تو میں کیا کروں...؟؟؟"

ماوراپہلے ہی اُس شخص کی کل رات کی بے باکیوں پر تپتی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ جو  
اُس کے دل و دماغ سے نکل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔ اب پھر بیلا کے منہ سے  
"اُس کا ذکر سن ماورا غصے سے بولی تھی۔۔۔۔۔"

تم رات کو جلدی سو گئی تھی۔۔۔۔۔ سب نے مل کر باہر بہت شغل  
لگایا۔۔۔۔۔ منہاج نے سپیشلی بہت انجوائے کروایا۔۔۔۔۔ اب تو نیچی کچی  
"لڑکیاں بھی اُس کی فین ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔"

بیلا اس وقت الگ موڈ میں ہی تھی۔۔۔۔۔ ماورا کی ناراضگی کی پرواہ کیے بغیر  
بولی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

تم اپنا منہ بند کرتی ہو یا میں تمہیں یہاں سے نیچے دھکا دے دوں۔۔۔۔۔"

ماورا دانت پیستی تپ کر بولی تھی۔۔۔۔۔

"او کے سوری۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔ اب نہیں کرتی۔۔۔۔۔"

بیلا اُسے سیریس ہوتا دیکھ جلدی سے بات وہیں ختم کر گئی تھی۔۔۔۔۔

یہ جگہ کتنی خوبصورت ہے نا۔۔۔ میرا تو دل چاہ رہا ہمیشہ کے لیے یہیں رہ " جاؤں۔۔۔

ماورا ایک جذب کے عالم میں آنکھیں موندے بولی۔۔۔  
سہی کہہ رہی ہو یا۔۔۔۔ اور یہ جنگلی پھول کتنے خوبصورت " ہیں۔۔۔۔

بیلا بھی انہیں احساسات کے زیر اثر بولی۔۔۔  
ہاں میں کب سے انہیں ہی دیکھ رہی ہوں۔۔۔ بہت خوبصورت ہیں " یہ۔۔۔۔

ماورا کی نظریں اُن پر پل پھولوں پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔ جو مزید اُوپر موجود تھے۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی باتوں میں اتنی مگن بیٹھی تھیں۔۔۔ کہ اپنے قریب آتے  
اُسامہ کو نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔ اُسامہ منہاج کے مخالف گروپ کا ممبر  
تھا۔۔۔ جو منہاج کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔۔



ہائی گرلز۔۔۔۔۔ گڈ مارننگ۔۔۔۔۔ کیا میں ان پھولوں کو وہ پھول لا کر " دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔

اُسامہ کی مسکراتی آواز پر وہ دونوں اُس کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔۔۔  
"یس شیور۔۔۔۔۔ ہمیں بہت اچھا لگے گا۔۔۔۔۔"

بیلا اُسامہ کی بات کے جواب میں اُس سے بھی زیادہ خوش اخلاقی سے بولتی  
اُسامہ سمیت ماورا کو بھی حیران کر گئی تھی۔۔۔۔۔

اُسامہ خوش ہوتا اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ جب ماورا نے پیچھے سے اُسے  
کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔۔۔۔۔

کیا ضرورت تھی یہ بکواس بولنے کی۔۔۔۔۔ پہلے کبھی پھول نہیں دیکھے تم " نے۔۔۔۔۔

ماورا دانت پیستی بہت ہی آہستہ آواز میں اُسے جھڑکتے بولی۔۔۔۔۔  
جب بیلا نے آنکھوں سے اشارہ کیمپس کے قریب کھڑے منہاج کی جانب  
کیا تھا۔۔۔۔۔ جو خون آشام نظروں سے اُسامہ کو گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

"بیلا یہ کیا بے وقوفی ہے۔۔۔۔۔ تم نے جان بوجھ کر کیا یہ۔۔۔۔۔"

ماورا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر بیلا کے دماغ میں چل لیا رہا ہے۔۔۔۔۔

تم کیوں ڈر رہی ہو۔۔۔؟ منہاج درانی سے کس بات کا ڈر ہے۔۔۔۔۔ وہ"

کو نسا تمہارا ہنز بینڈ ہے۔۔۔۔۔ خود ہی کہا تھا نا اُسے۔۔۔ کہ وہ دنیا والوں کے سامنے تمہیں بیوی نہیں مانتا۔۔۔۔۔ میں اُس کی بات میں اُسے ہی اُلجھتے دیکھنا

"چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"

بیلا زیادہ ظاہر نہیں کرتی تھی۔۔۔ مگر منہاج کی وجہ سے ہر وقت ماورا کی نم رہنے والی آنکھیں اُسے بہت تکلیف دیتی تھیں۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو۔۔۔۔۔ نہیں جانتی وہ کتنا جنونی اور اُلٹے دماغ کا شخص ہے اُس"

نے ابھی سب کے سامنے اعلان کر بھی دینا ہے۔۔۔۔۔ میں ایسا کچھ نہیں

چاہتی جو تم کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔۔ اور نہ ہی کوئی خون خرابہ چاہیے

"مجھے۔۔۔۔۔"

ماورادور سے بھی منہاج کی آنکھوں میں ٹھاٹھیں مارتا آتش فشاں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔ منہاج اُس سے محبت کرتا تھا یا نہیں۔۔۔۔ مگر وہ اتنا جانتی تھی کہ منہاج اُس پر اپنا پورا حق مانتا تھا۔۔۔

اگر وہ اُسامہ کو اُسے پھول دیتے دیکھ لیتا تو نجانے کیا کر گزرتا۔۔۔۔ اس لیے اُسامہ کو پھول لیے واپس آتا دیکھ ماورا وہاں سے اُٹھ آئی تھی۔۔۔۔ منہاج ابھی بھی اُسی طرح اپنی جگہ کھڑا اُسے گھور رہا تھا۔۔۔۔ ماورا نے ایک بار نظریں اُٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔۔ منہاج کی لال آنکھیں اُسے اندر تک لرزنے پر مجبور کر گئی تھیں۔۔۔۔

وہ جلدی سے اُس کے قریب سے گزرتی اپنے کیمپ میں گھس گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حائفہ آفس نہیں گئی تھی۔۔۔ وہ اس وقت اپنے آپ کو آثمیر کا مجرم سمجھ رہی تھی۔۔۔ اور خود کو اُس کے سامنے جانے کے قابل تصور نہیں کر پارہی تھی۔۔۔

آثمیر کی اُسے دوبار کال آچکی تھی۔۔۔ مگر وہ چاہنے کے باوجود اٹینڈ نہیں کر پائی تھی۔۔۔ یہاں آنے سے پہلے اُس نے بالکل بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایسی سچویشن میں بھی پھنس سکتی ہے۔۔۔

آثمیر جیسا محبت کرنے والا وفادار اور عزت دار مرد ملنا خوش قسمتی کی بات تھی۔۔۔ لیکن وہ خوش قسمت ہو کر بھی بد نصیب ہی ٹھہری تھی۔۔۔۔۔ نہیں میں آثمیر کو نہیں کھوسکتی۔۔۔ ابھی بھی وقت ہے۔۔۔ میں اُنہیں "سب کچھ سچ بتا دوں گی۔۔۔ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ میری مجبوری سمجھیں گے۔۔۔ اور مجھے میرے سچ کے ساتھ قبول بھی کریں گے۔۔۔"



حاعفہ اپنے دل کی سنتی آخر کار ایک فیصلے پر آن پہنچی تھی۔۔۔ آٹمیر میران کو کھونا کا تصور ہی اُس کی سانسیں چھیننے کے لیے کافی تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی اگر اُس نے اُن لوگوں کی بات مان کر مزید آٹمیر کے جذبات کے ساتھ کھیلتے اُسے اتنا بڑا دھوکا دیا، اُس کی جان کو خطرے میں ڈالا تو آٹمیر اُسے کسی صورت معاف نہیں کرے گا۔۔۔ آٹمیر کے ساتھ رہتے وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے اپنی گالوں پر لڑھک آئے آنسو صاف کرتے آٹمیر کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کال ملاتی۔۔۔ اُسے واٹس ایپ پر ایک نوٹیفیکیشن ریسپو ہوا تھا۔۔۔

حاعفہ نے جیسے ہی اُس پر کلک کیا ماورا کی بہت ساری تصویریں سکرین پر اُس کے سامنے اوپن ہوئی تھیں۔۔۔ ماورا اُسے ایک پتھر پر بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔ جس کے عین سر پر گن کالال نشانہ واضح طور پر دیکھائی دے رہا

تھا۔۔۔۔۔ صرف ایک جگہ ایسا نہیں تھا۔۔۔ مختلف تصویروں میں ماورا کے جسم کے مختلف حصوں پر یہی نشان نظر آرہا تھا۔۔۔

حاعفہ یہ سب دیکھ کر تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔۔۔ اُسے لگا تھا جیسے کسی نے اُس کے سینے میں خنجر پیوست کر دیا ہو۔۔۔۔۔

حاعفہ ساکت نگاہوں کے ساتھ اُن تصویروں کو گھور رہی تھی۔۔۔ جب اسی انجان نمبر سے اُسے کال آنے لگی تھی۔۔۔۔۔ حاعفہ نے کانپتے ہاتھوں سے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔۔۔

یہ تصویریں بھیجنے کا مقصد تمہیں یہ بتانا تھا کہ تمہاری بہن ہمارے نشانے " پر ہے۔۔۔۔۔ ہم سے زرا بھی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو پہلے تمہاری بہن جان سے جائے گی اور پھر تم۔۔۔۔۔

تمہارے اُس محبوب نے تو ویسے بھی نہیں بچنا۔۔۔۔۔ تو کیوں خود کو اور اپنی بہن کی زندگی داؤ پر لگا رہی ہو۔۔۔۔۔ عقل مندی کا ثبوت دیتے وہی "کرو۔۔۔۔۔ جو ہم کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

کال بند ہو چکی تھی۔۔۔ مگر حاعفہ ابھی ابھی اُسی طرح فون کان سے لگائے  
کھڑی تھی۔۔۔۔

اُس کی ایک ایک حرکت نوٹ ہو رہی تھی۔۔۔ حاعفہ کے پاس اُن لوگوں کی  
بات ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔

اپنے دل کا خون کرتے اُس نے مرے مرے ہاتھوں سے آڑمیر کو کال ملائی  
تھی۔۔۔۔ جو اُس کی پہلی بیل پر ہی اُٹھالی گئی تھی۔۔۔۔

حاعفہ۔۔۔۔ کہاں ہو تم؟؟؟ تم ٹھیک ہو؟؟؟... میری کال کیوں نہیں پک  
"کر رہی۔۔۔۔ میں صبح سے کتنی بار اُٹرائے کر چکا ہوں۔۔۔۔"

آڑمیر اُس کی کچھ سنے بنا بے قراری سے بولا تھا۔۔۔ وہ اس وقت میراں  
پیس میں موجود تھا۔۔۔ ورنہ کب کا حاعفہ کے پاس پہنچ چکا ہوتا۔۔۔۔

یہ لڑکی آہستہ آہستہ اُس کی رگوں میں ایک نشے کی طرح اُترنے لگی  
تھی۔۔۔۔ جس کے بغیر اُس کا رہنا کافی مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔ وہ خود بھی

حیران تھا آخر کب، کہاں اور کیسے حاعفہ اُس کے لیے اتنی امپورٹنٹ ہو گئی تھی کہ وہ اُس کے حسین تصور سے نکل ہی نہیں پارہا تھا۔۔۔  
 اُس کا کال پک نہ کرنا آثمیر کو کس قدر پریشان کر گیا تھا۔۔۔ اب تو وہ آفس سے کسی کو حاعفہ کی طرف بھیجنے ہی والا تھا۔۔۔  
 "میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

حاعفہ اپنی آنکھوں سے اُڈ آتے آنسوؤں کے سیلاب پر قابو پاتے بامشکل یہ جملہ ادا کر پائی تھی۔۔۔

حاعفہ تم رور ہی ہو۔۔۔؟ مجھے بتاؤ کیا وہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔؟ میں "  
 "آؤں تمہارے پاس۔۔۔"

آثمیر کو ایک سیکنڈ لگا تھا تصدیق کرنے میں کہ وہ رور ہی ہے۔۔۔ وہ رات کے آٹھ بجے بھی اُس کے لیے گاؤں سے آنے کو تیار ہو گیا تھا۔۔۔



حاعفہ کا دل چاہا تھا اس مہربان انسان کے سامنے اپنے دل کا سارا دکھ کھول کر رکھ دے۔۔۔۔ جس کے ساتھ وہ زندگی کا سب سے بڑا دکھ کا کرنے جا رہی تھی۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کو آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں " "نے اس وقت آپ کو کچھ کہنے کے لیے کال کی ہے۔۔۔۔ حاعفہ اپنے بھیکے لہجے پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔ میں آپ ہی کو تو سن رہا ہوں محترمہ۔۔۔ آپ پلیز بولیں کچھ۔۔۔ مجھے فکر " "ہو رہی ہے۔۔۔۔

آزمیر بے چینی سے روم میں چکر کاٹتا اس کے رونے پر اچھا خاصہ پریشان ہوا تھا۔۔۔

مجھے آپ سے شادی کرنی ہے۔۔۔ جلد از جلد۔۔۔ آپ کریں گے نا مجھ " سے شادی۔۔۔۔

یہ بات مکمل کرتے حاعفہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات جاری ہو چکی تھی۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب حاعفہ کی بات سنتے آثمیر کچھ پل تو کچھ سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اُس کے ہونٹوں پر اُڈ آنے والی مسکراہٹ بہت دلکش تھی۔۔۔۔

"یہ بات اتنے دکھی ہو کر اور آنسو بہا کر کہنے والی ہر گز نہیں تھی۔۔۔۔"

آثمیر کی مسکراتی دلکش آواز حاعفہ کی سماعتوں سے ٹکراتی اُس کی دھڑکنیں بڑھا گئی تھی۔۔۔

میں ابھی ابھی نکاح کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ اگر تم کہو تو آ جاؤں"

"ابھی۔۔۔۔"

آثمیر اُس کے رونے کی وجہ ابھی بھی نہیں سمجھ پایا تھا۔۔۔۔ لیکن اُس کا موڈ بہتر کرنے کے خیال سے شریر لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

"نہیں آپ آرام سے آئیں۔۔۔ میں انتظار کروں گی آپ کا۔۔۔۔"

حاعفہ بامشکل اپنی آواز میں خوشگواریت پیدا کرتے بولتی کال کاٹ گئی  
تھی۔۔۔۔

حاعفہ کا دل اس وقت خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ وہ بیڈ پر اوندھے منہ گرتی  
دھاڑے مار مار کر رو دی تھی۔۔۔۔

@@@@@@

زنیشہ کو جب سے یہ حقیقت پتا چلی تھی۔۔۔۔ وہ گم صم سی اپنے کمرے میں  
قید ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔۔ نہ کچھ کھا رہی تھی نہ پی رہی تھی۔۔۔۔

مسلسل دو گھنٹے ٹیرس پر کھڑے ہونے کی وجہ سے اس کو شدید ٹھنڈ لگ گئی  
تھی۔۔۔۔ پہلے ہی زہنی تھکاوٹ اتنی زیادہ تھی۔۔۔۔ اوپر سے ٹھنڈ لگ

جانے کی وجہ سے زنیشہ کو سخت بخار نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے ایسی ہی تھی۔۔۔۔ جب بھی پریشان ہوتی یا کسی پر غصہ ہوتی تو اس  
انسان کو کچھ کہنے یا لڑنے کے بجائے وہ خود کو ہی تکلیف پہنچاتی تھی۔۔۔۔

آج بھی اُس نے یہی کیا تھا۔۔۔ بجائے آثمیر اور زوہان سے لڑنے کے وہ  
خود کو ہرٹ کرنے لگی تھی۔۔۔۔

زنیشہ ٹیرس پر ہی بیٹھی اس وقت صرف ایک ہلکی سی شال اپنے گرد لپیٹے  
ٹھنڈ کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔ جب اُس اپنے روم کا دروازہ کھلنے اور  
آثمیر کے پکارنے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔  
"زنیشہ۔۔۔۔ گڑیا کہاں ہو آپ؟؟؟"

آثمیر زنیشہ کو پکارتا ٹیرس کا دروازہ کھلا دیکھ اُس طرف آیا تھا۔۔۔  
"زنیشہ واٹس رانگ و دیو۔۔۔۔ اتنی ٹھنڈ میں یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟؟"  
زنیشہ کو وہاں برف بنا دیکھ آثمیر کا میسٹر گھوما تھا۔۔۔۔ زنیشہ جو ہمیشہ آثمیر  
کے زراسا اونچا بولنے پر گھبرا جاتی تھی۔۔۔۔ اس بنا کوئی رد عمل دیئے ویسے  
ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔

یہ اُس کی شدید ناراضگی کا اظہار تھا۔۔۔۔



آزمیر ڈنر میں اُس کی غیر موجودگی نوٹ کرتا اُسے بلانے اُپر آیا تھا۔۔۔۔۔  
 مگر زینشہ کا یہ گم صم انداز اُسے ٹھٹھکا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ مزید اُسے کچھ بولے بنا  
 کندھوں سے تھا متا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔  
 ٹیرس کا دروازہ لاک کر کے پردے درست کرتا آزمیر اب پاس کھڑی اپنی  
 لاڈلی بہن کی جانب مڑا تھا۔۔۔۔۔ جو اُس سے اس وقت بہت خفا لگ رہی  
 تھی۔۔۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ زینشہ ضرور اُسی سے ناراض ہے ورنہ وہ کسی اور سے ناراضگی  
 پر اتنا لاؤڈری ایکشن نہیں دیتی تھی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟ یہ ناراضگی کا شدید اظہار کیوں کیا جا رہا تھا؟؟؟"

آزمیر اُس کے مقابل کھڑا ہوتا نرمی بھرے لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ  
 چاہے جتنا بھی سخت مزاج سہی مگر زینشہ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا  
 تھا۔۔۔۔۔

آزمیر کے اچھے مزاج کو دیکھتے زینشہ کچھ کہنے ہی والی تھی۔۔۔۔۔ جب اُسی لمحے شمسہ بیگم روم میں داخل ہوئیں۔۔۔۔۔ زینشہ کو تنبیہی نظروں سے گھور گئی تھی۔۔۔۔۔

زینشہ اُن پر جواباً ایک خفگی بھری نظر ڈالتی آزمیر کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جو تشویش کے عالم میں اُس کا خطرناک حد تک سُرخ پڑتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔۔۔ کیونکہ آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے۔۔۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے آپ نے مجھ سے بات تک نہیں کی۔۔۔۔۔ آپ کو صرف اپنا بزنس عزیز ہے۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے آپ مجھے بھول جاتے ہیں۔۔۔۔۔

زینشہ منہ بسور کر بات بناتے بولتی آزمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔۔۔ لیکن کہیں نہ کہیں وہ سمجھ گیا تھا کہ زینشہ اُس سے کچھ چھپا رہی ہے۔۔۔۔۔

میری گڑیا نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اُسے بھول سکتا ہوں۔۔۔۔۔ تم "میری زندگی کی بہت اہم ہستی ہو۔۔۔۔۔ میں نہ اس چہرے پر اُدا سی دیکھ سکتا ہوں۔۔۔۔۔ نہ ہی ان آنکھوں میں آنسو۔۔۔۔۔"

آزمیر زنیثہ کو اپنے ساتھ لگاتے بولتا اُس کی پیشانی پر بوسہ دے گیا تھا۔۔۔۔۔ جب آزمیر کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔ زنیثہ کی پیشانی دھکتے کوئلے کی طرح تپ رہی تھی۔۔۔۔۔ اور پورا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔۔۔ " زنیثہ کو بہت سخت بخار ہے۔۔۔۔۔ "

آزمیر اُسے اپنے حصار میں لیتا پریشانی سے بولا تھا۔۔۔۔۔ زنیثہ جواب تک بہت مشکل سے کھڑی تھی۔۔۔۔۔ آزمیر کا مضبوط سہارا پاتے ہی اُس نے جلتی آنکھیں موند لی تھیں۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم بھی پریشان سی قریب آئی تھیں۔۔۔۔۔ " زنیثہ گڑیا آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔ "

آزمیر اُس کا چہرہ اچھتھپاتے بے انتہا پریشانی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

اماں سائیں گاڑی نکلوائیں جلدی زینشہ کو ہاسپٹل لے کر جانا ہوگا"  
"ابھی۔۔۔۔۔"

زینشہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا سر آثمیر کے کندھے پر لڑھک گیا  
تھا۔۔۔۔۔ زینشہ کی یہ حالت دیکھ آثمیر کو اپنی آدھی دنیارکتی محسوس ہوئی  
تھی۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم تیز قدموں سے باہر نکل گئی تھیں۔۔۔۔۔  
آثمیر زینشہ کے گرد اپنی شال اچھے سے لپیٹتا اُسے اٹھائے باہر کی جانب  
بڑھا تھا۔۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @ @ @

زوہان نفیسہ بیگم سے ملنے مظفر آباد آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اُن کی طبیعت کچھ دنوں  
سے ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔۔ اس لیے وہ زبردستی اُنہیں ہاسپٹل لے آیا



تھا۔۔۔ وہ ویسے بھی باقاعدگی سے اُن کا منتہلی چیک اپ کرواتا رہتا تھا۔۔۔  
وہ اپنا یہ واحد پر خلوص رشتہ تھا کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اس وقت بھی وہ اُنہیں لیے ہاسپٹل سے نکل رہا تھا۔۔۔ جب اُس کی نظر  
وہاں آکر رکتی آثمیر کی گاڑی پر پڑی تھی۔۔۔

زوہان کو اُس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔۔ وہ نظریں پھیر کر وہاں سے  
ہٹنے ہی لگا تھا۔۔۔ جب اُس کی نظر آثمیر کی بانہوں میں موجود وجود پر پڑی  
تھی۔۔۔ زنیشہ پوری طرح ڈھکی ہوئی تھی۔۔۔ مگر اُس کے باوجود زوہان  
کم از کم زنیشہ میران کو پہچاننے میں غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

آثمیر راستے میں کھڑے زوہان کو صاف نظر انداز کرتا اندر کی جانب بڑھا  
تھا۔۔۔

زوہان زنیثہ کے معاملے میں کسی قیمت پر بھی سخت دل نہیں بن سکتا  
 تھا۔۔۔ آثمیر سے لاکھ اختلاف سہی مگر وہ زنیثہ کی خاطر اُس کے پیچھے گیا  
 تھا۔۔۔

"کیا ہوا زنیثہ کو۔۔۔؟؟"

زوہان تیز قدموں سے چلتا آثمیر تک پہنچا تھا۔۔۔ جہاں وہ زنیثہ کو سٹریچر  
 پر لیٹا چکا تھا۔۔۔

"سٹے اوے۔۔۔"

آثمیر زوہان کو وہاں دیکھ دبی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

"میں نے پوچھا زینشہ کو کیا ہوا ہے؟"

زوہان کی پریشان نظریں زینشہ پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جسے سٹرچر میں اندر لے جایا گیا تھا۔۔۔

تم ہوتے کون ہو میری بہن کے بارے میں کچھ بھی پوچھنے والے۔۔۔۔"

میں اُس کا خیال رکھنا اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔ دور رہو اُس سے ورنہ اچھا "نہیں ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔"

آزمیر زوہان کی جانب پلٹتے غرایا تھا۔۔۔

ہو نہ۔۔۔۔ اگر خیال رکھ سکتے ہوتے تو اُس حسیب جیسے گھامڑ کے ساتھ "

نکاح کروانے کی کوشش نہ کرتے اپنی بہن کا۔۔۔ جو خود اپنی حفاظت بھی "نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

زوہان بھی تپا تھا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے مقابل آنکھوں میں  
شعلوں کی سی لپک لیے ایک دوسرے ہو گھور رہے تھے۔۔۔ کوئی اُن کی  
ایک دوسرے کے لیے یہ شدید نفرت دیکھ کر نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ دونوں  
بھائی ہیں۔۔۔

ہر کوئی تمہاری طرح بد معاش نہیں ہوتا۔۔۔ جو ہر ٹائم دوسروں کو  
مارنے مروانے کے بارے میں سوچتا رہے۔۔۔ اور اسلحہ ہر وقت اپنی  
"جیب میں رکھے۔۔۔"

آزمیر کا بس نہیں چل رہا تھا زوہان کی آنکھ ہی پھوڑ دے۔۔۔ جو اُس کے  
سامنے یوں سینہ تان کے کھڑا تھا۔۔۔

میری بد معاشی مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔ کم از کم تمہاری طرح دورو پ  
لے کر تو نہیں پھر رہا۔۔۔ نام نہاد معزز اور شریف انسان بننے کا مجھے کوئی  
"شوق نہیں ہے۔۔۔"



زوہان نے بھی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ دونوں زینشہ کی پریشانی میں ایک دوسرے پر بھڑاس نکال رہے تھے۔۔۔۔۔  
 "بس کرو تم دونوں۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کے اُن کی یہ لڑائی مزید آگ بن کر اُن سمیت ارد گرد کے ماحول کو بھی جھلسا دیتی شمسہ بیگم کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔

جہاں شمسہ اور نفیسہ بیگم کھڑیں اُن دونوں کو خفگی بھری نظروں سے گھور رہی تھیں۔۔۔

میں بتاتی ہوں زوہان کیا ہوا ہے زینشہ کو اور کس وجہ سے وہ اس حال میں "پہنچی ہے۔۔۔؟؟؟"

شمسہ بیگم اس وقت شدید غصے اور دکھ کا شکار تھیں۔۔۔۔۔

نفیسہ بیگم سب جان چکی تھیں۔۔۔ اس لیے بس خاموش افسوس بھری نظروں سے اُن دونوں پھرے شیروں کو دیکھ رہی تھیں۔۔ جن میں سے کوئی ایک بھی جھکنے یا ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

تم دونوں زمرہ دار ہو زینشہ کی اس حالت کے۔۔۔ جب اُس نے ہوش "سنجھالا تھا۔۔۔ تم دونوں کو ہی پایا تھا اپنے ارد گرد۔۔۔ تم دونوں کی محبت لینا جانتی تھی وہ۔۔۔ یہ نفرت، ضد اور دشمنی نہیں۔۔۔ اور پھر اچانک زوہان تم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلے گئے۔۔۔ اور ساتھ ہی تم میری زینشہ کے کچے زہن سے بھی اتر گئے۔۔۔ لیکن اب پھر اچانک یاد آگئی اُس کی تو دوبارہ حق جمانے پہنچ گئے۔۔۔ وہ کب تک تم دونوں کے اس انتقام اور نفرت میں پسے گی۔۔۔

تم دونوں کو جو کرنا ہے کرو۔۔۔ لیکن میری زینشہ بہت معصوم ہے۔۔۔ اُس نازک کلی کو اس سب میں مت مسلو۔۔۔ جس بچاری کے قریبی رشتے ہی ہمیشہ سے اُس کی تکلیف کا باعث بنتے آئے ہیں۔۔۔

پہلے اُس کا باپ اور ساتھ میں اب تم دونوں۔۔۔۔۔  
 کیسی محبت ہے تم دونوں کی اُس کے لیے۔۔۔ اُسے ہی سزا دے رہے  
 ہو۔۔۔ اُس معصوم کو بنا کسی قصور کے اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے۔۔۔۔۔  
 ”

شمسہ بیگم نے آخر کار آج اپنی چپ توڑ دی تھی۔۔۔ اتنے دنوں سے زینشہ کو  
 اذیت میں مبتلا دیکھ وہ ایسی پھٹی تھیں۔۔۔ کہ اُن دونوں کو بھی چپ کروادیا  
 تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی اس بات سے انجان تھے کہ زینشہ تکلیف میں تھی۔۔۔۔۔ یہ  
 بات جان کر دونوں کے دل درد سے بھر گئے تھے۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورالوگ اپنی ٹیم کے ساتھ آج گاؤں کے رہائشی علاقے کی جانب نکلے  
 ہوئے تھے۔۔۔۔۔ جہاں اُنہیں وہاں کے لوگوں کے ٹیسٹ کر کے وہاں  
 پھیلتی مختلف بیماریوں کو ڈائی گنوز کرنا تھا۔۔۔۔۔

آتے وقت منہاج اُن کے ساتھ ہی تھا اور ٹیم لیڈر کی حیثیت سے اُن کی پوری طرح راہنمائی کرتا اُنہیں ہدایت دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اُنہیں پانچ گھنٹے لگ گئے تھے آج کا ٹاسک کمپلیٹ کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ کام کے دوران منہاج نے نہ کوئی اُلٹی سیدھی بات کی تھی۔۔۔ اور نہ ہی حرکت۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے ناچاہتے ہوئے بھی ماورا بار بار اُس کی جانب متوجہ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ صبح کے واقع کے بعد ماورا کو لگا تھا کہ وہ اپنے مزاج کے مطابق اُسے پھر سے ڈانٹے گا، غصہ ہو گا کہ وہ اسامہ جیسے لڑکے کے ساتھ کیوں تھی۔۔۔۔۔

مگر ماورا کی سوچ کے برعکس ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ اُسے منہاج بہت ہی سنجیدہ لگا تھا۔۔۔۔۔ اُن کی پوری ٹیم اس وقت وہاں زرا سائیڈ پر رکھے چھوٹے چھوٹے پتھروں پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ منہاج اُن کے سامنے کھڑا اُن کو کل کے ٹاسک کے حوالے سے اگلی بریفنگ دے رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اُن لوگوں



کاموسٹ سینئر اور فائنل سمسٹر میں تھا۔۔۔ وہ یہ کیمنگ مختلف جگہوں پر کئی بار کر چکے تھے۔۔۔ اس لیے اُسے اس بارے میں سارا علم تھا۔۔۔ سب لوگ پوری توجہ سے اُسے سن رہے تھے۔۔۔ جبکہ ماورا کو نجانے اچانک کیا ہوا تھا کہ وہ اُس کی باتوں سے زیادہ اس بات پر توجہ دینے لگی تھی کہ منہاج سب کی جانب دیکھ رہا ہے لیکن اُس کی جانب ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ خفگی بھرے تاثرات چہرے پر سجائے منہاج کو گھورنے لگی تھی۔۔۔ ہمیشہ اُسے اس شخص کی توجہ ملی تھی۔۔۔ اب اچانک توجہ ہٹ جانا ماورا کو کسی صورت برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ جو ہر بار منہاج سے دور جانے اُس سے ہر تعلق توڑنے کا عہد کرتی تھی۔۔۔۔۔ منہاج کی ایک جھلک دیکھتے ہی سب کچھ دھڑے کا دھڑارہ جاتا تھا۔۔۔۔۔ محبت انسان کو ایسے ہی بے بس کر دیتی تھی۔۔۔ جو حال ماورا کا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم بے دھیانی میں ٹھوڑی کے نیچے ہتھیلی جمائے  
منہاج کو یک ٹک دیکھے گئی تھی۔۔۔۔

بلیک جینز کے اوپر آف وائٹ شرٹ پہنے، بازو کے کف کہنوں سے تھوڑا  
آگے فولڈ کیے، بالوں کو جیل لگا کر نفاست سے سیٹ کیے اپنے ڈیشننگ لک  
کے ساتھ پورے ماحول پر چھایا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔

ماورا اس بات سے انجان کے منہاج اپنی بات ختم کر چکا ہے۔۔۔۔ اُسی  
طرح بیٹھی اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

اُسی لمحے منہاج نے اُس کی جانب دیکھتے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے سوالیہ  
انداز میں بھنویں اٹھائے تھے۔۔۔۔  
ماورا لمحہ بھر کو گڑ بڑا گئی تھی۔۔۔۔

کیا آج سارا دن یہی بیٹھ کر اپنے پیا کو گھورنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔ وہ پانچ "  
"منٹ ہوئے اپنی بات ختم کر چکا ہے۔۔۔۔"

بیلا کے ٹھوکے پر ماورا ہوش کی دنیا میں لوٹتی اپنی بے اختیار حرکت پر شرم  
 سے لال ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔ منہاج اُسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ ماورا کا  
 دل چاہا تھا شرم سے ڈوب مرے۔۔۔۔۔۔  
 "چلو۔۔۔۔۔۔"

وہ بیلا کو آنے لا اشارہ کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔  
 مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔ یہ جو تم دونوں نگاہوں ہی نگاہوں "  
 "میں اپنے آپسی معاملات سنوار رہے ہو، میں اچھے سے سمجھ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔  
 بیلا اُس کی سُرخ پڑتی رنگت پر چوٹ کرتے بولی۔۔۔۔۔۔  
 "فضول مت بکو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"

ماورا نے اُس کے اُلٹے سیدھے اندازوں پر اُسے گھڑکا تھا۔۔۔۔۔۔  
 جب ایک چھوٹی سی دوپونیوں والی پیاری سی لڑکی ماورا کی راہ میں آئی  
 تھی۔۔۔۔۔۔

اور بنا کچھ بولے ماورا کا ہاتھ پکڑ کر اُس کھینچ کر دائیں جانب جانے کا اشارہ کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا بچے؟؟؟"

ماورا نے اس لڑکی کو یہاں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔۔ اُس کے یوں کھینچنے پر ماورا حیرت زدہ سی اُس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔۔ جب وہ اُسی طرح اُس کا ہاتھ تھامے دو تین چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان بنے راستوں میں سے گزرتی اُسے لیے آگے بڑھی تھی۔۔۔۔

جب آگے آتے ماورا سمیت بیلا کی آنکھیں بھی حیرت کی زیادتی سے پھٹی تھیں۔۔۔۔

سامنے نظر آتا وسیع و عریض میدان مختلف رنگوں کے بے پناہ خوبصورت پھولوں سے بھرا پڑا تھا۔۔۔۔ اُن کی سائیڈوں پر دو مالی سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔۔



ہمیشہ سے پھولوں کی دیوانی ماورا تو اپنے سامنے ایک ساتھ اتنے پھول دیکھ  
خوشی سے پاگل ہوا اُٹھی تھی۔۔۔ کچھ پھولوں کے بکے بنا کر رکھے گئے  
تھے۔۔۔ اور کچھ پھول نازک سی رنگ برنگی ڈوریوں سے بندھے ہوئے  
تھے۔۔۔

دیکھنے سے صاف لگ رہا تھا کہ یہ سارے پھول یہاں خاص طور پر لائے گئے  
ہیں۔۔۔

سیاہ اور سفید گلابوں کے بکے ماورا کو بے حد پسند آئے تھے۔۔۔ وہ اُن کو  
ہاتھوں میں لے کر محسوس کرتی اُن کی خوشبوں اپنی سانسوں میں اُتارنے لگی  
تھی۔۔۔

"ماورا یہ سب کس نے کیا ہے؟؟؟"

بیلا بھی ارد گرد پھیلی خوشبوں اور حسین منظر کے زیر اثر مسمسرا اُڑ سی ماورا  
سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔

بیلہ کی بات پر ماورا بھی ہوش کی دنیا میں لوٹتی پلٹ کر اُس بچی کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جو اُسے کھینچ کر یہاں تک لائی تھی۔۔۔۔۔

"بیٹا یہ سب کس نے کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

ماورا اُس بچی کے قریب آئی تھی۔۔۔۔۔

وہ پھولے گالوں والی چھوٹی سی پٹھانی بہت پیاری تھی۔۔۔۔۔ اُس نے اب بھی منہ سے کوئی جواب دینے کے بجائے۔۔۔۔۔ پھولوں کے وسطی حصے کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

اور اُسی خاموشی کے ساتھ وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔۔۔۔

ماورا الجھی سی پھولوں کے درمیان بنائے راستے سے گزرتی درمیان میں پہنچی تھی۔۔۔۔۔ اُس نے وہاں اب غور کیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں پھولوں سے لکھا گیا تھا۔۔۔۔۔

"فارمائی بیوٹیفل وائف مسز ماورا منہاج درانی۔۔۔۔۔"

مختلف پھولوں کو استعمال کر کے یہ تحریر اتنی خوبصورتی سے لکھی گئی تھی کہ  
 ماورایل بھر کو کچھ بول بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔  
 "ماورا دیکھو۔۔۔۔ ادھر بھی کچھ لکھا ہے۔۔۔۔"

بیلا کے اشارے پر ماورا وہیں کھڑے کھڑے دائیں جانب پلٹی تھی۔۔۔۔  
 جہاں لکھا تھا۔۔۔۔

میری زندگی کے اس مہکتے پھول کو کسی سے پھول مانگتا میں دوبارہ نہ "  
 "دیکھوں۔۔۔۔"

بڑے ہی پیار بھرے انداز میں صبح کے واقع کے حوالے سے وارن کیا گیا  
 تھا۔۔۔۔

واؤ ماورا کیا فلمی لو ہے تم دونوں کا۔۔۔۔ تم نے صبح صرف ایک پھول کو "  
 دیکھا اور تمہارے ہیر و نے یہاں کے سارے پھول تمہارے قدموں میں  
 "ڈال دیئے۔۔۔۔ ہاؤر و مینٹک۔۔۔۔"

بیلا کی بات پر ماورا نے اپنے دل میں جھانکا تھا۔۔۔۔

وہ پھر سے اُس ستمگر کی اسیر ہو رہی تھی۔۔۔

جو دو بار اُس کا دل توڑ چکا تھا۔۔۔۔

کیا اب پھر وہ کوئی غلطی کرنے جا رہی تھی۔۔۔۔

ماورا بیلا کی باتوں کا بنا کوئی جواب دیئے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"زنیشہ کیا چاہتی ہے؟؟؟"

آزمیر نے مختصر آؤ چھا تھا۔۔۔۔ اُس کے لیے اپنی بہن کی خوشی سے زیادہ

کچھ اہم نہیں تھا۔۔۔

زنیشہ کی زندگی میں سب سے اول مقام پر تم ہو آزمیر۔۔۔۔ تمہاری"

خاطر وہ اپنی جان تک قربان کرنے سے پہلے ایک پل کے لیے بھی نہیں

سوچے گی۔۔۔۔ اور ایسا وہ ایک بار کر بھی چکی ہے۔۔۔۔ لیکن یہ بھی ایک

بہت بڑا سچ ہے کہ وہ زوہان سے بے پناہ محبت کرتی ہے۔۔۔۔ وہ اپنے منہ



سے یہ بات شاید زندگی بھر نہ کہے۔۔۔۔۔ مگر اُس کی اُداس آنکھوں میں نظر آتا ہے کہ وہ کتنا چاہتی ہے زوہان کو۔۔۔۔۔

تم دونوں اپنی ضد میں اُس کے معصوم جذبات کو خون مت کرو۔۔۔۔۔ وہ "ٹوٹ کر بکھر جائے گی۔۔۔۔۔"

اب کی بار جواب نفیسہ بیگم کی جانب سے آیا تھا۔۔۔ جو آثمیر میران کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔ کیا واقعی زینشہ زوہان سے محبت کرتی تھی؟ وہ کیوں نہیں دیکھ پایا تھا یہ سب۔۔۔۔۔؟؟

جبکہ دوسری جانب زوہان کا حال کافی مختلف تھا۔۔۔ اُسے کہیں نہ کہیں اپنے لیے زینشہ کی محبت کا علم تھا۔۔۔ مگر اُس کی شدت اتنی زیادہ تھی وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم نے گھبرا کر آثمیر کے تاثرات دیکھے تھے۔۔۔ جو آنکھوں میں سرد تاثرات لیے خاموش کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"آثمیر۔۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے پکارا تھا اُسے۔۔۔۔

تو آپ دونوں چاہتی ہیں۔۔۔ میں زنیثہ کو اس شخص کے حوالے " کردوں۔۔۔ جو میری بہن کو صرف میری دشمنی کی وجہ سے استعمال کرتا آیا ہے۔۔۔ وہ معصوم اور نادان ہے۔۔۔ اس کے فریب میں آگئی۔۔۔ " مگر میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔

آزمیر کو کسی صورت یقین نہیں تھا زوہان پر۔۔۔۔۔

آزمیر کو ابھی بھی اُسی فیصلے پر اڑا دیکھ نفیسہ اور شمسہ بیگم کے چہرے پر مایوسی پھیل گئی تھی۔۔۔۔

زوہان نے پلٹ کر خود سے کچھ فاصلے پر کھڑے آزمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"میں بے پناہ محبت کرتا ہوں تمہاری بہن سے۔۔۔۔۔"

زوہان دوبارہ آثمیر کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ جس بات کا اقرار اُس نے آج تک اپنے سامنے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔ آج وہ آثمیر کے سامنے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

نفیسہ اور شمسہ بیگم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔۔ زینشہ زوہان کے لیے اتنی اہم تھی کہ وہ اُس کی خاطر آثمیر کے آگے جھک رہا تھا۔۔۔۔۔

اِس پوری دنیا میں مجھ سے زیادہ بہتر اِس کے لیے کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ " میں قسم کھا کر کہتا ہوں نہ پہلے کبھی زینشہ کو ہمارے درمیان دشمنی کے لیے استعمال کیا ہے اور نہ مرتے دم تک کبھی ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔

زوہان بہت ہی دھیمے لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے اتنے نرم انداز پر وہ تینوں پل بھر کو حیران ہوئے تھے۔۔۔۔۔ لیکن یہ بھی سچ تھا زینشہ کے لیے زوہان دل سے اتنا ہی نرم تھا۔۔۔۔۔

آزمیر اور زوہان میں چاہے جتنی بھی نفرت اور دوریاں سہی۔۔۔ مگر آزمیر زوہان کی آنکھوں کی تحریر آج بھی بہت اچھے سے سمجھتا تھا۔۔۔

زوہان آج کچھ پل کے لیے ہی سہی زینشہ کی خاطر آزمیر کے سامنے جھکا تھا۔۔۔ جو زوہان جیسے اونچی ناک رکھنے والے بندے کے لیے چھوٹی بات بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

اُسے لمحہ لگا تھا فیصلہ کرنے میں۔۔۔ اور یہ بات تو وہ خود بھی جانتا تھا کہ اُس کے علاوہ اگر اس روز میں پر کوئی زینشہ کی خاطر اپنی جانب دے سکتا تھا تو وہ ملک زوہان میران ہی تھا۔۔۔

حافظہ کے اپنی زندگی میں آنے اور محبت جیسے میٹھے جذبے سے واقف ہونے کے بعد وہ کم از کم اس رشتے کا دشمن تو نہیں بن سکتا تھا۔۔۔

زینشہ کی زوہان کے لیے محبت جان کر تو وہ پہلے ہی اس معاملے میں نرم پڑ چکا تھا۔۔۔ اب رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی تھی۔۔۔



آزمیر اُمید بھری نظروں سے اپنی جانب تکتی نفیسہ اور شمسہ بیگم کی جانب  
اقرار میں سر ہلاتا باہر نکلتے ڈاکٹر ز کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@

زنیشہ مسلسل زہنی ٹینش کا شکار رہنے کی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔  
اوپر سے ٹھنڈ میں اتنی دیر رہنے کی وجہ سے رہی سہی کسر شدید بخار مے  
پوری کر دی تھی۔۔۔۔۔

آزمیر نکاح کے لیے مان گیا تھا۔۔۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔ نفیسہ  
اور شمسہ بیگم کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ اُن کی نسبت  
زوہان نے اُن کے سامنے ایسے خوشی بھرا کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔  
ڈاکٹر سے زنیشہ کے ٹھیک ہونے کا سن کر وہ نفیسہ بیگم کے ساتھ وہاں سے  
نکل آیا تھا۔۔۔ اُسے جو چاہیے تھا وہ مل چکا تھا۔۔۔۔۔  
زنیشہ نے نوٹ کیا تھا کہ آزمیر اُس کا خیال تو پوری طرح سے رکھ رہا تھا مگر  
اُس نے زنیشہ سے ٹھیک سے بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

ہاسپٹل سے لے کر گھر آنے تک اُس نے زنیثہ سے کوئی خاص بات نہیں کی تھی۔۔۔ جبکہ اُن کی نسبت شمسہ بیگم کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔ زنیثہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر اُس کی بے ہوشی کے دوران ایسا کیا ہوا۔۔۔

آزمیر کے سامنے وہ کچھ پوچھ نہیں سکتی تھی۔۔۔ اسی لیے اپنے کمرے میں آنے تک خاموشی ہی رہی تھی۔۔۔۔

اماں سائیں لالہ اتنے سیریس کیوں ہیں؟؟ مجھے اُن کا موڈ بہت خراب لگ "رہا ہے۔۔۔ کچھ ہوا ہے کیا؟؟"

زنیثہ روم میں آتے ہی شمسہ بیگم کے آگے اپنی حیرت کا اظہار کر گئی تھی۔۔۔۔

جس کے جواب میں شمسہ بیگم نے اُسے گلے لگا کر پیشانی چومتے اُسے مزید حیران کر دیا تھا۔۔۔۔

"اماں سائیں۔۔۔۔"

اُس نے سوالیہ نظروں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔

"آٹھ میر تمہارے اور زوہان کے نکاح کے لیے مان گیا ہے۔۔۔"

شمسہ بیگم نے بہت آرام سے زینشہ کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

"اک کیا؟؟؟ کیسے۔۔۔؟؟؟"

زینشہ سے الفاظ ادا کرنا مشکل ہوئے تھے۔۔ اُس نے پتھرائی نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔

جس پر شمسہ بیگم نے اُسے ہاسپٹل میں ہوا تمام واقع کہہ سنایا تھا۔۔۔  
زینشہ ساری بات سن کر سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔ اُس کے چہرے کا رنگ  
زرد پڑ چکا تھا۔۔۔

تو اس وجہ سے لالہ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔ اماں سائیں یہ کیا کیا آپ "  
نے۔۔۔۔ لالہ کے سامنے یہ سب کہنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔؟  
زینشہ اُن سے سخت خفا دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔

کیونکہ میں مزید اپنی بیٹی کو چھپ چھپ کر روتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔"

اس میں کچھ غلط نہیں ہے۔۔۔ کیا تم محبت نہیں کرتی زوہان سے۔۔۔۔۔

"تمہاری الماری کے لا کر میں زوہان کی تصویر موجود نہیں ہے کیا؟؟؟؟؟"

شمسہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے زینشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"اماں سائیں مگر۔۔۔۔۔"

زینشہ نے کچھ بولنا چاہا تھا جب شمسہ بیگم ہاتھ اٹھا کر اُسے وہیں ٹوک گئی تھیں۔۔۔۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ ریٹ کرو۔۔۔۔۔ اور یقین رکھو مجھ"

"پر۔۔۔۔۔ میں اپنی بیٹی کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم زینشہ کو بیڈ پر لیٹاتیں اُس پر کمبل درست کرتے بولیں۔۔۔۔۔

جبکہ زینشہ کی دھڑکنیں تو یہ سوچ کر بھی جگہ پر نہیں آرہی تھیں۔۔۔۔۔ کہ

زوہان بھی یہ بات جان چکا ہے۔۔۔۔۔ کہ وہ اُس سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔



اور آثمیر اُس کا سنجیدہ انداز زینشہ کو الگ خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔ یہ فیصلہ اُس کی زندگی کا سب سے خوبصورت فیصلہ تھا مگر وہ بہت سی سوچوں کی وجہ سے ٹھیک سے اس کی دلفریبی محسوس بھی نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔ کوئی انجانہ خوف تھا جو اُس کے دل کے کسی کونے میں سر اٹھاتا اُسے بے چین کر رہا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@

گھر کے ہر فرد کے بارے میں سوچنا ہے، پریشانی کو اُن کے قریب بھٹکنے "بھی نہیں دینا ہے۔۔۔۔۔ مگر اپنا زرا سا بھی خیال نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ دن "کب آئے گا جب آثمیر میراں اپنے بارے میں سوچے گا۔۔۔۔۔ آثمیر اپنے روم کے ٹیرس پر کھڑا ماضی کی تلخ حقیقتوں کو زہن سے جھٹکنے کی کوشش کرتا سیگریٹ پر سیگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔۔۔ جب اُسے اپنے عقب سے شمسہ بیگم کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔۔

"اماں سائیں آپ۔۔۔۔۔ آپ کب آئیں۔۔۔۔۔؟؟"

آزمیر سیگریٹ سائیڈ پر رکھی ایش ٹرے میں مسلتا اُن کی جانب متوجہ ہوا  
تھا۔۔۔۔

بس ابھی آئی ہوں۔۔۔۔ اپنے سوال کا جواب لینے۔۔۔۔ یہ صرف میرا "  
" سوال نہیں بلکہ گھر کے ہر فرد کا سوال ہے۔۔۔۔

شمسہ بیگم سینے پر بازو باندھے آزمیر کے سامنے اُسی کے سخت لہجے کی نقل  
اُتارتے بولیں۔۔۔ جو وہ ہر ایک کے ساتھ رکھتا تھا۔۔۔  
آزمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔  
" اندر چلتے ہیں۔۔۔۔ یہاں کافی ٹھنڈ ہے۔۔۔۔ "

آزمیر اُن کے خیال سے کہتا نہیں بازو کے حصار میں لیے اندر بڑھ گیا  
تھا۔۔۔۔

"میں آج اس سوال کا جواب لیے بغیر نہیں جانے والی۔۔۔۔"  
روم میں آتے شمسہ بیگم نے اپنے وجیہ بیٹے کو گھورا تھا۔۔۔ جس نے اپنے  
گرد ایک سختی کا خول چڑھا کر سب کو خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔۔

آژ میر میران اپنے بارے میں سوچ چکا ہے۔۔۔ اور بہت اچھا سوچا۔  
 "ہے۔۔۔۔"

آژ میر حائفہ کو تصور میں لا کر مسکراتا شمسہ بیگم کو حیران کر گیا تھا۔۔۔ اُنہیں  
 کسی ایسے جواب کی توقع بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔  
 "کک کیا مطلب؟؟؟؟۔۔۔"

شمسہ بیگم خوشگوار حیرت میں گھرے بولیں۔۔۔  
 آپ کے مطابق میری اس روکھی پھکی زندگی کو سنوارنے والی آچکی  
 "ہے۔۔۔۔ بہت جلد آپ سے ملوانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے نوٹ کیا تھا کہ اُس لڑکی کا ذکر کرتے آژ میر کے چہرے پر ایک  
 انوکھی سی مسکان تھی۔۔۔ جو اُس کے دلکش مغرور نقوش کو مزید حسین بنا  
 رہی تھی۔۔۔۔ اُنہوں نے آج سے پہلے ایسی مسکان آژ میر کے چہرے پر  
 کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔

اُن کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اُن کی دعائیں یوں آج کے دن ایک ساتھ قبول ہو جائیں گی۔۔۔۔ نہ صرف زینشہ اور زوہان والا معاملہ حل ہو چکا تھا۔۔۔

بلکہ آثمیر کی زندگی میں بھی کوئی لڑکی آچکی تھی۔۔۔

"کون ہے وہ اچھی لڑکی۔۔۔؟؟؟ کیسی دکھتی ہے..؟؟؟"

شمسہ بیگم ممتا بھرے متجسس لہجے میں بولی تھیں۔۔۔۔

"یہ تو آپ مجھے آپ بتائیں گی اُس سے مل کر۔۔۔۔"

آثمیر کی بات پر شمسہ بیگم مسکرا کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔ اُس نے اتنی بڑی

بات اُنہیں بتادی تھی۔۔۔ اُن کے لیے یہی کافی تھا۔۔۔۔

@@@@@@

زینشہ تکیے پر سر رکھے آنے والے وقت کے خوف۔

میں گھری ہوئی تھی۔۔۔ جب سائیڈ پر پرامو بائیل زور و شور سے بج اُٹھا

تھا۔۔۔

زینشہ ایکدم سوچوں سے نکلتی ہڑبڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔



اُس نے بے دلی سے ہاتھ بڑھاتے موبائل سکرین اپنی آنکھوں کے سامنے کی تھی۔۔۔۔

جہاں جگمگاتا نمبر دیکھ اُس کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔  
"ملک زوہان کالنگ۔۔۔۔"

یہ الفاظ ہمیشہ اُس کی حالت غیر کر جاتے تھے۔۔۔۔  
اُس نے بہت زیادہ بہادری کا مظاہرہ کرتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔ یہ دلیری  
بھرا کام کرتے اُس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔۔۔  
مگر اس وقت وہ کم از کم زوہان سے بات کرنے کے موڈ میں تو بالکل بھی  
نہیں تھی۔۔۔۔

کال کاٹنے کے چند سیکنڈ بعد دوبارہ زوہان کا نام اُس کی موبائل سکرین پر  
روشن ہوا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے اس بار بھی وہی عمل دوہرایا تھا۔۔۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ  
بھلا اتنی زیادہ بہادری اچانک اُس میں کہاں سے آگئی تھی۔۔۔۔ لیکن اس

بہادری کا انجام کتنا خطرناک نکلنے والا تھا اس سے وہ کہیں نہ کہیں واقف تھی۔۔۔۔

کال بند ہو چکی تھی۔۔۔ حیرت انگیز طور پر کچھ دیر تک ویسی ہی خاموشی چھائی رہی تھی۔۔۔ زینشہ کو لگا تھا کہ اب وہ شاید غصہ ہو کر اُسے دوبارہ کال نہیں کرے گا۔۔۔۔

لیکن چند پل گزرنے کے بعد زوہان کی جانب سے جو میسج موصول ہوا تھا۔۔۔ اُسے پڑھتے زینشہ کے ہاتھ سے فون چھوٹے چھوٹے بچا تھا۔۔۔

"ٹیرس پر آؤ۔۔۔ مجھے دیکھنا ہے تمہیں۔۔۔۔"

وہ جھٹکے سے اپنے بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔۔ تو مطلب وہ میران پبلز کے باہر کھڑے ہو کر اُسے کال کر رہا تھا۔۔۔ اس سوچ کے ساتھ ہی زینشہ کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے۔۔۔

زوہان ہاسپٹل میں آڑ میر کے ساتھ پھر کوئی بد مزگی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے زنیثہ کی خیریت جان کر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ مگر گھر جا کر بھی کسی صورت چین نہیں ملا تھا اُسے۔۔۔ زنیثہ کو جس حالت کیں ہوش و حواس دے بیگانہ آڑ میر کی بانہوں میں دیکھ چکا تھا، وہ اُسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔

اسی لیے وہ اب اُسے ایک بار اپنی آنکھوں سے سہی سلامت دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

زنیثہ مہرون شال اپنے گرد لپیٹی بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔۔ اگر زوہان گھر کے باہر کھڑا تھا تو وہ اندر بھی آسکتا تھا۔۔۔ زنیثہ اس مقام پر اُس کی بات سے انکار کر کے مزید اپنی شامت نہیں بلوانا چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ عنقریب موصوف اُس کے شوہر کے عہدے پر فائزہ ہونے والے تھے۔۔۔

شوہر نہ ہوتے ہوئے وہ اُس پر اتنا رعب جماتا تھا۔۔۔ اُس کے سارے جملہ حقوق اپنے نام لکھوانے کے بعد نجانے زینشہ کا کیا بننا تھا۔۔۔ یہ سوچ ہی زینشہ کی دھڑکنوں میں اشتعال برپا کر جاتی تھی۔۔۔  
 ٹیس پر آتے ہی زینشہ کو ٹھنڈی ہوا کے تھپڑوں نے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

سردیوں کی گہری رات میں چاروں اور تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ میران پبلز کی بھی تقریباً زیادہ تر لائٹس آف ہو چکی تھیں۔۔۔ باہر مین گیٹ اور بیرونی دیواروں پر لگی لائٹس ہی روشن تھیں۔۔۔  
 زینشہ نے آنکھیں پھاڑ کر گیٹ کے پرے دیکھنا چاہا تھا۔۔۔ مگر سامنے پڑے وسیع و عریض لان سے پرے دیکھنا مشکل امر ثابت ہو رہا تھا۔۔۔۔۔  
 زوہان کو بھلا وہ اتنے دور سے کیسے نظر آتی۔۔۔



کیا وہ واقعی آئیں ہونگے، صرف مجھے دیکھنے؟ مگر وہ ایسا کیوں کریں گے؟"

انہیں بھلا کب میری اتنی فکر رہی ہے؟.. کہیں انہوں نے مجھے کال نہ پک

"کرنے کی سزا تو نہیں دی اس صورت میں۔۔۔۔۔"

زنیشہ زوہان کو جتنا جانتی تھی۔۔ اُسی لحاظ سے اندازے لگاتی وہ ملک زوہان

کی ایک بار پھر ویسی ہی سنگدلی مر جھائی صورت لیے واپس پلٹی تھی۔۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی مڑی اپنے عین پیچھے کھڑے شخص سے ٹکراتے ٹکراتے بچی

تھی۔۔۔ اُس کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ خوف سے اُس کے منہ سے

چیخ برآمد ہوتے اُس سے پہلے ہی مقابل اُس کے ٹھنڈا اور خوف سے لرزتے

سرد ملائم ہونٹوں پر اپنی مضبوط ہتھیلی جما گیا تھا۔۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اتنی جلدی بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں یہ کام ایک"

دن کے اندر کیسے کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔؟؟؟ کم از کم اس کے لیے ایک ہفتہ تو

"ملنا چاہیئے۔۔۔۔۔"

حاعفہ تو اُن بلیک میلر کی بات سن کر ہی ششدر رہ گئی تھی۔۔۔

تاکہ تمہیں کوئی ہوشیاری کرنے کا موقع مل جائے۔۔۔۔۔ مت بھولنا

تمہاری بہن ابھی بھی ہمارے نشانے پر ہے۔۔۔۔۔ تمہارا زرا سا انکار اُس کا

"کام ہمیشہ کے لیے تمام کر دے گا۔۔۔۔۔"

مقابل شخص ہمیشہ کی طرح انتہائی بد لحاظی سے بولا تھا۔۔۔ وہ بہت اچھی

طرح سے حاعفہ کی کمزوری جان چکے تھے۔۔۔

دیکھو میں انکار نہیں کر رہی اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی ہوشیاری کرنے کا

ارادہ رکھتی ہوں۔۔۔۔۔ لیکن اگریوں اچانک میں نے کل ہی آٹمیر میران

"سے نکاح کی ڈیمانڈ کی تو اُنہیں شک ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے اپنی طرف سے اُنہیں ہینڈل کرنا چاہا تھا۔۔۔ ابھی وہ پوری طرح

خود کو اس سب کے لیے تیار نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔

کہیں نہ کہیں وہ ابھی بھی آٹمیر کو سب سچ بتانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔ مگر یہ لوگ اب جو اُسے کرنے کا کہہ رہے تھے۔۔۔ اُس کے بعد تو حائفہ کے پاس کوئی موقع نہیں بچنے والا تھا۔۔۔۔۔

اُسے ہر حال میں اپنی زندگی کے محبوب ترین شخص کو اُس کی زندگی کا سب سے بڑا دھوکا دینا پڑتا۔۔۔۔۔

جس کے بعد شاید وہ خود بھی جینے کے قابل نہ رہتی۔۔۔۔۔

تم واقعی اتنی بے وقوف ہو یا ہمارے سامنے بننے کا ناطک کر رہی ہو۔۔۔۔۔

آٹمیر میراں کو تم پر پہلے دن سے چک ہے۔۔۔ جب تمہارا اُس کی گاڑی کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔ مگر ابھی تک ہمارے پاس کی مضبوط پلاننگ کی وجہ سے وہ پکڑ نہیں پایا تمہیں۔۔۔۔۔ لیکن عنقریب اُسے تمہارے خلاف ثبوت ملنے والے ہیں، اُس کے آدمی ہمارے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔۔۔۔۔

اور اگر ایسا نکاح سے پہلے ہو گیا تو ہماری ساری محنت رائیگاں جائے گی۔۔۔۔۔

"اِس لیے تمہیں یہ سب ایک دن کے اندر اندر کرنا ہو گا۔۔۔۔۔"

آج پہلی بار اُس بلیک میلر نے حاعفہ سے اتنی تفصیل سے بات کی تھی۔۔۔  
مگر اُس کی بات حاعفہ کے پیروں تلے سے زمین کھسکا گئی تھی۔۔۔  
تو اگر آثمیر سر کو مجھ پر شک ہے تو وہ میری بات مان کر مجھ سے نکاح"  
"کیوں کریں گے۔۔۔

حاعفہ کے اندر ایک اُمید پیدا ہوئی تھی۔۔۔  
اُس کے دل نے بے اختیار دعا کی تھی کہ کاش آثمیر کو کل ہی اُس کے  
بارے میں پتا چل جائے۔۔۔ پھر چاہے آثمیر اُس سے نفرت کرے مگر  
اُس کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔۔۔۔

کیونکہ آثمیر میراں محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔۔ تم پر شک ہونے کے "  
باوجود تمہارے حُسن کے وار سے نہیں بچ پایا۔۔۔۔ تمہارے کہنے پر وہ تم  
سے نکاح ضرور کرے گا۔۔۔ اور نکاح کے بعد تم وہی کرو گی جو میں نے  
تمہیں بتایا ہے۔۔۔



آخری بار بول رہا ہوں کوئی ہوشیاری مت کرنا۔ تمہاری بہن زندہ نہیں  
"بچے گی۔۔۔۔"

وہ آدمی اُسے موت کی نوید سناتا فون بند کر گیا تھا۔  
حافظہ کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔۔۔  
اُسے کہا گیا تھا آثمیر سے نکاح کے بعد وہ اُسے ایسی دوا دے گی جس سے  
آثمیر کے جسمانی اعضاء ہمیشہ کے لیے مفلوج ہو جاتے۔۔۔ اور وہ بامشکل  
ایک دن زندہ رہ پاتا۔۔۔۔

حافظہ کا دل اس خیال سے ہی پھٹ رہا تھا۔۔۔  
اُس نے آخری کوشش کرتے ماورا کو کال ملانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر  
دو دن سے مسلسل ٹرائے کرنے کے باوجود ماورا کا فون ناٹ ریجیبل آرہا  
تھا۔۔۔ اُس کی یونیورسٹی کال کر کے بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔  
مگر اُن کے مطابق وہ سوات گئی ہوئی تھی کسی یونیورسٹی ٹور پر۔۔۔۔

حائفہ ہر طرح سے پھنس گئی تھی۔۔۔ اب اُس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

@@@@@@

زنیشہ کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلے یقین حد تک پھیل چکی تھیں۔۔۔۔  
 ملک زوہان میراں اُس کے کمرے کے ٹیرس پر اُس کے مقابل کھڑا  
 تھا۔۔۔۔ وہ ایک بار پہلے بھی آیا تھا۔۔۔ مگر فرق اتنا تھا کہ اس بار وہ گن لے  
 کر اُسے دھمکانے نہیں بلکہ اُس کی خیریت دریافت کرنے آیا تھا۔۔۔۔  
 جو زنیشہ کے لیے بے انتہا غیر یقینی بات تھی۔۔۔۔  
 وہ ابھی ابھی اس بات پر یقین نہیں کرتی تھی کہ زوہان اُس سے محبت کرتا  
 ہے۔۔۔۔ کیونکہ زوہان نے کبھی اُس سے اتنی نرمی سے بات کی ہی نہیں  
 تھی۔۔۔۔ ہمیشہ دھمکیاں ہی دی تھیں۔۔۔۔  
 کیا ہوا؟؟ تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو۔۔۔۔ جیسے میرا بھوت دیکھ لیا"  
 "ہو۔۔۔۔۔"

"آپ۔۔۔۔۔پ۔۔۔۔۔یہاں کیوں۔۔۔۔۔؟؟"

شاید تم بھول رہی ہو۔۔۔ یہ گھر جتنا تمہارے بھائی کا ہے اُتنا میرا بھی " ہے۔۔۔۔ یہ تو یہ لوگ میرا احسان سمجھیں کہ یہیں ان سب کے بیچ رہ کر " ان کی زندگیاں اجیرن نہیں کر رہا میں۔۔۔۔

آزمیر کے خیال کے ساتھ ہی زوہان کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔۔۔۔

اُس کی بات پر زنیثہ اُسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔ اب وہ منہ سے کچھ بھی نکالنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔ نہ اتنی ٹھنڈ میں اُس سے کچھ بولا جا رہا تھا۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے تمہاری اب؟؟؟"

زوہان اُس کا لال پڑتا چہرہ دیکھ کر رے نرمی سے بولا تھا۔۔۔ حیرت انگیز طور پر زنیثہ کا گھورنا کام آیا تھا۔۔۔

زوہان اس وقت سیاہ لباس میں ملبوس، سیاہ گرم شال اپنے شانوں پر ڈالے رات کے اس پہر بھی بالکل فریش لگ رہا تھا۔۔۔ پتا نہیں یہ شخص ہر وقت اتنا پرفیکٹ کیسے بنا رہتا تھا۔۔۔ زنیثہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

مجھے ٹھنڈ لگ جانے کی وجہ سے بخار ہو تھا۔۔۔ اُسی وجہ سے بے ہوش " بھی ہو گئی تھی۔۔۔ اور میں ابھی بھی بیمار ہوں۔۔۔

زنیثہ نے دبے لفظوں میں اُسے بتایا تھا۔۔۔ کہ وہ ابھی اُسے اتنی ٹھنڈ میں کھڑا ہونے پر مجبور کیے ہوئے ہے۔۔۔



اُس کے اس نروٹھے انداز پر زوہان کے ہونٹوں سے گوشے میں مسکراہٹ  
نمایاں ہو کر فوراً معدوم ہوئی تھی۔۔۔

تو چلو اندر۔۔۔ اندر چل کر باقی باتیں کرتے ہیں۔۔ عنقریب ہماری "  
شادی ہے مجھے بیمار دلہن کسی صورت نہیں چاہیئے۔۔۔

زوہان نے اُس کی فکر کی بھی تھی تو کس انداز میں زینشہ جل کر رہ گئی  
تھی۔۔۔۔

یہ شخص نہ اُس سے محبت کرتا تھا نہ اُس کی فکر۔۔۔۔۔

غصے سے سوچتے زینشہ نے اس بات پر سو فیصد اتفاق کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ زوہان کے ساتھ تنہا کمرے میں جانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔ مگر

یہاں اگر مزید کچھ دیر کھڑی رہتی تو اُس کی کلفی جم جانی تھی۔۔۔۔

زوہان کو پیچھے ہٹتے دیکھ وہ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

زوہان بھی اُس کے پیچھے اُس کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔ جہاں ہیٹر آن

ہونے کی وجہ سے کافی پر حرارت ماحول تھا۔۔۔۔

کیا میں اب وجہ جان سکتا ہوں اُس کی گستاخی کی جو تم نے میری کال پک نہ "کر کے کی ہے۔۔۔۔۔"

زوہان مہرون شال میں اپنا نازک وجود چھپائے اُس کی موجودگی کی وجہ سے ایک ہی جگہ پر ڈری سہمی کھڑی اُس کی ساری توجہ اپنی جانب کھینچتی زہنیشہ سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔۔

"میں آپ کی پابند نہیں ہوں۔۔۔۔۔"

زہنیشہ نے نظریں زمین میں گاڑھے اپنے آپ سے بھی کافی بھاری جملہ بولا تھا۔۔۔۔۔

یہ اچانک اتنا کانفیڈنس مسز زوہان بننے کے خیال سے آگیا ہے "کیا۔۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان نے اُس کے ایٹی ٹیوڈ پر چوٹ کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔ کہ یہ آگے اُسے کتنا بھاری پڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔

"مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے پلکیں اٹھاتے زوہان کی جانب دیکھ کر یہ جملہ ادا کیا تھا۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے زوہان کی لال آنکھیں دیکھ اُس کی پلکیں لرزتی واپس جھک گئی تھیں۔۔۔۔

"تم چاہتی کیا ہو۔۔۔ میں ابھی تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں۔۔۔؟؟؟"

زوہان سینے پر بازو باندھتے کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

کہنے کو وہ یہاں زنیشہ کی خیریت دریافت کرنے آیا تھا۔۔۔ مگر اب سب اُلٹا ہی ہو رہا تھا۔۔۔۔

"آپ بہت زیادہ بُرے ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ آج الگ ہی موڈ میں تھی۔۔۔۔

تمہاری سوچ سے بھی کہیں زیادہ بُرا ہوں۔۔۔ یہ بات تم میری دسترس"

"میں آنے کے بعد ہی جان سکو گی۔۔۔۔

زوہان بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا۔۔۔۔

اُس کے خدشات دور کرنے کے بجائے مزید بڑھا رہا تھا۔۔۔

زنیشہ اُس کی اس دہمکی پر اندر تک کانپ گئی تھی۔۔۔ زوہان کی گہری نگاہیں اُس کی من موہنی صورت پر جم سی گئی تھیں۔۔۔۔

آپ کو جس سے محبت ہے پلیز اُسی سے شادی کریں نا۔۔۔۔ میرے پیچھے "

"کیوں پڑے ہیں۔۔۔۔

زنیشہ خفگی بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔ مگر درحقیقت یہ بات کہتے اُس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"اُس سے بھی کروں گا۔۔۔ بتایا تھا تمہیں۔۔۔۔"

زوہان کا جواب زنیشہ کو اندر باہر سے جھلسا گیا تھا۔۔۔

"یہ تمہارے تکیے کے نیچے کس کی تصویر پڑی ہے۔۔۔۔"

زنیشہ اُسے کوئی جواب دینے ہی والی تھی۔۔۔ جب زوہان کے سوال اور اُس کی نگاہوں کا تعاقب نوٹ کرتے زنیشہ بوکھلا گئی تھی۔۔۔

"کسی کی بھی ہو۔۔۔ آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔۔"



زنیشہ پہلے ہی اُس کی باتوں پر تپتی ہوئی تھی۔۔۔ اوپر سے اپنے پکڑے جانے کے خوف سے اُسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ کیا بولے۔۔۔۔ اس نے پھرتی کا مظاہرہ کرتے جلدی سے تصویر اٹھا کر اپنی پیٹھ پیچھے کر لی تھی۔۔۔۔

"ایسا کیا ہے اس پکچر میں۔۔۔۔"

زوہان اُس کی جانب پیش قدمی کرتا مصنوعی متجسس لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہے۔۔۔ میں کبھی نہیں دیکھاؤں گی آپ کو۔۔۔۔"

زنیشہ نے تصویر مضبوطی سے تھام رکھی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ زوہان کو اسے چھیننے میں ایک سیکنڈ نہیں لگے گا۔۔۔۔

میری یہ تصویر کافی پرانی ہو چکی ہے اب۔۔۔ میں اپنی کچھ نئی تصویریں

بھیج دوں گا۔۔۔ اُن میں سے سلیکٹ کر لینا کہ کونسی تصویر کو رات کو سینے سے لگا کر سونا ہے۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔ اور اپنا خیال رکھنا۔۔۔ مجھے میری

"دلہن بالکل فٹ فٹ چاہئے۔۔۔۔"

زوہان معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ زینشہ کے چودہ طبق روشن کرتا اُس کے  
 گال کو دو انگلیوں سے ٹچ کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔  
 جبکہ زینشہ اپنی جگہ بت بنی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔۔  
 اُسے کتنے لمحے لگے تھے۔۔۔۔۔ واپس ہوش کی دنیا میں لوٹنے میں۔۔۔۔۔  
 زوہان کو اس بارے میں علم تھا۔۔۔۔۔ مگر کیسے۔۔۔۔۔  
 زینشہ کا چہرہ شرمندگی اور خفت سے لال ہو چکا تھا۔۔۔۔۔  
 اس مشکل ترین انسان کو سمجھ پانا اُس کے لیے ہمیشہ ناممکن رہا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ  
 اُس کے بارے میں ایک ایک خبر رکھتا تھا۔۔۔۔۔  
 زینشہ کے لیے اس شرمندگی سے نکل پانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔  
 اب دوبارہ وہ کیسے زوہان کا سامنا کرے گی۔۔۔۔۔ زینشہ اپنا لال چہرا ہتھیلیوں  
 میں چھپائے وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آثمیر فجر کے وقت میراں پیلس سے نکل آیا تھا۔۔۔ اور اب تقریباً بارہ بجے کے قریب وہ اپنے شہر والے بنگلے پر پہنچا تھا۔۔۔ اُس کا ارادہ فریش ہو کر آفس کے لیے نکلنے کا تھا۔۔۔

اسی غرض سے وہ اپنے روم میں گیا تھا، جب کچھ دیر بعد اُس کا ملازم دروازے پر ناک کرتا اُس کی اجازت ملنے پر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ سائیں نیچے گیٹ پر کوئی لڑکی آئی ہے۔۔۔ وہ آپ سے ارجنٹ ملنا چاہتی " ہے۔۔۔ میں نے بتایا بھی کہ آپ ابھی ریست کر رہے نہیں مل سکتے۔۔۔ " مگر وہ میری بات نہیں سن رہی۔۔۔۔

طاہر جو اُس کے بنگلے کی دیکھ بھال کے لیے معمور ملازمین کا ہیڈ تھا۔۔۔ آثمیر سے کسی لڑکی کا ملنے آنا اُس نے اتنے سالوں میں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔ اس لیے اُسے یہی لگا تھا کہ کوئی ویسے ہی ہوگی۔۔۔ "نام بتایا اُس نے اپنا۔۔۔"

اپنی ٹائی کی ناٹ لگاتے آثمیر نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"جی سر۔۔۔ کوئی حاعفہ نامی لڑکی ہے۔۔۔۔"

طاہر کے نام لینے کی دیر تھی۔۔۔ آثمیر جھٹکے سے پلٹتا طاہر کو سرد نگاہوں سے گھور گیا تھا۔۔۔

"تم جانتے بھی ہو کس کے ساتھ اتنا روڈ پی ہو کر کے آرہے ہو تم؟؟؟"

آثمیر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ حاعفہ کو ابھی تک گیٹ پر کھڑا رکھنے کے جرم میں ایک بیچ تو رسید کر ہی دے۔۔۔

"سوری سر۔۔۔۔۔"

طاہر اُس کے برہم تاثرات دیکھ ہو لے سے منمنایا تھا۔۔۔ مگر تب تک آثمیر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔ حاعفہ کی اُس کی لائف میں اہمیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا تھا کہ وہ اُسے لینے خود گیٹ تک جا رہا تھا۔۔۔

آثمیر میراں اپنی فیملی کے کچھ خاص ممبرز کے علاوہ کسی کو اتنی ویلیو نہیں دیتا تھا۔۔۔۔



@@@@@@@@@@

حاعفہ لرزتے قدموں سے آژمیر کے سفید کلر کے بے حد خوبصورت بنگلے  
کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ دو بار اُس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔۔ مگر اُس  
نے بہت مشکل سے خود کو کمپوز کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

باہر لگی تختی پر لکھا اُس کا نام دیکھ حاعفہ کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسوؤں  
کا سیلاب اُٹ آیا تھا۔۔۔

مگر اپنے آنسوؤں کو دل میں اُتارتی وہ آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ اُسے یہ سب  
کرنا تھا۔۔۔ اُسے اپنی اکلوتی بہن کی حفاظت مرتے دم تک کرنی تھی۔۔۔  
اپنی ماں سے کیا آخری وعدہ نبھانا تھا۔۔۔۔۔ پھر چاہے اس کے لیے اپنا دل  
کاٹ کر پھینکنا پڑتا۔۔۔

اُس کی زندگی کے سب سے مشکل ترین لمحے تھے یہ۔۔۔ جن میں وہ اپنی  
زندگی اپنے ہاتھوں سے ہارنے والی تھی۔۔۔۔۔

حاعفہ وہاں کھڑی ملازم کے واپس آنے کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔ جب اُسے اندر سے ملازم کی جگہ آثمیر آتا دیکھائی دیا تھا۔۔۔ اُسے دیکھ کر آثمیر کے چہرے پر ایک نرم سی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے صاف نوٹ کیا تھا کہ اُس پر نظر پڑتے ہی آثمیر کی آنکھوں کی چمک میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"حاعفہ یہاں کیوں کھڑی ہو تم۔۔۔ کم ان پلیز۔۔۔"

آثمیر اُس کے قریب آتے بولا تھا۔۔۔

جب حاعفہ کی لال سوچی آنکھوں کو دیکھ وہ لمحہ بھر کو ٹھٹھکا تھا۔۔۔ مگر اپنی بات کے جواب میں حاعفہ کے مسکرا کر دیکھنے پر اپنی سوچ جھٹکتا اُسے لیے اندر بڑھا تھا۔۔۔

"سر مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

حاعفہ اُس کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی فوراً اپنے مقصد کی جانب آئی تھی۔۔۔

وہ بہت مشکل سے یہاں تک آئی تھی۔۔۔ جتنا زیادہ وقت لگتا اتنا وہ کمزور  
پڑتی اس لیے اُس نے فوراً وہ کام کرنا چاہا تھا جس کے لیے وہ یہاں آئی  
تھی۔۔۔

"جی بولیں۔۔۔"

آزمیر کی گہری نگاہیں حاعفہ کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے  
تھیں۔۔۔

"کیا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟؟؟"

حاعفہ اپنے آپ کو حتی الامکان نارمل رکھنے کی کوشش کیے ہوئے تھی۔۔۔  
اور کافی حد تک اس میں کامیاب بھی تھی۔۔۔ مگر وہ اور اُسے بھیجنے والے  
شاید یہ بھول چکے تھے کہ سامنے بھی زیرک نگاہ رکھنے والا کوئی عام کھلاڑی  
نہیں کھڑا تھا۔۔۔

تو کیا تمہیں میرے الفاظ پر یقین نہیں۔۔۔ تمہیں پروف"

"چاہیئے۔۔۔؟؟؟"

آثمیر کی نظریں حاعفہ کی انگلیوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جنہیں وہ مروڑ  
مروڑ کر بالکل لال کر چکی تھی۔۔۔۔  
"جی۔۔۔۔"

آثمیر کی بات پر حاعفہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔ وہ دونوں ایک  
دوسرے کے مدِ مقابل کھڑے تھے۔۔۔ آثمیر نے آج پہلی بار حاعفہ کو  
اپنے سامنے اس طرح بات کرتے دیکھا تھا۔۔۔۔  
"۔۔ کیا پروف چاہیئے؟؟؟"

آثمیر کی نظروں میں ایک عزم نظر آیا تھا۔۔۔۔  
اگر آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور مجھ پر ٹرسٹ کرتے ہیں تو آپ کو"  
" ابھی اور اسی وقت مجھ سے نکاح کرنا ہوگا۔۔۔۔

یہ الفاظ ادا کرتے حاعفہ کے دل کے کئی ٹکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔  
آثمیر اُس کی بات پر بنا کوئی جواب دیئے کچھ پل اُسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔ اُسی  
لمحے اُسے کوئی میسج ریسو ہوا تھا جسے پڑھتے آثمیر کے چہرے کا رنگ لمحہ



بھر کو متغیر ہوا تھا۔۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اُس نے موبائل پر کوئی نمبر  
ڈائل کرتے کان سے لگایا تھا۔۔۔

اگلے تیس منٹ کے اندر نکاح خواں اور گواہان کا انتظام کر کے آثمیر "  
"مینشن پہنچو۔۔۔ فوراً۔۔۔

آثمیر کے فون پر ادا کیے جانے والے الفاظ سن کر حاعفہ نے بے یقینی سے  
اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اُسے آثمیر کے اتنی جلدی مان جانے کی بالکل  
امید نہیں تھی۔۔۔

جس بات کا یہی مطلب تھا کہ آثمیر ابھی تک اُس کے بارے میں کچھ بھی  
نہیں جان پایا تھا۔۔۔

حاعفہ نے مٹھیاں سختی سے بھینچتے اپنے اندر اٹھتے اضطراب پر قابو پایا  
تھا۔۔۔

اُسے کچھ لمحوں بعد ہونے والے نکاح پر خوش ہونا چاہئے تھا۔۔۔ مگر اُس کا  
دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا حاعفہ آریواو کے؟؟"

آثمیر اُس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔

"یس سر میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

حاعفہ بمشکل الفاظ ادا کر پائی تھی۔۔۔

"تم اپنی طرف سے اس نکاح میں کسی کو بلانا چاہو گی۔۔۔"

آثمیر کی بات پر حاعفہ نے نظریں اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ لمحہ بھر

کو وہ چونک گئی تھی۔۔۔ اُسے آثمیر کی نگاہوں میں ایک عجیب سا سر دین

دیکھائی دیا تھا۔۔۔ اُس کی آنکھوں کے گوشے لال تھے۔۔۔ جیسے شدید غصے

کے عالم میں ہوتے تھے۔۔۔

مگر اُس کا لہجہ اتنا ہی نرم تھا۔۔۔ حاعفہ کچھ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

حاعفہ آج سے پہلے ہمیشہ آثمیر کے سامنے اپنے اصل کردار میں ہی رہی تھی

شاید یہی وجہ تھی کہ آثمیر چاہ کر بھی اُس کے اُس معصومیت بھرے رُوپ

پر شک نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔ مگر آج پہلی بار وہ اُن بلیک میلرز کے کہے کے مطابق عمل کر رہی تھی۔۔۔۔۔ اور وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کتنی خراب ایکٹر نکلی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@

"بھابھی کیا یہ سچ ہے؟؟؟ آٹمیر کی زندگی میں واقعی کوئی لڑکی ہے۔۔۔۔۔"

حمیرا بیگم حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولی تھیں۔۔۔۔۔

وہاں موجود میران پیلس کی باقی خواتین کی کنڈیشن بھی کچھ ایسی ہی تھی۔۔۔۔۔

آٹمیر میران کا کسی لڑکی کے حوالے سے تصور ہی اُن کے لیے نہایت خوش کن تھا۔۔۔۔۔ ورنہ جب بھی اُس سے شادی کا پوچھا جاتا تو جواب میں اُس کا غصہ دیکھنے کو ہی ملتا تھا۔۔۔۔۔

پتا نہیں وہ کون خوش نصیب لڑکی ہے۔۔۔ جسے آثمیر میران کی چاہت " حاصل ہے۔۔۔ آپ کو آثمیر سے اُس کی ایک تصویر تولے لینی تھی۔۔۔  
"اب ہم سب اتنا صبر کیسے کریں گے۔۔۔"

آمنہ بیگم سے بھی خاموش نہیں رہا گیا تھا۔۔۔ جیسے آثمیر گھر کے ہر فرد کا خود سے بڑھ کر خیال رکھتا تھا۔۔۔ ویسے ہی باقی سب کو بھی وہ بے پناہ عزیز تھا۔۔۔ اُس کی خوشی سب کے چہروں پر رونق بکھیر گئی تھی۔۔۔  
"تھینک گاڈ لالہ کو بھی کوئی لڑکی پسند آئی۔۔۔"

سب لوگوں میں سے سب سے زیادہ ایکسائٹڈ زینشہ ہی تھی۔۔۔ جسے چند دنوں میں اپنے ہونے والے نکاح کے بجائے آثمیر کے لیے بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ مجھے میرے بچوں کی خوشیاں دیکھانے والا " ہے۔۔۔ میرے آثمیر نے اب تک کی زندگی میں بہت مشکلات دیکھی



ہیں۔۔۔ بہت جگہ اُسے تکلیفیں برداشت کرنی پڑی ہیں۔۔۔ اُس لڑکی کو "میرے بیٹے کے حق میں بہتر ثابت کرنا میرے مولا۔۔۔"

شمسہ بیگم نے ہاتھ اٹھا کر سچے دل سے اپنے رب سے دعا مانگی تھی۔۔۔ جس میں باقی سب نے بھی اُن کا ساتھ دیا تھا۔۔۔

وہ سب خواتین ڈرائنگ روم میں ہی بیٹھیں دو دنوں بعد ہونے والے زوہان اور زینشہ کے نکاح کی تیاریاں ڈسکس کر رہی تھیں۔۔۔

شمسہ بیگم نے کل ہی کال کر کے شہر کے دو مشہور ڈیزائنرز کو بلوایا تھا۔۔۔

جنہوں نے ابھی کچھ دیر میں اپنے جدید ڈریسز کے ساتھ پہنچنا تھا۔۔۔

وہ سب ابھی اسی انتظار میں بیٹھی تھیں۔۔۔ جب چار پانچ ملازم بامشکل ایک بھاری لہنگا لیے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

جسے دیکھ سب خواتین کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔۔۔ وہ سلور اور ریڈ

امتراج کا بے پناہ حسین لہنگا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ میچنگ کی جیولری،

سینڈل سب کچھ بھیجا گیا تھا۔۔۔

"یہ کہاں سے آیا ہے؟؟"

شمسہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے ملازمین کو دیکھا تھا۔۔۔ باقی سب کا بھی یہی سوال تھا۔۔۔

بی بی سائیں یہ زوہان سائیں نے بھیجا ہے۔۔۔ زینشہ بی بی کے "لیے۔۔۔۔"

وہ چاروں ملازمین زوہان کے ہی تھے۔۔۔ جن میں سے ایک سر جھکا کر جواب دیتا، وہ ساری چیزیں ایک طرف رکھے بڑے سے ڈائینگ ٹیبل پر سجاتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

اُس کی بات سن کر سب نے رشک بھری ستائشی نظروں سے زینشہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔ سب کو یقین کو چکا تھا کہ زوہان واقعی زینشہ سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔۔ ورنہ زوہان جیسے بندے سے ایسے کسی عمل کی توقع رکھنا مشکل تھا۔۔۔۔

زنیشہ سب کی شوخ نظریں خود پر محسوس کرتی بُری طرح شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ ملک زوہان کو کبھی کسی کی پرواہ نہیں رہی تھی۔۔۔ مگر اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ایسی حرکتیں کر کے اُس کی حالت خراب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

@@@@@@

آزمیر کے کہے کے مطابق اُس کا خاص آدمی فیصل اگلے آدھے گھنٹے میں نکاح خواں کے ساتھ آزمیر کے کچھ معزز دوستوں کو لیے حاضر ہو چکا تھا۔۔۔ آزمیر کا بہترین دوست نصیر اپنی بیوی کو بھی ساتھ لایا تھا تاکہ وہ نکاح کے ٹائم پر حاحفہ کے ساتھ ہو۔۔۔۔

حاحفہ اپنی مخصوص سیاہ شال میں چہرا چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔ اُس نے نصیر کی بیوی صائمہ کو بھی اپنا چہرا نہیں دیکھایا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت جس تکلیف سے گزر رہی تھی۔۔۔ یہ اُس کا رب جانتا تھا۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد مولوی صاحب رجسٹر لیے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ نکاح کے بولوں پر رضامندی میں جواب دیتی حاعفہ نکاح نامہ پر سائن کر گئی تھی۔۔۔

اپنا آپ آٹھ میر میران کے نام لکھوانے پر اُس کا دل ایک بار زور سے دھڑکا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ بالکل ساکت ہو چکی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ یہ نکاح اُس کی زندگی میں خوشیوں کی نوید بن کر نہیں آنے والا تھا۔۔۔ بلکہ یہ اُس کے لیے ایک بھیانک حقیقت ثابت ہونے والا تھا۔۔۔ جس کا احساس ابھی سے ہی اُس کی سانسیں جکڑنے لگا تھا۔۔۔

مولوی صاحب کے جانے کے بعد بھی وہ بت بنی اُسی جگہ بیٹھی رہی تھی۔۔۔ صائمہ نے اُسے ایک دو بار مخاطب کیا تھا۔۔۔ مگر اُسکی جانب سے جواب نہ پا کر وہ خاموشی سے روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

حاعفہ اپنا ایک کام کر چکی تھی۔۔۔ اب اُسے اپنا اگلا کام سرانجام دینا تھا۔۔۔ اُس نے ارد گرد دیکھتے اپنے ہینڈ بیگ کو تلاش کرنا چاہا تھا۔۔۔



جب اچانک اس خیال کے آتے کہ وہ اپنا ہینڈ بیگ باہر آٹمیر کے ڈرائینگ  
میں چھوڑ آئی ہے۔۔۔ وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھتی باہر کی طرف بھاگی  
تھی۔۔۔

ڈرائینگ روم میں قدم رکھنے سے پہلے اُس نے اندر جھانکا تھا۔۔۔  
وہاں اس وقت کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ شاید سب لوگ نکاح کے بعد جا  
چکے تھے۔۔۔

حاعفہ نے اندر جاتے سائیڈ ٹیبل پر رکھے اپنے پرس کو اٹھاتے اُس میں موجود  
اپنی مطلوبہ شے کے ہونے کی تصدیق کی تھی۔۔۔

حاعفہ کو آٹمیر کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ جب کچھ دیر بعد اُسے ملازمہ  
چائے کی ٹرے سجائے اندر آتے دیکھائی دی تھی۔۔۔۔

حاعفہ خاموش نظروں سے چائے کے مگ کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ جو ملازمہ  
ایک اُس کے لیے اور ایک آٹمیر کے لیے بنا کر گئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے ارد گرد سے نظریں بچاتے اپنے بیگ سے مطلوبہ گولیاں نکالتے  
 سامنے رکھے آئزمیر کے کپ میں ایک آدھی گولی ملا دی تھی۔۔۔۔  
 یہ وہ زہر کی گولیاں تھیں جو اُن بلیک میلرز کی جانب سے بھیجی گئی  
 تھیں۔۔۔ اُن کے مطابق حاعفہ کا آئزمیر کی چائے میں 7 سے 8 کی تعداد میں  
 گولیاں ملانی تھیں۔۔۔ تب ہی وہ اثر کرتیں۔۔۔ مگر حاعفہ یہ مر کر بھی  
 نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اُس نے آئزمیر کے کپ میں صرف گولی کا اتنا حصہ  
 ملایا تھا جس سے وہ صرف بمشکل بے ہوش ہو پاتا۔۔۔۔  
 جبکہ باقی کی دس گولیاں اُس نے بڑے ہی پرسکون انداز میں اپنی چائے میں  
 مکس کر دی تھیں۔۔۔  
 اپنی زندگی کے دو قیمتی ترین لوگوں کو بچانے کے لیے وہ اپنا آپ قربان  
 کرنے والی تھی۔۔۔۔  
 آئزمیر کے آخری بار دیدار کی خواہش لیے وہ چائے کا گھونٹ گھونٹ اپنے  
 حلق میں اُنڈیلنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ آدھی چائے پی چکی تھی جب آثمیر اُسے اندر آتا دیکھائی دیا تھا۔۔۔

"نکاح کی بہت بہت مبارک ہو مسز آثمیر میران۔۔۔۔"

آثمیر چہرے پر پتھر لے کر دتا اثرات سجائے حاعفہ سے مخاطب ہوتا اُس کے سامنے صوفے پر براجمان ہوا تھا۔۔۔

حاعفہ کے ہاتھ میں موجود کپ پر اُس نے ایک سر دنگاہ ڈالی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی اپنے سامنے بڑا مگ اٹھالیا تھا۔۔۔

"اب یقین آ گیا میری محبت کا۔۔۔ یا ابھی بھی دلانا باقی ہے۔۔۔"

آثمیر کی وحشت ناک نگاہوں پر حاعفہ کے ہاتھ میں پکڑا مگ لرز گیا تھا۔۔۔

وہ آدھے سے بھی زیادہ چائے پی چکی تھی۔۔۔ اُس نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے کپ چھوٹ جانے کے خوف سے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔

آزمیر اپنے اندر اٹھتے اُبال پر قابو پانے کے چکر میں ایک ہی سانس کے اندر  
مگ خالی کر گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ نے درزیدہ نگاہوں سے اُس کا یہ رُوپ دیکھا تھا۔۔۔۔  
"سروہ۔۔۔۔"

حاعفہ کچھ بولنے ہی والی تھی جب آرمیر اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کی جانب  
بڑھا تھا۔۔۔۔

مجھ سے نکاح کرنے کا تمہارا پلان کامیاب ہو چکا ہے۔۔۔۔ اب بولو کون "  
"ہو تم۔۔۔۔؟؟"

آرمیر اُس کی کلائی دبوچ کر اپنے مقابل کھڑا کرتا اونچی آواز میں دھاڑا  
تھا۔۔۔ اُس کے چہرے پر نرمی کی زرا سی رک تک نہ تھی۔۔۔ اُسے دیکھ کر  
صاف لگ رہا تھا کہ وہ ابھی حاعفہ کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے گا۔۔۔۔  
آرمیر کی انگلیاں اُسے اپنے بازو میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔  
تکلیف کے احساس سے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔



مگر اُس کے پاس آثمیر کے سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔ وہ بس یک ٹک  
 ڈبڈبائی آنکھوں سے اپنے محبوب کا خوب روچھرا تکتے جا رہی تھی۔۔۔  
 اُس کے پاس وقت کم تھا۔۔۔ مگر جتنا تھا وہ آثمیر میران کے قریب ہی رہ  
 کر گزارنا چاہتی تھی۔۔۔

کیا ہوا حیرت ہو رہی ہے کہ میری چائے میں شامل کی جانے والی تمہاری "  
 "زہر سے میں اب تک مرا کیوں نہیں؟؟؟"

آثمیر ٹھوڑی سے دبوج کر اُس کا چہرہ اپنی جانب اٹھاتا حائفہ کو اب گہرا جھٹکا  
 دے گیا تھا۔۔۔

تو وہ یہ بھی جانتا تھا کہ حائفہ اُسے زہر دینے والی ہے۔۔۔ پھر بھی اُس نے  
 نکاح کیا تھا۔۔۔

کیا وہ اُس کے ایک طوائف ہونے کے بارے میں جان چکا تھا؟؟؟

حاعفہ کتنے ہی لمحے بے یقینی سے اُسے تنگے گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں  
پارہی تھی کہ اگر آثمیر سب جان چکا تھا تو اب تک اُسے اپنے ہاتھوں سے  
ختم کیوں نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کئی سوال تھے جو اُس کے اندر سر اٹھا رہے تھے۔۔۔ مگر وہ چاہ کر بھی یہ سب  
آثمیر سے پوچھنے کی ہمت نہیں کر پارہی تھی۔۔۔۔۔

اس وقت اُسے صرف آثمیر کو خود سے نفرت کا احساس دلوانا تھا۔۔۔۔۔  
ہاں مجھے حیرت ہو رہی ہے۔۔۔ کیونکہ آپ کا مرنا میری زندگی کے لیے "  
بہت اہم ہے۔۔۔۔۔ میرے پچھلے اتنے دنوں کی محنت کے بعد ہی تو میں اس  
مقام تک پہنچ پائی ہوں۔۔۔ آثمیر میرا ان کو اپنی محبت کے فریب میں  
پھنسانا آسان کام تھوڑی تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ اُس سے اپنا چہرہ آزاد کرتی زہر خند لہجے میں بولتی آثمیر کو مزید آگ  
لگائی تھی۔۔۔ وہ جو کافی حد تک اسے حاعفہ کی مجبوری سمجھ رہا تھا اُس کے

لہجے میں اپنے لیے اتنی نفرت دیکھ اُس کا اپنی محبت سے رہا سہا بھرم بھی ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

"کس کے کہنے پر یہ ناٹک کیا ہے تم نے۔۔۔"

آثمیر اُسے بالوں کی گدی سے پکڑ کر اُس کا چہرہ اپنے قریب کرتے اپنی گرم سانسوں سے اُس کا چہرہ اچھلے دھاڑا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اُس کے ساتھ یہ کھیل کھیل کر کتنا بڑا جرم کر چکی تھی۔۔ آثمیر اب اُس کی زندگی اجیرن کر کے اُسے اچھے سے سمجھانے والا تھا۔۔۔

حافظہ سے اُس کی اس جان لیوا قربت کے آگے بولنا محال ہوا تھا۔۔ اُس کے ہونٹ کپکپا کر رہ گئے تھے۔۔۔

اُسے حیرت ہو رہی تھی کہ ابھی تک اُس پر زہر کی لی جانے والی دس گولیوں کا اثر کیوں نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی باہر سے ایک دم زوردار فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔۔۔

حاعفہ نے دہل کر آثمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اُسے بلیک میلرز کے اس  
پلان کا علم بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

پہلے تمہارے اُن ساتھیوں سے نبٹ لوں پھر تمہیں تمہارے انجام تک "  
پہنچاؤں گا۔۔۔

آثمیر کے نفرت آمیز الفاظ کے ساتھ حاعفہ کو اُس کی آنکھوں میں ایک  
عجیب سادرد نظر آیا تھا۔۔۔ محبت میں ملنے والی بے وفائی کا درد۔۔۔  
حاعفہ کا دل جیسے کسی نے چیر کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ یہ سب دیکھنے سے پہلے مر جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اُس پر تو موت کو بھی  
ترس نہیں آ رہا تھا۔۔۔

آثمیر اُسے ایک ہی جھٹکے میں اپنی گرفت سے آزاد کرتا دور دھتکار چکا  
تھا۔۔۔

باہر دل کو لڑا دینے والی فائرنگ لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔



حاعفہ نے زبان سے بنا کچھ بولے ہاتھ بڑھا کر آثمیر کا بازو تھامتے اُسے باہر جانے سے روکنا چاہا تھا۔۔۔۔

آثمیر نے پلٹ کر لہو ٹپکاتی نظروں سے اُسے دیکھتے دور جھٹکا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں حاعفہ پیچھے رکھے صوفے پر جا گری تھی۔۔۔ اُس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش بالکل بھی نہیں کی تھی۔۔۔ اور اُس کا سر سیدھا ساتھ پڑی کرسی کے ہینڈل سے لگتا اُسے لہو لہان کر گیا تھا۔۔۔۔

آثمیر بنا پلٹ کر اُس کی جانب دیکھے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ زوہان کی جانب سے بھیجی جانے والی چیزوں کو بنا دیکھے گھر کی سب خواتین کی نظروں سے گھبراتی اپنے روم میں واپس آ گئی تھی۔۔۔۔ گھر میں سب بہت خوش تھے۔۔۔۔ کیونکہ دو بہت ہی انہونی باتیں ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ نہ صرف زوہان اور زنیشہ کا نکاح ہونے والا تھا بلکہ آثمیر بھی اپنی شادی کے لیے حامی بھر چکا تھا۔۔۔۔

شمسہ بیگم بے حد خوش تھیں۔۔۔ لیکن زینیشہ کے رگ و پے میں ایک عجیب سی بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔۔

اپنے اندر کی گھٹن سے گھبراتے اُس نے ریموٹ اٹھاتے ٹی وی آن کر لیا تھا۔۔۔ مختلف چینل سرچنگ کرتے اُس کا انگوٹھا ایک چینل پر آکر ساکت ہوا تھا۔۔۔ کیونکہ سامنے چلتے نیوز چینل پر ایک بار پھر ثمن خان اور ملک زوہان کو ایک ساتھ ایک کپل کے طور پر دیکھا جا رہا تھا۔۔۔ وہ دونوں شاید کسی بزنس میٹنگ کے لیے دبئی جا رہے تھے۔۔۔۔ زینیشہ اندر تک جل کر خاک ہوئی تھی۔۔۔ جب اس شخص کو کلیئر تھا کہ اُسے کس کے ساتھ رہنا ہے تو پھر وہ اُس کے جذبات کے ساتھ کیوں کھیل رہا تھا۔۔۔ زینیشہ کا پارہ بُری طرح چڑھ چکا تھا۔۔۔ سکریں پر بار بار ثمن کا زوہان کے بے حد قریب کھڑا ہونا دیکھا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

زینیشہ نے شدید غصے میں آتے ریموٹ اٹھا کر دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔۔

اور بیڈ سائیڈ رکھے موبائل کو اٹھاتے اُس نے زوہان کو کال ملائی تھی۔۔۔۔  
 وہ ہمیشہ سے اپنی چیزوں کے معاملے میں بہت پوزیسور ہی تھی۔۔۔۔ زوہان  
 یہ بات اچھے سے جانتا تھا پھر بھی وہ ہمیشہ اُس کی فیلنگز ہرٹ کرتا رہتا  
 تھا۔۔۔۔

دو تین بار ٹرائے کرنے کے بعد جا کر زوہان نے کال پک کی تھی۔۔۔۔  
 "میں ابھی بڑی ہوں بعد میں کال کرتا ہوں۔۔۔۔"  
 زوہان اُس کی جانب سے کچھ سنے بغیر مصروف سے انداز میں گویا ہوا تھا۔  
 --

اچھے سے جانتی ہوں کس کے ساتھ بڑی ہیں۔۔۔۔۔ اُس ثمن خان کے "  
 " ساتھ ہیں نا آپ۔۔۔۔

زنیشہ ترشی بھرے لہجے میں بولتی یہ بھول چکی تھی کہ مقابل کون  
 ہے۔۔۔۔

ایکسیوزمی مس زنیثہ میران یہ کس انداز میں بات کر رہی ہیں آپ مجھ سے۔۔۔ اور کس حیثیت سے یہ سوال پوچھا ہے آپ نے مجھ سے۔۔۔ ابھی میں نے آپ کو ایسا کوئی اختیار نہیں دیا ہے۔۔۔

زوہان اپنے اوپر کسی کا بھی چلانا بھلا کہاں برداشت کر سکتا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے یہ اجنبی الفاظ زنیثہ کی آنکھیں نم کر گئے تھے۔۔۔ مجھے ایسا کوئی اختیار چاہیے بھی نہیں۔۔۔ اور آپ کس حیثیت سے مجھے "حسیب سے بات کرنے سے ٹوکتے ہیں۔۔۔ اب میں اُس سے بات بھی کروں گی اور اُس کے قریب بھی جاؤں گی۔۔۔ دیکھتی ہوں کس حیثیت سے روکتے ہیں آپ مجھے۔۔۔"

زنیثہ بچوں جیسے ضدی لہجے میں بولتی کیا کچھ غلط بول گئی تھی اس وقت اُسے اندازہ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

جسٹ شٹ یور ماؤتھ زنیثہ۔۔۔۔۔ تم جانتی بھی ہو تم کیا بکواس کر رہی "ہو۔۔۔۔"



زوہان اتنی شدت سے دھاڑا تھا کہ زینشہ کا دل زور سے لرز اٹھا تھا۔۔۔ مگر  
 اس وقت وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔ جس شخص کو آپ اتنی  
 شدت سے چاہتے ہو۔۔۔ اُسے کسی اور کی بانہوں میں دیکھنا کتنا تکلیف دہ تھا  
 زینشہ زوہان کو اس بات کا احساس دلانا چاہتی تھی۔۔۔  
 میں اچھے سے جانتی ہوں میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔ آپ بھی ایک بات "  
 سن لیں۔۔۔ مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔ آپ لالہ کو خود ہی  
 انکار کر دیں۔۔۔ ورنہ جو میں کروں گی اُس پر آپ سب لوگوں کو کچھتانا  
 "پڑے گا۔۔۔"

زینشہ کے اندر تو جیسے شعلے بھڑک رہے تھے۔۔۔ کیونکہ زوہان کے پیچھے  
 سے آتی شمن کی آواز یہی ثابت کر رہی تھی کہ وہ لڑکی ابھی بھی زوہان کے  
 ساتھ ہے۔۔۔

زینشہ کو یہی بات غصہ دلاتی تھی کہ اگر وہ شمن کو ہی اتنا چاہتا تھا تو اُسے  
 کھلونے کی طرح استعمال کیوں کر رہا تھا۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔۔ جسے میں دو دن بعد اپنے طریقے سے "ٹھکانے لگاؤں گا۔۔۔ اور مجھے یہ فضول دھمکیاں دینے کی دوبارہ کوشش مت کرنا۔۔۔ تمہاری ان دھمکیوں کا اثر صرف اُن لوگوں پر ہی ہو گا جن کے لیے تم امپورٹنٹ ہو۔۔۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

زوہان زنیثہ کا دل ایک بار پھر چھلنی کرتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔ وہ اپنے عزیز ترین لوگوں کو بھی اپنے ساتھ مس بیہو کرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔ اور زنیثہ نے آج جو الفاظ ادا کیے تھے اُن کے جواب میں زوہان کو یہی بولنا بالکل ٹھیک لگا تھا۔۔۔

زوہان نے دوبارہ کوئی اور نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ اُس بے وقوف لڑکی کے ساتھ ساتھ رہو۔۔۔ وہ کوئی اُلٹی سیدھی حرکت "کر کے خود کو نقصان نہ پہنچادے۔۔۔

زنیثہ پر شدید غصہ ہونے کے باوجود زوہان کے لہجے میں اُس کے لیے واضح فکر محسوس کی جاسکتی تھی۔۔۔۔

اُس کے سامنے بیٹھی شمن اُسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

میرادل چاہتا ہے میں خود ہی زینشہ کے پاس جا کر تمہاری زندگی میں اُس کی "

" اور اپنی حیثیت واضح کر دوں۔۔۔۔

شمن نے ناراض نظروں سے زوہان کی جانب دیکھتے کہا۔۔۔

"اور اگر تم نے ایسا کیا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دباؤں گا۔۔۔۔"

زوہان نے سیگریٹ سلگھاتا اُسے سرد نگاہوں سے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

مجھے کیوں لگ رہا ہے۔۔۔ یہ جنگلی بلی مستقبل میں ملک زوہان میران کے "

"کس بل نکال کر رکھ دے گی۔۔۔۔

شمن جانتی تھی کہ زوہان کا موڈ اس حد تک خراب کرنے والی کے ذکر سے

ہی اب اُس کا موڈ بحال ہونا تھا۔۔۔۔

"تم کچھ دیر کے لیے خاموش بیٹھو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔۔"

زوہان اُس کا مقصد سمجھتا اُسے وارن کر گیا تھا۔۔۔ جس کے بعد شمن نے

دوبارہ کچھ بولنے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورا کی رات کے دوسرے پہر پیاس کے احساس سے آنکھ کھلی تھی۔۔۔  
 اُس نے ہاتھ بڑھا کر پانی کی بوتل اٹھائی، جو کہ بالکل خالی ہو چکی تھی۔۔۔  
 اُس کی دائیں جانب بیلا کمبل میں دبکی سو رہی تھی۔۔۔ اُسے اب اکیلے ہی باہر  
 جا کر پانی لانا تھا۔۔۔

ماورا اپنی گرم شال اوڑھتی کیمپ سے نکل آئی تھی۔۔۔  
 کچھ فاصلے پر موجود کیمپ جہاں پر پانی کے کولر رکھے گئے تھے وہاں سے بوتل  
 بھرتے وہ جیسے ہی اپنے کیمپ کی جانب بڑھی اُس کی نظریں سامنے بنے بوائز  
 کے کیمپس پر پڑی تھی۔۔۔

جن میں سے دوسرے نمبر والے کیمپ سے ایک لڑکی کو باہر نکلتا دیکھ ماورا  
 کی آنکھیں باہر کو ابل پڑی تھیں۔۔۔ اُسے آج شام کو ہی بیلا نے بتایا تھا کہ یہ  
 کیمپ منہاج کا ہے اور وہ اس میں اکیلا رہ رہا ہے۔۔۔

اس خیال کے آتے ہی زینشہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔



وہ شدید غصے کے عالم میں منہاج کے کیمپ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ وہ  
لڑکی تو کب کی اپنے کسی کیمپ میں غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔  
ماوراشدید غم و غصے کے عالم میں اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر اندر کا  
منظر دیکھ وہ پل بھر کو حیران ہوئی تھی۔۔۔۔  
اندر صرف منہاج ہی سویا ہوا تھا، مگر بلینکٹ گردن تک اوڑھے وہ گہری  
نیند میں سویا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔  
منہاج درانی بہت بڑے ایکٹر ہو تم مگر آج میں چھوڑوں گی نہیں "  
"تمہیں۔۔۔۔ رنگے ہاتھوں پکڑا ہے تمہیں آج۔۔۔۔  
ماورا کو یہی لگا تھا کہ منہاج سونے کی صرف ایکٹنگ کر رہا ہے۔۔۔۔ بھلا اُس  
کے سوتے میں کوئی لڑکی یہاں آکر کیا کرے گی۔۔۔۔  
بات کی تحقیق کیے بناء اسی سوچ کے ساتھ ماورا دانت پیستی اُس کی جانب  
بڑھی تھی۔۔۔۔ اور اُس کے اوپر سے کبل کھینچتے اُسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا  
تھا۔۔۔۔

منہاج جو گہری نیند میں تھا اس اچانک نازل ہوتے طوفان پر آنکھیں کھولتے  
اپنے اوپر جھکی ماورا کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔ جو خونخوار تیور لیے غصے میں اُس کے  
انتہائی قریب تھی۔۔۔

ماورا منہاج کے کچی نیند سے بیدار ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں ابھرتے  
سیاہ ڈورے دیکھ لمحہ بھر کو بوکھلائی تھی۔۔۔ منہاج کو دیکھ کر کہیں سے  
نہیں لگ رہا تھا کہ وہ سونے کی ایکٹنگ کر رہا ہے۔۔۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟؟؟"

منہاج ماورا کو رات کے اس پہر اپنے کیمپ میں دیکھ فکر مندی سے بولا  
تھا۔۔۔۔۔

"وہ لڑکی یہاں کیا کر رہی تھی؟؟؟"

ماور کی کنفیوژن کلیئر نہیں ہو پائی تھی۔۔۔ وہ ہولے سے بڑبڑاتی پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

"کونسی لڑکی؟؟؟"

منہاج سوالیہ حیرت بھری نظروں سے اُس کی جانب دیکھتے بولا تھا۔۔۔  
کیمپ میں زیر و پاور کی گرین روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ جس میں منہاج کی نظریں سامنے بیٹھی لڑکی پر ٹک گئی تھیں۔۔۔

اُس نے ہمیشہ ماورا کو ڈھیلے ڈھالے کپڑوں اور شال میں لپٹا دیکھا تھا۔۔۔ مگر اس وقت ماورا اپنے حلیے کا خیال کیے بغیر اُس لڑکی کے غصے میں سیدھی یہاں آنکلی تھی۔۔۔

سیاہ ٹراؤزر کے اوپر سیاہ شارٹ شرٹ پہنے وہ شال کو اس وقت بھی اپنے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔ مگر اس وقت اُس کی شال اُس کے ہوش رُبا حُسن کو منہاج درانی کی نظروں سے بچانے کے لیے ناکافی تھی۔۔۔

ماورا کے سیاہ سلکی بال اُس کی شال کی قید سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے  
 اِس وقت ماورا کے ساتھ ساتھ منہاج کو بھی اچھی خاصی مشکل میں ڈال  
 گئے تھے۔۔۔

"کوئی نہیں۔۔۔"

ماورا اُس کی وارفتگی بھری نظروں سے گھبرا کر اُٹھی تھی مگر اگلے ہی لمحے  
 کلانی منہاج درانی کی گرفت میں آ جانے کی وجہ سے اُس کی دھڑکنیں تیز  
 ہوئی تھیں۔۔۔

"پلیز۔۔۔"

اُس نے ہاتھ آزاد کروانے کے لیے کچھ کہنا ہی چاہا تھا۔۔۔ مگر تب تک  
 منہاج اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتی  
 سیدھی منہاج کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔

"پلیز چھوڑ مجھے۔۔۔"



ماور اُس کے اوپر سے اُٹھنے کی کوشش کرتی چلائی تھی۔۔۔ مگر اپنی کمر پر لپٹی  
 منہاج کی آہنی بانہوں کی گرفت وہ ہلا بھی نہیں پائی تھی۔۔۔  
 میری بیوی میرے کیمپ میں میرے لیے آئی ہے، میں اتنی آسانی سے "  
 "... کیسے جانے دوں

منہاج زرا سا اوپر اُٹھاتا اُس کی سر دیشانی پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔  
 اُس کے دھکتے لمس اور چہرے پر محسوس ہوتی گرم سانسوں پر ماور ا کے  
 پورے وجود میں اک سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔ وہ پھر جلد بازی میں یہاں  
 آنے کا بہت غلط فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔ اُس کا خود کو جی بھر کے گالیاں دینے  
 کا دل چاہا تھا۔۔۔

منہاج درانی مجھ سے دور رہو۔۔۔۔۔ اب دوبارہ مجھے چھو اتو مجھ سے بُرا کوئی "  
 "نہیں ہوگا۔۔۔

ماوراحیا اور خفگی سے سرخ پڑتی چلائی تھی۔۔۔ وہ شدید ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔۔۔ جسے محسوس کرتے اگلے ہی لمحے منہاج کروٹ بدل کر اُس کی پشت میٹرس پر لگاتے پوری طرح اُس پر حاوی ہو چکا تھا۔۔۔

ماورا کا سر اب تکیے پر تھا۔۔۔ جبکہ منہاج اُس کے اوپر جھکا اُس کی ٹھنڈ کے احساس سے اُسے پوری طرح کمبل میں لپیٹ گیا تھا۔۔۔

ماورا نے اُس کا یہ کیئرنگ انداز بہت اچھے سے نوٹ کیا تھا مگر بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔

منہاج درانی تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟ جب میں تم سے دور رہنا چاہتی "

"ہوں تو یوں زبردستی قریب کیوں آتے ہو میرے۔۔۔

اُس کی قربت کے احساس سے ماورا کا اپنا دل بھی بغاوت کرنے لگا تھا۔۔۔

مگر وہ اب کسی صورت اس شخص کے جھانسنے میں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔

میرے لیے یہ پاسبل نہیں ہے اور وہ بھی اس کنڈیشن میں جب تم خود "

"میرے پاس آئی ہو۔۔۔۔۔

منہاج نے جھک کر اُس کے دھکتے گالوں کو نرمی سے چھوا تھا۔۔۔۔

" مجھ سے یہاں آ کر بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔۔ "

ماورا تپ کر بولی تھی۔۔۔۔

لیکن میرے لیے تو یہ غلطی سر آنکھوں پر ہے۔۔۔۔ کب معاف کرو گی "

"مجھے۔۔۔۔"

منہاج اُس کے تخیستہ ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے کر حرارت بخشنا محبت  
پاش لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

اُس نے اب تک ماورا کے ساتھ جتنا بھی غلط کیا تھا وہ اُس کے لیے دل و جان  
سے شرمندہ تھا۔۔۔۔ ماورا کے ماضی کو دیکھ کر اُسے دھتکارنا منہاج کو اپنی  
زندگی کی سب سے بڑی غلطی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

جس کے لیے وہ ساری زندگی ماورا کے آگے جھک کر رہنے کو تیار تھا۔۔۔۔ مگر  
ماورا اُس کے سامنے حامی تو بھرتی۔۔۔۔

تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو۔۔۔۔ مگر میرے لیے تم سے دور رہنا ممکن " نہیں ہے۔۔۔ میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔ جو کچھ میں نے کیا وہ بہت زیادہ غلط اور معافی کے قابل بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ مگر اُس کی سزا میں تمہاری جدائی برداشت نہیں ہے مجھے۔۔۔۔ اس کے علاوہ تم جو سزا دینا "چاہو گی مجھے منظور ہو گی۔۔۔۔ پلیز معاف کر دو مجھے۔۔۔

منہاج درانی اُس کے پہلو میں دراز ہوتا محبت سے چور لہجے میں بولتا اُس کے آگے ہاتھ جوڑ گیا تھا۔۔۔۔

ماورا حیرت سے اُس کا یہ عمل دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ہر ایک کے سامنے اکڑ کے ساتھ سر اٹھا کر کھڑے ہونے والا اُس کے سامنے جھک رہا تھا۔۔۔۔

ماورا کے لیے یہ بات چھوٹی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔

میں نے جو زندگی دیکھی ہے اُس میں مرد دنیا کی سب سے زیادہ بے اعتبار " مخلوق تصور کیا جاتا ہے۔۔۔ جس کا محبت کے جذبے سے دور دور تک کوئی



واسطہ نہیں ہوتا، جو عورت سے صرف اپنی ہوس پوری کرنا جانتا ہے۔۔۔۔۔ میں نے اپنی آپنی سے وعدہ کیا تھا کہ اس معاشرے کے ان بے رحم مردوں پر کبھی بھروسہ نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ مگر یونی آکر، تم سے مل کر میں اپنی بات پر قائم نہیں رہ پائی۔۔۔۔۔ تمہارا اتنی عزت دینا، عورتوں کے وقار کا خیال رکھنا۔۔۔۔۔ ان سب باتوں نے مجھے بہت متاثر کیا۔۔۔۔۔ میں جان ہی نہیں پائی میرا دل کب تمہاری محبت میں گرفتار ہوتا چلا گیا۔۔۔۔۔ میں نے تم سے بے پناہ محبت کی ہے منہاج درانی۔۔۔۔۔ تمہاری خاطر اپنی جان چھڑکنے والی بہن تک کو دھوکا دے گئی۔۔۔۔۔ اور تم نے کیا کیا۔۔۔۔۔ انہیں روائتی مردوں جیسے نکلے۔۔۔۔۔ مجھے بے اعتبار کہہ کر سزا سنادی۔۔۔۔۔ میرے دل کے ٹکڑے کرنے کے ساتھ ساتھ میری روح بھی چھلنی کر دی۔۔۔۔۔

ماورا اپنے دل کی بھڑاس اُس پر نکالتی آخر میں رو پڑی تھی۔۔۔۔۔ منہاج کو لگا تھا کسی نے اُس کا دل کچل ڈالا ہو۔۔۔۔۔ وہ کتنا کمزور مرد نکلا تھا۔۔۔۔۔ جس

لڑکی سے اتنی محبت کی تھی۔۔۔ اُسی پر اعتبار نہیں کر پایا تھا۔۔۔ پچھتاؤں  
 کے ناگ نے اُسے ایک بار پھر ڈسا تھا۔۔۔

لیکن وہ خود سے یہ عہد کر چکا تھا کہ اب کبھی اپنی محبت کو رسوا نہیں کرے  
 گا۔۔۔ یہ لڑکی صرف اُس کی تھی۔۔۔ جسے اُسے توڑنا اور بکھیرنا نہیں تھا بلکہ  
 کسی نازک آبگینے کی طرح سنبھال کر رکھنا تھا۔۔۔

مجھے معاف کر دو۔۔۔ آئندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ میں مر جاؤں گا مگر "

تم پر اعتبار کرنا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ اُسے بھیانک حقیقت کو میری پہلی  
 "اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو۔۔۔"

منہاج اُس کے ناک وجود کو اپنے سینے میں بھینچتے محبت سے چور لہجے میں  
 بولا تھا۔۔۔

جبکہ ماورا تو اُس کے سینے میں منہ چھپائے اُس کے گرد اپنی نازک بانہوں کا  
 حصار باندھے شدت سے رودی تھی۔۔۔ اُس نے منہاج کو خود سے دور  
 نہیں جھٹکا تھا۔۔۔ بلکہ خود مزید اُس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔ جو منہاج

کے لیے بہت خوش کن تھا۔۔۔ وہ ماورا کو اپنی قیمتی متاع کی طرح سینے میں پوری طرح سے قید کر گیا تھا۔۔۔۔

ماورا نے ہولے سے چہرہ اٹھاتے بھیگی آنکھوں سے اُسے گھورا تھا۔۔۔  
 "آئی لو یو آئی ری ملی لو یو۔۔۔۔"

منہاج عقیدت اور محبت سے اُس کی دونوں آنکھوں کو چوم گیا تھا۔۔۔ اُس کے اس والہانہ عمل پر ماورا کی رنگت سُرخ پڑی تھی۔۔۔

دونوں کی بے چینی اور درد ایک دوسرے کے قریب آنے اور نئے سرے سے اعتبار سوچنے کی وجہ سے ختم ہو چکا تھا مگر وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے کہ قسمت آنے والے وقت میں اُن کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے والی تھی۔۔۔

@@@@@@

آزمیر کے بنگلے پر اُن لوگوں نے پوری تیاری کے ساتھ حملہ کیا تھا۔۔۔  
 پچھلے پندرہ منٹ مسلسل مقابلہ کرنے کے بعد کہیں جا کر سب کچھ آزمیر اور اُس کے گارڈز کے کنٹرول میں آیا تھا۔۔۔۔

آزمیر کے لیے سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ اُس نے نہ پولیس کو  
کال کی تھی نہ میڈیا کو۔۔۔ مگر جیسے ہی اُن کی فائرنگ سٹارٹ ہوئی اگلے پانچ  
منٹ بعد پولیس وہاں پہنچ گئی تھی۔۔۔ اور ساتھ میری والوں کی بھی پوری  
فوج موجود تھی۔۔۔

جس کا یہی مطلب تھا کہ یہ سب کسی نے سازش کے تحت اُس کی ساکھ  
خراب کرنے کے لیے کیا تھا۔۔۔ آزمیر کی کمپنی اس وقت مارکیٹ میں  
سب سے اوپر چل رہی تھی۔۔۔ پچھلے ایک سال سے سارے ٹاپ کے  
نیشنل اور انٹرنیشنل پراجیکٹس اُسی کی کمپنی کو مل رہے تھے۔۔۔  
مگر یہ سب کروا کر باآسانی میڈیا کے ذریعے اُس کی ساکھ تباہ کروائی جاسکتی  
تھی۔۔۔ اُس کے زراسانام خراب ہونے پر مارکیٹ میں اُس کے شیئرز گر  
جانے لگے۔۔۔ اور حائفہ کے دیئے جانے والے دھوکے کی وجہ سے وہ  
مینٹلی اتنا ڈسٹرب تھا کہ مشکل سے مشکل معاملات چٹکیوں میں حل کر  
دینے والا اس وقت خود کو ہی نہیں سنبھال پا رہا تھا۔۔۔



اُس کے دشمن نے اُسے تباہ کرنے کے لیے ایک ساتھ یہ سارے گیمز کھیلے تھے کیونکہ اُس کا دشمن بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ آثمیر میران کو توڑنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔ اُسے پہلے حاعفہ کے ذریعے ایمو شنلی ویک کیا گیا تھا۔۔۔۔

اور پھر سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر ایک اور حملہ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔ آثمیر کے آدمی اُس شخص تک پہنچ گئے تھے جو حاعفہ کو بلیک میل کر رہا تھا۔۔۔ اور اُسی کے تھر و حاعفہ کا آج نکاح کے بعد آثمیر کو زہر دینے کا پلان پتا چلا تھا۔۔۔۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اُس آدمی کو پکڑ کر اُس کے ذریعے آثمیر کے اصل دشمن تک پہنچتے اُس شخص کو اُسی کے ساتھیوں نے قتل کر دیا تھا۔۔۔۔ آثمیر حاعفہ کی اصلیت جان جانے اور اُس کے اتنے بڑے دھوکے کے بعد اُسے آسانی سے جانے دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔ وہ اپنے چھوٹے سے چھوٹے مجرم کو معاف نہیں کرتا تھا حاعفہ نے تو پھر اُس کے دل کے ساتھ کھلواڑ کیا تھا۔۔۔ اُس سے محبت کا جھوٹا ٹک کر کے اُس کی روح پر ہمیشہ کے

لیے بہت گہرا گھاؤر قم کر دیا تھا۔۔۔۔ جسے بھول پانا آثمیر کے لیے ناممکن تھا۔۔۔۔

وہ اب حاعفہ کو اپنے ساتھ رکھ کے ہمیشہ کے لیے اُسی بھٹی میں جلانا چاہتا تھا، جس میں وہ خود جل رہا تھا۔۔۔

یہ احساس ہی اُسے جلتے انگاروں پر ڈال دیتا تھا کہ جس لڑکی سے اُس نے اتنی محبت کی وہ اُسے زہر دینے والی تھی۔۔۔۔

حاعفہ کو جو گولیاں زہر کی گولیاں بتا کر ہی دی گئی تھیں۔۔۔ حاعفہ کے علم میں لائے بغیر آثمیر نے وہ تبدیل کروادی تھیں۔۔۔

وہ چاہتا تو نکاح کے فوراً بعد حاعفہ کو اس دھوکے کی سزا سنا دیتا۔۔۔ مگر وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کیا حاعفہ اُس سے اتنی نفرت کرتی ہے کہ اُسے زہر دے دے گی۔۔۔۔

آثمیر کے دل میں ایک موہم سی اُمید باقی تھی۔۔۔ کہ کیا پتا حاعفہ ایسا نہ کرے۔۔۔۔

مگر اُسے چائے میں وہ گولیاں مکس کرتے دیکھ آثمیر کی وہ تھوڑی سی اُمید بھی ختم ہو گئی تھی۔۔۔ وہ شدید غصے کے عالم میں اُس کا کپس کو بدلنا نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔۔ اور اُسے پوری طرح گناہگار اقرار دے گیا تھا۔۔۔۔ رہی سہی کسر حاعفہ نے اپنی زبان سے جرم کا اقرار کرتے پوری کر دی تھی۔۔۔۔

فیصل نے ابھی اُس کے قریب آ کر تصدیق کی تھی کہ حاعفہ کو بلیک میلرز کی طرف سے جو گولیاں ملی تھیں وہ زہر کی گولیاں نہیں بلکہ بے ہوشی کی تھیں۔۔۔ وہ لوگ آثمیر کو مارنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔۔۔ اُن کا مقصد صرف آثمیر کو ایمو شنلی اور مینٹلی تباہ کرنا تھا۔۔۔ اور ساتھ ہی اُس پر یوں حملہ کروا کر اُس کی رپوٹیشن خراب کرنا تھا تا کہ آثمیر اس کنڈیشن میں خود کو سنبھال نہ پاتا اور پھر وہی سب ہوتا جو اُس کے دشمن چاہتے تھے۔۔۔

آثمیر جیسے شخص کو برباد کرنے کی اُن کی پلاننگ بہت لمبی تھی۔۔۔۔

جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے تھے۔۔۔

آثمیر کو شروع میں حاعفہ پر شک گزرا تھا مگر حاعفہ اُس کے سامنے کبھی بناوٹی رہی ہی نہیں تھی کہ وہ اُسے پکڑ پاتا۔۔۔۔

آثمیر کو کمزور کر کے حاعفہ اپنے کام میں کامیاب رہی تھی۔۔۔ جس سے اُس نے ماورا کو تو بچا لیا تھا مگر آثمیر میران کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا تھا۔۔۔۔

آثمیر نے اپنے آدمیوں کے ساتھ مل کر دشمنوں کو مار گرایا تھا۔۔۔۔

دشمن کے ساتھ ملے پولیس کے کچھ اہلکار اور میڈیا کے کچھ رپورٹرز نے اس بات کو اچھالنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر آثمیر کے دوست ڈی آئی جی شہروز نے اُس کی کال پر بروقت وہاں پہنچتے سارا معاملہ سنبھال لیا تھا۔۔۔۔

آثمیر دل میں بھڑکی آگ کے شعلوں میں حاعفہ نور کو بھسم کرنے کے ارادے سے اندر آیا تھا۔۔۔۔ مگر حاعفہ اندر موجود ہوتی تو اُسے ملتی۔۔۔۔



آزمیر کی ایک ہی دھاڑ پر تمام ملازمین سر جھکائے اُس کے سامنے آن  
 کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔ گولیوں کی آواز پر کونوں کھدروں میں چھپے بیٹھے  
 وہ حائفہ کو یہاں سے فرار ہوتا نہیں دیکھ پائے تھے۔۔۔۔  
 "نہیں چھوڑوں گا میں اُسے۔۔۔۔"

آزمیر نے شدید غصے اور طیش کے عالم میں چلاتے ہاتھ کا مکا بنا کر سامنے  
 رکھے کانچ کے ٹیبل پر دے مارا تھا۔۔۔ جو بہت سی دڑاروں میں بٹنا اُس کا  
 ہاتھ لہو لہان کر گیا تھا۔۔۔۔ اُس کے سامنے کھڑے تمام ملازمین کانپ کر  
 رہ گئے تھے۔۔۔

انہوں نے پہلے بھی آزمیر کا غصہ دیکھا تھا مگر ایسا غضب ناک روپ پہلی بار  
 دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

فیصل ڈھونڈو اُسے۔۔۔۔ اگلے چوبیس گھنٹوں کے اندر وہ میرے سامنے "  
 "ہونی چاہیے ورنہ ہر پوری دنیا کو جلا کر راکھ کر دوں گا۔۔۔۔"

آز میر فیصل کو حکم دیتا ہاتھ سے اُسی طرح بہتے خون کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@

"کیا ہوا پریشان لگ رہی ہیں آپ؟"

زوہان ڈرائنگ میں بیٹھی نفیسہ بیگم کے قریب آتے بولا۔۔۔ جو فون ہاتھ میں لیے گم صم سی بیٹھی تھیں۔۔۔

ہاں وہ ابھی شمسہ بہن سے بات ہوئی ہے زینشہ کو بہت سخت بخار ہے۔۔۔"

گڑیاسی ہے بھی تو اتنی پیاری کہ ہر دوسرے دن نظر لگی پڑی ہوتی۔۔۔۔

"مجھے تو ڈر ہے جب وہ دلہن بنے گی تب کیا ہوگا۔۔۔

نفیسہ بیگم کے لہجے میں زینشہ کے لیے محبت اور فکر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔۔۔

نظر کا تو پتا نہیں مگر حد درجہ نازک ہیں محترمہ۔۔۔۔ میرے ساتھ تو"

"گزارہ ہو پانا بہت مشکل ہے اُس کا۔۔۔۔

زوہان اچھے سے سمجھ رہا تھا کہ یہ بخار کل اُس سے ہونے والی لڑائی کا نتیجہ تھا۔۔۔۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟؟؟ کہیں تم نے تو نہیں ڈانٹا زینشہ کو۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم زوہان کو بہت اچھے سے جانتی تھیں، اس لیے فوراً سمجھ گئی تھیں۔۔۔۔

ابھی تو میں نے کچھ کہا ہی نہیں ہے تو یہ حال ہے جب کہوں تو نجانے آپ کی اُس لاڈلی کا کیا ہوگا۔۔۔

زوہان موبائل فون نکالتا زینشہ کا نمبر ڈائل کرنے لگا تھا۔۔۔

باہر سے وہ خود کو چاہے جتنا بھی سخت اور روڈ ظاہر کرنے کے کوشش کرتا۔۔۔ یہ بھی سچ تھا کہ زینشہ کے معاملے میں وہ بہت کمزور تھا۔۔۔۔ خود چاہے اُسے جتنا مرضی تنگ کرتا مگر اُس کی ذرا سی تکلیف برداشت کرنا مشکل تھا اُس کے لیے۔۔۔۔

"جب اتنی محبت ہے تو کیوں کرتے ہو اُس کے ساتھ ایسا۔۔۔؟؟"

نفیسہ بیگم اُس کا زینشہ کو کال ملانا نوٹ کر چکی تھیں۔۔۔

"آپ کو یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ مجھے اُس لڑکی سے محبت ہے۔۔۔"

زوہان اس بات میں ہار مان جائے ممکن نہیں تھا۔۔۔

"غلط فہمی نہیں یقین ہے اس بات کا۔۔۔"

نفیسہ بیگم بھی اپنی بات پر پوری طرح قائم تھیں۔۔۔

لیکن میں اسے غلط فہمی ہی کہوں گا۔۔۔ یہ محبت نہیں ہے وہ میری ہونے"

والی بیوی ہے اُس کی خیریت کی خبر رکھنا اب میری ذمہ داری ہے۔۔۔ اور

اپنی ذمہ داریوں کو میں کتنے اچھے سے نبھاتا ہوں اس بات سے آپ واقف

"ہیں۔۔۔"

زوہان نے اُن کو پوری وضاحت کے ساتھ انکار کیا تھا۔۔۔ مگر نفیسہ بیگم

اب بھی اپنی بات پر قائم تھیں۔۔۔

زوہان دو تین بار کال ملا چکا تھا مگر زینشہ اٹینڈ نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔ زوہان

کے نقوش غصے سے تن گئے تھے۔۔۔



آپ کی لاڈلی یہ سب کر کے اپنے لیے مشکلات پیدا کر رہی "

"n ہے۔۔۔۔۔

زوہان سمجھ گیا تھا وہ جان بوجھ کر اُس کی کال اٹینڈ نہیں کر رہی۔۔۔

"اُس کی طبیعت زیادہ خراب ہے سو رہی ہو گی۔۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے یہاں بھی اُس کی سائیڈ لی تھی۔۔۔ جس پر زوہان نے اُنہیں اپنے موبائل سے کال کرنے کو کہا تھا۔۔۔

نفیسہ بیگم نے جیسے کی کال ملائی پہلی بیل پر ہی کال پک کر لی گئی تھی۔۔۔

جس کا مطلب صاف تھا کل موبائل زنجیشہ کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔۔

زوہان کو مزید غصے میں آتا دیکھ نفیسہ بیگم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔۔

اُن کی نازک ہر نی شیر سے اُلجھ رہی تھی۔۔۔ جواب کسی صورت اُسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

ملک زوہان میراں کو اُس کے ٹکڑ کی بیوی ملنے والی تھی۔۔۔۔۔

"بیٹا کیسی طبیعت ہے اب آپ کی؟؟"

نفیسہ بیگم نے یہ سوال پوچھتے زوہان کے کہنے پر فون اُسے پکڑا دیا تھا۔۔۔

"اب بہتر ہے آنی۔۔۔"

زنیشہ کی نقاہت زدہ آواز کہیں سے بھی ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔۔۔

"میری کال پک کیوں نہیں کی۔۔۔؟؟؟"

زوہان کی آواز پر دوسری جانب زنیشہ سے موبائل چھوٹے چھوٹے بچا

تھا۔۔۔۔

اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زوہان اس وقت نفیسہ بیگم کے

ساتھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔ اُسے تو لگا تھا وہ ابھی دبئی ہی ہو گا۔۔۔۔

"مم میری مرضی۔۔۔۔"

زنیشہ مصنوعی دلیری کا مظاہر کرتے بولتی لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔

ان سب کا جواب میں کل نکاح کے بعد دوں گا تمہیں۔۔۔ میری ایک "

بات یاد رکھنا۔۔۔ تم چاہے اپنی طبیعت جتنی بھی خراب کر لو۔۔۔۔ نکاح

کل ہر حال میں ہو کر رہے گا۔۔۔۔۔ تم یا کوئی بھی یہ نکاح نہیں روک  
"سکتا۔۔۔۔۔"

زوہان اُسے سختی سے باور کروانا فون بند کر گیا تھا۔۔۔۔۔  
جبکہ زینشہ اُس کی دھمکی کے خیال سے ہی سہم گئی تھی۔۔۔۔۔  
نکاح کے خوف سے اُس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ نکاح کے  
بعد اُس شتمگر کا ہر طرح سے اُس پر اختیار بڑھ جانا تھا۔۔۔۔۔ بلکہ زینشہ پر خود  
سے بھی زیادہ اُس شخص کی چلنے والی تھی۔۔۔۔۔ پوری طرح اُس کی ملکیت میں  
جانے کا سوچ کر ہی زینشہ کانپ اُٹھتی تھی۔۔۔۔۔ جس شخص کی دوپیل کی  
قربت اُس کی جان نکال دیتی تھی۔۔۔۔۔ اُس کے ساتھ ہمیشہ کے لیے رہنا  
زینشہ پر بہت بھاری پڑنے والا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@

وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی خود سے دور جاتے شخص کے پیچھے۔۔۔ اُسے زور و شور سے پکار رہی تھی۔۔۔ مگر وہ اُس سے لمحہ بالمحہ دور جا رہا تھا۔۔۔ وہ اُس کا ہاتھ تھامنا چاہتی تھی، اُسے روکنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ اُس کی جانب دیکھنے تک کو تیار نہیں تھا۔۔۔ وہ چلا چلا کر تھک چکی تھی۔۔۔ مگر ہاتھ سے نکلتی زندگی کو تھام نہیں پائی تھی۔۔۔

"پلیز رُک جائیں۔۔۔۔۔ مم میں مر جاؤں گی۔۔۔۔۔"

بند آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کے ساتھ اُس کے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔۔۔

جب آہستہ آہستہ اُس کی سرگوشی نما آواز چیخوں میں تبدیل ہونے لگی تھی۔۔۔

وہ اپنی زندگی کے سب سے قیمتی شخص کے دور جانے کے احساس سے ہذیبانی کیفیت میں چلا رہی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص نہیں رُک رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اُس سے منہ پھیر کر دور جا رہا تھا۔۔۔۔۔



"حائفہ کیا ہوا؟ اُٹھو آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

نگینہ بائی اُس کی چیخوں کی آواز پر بوکھلائی سی اندر داخل ہوئی تھی۔۔ حائفہ کی خراب حالت اُن کی آنکھوں میں بھی نمی بھر گئی تھی۔۔۔ وہ اُس کا گال تھپتھپاتے اُسے اُٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔ مگر حائفہ آثر میر میران کے دور جانے کے خوف سے آنکھیں نہیں کھول پارہی تھی۔۔۔

اُس کا تکیہ بند آنکھوں سے بہتے آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔۔۔ گلا مسلسل چلانے کی وجہ سے بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔

اور گلابی ہونٹ ہولے ہولے لرز رہے تھے۔۔۔۔

نگینہ بائی کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔ اس لڑکی نے اتنی کم عمری میں کیا کیا غم نہیں دیکھے تھے۔۔۔۔ اور آج رہی سہی کسر بھی پوری ہو چکی تھی۔۔۔۔ اُس سے اُس کی محبت بھی بہت بے دردی سے چھینی جا چکی تھی۔۔۔۔

"حاعفہ میری جان آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

ہمیشہ حاعفہ کے ساتھ بُرا سلوک رواں رکھنے والی نگینہ بائی آج اپنا دل سخت نہیں رکھ پائی تھیں۔۔۔ چاہے جو بھی ہو مگر حاعفہ اُن کی سگی بھانجی تھی۔۔۔ وہ اُس کے آگے اتنی کھٹور نہیں بن سکتی تھیں۔۔۔  
نگینہ بائی کے نرمی سے پچکارنے پر حاعفہ نے بمشکل اپنی دکھتی آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ اور خالی خالی نگاہوں سے سامنے بیٹھی نگینہ بائی کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ آٹمیر کہاں ہے؟؟؟"

حاعفہ اجنبی نگاہوں سے ارد گرد دیکھتے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔۔ وہ تو آٹمیر کے گھر پر تھی نا۔۔۔ پھر یہاں کیسے پہنچی تھی۔۔۔؟؟

کرامت تمہیں کل رات ہی بے ہوشی کی حالت میں واپس لے آیا تھا۔۔۔ جب آٹمیر باہر موجود لوگوں سے لڑنے میں مصروف تھا۔۔۔

اُسی دوران کرامت سب سے نظر بچا کر تمہیں لے کر فرار ہو گیا تھا۔۔۔

"

نگینہ بائی نے اُس کا بھیگا چہرہ صاف کرتے اُس کے سوال کا جواب دیا تھا۔۔۔  
 اُن کی بات پر حاعفہ نے اپنے اوپر سے کمبل ہٹاتے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔  
 "کہاں جا رہی ہو حاعفہ؟؟؟"

نگینہ بائی کو حاعفہ اس وقت اپنے حواسوں میں بالکل بھی نہیں لگی تھی۔۔۔  
 وہ اُسے کندھوں سے تھامتیں روک گئی تھیں۔۔۔

آزمیر کے پاس جانا ہے مجھے۔۔۔ وہ اُن پر تب حملہ ہوا تھا نا۔۔۔ مجھے "  
 "دیکھنا ہے اُنہیں۔۔۔ وہ ٹھیک۔۔۔ ٹھیک ہونگے نا۔۔۔

حاعفہ بے ربط جملے بولتی نگینہ بائی کی گرفت ہٹانے لگی تھی۔۔۔  
 تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ تم آزمیر میران کے پاس جاؤ "  
 گی۔۔۔ اور وہ تمہیں معاف کر دے گا۔۔۔ بھول ہے تمہاری۔۔۔ جتنا بڑا  
 دھوکا تم اُسے دے کر آرہی ہو جان سے مار دے گا تمہیں۔۔۔ اور ساتھ ہم

سب کو بھی۔۔۔۔ اُس کے پاس جانے کی بے وقوفی مت کرنا۔۔۔۔ وہ کوئی چھوٹا آدمی نہیں ہے۔۔۔ ہم سب کو ختم کرنے میں اُسے لمحہ نہیں لگے گا۔۔۔۔

نگینہ بائی نے اُس کا رخ اپنی جانب موڑتے حقیقت سے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔  
 نن نہیں وہ ایسا نہیں کریں گے۔ میں ایک بار اُنہیں اپنی آنکھوں سے صحیح سلامت دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ پلیر ایک بار جانے دو مجھے۔۔۔۔ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔ وہ میری بات سمجھیں گے۔۔۔۔  
 حاعفہ نفی میں سر ہلاتے کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔  
 آثر میرا بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔ اُسے کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔ کرامت نے آکر بتایا ہے مجھے۔۔۔۔ تم ابھی ہوش میں نہیں ہو حاعفہ۔۔۔۔ اس لیے سمجھ نہیں پار ہی تم نے اُس انسان کی جان لینے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔ اُس کی اتنے سالوں سے بنائی ساکھ، اُس کا نام خراب کرنے کی کوشش کی ہے وہ بھی اُس کے دشمنوں کے ساتھ مل کر۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے اس سب کے بعد



بھی وہ تم پر یقین کرے گا۔۔۔ جب تم ان لوگوں کے کہنے پر اپنے منہ سے  
 اُس کے سامنے ان سب باتوں کا اقرار کر کے آئی ہو۔۔۔۔۔ وہ نہ صرف  
 تمہیں طلاق دے دے گا۔۔۔ بلکہ تمہیں جان سے مار دے گا۔۔۔ کیا تم  
 " چاہتی ہو اُس شخص کا نام بھی تمہارے نام سے چھن جائے۔۔۔۔۔  
 نگینہ بائی اپنی تمام خود غرضی ایک طرف رکھتی حاعفہ کو سمجھاتے ہوئے  
 بولی۔۔۔۔۔

حاعفہ بہتی آنکھوں سے اُن کی طرف دیکھنے لگی تھی۔۔۔ آہستہ آہستہ اُس  
 کے دماغ میں گزرے تلخ لمحے پوری طرح سے واضح ہونے لگے تھے۔۔۔۔۔  
 آثمیر کے لہجے کی کر خنگی، اُس کی آنکھوں میں پینتی نفرت۔۔۔۔۔  
 اُس نرمی اور محبت کا تو نام و نشان مٹ چکا تھا جو ہمیشہ آثمیر کے لہجے اور  
 رویے میں خاص طور پر حاعفہ کے لیے مختص ہوتی تھی۔۔۔۔۔  
 حاعفہ کو اپنے اتنے بڑے نقصان ہو جانے کا اندازہ اب ہوا تھا۔۔۔۔۔

میں اُن سے سچی محبت کرتی ہوں نگینہ بائی۔۔۔ میں نے اُنہیں زہر بھی " نہیں دیا تھا۔۔۔ اُن کے حصے کی ساری گولیاں اپنے حلق میں اتاری تھیں۔۔۔ میں نہیں جانتی میں کیسے بچ گئی۔۔۔۔۔ میں بہت چاہتی ہوں اُنہیں۔۔۔۔۔ اُنہیں مارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں وہ اب شدید نفرت کریں گے مجھے سے۔۔۔۔۔ کبھی معاف نہیں کریں گے مجھے۔۔۔۔۔ میرے طوائف ہونے کا جان کر تو اُنہیں مجھ سے مزید نفرت ہو گئی ہو گی۔۔۔۔۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے اُن کا اعتبار توڑ دیا۔۔۔۔۔ میں محبت میں بے وفائی کی نگینہ بائی۔۔۔۔۔ میں نے اُنہیں دھوکا دیا ہے۔۔۔۔۔ میں واقعی اُن کی محبت کی نہیں، نفرت کی ہی قابل ہوں۔۔۔۔۔ وہ مجھے اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیں یہ ٹھیک رہے گا میرے لیے۔۔۔۔۔ ہاں مجھے مر "جانا چاہیے۔۔۔۔۔

حافظہ ٹوٹ کر بکھرتی بُری طرح ہچکیوں میں رودی تھی۔۔۔۔۔ نگینہ بائی کے لیے اُسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

اپنی سگی بہن کی بیٹیوں کو اس حال تک پہنچانے والی وہ خود تھیں۔۔۔ مگر اس وقت حائفہ کو دیکھ اُن کا کلیجہ منہ کو آ رہا تھا۔۔۔۔۔ اُنہیں آج شدت سے احساس ہوا تھا کہ وہ ان معصوموں کے ساتھ کتنا ظلم کر چکی ہیں۔۔۔۔۔

@@@@@@

میران پبلس میں آج بہت وقت کے بعد دوبارہ ایسی رونقیں اُتری تھیں۔۔۔ ہر طرف خوشیوں اور قہقروں کا سماں بندھا ہوا تھا۔۔۔ سب کے کھلے کھلے چہرے دیکھ شمسہ بیگم بھی مطمئن لگ رہی تھیں۔۔۔ آج آثر میران کی لاڈلی بہن زینشہ میران کا نکاح ہو رہا تھا وہ بھی ملک زوہان سے۔۔۔۔۔ اُن کی پوری برادری کے لیے یہ بات حیران کن ہونے کے ساتھ ساتھ بہت دلچسپ بھی تھی۔۔۔ کیونکہ آج وہ اتنے عرصے بعد اُن دونوں بھائیوں کو ایک ساتھ کسی خوشی کے موقع پر دیکھنے والے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ بہت سارے لوگ تو ابھی اس بات پر یقین نہیں کر پائے تھے۔۔۔ کہ  
 آئمر زینثہ کی شادی زوہان سے کرنے کے لیے مان کیے گیا تھا۔۔۔۔  
 آج کا فنکشن سب کے لیے بہت اہم تھا۔۔۔۔

نکاح کے ایک ہفتے بعد رخصتی تھی۔۔۔  
 زینثہ نے بہت ضد کی تھی شمسہ بیگم سے کہ کم از کم نکاح کا فنکشن تو سادگی  
 سے کروادیں۔۔۔ مگر میراں پیلس والوں سمیت اس بات کے لیے تو نفیسہ  
 بیگم بھی نہیں مانی تھیں۔۔۔ زوہان کی شادی کا ایک ایک فنکشن وہ پوری  
 دھوم دھام سے کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔ زوہان کو بھی ان سب فنکشنز میں  
 کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔ مگر وہ صرف نفیسہ بیگم کی خوشی کی خاطر چپ  
 ہو گیا تھا۔۔۔۔

نکاح کے فنکشن میں مظفر آباد کا کوئی بندہ نہیں چھوڑا تھا انہوں نے جسے  
 انوائٹ نہ کیا ہو۔۔۔۔ ادھر شمسہ بیگم کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔



زنیشہ نے آڑ میر کی جانب سے بھیجا گیا وہ گرے لہنگا پہننے سے صاف امکات  
 کر دیا تھا۔۔۔۔۔ مگر پہلے اُس کی کوئی سنی گئی تھی جو ابھی سنی جاتی۔۔۔۔۔  
 اُسے تیار کرنے کے لیے بیوٹیشنز کو گھر ہی بلوایا گیا تھا۔۔۔۔۔ میران پیلس کے  
 وسیع و عریض لان میں بڑے پیمانے پر تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔۔۔  
 جسے دیکھنے میں کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ یہ گاؤں کی کسی حویلی میں  
 ارنج کیا گیا ہے۔۔۔۔۔

شہر کی سب سے بڑی ویڈنگ پلانر کو بلا یا گیا تھا۔۔۔۔۔  
 زنیشہ زوہان سے سخت ناراض تھی۔۔۔۔۔ جس نے ثمن کے حوالے سے  
 اُسے کوئی وضاحت دینے کے بجائے الٹا ڈانٹ دیا تھا۔۔۔۔۔  
 وہ کئی بار شمسہ بیگم کے سامنے اس نکاح سے انکار کر چکی تھی۔۔۔۔۔ مگر ہر بار  
 ڈانٹ ہی پڑی تھی۔۔۔۔۔

ملک زوہان کے نام اپنا آپ لکھوانے کا خوف ہی اُس پر اتنا سوار تھا کہ اُس کا  
 بخار کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ کی چیکس تو پہلے سے ہی اتنی ریڈ ہو رہی ہیں بلش آن لگانے کی "  
"ضرورت ہی محسوس نہیں ہو رہی۔۔۔۔"

بیوٹیشن اُس کی نیچرل بیوٹی سے کافی متاثر نظر آرہی تھی۔۔۔۔ جسے نہ ہی  
مصنوعی پلکیں لگانے کی ضرورت پیش آئی تھی نہ ہی کوئی اور چیز۔۔۔۔  
وہ پہلے ہی بے پناہ حُسن سے مالا مال تھی کہ بیوٹیشن کے ذرا سے میک اپ  
کے ٹچ سے اُس کی دلکشی مزید نکھر گئی تھی۔۔۔۔  
گرے کلر کے بھاری فل کا مدار لہنگے میں سر پر خوبصورتی سے دوپٹہ سیٹ کیا  
گیا تھا۔۔۔

ریڈ نیٹ کی چمڑی کو گھونگھٹ کی شکل میں پن اپ کیا گیا تھا۔۔۔۔ زینشہ نے  
بیوٹیشن کے کہنے پر بھی ایک بار بھی خود کو مرر میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔  
اُس کا موڈ سخت آف تھا اور دھڑکنیں تو کسی صورت جگہ پر آنے کا نام نہیں  
لے رہی تھیں۔۔۔۔

اُسے لگ رہا تھا وہ کسی بھی پل بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔۔۔

@@@

آز میر آج صبح ہی میر ان پیلس پہنچا تھا۔۔۔ اور بنا کسی سے ملے اپنے کمرے میں قید ہو چکا تھا۔۔۔ کل کا دن اُس نے کتنی افیت میں گزارا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔

اُس کے آدمی پاگلوں کی طرح حاعفہ کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔ مگر ابھی تک اُس کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔۔۔ آز میر کے اندر بھڑکتے الاؤ کسی صورت کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

اُس کا دل چاہ رہا تھا حاعفہ اُس کے سامنے آئے اور وہ اُسے شوٹ کر دے۔۔۔ حاعفہ سے بھی زیادہ غصہ اُسے خود پر تھا۔۔۔ اُس نے کسی لڑکی کو اپنے اتنے قریب آنے ہی کیوں دیا تھا۔۔۔ کیوں اُس کا دل ایک ایسی لڑکی کے پیچھے دیوانہ ہوا تھا۔۔۔ جو صرف اُسے دھوکا دے رہی تھی۔۔۔ اُس کے جذبات بات سے کھیل رہی تھی۔۔۔ اور شاید پیٹھ پیچھے

آژمیر میران جیسے بندے کو اپنی محبت کے جال میں پھنسانے پر مذاق بھی اڑاتی ہو۔۔۔۔

یہ سب سوچ کر آژمیر کو نلہ پر لوٹ رہا تھا۔۔۔۔

بہت سی باتوں نے مل کر اُس پر غلبہ ڈال رکھا تھا۔۔۔ جن میں سب سے تکلیف دہ بات یہی تھی کہ حاعفہ کو اُس سے محبت نہیں تھی۔۔۔ وہ صرف اپنے مقصد کے تحت اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔

اُس کی محبت اُسے اپنے ہاتھوں سے زہر دینا چاہتی تھی۔۔۔ آژمیر کو اپنی قسمت پر ہنسی آئی تھی۔۔۔ ایک طرف اُس کا بھائی اُسے مارنا چاہتا تھا تو دوسری طرف اُس کی محبت اُس کے سینے میں عین دل کے مقام پر چھڑا کھونپ کر جا چکی تھی۔۔۔

آژمیر سیاہ قمیض شلوار پر سیاہ کوٹ پہنے روم سے نکل آیا تھا۔۔۔۔ اُس کی اندرونی حالت جتنی بھی افیت بھری کیوں نہ سہی مگر آج اُس کی لاڈلی بہن کا نکاح تھا۔۔۔۔ اُسے ہر حال میں اس میں شمولیت اختیار کرنی تھی۔۔۔



آزمیر بیٹا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟ میں کتنی بار آپ کی آوازہ ہی " نہیں کھولا؟؟؟

شمسہ بیگم بھی نکاح کے لیے تیار ہو چکی تھیں۔۔۔ اور ایک بار دوبارہ فکر مند سی آزمیر کے کمرے کی طرف بڑھی تھیں۔۔۔ جب وہ انہیں باہر نکلتا نظر آیا تھا۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں اماں سائیں۔۔۔۔۔ مجھے بھلا کیا ہونا ہے؟؟؟"

آزمیر ان کی دیکھتا مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔۔۔ جسے شمسہ بیگم ایک لمحے میں پکڑ گئی تھیں۔۔۔ وہ ماں تھیں۔۔۔ اپنے بیٹے کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی اذیت اور تکلیف سے انجان نہیں رہ پائی تھیں۔۔۔

دو دن پہلے ہی وہ کتنا خوش تھا۔۔۔ اتنے عرصے بعد اُس کے چہرے پر پہلے جیسی خوشی اور مسکراہٹ دیکھی تھی۔۔۔ مگر وہ سب تو ڈھونڈنے سے

بھی نہیں ملا تھا۔۔۔ ایک الگ ہی وحشت ناک سی اُداسی آڑ میرے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

میں کل سے کال کر رہی تھی آپ کو، کہ اپنے ساتھ میری ہونے والی بہو کو "بھی لیتے آتے۔۔۔۔ سب کتنے ایکسائیٹڈ ہیں اُس سے ملنے کے لیے۔۔۔۔ میں بتا نہیں سکتی آپ کو۔۔۔۔ لیکن آپ نے میری کال ہی پک نہیں کی۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کی تکلیف سے انجان اُس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے اُسی لڑکی کا ذکر کر گئی تھیں۔۔۔ جس کی وجہ سے اُنہوں نے اپنے بیٹے کو اتنا خوش دیکھا تھا۔۔۔۔

اُن کے سوال پر آڑ میر نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔۔۔ اُس کے نقوش نفرت اور شدید غصے سے تن چکے تھے۔۔۔۔ مٹھیاں سختی سے بھینچتے اُس نے بہت مشکل سے خود پر قابو رکھا تھا۔۔۔۔

مرچکی ہے وہ میرے لیے۔۔۔۔۔ میری زندگی سے اُس کا نام و نشان ہمیشہ " کے لیے مٹ چکا ہے۔۔۔۔۔ میں دوبارہ اُس کا ذکر نہیں سنا چاہتا۔۔۔ پلیز بی "کیئر فل۔۔۔۔۔

آزمیر بہت مشکل سے اپنا لہجہ نرم رکھنے کی کوشش کرتا اُن کو سرد و سپاٹ لہجے میں بولتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ شمسہ بیگم کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھیں۔۔۔۔۔ آزمیر کا یہ انداز، اُس کی افیت شمسہ بیگم کو بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر پھر بھی اُنہوں نے دماغ میں آتی سوچوں کو جھٹکتے فیصل کو کال ملائی تھی۔۔۔۔۔ جس سے کچھ نہ کچھ تو پتا چل ہی سکتا تھا۔۔۔۔۔

فیصل آزمیر کا خاص ترین آدمی تھا۔۔۔۔۔ جس کے منہ سے آزمیر کے بارے میں اُگلا نا بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔ مگر آج اُن کی بے چینی اور ممتا بھری تڑپ دیکھ فیصل چھپا نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔ اور نکاح کے علاوہ حائفہ کے دھوکا دینے اور اُس کے طوائف ہونے کی ساری سچائی اُنہیں بتادی تھی۔۔۔۔۔ جسے سن کر

شمسہ بیگم کا دل پھٹنے کے قریب پہنچ گیا تھا۔۔۔ آٹھ میرا اتنی افیت سے گزر رہا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اپنی بہن کی خوشی میں شریک ہونے پہنچ گیا تھا۔۔۔

@@@@@@

زوہان نے نفیسہ بیگم کے ہمراہ میراں پیلس میں قدم رکھا تھا۔۔۔ بلیک جینز کے اوپر وہ بلیک شرٹ اور ہم رنگ کوٹ پہنے دلہے والے گیٹ اپ میں بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ مگر اس مے باوجود اپنی شاندار پر سنیلٹی کے ساتھ وہ اندر داخل ہوتا ہر ایک کو اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔

کتنی رشک و حسد بھری نگاہیں زوہان پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ جو آج خاندان کی نجانے کتنی لڑکیوں کا دل توڑتا زینشہ میراں جیسی خوش قسمت لڑکی کے نصیب میں لکھا جانا تھا۔۔۔ زوہان کے چہرے پر ایک الگ ہی فاتحانہ مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔ آٹھ میراں کی بہن کو اُسی کی مرضی سے اپنے نام لگوانے کی جیت میں۔۔۔۔۔



وہ انٹرنس پر آکر نفیسہ بیگم کے ساتھ رُک گیا تھا۔۔۔ میران پبلس کے سبھی چھوٹے بڑے وہاں پر اُس کے والہانہ استقبال کے لیے جمع تھے۔۔۔ مگر زوہان کی متلاشی نظریں تو آٹھ میر کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹک رہی تھیں۔۔۔

جس کے استقبال کے بغیر وہ اندر آنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔ اُس کی یہ اکڑ اور غرور دیکھ میران پبلس کے کچھ لوگ جو زوہان کو سخت ناپسند کرتے تھے اس وقت جل کر رہ گئے تھے۔۔۔

"زوہان اندر چلیں۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے زوہان کو تنبیہی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔ اگر آٹھ میر کو زوہان کی یہ اکڑ معلوم ہو جاتی تو اُس نے لمحہ بھی نہیں لگانا تھا رشتہ توڑنے میں۔۔۔

ایک منٹ خالہ جانی میرے سالہ صاحب کو تو آنے دیں۔۔۔ اُن کے کہے "

"کے بغیر میں اُن کی جاگیر میں قدم کیسے رکھ سکتا ہوں۔۔۔"

زوہان بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔ سب پر جتنی نظر ڈالتا دے لفظوں میں اپنی بات نہایت ہی خوش اخلاقی سے بیان کر گیا تھا۔۔۔۔

وہاں آئے سب لوگ بڑے مزے سے یہ ڈرامہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ جب اُسی لمحے آثمیر نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔ اور اُن سب کو گیٹ پر کھڑا دیکھ چلتا ہوا اُسی جانب آیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ملک زوہان۔۔۔ آج بھی میرے ڈر سے میراں پیلس میں قدم "رکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی کیا۔۔۔؟؟؟"

آثمیر نے آتے ساتھ ہی اُس پر گہرا طنز کیا تھا۔۔۔۔

وہ زوہان کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

سب کی ستائشی نظریں اُن دونوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر وجیہہ، ذہین اور مغرور تھے۔۔۔۔ دونوں میں سے کسی نے ہارنا نہیں سیکھا تھا۔۔۔۔

آزمیر کے سر دلہے میں کیے گئے طنز پر سب لوگوں نے زوہان کی جانب دیکھا تھا کہ ابھی وہ اس جملے پر بھڑک اُٹھے گا۔۔۔۔

ہمت کی بات تو مت کریں میرا صاحب۔۔۔۔ ہاں آج آپ کے منہ " سے کچھ اچھا سننے کو دل چاہ رہا تھا۔۔۔۔ آخر کو آپ کا ہونے والا بہنوئی " ہوں۔۔۔۔ اتنا حق تو بنتا ہے میرا۔۔۔۔

زوہان آج خوش تھا اس لیے اُس کی بات کا بُرا منائے بغیر بولا تھا۔۔۔۔ باقی سب کی سانسیں بھی کچھ حد تک بحال ہوئی تھیں۔۔۔۔ تمہیں اپنی سب سے قیمتی ہستی سوئپ رہا ہوں، اس سے زیادہ اچھا کچھ " نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔

آزمیر اُس کو دو ٹوک جواب دیتا نفیسہ بیگم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔ اور اُنہیں بازو کے حصار میں لیے اندر بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

زوہان نے خاموش نظروں سے اُس کا یہ عمل دیکھا تھا۔۔۔ دونوں کی رگوں  
میں ایک ہی خون بہتا تھا۔۔۔ پھر بھلا آڑ میر کیسے جھک جاتا اُس کے  
سامنے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

زوہان کا نام لیتے مولوی صاحب نے تیسری بار یہ الفاظ دوہرائے تھے۔۔۔  
زنیشہ نے خوفزدہ گھبرائی نظروں سے اپنے ساتھ بیٹھے آڑ میر کی جانب دیکھا  
تھا۔۔۔۔

جو اُسے اپنے مضبوط حصار میں لیے بیٹھا تھا۔۔۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ  
اُس کی ڈھال بن کر اُس کے ساتھ تھا۔۔۔ شاید اُس کا سگا بھائی بھی اُس کے  
معاملے میں اتنا پوزیسو نہ ہوتا جتنا آڑ میر اُس کا خیال کرتا تھا۔۔۔۔



اُس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اگر اُس نے تمہیں زرا سی "خراش بھی پہنچائی تو اُسے سانسیں لینے کے مقابل نہیں چھوڑوں گا" میں۔۔۔۔

آزمیر کی بات پر زنیشہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ زوہان اُسے چاہے جتنا بھی ستاتا مگر زوہان کے بارے میں وہ ایسا کچھ نہیں سن سکتی تھی۔۔۔ اب تو وہ زوہان کے حوالے سے کوئی شکایت بھی آزمیر سے کرنے کا ارادہ ترک کر چکی تھی۔۔۔ وہ اُن دونوں کو قریب لانا چاہتی تھی مزید دور نہیں۔۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

زنیشہ کے لب ہولے سے پھڑپھڑائے تھے۔۔۔ ہر طرف مبارک سلامت کا شور اُٹھا تھا۔۔۔ جبکہ زنیشہ اپنے جملے حقوق اُس ستمگر کے نام لگوانے کے بعد آزمیر کے مضبوط سینے سے لگتی آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔۔۔

زنیشہ کو اپنے ساتھ لگاتے آڑمیر نے اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔۔۔ جب اُسی لمحے آڑمیر کے موبائل پر میسج کا نوٹیفیکیشن ریسپو ہوا تھا۔۔۔ وہ پچھلے پندرہ منٹس سے فیصل کی بار بار آتی کال کاٹ رہا تھا۔۔۔

مگر اب موبائل سکرین آنکھوں کے سامنے لاتے جو میسج اُسے دیکھنے کا ملا تھا وہ اُس کی آنکھیں مزید سرخ کر گیا تھا۔۔۔ اُس نے لب بھینچتے بہت مشکل سے خود پر ضبط کیا تھا۔۔۔۔

آڑمیر پچھلے اتنے گھنٹوں سے جس افیت کا شکار تھا۔۔۔ اب اُسے کا حساب لینے کی باری آچکی تھی۔۔۔ مگر یہ وقت اُس کی بہن کا تھا جو وہ کسی کو نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

نجانے کون کون سے خدشات اور ڈر و خوف کے زیر اثر روتی زنیشہ کو اُس نے اپنے سینے سے جدا کرتے اُس نے اُس کا بھیگا چہرہ صاف کیا تھا۔۔۔

میں ہمیشہ اپنی گڑیا کے ساتھ ہوں۔۔۔ کبھی کچھ غلط نہیں ہونے دوں"

-----گ-----

زنیشہ کے آنسو صاف کرتے آڑ میر نے اُس کا خوف کم کرنا چاہا تھا۔۔۔ جس پر زنیشہ ہولے سے سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔

"اللہ تمہارا نصیب اچھا کرے۔۔۔ ہمیشہ خوش رہو۔۔۔"

شمسہ بیگم آگے بڑھتے زنیشہ کو گلے لگا گئی تھیں۔۔۔ آڑ میر زنیشہ کو چپ ہوتا دیکھ مولوی صاحب کے ساتھ باہر نکل گیا تھا۔۔۔

گھر کی تمام خواتین اس وقت زنیشہ کے پاس روم میں ہی موجود تھیں۔۔۔ جو زوہان کا سامنا کرنے کے خوف سے بُری طرح گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ وہ سب اُسے تسلی دے رہی تھیں۔۔۔ اور زوہان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تلقین کر رہی تھیں۔۔۔ مگر زنیشہ جانتی تھی یہ سب لوگ زوہان کے فریب میں آکر اُس کے زرا سے اچھے برتاؤ پر اُس کی پچھلی باتیں

بھول چکے تھے۔۔۔ مگر زوہان نے اب تک ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔ میراں  
 پیلس والوں کے لیے اُس کی نفرت آج بھی ویسی ہی تھی۔۔۔  
 وہ اُن کی بیٹی کو اپنے نام تو لگوا چکا تھا مگر یہ بات آڑ میراں اور زینشہ دونوں اچھے  
 سے جانتے تھے کہ اُس کی نفرت آج بھی ہنوز تھی۔۔۔۔۔ ہاں مگر ایک بات  
 جو آڑ میراں جانتا تھا مگر زینشہ ابھی تک سمجھ نہیں پارہی تھی کہ زوہان میراں  
 پیلس کے تمام افراد سے نفرت کرتا تھا سوائے زینشہ کے۔۔۔۔۔  
 وہ زینشہ سے محبت کرتا تھا یا نہیں مگر اُسے تکلیف میں کسی قیمت پر نہیں دیکھ  
 سکتا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

" آج فائنل ایئر والوں کا اینونٹل ڈنر ہے۔۔۔۔۔ "

بیلانے ماوراک کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔۔

وہ لوگ کل شام کو ہی واپس لوٹے تھے۔۔۔۔۔ اُس رات کے بعد سے ماوراکا  
 منہاج سے سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ اُس کے سامنے آنے سے جان بوجھ



کر کترار ہی تھی۔۔۔ اُس رات دونوں کے بعد جو اقرار ہوئے تھے اُس کے بعد ماورائیں ہمت نہیں تھی منہاج کے سامنے جانے کی۔۔۔  
 "تو میں کیا کروں۔۔۔؟؟؟"

ٹیبیل پر پڑی کتابیں سمیٹتے بیلا کی بات پر ماورالاپرواہی سے کندھے اُچکا کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ دونوں اس وقت لائبریری میں بیٹھی تھیں۔۔۔ جس کے بند ہونے کو وقت ہو رہا تھا۔۔۔ اسی خیال سے ماورا بکس سمیٹ کر واپس اُن کے ریکس میں رکھنے کے خیال سے اُٹھی تھی۔۔۔ لائبریری میں اکاڈکاسٹوڈنٹس ہی رہ گئے تھے۔۔۔

منہاج درانی بھی فائنل ایئر کاسٹوڈنٹ ہے۔۔۔ آج اُن کا یہ لاسٹ "ڈے ہو گا کالج میں۔۔۔۔"

بیلا نے اُس کی توجہ اصل بات کی جانب دلوائی تھی۔۔۔۔  
 کرسی سے اُٹھتی ماورا اُس کی بات پر واپس ٹک گئی تھی۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔"

اُس کے چہرے پر ملال واداسی سی چھا گئی تھی۔۔۔۔ منہاج نے آج اُس سے ملنے کی کتنی کوشش کی تھی اور وہ یہاں لا بیری میں چھپی بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔

وہ یونیورسٹی سے جانے والا تھا۔۔۔۔ یہ سوچ ہی ماورا کو بے چین کر گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔ تم اتنی سیڈ کیوں ہو گئی ہو۔۔۔۔؟؟ ہز بینڈ ہے تمہارا اور بے پناہ "محبت بھی کرتا ہے۔۔۔۔ یونیورسٹی چھوڑ کر جا رہا ہے تمہیں چھوڑ کر نہیں جائے گا۔۔۔۔"

بیلا اُس کی اُداس صورت دیکھ تسلی بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔۔ جس پر ماورا ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔

میں باہر جا رہی ہوں فز اسے نوٹس لینے ہیں۔۔۔۔ تم یہ بکس رکھ کر "آ جاؤ۔۔۔۔"

بیلہ اُس کا گال تھپتھپاتے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔  
 ماورا بھی لا بھری خالی ہو جانے کے خیال سے اُٹھی تھی۔۔۔  
 ریک میں بکس رکھتے وہ جیسے ہی پلٹی ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔۔  
 ماورا خوفزدہ سی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔ اُسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔  
 اتنی بڑی لا بھری میں اکیلے رہ جانے کے خوف سے اُس کی آنکھوں سے  
 آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔ وہ اندھیرے میں سمت کا تعین کرتی آگے بڑھنے  
 لگی تھی۔۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ سامنے کھڑی الماری سے اپنا سر پھوڑ لیتی کسی نے اُس کی  
 کمر میں بازو جمائل کرتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔  
 ماورا کہ لیے یہ حملہ اتنا غیر متوقع تھا کہ وہ اُس طرف کھینچتی چلی گئی تھی۔۔۔  
 اُس کا سر مقابل کے چٹانی وجود سے ٹکرائی تھی۔۔۔ جس نے اُسے اپنے  
 کشادہ سینے میں بھینچتے اُس کے منہ سے نکلی چیخ کا گلا گھونٹ دیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

نگینہ بائی کی بہت کوششوں کے بعد جا کر حاحفہ کی حالت کچھ نارمل ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا رور و کر بُرا حال تھا۔۔۔۔۔ وہ صرف اور صرف آٹھ میراں کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

مگر نگینہ بائی کے مطابق وہ اُن سب کو نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔۔ اس خیال سے وہ ایک بار پھر بے بسی سے اپنا دل مسل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

اُسے کسی مرد سے کبھی اتنی محبت ہو سکتی ہے اُس نے کبھی یہ تصور میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔

حاحفہ کچھ کھا لو بیٹا۔۔۔۔۔ ایسے تو تمہاری طبیعت مزید خراب ہو جائے گی۔۔۔۔۔ کیوں خود پر اتنا ظلم کر رہی ہو؟؟؟؟۔۔۔۔۔ اُس سب کو حسین خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔۔۔ وہ چاہے کتنا بھی اعلیٰ ظرف ہو۔۔۔۔۔ مگر کسی "طوائف زادی کو اپنی بیوی کے روپ میں قبول نہیں کرے گا۔۔۔۔۔"

نگینہ بائی نے اُسے بہلاتے حقیقت کا رخ دیکھنا چاہا تھا۔۔۔۔۔ کہ وہ جس کی خواہش کر رہی تھی وہ اُسے کبھی نہیں مل سکتا تھا۔۔۔۔۔



حاعفہ کی تڑپ لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ آٹھ میر میران اُس کی سانسوں میں بستا تھا۔۔۔ جیسے زندہ رہنے کے لیے سانس لینا ضروری ہوتا ہے ویسے ہی اُس کے لیے آٹھ میر میران ضروری تھا۔۔۔

آپ کیا چاہتی ہیں۔۔۔ میں آٹھ میر کی امانت میں خیانت کروں۔۔۔۔۔

کسی اور کی بیوی ہوتے ہوئے یہاں غیر مردوں کے سامنے رقص کروں۔۔۔۔۔

حاعفہ اُن کے ہاتھ جھٹکتی نخوت سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

نہیں میں ایسا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔ اگر آٹھ میر میران کی طرف سے تمہیں "خطرہ نہ ہوتا تو میں تمہیں اُس کے پاس جانے سے کبھی نہ روکتی۔۔۔۔۔ مگر میں جانتی ہوں وہ تمہیں مروادے گا۔۔۔۔۔ میں نے اب تک تم دونوں کے ساتھ بہت بُرا کیا ہے۔۔۔۔۔ میں اُس کا ازالہ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں اب مزید اس زندان میں نہیں رہنا پڑے گا۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں یہاں سے "نکالنے کے سارے بندوبست کر لیے ہیں۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔"

نگینہ بائی نے بات کرتے رک کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"مگر کیا۔۔۔۔؟؟؟؟"

اُمید بھری نظروں سے نگینہ بائی کی جانب دیکھتے اُس کے رکنے کے ساتھ

حاعفہ کو اپنا دل رکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

حاعفہ مجھے میری مری ماں اور بہن کی قسم میں سچ میں تمہاری مدد کرنا چاہتی "

ہوں۔۔۔۔ مگر اُس کے لیے تمہیں مجھ پر ٹرسٹ کرنا ہو گا۔۔۔۔ میں وعدہ

" کرتی ہوں تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔

نگینہ بائی کی باتوں پر حاعفہ نے اُلجھن بھری نظروں سے اُن کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔۔

کرامت کے پاس تمہاری ڈیمانڈ لے کر آج شام کو ایک گاہک آیا "

ہے۔۔۔۔ اُس نے ایک رات کے لیے تمہاری اب تک کی سب سے بھاری

بولی لگائی ہے۔۔۔۔ اور کرامت کی لالچ دیکھ میرا خون اُس وقت کھول اُٹھا

"جب اُس نے تمہیں اُس شخص کے پاس بھیجنے کی حامی بھری۔۔۔۔

نگینہ بائی کے منہ سے نکلنے والے الفاظ حاعفہ کے چہرے سے سارا خون نچوڑ گئے تھے۔۔۔

کک کیا۔۔۔ مگر میں اپنے شوہر سے دھوکا نہیں کر سکتی۔۔۔ میں اب " خود پر کسی غیر مرد کی نظر پڑنے نہیں دوں گی۔۔۔ میرا تن من میرے پاس میرے آٹھ میر کی امانت ہے۔۔۔ جس میں میں مر کر بھی خیانت نہیں کروں گی۔۔۔ چاہے کرامت اُس کے لیے مجھے جان سے کیوں نہ مار دے۔۔۔"

حاعفہ نگینہ بائی کی پوری بات سننے بغیر ہتھے سے اُکھڑ گئی تھی۔۔۔ حاعفہ میری بات سنو۔۔۔ اگر تم یہاں سے فرار ہونا چاہتی ہو تو تمہیں " کرامت کی یہ بات ماننی پڑے گی۔۔۔ آگے کے سارے انتظامات میں نے کر رکھے ہیں۔۔۔ اور ایک اور بات تم نے اب تک مجھ سے جو چیز چھپائی رکھی ہے۔۔۔ وہ میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔ تم نے آج تک کسی مرد کو اپنے قریب نہیں آنے دیا۔۔۔ جن گولیوں سے پہلے تمام مردوں کو بے

ہوش کیا ہے۔۔۔ آج بھی انہیں کاسہارا لیتے یہ پل صراط کراس کر  
 جاؤ۔۔۔ آگے پھر جیسی زندگی تم گزارنا چاہتی ہوں ویسی ہی ملے گی  
 "تمہیں۔۔۔ نہ کوئی قید نہ ہی کوئی افیت ملے گی۔۔۔"  
 نگینہ بائی اُسے پوری خلوص نیت سے سمجھاتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔  
 حائفہ بے یقینی سے منہ کھولے انہیں سن رہی تھی۔۔۔ وہ اُس کے معاملے  
 میں اتنی نادان نہیں تھی جتنا وہ سمجھ رہی تھی۔۔۔  
 نگینہ بائی نے اُسے اپنا سارا پلین سمجھا دیا تھا، جس پر عمل کرنے کے سوا اُس  
 کے پاس کوئی دوسرا چارہ نہیں تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

نکاح کے بعد سے زوہان کی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک نمایاں  
 تھی۔۔۔ نفیسہ بیگم نجانے کتنی بار اُس کی نظر اُتار چکی تھیں۔۔۔ مگر وہ آج  
 اتنا وجہ لگ رہا تھا کہ اُسے نظر نہ لگ جائے اس خیال سے نفیسہ بیگم یہاں  
 آنے سے پہلے اُس کا صدقہ بھی دے چکی تھیں۔۔۔



زوہان کوئی اچھوڑ ٹنٹ کال کرتا واپس پلٹا تھا جب سیٹج کے قریب نفیسہ بیگم کے ساتھ کھڑی ٹمن کو دیکھ وہ اُن کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔  
 "تو فائنلی ٹائم مل گیا تمہیں۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے لیٹ آنے پر طنز کرتے بولا تھا۔۔۔ نفیسہ بیگم اُس کی روڈ نیس پر افسوس سے سر ہلاتیں دوسرے مہمانوں کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔۔۔  
 تم جانتے ہو ملک زوہان۔۔۔۔۔ ٹمن خان کا سارا وقت ہی تمہارے لیے " ہے۔۔۔۔۔ مگر میں اپنی زندگی کے اس سب سے تکلیف دہ لمحے میں شامل نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے دیکھنا کتنا اذیت ناک ہوتا ہے تم جیسے محبت کو اپنے نام لگوانے والے " نہیں سمجھ پائیں گے۔۔۔۔۔

ٹمن کی نگاہیں وارفتگی سے زوہان کے مغرور نقوش کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

"یہ سب پہلے سے کلیر تھا ہمارے درمیان۔۔۔۔۔"

زوہان نے اُس پر واضح کیا تھا۔۔۔ اُسے ہمیشہ ثمن کے منہ سے یہ اظہار  
ناگوار گزرتا تھا۔۔۔۔

جس سے وہ یہ اظہار سننے کا خواہش مند تھا وہ اُسے گھاس ہی نہیں ڈالتی  
تھی۔۔۔۔

میں تم سے کوئی شکوہ نہیں کر رہی۔۔۔۔ مجھے اپنی حد پتا ہے۔۔۔۔ بس تم "  
سے یہ کہہ کر دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھوڑا۔۔۔۔ میں ہمیشہ تم سے محبت  
کروں گی اور ہمیشہ اسی طرح تمہارے آس پاس رہنا چاہوں گی۔۔۔۔ بنا تم  
"سے کسی بات کی توقع کیے۔۔۔۔ پلیز مجھ سے یہ مت چھیننا۔۔۔۔  
ثمن زوہان کا ہاتھ تھامتے ملتھی لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

اِس سے پہلے کے زوہان اُس کی گرفت سے ہاتھ نکالتا یا اُسے کوئی جواب دیتا  
اُس کی بے ساختہ نظر انٹرنس سے اندر داخل ہوتی زینیشہ پر پڑی تھی۔۔۔۔

آزمیر کا ہاتھ تھا اُس کے ساتھ چل کر اندر آتی زینشہ کو دیکھ زوہان کتنے ہی لمحے اپنی نظروں کا زاویہ نہیں بدل پایا تھا۔۔۔۔ اُس کے بھیجے گئے لہنگے میں وہ اپنے بے پناہ حُسن کے ساتھ کوئی ایسا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔ ایسی نزاکت اور دلکشی زوہان سمیت وہاں موجود تمام افراد کو مبہوت سا کر گئی تھی۔۔۔۔ سرخ باریک دوپٹے سے اوڑھا گیا گھونگھٹ زوہان کا دل لوٹ لے گیا تھا۔۔۔۔ جس میں سے جھانکتا زینشہ کا سندر چہرا نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔۔۔۔

زوہان ثمن کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنا بھول چکا تھا۔۔۔۔ لیکن زینشہ کی نظر ثمن کی گرفت میں موجود زوہان کے ہاتھ پر پڑتی اُسے اندر تک جلا کر راکھ کر گئی تھی۔۔۔۔ اُس کا دل چاہا تھا ابھی بھاگ کر جائے اور اس لڑکی کو زوہان سے دور پھینک دے۔۔۔۔۔

سب کی رشک بھری نظریں آزمیر میران کے سائے میں چلتی زینشہ پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔ جو آج کی تاریخ میں دنیا کی خوش نصیب ترین لڑکی قرار دی

جاسکتی تھی۔۔۔ جس کو پہلے آثمیر میران جیسا بھائی اور اب ملک زوہان جیسا شوہر نصیب ہوا تھا۔۔۔

زوہان ہوش میں آتے ثمن کا ہوتے چھوڑتا زینشہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جو آثمیر کے ساتھ سٹیج کے قریب آچکی تھی۔۔۔

وہ پہلے ہی اتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ اب اُس کے غصے سے لال پڑتے گال اُسے مزید کیوٹ بنا رہے تھے۔۔۔

یہ لڑکی اُس کے معاملے میں کتنی پوزیسو تھی۔۔۔ زینشہ کی خفگی کی وجہ جان کر زوہان کے لب دلکشی سے مسکرائے تھے۔۔۔

آثمیر اور زوہان ایک بار پھر مقابل آن کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ سب لوگوں کی نگاہیں اس دنیا کے سب سے ناقابل یقین منظر پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

زوہان نے زینشہ کا ہاتھ تھامنے کے لیے آثمیر کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ جیسے اُس سے اجازت چاہتا ہو۔۔۔



یہ لمحہ انتہائی خوبصورت تھا۔۔۔ شمسہ بیگم کے لب ہولے سے مسکرائے  
تھے جبکہ آنکھوں میں نمکین پانی سا بھر گیا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ منظر کچھ پل  
کے لیے ہی تھا۔۔۔ اُن دونوں بھائیوں نے پھر سے جدا ہو جانا تھا۔۔۔  
آزمیر آنکھوں ہی آنکھوں میں زوہان کو زینشہ کے حوالے سے بہت کچھ  
وارن کرتا اُس کے ہاتھ میں زینشہ کا کپکپاتا ہاتھ تھا گیا تھا۔۔۔ جسے اپنی  
گرفت میں لیتے زوہان اُس کی ساری کپکپاہٹیں اپنی مضبوط ہتھیلی میں قید  
کر گیا تھا۔۔۔

زوہان کے ساتھ سٹیج کی جانب قدم بڑھاتے زینشہ نے پلٹ کر درزیدہ  
نگاہوں سے آزمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو وہیں کھڑا اُسے شفقت بھری  
نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

زوہان کے ساتھ سٹیج پر چڑھتے زینشہ کی دھڑکنیں اتھل پھل ہو رہی  
تھیں۔۔۔ اُس کے وجود سے اُٹھتی خوشبو زینشہ کے حواسوں پر چھا رہی  
تھی۔۔۔

اُس کے ساتھ صوفے پر براجمان ہوتے زینشہ نے اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے نکالنا چاہا تھا مگر زوہان ایسا بالکل نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

زوہان بنا کسی کا لحاظ کیے بڑی فرصت سے اُسے دیکھ رہا تھا مگر زبان سے اُس کی تعریف میں ایک لفظ بھی ادا نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ زینشہ اُس کی اس بے باکی پر حیا اور شرم سے خود میں سمٹنے کے سوا کچھ نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔۔۔

اگر وہ اس ضدی شخص کو منع کرتی تو اس نے مزید اُسے تنگ کرنا تھا۔۔۔۔۔

"آپ کی گرل فرینڈ کو اچھا نہیں لگے گا۔۔۔۔"

زینشہ نے اُس کی گرفت سے ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کرتے اُس کی توجہ سامنے کھڑی ٹمن کی جانب کروائی تھی۔۔۔۔۔

"ڈونٹ وری میں اُسے منالوں گا۔۔۔۔"

زوہان آج بہت اچھے موڈ میں تھا۔۔۔۔۔ اس لیے اُس کی کسی بات کا بُرا منائے بغیر اُسے مزید تپا گیا تھا۔۔۔۔۔

زوہان دوسرا بازو صوفے کی بیک پر پھیلاتے زینشہ کے ساتھ مزید جڑ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔ زینشہ کو اپنا پہلو جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔ سب کے سامنے اس شخص نے اپنی ڈھکی چھپی بے باک حرکتوں سے اُس کی جان آدھی کر دی تھی۔۔۔۔۔ نجانے تنہائی میں اُس کا کیا بننے والا تھا۔۔۔۔۔

نفیسہ بیگم کو سٹیج پر آتا دیکھ زینشہ کی جان میں کچھ جان آئی تھی۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ اللہ نظر بد سے "

"بچائے۔۔۔۔

زنیشہ کے قریب آتے نفیسہ بیگم محبت پاش لہجے میں اُس سے مخاطب ہوئی  
تھیں۔۔۔

میرے بیٹے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ بہت محبت کرتا ہے "  
تم سے۔۔۔ ہمیشہ تمہارا خیال رکھے گا۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے اس بات  
کا۔۔۔

زنیشہ کا ماتھا چومتے نفیسہ بیگم اُسے زوہان سے ڈرا سہا دیکھ تسلی دیتے بولی  
تھیں۔۔۔

خالہ جانی میرے کرنے والے کام آپ کر رہی ہیں۔۔۔ دیٹس ناٹ "  
"فیئر۔۔۔۔



زوہان کی شکل سے دیکھ کر لگ رہا تھا اُسے نفیسہ بیگم کا زینیشہ کو یہ سب کہنا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔ جبکہ زینیشہ تو اس شخص کی بے شرمی دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"زوہان۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے اُسے مصنوعی گھوری سے نوازتے تنبیہ کی تھی۔۔۔۔ آج بہت دنوں بعد زوہان اُنہیں اتنا خوش اتنے اچھے موڈ میں نظر آ رہا تھا۔۔۔۔ زینیشہ کی پہلے سے طبیعت بہت خراب تھی۔۔۔۔ اب اُس کا بخار مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ بہت مشکل سے وہ اس وقت سیٹج پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔۔"

زوہان اپنے ہاتھ میں موجود اُس کے ہاتھ کی بڑھتی تپیش محسوس کرتے فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

زنیشہ نے مختصر آجواب دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اُس سے شدید ناراض تھی۔۔۔ اور  
 اُس سے کوئی فیور نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔  
 تم ٹھیک نہیں ہو۔۔۔۔۔ تمہیں روم میں ریست کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔ باقی کی "  
 " ملاقات میں تم سے وہیں کرتا ہوں۔۔۔۔۔  
 زوہان کی بات پر زنیشہ جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔  
 میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ آپ کو جو بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ آپ یہاں پر کر سکتے "  
 " ہیں۔۔۔۔۔

زنیشہ لرزتے دل سے گویا ہوئی تھی۔۔۔۔۔ زوہان کے ساتھ اکیلے ملنے کے  
 خیال سے اُس کہ جان حلق میں اٹک چکی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آزمیر زنیشہ سے مل کر شہر کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔ اُسے کوئی امپورٹنٹ کا  
 تھا۔۔۔۔۔ اُس نے گھر میں یہی بتایا تھا سب کو۔

مگر شمسہ بیگم اُس کے یوں ہر طرف سے فرار ہو جانے کی وجہ سمجھ رہی تھیں۔۔۔ آٹمیر کس قدر مشکل سے اپنے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ لائے ہوئے تھا یہ افیت اُس سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

اُس کے ہر اُٹھتے قدم کے ساتھ پائل کی چھن چھن کی آواز سنسان پڑے کوریڈور میں ایک ارتعاش سا پیدا کر رہی تھی۔ اُسے آج پھر پور پور سجا یا گیا تھا کسی نامحرم کے لیے۔ کرامت کے مطابق اسی شخص نے اُس کی سب سے بڑی بولی لگائی تھی۔ اتنی بڑی قیمت شاید ہی آج تک کبھی کسی طوائف کی لگائی گئی ہو۔ پورے کوٹھے پر اُس کی واہ واہ کی جارہی تھی۔ وہ تو پہلے ہی اُسے اپنے کوٹھے کی ملکہ بلاتی تھیں۔ اُس کا دو آتشہ حُسن تھا ہی ایسا، مومی مجسمے پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اگلا شخص اُس کے قدموں میں ڈھیر ہوئے بنا نہیں رہ پاتا تھا۔

آج تو اُس کا قیامت خیز رُوپ مزید اپنے حُسن کا قہر ڈھانے کو تیار تھا۔ وہ سادگی میں رہنا پسند کرتی تھی۔۔۔ لیکن جب تیار ہوتی تھی تو ایسے ہی بجلیاں گراتی تھی۔۔۔

مگر اس وقت اُس نے اپنے حُسن کی تباہ کاریوں کو ایک سیاہ چادر میں چھپا رکھا تھا۔ جسے اُس نے اپنے آج رات کے خریدار کے آگے ہی آشکار کرنا تھا۔ اُس کے دماغ میں یہاں سے فرار کی پلاننگ بہت تیزی سے چل رہی تھی۔۔۔ مگر بظاہر اُس نے خود کو کمپوز کر رکھا تھا۔۔۔

اُس نے سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ نیم تاریک خواب گاہ میں قدم رکھا تھا۔ یہ اس محل نما گھر کے مالک کا کمرہ تھا شاید، وہ تاریکی میں بھی اس بات کا اندازہ لگا سکتی تھی۔ پورے بیڈ روم میں جگہ جگہ رنگے دیے روشن تھے۔ جو اُس کمرے کی خوابناکی اور رومانوی ماحول میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔



اُس نے کمرے کے چاروں اطراف نظریں گھمائی تھیں۔ جب اُس کی نظر سامنے کرسی پر بیٹھے شخص پر پڑی تھی۔ اُس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا، مگر رُخ مخالف سمت ہونے کی وجہ سے وہ اُس کا چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی۔ نہ ہی اُس کے اندر ایسی کوئی خواہش تھی۔

خوش آمدید حاعفہ، آخر تم میری دسترس میں آ ہی گئی۔ پہلے بتاتی تمہاری یہ " اوقات ہے، تو بہت پہلے تمہیں پیسوں سے خرید لیتا، یہ کام تو کبھی میرے لیے مشکل نہیں تھا۔

وہ شخص بنا رُخ اُس کی جانب موڑے بولی جا رہا تھا۔ جبکہ حاعفہ اس جانے پہچانے لب و لہجے پر اپنی جگہ گنگ کھڑی تھی۔ جس شخص کے لیے وہ اتنا تڑپ رہی تھی۔۔۔ مگر اُس کے سامنے جانے کی ہمت بھی نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔۔ اُس کے یہاں ہونے کا تصور حاعفہ کے وجود سے جان نکال گیا تھا۔ اُس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی۔ کاش یہ اُس کا وہم ہو، نہیں وہ شخص بھلا یہاں کیسے ہو سکتا تھا۔

”کک۔۔۔۔۔ کون۔۔۔۔۔“

یہ لفظ ادا کرتے اُس کی زبان ہکلا گئی تھی۔

مگر جیسے ہی اُس شخص نے اپنی جگہ سے اٹھ کر رُخ اُس کی جانب موڑا، حاعفہ کی نگاہوں میں پورا کمر اگھوم گیا تھا۔ اُس کے لیے اپنے قدموں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا۔

”کیا ہوا یقین نہیں آرہا مجھے زندہ دیکھ۔۔۔۔۔ تمہارے مطابق تو مرچکا ہونگا“  
 نامیں۔۔۔۔۔ مجھے مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی نا تم نے۔۔۔۔۔  
 ”اپنی طرف سے زہر تک دے ڈالا مجھے۔۔۔۔۔“

آز میر میران کی سرد منجند کرتی آواز حاعفہ کے کانوں سے ٹکراتی اُس کا رنگ فق کر گئی تھی۔ اُس کے لیے اپنے قدموں پر کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔۔

یہ بات ہی اُس کے دل پر چھڑیاں چلانے کے لیے کافی تھی کہ اُس کے نکاح میں ہوتے ہوئے حائفہ کا یہ رُوپ کسی اور کے لیے سجا یا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس وقت سیاہ کلف لگے لباس میں کندھوں پر ڈارک براؤن شال ڈالے اپنی سحر انگیز شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ اُسے لہورنگ انتقامی نظروں سے سر سے لے کر پیر تک دیکھتا زمین میں گاڑھ گیا تھا۔

”اس سے پہلے کتنوں کے ساتھ۔۔۔۔۔“

حافظ کی نم آنکھیں اُپر اُٹھانے پر وہ اپنا جملہ ادھورا اچھوڑ گیا تھا۔ مگر وہ ادھورا جملہ بھی اتنا نوکیلا تھا کہ حافظ کو اپنا دل لہو لہان ہوتا محسوس ہوا تھا۔ آٹھ میر کے دل میں یہ ساری آگ اُس کی اپنی لگائی ہوئی تھی۔۔۔ اب برداشت تو کرنی تھی اُسے۔۔۔۔

”کیا ہوا ایک طوائف زادی سے اس کے علاوہ اور کیا سوال کر سکتا ہوں“  
 ”میں۔۔۔۔۔؟“

زہر خند لہجے میں بولتا وہ اُس کے بہت پاس آن پہنچا تھا۔ حاعفہ پتھر بنی اپنی  
 جگہ پر جم چکی تھی۔

مگر اگلے ہی لمحے اُس آگ اُگلنے شخص کی جارحانہ کاروائی پر حائفہ کی آنکھ سے  
 آنسو نکلتے بے مول ہوئے تھے۔ جن کی اب مقابل کے آگے کوئی قیمت  
 نہیں تھی۔ حائفہ اُس کے محبت بھرے دل کا قتل کر چکی تھی۔۔۔ اُسے وہ  
 اب کہیں سے بھی پہلے والا آثمیر میران نہیں لگا تھا۔۔۔۔ حاعفہ سے بات  
 کرتے جس کے لہجہ میں نرمی در آتی تھی۔۔۔ آج اتنی ہی نفرت اور حقارت  
 تھی۔۔۔۔

اُس نے حاعفہ کی کلائی موڑ کے کمر سے لگائی تھی۔ اُسے اپنی کلائی ٹوٹی  
 محسوس ہوئی تھی۔ مگر وہ کچھ بھی بول کر اس پھرے زخمی شیر کے غصے کو



مزید ہوا نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ اُسے یہ سب چپ چاپ برداشت کرنا تھا۔۔۔ اور وہ دل سے ایسا کرنا بھی چاہتی تھی۔۔۔

نفرت میں ہی سہی مگر آٹھ میر میراں اُسے اپنے قریب کر تو رہا تھا۔۔۔۔۔ کیوں کیا میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکا۔۔۔۔۔ صرف پیسوں کے ”

لیے؟؟؟۔۔۔۔۔ تم ایک بار بولتی میں دنیا کی ہر چیز تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دیتا، مگر تم نے تو مجھے انسان سے وحشی بنا کر وہ نقصان کیا ہے، جس کی کبھی بھر پائی نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔۔

اُس نے اپنی بات ختم کرتے حائفہ کو کسی اچھوت شے کی طرح دھکارتے دور پھینکا تھا۔

حائفہ منہ کے بل زمین پر جا گری تھی۔۔۔ اُس نے ہونٹ بھینچے بہت مشکل سے اپنی سسکی روکی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس وقت ریڈ ڈریس میں ملبوس آثمیر میران کو دھکتے کوئلے میں جھونک رہی تھی۔۔۔۔ اُس کی سیاہ چادر تو کب کی گر چکی تھی۔۔۔ ابھی وہ اپنے ہوش رُبا حلیے کے ساتھ آثمیر کے سامنے تھی۔۔۔

آثمیر ہاتھ میں پکڑا شراب کا پورا گلاس اپنے اندر اُنڈیلتا اُسے دیوار سے مار گیا تھا۔۔۔۔ حاعفہ نے سہم کر آثمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جس کی لال افیت اور وحشت سے بھری لال آنکھیں اُسی کے اُوپر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔

حاعفہ زمین سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اپنے اُوپر شال نہ ہونے کا احساس ہوتے اُس نے ارد گرد نظریں دوڑائی تھیں۔۔۔ جب آثمیر کے قدموں کے قریب اُسے اپنے شال پڑی نظر آئی تھی۔۔۔ وہ بے بسی سے چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔۔

آزمیر کا اپنے قریب آتا دیکھ اُس نے پیچھے ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر تب تک  
آزمیر اُس پر حملہ آور ہوتا پوری طرح اُسے اپنی بے رحم گرفت میں۔ جکڑ چکا  
تھا۔۔۔

آزمیر کا ایک بازوانتہائی سختی سے حاعفہ کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ دوسرا  
بازو اُس کے لال دوپٹے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔  
حاعفہ تکلیف کے باوجود بنا کوئی مزاحمت کیے ایسے ہی کھڑی رہی  
تھی۔۔۔۔

آزمیر نے اُس کا دوپٹہ اتار کر دور اُچھال دیا تھا۔۔۔ دوپٹے کے ساتھ اٹیچ  
جوڑے کی پینیں بھی نکلتی چلی گئی تھیں۔۔۔۔  
حاعفہ کے منہ سے ہلکی سے سسکاری نکلی تھی۔۔۔ مگر آزمیر کے کانوں تک  
پہنچنے سے پہلے ہی وہ دبا گئی تھی۔۔۔ اُس کا دوپٹہ دور جا گرا تھا۔۔۔ جبکہ اُس  
کی حسین زلفیں کسی آبشار کی طرح اُس کے اوپر آن گری تھیں۔۔۔۔

آزمیر میران آج پہلی بار حاعفہ کو اس طرح اُس کے حُسن کی پوری  
رعنائیوں کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔۔۔

مگر آج اُس کی محبت کے جذبات نفرت اور غصے کی شدید لہر کے نیچے دب  
چکے تھے۔۔۔۔

"کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟؟؟؟؟"

آزمیر ابھی بھی وہی سوال جاننے پر بضد تھا۔۔۔ جس کا جواب اُسے مل چکا تھا  
مگر وہ شاید اب بھی حاعفہ کو اپنی زبان سے سچ بولنے کا مار جن دے رہا  
تھا۔۔۔۔

وہ اتنے دھوکے کے بعد بھی اس لڑکی کو مہلت دے رہا تھا۔۔۔۔ یہی آزمیر  
میران کی اعلیٰ ظرفی اور سچی محبت کا ثبوت تھا۔۔۔۔۔

اُس نے حاعفہ کی گردن کو پیچھے سے اپنی ہاتھ کی گرفت میں لیتے اُس کا چہرا  
اٹھا کر اپنے سامنے کیا تھا۔۔۔۔



بند آنکھوں پر سایہ فگن گھنی سیاہ پلکیں جو آثمیر میران کی قربت کے  
احساس سے مسلسل لرز رہی تھیں۔۔۔ پھولے سُرخ گال اور ٹھنڈے لال  
ہوتی ستواں ناک۔۔۔ یہ لڑکی قیامت خیز حُسن کی مالک تھی۔۔۔ ایک  
منظر پر آکر آثمیر کی نظریں جم سی گئی تھیں۔۔۔ سُرخ مائل اُس کی رُس  
بھری لال پنکھڑیاں۔۔۔ جن کی کپکپاہٹ لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی  
تھی۔۔۔

اِس معصوم چہرے پر کیسے بھلا کوئی شک کر سکتا تھا۔۔۔ آثمیر کو اپنے  
چوک جانے اور اِس لڑکی کے ہاتھوں مات کھانے پر خود پر بھی بہت غصہ  
تھا۔۔۔ مگر اِس پُر فریب معصوم چہرے سے دھوکا کھانا عام بات  
تھی۔۔۔ یہ چہرہ آج بھی اُتنا ہی معصوم تھا۔۔۔ بس آج اُس کا پول کھل چکا  
تھا۔۔۔

آثمیر کی نگاہوں کی تپیش سے حاعفہ کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔۔  
"سر مجھے معاف۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے اُسے نرم پڑتے دیکھ آنکھیں واں کرتے اُس سے معافی مانگنی چاہی تھی۔۔۔۔

لیکن آثمیر اُس کی بات پوری ہونے دیئے بغیر اُس پر پوری طرح حاوی ہوتا اُس کی سانسیں قید کر گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ اس جارحانہ شدت بڑھے عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔ اُس کی آنکھیں غیر معمولی حد تک کھل چکی تھیں۔۔۔۔

آثمیر میران کی لمحہ بالمحہ بڑھتی شدت حاعفہ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئی تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ اس لمس کے ذریعے اپنے اندر کاشدید غصہ، نفرت، انتقام اور اشتعال اُس کے اندر اُنڈیل رہا تھا۔۔۔۔

حاعفہ بنا اُسے دور جھٹکے یہ سب برداشت کرتی رہی تھی۔۔۔۔ آثمیر کا ایک بازو اُس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔۔ جبکہ دوسرا اُس کے گردن پر تھا۔۔۔۔

حاعفہ کا پورا وجود ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔ اُس نے آثمیر کی شرٹ سینے سے دبوج رکھی تھی۔۔۔۔

اُسے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تھی۔۔۔ اتنی دیر ہو جانے کے بعد بھی آثمیر کا اُسے چھوڑنے کا کوئی موڈ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

جب کچھ لمحے بعد حاعفہ کو ایک تکلیف کے احساس کے ساتھ اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا تھا۔۔۔۔ اس کے ساتھ ہی اُس کی بگڑتی حالت کے پیش نظر اُس پر ترس کھاتے آثمیر میران اُسے آزاد کر گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ گہرے گہرے سانس لیتی بُری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔ آثمیر اُسے اپنی گرفت سے آزاد کر چکا تھا۔۔۔۔ وہ کب کی زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔ اگر اُس نے آثمیر کو سینے سے تھام نہ رکھا ہوتا۔۔۔۔

اُس نے اپنا کانپنا زک بازو آثمیر کی کمر کے گرد جمائل کر رکھا تھا۔۔۔۔ جبکہ دوسرے ہاتھ کی مٹھی سے آثمیر کی شرٹ دبوج رکھی تھی۔۔۔۔

وہ پورے حق سے اُس کے سینے پر سر رکھے گہرے گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

آزمیر اُس کے خطرناک حد تک لال ہوتے چہرے پر ایک گہری نظر ڈالتا سیگریٹ سلکھا گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟ ابھی سے یہ حالت ہو گئی تمہاری۔۔۔۔ ابھی تو میرے اندر لگی "آگ بجھانی ہے تم نے۔۔۔۔ وہ کیسے برداشت کر پاؤ گی۔۔۔۔

آزمیر اُس کی ٹھوڑی پنچوں میں جکڑ کر اپنی جانب اٹھاتا زہر خند لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

میں آپ کی ہر سزا سہنے کو تیار ہوں۔۔۔۔ آپ جو کہیں گے میں کروں گی۔۔۔۔ بس آپ مجھے خود سے جد امت کیجیے گا میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

حافظہ کافی حد تک اپنی سانسیں بحال کر چکی تھی۔۔۔۔



دیوانہ وار نظروں سے آژمیر کا چہرہ دیکھتی بہتے آنسوؤں کے ساتھ وہ دیوانی  
 آج اپنا سب کچھ اپنے محبوب پر وارنے کو تیار تھی۔۔۔۔

مگر اس وقت آژمیر پوری طرح اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔۔ اس لیے  
 اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے بھری بے پناہ دیوانگی نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔۔

جانتی ہونا میں کون ہوں۔۔۔۔؟؟ ملک آژمیر میران۔۔۔۔ آج تک کسی غیر"  
 لڑکی کو اپنے قریب بھٹکنے بھی نہیں دیا۔۔۔۔ ہمیشہ اپنے کردار کو مضبوط اود  
 بے داغ رکھا۔۔۔۔ اس لیے بالکل بھی نہیں کہ تم جیسی ایک طوائف زادی  
 جو نجانے کتنے مردوں کی سیج سجا چکی ہے وہ میری بیوی بنے۔۔۔۔۔ تم پر  
 "آژمیر میران اب تھو کتنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔۔۔

آژمیر کے منہ سے نکلنے والے نوکیلے الفاظ سیدھے حاعفہ کے دل میں  
 پیوست ہوتے اُسے ویسے ہی لہو لہان کر گئے تھے۔۔۔۔۔ جیسے اُس نے  
 آژمیر کے دل کے ساتھ کھیل کر کیا تھا۔۔۔۔۔

آز میریہ الفاظ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کی گردن پر اپنی مضبوط ہتھیلی جما چکا تھا۔۔۔۔

آز میر کے اعصاب پر نشہ چھانے لگا تھا۔۔۔ حائفہ کے آنے سے پہلے شدید غصے کے عالم میں وہ شراب کی دو بوتلیں ختم کر چکا تھا۔۔۔ جس حرام شے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا وہ۔۔۔۔ حائفہ کی جانب سے ملنے والے دھوکے اور دل کی بربادی نے اُس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں چھین لی تھیں۔۔۔۔ وہ کبھی کسی کو اپنے اتنے قریب نہیں آنے دیتا تھا۔۔۔۔ اسی دھوکے کے ڈر سے۔۔۔۔

یہ لڑکی اُس کے لیے پل پل مر رہی تھی۔۔۔۔ اگر وہ یہ جان جاتا تو اُسے ایسا کبھی نہ کہتا۔۔۔

@@@@@@

زنیشہ کی طبیعت کے پیش نظر اُسے روم میں لایا گیا تھا۔۔۔ زوہان کی نظروں سے او جھل ہوتے زنیشہ نے سکھ کا سانس بھرا تھا۔۔۔۔

وہ بخار سے زیادہ زوہان کی شوخ نگاہوں سے نڈھال تھی۔۔۔ وہ سمجھ نہیں  
پارہی تھی اچانک زوہان کو کیا ہوا تھا۔۔۔

پلیز بھابھی اس کو میرے سر سے اتار دیں یہ بہت ہیوی ہے۔۔۔ میرے"  
"سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔

زنیشہ نے دکھتے سر کو دباتے فریجہ کو پکارا تھا۔۔۔ جو اُسے روم میں بیٹھا کر  
واپس پلٹ رہی تھی۔۔۔

اُس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولنا چاہا تھا جب اُس کے ساتھ کھڑی صدف  
اُسے اشارے سے خاموش کروا گئی تھی۔۔۔

میں بس ابھی آکر تمہاری ہیلپ کرتی ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر صبر"  
"کرو۔۔۔

فریجہ الفاظ بدلتی وہاں سے کھسک گئی تھی۔۔۔ وہ دونوں اُسے یہاں زوہان  
کی متوقع آمد کا بتاتے اپنے سروقت سے پہلے کوئی ہنگامہ کھڑا نہیں کرنا چاہتی  
تھیں۔۔۔

تم نے مجھے بتانے کیوں نہیں دیا زینشہ کو۔۔۔ کہ زوہان اُس سے ملنے آ رہا ہے۔۔۔۔۔

فریحہ نے باہر آتے صدف کو گھوری سے نوازا تھا۔۔۔۔۔  
 آپ کو لگتا ہے یہ جان کے زینشہ ہمیں اتنی آسانی سے روم سے آنے دیتی۔۔۔۔۔ وہ کتنی گھبرائی رہتی ہے زوہان بھائی کے نام سے بھی۔۔۔۔۔  
 "ہماری بات سنتے ہی اُس نے بے ہوش ہو جانا تھا۔۔۔۔۔  
 صدف زینشہ کی حالت سوچ مسکرائی تھی۔۔۔۔۔  
 تو تمہیں کیا لگتا ہے زوہان کو اپنے سامنے یوں اچانک دیکھ وہ بے ہوش " نہیں ہو گی۔۔۔۔۔

فریحہ کو زینشہ کی فکر ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
 وہ تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ہو گی۔۔۔۔۔ مگر اُس کے وہ ہیر و صاحب جوہر " وقت تیس مار خان بنے پھرتے، یہاں سب میران پیلس والوں کا خون



خشک کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔ اب سنبھالیں گے اپنی ہیر وئن کو۔۔۔ مزا  
"تب آئے گا۔۔۔"

صدف خوب مزے لے کر بولتی جیسے ہی مڑی، سامنے شمسہ بیگم اور قاسم  
صاحب کے ساتھ سرد تاثرات لیے کھڑے زوہان کو دیکھ اُس کی سیٹی گم  
ہوئی تھی۔۔۔

شمسہ بیگم نے گھبرا کر زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کا کب کس بات پر  
موڈ بگڑ جائے کوئی پتا نہیں تھا۔۔۔  
"آئم سو۔۔۔"

صدف سب کی گھورتی نگاہوں پر شر مندہ سی ہوئی تھی۔۔۔ مگر اُس کی  
پوری سوری سنے بغیر زوہان زینیشہ کے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔  
بیٹاب سوچ سمجھ کر بولنا کب شروع کریں گی۔۔۔ زوہان اور ہمارے بیچ  
ماضی میں جو بھی چلتا رہا ہو۔۔۔ مگر اب وہ ہمارا داماد ہے۔۔۔ اُس کی عزت و  
"احترام میں زرا سی بھی کوتاہی ہم برداشت نہیں کریں گے۔۔۔"

قاسم صاحب زوہان کے بگڑے تیور دیکھ صدف کو ٹھیک ٹھاک سنا گئے  
تھے۔۔۔۔

بھابھی یہ بندہ کتنے غصے والا ہے مذاق بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"  
ہماری زینشہ کا کیا ہو گا۔۔۔۔۔ مجھے اس کا نام تیس مار خان نہیں ہٹلر رکھنا  
"چاہیے تھا۔۔۔۔۔

صدف کا منہ اتر چکا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ فریحہ کی کب سے رکی ہنسی چھوٹ چکی تھی۔۔۔۔۔

جہاں تک ہم سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ یہ بندہ زینشہ میران کے ہاتھوں "  
جا کر ہی سیدھا ہو گا۔۔۔۔۔ تم دیکھنا۔۔۔۔۔ اگر یہ مغرور شہزادہ جھکے گا تو اپنی  
"شہزادی کے آگے ہی۔۔۔۔۔

فریحہ مسکرا کر پورے یقین سے کہتیں وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔۔۔

@@@@@@

ماورا جو پوری طرح کسی کے حصار میں قید ہو جانے کے خوف سے بے ہوش  
 ہونے کے قریب ہوئی تھی۔۔۔ اگلے ہی لمحے اُس کے وجود سے اُٹھتی  
 خوشبو محسوس کرتے وہ آسودگی سے مسکرا دی تھی۔۔۔  
 وہ سوچ بھی کیسے سکتی تھی کہ منہاج درانی کے سوا کوئی ایسی جرأت کر سکتا  
 تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔"

ماورا اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتے اُس سے آزادی چاہتی  
 تھی۔۔۔

منہاج موبائل کی ٹارچ آن کرتا سائیڈ ریک پر رکھ گیا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا  
 کہ ماورا کو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔۔۔  
 "صبح سے مجھ سے کیوں چھپ رہی ہو وائف؟؟؟"

منہاج اُسے اپنے حصار سے آزاد کرتا اُس کی دونوں کلائیاں تھام کر پیچھے  
موجود ریک کے ساتھ دائیں بائیں ٹکاتے اُس پر پوری طرح حاوی نظر آ رہا  
تھا۔۔۔

ماورا اُس کے مضبوط وجود کے پیچھے چھپ سی گئی تھی۔۔۔۔  
منہاج کے محبت بھرے شوخ لب و لہجے پر ماورا نے اپنی شرنگی پلکیں اٹھا کر  
اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر زیادہ دیر اُس کی جذبے لٹاتی آنکھوں میں  
دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔  
"میں سٹی کر رہی تھی صبح سے۔۔۔۔"

ماورا سے اُس کے آگے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ اُس نے اپنی کلائیاں آزاد  
کروانے کی کوشش کی تھی مگر منہاج ابھی اس کے لیے تیار نہیں  
تھا۔۔۔۔

اور میں جو صبح سے تمہاری ایک جھلک دیکھنے کے لیے خوار ہوا ہوں "  
"وہ۔۔۔۔ اُس کا حساب کون دے گا۔۔۔۔"



ہمیں باہر جانا چاہیے۔۔۔۔۔ لائبریری کے بند ہونے کا ٹائم ہو چکا۔  
"ہے۔۔۔۔۔"

ماورا سے اُس کی شوخ نظروں کے وار سہنا مشکل ہوا تھا۔۔۔  
ابھی وہ اتنا ہی بولی تھی جب اُسی لمحے باہر سے لائبریری کا مین ڈور لاک  
ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔۔ ماورا نے سہمی نظروں سے منہاج کی طرف  
دیکھا تھا۔۔۔ جس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
اب وہ پوری طرح سے اُس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔  
"ہم کیسے جائیں گے باہر۔۔۔۔۔"

ماورائے کادھیان خود پر سے ہٹانے کے لیے بولی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا دل  
دھڑک دھڑک کر یا گل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

"آج کی رات میرا یہاں سے جانے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔۔"

منہاج کو اُسے تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا۔۔۔

تم جانتی ہو تمہارا یہ شرمایا گھبراؤ پ مجھے کیا کیا گستاخیاں کرنے پر اُکسارہا"

ہے۔۔۔۔"

منہاج اُس کی کان کی لوح پر لب رکھتے اُس کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

ماورا کے گال تپ اُٹھے تھے۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔"

ماورا سے کچھ بولا ہی نہیں گیا تھا۔۔۔۔ اُس کی ساری تیز طراری دم دبا کر

بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔"

منہاج نے اُس کی گال کو لبوں سے چھوا تھا۔۔۔

ماورا اُس کے دہکتے لمس پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔

"مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔۔۔"

ماورا بمشکل یہ الفاظ ادا کر پائی تھی۔۔۔۔  
 میں جس کام کے لیے یہاں آیا ہوں میں وہ کیے بغیر نہیں جانے دوں"  
 "گا۔۔۔۔

منہاج اُس کے مزید قریب ہوا تھا۔۔۔  
 جبکہ شرم اور خوف کے مارے ماورا کی جان آدھی ہوئی تھی۔۔۔۔  
 "نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔۔"  
 ماورا نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔  
 "ارے پوری بات تو سن لو۔۔۔۔"  
 منہاج اُس کی لرزتی پلکوں کا رقص دیکھ مبهوت ہوا تھا۔۔۔۔ ماورا کی مومی  
 کلائیوں کا لمس اُس پر خمار ساطاری کر رہا تھا۔۔۔۔  
 اِس لڑکی کی مہکتی قربت کے باوجود وہ خود پر کیسے ضبط کیے کھڑا تھا یہ وہی  
 جانتا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

ماورائے سارے مطلب سمجھتی تھی۔۔۔ اس لیے اُس کی پوری بات  
سننے کی روادار بھی نہیں تھی۔۔۔۔

آج میرا اس یونی میں لاسٹ ڈے ہے۔۔۔ میں سپیشلائزیشن کے لیے "  
"یو۔ کے جارہا ہوں۔۔۔۔

یہ بات کرتے منہاج لمحہ بھر کور کا تھا۔۔۔ کیونکہ ماورا کی آنکھوں میں  
واضح ابھرتی اُداسی اُس سے چھپی نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ اُن کو واپس لوٹانہ دیکھ خود ہی اُٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آن  
بیٹھی تھی۔۔۔۔

اُس کے بھاری دوپٹے کو بالوں کے جوڑے کے ساتھ اتنی زیادہ پنزلگا کر پن  
اپ کیا گیا تھا کہ اُس کے لیے ایک ایک پن نکالنا محال ہو رہا تھا۔۔۔۔



وہ نجانے کتنی پنزنکال چکی تھی مگر دوپٹہ اپنی جگہ سے ہلنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔ جبکہ جوڑا ڈھیلا ہو چکا تھا۔۔۔ اور اُس میں سے بال باہر آنے لگے تھے۔۔۔

زنیشہ اچھی خاصی زچ ہو چکی تھی۔۔۔ جب اُسی لمحے اُسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

اُس کا چہرہ اچھکا ہوا تھا۔۔۔ وہ یہی سمجھی تھی کہ فریخہ لوگ ہی واپس آئی ہیں۔۔۔۔

شکر ہے تم لوگوں کو میرا خیال آگیا۔۔۔۔ پلیز اب مجھے اس پچاس کلو کے " دوپٹے سے رہائی دلوادو۔۔۔۔

زنیشہ بنا پیچھے کھڑی ہستی کو دیکھے مدد کے لیے پکار بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ اگر وہ پلٹ کر دیکھ لیتی تو کسی صورت یہ الفاظ ادا نہ کرتی۔۔۔۔

حاعفہ خاموش کھڑی آثمیر کا ہر ستم سہنے کو تیار تھی۔۔۔۔ اُس نے آثمیر کا  
 دل دکھایا تھا۔۔۔ آثمیر کی تکلیف اُس کے دل پر چھڑیاں چلا رہی تھی۔۔۔  
 اُس نے بے حد، بے پناہ چاہا تھا اس شخص کو۔۔۔۔ اس لیے اس وقت بھی  
 اپنی تکلیف سے زیادہ اُسے آثمیر کی تکلیف رُلا رہی تھی۔۔۔۔  
 میں نے ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔۔ میں مجبور تھی۔۔۔۔ مگر میں "  
 "قسم کھا کر۔۔۔۔"

حاعفہ کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ وہ آثمیر کی آنکھوں میں تیرتی  
 وحشت اور اذیت نہیں دیکھ پارہی تھی۔۔۔  
 اُس نے بولنا چاہا تھا جب گردن پر بڑھتی آثمیر کی گرفت کی سختی پر تکلیف  
 کے عالم میں اُس کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔۔  
 تم نے اس قدر بے وقوف سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔۔ کہ تم اب اپنی جان "  
 بچانے کی خاطر میرے سامنے اپنی جھوٹی محبت کی قسمیں کھاؤ گی اور میں مان  
 جاؤں گا۔۔۔۔ اگر تمہاری مجھ سے محبت اتنی ہی سچی ہوتی تو مجھے یوں

دشمنوں میں گھرا دیکھ وہاں سے فرار نہ ہو جاتی۔۔۔ اُس وقت کھڑے  
ہو کر مجھے اپنی محبت کا یقین دلاتی۔۔۔

تمہیں لگا کہ آثمیر میراں سے اتنا بڑا دھوکا کر کے تم بچ نکلو گی۔۔۔ مگر  
اب اپنی جان کے لالے پڑتے دیکھ تم پھر اُسی جھوٹی محبت کو بیچ میں لا رہی  
ہو۔۔۔ جس سے اب میں شدید نفرت کرتا ہوں۔۔۔ محبت کا جذبہ  
میرے لیے دنیا کا سب سے بد صورت ترین جذبہ ہے۔۔۔ جسے ڈھال بنا  
کر تم جیسے لوگ۔۔۔ صرف دولت کی خاطر دوسروں کے جذبات سے  
"کھیلے ہو۔۔۔"

آثمیر آخر میں اتنے زور سے دھاڑا تھا کہ حاعفہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا  
تھا۔۔۔

گردن پر لمحہ بالمحہ بڑھتی آثمیر کی گرفت کی سختی پر حاعفہ کو اپنا دم گھٹتا  
محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔ مگر وہ اپنے آپ کو آزاد کروانے کے لیے کوئی  
مزاحمت نہیں کر رہی تھی۔۔۔

آژمیر جو اُسے اپنی جان بچانے کے لیے تڑپتے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ اُس کی آنکھوں میں درد کے ساتھ ساتھ پھیلتی آسودگی کے رنگ دیکھ آژمیر اُلجھ گیا تھا۔۔۔

وہ کسی صورت حاعفہ کو مارنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔ وہ اُسے زندہ رکھ کر اپنی افیت کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس وقت موت کو اتنے قریب دیکھنے کے باوجود حاعفہ کا یہ پرسکون انداز آژمیر کو آگ بھگولا کر گیا تھا۔۔۔ اُس نے حاعفہ کی گردن آزاد کرتے اُسے پاس پڑے صوفے پر پھینک دیا تھا۔۔۔

حاعفہ کمر کے بل صوفے پر گرتی بُری طرح کھانسنے لگی تھی۔۔۔ آژمیر کی بے چینی مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔ اس لڑکی کو تکلیف دینے کے بعد بھی اُسے سکون نہیں مل پارہا تھا۔۔۔



آٹمیر بیڈ سائیڈ پڑی شراب کی بوتل اٹھانے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔  
 جب پانی کا گلاس اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھاتے حاعفہ نے بہت ہی پھرتی سے  
 دو گولیاں آٹمیر کے گلاس میں ڈال دی تھیں۔۔۔۔  
 حاعفہ جو کوٹھے سے پورے پلان کے ساتھ نکلی تھی۔۔۔۔ یہاں آکر آٹمیر کو  
 دیکھ وہ گولیاں دینے کا ارادہ ترک کر چکی تھی۔۔۔۔  
 مگر آٹمیر کی باتیں سن کر اور اپنے لیے شدید نفرت دیکھ حاعفہ نے اپنے دل  
 کا خون کرتے صرف آٹمیر کی خوشی کی خاطر ہمیشہ کے لیے اُس سے دور  
 جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔۔  
 وہ دیکھ سکتی تھی کہ آٹمیر اُسے دیکھ کر کس قدر اذیت کا شکار تھا۔۔۔۔ وہ  
 اُس سے جتنا بدگمان اور دور ہو چکا تھا۔۔۔۔ حاعفہ اپنی پوری زندگی لگا کر بھی  
 اُسے واپس نہیں لاسکتی تھی۔۔۔۔۔  
 وہ اُسے مارنا چاہتا تھا۔۔۔۔ یہ بات ہی حاعفہ کے دل پر آریاں پھیر گئی  
 تھی۔۔۔۔

آزمیر کی باتیں اُسے بالکل ٹھیک لگی تھیں۔۔۔ اُس جیسی طوائف آزمیر جیسے باکردار شخص کے قابل کسی صورت نہیں تھی۔۔۔ اُسے کوئی بھی اچھی لڑکی مل سکتی تھی۔۔۔ جیسی وہ ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔ لیکن وہ خوش قسمت لڑکی وہ کسی صورت نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

اِس سے پہلے کے آزمیر اُسے طلاق دیتا اور اُس سے اپنا نام جدا کر لیتا۔۔۔ حاعفہ خود ہی اُسے چھوڑ جانا چاہتی تھی۔۔۔ تاکہ اِس ایک نام پر پوری زندگی گزار دے۔۔۔ حاعفہ نور صرف اور صرف آزمیر میران کی تھی اور ہمیشہ اُسی کی رہنے والی تھی۔۔۔

@@@@@@

اُس کے پیچھے کھڑے زوہان کی نظریں اُس نازک دوشیزہ پر جم کر رہ گئی  
تھیں۔۔۔ اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی وہ اس لڑکی کا اس حد تک اسیر  
ہو جائے گا۔۔۔

اسے حاصل کرنے کی اُس کی ضد جنون بن کر اُس کے رگ و پے میں اتر  
جائے گا۔۔۔

یہ لڑکی سر اپا عشق تھی اور وہ اس عشق میں ڈوب جانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اُس  
کی مردانہ انا اُسے ایسا کرنے سے روکتی تھی۔۔۔

زنیشہ کے ایک بار پھر پکارنے پر وہ گہرا سانس ہوا میں خارج کرتا اُس کی  
جانب بڑھتا تھا۔۔۔ وہ اُسے خود بدلا رہی تھی۔۔۔ اسی لیے وہ اُس کے پاس  
جا رہا تھا۔۔۔ زوہان نے خود کو جواز پیش کیا تھا۔۔۔

میری گردن ٹیڑھی ہو جانی ہے۔۔۔ پلینز جلدی سے یہ پنزنکال "  
"دو۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی کمزور سی تھکی تھکی آواز زوہان کے ہاتھ اُس کی جانب بڑھا گئی تھی۔۔۔

زوہان نے ایک ایک کر کے زنیشہ کے دوپٹے کی ساری پبز نکال دی تھیں۔۔۔ جن کے ہٹتے ہی اُس کا دوپٹہ پھسل کر نیچے جا گرا تھا۔۔۔ اور زنیشہ نے اُس سنبھالنے کی کوشش کی بھی نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اُس کی مدد کرنے والا ملک زوہان میراں ہے۔۔۔۔

دوپٹے کی رکاوٹ ہٹتے ہی زنیشہ کا تراشیدہ نازک سراپا اپنی تمام رعنائیوں سمیت زوہان کے سامنے تھا۔۔۔ زوہان نے فوراً نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔۔ جیسے خود پر کنٹرول کھودینے کا ڈر ہو۔۔۔۔

زنیشہ اب گلے میں پہنے بھاری نیکلس کی جانب ہاتھ بڑھا چکی تھی۔۔۔۔ زوہان خاموشی سے کھڑا اُس کی کاروائیاں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔



زنیشہ کی بہت کوششوں کے بعد بھی نیکلس کھلنے کا نام ہی نہیں کے رہا تھا۔۔۔۔ اُس کی بیوٹیشن نے ہیوی ہونے کی وجہ سے شاید گڑھ لگادی تھی۔۔۔۔ جواب کھل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے فریجہ سمجھ کر ایک بار پھر اُسے پکارا تھا۔۔۔۔ مگر جیسے ہی زوہان اُس کے مزید قریب ہوا، گردن سے مس ہوتی اُس کی انگلیوں کا لمس اور اُس کے وجود سے اُٹھتی خوشبو زنیشہ کے حواس جھنجھانے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔ یہ خوشبو تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔۔۔۔ زنیشہ جھٹکے سے اُٹھتی واپس پلٹی تھی۔۔۔۔ جب اپنے عین پیچھے اُسے کھڑا دیکھ زنیشہ کے چہرے کا رنگ اڑچکا تھا۔۔۔۔ اپنے حلیے کا خیال کرتے اُس کا دل ڈوب مرنے کو چاہا تھا۔۔۔۔

وہ اتنی بے وقوف اور بے خبر کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔۔ اتنی دیر سے وہ زوہان کو مدد کے لیے پکار رہی تھی۔۔۔۔ ان سب سوچوں کے حاوی ہوتے اُس کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ۔۔۔ یہاں؟؟؟؟؟"

زنیشہ سے بولنا محال ہوا تھا۔۔۔۔

اُس کی شکل سے لگ رہا تھا کہ اُس نے زوہان کی جگہ کسی جن کو دیکھ لیا ہو۔۔۔۔ اور اب بس خوف کے عالم میں بے ہوش ہونا باقی رہ گیا ہو۔۔۔۔ اُس کے تاثرات زوہان کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ بکھیر گئے تھے۔۔۔۔

یہ لڑکی اُس سے اس قدر ڈرتی تھی۔۔۔۔ آگے چل کر کیا ہونے والا تھا اُس کا۔۔۔۔

"آئی تھنک تمہیں میری ہیلپ چاہیے تھی ابھی۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان نے اُسے اُس کا پکارنا یاد دلایا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔"

زنیشہ ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔

زنیشہ اس حملے کے لیے قطعی تیار نہیں تھی۔۔۔ سیدھی اُس کے سینے سے جا  
ٹکرائی تھی۔۔۔۔

وہ ایک بار پھر اُس کے ہاتھوں بے وقوف بن چکی تھی۔۔۔۔۔ بھلا وہ اس شخص سے اتنی شرافت اور رحم دلی کی اُمید کر بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔۔۔  
 "ہیلپ مانگی تھی تو اُسے وصول بھی کرو مسز زوہان۔۔۔۔۔"

زوہان دونوں بازو اُس کی گرد کے گرد حائل کرتا اُس کو پوری طرح اپنے حصار میں لیتے اُس کے نیکس کی گڑھا کھولنے لگا تھا۔۔۔۔۔ اس چکر میں زینشہ بالکل اُس کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔۔۔

زوہان کے چوڑے مضبوط سینے پر اپنی نازک ہتھیلیاں جماتے اُس نے درمیان میں فاصلہ برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔۔۔  
 اُس کی اس قدر قربت پر زینشہ کو اپنی جان ہوا ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
 اُس کی دھڑکنیں اگلے پچھلے ریکارڈ توڑ چکی تھیں۔۔۔۔۔  
 نیکس کھولنے کے دوران زوہان کی انگلیوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے زینشہ کے دل کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔۔۔



زوہان کی گرم سانسیں اپنے کندھے پر محسوس کرتے زینشہ پوری طرح ریڈ ہو چکی تھی۔۔۔۔

اُس کے لیے یہ لمحے جان لیوا ثابت ہو رہے تھے۔۔۔  
جب کچھ دیر کے بعد زوہان اُس کی نازک صراحی دار گردن کو نیکلس کے بوجھ سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔۔

مگر اُسے اپنے حصار سے ابھی بھی آزاد نہیں کیا تھا۔۔۔۔  
زینشہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اس شخص کی جان نکالتی قربت سے کیسے بچے۔۔۔۔

کیونکہ اگلا لمحہ اُس کے لیے مزید مشکل ہوا تھا۔۔۔ جب زوہان اُسے اپنے حصار میں لیے کھڑا انتہائی قریب سے اُس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو دیوانہ وار نظروں سے دیکھے گیا تھا۔۔۔۔  
"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ سمجھ نہیں پارہی تھی زوہان کو آخر ہو کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ جب اُسے اُس  
 میں کوئی انٹرسٹ ہی نہیں تھا تو یہ سب کرنے کا کیا مطلب تھا۔۔۔  
 اِس مغرور شخص نے ایک بار بھی اُس کی تعریف نہیں کی تھی۔۔۔۔۔ یہ فکر  
 زنیشہ کو الگ غصہ دلارہی تھی۔۔۔۔۔  
 "مگر میں ایسا کچھ نہیں کر رہا، جس سے تمہاری طبیعت افسکٹ ہو۔۔۔۔۔"  
 زوہان باز اُس کی کمر کے گرد جمائل کرتا اُسے پوری طرح اپنے سہارے  
 کھڑا کرتا مزید کمفرٹیل کر گیا تھا۔۔۔۔۔ زنیشہ اُس شیر کے حصار میں معصوم  
 سی چڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ جسے زوہان نے تقریباً اٹھار کھا تھا۔۔۔۔۔  
 زنیشہ کے دل کی دہائیاں بڑھتی جارہی تھیں۔۔۔۔۔ اُسے ڈر تھا کہ کہیں اتنے  
 قریب ہونے کی وجہ سے زوہان اُس کی دھڑکنوں کی آواز نہ سن لے۔۔۔۔۔  
 اُس نے خفگی بھری نظروں سے زوہان کو گھورا تھا۔۔۔۔۔

ایک طرف وہ اُس کی اتنی کیئر کر رہا تھا۔۔۔ اتنی دشمنیوں کے باوجود اُسے اپنے نام لگوا کر رہا تھا۔۔۔ اور دوسری جانب وہ اُس سے محبت سے انکاری بھی تھا۔۔۔

زنیشہ کے لیے یہ شخص ایک پہیلی بن چکا تھا۔۔۔  
 "آپ کی گرل فرینڈ ناراض ہو رہی ہوگی آپ کو جانا چاہیے وہاں۔۔۔"  
 زنیشہ اُس کی شوخ نگاہوں سے بچتے اُس کا دھیان ثمن پر دلا گئی تھی۔۔۔  
 "مگر میں فلحال اپنی بیوی کے پاس رہنا چاہتا ہوں۔۔۔"  
 زوہان خمار آلود لہجے میں کہتا اُس کے بے حد قریب ہوتا اُس کی خوشبو اپنی سانسوں میں اُتارنے لگا تھا۔۔۔  
 زنیشہ اُس کے اس عمل پر لمحہ بھر کو ہل کر رہ گئی تھی۔۔۔  
 "پپ پلیر۔۔۔"

زنیشہ نے اپنی لرزتی پلکیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب زوہان نے اُس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔ اور باری باری اُس کی دونوں آنکھیں چوم لی تھیں۔۔۔

اُس کاشت بھرا لمس زنیثہ کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔ یہ شخص آج واقعی اپنے اگلے پچھلے حساب بے باک کرنے پر بضد تھا۔۔۔ مجھ سے آج تک تمہارے علاوہ اتنے سوال جواب، اتنی لڑائیاں اور "گستاخیاں کسی نے نہیں کی ہیں۔۔۔ اور اگر کسی نے ایسا کیا ہوتا تو اب تک اپنے انجام کو پہنچ چکا ہوتا۔۔۔ یہ حق صرف تمہیں حاصل ہے۔۔۔ لیکن تم اب بھی میری زندگی میں اپنی اہمیت سمجھ نہیں پاتی۔۔۔ تم میرے لیے کتنی قیمتی ہو شاید تم کبھی نہ سمجھ پاؤ۔۔۔ تمہارے بغیر میرے لیے سروائیو کرنا ممکن ہے۔۔۔ آئی کانٹ لو وڈ آؤٹ یو۔۔۔ تم صرف میری ہو اور تمہیں ہمیشہ میرا بن کر ہی رہنا ہو گا۔۔۔ ورنہ میں پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔۔ اور اگر تم نے بھی مجھ سے دور جانے کی



کوشش کی۔۔۔ تو اُس کی سزا بھگتنا تمہارے لیے مشکل ہو جائے گا۔۔۔  
میری زندگی میں تمہارے علاوہ مجھے دور دور تک کوئی دیکھائی نہیں  
دیتا۔۔۔

میں جانتا ہوں میں بہت بگڑا ہوا ہوں اور شاید تم سب کی نظروں میں بہت  
بُرا بھی ہو نگا۔۔۔۔۔ لیکن اب میں چاہتا ہوں تم مجھے سنوارو۔۔۔۔۔ مجھے  
سمجھو۔۔۔۔۔ میری اندر پینتی اُس افیت کو جانو۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے میں  
اب تک تڑپتا آیا ہوں۔۔۔

مجھے سدھار دو۔۔۔ اور اپنی بانہوں میں سمیٹ لو۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں میرا  
رُوٹھا ہوا سکون تم ہی دے سکتی ہو مجھے۔۔۔۔۔ آگے چل کر کبھی مجھ سے  
دور مت جانا۔۔۔ نہ مجھ سے کبھی بدگمان ہونا۔۔۔۔۔ میں برداشت نہیں کر  
"پاؤں گا۔۔۔۔۔"

زوہان اپنی بات ختم کرتا زینشہ کو لمحہ بھر کو اپنے مضبوط سینے میں بھیج گیا تھا۔۔۔ کچھ لمحے اُسے محسوس کرتے ایسے ہی گزر گئے تھے۔۔۔ زوہان کو لگا تھا اُس کے بھٹکتے دل کو قرار مل گیا ہو۔۔۔۔۔

زنیشہ کی سانسوں کی لمس اپنے سینے پر محسوس کرتے زوہان پر سکون ہوا  
تھا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اُس کی پیشانی پر لب رکھتے اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا  
وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

*a a a a a a a*

آزمیر اپنے اعصاب کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتا بنا غور کیے وہ گلاس  
ہونٹوں سے لگا گیا تھا۔۔۔۔

آپ پلیز اپنے ساتھ اتنا غلط مت کریں۔۔۔۔ جو سزا دینی ہے مجھے "  
"دیں۔۔۔۔

حافظہ آزمیر کو شراب کی بوتل کی جانب ہاتھ بڑھاتے دیکھ آگے بڑھی  
تھی۔۔۔ اور اُس سے بوتل چھین لی تھی۔۔۔۔

وہ اچھے سے جانتی تھی یہاں شراب رکھنے کا کام کرامت نے ہی کیا تھا۔۔۔  
وہ ایسے ہی اپنے گاہکوں کو پوری طرح اپنے بس میں کرنے کی کوشش کرتا  
تھا۔۔۔۔ اور اُن کو ایسی چیزوں کا عادی کر کے اُن کو مینٹلی طور پر تباہ  
کر دیتے تھے۔۔۔۔

حاعفہ کچھ عرصے میں ہی آثمیر کو پوری طرح سمجھ گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ دل کا  
سچا اور پیارا انسان تھا۔۔۔۔۔ جسے اپنے سے جڑے رشتوں کا خیال رکھنا بہت  
اچھے سے آتا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس وقت اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بد قسمت لڑکی تصور کر رہی  
تھی۔۔۔۔۔ جو آثمیر میران کو اپنے نام تو لگوا چکی تھی۔۔۔۔۔ مگر اُسے حاصل  
نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔ اور شاید نہ کبھی کر پاتی۔۔۔۔۔  
حاعفہ آثمیر کے مقابل آتی پورے حق سے اُس کے ہاتھ سے بوتل چھین گئی  
تھی۔۔۔۔۔

"تمہاری اتنی ہمت۔۔۔۔۔"

آثمیر کا پارہ مزید چڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ جارحانہ تیور لیے اُس کی جانب بڑھا  
تھا۔۔۔۔۔ مگر اُس سے پہلے ہی حاعفہ وہ بوتل دیوار کی جانب اُچھال چکی  
تھی۔۔۔۔۔

حاعفہ کی دونوں کلائیاں آثمیر کی گرفت میں قید ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔



آژمیر کے ایک ہی جھٹکے سے وہ اُس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔۔  
 "مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کی ضبط سے لال آنکھوں میں جھانکتے نم لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔  
 آژمیر کا ہاتھ اُس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔۔ جس کی سختی اس قدر تھی کہ  
 حاعفہ کو اُس کی انگلیاں اپنی جلد میں دھنستی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔  
 مگر وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کیے آژمیر کے مقابل کھڑی اُسے حسرت بھری  
 نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کاش وہ ایک بار اُسے معافی دے کر۔۔۔۔ اُس کی تڑپتی روح کو سکون پہنچا  
 دے۔۔۔۔

لیکن حاعفہ کے منہ سے نکلنے والے یہ الفاظ اُس کے لیے مزید مشکل کھڑی  
 کر گئے تھے۔۔۔۔

کبھی معاف نہیں کروں گا تمہیں۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔ ساری زندگی "  
 "تمہیں میری وحشت جھیلنی ہوگی۔۔۔۔"

آزمیر اُس کے بالوں میں ہاتھ اُلجھاتا اُس کا چہرہ اپنے بے حد قریب کرتا اپنی  
گرم سانسیں اُس پر چھوڑتا اُسے جھلسا گیا تھا۔۔۔۔۔  
"میں مرنے کے بعد بھی معافی نہیں ملے گی۔۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے حاعفہ کی دونوں آنکھوں سے ضبط کے باوجود آنسو ٹوٹ کر  
گرے تھے۔۔۔۔۔

اُس کے چہرے پر رقم درد دیکھ آزمیر پل بھر کو ساکت ہوا تھا۔۔۔۔۔ اُسے لگا  
تھا کسی نے اُس کا دل مسل کر رکھا دیا ہو۔۔۔۔۔

سامنے کھڑی لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔۔۔ وہ ایک ساحرہ تھی جو ہر بار  
اُس پر اپنا سور پھونک کر اُسے اپنے سحر میں جکڑ رہی تھی۔۔۔

"اپنا انتقام پورا کیے بغیر اتنی آسانی سے مرنے نہیں دوں گا تمہیں۔۔۔۔۔"

آزمیر کو اُس کی بات سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔۔۔

جھٹکے سے آزمیر اُس کی کمر کے گرد سے اپنے بازو ہٹا گیا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر کے اچانک گرفت سے آزاد کر دینے پر حاعفہ لڑکھڑاتی سنبھلنے کی  
 کوشش کے باوجود پیچھے موجود بیڈ پر جا گری تھی۔۔۔۔  
 "آزمیر۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

آزمیر کو خود پر جھکتا دیکھ حاعفہ لرزتی آواز میں چلائی تھی۔۔۔۔  
 آزمیر اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔۔ حاعفہ اس سچویشن میں ایسا کچھ نہیں  
 ہونے دینا چاہتی تھی جس پر بعد میں آزمیر کو پچھتاوا ہوتا۔۔۔۔۔  
 آزمیر جو نشے کے زیر اثر تھا۔۔۔۔ آہستہ آہستہ اُس پر حاعفہ کی دی دوا اثر  
 کرنے لگی تھی۔۔۔۔ وہ حاعفہ کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔۔ حاعفہ نے سختی سے  
 اپنی آنکھیں میچ رکھی تھیں۔۔۔۔۔

جب کچھ دیر بعد اُسے اپنے بازو پر موجود آزمیر کی گرفت ڈھیلی پڑنے کے  
 ساتھ ساتھ، اُس کی سانسیں بھی مدھم پڑتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔۔  
 حاعفہ نے چہرہ اگھما کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جو اُس کی گردن میں چہرا  
 چھپائے دوا کے زیر اثر گہری نیند میں جا چکا تھا۔۔۔۔۔

چہرا موڑنے پر حاعفہ کے لب آژمیر کے چہرے سے مس ہوئے تھے۔۔۔۔  
 حاعفہ کتنے ہی لمحے اس حسین منظر میں گم ایسے ہی پڑی رہی تھی۔۔۔۔ اُس  
 نے اس خوب رو جواں سالہ مضبوط مرد کو کس قدر بے بس اور اذیت میں مبتلا  
 کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گالوں پر پھسلے تھے۔۔۔۔ مگر آژمیر کے  
 ساتھ گزرے یہ آخری لمحے وہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس سنبھال کر رکھنا  
 چاہتی تھی۔۔۔۔

اُس نے اپنے پاس چھپایا خفیہ سیل فون نکال کر اُس میں اپنی زندگی کا یہ سب  
 سے دلکش منظر قید کیا تھا۔۔۔۔

کتنے ہی لمحے یک ٹک اُسے دیکھتے رہنے کے بعد حاعفہ نے اپنا پورا زور لگاتے  
 بہت مشکل سے آژمیر کو کندھے سے تھام کر پیچھے ہٹایا تھا۔۔۔۔

اور بہت ہی احتیاط سے اُس کا سر تکیے پر رکھتے اُس کے ماتھے پر عقیدت اور  
 محبت بھرا بوسہ دیا تھا۔۔۔۔



بہت محبت کرتی ہو آپ سے۔۔۔۔ نہیں رہ پاؤں گی آپ کے بغیر۔۔۔۔"

"مر جاؤں گی میں۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگاتی ہچکیوں سے رودی تھی۔۔۔۔

اُس کے سینے پر سر رکھتے اپنا درد اُس کے چوڑے سینے پر بہاتے، حاعفہ کو وہ تحفظ محسوس ہوا تھا جس کی اُسے ہمیشہ سے تلاش رہی تھی۔۔۔۔

آج سب کچھ پا کر بھی وہ خالی دامن رہ گئی تھی۔۔۔۔

نگینہ بائی کی کالز پر کالز آنے لگی تھیں۔۔۔۔ اُن کا پلان ریڈی تھا۔۔۔۔ حاعفہ کو ابھی تک نہ نکل پاتا دیکھ وہ پریشان ہوئی تھیں۔۔۔۔

حاعفہ آئمر کے پاس سے اُٹھتی اُس کے پیروں کی جانب آئی تھی۔۔۔۔

اُس کے شوز اور ساکس اُتارتے حاعفہ نے اُس کے پیروں کو عقیدت سے چھوا تھا۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیجیئے گا۔۔۔۔ میں بہت بُری ہوں۔۔۔۔ آج آخری بار بھی"

"آپ کو دھوکا دے کر ہی جا رہی ہوں۔۔۔۔"

حائفہ اُس پر کبیل ڈال کر اُس کے کی دونوں آنکھوں کو چومتی ایک آخری  
نظر ڈالتی رُخ موڑ گئی تھی۔۔۔

خود کو بلیک شال سے اچھی طرح لپیٹتے وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔  
اُس کا ہر اٹھتا قدم من من بھر کا ہو چکا تھا۔۔۔ اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا  
تھا۔۔ مگر مزید افیت سے بچنے کے لیے اُس کے نزدیک اس سے بہتر کوئی  
فیصلہ نہیں تھا۔۔۔۔

اپنی نادانی میں یا پھر عقلمندی میں وہ آٹمیر میران کو ایک بار پھر دغا دے کر  
جار ہی تھی۔۔۔ جس کا انجام کیا ہونے والا تھا۔۔۔۔ اُسے بالکل اندازہ نہیں  
تھا۔۔۔۔

منہاج کی اس اچانک دی جانے والی اطلاع پر ماوراشا کی نظروں سے اُسے  
دیکھ رہی تھی۔۔۔

اتنی مشکلات اور مسائل کے بعد جا کر کہیں اُن کا رشتہ ٹھیک ہوا تھا۔۔۔ اور  
 منہاج پھر اُس سے دور جانے کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔  
 ماورا بنا کچھ بولے خاموشی سے اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔  
 "ماورا۔۔۔۔ میں بہت جلد تمہیں وہاں بلوالوں گا۔۔۔۔"  
 منہاج اُس کی آنکھوں میں اُترتی نمی دیکھ اپنی بات مکمل نہیں کر پیا  
 تھا۔۔۔۔

اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔۔ مگر ماورا  
 نے اس بات کا بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔  
 وہ پلکیں جھکائے اُس سے خفگی کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔۔  
 میں بابا کو ہمارے بارے میں سب بتا چکا ہوں۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں جانے "  
 سے پہلے ایک بار تمہیں اپنی فیملی سے ملواتا جاؤں۔۔۔۔ میں اب مزید ہم  
 " دونوں کے درمیان کوئی غلط فہمی نہیں آنے دینا چاہتا۔۔۔۔

منہاج نے ہاتھ کے انگوٹھے سے اُس کا گال سہلاتے ماورا کے سر پر ایک اور  
بم پھوڑا تھا۔۔۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟"

ماورا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو پہلے ہی دل و  
جان سے اُس کی جانب متوجہ تھا۔۔۔۔۔

"اپنے سسرال والوں سے نہیں ملنا چاہتی تم۔۔۔۔۔"

منہاج اُس کے ری ایکشن پر اُسے چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔  
"تمہارے بابا مان گئے۔۔۔؟؟؟"

ماورا کے لیے اس بات پر یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔۔

"وہ تو کب سے مانے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ اور تم سے ملنے کے منتظر ہیں۔۔۔۔۔"

منہاج اُس کے ناک سے اپنا ناک مس کرتا اُس کے گال کو ہونٹوں سے  
چھوتے بولا۔۔۔۔۔ ماورا اُس کی بڑھتی جسارتوں پر بری طرح لال ہو چکی  
تھی۔۔۔۔۔



وہیں منہاج کے الفاظ اُس کے چہرے پر بے ساختہ مسرت کے رنگ بکھیر گئے تھے۔۔۔۔

"میرے بارے میں سب جاننے کے باوجود بھی مان گئے وہ؟؟؟"

ماورا کو ابھی بھی اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

ہاں تمہارے بارے میں سب جاننے کے بعد تو وہ اور بھی زیادہ متاثر "

" ہوئے ہیں۔۔۔ کہ اُن کہ بہواتنی بہادر اور باکردار لڑکی ہے۔۔۔۔

منہاج اُسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے اپنے لفظوں سے معتبر کر گیا تھا۔۔۔۔

ماورا کی آنکھوں میں آنسو جھلملا گئے تھے۔۔۔۔

کیا ہو امیری جان۔۔۔؟؟ اگر تم ابھی اُن سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہو تو "

"میں تمہیں فورس نہیں کروں گا۔۔۔۔

منہاج اُس کی آنکھوں میں آئے آنسو برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

جس پر ماورا نے رونے کے ساتھ ساتھ فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"نہیں میں ملنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

ماورا جس بے ساختگی سے بولی تھی۔۔۔ منہاج اپنا قہقہہ نہیں روک پایا  
تھا۔۔۔۔

"مطلب اس طرف مجھ سے بھی زیادہ جلدی ہے۔۔۔۔"

اُس کے نرم و ملائم گال کھینچتے منہاج نے اُسے چھیڑا تھا۔۔۔۔ جس پر ماورا  
بلس کرتی چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔۔

"ہم باہر کیسے جائیں گے۔۔۔۔؟"

ماورا اُس کی شوخیوں پر گھبرا کر اُس کا دھیان دوسری جانب موڑتے  
بولی۔۔۔۔

اُس کی احتیاط پر منہاج ہولے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

"ایسے۔۔۔۔"



منہاج ماورا کو اُس کے ہاسٹل کے سامنے ڈراپ کرنے آیا تھا۔۔۔ جب گاڑی سے اتر کر اُس کے مقابل آتے ماورا نے نجانے کس احساس کے زیر اثر اُس سے سوال کیا تھا۔۔۔۔

"آف کورس مائی لو۔۔۔۔"

اُس کے گرد بازو حائل کرتے منہاج اُس کی پیشانی پر بوسہ دیتے یقین بولا تھا۔۔۔۔

اُس کا یہ یقین کب تک قائم رہنے والا تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔  
 @@@@

آپ کا کام ہو چکا ہے.... آپ نے جیسا کہا تھا میں نے ویسا ہی کیا۔۔۔۔ اب "آپ کو بھی میری بات پوری کرنی ہوگی۔۔۔۔"

نگینہ بائی اپنے کمرے میں بیٹھی شراب کا گلاس ہاتھ میں پکڑے مسکراتے ہوئے کسی سے کال پر بات کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔



ویلڈن۔۔۔۔۔ اگلے تیس منٹ کے اندر اپنا بینک اکاؤنٹ چیک کر لینا۔۔۔۔۔  
 "تمہیں تمہارا انعام مل جائے گا۔۔۔۔۔"

دوسری جانب سے کہے جانے والی بات پر نگینہ بائی کھل کر مسکرائی  
 تھی۔۔۔۔۔

جس عورت نے اپنی مری بہن کی بیٹیوں کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا  
 تھا اُس کے لیے پیسوں سے بڑھ کر بھلا کیا ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ حائفہ مینٹلی اتنی  
 ڈسٹرب تھی کہ اس عورت کے کھیل کو سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔ اور ایک  
 بار پھر اُس کے جال میں پھنس گئی تھی۔۔۔۔۔

آج آپ کی سیٹیاں آپ کے پاس پہنچ جائیں گی۔۔۔۔۔ اُس کے بعد اس  
 کو ٹھے کا اُن سے کوئی ناٹہ نہیں رہے گا۔۔۔۔۔ کرامت کو بھی میں سنبھال  
 "لوں گی۔۔۔۔۔"

نگینہ بائی نے اپنی طرف سے پوری یقین دہانی کروائی تھی۔۔۔۔۔ کہ وہ اپنا کام  
 بہت اچھے طریقے سے کر چکی ہے۔۔۔۔۔

گڈ۔۔۔ تم خود بھی یہ بات اچھی طرح زہن نشین کر لو اور اُس کرامت " کو بھی کہہ دینا کہ میری بیٹیوں کے دور دور تک نظر نہ آئیں مجھے۔۔۔ اب وہ اپنے باپ کے سائے میں ہیں۔۔۔ کوئی اُن کا بال بھی بیکار نہیں کر سکتا۔۔۔

دوسری جانب سے سردوسپاٹ لہجے میں وارن کرتے فون بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

حافظہ اپنے باپ سے شدید نفرت کرتی تھی۔۔۔ جس نے اُس کی ماں سے بے وفائی کی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اُن کی ماں اور اُن دونوں بہنوں نے اتنی افیت ناک زندگی کاٹی تھی۔۔۔ وہ ایسے بزدل شخص کو معاف کرنا تو دور۔۔۔ زندگی بھر اُس کی شکل دیکھنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

نگینہ بائی کو اُس نے سختی سے کہہ رکھا تھا کہ اگر اُن کا باپ آئے تو وہ اُن کے بارے میں اُنہیں کچھ نہ بتائیں۔۔۔ اگر نگینہ بائی نے کچھ بتایا تو وہ اپنی جان دے دے گی۔۔۔

نگینہ بائی خود اچھی خاصی سونے کی چڑیا ہاتھ سے جانے دینے کے حق میں نہیں تھی۔۔۔

اس لیے ہر دو مہینے بعد اُن دونوں بہنوں کی تلاش میں آنے والے اُن کے بے کس باپ کو خالی ہاتھ لوٹا دیا جاتا تھا۔۔۔

جب کچھ وقت پہلے اُس شخص نے نگینہ بائی سے تفصیل سے بات کرتے اُسے کامزاج جاننا چاہا تھا۔۔۔ نگینہ بائی اُسے ایک انتہائی لالچی عورت لگی تھی۔۔۔

اُسے پہلے سے ہی شک تھا کہ اُس کی سیٹیاں ابھی بھی اسی کوٹھے پر موجود ہیں۔۔۔

نگینہ بائی کو منہ مانگی قیمت اور بلیٹک چیک سائن کر کے دینے کا وعدہ کرتے اُس لالچی عورت کے منہ سے سچ نکلوانے میں اُسے لمحہ بھی نہیں لگا تھا۔۔۔ نگینہ بائی نے پیسوں کی لالچ میں سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔ حاعفہ کی باپ سے نفرت اور اُس کی خود کو ختم کرنے کی دھمکی بھی۔۔۔

اتنے سال اُس کی سیٹیاں اس جگہ پر پئی بڑی تھیں۔۔۔ اس حقیقت نے اُن کے باپ کو مزید ندامت کی کھائی میں دھکیل دیا تھا۔۔۔ وہ اب کسی قیمت پر ان دونوں کو اس جگہ پر رہنے نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔۔۔  
تبھی یہ پلان بنا تھا۔۔۔ جس کے بارے میں پوری طرح سے لاعلم ہوتے حاعفہ اس کا حصہ بن گئی تھی۔۔۔۔۔

اُسے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ نگینہ بائی اُسے آٹھ مہینے سے دور رہنے کا کہہ کر جس جگہ بھیج رہی تھی وہ جگہ اُس کے باپ کی جاگیر تھی۔۔۔۔۔  
@@@@@@@@

ماورا گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔ جب تکیے کے پاس رکھے موبائل پر واٹریشن ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ماورا نے مندی مندی آنکھوں سے سکرین کو گھورتے کال کاٹنی چاہی تھی مگر وہاں جگمگاتا حاعفہ کا نمبر دیکھ ماورا جلدی سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

حاعفہ رات کے اس پہر اُسے کال کیوں کر رہی تھی۔۔۔۔۔



ماور نے کال اٹینڈ کرنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگایا تھا۔۔۔۔  
 "آپی خیریت آپ ٹھیک ہونا؟ اس ٹائم کال کیوں کی۔۔۔؟؟"  
 ماور اپریشانی بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔۔  
 ماور اپندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔۔ اپنا ضروری سامان پیک کرو اور "  
 "فوراً نیچے گیٹ پر آؤ میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔  
 حاعفہ کے الفاظ ماور کے ہوش اڑا گئے تھے۔۔۔۔  
 اُس نے جلدی سے کھڑکی سے باہر دیکھا تھا۔۔۔۔ جہاں اُسے گیٹ کے پاس  
 ایک گاڑی کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔۔  
 "پر آپ ہوا کیا ہے؟ ہم اس طرح سے اچانک کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟"  
 ماور کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔ حاعفہ رات کے اس پہر اُس کے ہاسٹل  
 کیوں اور کیسے آئی تھی۔۔۔۔  
 ماور اتمہارے سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے تمہیں۔۔۔۔۔"  
 "پندرہ منٹ کے اندر نیچے آؤ۔۔۔۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔۔

حاعفہ کی اپنی حالت اس وقت بہت عجیب سی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اپنا دل بہت پیچھے آڑ میر میران کے پہلو میں چھوڑ آئی تھی۔۔۔ ویران آنکھوں کے ساتھ بیٹھی وہ اندر سے بالکل خالی خالی محسوس کر رہی تھی۔۔۔ جیسے ویرانی اور اجاڑ پن کے سوا کچھ نہ بچا ہو اُس کے پاس۔۔۔۔۔

حاعفہ کی آواز میں ایک عجیب سادہ محسوس کرتے ماورا نے دوبارہ اُس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ اپنے سارے ڈاکو منٹس اور باقی ضروری سامان لیے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ وارڈن کی شاید پہلے ہی حاعفہ سے بات ہو چکی تھی۔۔۔ اس لیے گیٹ کھول دیا گیا تھا اور ماورا با آسانی باہر آتی حاعفہ کے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھی تھی۔۔۔

"آپی یہ سب کیا ہے؟؟؟"

گاڑی میں بیٹھتے ماورا نے سوالیہ نظروں سے حاعفہ کا آنسوؤں سے تر چہرا دیکھا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ جو پہلے ہی بامشکل خود پر ضبط رکھ پار ہی تھی۔۔۔ ماورا کے پوچھنے پر اُس کے گلے سے لگتی ہچکیوں کے دوران اُسے خود پر گزرتی تمام اذیت اور تکلیف دہ لمحوں سے آگاہ کر گئی تھی۔۔۔۔

جسے سن کر ماورا کو اپنا دل درد سے پھٹتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اُس کی بہن اُس کی خاطر کتنی تکلیفوں سے گزری تھی۔۔۔ اُسے بالکل اندازہ ہی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ بھی حاعفہ کے ساتھ لگی اُسے چپ کرواتے کرواتے خود بھی رو دی تھی۔۔۔۔

میں اُن سے بہت محبت کرتی ہوں ماورا۔۔۔ مگر وہ مجھ سے اتنی ہی زیادہ "نفرت کرنے لگے ہیں۔۔۔ میں جانتی ہوں وہ مجھے خود سے دور تو رکھیں گے ہی صحیح مگر طلاق بھی دے دیں گے۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو میں مر جاؤں گی۔۔۔ وہ تو مجھ سے جدا ہو ہی چکے ہیں مگر اُن کا نام ہمیشہ میرے ساتھ جڑا رہے۔۔۔۔۔ اس لیے میں اُن کی دنیا سے بہت دور آ گئی۔۔۔۔۔۔

حاعفہ نے بہتی آنکھوں کے ساتھ اُسے اپنی دکھ بھری داستان سنادی تھی۔۔۔ جسے سن کر ماورا کا اپنا دل خون کے آنسو روئے لگا تھا۔۔۔

میں چاہتی ہوں وہ مجھے کبھی نہ ڈھونڈ پائیں۔۔۔ اور تم یہاں یونی کی اپنی " تمام دوستوں سے رابطہ ختم کر دو۔۔۔ تاکہ وہ کسی بھی ذریعے سے ہم تک نہ پہنچ پائیں۔۔۔ کیا تم میری خاطر یہ کرو گی۔۔۔؟

حاعفہ کی بات پر ماورا کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

سب سے رابطہ ختم کرنے کا مطلب منہاج سے بھی دور رہنا تھا۔۔۔ اس خیال سے ہی ماورا کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں۔۔۔ اُس نے پلکیں اٹھا کر حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اُمید بھری نظروں سے ماورا کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

حاعفہ آج تک اُس کے لیے اپنا آپ تک قربان کرتی آئی تھی۔۔۔ اُسے زرا سی بھی تکلیف سے بچانے کے لیے اپنے دل پر ہر وار سہتی آئی تھی۔۔۔



اُس نے ماں سے بڑھ کر اُس کا خیال رکھا تھا، باپ بھائی سے بڑھ کر تحفظ اور شفقت مہیا کی تھی۔۔۔ اور بہنوں جیسا مان بخشا تھا۔۔

اس نازک سی لڑکی نے تن تنہا اُس کے سارے رشتے نبھائے تھے۔۔۔ اور آج تک کبھی ایک بار بھی جتنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔ آج بھی اُس نے ماورا کو ایسا ہی کرنے کے لیے کوئی حکم صادر نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ اُس سے صرف پوچھ رہی تھی۔۔۔

ماورا کو آج پہلی بار حاعفہ کی خاطر قربانی دینی تھی۔۔۔ جو اُس کے لیے حد درجہ تکلیف دہ اور دل کے کئی ٹکڑے کر گئی تھی۔۔۔ مگر ماورا اپنی اس بہن کی خاطر اپنا پیار بھی قربان کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی۔۔۔

اگر وہ حاعفہ کو منہاج کے بارے میں بتا دیتی تو شاید حاعفہ کبھی بھی اُسے ایسا کرنے کو نہ کہتی اور یہاں بھی خود ہی پھنس جاتی۔۔۔ مگر ماورا اب مزید سیلفش نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔ اب اُسے بھی اپنا بہن والا فرض نبھانا تھا۔۔۔

"جی آپنی میں بالکل کروں گی۔۔۔"

ماورا نے یہ کہتے ساتھ اپنے موبائل کا سارا ڈیٹا ڈیل کر دیا تھا۔۔۔۔ اور خاموشی سے موبائل اُس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔ حائفہ تو پہلے ہی یہ کام کر چکی تھی۔۔۔ اُس نے کھڑکی کھولتے دونوں موبائل گاڑی سے باہر اُچھال دیئے تھے۔۔۔ تاکہ اب اُن کو کوئی ٹریس نہ کر پائے۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد گاڑی میں بالکل سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے سے رُخ موڑے سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے گاڑی سے باہر بھاگتے دوڑتے مناظر کو دیکھتیں اپنے آنسو ایک دوسرے سے چھپانے لگی تھیں۔۔۔۔

اُس انسان سے ہمیشہ کے لیے دور چلے جانا جسے آپ دیوانگی کی حد تک چاہتے ہو۔۔۔۔ یہ کس قدر افیت ناک ہوتا ہے کوئی اس وقت اُن دونوں سے پوچھتا۔۔۔۔۔

ماوراجو منہاج کی باتیں سننے کے بعد اتنی خوشی خوشی سوئی تھی۔۔۔ اُسے  
ایک لمحے کے لیے بھی خیال نہیں آیا تھا کہ اُس کے پیار کو خود اُس کی نظر ہی  
لگ جائے گی۔۔۔۔

@@@@@@

فیصل اور شاہد کمرے کے باہر ہاتھ باندھے کھڑے بے بسی سے ایک  
دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔ آڑمیر کے کمرے سے مسلسل اتنی  
دیر سے چیزیں ٹوٹنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ اُس نے شدید غصے کے  
عالم میں پورے کمرے کا حشر نشر کر دیا تھا۔۔۔  
وہ لڑکی ایک بار پھر اُسے دھوکا دے کر چلی گئی تھی۔۔۔ حائفہ پر ایک بار پھر  
اعتبار کرنے کی اُسے بہت کڑی سزا ملی تھی۔۔۔

اُس کا دل چاہ رہا تھا پوری دنیا کو تنہس تنہس کر دے۔۔۔۔ یا اُس لڑکی کو  
ڈھونڈ کر اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے۔۔۔۔ جو اُس کے دل کو کھلونا سمجھ کر  
کھیل کر چلی گئی تھی۔۔۔

حاعفہ کا اب یہ دوسری بار کیا کاری وار آثمیر میران سے سہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

فیصل آثمیر کے جنونی غصے سے اچھی طرح واقف تھا۔۔۔ اُسے ڈر تھا کہ کہیں آثمیر خود کو ہی نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔۔

جب اُسی لمحے آثمیر دھڑ سے دروازہ کھولتے باہر نکلتا جم ایریا کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ اُس کے ہاتھ سے بہتا خون اُن دونوں کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکا تھا۔۔۔۔

فیصل کا دل چاہا تھا وہ لڑکی اُس کے سامنے ہو اور وہ اُسے شوٹ کر دے۔۔۔۔ جس نے اُس کے مالک کو اتنی افیت میں مبتلا کر دیا تھا۔۔۔۔

جم میں گئے آثمیر کو مزید پانچ گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔ وہ بُری طرح پینچنگ باکس پر برستا اپنا سارا غصہ اُس بے جان شے پر نکال رہا تھا۔۔۔۔



فیصل میراں پیلس میں کسی کو یہ سب بتانے کی گستاخی بالکل بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔ سوائے شمسہ بیگم کے۔۔۔۔ مگر وہ انہیں بھی یہ سب بتا کر اب مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

کیونکہ آثمیر کو سنبھالنا کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔۔ وہ تب ہی سنبھلتا تھا جب اُس کا غصہ اُتر جاتا۔۔۔۔

لیکن اب اتنی دیر گزر جانے کے باوجود آثمیر کو نہ نکلتا دیکھ فیصل نے ہمت جمع کرتے، اپنے انجام سے بے پرواہ ہوتے اندر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔ آثمیر کا جلالی رُوپ دیکھ فیصل خوف سے کانپ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔ وہ چھوٹے قدم اٹھاتا آثمیر کے پاس پہنچا تھا۔۔۔۔

"سر۔۔۔۔"

اُس نے دھیمی آواز میں آثمیر کو پکارا تھا۔۔۔۔

مگر آثمیر کو دیکھ کر لگ رہا تھا اُس نے سنا ہی نہ ہو۔۔۔۔

"سر ایک گھنٹے بعد آپ کی بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔۔۔۔"

آثمیر نے ہاتھ روکتے لہورنگ آنکھوں سے فیصل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔  
فیصل کو لگا تھا آثمیر کا پڑنے والا ایک بیچ بھی اُس کا جبر اہلا کر رکھ جائے

"تم آفس جا کر ٹیم کو ریڈی کرو۔۔۔ میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔۔۔"

آزمیر سردوسپاٹ لہجے میں بولتا فیصل کو جانے کے لیے بول گیا تھا۔۔

آزمیر کی یہی خاصیت تھی کہ وہ کسی اور کا غصہ کسی دوسرے پر نہیں نکالتا تھا۔۔۔۔۔ ورنہ اس وقت وہ جتنی تکلیف میں تھا وہ صرف تنہا رہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

مگر اس میٹنگ میں نہ جا کر وہ ایک ویک سے اس پراجیکٹ پر کام کرتی اپنی  
 ٹیم کی محنت رائیگان نہیں جانے دے سکتا تھا۔۔۔۔  
 اُسے اپنے درد میں بھی اپنے سے منسلک لوگوں کا خیال تھا۔۔۔ اور حائفہ اسی  
 اچھے انسان کا دل دکھانے کی وجہ بن گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@

میٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی آثمیر کا پہلا سامنا ملک زوہان سے ہوا  
 تھا۔۔۔۔ زوہان آثمیر کو دیکھ پل بھر کے لیے چونک اٹھا تھا۔۔۔۔  
 جن آنکھوں میں اُس نے ہمیشہ ایک شان بے نیازی اور کامیابی کی چمک  
 دیکھتی تھی۔۔۔۔ آج اُن کی بجھی جوت اور ویرانیاں اُس کے لیے کافی  
 حیرت کی بات تھی۔۔۔۔

کیا ہوا آثمیر میران۔۔۔۔؟؟؟ تمہاری شکل سے لگ رہا ہے۔۔۔۔ اس "  
 "پراجیکٹ پر مجھ سے لڑنے سے پہلے ہی خوف کھا گئے ہو۔۔۔۔"

زوہان آثمیر کے ساتھ والی کرسی پر براجمان ہوتے اُسے چھیڑنے کی غرض سے اُسے مخاطب کر بیٹھا تھا۔۔۔

میرے خیال اس کا فیصلہ وقت پر ہی چھوڑ دیتے ہیں کہ جیت کس کی " قسمت میں لکھی ہے اور ہار کس کی۔۔۔

اپنی اندر بڑھتی بے چینی پر قابو پانے کی کوشش کرتے آثمیر نے سیکریٹ سلگھایا تھا۔۔۔

"اینی پر اہلم۔۔۔"

زوہان کو آثمیر کا اتنے آرام سے دیئے جانے والا جواب چونکا گیا تھا۔۔۔

نجانے کس احساس کے تحت اُس نے آثمیر سے پوچھا تھا۔۔۔

تم جانتے ہو تم دنیا کے آخری انسان بھی ہو گے تب بھی میں کم از کم تم سے " ہمدردی لینا پسند نہیں کروں گا۔۔۔ تو ایسے سوال پوچھو ہی مت جن کے جواب نہیں ملنے۔۔۔



آز میرنے تلے الفاظ میں زوہان کو اُس کی حد بتا گیا تھا۔۔۔ زوہان اُسے کوئی سخت جواب دینا چاہتا تھا مگر نجانے کس کیفیت کے زیر اثر وہ خاموش ہی رہا تھا۔۔۔

میٹنگ روم میں تقریباً تمام کمپنیز کے ہیڈ آچکے تھے۔۔۔ اب وہاں اُس انٹرنیشنل کلائنٹ کے آنے کا انتظار تھا۔۔۔ جو مارکیٹ میں اب تک کاسب سے بڑا پراجیکٹ دلوانے والا تھا۔۔۔ جس کے بعد کوئی بھی کمپنی آسمان کی بلندیوں ہر پہنچ جاتی۔۔۔۔۔ ہر کمپنی آج دل و جان سے یہ پراجیکٹ اپنے نام کرنے کی تیاری سے آئی تھی۔۔۔ آج کا مقابلہ کافی ٹف ہونے والا تھا۔۔۔

سب اُس کلائنٹ کے منتظر تھے۔۔۔ جب اُسی لمحے میٹنگ روم کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

اور اندر آنے والی ہستی کو دیکھ سب کی آنکھیں غیر یقینی کی حد تک کھلنے کے  
ساتھ ساتھ اُس سے ہٹ کر آثمیر کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔ جس کے  
چہرے کا بدلتارنگ اُس کی اندر کی کیفیت بتا گیا تھا۔۔۔  
"سویرا شیخ۔۔۔۔۔"

زوہان نے ہونٹ گول کرتے سامنے سے چل کر آتی لیڈی کا نام پکارا  
تھا۔۔۔

جہاں سب شک میں تھے۔۔۔ وہاں آثمیر کے علاوہ ایک زوہان ہی تھا جو  
اس ساری سچویشن کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔۔

آثمیر میران اور سویرا شیخ والے واقع سے بزنس کمیونٹی کا کوئی فرد ایسا نہیں  
تھا جو واقف نہ ہو۔۔۔۔۔

سویرا شیخ پوری دلجمی کے ساتھ ارد گرد موجود لوگوں کی پرواہ کیے بغیر آثمیر  
میران کو نہارتی اپنی سیٹ پر جا بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

آزمیر نے غصے سے مٹھیاں بھیج لی تھیں۔۔۔ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا  
یہاں سے ابھی اُٹھ کر چلا جائے۔۔۔ مگر اپنے ٹیم ممبرز کے فیسزدیکھ وہ تنے  
ہوئے نقوش کے ساتھ وہیں بیٹھا رہا تھا۔۔۔

ہیلو ایری ون۔۔۔ آئی ہوپ آپ سب ٹھیک ہونگے۔۔۔ اور مجھے اس "  
"سیٹ پر دیکھ کر خوش بھی۔۔۔"

سویرا آزمیر میران پر وارفتگی بھری نظر ڈالتی باقی سب سے مخاطب ہوئی  
تھی۔۔۔

آزمیر کے سوا باقی سب کی نظریں سویرا شیخ پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔  
سیاہ پینٹ کورٹ میں ملبوس اپنے سیاہ سلکی بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔ فل  
میک اپ میں ریڈ لپسٹک لگائے وہ آزمیر میران کو گھائل کرنے کے  
پورے ارادے کے ساتھ آئی تھی۔۔۔

مگر آزمیر میران نے ایک نگاہ غلط بھی ڈالنا گوارہ نہیں کی تھی اُس پر۔۔۔

وہ سامنے پڑے پیپر ویٹ کو گھماتا اپنے اشتعال کو کنٹرول کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

مگر اُس کا غصہ اُس کے چہرے سے عیاں ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

میٹنگ کے حوالے سے کچھ پوائنٹس کلیئر کرتی سویرا گاہے بگاہے آثمیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ زوہان کا دھیان بھی اُن دونوں پر ہی تھا۔۔۔۔۔

جب اچانک میٹنگ کے دوران ہی اپنا غصہ ضبط نہ کر پاتے آثمیر کرسی دھکیل کر وہاں سے اُٹھا تھا۔۔۔۔۔ سب حیرت سے اُس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔ آثمیر کے غصے سے وہاں سب واقف تھے۔۔۔۔۔ مگر وہ اس طرح اتنی امپورٹنٹ میٹنگ چھوڑ کر جائے گا کسی کو اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

جب سویرا کے آنے پر سب یہ بھی جان چکے تھے کہ یہ پراجیکٹ ہر صورت میں آثمیر میران کی کمپنی کو ہی ملنے والا تھا۔۔۔۔۔

آثمیر میٹنگ روم کا درازہ زور سے بند کرتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔۔



حیرت کی بات ہے ویسے۔۔۔ مجھے کبھی نہیں لگا تھا کہ آثمیر میران " میدان چھوڑ کر بھاگنے والوں میں سے ہے۔۔۔ ایک لڑکی کا مقابلہ نہیں کر سکتے تم۔۔۔۔

آثمیر کے پیچھے اُٹھ کر آتے زوہان کے سخت الفاظ آثمیر کے قدم روک گئے تھے۔۔۔

وہ خود پر بہت مشکل سے ضبط کرنے کی کوشش کرتا مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ ساتھ اس جگہ کا حلیے نہیں بگاڑنا چاہتا تھا۔۔۔ جہاں تمہارے اور اُس لڑکی جیسے گھٹیا لوگ موجود ہوں۔۔۔ وہاں بیٹھنا " میں اپنی توہین سمجھتا ہوں۔۔۔۔

زوہان کے مقابل آکر کھڑے ہونے پر آثمیر اُسے خونخوار نظروں سے دیکھتا اُسے منہ توڑ جواب دے گیا تھا۔۔۔

مگر اُس کی بات پر زوہان کو غصہ نہیں آیا تھا بلکہ اُس نے چہرے پر دل جلاتی مسکراہٹ سجائے آثمیر کے پیچھے آتی سویرا کو دیکھا تھا۔۔۔

جب تم سے منسلک رشتے خود ہی تمہارے ساتھ مخلص نہیں تو میں کیا " " کر سکتا ہوں۔۔۔۔

زوہان نے سویرا کی جانب اشارہ کرتے لا پرواہی سے کندھے اُچکائے تھے۔۔۔۔

" زوہان پلیز۔۔۔۔ "

سویرا نے اُسے آثمیر کے غصے کی آگ پر مزید تیل چھڑکنے سے باز رکھنا چاہا تھا۔۔۔۔

"آثمیر پلیز ایک بار میری بات سن لیں آپ۔۔۔۔۔"

سویرا بات کرتے دوران آثمیر کے قریب آتی اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن اُس کے زرا سے لمس پر آثمیر میران کے چہرے پر ناگواریت پھیل گئی تھی۔۔

اُس نے بنا اُس کی پوری بات سنیں۔۔۔ اُسے اپنے بازو سے دور جھٹک دیا تھا۔۔۔ ہیل پہننے کی وجہ سے سویرا بُری طرح لڑکھڑائی تھی۔۔۔ مگر زوہان کے سہارا دینے پر منہ کے بل گرنے سے بچ گئی تھی۔۔۔

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ دوبارہ میری نظروں کے سامنے آنے کی "کوشش مت کرنا۔۔۔ ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔"

آزمیر اُسے نفرت آمیز نگاہوں سے دیکھتے زہر خند لہجے میں بولتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جب تم جانتی ہو کہ آزمیر میراں کبھی کسی کی غلطی معاف نہیں کرتا۔۔۔" اور جو تم نے کیا وہ تو کبھی کسی قیمت پر معاف ہونے والا ہی نہیں ہے تو پھر "کیوں واپس ذلیل ہونے آگئی ہو۔۔۔؟؟"

زوہان اُس کی روہانسی صورت دیکھ استہزایہ لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ آزمیر تکلیف میں ہیں۔۔۔ میں اُنہیں ایسے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔"

"

سویرا گالوں پر بہہ آئے آنسو صاف کرتی زوہان کی جانب دیکھتے بولی تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔ اچھا۔۔۔؟؟؟؟ لگتا ہے باہر رہ کر تمہارا سینس آف ہیومر کافی اچھا" ہو گیا ہے۔۔۔ تم وہی لڑکی ہونا جو دو سال پہلے آثمیر میران کی پیٹھ میں خنجر "کھونپ کر گئی تھی۔۔۔

زوہان نے اُس پر گہرا طنز کرتے اُس کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔ آپ ایسے کیسے سارا الزام مجھ پر ڈال سکتے ہیں؟ آپ نے وہ سب کروایا تھا" مجھ سے۔۔۔

سویرا زوہان کے اس طرح پینتر ابد لئے پر افسوس اور دکھ بھری نظروں سے دیکھتے بولی تھی۔۔۔

میں تو سرِ عام بولتا ہوں۔۔۔ بھائی نہیں دشمن ہوں اُس کا۔۔۔ اُسے برباد" کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جاؤں گا۔۔۔ مگر تم۔۔۔ تم پر تو آثمیر کے اتنے احسان تھے نا۔۔۔ اُس کے باوجود میرے ایک بار کہنے آثمیر کو دھوکا



دے دیا۔۔۔ اور اب جا کر احساس ہو رہا ہے تمہیں کہ محبت کرتی تھی تم  
اُس سے۔۔۔ واؤ امیزنگ۔۔۔ عجیب ہو تم لڑکیاں بھی۔۔۔ تمہیں  
"پیسہ بھی چاہیے اور باقی سب بھی۔۔۔"

زوہان تفصیل سے اُس کی بات کا جواب دیتا اُسے آئینہ دکھا گیا تھا۔۔۔  
اِس کا مطلب وہ لڑکی جو ابھی آثمیر کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کر کے گئی ہے  
"وہ بھی آپ نے بھیجی تھی۔۔۔؟؟"

سویرانے شک کی کیفیت میں زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔  
"کون سی لڑکی؟؟؟"

زوہان اُس کی بات کو سیریس لیے بغیر اُسی سے سوال کر گیا تھا۔۔۔  
دشمنی کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں مسٹر ملک زوہان میران۔۔۔ اتنے  
بے رحم مت بنوں کے بعد میں آپ کو ہی اُس سب کا بھگتان بھگتنا  
پڑے۔۔۔ جو کچھ آپ آثمیر کے ساتھ کر رہے ہیں۔۔۔ جو پیٹھ پیچھے گندی  
گیمرز کھیل رہے ہیں وہ بہت غلط ہے۔۔۔۔۔

میں نے تو صرف دھوکا دیا تھا مگر اس بار آثمیر کا دل ٹوٹا ہے۔۔۔۔ اُن کے دل کے ساتھ کھلواڑ کیا گیا ہے۔۔۔۔ ایک بار خود کو آثمیر کی جگہ پر رکھ کر سوچیں۔۔۔ کہ اگر اسی طرح ایک دن زینشہ آپ کو چھوڑ کر چلی گئی تو کیسا فیل کریں گے آپ۔۔۔۔ پھر آپ کو سمجھ آئے گا کہ آپ دشمنی میں کس حد تک گر چکے ہیں۔۔۔۔

سویرا کو زوہان کا یہ پرسکون اور لا پر واہ انداز آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔ جوہر بار آثمیر کو تکلیف دینے کے بعد ایسے ہی خوش رہتا تھا۔۔۔۔ اس سے پہلے کی زوہان اُس کی اتنی بکواس کے جواب میں کچھ کہتا سویرا وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

زوہان کتنے ہی لمحے وہاں کھڑا کسی غیر مری نقطے کو گھورتا رہتا تھا۔۔۔۔ زینشہ کے دور جانے والی بات تیر بن کر اُس کے دل میں چبھی تھی۔۔۔۔ اگلے ہی لمحے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُسی خاموشی سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@

اُن کی گاڑی مظفر آباد کے گاؤں نور پور میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ جہاں ہر طرف دور دور تک پھیلے سبزے کو دیکھ دونوں کاموڈ کچھ حد تک فریش ہوا تھا۔۔۔

پہاڑوں کے بیچ گھرایہ گاؤں حُسن اور دلکشی میں اپنی مثال ایک تھا۔۔۔  
 "آپی کیا ہم یہاں رہیں گے؟"

ماورا کو یہ جگہ بہت پسند آئی تھی۔۔۔ اپنے اندر کی اُداسی اور درد پر قابو پاتے وہ ہشاش بشاش لہجے میں حاعفہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔ وہ حاعفہ کے سامنے اپنی تکلیف ظاہر کر کے اُسے مزید دکھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔  
 آج تک حاعفہ نے اُس کے لیے بہت کچھ کیا تھا اب اُس کی باری تھی۔۔۔  
 "ہاں تمہیں اچھی لگی یہ جگہ؟؟؟"

حاعفہ نے دکت سے مسکراتے چہرہ موڑ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ہاں بہت زیادہ۔۔۔۔۔ ننگنیہ بائی نے ہمیں یہاں بھیج کر زندگی میں پہلی بار " کوئی تو اچھا کام کیا۔۔۔۔۔

ماوراپہاڑوں کی بلندیوں پر نظریں ٹکائے بولی۔۔۔۔۔

"ہاں اُنہیں نے میری بہت مدد کی ہے۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے دل سے اقرار کیا تھا۔۔۔۔۔ اس بات سے انجان کے یہاں بھی ننگنیہ بائی اُس کی قیمت وصول چکی ہیں۔۔۔۔۔

یہاں سے ایک گھنٹے کے ڈسٹنس پر ایک میڈیکل کالج ہے۔۔۔۔۔"

تمہارے کالج والوں سے سارے معاملات کلیئر ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔ اب باقی

"جتنا ٹائم رہ گیا ہے۔۔۔۔۔ تم یہیں اپنی ڈگری کمپلیٹ کرو گی۔۔۔۔۔

حاعفہ پہلے سے ہی ماورا کے حوالے سے تمام معاملات کلیئر کر چکی تھی۔۔۔۔۔

کچھ ہی لمحوں بعد اُن کی گاڑی ایک انتہائی خوبصورت بنگلے کے بڑے سے

سفید گیٹ کے آگے جا کر رکی تھی۔۔۔۔۔



گیٹ کی دائیں جانب سفید اور سیاہ رنگ کی تختی موجود تھی۔۔۔ جس پر  
لکھا نام حاعفہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ اگر دیکھ پاتی تو کبھی اس گھر میں داخل  
نہ ہوتی۔۔۔

سفید تختی پر سیاہ لفظوں میں کندہ آثمیر آشیانہ پوری آب و تاب سے جگمگا رہا  
تھا۔۔۔

حاعفہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جس شخص سے فرار ہو کر وہ اتنے  
دور آئی ہے۔۔۔ اس وقت اُسی کے گھر میں پناہ گزیں ہے۔۔۔  
گاڑی سے اترتے وہ دونوں سیدھی اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔ وہاں پہلے سے  
ہی ملازمین موجود تھے۔۔۔ اور اُن کی آمد کے منتظر تھے۔۔۔  
دو خواتین اندر جبکہ دو گارڈز باہر موجود تھے۔۔۔

حاعفہ کو نگینہ بائی نے بتایا تھا کہ اُنہوں نے اُن دونوں کے لیے الگ سے ایک  
گھر خرید کر دیا ہے۔۔۔ جہاں اُنہیں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں  
ہوگی۔۔۔

مگر وہ گھراتنا شاندار اور پر آسائش ہو گا حائفہ کو قطعاً اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔ اور نہ ہی نگینہ بائی کو۔۔۔

بہت خوبصورت گاؤں ہے یہ۔۔۔۔ آپ شروع سے یہیں رہتی ہیں۔۔۔

ماوراسا منے ٹیبل پر چائے رکھتی ملازمہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔  
شکریہ بی بی جی۔۔۔۔ ہم تو یہیں کی پیداوار ہیں بی بی جی۔۔۔۔ اور ساری  
"زندگی اپنے مالکوں کی خدمت میں وقف کرنا ہی ہمارا کام ہے جی۔۔۔۔  
ملازمہ بھی کافی باتوں کی شوقین معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

حائفہ کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔ اس وقت چائے اُسے غنیمت لگی  
تھی۔۔۔ وہ مگ ہونٹوں سے لگائے خاموشی سے اُن کی باتیں سن رہی  
تھی۔۔۔۔

"کون مالک...؟؟؟"

ماورا کو شروع سے ایسا وڈیروں ٹائپ سسٹم دیکھنے کا بہت شوق رہا تھا۔۔۔

جی ہمارے سائیں۔۔۔ وہی۔۔۔ جن کا یہ گھر ہے۔۔۔ بلکہ یہ پورا گاؤں " اُنہیں کی جاگیر ہی تو ہے۔۔۔۔۔ یہاں پاس ہی اُن کی بہت بڑی حویلی ہے۔۔۔۔۔ بہت پیاری حویلی ہے جی اُن کی۔۔۔ لوگ ترستے ہیں اُن کی " حویلی کو اندر سے دیکھنے کے لیے۔۔۔

ملازمہ پورے جوش و خروش سے اپنے مالکوں کی تعریف بیان کر رہی تھی۔۔۔

اوہ رینی پھر تو ہم بھی دیکھنا چاہیں گی۔۔۔ ایسا کیا ہے اُس حویلی " میں۔۔۔۔۔

ملازمہ کی باتیں سن ماورا کا اشتیاق بڑھا تھا۔۔۔۔۔  
ماورا کے چہرے پر کھلی مسکراہٹ دیکھ حائفہ کے دل کا بوجھ تھوڑا کم ہوا تھا۔۔۔ وہ بھی ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔۔

جی بی بی جی۔۔۔ وہ لوگ بہت مہمان نواز ہیں۔۔۔ آپ کی آمد کا اگر حویلی  
کی خواتین کو پتا چلا تو وہ آپ کو ضرور دعوت دیں گی۔۔۔ بڑی بی بی جی بہت  
"اچھی ہیں۔۔۔"

ماورا نے ایسے ملازمین پہلی بار دیکھے تھے۔۔۔ جو اپنے مالکان سے اس حد تک  
محبت کرتے تھے۔۔۔ اب تو وہ ان حویلی والوں سے لازمی ملنا چاہتی  
تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@

سویرا شیخ آثمیر کی سگی خالہ کی بیٹی تھی۔۔۔ وہ آثمیر کی اتج فیلو تھی اور  
بچپن سے اُن دونوں کی بہت دوستی رہی تھی۔۔۔ آثمیر شروع سے ہی  
بہت ہی کیئرنگ اور اپنے سے منسلک رشتوں کو اہمیت دیتا تھا۔۔۔ وہ ابھی  
ٹینھ سٹینڈرڈ میں تھے جب ایک پلین کریش میں سویرا کے پیرنٹس کی  
ڈیوٹھ ہو گئی تھی۔۔۔



اُس کے بعد سے آثمیر نے ایک کزن اور دوست ہونے کے ناطے اُس کا بہت خیال رکھا تھا۔۔۔ وہ اُن کے گھر میں اُنہیں کے ساتھ رہنے لگی تھی۔۔۔

آثمیر نے ہر جگہ، ہر معاملے میں سویرا کو فل سپورٹ کیا تھا۔۔۔ سویرا کب آثمیر سے محبت کرنے لگی تھی اُسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔۔

مگر آثمیر نے اُسے ہمیشہ ایک دوست اور بہن ہی مانا تھا۔۔۔ آثمیر کے دل میں اُس کو لے کر ایسا کوئی خیال نہیں رہا تھا کبھی بھی۔۔۔ اور نہ ہی سویرا کی اپنے متعلق فیلنگز سمجھ پایا تھا۔۔۔

وہ اپنی تعلیم کے آخری مراحل میں تھے جب سویرا نے دل کے ہاتھوں مجبور اپنی محبت کا اظہار آثمیر کے آگے کر دیا تھا۔۔۔

جس پر آثمیر نے نہ صرف اُسے صاف لفظوں میں انکار کیا تھا۔۔۔ بلکہ اُس کی دن بدن قریب آنے کی کوشش کرنے والی عجیب و غریب حرکتوں پر اُسے بُری طرح جھڑکا بھی تھا۔۔۔

آزمیر کو یہ عشق و محبت ہمیشہ سے دنیا کے سب سے فضول کام لگتے تھے۔ وہ ایسی چیزوں سے دور ہی رہنا چاہتا تھا۔۔۔ جو اُسے مینٹلی ویک کر دیں۔۔۔ سویرا کی فیلنگز جاننے کے بعد آزمیر اُس سے دور ہو گیا تھا۔۔۔ سویرا جو ہر وقت آزمیر کے ساتھ رہنے کی عادی تھی۔۔۔ اُس کا انور کرنا برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔ اور اندر ہی اندر آہستہ آہستہ اُس کے خلاف ہونے لگی تھی۔۔۔

جس کا زوہان نے بھرپور فائدہ اٹھایا تھا۔۔۔ زوہان ہمیشہ سے آزمیر کو نیچا دکھانے اور اُس سے بدلہ لینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔ اُس نے آہستہ آہستہ سویرا کی برین واشنگ کر کے اُس سے آزمیر کے بالکل خلاف کر دیا تھا۔۔۔

سویرا آزمیر کے ساتھ اُس کے آفس میں کام کرتی تھی۔۔۔ اور آزمیر نے بھی اُس پر ٹرسٹ کر کے اپنی تمام امپورٹنٹ فائلز اُسی کے حوالے کر رکھی

تھیں۔۔۔۔ جب اسی طرح کے ایک انٹرنیشنل پراجیکٹ کی میٹنگ کے دوران جہاں آثمیر کی ٹیم نے اپنے کام کی ڈاکو منسٹری دیکھانی تھی۔۔۔۔ سویرا نے انتہائی چالاکی سے سی ڈی بدلتے بزنس سوسائٹی کے تمام معزز لوگوں کے سامنے خاص طور پر ایڈٹ کروائی اپنی اور آثمیر کی انتہائی گھٹیا ویڈیو آن کر دی تھی۔۔۔۔

جو دیکھ سب کو گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

آثمیر میراں جو اپنے حلقے کے تمام لوگوں کے لیے انتہائی مقابلے عزت اور معزز انسان تھا۔۔۔ آثمیر کے کہنے سے پہلے ہی بہت سے لوگ خود ہی اس ویڈیو کے فیک ہونے کا کہہ اُٹھے تھے۔۔۔۔

مگر وہیں مخالفین نے اس بات کو بہت بُری طرح اُچھالا تھا۔۔۔۔ نہ صرف وہ پراجیکٹ آثمیر کے ہاتھ سے نکلا تھا بلکہ اگلے چھ مہینوں تک اُسے بہت ٹف ٹائم دیکھنا پڑا تھا۔۔۔۔

میراں پیلس کے ہر فرد نے سویرا کی اس گھٹیا حرکت پر اُسے بھرپور لعنت  
 ملامت کی تھی۔۔۔ جس پر سویرا کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا  
 تھا۔۔۔ اُس نے آثمیر سے معافی مانگنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر  
 تب سے لے کر اب تک آثمیر اُس جیسی لڑکی کی شکل دیکھنے کا روادار نہیں  
 تھا۔۔۔ جس نے اُسے بدنام کرنے کے لیے خود کو اس قدر نیچے گرا دیا  
 تھا۔۔۔۔

سویرا نے سب کو بتا دیا تھا کہ اُسے ایسا کرنے کے لیے زوہان نے کہا  
 تھا۔۔۔ اور زوہان نے سب کے سامنے اس بات کا اقرار بھی کیا تھا کہ وہ  
 آثمیر سے بدلہ لینے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔  
 آثمیر کو اُس سے کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا۔۔۔ مگر جس لڑکی کا اُس نے  
 شروع سے ساتھ دیا تھا۔۔۔ اُسے اس مقام تک پہنچایا تھا اُسی نے اُس کی پیٹھ  
 میں خنجر کھونپ دیا تھا۔۔۔ اس واقع نے آثمیر کا لوگوں پر سے اعتبار اٹھا دیا  
 تھا۔۔۔



مگر اب بہت عرصے بعد اُس نے دل سے بغاوت کر کے ایک لڑکی پر نہ  
 صرف پورا بھروسہ کیا تھا بلکہ اپنا دل بھی اُس کے قدموں میں رکھ دیا  
 تھا۔۔۔ جسے وہ لڑکی اپنے پیروں تلے روندتے جاچکی تھی۔۔۔  
 آج تک آڑ میر میران کی زندگی میں بہت طوفان آئے تھے۔۔۔ کبھی کوئی  
 اُسے اُس کی جگہ سے ہلا بھی نہیں پایا تھا۔۔۔ مگر حائفہ نور نے اُسے ایسی  
 گہری چوٹ دی تھی۔ جس کا بھرپانا اب اُس کی زندگی بھر کے لیے ناممکن  
 تھا۔۔۔۔

اُس کے خلاف سازشیں کر کے اُسے کمزور کرنے والے اُس کے دشمن  
 پہلی بار کامیاب ہوئے تھے۔۔۔

سویرا میران پیلس میں رہ کر سب کی بے رُخی برداشت نہیں کر سکتی  
 تھی۔۔۔ اس لیے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امریکہ چلی گئی تھی۔۔۔

لیکن یہاں بھی اُس نے کچھ ایسے لوگ چھوڑ رکھے تھے جو اُسے آثمیر کی پل  
پل کی خبر دے رہے تھے۔۔۔۔ آثمیر کی زندگی میں کسی لڑکی کے آنے کا  
سن کر اُسے بہت تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔

مگر اُس لڑکی کے آثمیر کو دیئے دھوکے کی خبر سویرا کو ہلا کر رکھ گئی  
تھی۔۔۔ جسے برداشت نہ کر پاتے وہ پاکستان واپس لوٹ آئی تھی۔۔۔  
آثمیر میران کی خاطر۔۔۔

اور اب وہ ہر حال میں آثمیر سے معافی مانگ کر اُسے منانے کا ارادہ رکھتی  
تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ باہر لان میں جھولے پر آنکھیں موندے بیٹھی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔  
زوہان کے کیے جانے والے اظہار نے اُسے فرش سے عرش پر پہنچا دیا  
تھا۔۔۔۔ وہ اس وقت خود کو دنیا کی سب سے زیادہ خوش قسمت لڑکی تصور  
کر رہی تھی۔۔۔۔

اب اُسے پورا یقین تھا کہ وہ آثمیر اور زوہان کہ بیچ دشمنی کی وجہ جان کر  
 انہیں ایک ضرور کرے گی۔۔۔۔ وہ دونوں ہی اُس سے بے پناہ محبت کرتے  
 تھے۔۔۔ وہ اپنی زندگی کے ان دو سب سے اہم لوگوں کو ایک ساتھ دیکھنا  
 چاہتی تھی۔۔۔

زوہان کی سوچوں میں کھوئے اُس کے چہرے کی دلکش مسکراہٹ مزید بڑھ  
 گئی تھی۔۔۔

چپکے سے اُس کے قریب آتی فریجہ اور صدف نے اُس کی مسکراہٹ کو  
 ذو معنی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔  
 "بھابھی۔۔۔۔"

صدف نے زینشہ کے زرا سا قریب ہوتے فریجہ کو مخاطب کر کے اپنا گلا  
 کھنکھار اٹھا۔۔۔۔

زینشہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔ اور اُن دونوں کے چہروں پر سچی  
 زو معنی مسکراہٹ دیکھ جھینپ گئی تھی۔۔۔

بھابھی ان محترمہ کی فکر میں، میں نے ان کے اُن مسٹر ہٹلر کی ڈانٹ "  
 کھائی۔۔۔ مجھے لگایہ میری بچاری معصوم سی کزن کہیں اپنے ہٹلر ہز بینڈ کو  
 اچانک سامنے دیکھ بے ہوش ہی نہ ہو جائے۔۔۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی کچھ  
 اور لگ رہا ہے۔۔۔ لگتا ہے ملک زوہان میرا ان کا اپنی بیوی کے سامنے آتے  
 "ساری ہٹلر گری نکل گئی۔۔۔"

وہ دونوں اُس کی شرمیلی صورت دیکھ ہنستے ہوئے بولیں۔۔۔  
 "تم چپ کرو۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"  
 زونیشہ زوہان کی باتیں اور حرکتیں یاد کرتی شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔  
 "اچھا تو مجھے بتا دو۔۔۔ کیسا ہے پھر؟"  
 فریحہ بھی فل مستی میں تھی آج۔۔۔  
 بھابھی آپ بھی۔۔۔؟؟ مجھے بات ہی نہیں کرنی آپ دونوں "  
 "سے۔۔۔"



زنیشہ اُن دونوں کے ٹانگ کھینچنے پر جلدی سے وہاں سے کھسک گئی  
تھی۔۔۔۔

اُس کا رخ شمسہ بیگم کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔۔  
وہ اُن سے آٹمیر کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ڈرائنگ روم کے  
پاس سے گزرتے اُس کے قدموں کو بریک لگی تھی۔۔۔  
اندر آٹمیر کا خاص آدمی فیصل قاسم صاحب اور شمسہ بیگم کے سامنے بیٹھا  
تھا۔۔۔ نجانے وہ کیا بتا رہا تھا جسے سن کر شمسہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو  
تھے۔۔۔۔

زنیشہ کا دل پریشان ہوا تھا۔۔۔  
وہ ڈرائنگ روم کی اُس طرف بنی کھڑکی کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ جہاں  
سے اندر کی ساری باتیں واضح طور پر سنائی دیتی تھیں۔۔۔  
مگر وہاں آتے جو باتیں زنیشہ کے کانوں میں پڑی تھیں۔۔۔ اُس کا دل ہلا کر  
رکھ گئی تھیں۔۔۔ ہمیشہ اُن سب کی خوشیوں کا خیال رکھنے والا اُس کا جان

سے پیارا بھائی، جو زوہان سے اتنی دشمنی ہونے کے باوجود صرف اُس کی خوشی کی خاطر جھک گیا تھا وہ اس وقت اتنی تکلیف میں تھا اور اُنہیں پتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

فیصل یہ جانتے ہوئے بھی کہ اگر آثمیر کو پتا چل گیا کہ اُس نے اُس کی فیملی کو یہ ساری باتیں بتادی ہیں۔۔۔ آثمیر اُسے چھوڑیں گا نہیں۔۔۔۔ اس کے باوجود وہ یہاں آن پہنچا تھا۔۔۔ وہ آثمیر کو اتنی اذیت اور خود کو ٹارچر کرتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اُس نے حاعفہ کے طوائف والے حصے کو چھوڑ کر باقی تمام حقیقت قاسم صاحب کے سامنے بھی رکھ دی تھی۔۔۔۔

زنیشہ نے منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی سسکی کو روکا تھا۔۔۔ اُس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے، اس سب کے پیچھے کون ہو سکتا ہے۔۔؟؟"

قاسم صاحب نے فیصل کی رائے جانی چاہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ ہر وقت آژمیر کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔

سر میرے خیال میں ملک زوہان۔۔۔ سویرا شیخ والا معاملہ ہمارے سامنے "ہی ہے۔۔۔ اُن کے علاوہ بھلا اور کون ہے آژمیر کا دشمن۔۔۔۔۔"

فیصل نے اپنی سوچ کے مطابق رائے دی تھی۔۔۔ جسے زینشہ کو گہرا صدمہ پہنچا تھا۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ زوہان اس حد تک گر سکتا ہے۔۔۔۔۔

زوہان کی آژمیر سے نفرت بالکل بھی ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔۔۔۔

زینشہ نے ملازمہ کو اشارہ کر کے اپنی شال لانے کو کہا تھا۔۔۔۔۔

"تمہارے سر اس وقت کہاں ہیں۔۔۔؟؟"

گاڑی میں آکر بیٹھتے زینشہ نے حاکم کو کال ملائی تھی۔۔۔ وہ زوہان سے فیس ٹو فیس بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔ جس کی گھٹیا سازشوں کی وجہ سے اُس کا بھائی اتنی تکلیف میں تھا۔۔۔۔۔

وہ آج صبح ہی گاؤں پہنچے ہیں۔۔۔ اس وقت اپنے سفید بنگلے پر موجود "ہیں۔۔۔"

حاکم کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ بھلا یہ بات کیوں پوچھ رہی تھی۔۔۔  
زنیشہ نے مزید کوئی بات کیے بنا فون رکھ دیا تھا۔۔۔ اور ڈرائیور کو وہیں جانے کا حکم دیا تھا۔۔۔

پورے راستے زنیشہ جلتی بھنتی آئی تھی۔۔۔ اُسے رہ رہ کر اُس لڑکی پر غصہ آرہا تھا۔۔۔ جس نے آٹمیر میران جیسے انسان کو دھوکا دیا تھا۔۔۔ جس انسان کے ساتھ کے لیے لڑکیاں مر رہی تھیں۔۔۔ وہ اُسی کو چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

منہاج درانی ماورا کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو چکا تھا۔۔۔ مگر وہ اُسے کہیں نہیں ملی تھی۔۔۔



اُس رات کی ملاقات کے بعد وہ خوشی خوشی ماورا کو اپنے بابا سے ملوانے کے لیے لینے آیا تھا۔۔۔ مگر ماورا کو وہاں نہ پا کر اُس کے حواس گم ہوئے تھے۔۔۔ اُسے یہی لگا تھا کہ شاید کسی نے ماورا کو کڈنیپ کر وایا ہے۔۔۔ ورنہ ماورا خود یوں بنا بتائے اُسے چھوڑ کر نہ جاتی۔۔۔۔

منہاج نے نجانے کتنی بار اُس کا نمبر ٹرائے کیا تھا۔۔۔۔۔ مگر ہر بار دوسری جانب سے ملنے والا ایک ہی جواب اُس کی پریشانی مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔ وہ صبح تک کر باخوش تھا کہ اُس کی محبت، اُس کی بیوی اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اُس کے گھر میں آجائے گی۔۔۔

مگر یہ اُس کی ادھوری خواہش ہی رہی تھی۔۔۔۔

منہاج ہاسٹل وارڈن پر اچھا خاصہ بھڑک کر اُس پر ایف آئی آر کٹوانے کی دھمکی دے کر نکل ہی رہا تھا۔۔۔ جب اُسی لمحے رات کی ڈیوٹی پر معمور سٹاف میں سے ایک خاتون اندر داخل ہوتی اُس کی جانب ایک چھوٹا سا ریکارڈر بڑھا گئی تھی۔۔۔

منہاج نے نا سمجھی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی سیکنڈ اُس میں سے نکلتی آواز منہاج جو ساکت کر گئی تھی۔۔۔

منہاج درانی تمہیں کیا لگتا ہے صرف تم ہی دھوکا دے سکتے ہو۔۔۔ تم ہی "دلوں سے کھیل کر لطف اندوز ہونا جانتے ہو کوئی اور نہیں۔۔۔ تمہیں کیا لگا میں اب بھی محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔ تمہارے اتنے بے عزت کرنے کے بعد بھی۔۔۔ بھول تھی یہ تمہاری۔۔۔ میں نے معاف کر دینے کا ناطک کر کے یہ سب پیار محبت کا کھیل کھیلاتا کہ تمہیں بتا سکوں کہ جب دھوکا اور دھتکار ملتی ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔

میں جا رہی ہوں تمہاری زندگی سے دور۔۔۔ اپنی نئی دنیا بسانے۔۔۔ اگر تم میں تھوڑی سی بھی سیلف ریسپیٹ ہوئی تو مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ میں نہ تمہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ اور نہ تمہارے ساتھ "رہنا۔۔۔

ریکارڈنگ ختم ہو چکی تھی۔۔۔ مگر منہاج درانی ابھی تک اپنی جگہ ویسے ہی ساکت کھڑا تھا۔۔

ماورا جانتی تھی کہ منہاج اُسے ڈھونڈنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔۔۔ اس لیے وہاں پہنچ کر اُس نے یہ ریکارڈنگ خاص طور پر منہاج کے لیے سینڈ کی تھی۔۔۔ تاکہ اسے سن کر وہ ماورا سے نفرت کرنے لگے۔۔۔ اور اُسے ڈھونڈنے کے بجائے اپنے کام پر فوکس کرے۔۔۔۔۔ مگر ایسا نہیں ہو پایا تھا۔۔۔ منہاج ماورا کے بے وفا ہونے پر یقین کرنے کو تیار ہی نہیں تھا۔

نہیں جھوٹ ہے یہ سب۔۔۔ بالکل جھوٹ۔۔۔ ماورا مجھ سے محبت " کرتی ہے۔۔۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔۔۔ منہاج ماورا کی کہیں جانے والی باتوں پر بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ ماورا اُس سے بہت محبت کرتی تھی۔۔۔ اُس نے یہ سب کیوں بولا تھا اور وہ کہاں گئی تھی۔۔۔ منہاج کو جلد از جلد اس بات کا پتہ لگانا تھا۔۔۔۔۔

پچھلے کچھ دنوں سے اپنی فلائٹ کا ہوش بھلائے وہ مسلسل اسی کام میں جٹا ہوا تھا۔۔۔ مگر کوئی سراہا تھ نہیں لگ پارہا تھا۔۔۔

جب آخر کار پوری ایک ہفتے کی بھاگ دوڑ کے بعد ناچار اُسے بنا ماورا سے ملے پاکستان چھوڑ کر جانا پڑا تھا۔۔۔ مگر وہ یہاں اپنے آدمیوں کو چھوڑ گیا تھا جو ماورا کی تلاش کے ساتھ ساتھ اُس سے رابطے میں بھی تھے۔۔۔

وہاں جا کر بھی منہاج کا سارا دھیان ماورا کی طرف ہی تھا۔۔۔ مگر اندر ہی اندر وہ ماورا سے ناراض ہونے کے ساتھ ساتھ اُس پر غصہ بھی تھا۔۔۔ کہ اُس نے ایک بار پھر اُس پر اعتبار نہیں کیا تھا۔۔۔ اور بناتائے اتنی خاموشی سے اُس کی زندگی سے نکل گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@



آزمیر نے آج تک ہر ایک کی خوشی کا خیال رکھا تھا۔ مگر اُسے اتنے ہی دکھ ملتے تھے۔۔۔ کئی آنسو آنکھوں سے ٹوٹ کر اُس کی گالوں پر پھسل گئے تھے۔۔۔۔

اُسے اب ہر حال میں زوہان اور آزمیر کے بیچ نفرت کا ریزن جاننا تھا۔۔۔ آزمیر میران جس کے لیے اپنے رشتے ہر شے سے بڑھ کر تھے وہ بھلا اپنے سگے بھائی سے اتنا دور کیوں تھا۔ ایسا کیا ہوا تھا کہ وہ اُس سے اتنی نفرت کرتا تھا۔۔

گاڑی جھٹکے سے زوہان کے سفید کاٹیج کے سامنے آن رکی تھی۔۔ سر سبز پہاڑیوں میں گھرایہ کاٹیج زینشہ کو بے حد پسند تھا۔ وہ کئی بار اسے باہر سے دیکھ چکی تھی۔۔ اندر سے دیکھنے کا اتفاق آج ہونے والا تھا۔۔ مگر اس وقت وہ الگ ہی موڈ میں تھی۔۔۔

زینشہ کو وہاں دیکھ حاکم کے اشارے پر گارڈ نے اُس کے لیے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

"بی بی جی آپ یہاں۔۔۔ سب ٹھیک؟؟؟"

حاکم کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔ جب زینشہ کے غصے بھری نظروں سے اُسے گھورنے پر وہ ہاتھ باندھے سر جھکا گیا تھا۔۔۔

ملک زوہان کی بیوی اُس کی ٹکڑ کی نہ ہو یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔۔۔

زینشہ خاموشی سے کاٹیج کے اندر داخل ہو گئی تھی۔۔۔ جہاں اُسے ملازمہ ڈرائنگ روم کی ڈسٹنگ کرتی نظر آئی تھی۔۔۔

"تمہارے صاحب کہاں ہیں؟؟"

زینشہ نے سوالیہ نظروں سے ملازمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

بی بی جی صاحب تو اوپر اپنے کمرے میں سو رہے ہیں۔۔۔ اور کچھ گھنٹے پہلے

"ہی سوئے ہیں۔۔۔ اتنی جلدی تو نہیں اُٹھیں گے۔۔۔"

ملازمہ اپنے صاحب کی روٹین سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ جس رات سے زیادہ صبح سونا ہوتا تھا۔۔۔

"روم کدھر ہے اُن کا؟؟؟"

زنیشہ شام تک یہاں بیٹھ کر اُس کے اُٹھنے کا انتظار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔  
ملازمہ کے اشارے پر وہ سیڑھیاں چڑھتی زوہان کے روم کی جانب بڑھ گئی  
تھی۔۔۔

کمرے میں قدم رکھتے لمحہ بھر کو اُس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔۔ پورا کمرہ  
اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ ایک طرف جلتے آتش دان کی مدھم روشنی  
پورے کمرے کو خواب ناک ماحول میں تبدیل کر رہی تھی۔۔۔ وہیں  
کھڑے اُس کی نظریں بیڈ کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔ جہاں وہ ستمگر پوری  
طرح کسبل تانے گہری نیند سویا ہوا تھا۔۔۔

اتنے اندھیرے میں اُس کے قریب جانے کی ہمت اور حوصلہ نہیں تھا اُس  
میں۔۔۔ اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہاں آکر اُس نے غلط کیا تھا یا ٹھیک۔۔۔  
اُسے نے پوری جرأت کا مظاہرہ کرتے لائٹ آن کر دی تھی۔۔۔ وہ ابھی  
تک دروازے کو پکڑ کر کھڑی تھی۔۔۔ دروازے کو کھلا رکھتے جیسے ہی چند  
قدم آگے بڑھی دروازہ آٹومیٹک ہونے کی وجہ سے فوراً بند ہوا تھا۔۔۔

زنیشہ کی سانسیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی زوہان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ زوہان  
اوندھے میں لیٹا تکیے کا اپنے نیچے دبوچے ہوئے تھا۔۔۔ وہ اتنی ٹھنڈ میں بھی  
شرٹ لیس سویا ہوا تھا۔۔۔ کمبل سے جھانکتے اُس کے کسرتی بازو دیکھ زنیشہ  
نے فوراً نگاہیں پھیری تھیں۔۔۔۔

"...مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

زنیشہ نے ایک طرف کھڑے ہوتے زوہان کو اونچی آواز میں پکارا تھا۔۔۔  
مگر وہ ایسے ہی آنکھیں موندے پڑا رہا تھا۔۔۔ زوہان کی بند آنکھوں پر سایہ  
فلگن پلکیں بہت خوبصورت تھیں۔۔۔ زنیشہ اکثر دل میں اس بات کا اقرار  
کر چکی تھی۔۔۔ اُسے زوہان کی پلکیں بہت پسند تھیں۔۔۔ مگر یہ بے  
زوہان کے سامنے تو کبھی نہیں کہنے والی تھی۔۔۔  
زنیشہ دور سے کھڑے ہو کر اُسے کئی بار پکار چکی تھی۔۔۔ مگر زوہان ویسا ہی  
بے خبر سوتا رہا تھا۔۔۔



زنیشہ اب پہلے سے بھی کہیں زیادہ تپ چکی تھی۔۔۔ اُس کا دل چاہا تھا۔۔ بیڈ  
سائیڈ پر رکھا پانی کا جگ اس بندے پر انڈیل دے۔۔۔۔  
مگر ایسا وہ صرف سوچ سکتی تھی۔۔۔ کرنے کی ہمت نہیں تھی اُس میں۔۔۔  
اُس نے کافی فاصلہ رکھتے زرا سا آگے کو جھکتے زوہان کا کندھا ہلانے کے ساتھ  
ساتھ اُسے آواز دی تھی۔۔۔۔

یہی وہ لمحہ تھا جب زوہان نے اُس کی کلائی دبو چتے اُسے ایک ہی جست میں  
پوری طرح اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

زنیشہ سیدھی زوہان کے سینے پر جا گری تھی۔۔۔ اُس کے منہ سے بے  
ساختہ چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔ وہ زوہان کے اس جارحانہ عمل کے لیے ایک  
پرسنٹ بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

زوہان نے بنا کچھ بولے اُسے پوری طرح اپنے شکنجے میں دبو چتے اُسے کمبل  
کے اندر لیا تھا۔۔۔ زنیشہ کو بچوں کی طرح اپنی گود میں لے کر زوہان نے  
اپنے ساتھ لیٹاتے بنا کچھ بولے آنکھیں واپس موند لی تھیں۔۔۔۔

بیڈ کا منظر بدل چکا تھا جہاں کچھ دیر پہلے تکیہ تھا وہاں اب زینشہ تھی۔۔۔

زوہان کے بے حد قریب۔۔۔

زینشہ کا دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہوا تھا۔۔۔

زوہان نے یہ سب اتنا اچانک کیا تھا کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

جب سنبھلی تب زوہان اُسے پوری طرح اپنی گرفت میں قید کر چکا

تھا۔۔۔۔

"پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

زوہان کا ایک ہاتھ زینشہ کی گردن اور کندھے کے گرد لپٹا ہوا تھا جبکہ دوسرا

ہاتھ زینشہ کی کمر کے گرد جمائل تھا۔۔۔ زینشہ ایک انچ بھی ہل نہیں پارہی

تھی۔۔۔

اوپر سے چہرے پر پڑتیں زوہان کی تپیش زدہ گرم سانسیں رہی سہی کسر بھی

پوری کر رہی تھیں۔۔۔ اُس کی شال ہلکا کرنے کی وجہ سے سر سے لڑھک

کر شانوں پر گر چکی تھی۔۔۔

میں کچھ نہیں کر رہا۔۔۔ صرف سو رہا تھا تم نے مجھے ڈسٹرب کیا۔۔۔۔۔"

"... اب جب تک میں نیند پوری نہیں کر لیتا تم اس طرح یہیں رہو گی

زوہان بات ختم کرتا چہرہ اس کی گردن میں چھپا گیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ زوہان کی گرم سانسیں

اُسے جھلسا رہی تھیں۔۔۔۔۔ اُس کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

"زوہان پلیز۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے کانپتی آواز میں اُسے پکارا تھا۔۔۔۔۔ اُس کا پورا چہرہ اشرم اودھیا سے

لال ٹماڑ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

میری بنا پر میشن نہ کوئی میرے گھر میں گھس سکتا ہے، نہ میرے کمرے"

میں اور نہ ہی میرے دل میں۔۔۔۔۔ تم نے یہ ساری گستاخیاں کی ہیں جس کی

اتنی سی سزا تو بنتی ہے۔۔۔۔۔ اور میری نیند خراب کرنے والے کے لیے تو کوئی

"معافی ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔"

زوہان بند آنکھوں سے بولتا زینشہ کے لال اناڑی گال پر اپنا گہرا شدت بھرا  
لمس چھوڑتا اُسے وارن کر گیا تھا۔۔۔

زینشہ جو زوہان کی زرا سی قربت برداشت نہیں کر پاتی تھی۔۔۔ اس وقت  
زوہان کی بولتی قربت پر اُس کی جان آدھی ہوئی تھی۔۔۔  
زوہان کی گستاخیوں پر زینشہ مزید کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔ اُس کا دل  
پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا۔۔۔

کچھ لمحے بعد زینشہ کو زوہان کی گہری ہوتی سانسیں محسوس ہوئی تھیں۔۔۔  
اُس نے چہرہ موڑ کر زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو بڑے سکون سے اُس  
کی گردن میں منہ چھپائے سو رہا تھا۔۔۔

زینشہ اُسے کتنے ہی لمحے تک گئی تھی۔۔۔ اُس کی بانہوں میں آتے وہ یہ تو  
بھول ہی گئی تھی کہ وہ یہاں کس قدر غصے میں اُس سے لڑنے آئی ہے۔۔۔  
اُس کا پورا وجود زوہان کی گرفت میں ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔  
جسے محسوس کرتے زوہان کے ہونٹ مسکرائے تھے۔



اُسے مسکراتا دیکھ زینشہ کو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔ وہ سو نہیں رہا تھا اور وہ کب سے اُسے گھوری جا رہی تھی۔۔۔ اُس نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔

"دیکھ سکتی ہو۔۔۔ اتنا حق دیتا ہوں تمہیں۔۔۔"

آنکھیں موندے جیسے اُس پر احسانِ عظیم کیا گیا تھا۔۔۔

پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔ مجھے آپ کیوں اور کس مقصد کے لیے کھلونا بنا کر

"استعمال کر رہے ہیں۔۔۔ میں آج اچھے سے سمجھ گئی ہوں۔۔۔"

زینشہ اُس کی ڈھیلی پڑتی گرفت پر اُس کا بازو اپنی کمر کے گرد سے ہٹاتے بولی۔۔۔

جس پر جھٹکا لگنے کی باری اب زوہان کی تھی۔۔۔

"یہ کیا بکواس ہے؟؟؟"

زوہان نے نیند کے خمار سے سرخ پڑتی آنکھوں سے اُسے گھورا تھا۔۔۔

بکواس نہیں سچ ہے۔۔۔ مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا آپ میرے لالہ " کو اذیت دینے کے لیے اس حد تک گرجائیں گے کہ عورتوں کو مہرے کی طرح استعمال کریں گے آپ۔۔۔

زنیشہ اُس کی گرفت سے آزاد ہوتی بیڈ سے اتر گئی تھی۔۔۔  
تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ کیا بکواس کیے جا رہی ہو؟؟ کس عورت کا استعمال " کیا ہے میں نے۔۔۔

ایک تو اس لڑکی نے اُس کی نیند خراب کر دی تھی۔۔۔ اوپر سے اس کی اوٹ پٹانگ باتیں زوہان کا دماغ گھما گئی تھیں۔۔۔

@@@@@@@@@@

میں دنیا کا سب سے زیادہ بزدل اور ظالم باپ ہوں۔۔۔ جو اس قابل ہی " نہیں تھا کہ اُسے اولاد نصیب ہو۔۔۔ اللہ نے مجھے میرے اُسی گناہ کی سزا دی۔۔۔ اور دیکھو ایک بار اولاد جیسی نعمت کو ٹھکرانے کے بعد اُس نے مجھے

دوبارہ اُس شرف سے نہیں نوازا۔۔۔ کیونکہ میں اس قابل ہی نہیں ہوں۔۔۔۔

قاسم صاحب جھکے کندھے اور نرم آنکھوں سے بولتے اپنے جگری دوست شہاب درانی کے سامنے اپنے اندر کا درد بیان کرتے ہوئے بولے۔۔۔۔  
شہاب درانی آج بہت دنوں کے بعد میران پلس آئے تھے۔۔۔ قاسم صاحب سے ملنے۔۔۔۔

قاسم ایسا مت سوچو۔۔۔ غلطیاں زندگی میں ہر انسان سے ہوتی ہیں۔۔۔۔  
تم نے بھی کی۔۔۔ مگر اتنے سالوں سے اُس کا ازالہ کرنے کی کوشش بھی تو کر رہے ہونا۔۔۔ مجھے یقین ہے ایک دن تم ضرور سرخرو ہو گے۔۔۔۔ بس  
".... حوصلہ رکھو اور ہمت مت ہارو

شہاب درانی اُن کا کندھا تھپتھاتے اُن کی ہمت بڑھاتے بولے۔۔۔۔  
مگر میری سیٹیاں مجھ سے بہت نفرت کرتی ہیں۔۔۔۔ حائفہ تو میری شکل  
بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔ اگر اُسے پتا چل گیا کہ اس وقت وہ اپنے باپ کے

علاقے میں ہیں تو وہ کبھی وہاں لوٹ کر نہیں آئے گی۔۔۔ اتنی نفرت کرتی  
 "یہ وہ مجھ سے۔۔۔"

قاسم صاحب یہ الفاظ ادا کرتے رو پڑے تھے۔۔۔  
 شہاب درانی اور قاسم میران کالج لائف سے بہت گہرے دوست تھے۔۔۔  
 دونوں ہی اچھی فیملیز سے بی لانگ کرتے تھے اور اچھی عادات کے مالک  
 تھے۔۔۔

لیکن ایک دن باقی دوستوں کے ساتھ ہاری شرط نے قاسم میران کی زندگی  
 میں ایک تاریک پہلو ہمیشہ کے لیے رقم کر دیا تھا۔۔۔

اُن کے گروپ میں سب لڑکوں نے ایک دوسرے پر مختلف شرطیں رکھتے  
 ایک دوسرے کو شرطیج کی گیم میں چیلنج کیا تھا۔۔۔ دودو کی ٹیم میں جو جو  
 بازی ہارتا اُسے شرط پوری کرنی پڑتی۔۔۔ قاسم میران کی شرافت اور اُس  
 کا لڑکیوں سے لیے دیئے رہنے والا رویہ دیکھتے اُس پر قریبی ایک کوٹھے پر  
 جا کر ایک بار طوائفوں کا رقص دیکھنے کی شرط رکھی گئی تھی۔۔۔



اُن کے اپنے چند دوستوں کے ساتھ ساتھ باقی بھی بہت سے امیر گھرانوں کے اوباش سٹوڈنٹس وہاں پائے جاتے تھے۔۔۔۔

شطرنج کی بازی کا پکا کھلاڑی قاسم میران شرط پر کافی ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے باوجود حامی بھر گئے تھے۔۔۔ کیونکہ وہ جانتے تھے اُنہیں شطرنج میں ہرانا آسان کام نہیں تھا۔۔۔

لیکن اُس نا جانے کیا ہوا کہ قاسم میران بد قسمتی سے نہ صرف گیم ہارے تھے بلکہ اُنہیں کوٹھے پر بھی جانا پڑا تھا۔۔۔ اُنہوں نے ساتھ میں زبردستی شہاب درانی کو بھی گھسیٹ لیا تھا۔۔۔

وہ بے دلی سے رقص کرتی طوائفوں کو دیکھ رہے تھے جب اُن کی نظر سلمہ بیگم پر پڑی تھی اور پھر جیسے پلٹنا بھول چکی تھی۔۔۔

ایسی نازک اندام حسینہ اُنہوں نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔۔۔ اُنہیں محسوس ہوا ہے کہ وہ پہلی نظر کی محبت میں گرفتار ہو چکے ہیں۔۔۔

مگر پھر اسے وقتی پسندیدگی سمجھ کر وہ ٹال گئے تھے۔۔۔ لیکن اُن کا دل روز  
 سلمہ جو دیکھنے کو چاہتا اور کوٹھے ہر آکر اُسے باقی مردوں کے سامنے رقص  
 کرتا دیکھ اُن کے سینے پر سانپ لوٹ جاتے تھے۔۔۔۔

جب یہ سب نہ برداشت کر پاتے اُنہوں نے سلمہ کی ماں کو بھاری قیمت کے  
 عوض سلمہ سے نکاح کرنے کی شرط رکھی تھی۔۔۔ اُن پیسوں کے بچاریوں  
 کو اور کیا چاہیے تھا وہ مان گئے تھے۔۔۔۔

شہاب درانی نے اُنہیں بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اس وقت  
 محبت کے نشے میں مست وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائے تھے۔۔۔

آہستہ آہستہ وقت سرکنے لگا تھا۔۔۔ وہ دو بیٹیوں کے باپ بن چکے  
 تھے۔۔۔ اُنہوں نے اپنے گھر میں اس بارے میں بات کرنے کی کوشش کی  
 تھی مگر اُن کے والد صاحب خاندان سے باہر شادی کرنے کے حق میں نہیں  
 تھے۔۔۔ طوائف کا نام سن کر تو اُنہیں وہیں گاڑھ دیتے۔۔۔۔

اور یہیں پر قاسم میران نے بزدلی کا مظاہرہ کرتے اپنے ماں باپ کے کہنے پر  
 خالہ زاد حمیرا بیگم سے شادی کر لی تھی۔۔۔ اور سلمہ بیگم اور اپنی دونوں  
 بیٹیوں کو پوری طرح سے فراموش کر گئے تھے۔۔۔۔  
 سلمہ بیگم تو اپنی بیٹیوں کے آنے والے مستقبل کی فکر میں رونے کے سوا کچھ  
 نہیں کر پائی تھیں۔۔۔

مگر اُن کے پروردگار نے قاسم میران کو اُن کا کیا اُن کے منہ کے سامنے  
 ضرور لایا تھا۔۔۔

کئی سال گزر جانے کے بعد بھی وہ اور حمیرا بیگم اولاد کی نعمت سے محروم  
 رہے تھے۔۔۔ اُنہوں نے کوئی ڈاکٹر، حکیم اور پیر فقیر نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔  
 مگر وہ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہی رہے تھے۔۔۔۔۔  
 جب اُنہی دنوں اُنہیں اپنی غلطی کا ادراک ہوا تھا۔۔۔۔ ہر روز رات کو آتے  
 بُرے خواب اُنہیں سونے نہیں دیتے تھے۔۔۔

حمیرا بیگم بھی اُنہیں لے کر بہت پریشان تھیں۔۔۔ جب قاسم میرا نے اپنے دل پر پڑے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لیے ساری سچائی اپنی شریک حیات کے آگے رکھ دی تھی۔۔۔ جسے سن کر حمیرا بیگم کو گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔

اتنی بڑی سچائی ایک عورت ہونے کے ناطے برداشت کرنا بہت مشکل تھا مگر اپنے شوہر کی تکلیف کو دیکھتے اُنہوں نے اُنہیں اپنی بیٹیوں سے ملنے اور اُنہیں یہاں لانے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔۔

مگر قاسم میرا کا اصل امتحان تو تب شروع ہوا تھا۔۔۔

کوٹھے پر جا کر ملنے والے خبر اُن کے دل کا بوجھ مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔ سلمہ اُن کا انتظار کرتے کرتے اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی۔۔۔ اور اُن کی بیٹیوں کا کوئی اتاپتا نہیں تھا۔۔۔

قاسم میرا کی تکلیف مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

لیکن ہمت نہ ہارتے وہ ہر مہینے وہاں کا چکر لگاتے تھے۔۔۔۔ مگر اتنے سالوں تک اُن کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر پائے تھے۔۔۔۔



جب ایک دن اُنہیں نگینہ بائی پر شک ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔ بعد میں اُن کا شک  
ٹھیک بھی نکلا تھا۔۔۔۔۔

اُنہوں نے بھاری رقم کی آفر کرتے اپنی بیٹیوں کے بارے میں ساری  
معلومات نگینہ بائی سے نکلواتے اُن کی مدد لیتے ماورا اور حاعفہ کو ہمیشہ کے  
لیے اُس دلدل سے نکلوا دیا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ جو یہ سمجھی تھی کہ نگینہ بائی کو واقعی اُس پر رحم آگیا ہے اور اُسی ہمدردی  
میں وہ اُن کی مدد کر رہی ہیں ایسا نہیں تھا۔۔۔۔۔

اُنہوں نے حاعفہ اور ماورا کو سیدھا حویلی لے جانے کے بجائے گاؤں میں ہی  
موجود آڑمیر کے دوسرے گھر میں ٹھہرا دیا تھا۔۔۔۔۔ جو آڑمیر نے اپنی  
پسندیدہ جگہ پر نہر کے قریب بنوایا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے باپ کے علاقے اور شوہر  
کے گھر میں اُنہیں دونوں سے چھپ کر پناہ گزیں تھی۔۔۔۔۔  
"تم نے حویلی میں کسی کو بتایا اس بارے میں۔۔۔۔۔"

شہاب درانی کئی سالوں تک اُن کے واحد راز دار رہے تھے۔۔۔ اور آج تک  
کبھی کسی کے سامنے اُن ماراز نہیں کھولا تھا۔۔۔

"حمیرا کے علاوہ ابھی تک کسی کو نہیں بتایا۔۔۔"

قاسم میراں اپنی آنکھیں پونچھتے بولے۔

میرے خیال میں تمہیں آٹھ میر کو بھی اس بارے میں بتادینا چاہئے تھا۔۔۔  
"وہ تمہاری مدد ضرور کرے گا۔۔۔"

شہاب درانی فیملی فرینڈ ہونے کے ناطے اُن کے خاندان کے ہر بندے سے  
واقف تھے۔۔۔

ہاں میں اب یہی سوچ رہا ہوں۔۔۔ ویسے بھی وہ دونوں آٹھ میر کے گھر"

میں ہی ٹھہری ہوئی ہیں۔۔۔ ابھی آٹھ میر سے بات نہیں کی میں نے۔۔۔

کرنی بہت ضروری ہے۔۔۔ وہیں ہے جو خاندان والوں کے سامنے میرے

"لیے کھڑا ہو سکتا ہے۔۔۔ میرا بیٹا۔۔۔"

آزمیر کا ذکر کرتے وہ فخریہ لہجے میں بولے تھے۔۔۔ اس حقیقت سے  
انجان کے وہ صرف اُن کا بیٹا نہیں داماد بھی تھا۔۔۔

@@@@@@

آزمیر کا دماغی سکون تباہ ہو چکا تھا۔۔۔ وہ حائفہ کو کسی صورت اپنے حواسوں  
سے نہیں اتار پارہا تھا۔۔۔ ہر طرف، ہر جگہ اُسے وہی نظر آرہی تھی۔۔۔  
اُس کے اتنے بھرے دھوکے کے بعد بھی دل اُس سے نفرت نہیں کر پارہا  
تھا۔۔۔

اسی بات نے آزمیر کا مزید غصہ دلایا ہوا تھا۔۔۔ اُس کے آدمی مسلسل حائفہ  
کو ڈھونڈنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔ مگر وہ نہیں مل پائی تھی۔۔۔ جس  
کے ساتھ ہی آزمیر کی فرسٹریشن مزید بڑھ رہی تھی۔۔۔  
وہ جب بھی ایسے خود کو اکیلا محسوس کرتا تھا تو اُس کا ٹھکانہ اُس کا آزمیر آشیانہ  
ہوتا تھا۔۔۔ جہاں وہ تنہا ہر شے کو دماغ سے جھٹک کر سکون محسوس کرتا  
تھا۔۔۔

اس لیے آج بھی اُس کا رخ اُسی گھر کی طرف تھا۔۔۔ آثمیر کو وہاں اتنا دیکھ  
 کچھ ملازمین کی ہوائیں اڑی تھیں۔۔۔ کیونکہ اندر موجود دو ہستیوں کا علم  
 نہیں تھا آثمیر کو۔۔۔ وہ بنا اجازت کسی کو اس گھر میں داخل ہونے کی  
 اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔ اب آثمیر کے ہاتھوں کس کی شامت آنے والی  
 تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

ڈرائنگ روم میں آکر بیٹھتے آثمیر نے موبائل نکال کر سوئچ آف کرنا چاہا  
 تھا۔۔۔ جب غلطی سے گیلری والے آپشن پر ہاتھ لگنے سے حاحفہ کی تصویر  
 سکرین پر جگمگا اُٹھی تھی۔۔۔

یہ اُس دن کی تصویر تھی جب آثمیر کو سیگریٹ پیتے دیکھ حاحفہ نے بُرے  
 بُرے منہ بنائے تھے۔۔۔ اور اُس کے بعد کھانس کھانس کر اُس کی بُری  
 حالت ہوئی تھی۔۔۔



اُس دن کے بعد سے آثمیر نے کبھی حاحفہ کے سامنے سیکریٹ نہیں پیا تھا۔۔۔ ہر شے سے بڑھ کر سیکریٹس کو اچھور ٹنس دینے والا اُس بے وفا لڑکی کی خاطر اس معاملے میں بھی کمپر ومانز کر گیا تھا۔۔۔

اُس دن کا واقعی یاد کرتے آثمیر کے ہونٹوں پر بے ساختہ ایک خوبصورت سی مسکان آن رکی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اُس لڑکی کا دھوکا یاد کرتے آثمیر اُس کی تصویر ڈیلیٹ کر کے فون پاکٹ میں رکھتا اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

یہ بہت غلط ہو گیا ہے۔۔۔ حاحفہ بی بی آثمیر سائیں کے کمرے میں ہی "ہیں۔۔۔"

ڈرائنگ روم کے دروازے میں کھڑی دونوں ملازمہ آثمیر کو اندر جاتا دیکھ خوفزدہ ہوئی تھیں۔۔۔

آزمیر روم میں آتے بیڈ کی جانب بڑھاتا تھا۔۔۔ سائیڈ دراز سے سیگریٹ کی  
 ڈبی نکالتے اُس نے لائٹر سے اُسے جلا کر ہونٹوں میں دبایا تھا۔۔۔ اپنی دھن  
 میں وہ واش روم کا اند دسے لاک دروازہ نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

اپنے اندر کی اذیت کو کم کرنے کے لیے بنا بریک لگائے وہ ایک کے بعد  
 دوسرا سیگریٹ پیئے جا رہا تھا۔۔۔

سائیڈ پر پڑا تکیہ اٹھانے کے لیے اُس نے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ جب تکیے کے  
 اوپر رکھا حائفہ کاریڈ شیفون کا خوشبوئیں اڑتا دوپٹہ تکیے کے ساتھ لڑھکتا اُس  
 کے چہرے پر آن گرا تھا۔۔۔۔

مجھے سب پتا چل چکا ہے۔۔۔ آپ نے لالہ کے پاس ایک پلان کے تحت "  
 اُس لڑکی کا بھیجا۔۔۔ جس نے آپ کے کہنے پر نہ صرف میرے لالہ کی فیلنگز  
 کے ساتھ کھیلا ہے بلکہ اُنہیں مارنے کی کوشش بھی کی ہے۔۔۔۔۔ میں اب

سب کے لیے آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ آخر کیا بگاڑا ہے  
میرے لالہ نے آپ کا۔۔۔۔۔ کیوں اُن کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے  
ہیں۔۔۔۔۔ جو انسان اپنے سگے بھائی کی زندگی برباد کرنے کے لیے اس حد  
تک گر سکتا ہے مجھے بہت افسوس اور شرمندگی محسوس ہو رہی ہے کہ میں  
اُس شخص کی بیوی ہوں۔۔۔۔۔ جسے اپنی بلا وجہ کی نفرت اور انتقام کے علاوہ  
کچھ نہیں آتا۔۔۔۔۔ جو انتہائی خود غرض اور مفاد پرست ہے۔۔۔۔۔  
لالہ کا خیال بالکل ٹھیک تھا آپ کے بارے میں۔۔۔ آپ کو مجھ سے محبت  
نہیں ہے۔۔۔۔۔ آپ نے مجھ سے نکاح صرف اپنا انتقام پورا کرنے کے لیے  
کیا ہے۔۔۔۔۔ آپ جو یہ سب کر رہے ہیں ایک دن اس کے لیے بہت پچھتانا  
"پڑے گا آپ کو۔۔۔۔۔"

زنیشہ زوہان کے مقابل کھڑی نان سٹاپ بولے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ جب اُس  
کی دل کو چیرتی باتیں سن کر زوہان کی ہمت ختم ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
"بس۔۔۔۔۔"

زوہان کی دھاڑ پر زینشہ کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔۔۔  
 زوہان کی وحشت ناک آنکھیں اور ضبط سے لال پڑتا چہرہ دیکھ زینشہ لمحہ بھر کو  
 خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔

تو بس اتنی سی محبت تھی زینشہ میران کو مجھ سے۔۔۔۔۔ کہ میرے خلاف "  
 " ایک بات سن کر میری محبت کی دھجیاں اڑا دیں۔۔۔۔۔

زوہان کی سرد نگاہیں زینشہ کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ اُس کے  
 قریب آ کر کھڑے ہونے پر زینشہ نے اُلٹے قدموں پیچھے ہٹنا چاہا تھا۔۔۔۔۔  
 جب اُس کا ارادہ بھانپتے زوہان اُس کی کمر میں بازو جمائل کرتا اپنے بے حد  
 قریب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔

نفرت کرتا ہوں میں اپنے بھائی سے۔۔۔۔۔ اور میران پیلس کے ہر فرد "  
 سے۔۔۔۔۔ جانتی ہو کیوں؟؟ کیونکہ اُن سب نے مجھ سے میری ماں چھینی  
 ہے۔۔۔۔۔ میری ماں کے قاتل کا محافظ بن کر بیٹھا ہے وہ آٹھ میر

میران۔۔۔۔۔ زندہ جلایا گیا تھا میری ماں کو۔۔۔۔۔ اُن کی چیخوں کی آوازیں



آج بھی میری سماعتوں سے ٹکراتی ہیں۔۔۔ آج تک سکون سے نہیں سو پایا  
میں۔۔۔۔ میرے دل میں سالوں سے آگ بھڑک رہی ہے۔۔۔ جس کو وہ  
"آٹھ میر میران بجھنے نہیں دے رہا۔۔۔"

زوہان جب بولنے پر آیا تو نان سٹاپ بولتا اب تک کی زندگی میں پہلی بار اپنے  
دل کی بھڑاس نکال گیا تھا۔۔۔ وہ بھی صرف اُس لڑکی کے سامنے جو اُس  
کے دل کی ملکہ تھی۔۔۔ مگر ہر بار اُس کے دل کا خون کرنے میں سرفہرست  
رہتی تھی۔۔۔

زوہان خون رنگ آنکھوں سے بولتا زینیشہ کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔ وہ پھٹی  
پھٹی آنکھوں سے صدمے کی کیفیت میں زوہان کی جانب دیکھ رہی  
تھی۔۔۔۔۔

میرا باپ ملک فیاض قاتل ہے میری ماں کا۔۔۔۔۔ بہت بے دردی سے  
قتل کیا ہے اُس نے میری ماں کا۔۔۔۔۔ اور میران خاندان کا ہر فرد اس  
معاملے میں بے حس بن کر میری ماں کے مجرم ہیں۔۔۔۔۔ اور آٹھ میر میران

زوہان کی آنکھوں سے نفرت اور انتقام کے شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔۔  
 زینشہ ساکت و جامد کھڑی اُسے سن رہی تھی۔۔۔  
 تم نہیں سمجھ پاؤ گی۔۔۔ کوئی نہیں سمجھ پائے گا۔۔۔ تنہا زندگی گزارنا"  
 کتنا مشکل، کس قدر تکلیف دہ ہے۔۔۔ جب پوری دنیا آپ کے خلاف  
 ہو۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو ملک زوہان میران کو زندگی میں پہلی اور آخری بار ایک غلط فہمی ہوئی تھی۔۔۔ جواب بہت واضح طور پر ختم کر دی گئی ہے۔۔۔ جانتی ہو وہ "غلط فہمی کیا ہے۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ کی کمر میں بازو جمائل کر کے اُس کا چہرہ اپنے بے حد قریب لاتے زوہان اپنا ہی مذاق اڑاتے بولا تھا۔۔۔

وہ غلط فہمی تھی کہ زنیشہ میران مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔ اور کوئی سمجھے "نہ سمجھے زنیشہ زوہان کو ضرور سمجھے گی۔۔۔ مگر تم نے تو اتنا گھٹیا الزام مجھ پر لگا۔۔۔ مجھ پر واضح کر دیا ہے کہ تم مجھ سے محبت تو دور مجھے اچھے انسانوں کی کیٹیگری میں بھی شامل نہیں کرتی۔۔۔ بہت شکریہ مجھے یہ بتانے کے لیے کہ میں بالکل تنہا ہوں اس دنیا میں۔۔۔ میں تمہیں کبھی اس موڑ پر لانا بھی نہیں چاہتا کہ تمہیں اپنے شوہر اور بھائی میں سے کسی ایک کو سلیکٹ کرنا پڑے۔۔۔ یہ میری تمہارے لیے محبت ہے۔۔۔ اور اس بات کا بھی پورا

یقین ہے کہ اگر خدا نخواستہ کبھی ایسی سچویشن آئی تو تم مجھے سب سے پہلے  
چھوڑو گی۔۔۔۔

اس لیے اب دل نے تمہارے حوالہ سے یہ آخری اُمید بھی چھوڑ دی  
ہے۔۔۔۔

زنیشہ کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ اُس کے بہتے آنسو صاف  
کرتے بولا تھا۔۔۔۔۔

مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔۔۔ زنیشہ میران زوہان میران کا قتل بھی "  
کردے تب بھی زوہان کی محبت کی پہلی حقدار ہو گی۔۔۔۔۔ یہ دل تم سے  
محبت کرنا کبھی بند نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ ہاں مگر تھوڑی دوری برقرار ضرور  
رکھ سکتا ہے۔۔۔۔۔

زوہان زنیشہ کے چہرے کو ہولے سے چھوتا اُس کے ماتھے پر لب رکھ گیا  
تھا۔۔۔۔۔ کچھ لمحے اُس کا نرم گرم لمس محسوس کرنے کے بعد اُس نے زنیشہ کو



اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔۔۔ اور اپنے اندر کے اُٹھتے درد اور  
اضطراب پر قابو پانے کی خاطر رُخ موڑ گیا تھا۔۔۔  
زنیشہ پہلے اُس کے الفاظ اور اب اُس کے لمس کی وجہ سے جی جان سے لرز  
اُٹھی تھی۔۔۔۔۔ مگر زوہان کے یوں رُخ موڑنے پر تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔ وہ  
اُسے ہمیشہ غلط گردانتی آئی تھی۔۔۔ اس بات سے انجان کے وہ تن تنہا بنا کسی  
سہارے اور ایمو شنل سپورٹ کے اپنی جنگ اکیلے لڑتا آیا تھا۔۔۔۔۔ جس  
سے ساتھ چاہا تھا اُسی نے دوہرے الزاموں کی برسات کر دی تھی۔۔۔۔۔  
"زوہان میری بات۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے آگے بڑھتے زوہان کے کندھے ہر ہاتھ رکھتے بھیگی آواز میں کچھ  
بولنا چاہا تھا۔۔۔۔۔

میں کچھ نہیں سننا چاہتا اب۔۔۔۔۔ تم جاسکتی ہو یہاں سے۔۔۔۔۔ اور"  
اُس لڑکی کو آٹھ میر کے قریب میں نے نہیں بھیجا تھا اگر یہ کام میرا ہوتا تو اب

تک آڑ میر میر ان برباد ہو چکا ہوتا۔۔۔۔۔ کیونکہ صرف ہم دونوں ہی ایک  
 " دوسرے کو برباد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔۔۔۔۔

زوہان اُس کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکتا اُس کے لگائے گئے الزام کی تردید  
 کر گیا تھا۔۔۔۔۔

"زوہان۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی آنکھوں سے آنسو برسات کی طرح ٹپک پڑے تھے۔۔۔۔۔  
 زنیشہ میر ان چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ میں اس سے زیادہ خود پر ضبط نہیں  
 "کر سکتا۔۔۔۔۔"

وہ مٹھیاں بھینچے کتنی مشکل سے اپنے غصے کو ضبط کیے ہوئے تھا یہ وہی جانتا  
 تھا۔۔۔۔۔ پاس کھڑی لڑکی پر نہ وہ اپنا غصہ نکالنا چاہتا تھا اور نہ ہی اُس کے  
 سامنے اپنے غصے کی شدت ظاہر کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ جانتا تھا اُس کی یہ نازک  
 بیوی دیکھ بھی نہیں پائے گی۔۔۔۔۔

اُس کی ہلکی سی دھاڑ پر خوفزدہ ہوتی زنیشہ وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

زنیشہ کے وہاں سے نکلتے ہی زوہان نے اپنا سارا غصہ کمرے میں پڑی بے  
چین چیزوں پر نکالتے سب کچھ توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@

کیوں؟؟؟؟۔۔۔ کیوں ہر بار یہ دونوں بھائی میرا پلین چوپٹ کر دیتے"  
ہیں۔۔۔۔۔ میرے اتنے ٹائم کی محنت پر پانی پھیر دیا اس آٹھ میرا میرا  
نے۔۔۔۔۔ کتنی ہوشیاری سے دولت ہضم کرنے کی خاطر زنیشہ کا نکاح  
اپنے بھائی سے کروادیا آٹھ میرا میرا نے۔۔۔۔۔ تاکہ ساری جائیداد گھر میں  
ہی رہے۔۔۔۔۔ اب تو میں نہیں چھوڑوں گا ان دونوں کو۔۔۔۔۔ کیا  
سمجھتے ہیں یہ زوہان سے نکاح کروانے کے بعد یہ زنیشہ کو ہمیشہ کے لیے مجھ  
سے چھین لیں گے۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔

اب اس دونوں بھائیوں کو پہلے تڑپنا اور پھر مرنا ہو گا۔۔۔۔۔ ان دونوں کے  
سامنے میں ان کی بیویوں کو چھین کر لاؤں گا۔۔۔۔۔

میری اتنی بڑی پلاننگ کے باوجود آثمیر میران کو وہ لڑکی برباد نہیں کر پائی۔۔۔۔۔ اب اُسی لڑکی کو آثمیر کی کمزوری بنا کر استعمال کروں گا میں۔۔۔۔۔ پھر تڑپے گے یہ دونوں مگر بچا نہیں پائیں گے اُنکو۔۔۔۔۔

اُس حائفہ نور کو تو مرنا ہی ہو گا اب۔۔۔۔۔

"اصل جھٹکا آثمیر میران کو تب لگے گا۔۔۔۔۔"

حنیف اکرام ایک بار پھر اپنا نیا پلان ترتیب دے چکا تھا۔۔۔۔۔

مگر باس آثمیر میران تو اب نفرت کرتا ہے اُس لڑکی سے۔۔۔۔۔ اُسے بھلا

کیا فرق پڑے گا اُس کے مرنے کا۔۔۔۔۔ بلکہ وہ تو خود اُسے مارنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔"

حنیف اکرام کے آدمی نے اُسے سچائی بتانی چاہی تھی۔۔۔۔۔

جس کے جواب میں حنف اکرام کا بے ساختہ قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔۔

آثمیر میران ہمارے ساتھ ساتھ اپنی آنکھوں میں بھی دھول جھونک رہا

ہے۔۔۔۔۔ وہ اُس لڑکی کو دیوانوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔۔۔ اگر مارنا ہوتا



تو اُسی رات مار دیتا جس رات سچائی پتا چلی تھی اُس کی۔۔۔ وہ اُس لڑکی کو  
 مارنا تو دور ایک خراش تک نہیں پہنچنے دے گا۔۔۔ اور اُس کی یہی کمزوری  
 "ہم اپنے فائدے کے لیے استعمال کریں گے۔۔۔۔"

حنیف اکرام اپنی نئی سازش سے اُن سب کی زندگیوں میں نیا طوفان لانے کو  
 تیار تھا۔۔۔ جس کے بعد کس کی زندگی بگڑنے اور کس کی سنورنے والی  
 تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

میران پیلس میں آج گھر کے تمام افراد ڈرائنگ روم میں جمع شام کی چائے  
 سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔ جب دروازے سے داخل ہوتی ہستی کو  
 دیکھ سب کے چہروں کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔۔۔

سب نے ہی نخوت سے چہرہ موڑ لیا تھا۔۔۔ سویرا نے جو کچھ آثمیر کے  
 ساتھ کیا تھا اُس کے بعد کوئی اُس کی شکل دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا۔۔۔

میں جانتی ہوں میں نے جو کیا وہ بہت غلط تھا۔۔۔ میں اُس سب کے لیے " کبھی بھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔۔ مگر ابھی میرے یہاں آنے کا مقصد بھی صرف آڑ میری ہی ہے۔۔۔ آڑ میرا اس وقت بہت تکلیف میں ہیں۔۔۔ انہیں ہم سب کے ساتھ کی ضرورت ہے۔۔۔ وہ اس وقت جس مینٹلی سٹریس سے گزر رہے ہیں۔۔۔ وہ ڈپریشن میں بھی جاسکتے ہیں۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ سب کے لیے آڑ میری خوشی سے زیادہ کچھ بھی اہم " نہیں ہے۔۔۔

سویرا نے سب کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے جو بات کہی تھی۔۔۔ اُس پر سب نے سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔  
 بھابھی کیا کہہ رہی ہے یہ لڑکی؟؟؟ کیا ہوا ہے ہمارے آڑ میر کو؟؟؟ مجھے "  
 "... سب جانتا ہے

سویرا کو صاف نظر انداز کرتے حمیرا بیگم نے شمسہ بیگم کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

شمسہ بیگم کا سنجیدہ انداز دیکھ باقی سب نے بھی منتظر نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر شمسہ بیگم نے بنا کچھ بھی چھپائے فیصل کی بتائی ہر بات اُن کے سامنے رکھ دی تھی۔۔۔

جسے جان کر سب کے چہرے پر واضح افیت کے تاثرات پھیل گئے تھے۔۔۔

@@@@@@@@@@

آزمیر نے حیران ہوتے وہ دوپٹہ اپنے چہرے سے اٹھایا تھا۔۔۔ کسی لڑکی کا دوپٹہ اُس کے کمرے میں کیا کر رہا تھا؟؟؟؟

کوئی بنا اجازت اُس کے روم میں کیسے آسکتا تھا۔۔۔ آزمیر کے چہرے کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ غصے کی شدت سے چلاتے ملازمہ کو آواز دیتا۔۔۔ جب واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی

تھی۔۔۔ آٹمیر نے چونک کر اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اُس کا پہلے واش  
روم کی جانب دھیان ہی نہیں گیا تھا۔۔۔۔۔

ایک ہاتھ میں دوپٹہ اور دوسرے کی انگلیوں میں سیگریٹ دبائے آٹمیر کی  
عنصیلی سرخ نگاہیں باہر آنے والے کی منتظر تھیں۔۔۔۔۔

جب اُسی لمحے سیاہ گھنے لمبے بالوں کو ٹاول میں لپیٹنے کی کوشش کرتی ایک  
نازک اندام سی دوشیزہ واش روم سے باہر آئی تھی۔۔۔۔۔ بالوں کی وجہ سے  
اُس کا چہرہ اڑھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔ مگر آٹمیر میران بنا چہرہ دیکھے ہی ساکت ہو چکا  
تھا۔۔۔۔۔

پہلے دوپٹے سے اُٹھتی خوشبو اور اب یہ نازک دلکش سراپا۔۔۔۔۔ بنا فیس  
دیکھے ہی آٹمیر میران سامنے کھڑی لڑکی کو پہچان گیا تھا۔۔۔۔۔ اور یہی بات  
اُسے شاک میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔۔۔  
وہ یقین نہیں کر پارہا تھا۔۔۔۔۔



ریڈ کلر کے سادہ سے شیفون کے ڈریس میں جس کے کناروں پر گولڈن  
لیس کا کام کیا گیا تھا۔۔۔ بنادو پٹے کہ اُس کا نازک بھیگا سراپا اپنی بھرپور  
رعنائیاں اُجاگر کرتا ہوش اُڑانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔  
حاعفہ نے جیسے ہی بال جھٹکے اُس کا بھیگا دودھیا چھلکا تا چہرہ آئینہ کے سامنے  
تھا۔۔۔

لمحہ بھر کے لیے آئینہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔  
جس لڑکی کو اُس کے آدمی پاگلوں کی طرح ہر جگہ ڈھونڈتے پھر رہے تھے وہ  
یہاں اُسی کے گھر میں چھپی بیٹھی تھی۔۔۔

بالوں سے پانی خشک کرتے حاعفہ نے ٹاول کی مدد سے اُن کو پیچھے جھٹکا  
تھا۔۔۔ بالوں کا پردہ چہرے سے ہٹ جانے کی وجہ سے اب وہ پوری طرح  
آئینہ کے سامنے تھی۔۔۔

آئینہ کتنے ہی لمحے یک ٹک اُسے دیکھے گیا تھا۔۔۔

حاعفہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اُس کا ستمگر اُس کے کس قدر پاس  
موجود ہے۔۔۔۔ جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے وہ دن رات تڑپ رہی  
تھی۔۔۔۔ اُس کے دیدار کے لیے مانگی اُس کی دعائیں قبول ہو چکی  
تھیں۔۔۔۔

حاعفہ کو اچانک خود پر کسی کی گہری تپیش زدہ نگاہوں کا احساس ہوا تھا۔۔۔  
اُس نے بے ساختہ نگاہیں گھما کر ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ جب بیڈ پر نظر پڑتے  
پورا کمر اُس کی نگاہوں میں گھوم گیا تھا۔۔۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسے  
دیکھے گئی تھی۔۔۔۔ ٹاول اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔۔۔۔  
اُسے روم میں آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔۔

آزمیر بھی اپنی جگہ کھڑا اُسے غضبناک نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔ اُس  
کے حسین قیامت خیز سراپے سے نظریں چراتے اُس کے اندر لگی آگ ہر  
شے پر حاوی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

"آزمیر۔۔۔۔۔۔"

حائفہ کے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔  
 اُس کی آنکھوں کے کٹورے آنسوؤں سے بھر گئے تھے۔۔۔۔۔ وہ ٹرانس کی  
 کیفیت میں چلتی آثمیر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔  
 اُس اس وقت آثمیر کا غصہ، اُس کی سرد نگاہیں، اُس کی بھینچی مٹھیاں اور  
 طیش کے عالم میں تنے نقوش کچھ بھی دیکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔  
 اُسے صرف اتنا پتا تھا کہ اُس کی زندگی، اُس کی سانسوں کا امین اور دل کا قرار  
 اُس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ اس سب کو اپنا وہم ہی گردانتی مگر وہ اُس کی  
 پر چھائی کو بھی چھونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔  
 اپنے بنا دوپٹے کے بھگے سراپے کی پرواہ کیے بنا اُس کے بے حد قریب آن  
 کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
 "میں کیسے بتاؤں آپ کو۔۔۔۔۔ آپ دنیا ہو میری۔۔۔۔۔"

آزمیر کا چہرہ اپنی نازک ملائم ہتھیلیوں میں بھرتی حائفہ سرگوشی نما لہجے میں  
بولتی اُس کے دونوں پیروں پر اپنے پیر جماتی اُس کے بے حد قریب آن  
کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

سامنے کھڑے آزمیر کو اپنا وہم سمجھتی وہ اپنے حواسوں میں بالکل بھی نہیں  
تھی۔۔۔۔

آزمیر کے سہارے ہی اُس کے مقابل آن کھڑے ہونے پر حائفہ کے لبوں  
پر دلکش مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ اُس کے ہونٹوں کا اوپری تل اُدا سی کے  
ساتھ مسکرا دیا تھا۔۔۔۔۔

ہولے سے اوپر کو اٹھتے اُس نے آزمیر کے دائیں گال پر بوسہ دیا تھا۔۔۔  
اُس کی نرم گرم قربت اور اس محبت بھری بے خودی نے آزمیر کو کچھ لمحوں  
کے لیے پینوٹائز سا کر دیا تھا۔۔۔ یہ لڑکی وہی تھی ناجوا سے مارنا چاہتی  
تھی۔۔۔ اُس سے جھوٹی محبت کا ناطک کرنے دھوکا دے کر بھاگ گئی  
تھی۔۔۔ وہ اب پھر اُس پر اپنی محبت کا جال پھینک رہی تھی۔۔۔۔۔



آزمیر ایک دم ہوش میں لوٹا تھا۔۔۔ اس لڑکی کا دیا ایک ایک زخم پھر سے کھل گیا تھا۔۔۔۔

اُس نے ایک جھٹکے سے حائفہ کو خود سے دور جھٹکا تھا۔۔۔ حائفہ جو پوری طرح اُسی کے سہارے کھڑے تھی لڑکھڑا کر نیچے جا گری تھی۔۔۔۔

اُس نے بے بی یقینی سے آزمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اب گہرا دھچکا لگنے کی باری حائفہ کی تھی۔۔۔ وہ اُس کا وہم نہیں حقیقت میں اُس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔ وہ دونوں اس وقت ایک ہی چھت کے نیچے، ایک ہی کمرے میں، ایک دوسرے کے مقابل تھے۔۔۔

حائفہ کی دھڑکنوں کا شور بڑھ گیا تھا۔۔۔

تم یہاں میرے گھر میں کیا کر رہی ہو؟؟؟... اب میرے گھر کے کس فرد "

".... کو پھنسا یا ہے اپنی اداؤں میں

حاعفہ ابھی تک اُسی طرح بیٹھی تھی جب آثمیر آنکھوں میں نفرت سموئے  
اُس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔ اُس کے الفاظ حاعفہ کا دل چھلنی کر گئے  
تھے۔۔۔۔

وہ اپنے آنسو اندر اتارتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

"میں نہیں جانتی تھی یہ آپ کا گھر ہے۔۔۔۔"

حاعفہ نے سر جھکائے جواب دیا تھا۔۔۔

اُس کا اپنی جانب دیکھ کر بات نہ کرنا آثمیر کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ وہاں سے پلٹنے لگی تھی جب آثمیر نے اُس کی کمر میں بازو جمائل کرتے

اُسے اپنے کھینچ لیا تھا۔۔۔۔ گیلے بالوں کی وجہ سے حاعفہ کی شرٹ بھی پیچھے

سے گیلی ہو چکی تھی۔۔۔ آثمیر کا وہاں شدت بھرا لمس محسوس کرتے اُس

کا چہرہ لال ہوا تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت وہ کوئی بھی مزاحمت کر کے اس بپھرے زخمی شیر کو مزید غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی۔۔۔۔ وہ آثمیر کے ساتھ لگی اپنا شرم اور حیا سے اناڑی پڑتا چہرا جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

"میری طرف دیکھ کر میری بات کا جواب دو۔۔۔۔"

آثمیر اُس کے گیلے بالوں میں ہاتھ پھنسائے اُس کا چہرا اپنے بے حد قریب کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ کو اپنے حواس جاتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔ آثمیر کی گرم سانسیں اُس کا چہرا جھلسار ہی تھیں۔۔۔

مجھے یہاں محفوظ پناہ گاہ کہہ کر بھیجا گیا تھا۔۔۔ میں نہیں جانتی تھی یہ آپ " کا علاقہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حاعفہ نے آثمیر کی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔ جس کے نتیجے میں کئی آنسو اُس کے چہرے پر بکھر گئے تھے۔۔۔ یہ سچ تھا آثمیر سے زیادہ محفوظ پناہ گاہ اُس کے لیے کوئی نہیں تھی۔۔۔۔

تم کیا سمجھ رہی ہو۔۔۔ یہ سب ناطک کر کے میرے قہر سے بچ جاؤ"  
 گی۔۔۔ تمہارا یہ روناد ہونا، میرے قریب آ کر جھوٹی محبت کا اظہار کر کے  
 "ایک بار پھر مجھے بے وقوف بنا لو گی۔۔۔؟؟؟"

آٹمیر نے اُس کا چہرہ اپنے مزید قریب کر لیا تھا۔۔۔  
 "میری محبت جھوٹی نہیں تھی۔۔۔۔"

حافظہ اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے اُسے یقین دلاتے بولی۔۔۔  
 اُس کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔ جو آٹمیر میراں با آسانی  
 محسوس کر پار ہا تھا۔۔۔ آٹمیر کی قربت کے ساتھ ساتھ اس کپکپاہٹ کی  
 وجہ ٹھنڈ بھی تھی۔۔۔ اُس کے نیلے پڑتے ہونٹ اس بات کے گواہ  
 تھے۔۔۔

آٹمیر جو اُسے نجانے کیا کیا سزا دینے کا سوچے بیٹھا تھا اُس کے قریب آنے  
 پر وہ کوئی سنگین قدم نہیں اٹھا پار ہا تھا۔۔۔



اس لڑکی کے معاملے میں وہ اتنا الگ انسان کیوں بن جاتا تھا وہ سمجھ نہیں پارہا تھا۔۔۔ کیسی بے بسی تھی یہ۔۔۔۔ کیوں وہ چاہ کر بھی اس کو کوئی سزا نہیں دے پارہا تھا۔۔۔۔

ورنہ جو یہ لڑکی اس کے ساتھ کر چکی تھی۔۔۔ اگر کسی اور نے کیا ہوتا تو اس وقت اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوتا۔۔۔۔

وہ اپنی زندگی میں کسی شے کو بھی اپنی کمزوری نہیں بنانے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔ اس لیے بہتر تھا اپنی زندگی کی اس سب سے کمزور کڑی کو ہمیشہ کے لیے توڑ پھینکے۔۔۔۔

تم جیسی لڑکی آثمیر میران کی بیوی بننے کے قابل بالکل بھی نہیں " ہے۔۔۔۔۔ اور ویسے بھی یہ رشتہ دھوکے کی بنیاد پر رکھا گیا تھا تو سب سے پہلے اسی کا ختم ہو جانا چاہئے۔۔۔۔

آزمیر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ حاعفہ کی سانسیں چھین گئے تھے۔۔۔۔  
 اُس نے نفی میں سر ہلاتے پھٹی پھٹی آنکھوں سے آزمیر کی جانب دیکھا  
 تھا۔۔۔۔

اسی خوف سے تو وہ یہاں چھپ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔  
 اُسے لگا تھا آزمیر نے اُسے چھوڑنے کی بات نہیں کی تھی بلکہ اُس سے  
 سانسیں چھیننے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔

نن نہیں آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔۔ اس کے علاوہ آپ چاہے جو"  
 مرضی سزا دے دیں مجھے۔۔۔۔ مگر پلیز مجھ سے اپنا نام مت چھینیں۔۔۔۔  
 "میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

حاعفہ آزمیر کے روح فساں الفاظ سن کر پھوٹ پھوٹ کر روتی اُس کے  
 قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

آزمیر کے لیے حائفہ کا یہ رد عمل بہت حیران کن تھا۔۔۔ جب وہ اُس سے  
محبت کرتی ہی نہیں تھی۔۔۔ صرف ایک فریب بن کر اُس کی زندگی میں  
آئی تھی تو پھر یہ سب کیا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر کو اُس کی یوں اپنے قدموں میں گرنے والی حرکت انتہائی ناگوار  
گزری تھی۔۔۔ وہ اگلے ہی لمحے کلائی سے پکڑ کر اُسے اوپر اپنی جانب کھینچ چکا  
تھا۔۔۔

"یہ کیا نیا ناک ہے؟؟؟"

آزمیر کا دماغ حائفہ کی طلاق کے نام پر خراب ہوتی حالت دیکھ اُلجھ چکا  
تھا۔۔۔

میں ناک نہیں کر رہی۔۔۔ سچی محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ وہ سب "  
مجھ سے زبردستی کروایا گیا تھا۔۔۔ میں مر کر بھی آپ کو تکلیف پہنچانے کے  
بارے میں نہیں سوچ سکتی۔۔۔

حاعفہ جذبات کے عالم میں آخر کار اونچی آواز میں چلاتی اپنی محبت کا اظہار کر گئی تھی۔۔۔۔

اوہ ریلی تمہیں لگتا ہے میں اب بھی تمہاری بات پر یقین کروں گا۔۔۔۔"

مجھے تم پر اب ایک پرسنٹ بھی ٹرسٹ نہیں رہا حاعفہ نور۔۔۔۔ تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرا بھروسہ کھو چکی ہو۔۔۔۔ تم نے مجھ سے اپنی اصلیت چھپائی، کہ طوائف زادی ہوتے میرے سامنے باپردہ ہونے کا ٹاک کر کے مجھے محبت کے جال میں پھنسا یا اور پھر آخر میں مجھے زہر دے کر مارنا چاہا۔۔۔۔ کیا یہی ہے تمہاری محبت؟؟؟ ایسی محبت سے بہتر میں ساری زندگی کے لیے تنہا رہنا پسند کروں گا۔۔۔۔

آزمیر اپنے اندر کی بھڑاس اُس پر نکال رہا تھا۔۔۔ اور حاعفہ بے بسی سے اُسے تنگی جا رہی تھی۔۔۔ یہ شخص اُس کی زندگی تھا جو اُس سے بہت جا رہی تھی۔۔۔ اُس کی اب تک کی زندگی دکھوں سے بھری پڑی تھی۔۔۔ مگر اتنی



افیت اُسے آج تک محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔ جتنی اس وقت آثمیر کے الفاظ نے اُسے دی تھی۔۔۔

آثمیر ابھی اُسے اُس کی سزا سنانے ہی والا تھا۔۔۔ جب موبائل پر آتی کال نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

دوسری جانب سے قاسم صاحب کے ارجنٹ بلاوے پر وہ فکر مند ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے؟ آپ ٹھیک ہیں؟؟؟"

آثمیر کو ایک دم اُن کی فکر ہوئی تھی۔۔۔۔

"اوکے میں ابھی پہنچتا ہوں۔۔۔۔"

آثمیر انہیں جواب دے کر فون رکھتا واپس حاحفہ کی جانب متوجہ ہوا

تھا۔۔۔۔ جو اُس کو جاتا دیکھ وہاں سے کھسکنے کو پڑتول رہی تھی۔۔۔

آثمیر کو اُس کا بار بار یہ اپنی نظروں سے اوجھل ہونے کی کوشش کرنا بہت بُرا لگا تھا۔۔۔

حاعفہ کی دونوں کلائیوں دبوچ کر اُس کی کمر کے پیچھے موڑتے آڑمیر نے  
 اُسے پوری طرح اپنے حصار میں لیتے اپنے بے حد قریب کیا تھا۔۔۔۔  
 خبردار جو یہاں سے کہیں بھی بھاگنے کی کوشش کی تو۔۔۔۔ اگر تم یہاں "  
 سے غائب ہوئی تو تمہیں ڈھونڈ کر اپنے ہاتھوں سے یہ نازک گردن دبا دوں  
 "گا۔۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔۔

آڑمیر کی گرم سانسیں حاعفہ کو اپنی گردن پر محسوس ہوئیں تو وہ جی جان سے  
 لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔

اُس کی شہ رگ پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتا گلے ہی لمحے وہ وہاں سے نکل  
 گیا تھا۔۔۔۔ حاعفہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔  
 آڑمیر کے سرد و سپاٹ لہجے میں ادا کیے الفاظ اُس کی سماعتوں میں ابھی بھی  
 گونج رہے تھے۔۔۔۔

دھیرے سے قدم اٹھاتے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آن کھڑی ہوئی  
 تھی۔۔۔ اُس ستمگر کے غصے میں چھوڑے لمس کا نشان اُس کی سُرخ پڑتی  
 گردن پر واضح تھا۔۔۔ حاعفہ کا چہرہ اتپ اٹھا تھا۔۔۔  
 آثمیر کے الفاظ یاد کرتے اُس کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ چھا گئی  
 تھی۔۔۔

آثمیر کی دھمکی میں چھپا اقرار اُس کے دل کو خوش فہمیوں کی دنیا میں دھکیل  
 گیا تھا۔۔۔ آثمیر اُسے یہاں سے نہ جانے کا بول کر گیا تھا۔۔۔ جس کا  
 مطلب تھا اُسے حاعفہ کا خود سے دور ہونا برداشت نہیں تھا۔۔۔  
 حاعفہ کے لیے اُس کا غصے اود مصنوعی نفرت میں چھپا یہ چھوٹا سا اقرار بھی کافی  
 تھا۔۔۔ اب وہ مر کر بھی آثمیر میراں سے دور جانے کا نہیں سوچنے والی  
 تھی۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ اب بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ تبھی تو میری "  
 اتنی غلطیوں کے باوجود مجھے زرا سی سزا بھی نہیں سناسکے۔۔۔ میں اب کسی

قیمت پر آپ سے دور نہیں جاؤں گی۔۔۔ آپ مجھے بیوی کے رُوپ میں  
چاہے قبول نہ کریں۔۔۔ میں ساری زندگی کے لیے آپ کی باندی بن کر  
جینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔ حاعفہ آثمیر ہمیشہ سے صرف آپ کی تھی۔۔۔  
"اور آگے بھی ہمیشہ آپ ہی کی رہے گی۔۔۔"

نجانے کتنے عرصے بعد حاعفہ کامر جھایا زندگی سے دالبرداشتہ چہرا کھل اُٹھا  
تھا۔۔۔

وہ دیوانی لڑکی آثمیر میران کی ایک دھمکی پر خوشی سے پاگل ہوا اُٹھی  
تھی۔۔۔ اگر جو کبھی آثمیر میران اُس سے محبت سے بات کر لے۔۔۔  
پھر تو حاعفہ نور کا حواس کھونا متوقع تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

میران پیلس کے مکینوں نے آثمیر میران کی خاطر سویرا کو ایک اور موقع  
سے دیا تھا۔۔۔ وہ سب بس آثمیر کو خوش و خرم دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔ اگر



سویرا ایسا کرنے کا یقین دلا چکی تھی انہیں تو ان سب کو اس سے زیادہ کچھ چاہیے بھی نہیں تھا۔۔۔۔

سویرا ان سب کی فراخ دلی پر مزید شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔ اُس کے اتنا بُرا کرنے کے باوجود سب نے اُسے مزید ایک موقع دے دیا تھا۔۔۔۔ اب وہ کسی بھی صورت آڑ میر کو منا کر اپنی جانب راغب کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

"زنیشہ میری جان کیا ہوا؟؟؟ کوئی پر اہلم ہے کیا؟؟؟"

شمسہ بیگم زنیشہ کو ایک جگہ پریشان اور گم صم بیٹھا دیکھ اُس کے قریب آتے فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔۔

اماں سائیں میں نے اپنی سب سے قیمتی اور عزیز ترین شے کو اپنے ہاتھوں "خود سے دور کر دیا ہے۔۔۔۔ میں بہت بُری ہوں۔۔۔۔ مجھے خود سے نفرت محسوس ہو رہی ہے۔۔۔۔"

زنیشہ روہانسی آواز میں بولتی آخر میں رودی تھی۔۔۔۔

زنیشہ میرے بچے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ زوہان سے کوئی لڑائی ہوئی"

"ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

شمسہ بیگم اچھے سے جانتی تھیں اُن کی بیٹی کا اتنا فیکٹ ملک زوہان ہی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

وہ مجھ سے بہت سخت ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ اب کبھی مجھ سے بات "نہیں کریں گے۔۔۔۔۔ اب میں کیا کروں۔۔۔۔۔"

زنیشہ بچوں کی طرح روتی شمسہ بیگم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔۔۔

تم نے ناراض کیا ہے۔۔۔۔۔ تو مناؤ بھی سہی۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں میرا بگڑا "ہو ایڈمیری اس جھلی بیٹی سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ پائے گا۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کا ماتھا چوم کر اُسے مفید مشورے سے نواز تیں وہاں سے اُٹھ گئی تھیں۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آٹمیر شک کی کیفیت میں قاسم میران کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ کسی سے بھی توقع کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ مگر اُس کے چچا قاسم میران کا ماضی ایسا سیاہ ہو گا اُسے بالکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں چچا بھتیجے سے زیادہ بہترین دوستوں کی طرح تھے۔۔۔۔۔ مگر قاسم میران کی سچائی جان کر آٹمیر کو بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں آٹمیر بیٹا۔۔۔۔۔ میرا گناہ بہت بڑا ہے۔۔۔۔۔ مگر ساری زندگی "

اولاد سے محروم رہ کر مجھے اس کی بہت بڑی سزا مل چکی ہے۔۔۔۔۔ مجھ میں

اب مزید یہ بوجھ برداشت کرنے کی سکت نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں اپنی بیٹیوں

کو اب اپنی آگے کی زندگی میں اپنے پاس دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ بچپن سے

اب تک وہ باپ کی جس شفقت سے محروم رہی ہیں اُنہیں وہ سونپنا چاہتا

ہوں۔۔۔۔۔ میں حائفہ اور ماورا کو بتانا چاہتا ہوں کہ اُن کا باپ اتنے سالوں سے

" اُن کے لیے کا قدر تڑپتا آیا ہے۔۔۔۔۔

خاموشی سے قاسم صاحب کی بات سنتے حاعفہ کے نام پر اُس نے جھٹکے سے اُن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ یہ سب سے بڑا شاک تھا اُس کے لیے۔۔۔۔۔ حاعفہ اُس کے چچا کی بیٹی اُسی کے خاندان کا ہی حصہ تھی۔۔۔۔۔ آثمیر نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کرتے خود پر ضبط پانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ وہ جتنا اس لڑکی سے دور جانے کی کوشش کر رہا تھا وہ اتنا ہی اُس کے قریب تر آرہی تھی۔۔۔۔۔ آثمیر کو ایک لمحہ لگا تھا سارا معاملہ سمجھنے میں۔۔۔۔۔ کچھ لمحے پہلے وہ جو حاعفہ کی اپنے بیڈ روم میں موجودگی پر حیران تھا۔۔۔ اب سب کچھ اُس کے سامنے واضح ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا کیا آپ میرا ساتھ دو گے۔۔۔۔۔ میری بیٹیوں کو میرا پیلس میں جگہ " دلوانے میں میرا ساتھ دو گے؟؟؟ میں جانتا ہوں تم ہی وہ واحد انسان ہو۔۔۔ جو سب گھر کے سب افراد کو اس کے لیے راضی بھی کر سکتے ہو۔۔۔۔۔



اور برادری کے لوگوں کا منہ بھی بند کر سکتے ہو۔۔۔۔ میں تمہارا یہ احسان  
"کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔۔"

قاسم صاحب آنکھوں سے پھسل آئے آنسو صاف کرتے افیت بھرے لہجے  
میں بولتے آثمیر کے لیے انکار کرنے کی ساری وجوہات ختم کر گئے  
تھے۔۔۔۔

آثمیر میراں جو ہمیشہ اپنوں کے مشکل وقت میں اُن کے ساتھ کھڑا ہوتا آیا  
تھا۔۔۔۔ بھلا اس مقام پر قاسم میراں کو کیسے انکار کر سکتا تھا۔۔۔۔  
آپ فکر مت کریں۔۔۔۔ میں سب کا منالوں گا۔۔۔۔ مگر کیا آپ کی "  
یٹیاں آپ کو قبول کریں گی۔۔۔۔ ابھی آپ نے بتایا آپ کی بڑی بیٹی بہت  
"نفرت کرتی ہے آپ سے۔۔۔۔"

آثمیر نے حاعفہ کا ذکر کرتے اجنبی لہجہ اختیار کیا تھا۔۔۔۔ وہ اپنے رشتے کی  
سچائی فلحال تو کسی کے سامنے بھی لانے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔۔

ہاں ماورا اور نگینہ بائی دونوں سے بات ہوئی ہے میری۔۔۔۔۔ میری حاحفہ " نے میری وجہ سے بہت مشکل زندگی گزاری ہے۔۔۔۔۔ میں سب سے زیادہ مجرم اسی کا ہوں۔۔۔۔۔ وہ نفرت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔۔۔ لیکن میں فلحال بس اُسے میراں پیلس میں رہنے کے لیے منالینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ تاکہ وقت کے ساتھ ساتھ اپنی کی گئی زیادتیوں کا ازالہ کر کے اُس کا دل اپنی جانب سے نرم "کر سکوں۔۔۔۔۔

قاسم صاحب آٹمیر سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ میں سمجھا نہیں کیسی افیت اور تکلیف برداشت کی ہے اُس " نے۔۔۔۔۔؟؟؟

آٹمیر کا دل بے چین ہوا تھا حاحفہ کی سچائی جاننے کے لیے۔۔۔۔۔ وہ اُس کی گنہگار تھی مگر اُس سے بھی پہلے اُس کی محبت تھی۔۔۔۔۔ وہ اُس کی زندگی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر کے سوال پر قاسم صاحب نے بھیگتی آنکھوں سے نگینہ بائی اور ماورا کی زبانی بتائی تمام حقیقت آزمیر کو بتادی تھی۔۔۔ مگر دانستہ طور پر حاعفہ کے نکاح والی بات پوشیدہ رکھی تھی۔۔۔ کیونکہ ماورا کو اُس نے سختی سے کسی کو کچھ بھی بتانے سے منع کر رکھا تھا اس لیے ماورا نے قاسم صاحب کو آزمیر کا نام نہیں بتایا تھا۔ اور نگینہ بائی نے بھی حاعفہ کی قسم کے مطابق کسی کو بھی آزمیر کا نہ بتانے کا عہد کر رکھا تھا۔۔۔ اس لیے قاسم صاحب یہاں آزمیر کے سامنے اپنی بیٹی کی عزت رکھ گئے تھے۔۔۔

اس بات سے انجان کے آزمیر اُن کی بیٹی کو اُن سے زیادہ بہتر جانتا تھا۔۔۔

میرے خیال میں آپ کے پاس اپنی بیٹی کے حوالے سے معلومات ناکافی " ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے آپ کی بیٹی اتنی معصوم بھی نہ ہو۔۔۔ جتنا آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔ اپنی وے آپ کو میری جو ہیلپ بھی چاہیے میں اُس کے لیے تیار ہوں۔۔۔ ابھی مجھے ایک ضروری کام کے لیے شہر کے لیے نکلنا ہے۔۔۔ کل ملاقات ہوگی آپ سے۔۔۔

حائفہ کے بارے میں جان کر آثمیر کے دل کی بے چینی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ لڑکی اتنی قصور نہیں تھی جتنا وہ اُسے سمجھ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اُس کے دل کا خون کرنے کی خطاوار تھی۔۔۔ جس کے لیے وہ اُسے اتنی آسانی سے معاف کرنے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔

آثمیر میراں کا دل اتنا رزاں بالکل بھی نہیں تھا کہ کوئی بھی آکر اُس سے کھیل کر چلا جاتا۔۔۔ آثمیر نے صرف ایک لڑکی کو اپنے دل تک رسائی دی تھی۔۔۔ مگر اُسی لڑکی کا دل پر کیا وار بہت کاری تھا۔۔۔ جسے اتنی جلدی بھول پانا آثمیر کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان پلیز بس کرو۔۔۔ کیوں جان بوجھ کر اپنی جان کے دشمن بنے پڑے " ہو۔۔۔ پلیز مزید سیگریٹ مت پینا۔۔۔



شمن زوہان کے پاس کھڑی منت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔ اُس میں اتنی  
ہمت نہیں تھی کہ اُس کے سامنے ٹیبل پر رکھی سیگریٹ کی ڈبیا خود اٹھا کر  
پھینک دیتی۔۔۔

تمہیں کس نے کہا ہے یہاں بیٹھنے کا۔۔۔ جاؤ اپنے گھر۔۔۔ مجھے اکیلا"  
"رہنا ہے۔۔۔"

زوہان اُس کے ٹوکنے پر اُسے وہیں ڈپٹ گیا تھا۔۔۔  
اُسے ہمیشہ اپنے قریب صرف ایک انسان کی خواہش ہی رہی تھی۔۔۔ مگر  
اُس ہستی نے ہر بار اُس پر الزاموں کی برسات کرنے کے سوا کچھ نہیں کیا  
تھا۔۔۔ اس لیے اگر وہ نہیں تو زوہان کو کوئی بھی نہیں چاہیے تھا۔۔۔  
شمن بے بسی سے اُسے دوبارہ سیگریٹ سلگھاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔  
جب سائیڈ ٹیبل پر رکھا زوہان کا موبائل بج اُٹھا تھا۔۔۔  
زوہان ویسے ہی آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔۔  
".... زینشہ کی کال ہے"

ثمن کب سے بچتے فون کی جانب دیکھتی زوہان کو پکار بیٹھی تھی۔۔۔۔  
 زینشہ کے نام پر زوہان نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔  
 مگر فون اٹینڈ کرنے کے بجائے وہ بڑے آرام سے کال کاٹ گیا تھا۔۔۔۔  
 ثمن افسوس سے سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔ ہمیشہ اس مشکل ترین انسان کو  
 سمجھنا اُس کے لیے کٹھن رہا تھا۔۔۔۔  
 ایک طرف جس کی وجہ سے تڑپ تڑپ کر وہ اپنی صحت خراب کر رہا تھا  
 دوسری طرف اُس کی بات سننے کا بھی روادار نہیں تھا۔۔۔۔  
 مگر دوسری جانب بھی کوئی اور نہیں زینشہ میراں تھی۔۔۔۔ جب تک  
 زوہان کی بات نہ سن لیتی باز نہیں آتا تھا اُس نے۔۔۔۔ ثمن ان دونوں کی  
 ایک دوسرے کے لیے اتنی شدت پسندی دیکھ کر حیرت زدہ تھی۔۔۔۔  
 دونوں ایک دوسرے کو چاہتے بھی بہت تھے مگر ضدی بھی حد درجے کے  
 تھے۔۔۔۔

"کیا پرالیم ہے؟؟؟؟"

زوہان شدید غصے کے باوجود اُس کی کال زیادہ دیر اگنور نہیں کر پایا  
تھا۔۔۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔۔"

دوسری جانب سے زینشہ کی فکر بھری روہانسی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔۔  
مگر مجھے کسی قسم کی ہمدردی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔ اور نہ اس وقت میں تم سے "  
بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ مجھے تنگ مت کرو۔۔۔۔۔

زوہان پیشانی مسلتے خود پر ضبط پاتے بولا۔۔۔۔۔ آج اتنے سالوں بات اُس  
نے اپنی ماں پر ہوئے ظلم کی حقیقت کسی کے سامنے دوہرائی تھی۔۔۔۔۔  
جس سے اُس کے زخم ایک بار پھر اُدھر چکے تھے۔۔۔۔۔

میں بہت اچھے سے جانتی ہوں ملک زوہان کو کسی کی ہمدردی کی کبھی "  
ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور نہ میں ایسا کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ میں معافی  
"مانگنا۔۔۔۔۔

زنیشہ کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے۔۔۔۔۔ جب دوسری جانب سے کال  
کاٹ دی گئی تھی۔۔۔۔۔

زنیشہ نے آنکھیں پھاڑے موبائل سکرین کو گھورا تھا۔۔۔۔۔  
مگر جو کچھ وہ زوہان کو کہہ چکی تھی۔۔۔ اُس سب کا یہ رد عمل تو کچھ بھی نہیں  
تھا۔۔۔۔۔ وہ زوہان کے غصے سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ جو اس کے  
اتنے غلط الزامات لگانے کے باوجود اُسے اچھی خاصی مہلت دے گیا  
تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حاعفہ سامنے کھڑے قاسم میران کو اپنے باپ کے رُوپ میں دیکھتی شاک  
میں تھی۔۔۔ جس انسان سے وہ اتنا عرصہ بھاگتی آئی تھی آج آخر کار وہ اُس  
تک پہنچ ہی گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اپنے باپ کے ڈھائے سارے  
ظلم یاد کرتے اُس نے رُخ موڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

"حاعفہ بیٹا پلیز ایک بار میری بات سن لو۔۔۔۔۔"



قاسم صاحب حاعفہ کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ اذیت بھرے لہجے میں بولے تھے۔۔۔۔

میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں۔۔۔۔ میرے لیے میرا باپ میری ماں کے ساتھ "ہی مرچکا ہے۔۔۔۔ آپ یہ سب کر کے اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔۔۔۔"

حاعفہ شدت جذبات سے مٹھیاں بھینچے بولی تھی۔۔۔۔ اُس کا دل چاہ رہا تھا۔۔۔۔ اس شخص سے کہیں دور بھاگ جائے۔۔۔۔ مگر آثمیر کا احساس اُسے ایسا کرنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

حاعفہ بیٹا میں جانتا ہوں میں دنیا کا سب سے ظالم باپ ہوں۔۔۔۔ میں نے "تم لوگوں کو یوں بے آسرا چھوڑ کر بہت بڑا گناہ کیا ہے۔۔۔۔۔ پر بیٹا میں اب تم لوگوں کو تمہاری اصل حیثیت اور مقام دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ جو تم لوگوں کا حق ہے۔۔۔۔ تم چاہے مجھے معاف نہ کرو۔۔۔۔ مجھ سے نفرت کرنی ہے کرو۔۔۔۔ مگر اپنے اصل گھر لوٹنے سے انکار مت کرو۔۔۔۔ میرے لیے

سب سے بڑی تکلیفوں سے بڑی یہی تکلیف ہے کہ میری بیٹیاں بے آسرا  
 ہو کر در بدر بھٹک رہی ہیں۔۔۔۔۔ اپنے اس گنہگار باپ کی یہ افیت ختم  
 "کر دو۔۔۔۔۔"

قاسم صاحب بات کرتے آخر میں رو دیئے تھے۔۔۔ مگر حائفہ اُن کے  
 حوالے سے اپنا دل نرم کرنے کو بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔۔  
 اُس نے اپنی ماں کو جس طرح تڑپتے دیکھا تھا اور جس قدر افیت بھری  
 زندگی اُس نے بسر کی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا دل اپنے باپ کے لیے پتھر ہو چکا  
 تھا۔۔۔۔۔

تو کیا آپ کی فیملی اب ایک طوائف کی بیٹیوں کو قبول کرنے کو تیار "  
 "ہو جائے گی۔۔۔۔۔"

حائفہ نے اُن کی بات پر گہرا طنز کرتے کہا۔۔۔  
 میری آٹھ میر سے بات ہو چکی ہے۔۔۔ وہ میری خاطر سب کو منالے "  
 "گا۔۔۔۔۔ اُس نے وعدہ کیا ہے مجھ سے۔۔۔۔۔"

قاسم صاحب کے منہ سے نکلا نام سن کر حاعفہ کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔ اُس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے پاس کھڑی ماورا کو گھورا تھا۔۔۔

"آژمیر میراں ان کے سگے بھتیجے ہیں۔۔۔"

ماورا نے دھیمے لہجے میں حاعفہ کی کنفیوژن دور کی تھی۔۔۔

مطلب جس گھر میں اُسے جانے کے لیے بولا جا رہا تھا وہاں وہ دشمن جاں بھی رہتا تھا۔۔۔ یہ جان کا آژمیر کی دیوانی کو ایک لمحہ لگا تھا پگھلنے میں۔ آژمیر سے اُس کا صرف دل کا نہیں بلکہ خون کا رشتہ بھی تھا۔۔۔ یہ احساس ہی حاعفہ کے دل میں پھول کھلا گیا تھا۔۔۔ وہ بھلا اُس گھر میں جانے سے انکار کیسے کر سکتی تھی جو آژمیر میراں کا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ ہم آپ کے ساتھ میراں پیلس جانے کے لیے تیار ہیں۔۔۔ مگر صرف اس شرط پر کہ آپ اس سے زیادہ کی توقع نہیں کریں گے مجھ سے۔۔۔

ماوراحاعفہ کے فوراً حامی بھرنے پر مسکرا دی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ حاعفہ کی اپنے باپ سے بے پناہ نفرت سے بھی واقف تھی اور آثمیر کے لیے محبت سے بھی۔۔۔۔

مگر آج یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی تھی کہ اُس کی آثمیر کے لیے محبت ہر شے سے بڑھ کر تھی۔۔۔ وہ اُس کی خاطر اپنے بڑے سے بڑے مجرم کو معاف بھی کر سکتی تھی اور پوری دنیا سے ہمیشہ کے لیے تعلق بھی توڑ سکتی تھی۔۔۔۔

میران پیلس میں اس وقت بالکل سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔ سب گم صم سے سر جھکائے بیٹھے تھے۔۔۔ کسی کو بھی اپنے کانوں سنی حقیقت پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔



قاسم میراں کا ماضی ایسا بھی ہو سکتا تھا۔۔۔ اُن میں سے کوئی بھی یقین نہیں کر پار ہا تھا۔۔۔ قاسم صاحب اپنے منہ سے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کا اقرار کرتے اب سر جھکائے ہوئے تھے۔۔۔

شمسہ بیگم اور باقی سب نے بھی گھبرا کر حمیرا بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر اُن کے چہرے کا اطمینان بتا رہا تھا کہ وہ پہلے سے ہی سب کچھ جانتی ہیں۔۔۔ یہ بات ان سب سے لیے دوہرے شاک کی بات تھی۔۔۔

مجھے آپ کے کیے گئے کسی بھی فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ آپ "اپنی بیٹیوں کو اس گھر میں لا سکتے ہیں۔۔۔ اسی بہانے کیا پتا میری ممتا کی پیاس بھی بجھ جائے۔۔۔"

حمیرا بیگم اپنے شوہر کو سب خاندان والوں کے سامنے اس طرح شرمندگی کا شکار ہوتے نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔ اس لیے سب کو حیران چھوڑتیں وہ قاسم صاحب کی خوشی کی خاطر بہت بڑا فیصلہ کر گئی تھیں۔۔۔

"حمیرا کیا تم دل سے ایسا چاہتی ہو؟؟؟"

جی بھابھی۔۔۔۔ قاسم کی اولاد میری بھی اولاد ہے۔۔۔۔ میں دل سے "چاہتی ہوں کہ وہ اس گھر میں آئیں۔۔۔۔ اگر آپ سب کو کوئی اعتراض نہ ہو" تو۔۔۔۔

حمیرا بیگم اب کسی صورت گنوارہ نہیں کر سکتی تھیں کہ اُن کا شوہر مزید اپنی بیٹیوں کی جدائی میں تڑپے۔۔۔

ہم سب کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے چچی جان۔۔۔ مگر آٹھ میر لالہ کیا وہ یہ "سب قبول کریں گے۔۔۔"

زنیشہ کو فوراً آثمیر کی فکر لاحق ہوئی تھی۔۔۔ جس کا فیصلہ ہمیشہ ایسے معاملوں میں کافی سخت رہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

زنیشہ کی بات پر سب کی سوچوں کا رخ بدلہ تھا اور سب نے ہی فکر مندی سے قاسم صاحب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب اُسی لمحے آثمیر ڈار سنگ میں داخل ہوا تھا۔۔۔ وہ سب کی باتیں ان چکا  
تھا۔۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔"

آثمیر کے یہ چند الفاظ سب کے چہروں پر بہار لے آئے تھے۔۔۔ آج اتنے  
دنوں بعد اُن سب نے قاسم میران کی ویران آنکھوں میں آسودگی بھری  
چمک دیکھی تھی۔۔۔

اتنے سالوں کی تڑپ کے بعد آج جا کر وہ اپنی بیٹیوں کو اُن کے اصل مقام پر  
لانے والے تھے۔۔۔ اب آگے کی زندگی اپنے سائے تلے رکھ کر گزارنا  
چاہتے تھے۔۔۔

واؤ کتنا مزہ آئے گا۔۔۔ اب دو مزید کزنز بھی آنے والی ہیں گھر "  
"میں۔۔۔۔۔ زینشہ کی شادی پر تو انجوائمنٹ مزید دو بالا ہو جائے گی۔۔۔۔۔  
صدف کے چمک کر کہنے پر زینشہ نے اپنی کے ذکر کر گھور کر اُس کی جانب  
دیکھا تھا۔۔۔

اُس کی شادی تو مزید ایک ویک لیٹ ہو چکی تھی نا۔۔۔  
 زینشہ نے سوالیہ نظروں سے شمسہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔  
 ان سب باتوں میں میں آپ لوگوں کو ایک بات بتانا ہی بھول گئی۔۔۔۔"  
 میری نفیسہ بہن سے آج صبح ہی بات ہوئی ہے۔۔۔۔ وہ لوگ شادی کو ایک  
 ہفتہ لیٹ نہیں کرنا چاہتے۔۔۔ شادی انہیں پہلی تاریخوں پر ہی  
 "ہو گی۔۔۔۔"

شمسہ بیگم کی بات زینشہ کی سانسیں روک گئی تھی۔۔۔ زوہان اُس پر ان قدر  
 شدید غصہ تھا۔۔۔ اس دوران شادی۔۔۔ خوف کے مارے زینشہ ابھی سے  
 ہی کانپنے لگی تھی۔۔۔ جس انسان کے سامنے وہ تھوڑی دیر نہیں ٹک پاتی  
 تھی۔۔۔ اُس کی لمحہ بھر کی قربت جان لیوا ثابت ہوتی تھی۔۔۔ ہمیشہ کے  
 لیے اُس کے ساتھ کیسے رہے گی وہ۔۔۔۔

آگے کا سوچتے زینشہ ہولے ہولے لرزنے لگی تھی۔۔۔ اُس نے اُمید بھری  
 نظروں سے آٹھ میر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کیا پتا وہ کوئی اعتراض



"او کے میں ابھی پہنچتا ہوں۔۔۔۔۔"

آژمیر کے ماتھے پر واضح شکنوں کا جال بُن چکا تھا۔۔۔

"کیا ہوا آثمیر سب خیریت ہے؟؟؟"

قاسم صاحب فکر مندی سے بولے تھے۔۔۔

جی سب ٹھیک ہے۔۔۔ ایک ضروری کام کے لیے مجھے ابھی شہر کے " لیے نکلنا ہو گا۔۔۔

آزمیر کی بات پر سب نے اُدا سی بھری نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔ اتنے دنوں بعد تو وہ میران پبلس میں پایا گیا تھا۔۔۔ مگر اب تھوڑی دیر میں پھر واپس جا رہا تھا۔۔۔،

آزمیر مجھے بھی آپ کے ساتھ شہر جانا ہے۔۔۔ پلیز مجھے بھی لیتے " جائیں۔۔۔ ابھی کچھ دیر میں اندھیرے ہونے والا ہے تو ڈرائیور کے ساتھ " جانا۔۔۔۔۔

اچانک سویرانے وہاں آتے آزمیر کے بازو پر ہاتھ رکھتے ملتجی لہجے میں ریکوسٹ کی تھی۔۔۔

اُسے اپنی حویلی میں دیکھ آثمیر نے ہونٹ سختی سے بھیج لیے تھے۔۔۔  
 اور اُس کے ساتھ ساتھ ایک سخت نظر باقی سب پر ڈالی تھی۔۔۔ جنہوں نے  
 اِس لڑکی کو یہاں جگہ دی تھی۔۔۔  
 "سٹے اوے۔۔۔۔۔"

آثمیر ایک جھٹکے سے اُس کا ہاتھ اپنے بازو سے دور کیا تھا۔۔۔ جس پر سویرا  
 لڑکھڑا کر چند قدم دور ہوئی تھی۔۔۔  
 آثمیر کی دھاڑ پر باقی سب بھی اپنی جگہوں سے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔  
 جن پر ایک سرد نگاہ ڈالتا آثمیر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔  
 سویرا اثر مندہ سی لال چہرہ لیے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ آثمیر میراں  
 اتنی جلدی کسی کی خطا معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔ اِسی لیے سب اُس کے سامنے  
 غلطی کرنے سے ڈرتے تھے۔۔۔ کیونکہ اُس کے بعد سخت ترین مرحلہ  
 آثمیر میراں نے معافی مانگنا ہوتا تھا۔۔۔ جو قسمت کے ساتھ ہی جا کر ملتی  
 تھی۔۔۔۔۔

میں نے آپ سب سے کہا تھا اس لڑکی کو لالہ سے دور ہی رکھیں۔۔۔۔"

"اب دیکھیں بلا وجہ آٹھ میر لالہ ہم سب پر بھی ناراض ہو کر چلے گئے۔۔۔۔"

زنیشہ کو آٹھ میر کی لال آنکھیں فکر میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ یہ سب سویرا کی وجہ سے نہیں تھا۔۔۔ آٹھ میر کی اس بے چینی کی وجہ وہ لڑکی ہی تھی۔۔۔ جو اس کے بھائی کو چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔۔۔ زنیشہ کا دل چاہا تھا اس لڑکی کو ڈھونڈ کر اس کا منہ توڑ دے۔۔۔۔

@@@@@@

بیٹا تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ میرے آدمی مسلسل اُن"

لوگوں کی تلاش میں ہیں۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں جلد ہی اپنی بہو کو ڈھونڈ کر

"رہوں گا۔۔۔۔"

شہاب درانی منہاج سے فون پر بات کرتے اُسے تسلی دیتے بولے۔۔۔۔



شہاب درانی منہاج کو سمجھاتے ہوئے بولے۔۔۔ وہ اپنے بیٹے کو کوئی بھی جذباتی فیصلہ اٹھا کر اپنا مستقبل خراب کرنے نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔

بابا پلینز۔۔۔ کچھ بھی کر کے ڈھونڈیں اُسے۔۔۔ میں بہت محبت کرتا"  
 "ہوں اُس سے۔۔۔ نہیں رہ پاؤں گا اُس کے بغیر۔۔۔  
 منہاج کی آواز سے لگ رہا تھا جیسے ابھی رو دے گا۔  
 شہاب درانی نے اُسے اتنا پریشان کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اُن کی پریشانی کئی  
 گناہ بڑھ گئی تھی۔۔۔  
 منہاج کو بہت ساری تسلیاں دیتے اور یقین دلاتے وہ فون بند کر گئے  
 تھے۔۔۔  
 منہاج موبائل بیڈ پر اُچھالتا سرد ہوا میں ٹیرس پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اُسے  
 اب احساس ہو رہا تھا ماورا کی فیلنگز کا۔۔۔ اُسے تب کیسا محسوس ہوا ہو گا۔  
 جب منہاج نے بنا کسی قصور کے اُسے اتنی بڑی سزا دی تھی۔۔۔  
 ماورا کی اُس ریکارڈنگ میں کہی گئی باتیں منہاج کے کانوں میں گونجتی اُسے  
 بے چین کر جاتی تھیں۔۔۔ وہ اُس سب پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

مگر وہیں دوسری طرف دماغ کی تاویلیں اُسے دوسرے رُخ پر سوچنے پر  
مجبور کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی اُسے ایک بات کی طرف سے سکون  
تھا کہ ماورا اُس کے نکاح میں تھی۔۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اُسے دھوکا دے کر کسی  
اور کی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آج تو جیسے آثمیر آشیانے میں رونقیں اُتر آئی تھیں۔۔۔۔۔ آثمیر کے علاوہ  
میران پیلس کے تمام افراد پوری عزت و احترام اور چاہت کے ساتھ اُن  
دونوں کو لینے آئے تھے۔۔۔۔۔ ماورا تو اتنا بھرپور خاندان دیکھ کر بہت خوش  
ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی بچپن سے یہ ایک بہت بڑی خواہش رہی تھی کہ اُس  
کا بھی ایسا ہی ایک خاندان ہو۔۔۔۔۔ جہاں بہت سارے کزنز ہوں۔۔۔۔۔ جو  
آج پوری ہو چکی تھی۔۔۔۔۔  
حافظہ ماورا کو خوش دیکھ کر خوش تھی۔۔۔۔۔

سب اُن سے بہت محبت سے ملے تھے۔۔۔ جس پر حاعفہ نے بھی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے اُن کی گرمجوشی کا جواب انہیں کے انداز میں دیا تھا۔۔۔۔ اُس کا پر اہلم صرف اپنے باپ سے تھا۔۔۔۔ جس کے لیے وہ باقی سب کو کسی بھی بات کا قصور وار نہیں سمجھتی تھی۔۔۔

خاندان کے تقریباً سبھی لوگ آئے تھے۔۔۔ آثمیر کو اُن میں نہ دیکھ۔۔۔۔۔ اُس کی آمد سے ڈری بیٹھی حاعفہ کافی حد تک نارمل ہوتی۔۔۔۔۔ سب سے اچھی طرح بات کر رہی تھی۔۔۔

آپ بہت بیوٹی فل ہو۔۔۔۔۔ اور کیوٹ بھی۔۔۔۔۔ معصومیت اور حُسن کا "ملاپ کتنا دلکش ہوتا ہے آپ کو دیکھ کر صاف پتا چل رہا ہے۔۔۔۔۔ اور آپ کی سمانل بھی بہت پیاری ہے۔۔۔۔۔"

زنیشہ کو دھیمی نرم مسکراہٹ والی حاعفہ بہت پسند آئی تھی۔۔۔



اُس کی اتنی تعریف پر حاعفہ ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔ جس پر اُس کے گالوں کے گڑھے واضح ہوئے تھے۔۔۔ اُس کے ہونٹوں کے اوپری تل کی اُداسی بہت حد تک ختم ہو چکی تھی۔۔۔

"آپ خود بھی کسی سے کم نہیں ہو۔۔۔۔"

حاعفہ اُس کی حسین آنکھوں کی جانب دیکھتی دل سے بولی تھی۔۔۔

آپی یہ سب لوگ بہت اچھے ہیں مگر آپ کی ساس اور نند تو بہت زیادہ اچھی ہیں۔۔۔ کس قدر لکی ہیں آپ۔۔۔۔

ماورا اُس کے کان میں سرگوشی کرنے سے باز نہیں آئی تھی۔۔۔

شٹاپ ماورا۔۔۔ کسی نے سن لیا تو۔۔۔؟؟ پہلے تو میں بچ گئی تھی مگر

"اب کی بار آٹھ میرا میرا نے میرا قتل کر کے چھوڑنا ہے۔۔۔۔

حاعفہ نے اُسے سختی سے ٹوک تھا۔۔۔

آپ کے حُسن کے آگے اُن کے اپنے گھائل ہونے کے چانسز ہیں۔۔۔۔"

کرنے کے نہیں۔۔۔ ویسے بھی دیکھیں۔۔۔ آپ کی دلکشی کی وجہ سے

خاندان کے کسی فرد کی نگاہیں بھی آپ سے نہیں ہٹ رہیں۔۔۔ میں تو حیران ہوں اپنے جیچو پے کہ ایسے کیسے آپ کو دور رکھا ہوا آپ کو خود سے۔۔۔

ماورا بولنے سے باز نہیں آئی تھی۔۔۔  
اور یہ سچ بھی تھا۔۔۔ حاعفہ کا بے پناہ حُسن ہمیشہ ہر جگہ اُسے نگاہوں کا مرکز بنادیتا تھا۔۔۔ اُس کے تیکھے دلکش نقوش تو ویسے ہی قیامت خیز تھے مگر اُس کے دودھیانرم و ملائم ہاتھ پیر بھی سب کی توجہ اپنی جانب کھینچ لیتے تھے۔۔۔

وہ ایک کانچ کی حسین گڑیا ہی لگتی تھی۔۔۔ جسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اندر سے کس قدر ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔۔۔ جسے جوڑنے کا ہنر صرف ایک انسان کے پاس ہی تھا۔۔۔ اور وہ تھا حاعفہ کا وہ ستمگر آثمیر میران۔۔۔ پوری دنیا جس لڑکی کے حُسن کی اسیر تھی وہ دیوانی لڑکی

صرف آثمیر میران کے قدموں میں بچھنا چاہتی تھی۔۔۔ اور اُسی دشمن  
 جاں پر دل و جان سے مرتی تھی۔۔۔۔  
 کافی دیر کی گپ شپ اور ڈنر کے بعد وہ سب حاعفہ اور ماورا کو اپنے ساتھ لیے  
 میران پیلس کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔۔۔  
 اُن دونوں کی سب کے ساتھ اچھا خاصہ میل جول بن چکا تھا۔۔۔ گھر کے  
 سب افراد کو بھی وہ بہت پسند آئی تھیں۔۔۔ ایک طوائف کی بیٹیوں کے  
 ناطے جیسا وہ اُن کے بارے میں اندازے لگائے بیٹھے تھے وہ سب غلط ثابت  
 ہوئے تھے۔۔۔  
 وہ دونوں ہی اُنہیں بہت ہی سلجھی ہوئی اور باوقار سی لگی تھیں۔۔۔۔ سب کو  
 ہی وہ بہت پسند آئی تھیں۔۔۔ مگر وہیں سویرا کو حاعفہ کے حُسن کے  
 قصیدے آگ لگائے تھے۔۔۔۔ شمسہ بیگم اور زینیشہ کی نگاہوں میں حاعفہ  
 کے لیے اتنی پسندیدگی دیکھ اُسے کچھ غلط ہونے کا الارم مل رہا تھا۔۔۔۔

مجھے جلد از جلد آثمیر سے معافی مانگ کر۔۔۔ واپس سے اُس کی زندگی " میں جگہ بنانی ہوگی۔۔۔ اس سے پہلے کہ حاعفہ کا جادو آثمیر میران پر بھی چڑھ جائے۔۔۔ جتنی معصوم یہ لڑکی بن رہی ہے۔۔۔۔۔ ہے نہیں۔۔۔۔۔ اسے اپنے حُسن کا اچھے سے اندازہ ہے۔۔۔۔۔ اور جس طرح یہ خاندان کے باقی لڑکوں کو لفٹ نہیں کر وار ہی اُس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آثمیر پر ہی "لٹو ہوگی۔۔۔۔۔ مگر میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔

سویرا دل ہی دل میں حاعفہ کے خلاف پلاننگ شروع کر چکی تھی۔۔۔ اُسے حاعفہ سے خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ وہ حاعفہ کو آثمیر سے دور ہی رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس بات سے انجان کے آثمیر میران پر تو بہت پہلے ہی حاعفہ نور کا جادو چل چکا تھا۔۔۔ اب ان سب حد بندیوں کی ضرورت دونوں کے لیے نہیں تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@



آزمیر گاڑی کی سیٹ سے سر ٹکائے اپنے اندر اٹھتے اضطراب پر قابو پانے کی  
کوشش کر رہا تھا۔۔۔ جب گاڑی اچانک ایک جھٹکے سے رُکی تھی۔۔۔  
"کیا ہوا فیصل۔۔۔؟؟"

آزمیر نے آنکھیں کھولتے ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے فیصل کو  
مخاطب کیا تھا۔۔۔

"سروہ۔۔۔۔۔ ملک زوہان۔۔۔۔۔"

فیصل نے سامنے اشارہ کرتے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔ زوہان اپنی  
گاڑی اُن کی گاڑی کے بالکل سامنے کھڑی کرتے اُن کا راستہ روکتے اب  
گاڑی سے نکل آیا تھا۔۔۔

اُس کی یہ حرکت آزمیر کا دماغ گھما گئی تھی۔۔۔

گاڑی سے نکلتے وہ طیش کے عالم میں اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جو بڑے  
مزے سے گاڑی کے دروازے سے ٹیک لگائے اُس پر نگاہیں گاڑھے کھڑا  
تھا۔۔۔

کیوں اپنی موت کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہو۔۔۔۔ میں اپنے ہاتھ "گندے نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔"

آزمیر آگ اُگلتی نگاہوں سے اُسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

یا تو یہ کام کر کے اپنے ہاتھ گندے کر لو یا پھر میرا مجرم میرے حوالے "کر کے مجھے میرے ہاتھ گندے کرنے دو۔۔۔"

زوہان آزمیر کی نسبت نارمل لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اُس کا اشارہ ملح فیاض میران کی جانب تھا۔۔۔۔ جو کومہ میں تھے اور آزمیر نے اُنہیں زوہان سے بچا کر کسی خفیہ جگہ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ سیکورٹی کے تحت گھر کے کسی بھی فرد کو اُن سے ملنے کی اجازت نہیں تھی سوائے آزمیر کے۔۔۔۔

زوہان کی آزمیر سے نفرت کرنے کی یہی وجہ تھی۔۔۔ کہ آزمیر نے اُس کی ماں کے قاتل ملک فیاض کے پناہ دینے کے ساتھ ساتھ، اُن کے اس جرم کے ہمراز میران پیلس کے باقی افراد کو بھی اپنی حفاظت میں رکھا ہوا تھا۔۔۔

یہ دشمنی یہاں سے شروع ہونے کے بعد باقی بہت سے واقعات کے ساتھ  
آہستہ آہستہ بڑھتی گئی تھی۔۔۔۔

اور اب آگے نجانے مزید کتنی تباہی خود میں سمیٹے کس موڑ تک پہنچنے والی تھی  
کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

میرے سامنے میرے باپ کے مجرم ہونے کا ثبوت پیش کرو۔۔۔ میں "

"تمہاری بات مان جاؤں گا۔۔۔۔

آزمیر کا لہجہ ہنوز تھا۔۔۔

میں نے اپنی آنکھوں سے اپنی ماں کو زندگی جلتے دیکھا ہے۔۔۔۔ اس سے "

"بڑا ثبوت میرے لیے کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

یہ الفاظ ادا کرتے زوہان کی آنکھیں لہورنگ ہوئی تھیں۔۔۔

"میں نہیں مانتا اس ثبوت کو۔۔۔۔"

آزمیر اس کی جانب سے نگاہیں پھیر چکا تھا۔۔۔۔

اتنے ظالم مت بنو آثمیر میران۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو زندگی تم سے بھی "تمہاری کوئی قیمتی شے چھین لے۔۔۔ اور میری طرح اُس پر رونے تڑپنے کے سوا کچھ نہ کر سکو۔۔۔"

زوہان کی بات پر حائفہ کے چہرہ آثمیر کی نگاہوں کے سامنے جھلملا گیا تھا۔۔۔ اُس کے دل میں عجیب سی بے چینی گھل گئی تھی۔۔۔ "بددعا دے رہے ہو مجھے۔۔۔؟؟؟؟"

آثمیر نے طنز یا نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ نہیں۔۔۔ صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تمہیں میری اُس افیت اور درد کا "اندازہ ہو۔۔۔ جس کی وجہ سے میں اتنے سالوں سے تڑپتا آ رہا ہوں۔۔۔ زوہان اُس پر ایک زخمی نگاہ ڈالتا گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ آثمیر کتنی ہی دیر اُس جگہ پر کھڑا زوہان کی گاڑی کے پیچھے اڑتی دھول کو دیکھتا رہا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@



کل زنیثہ کی مایوں تھی جس کے بعد لگاتار شادی کے باقی فنکشن شروع ہو جانے تھے۔۔۔۔ جہاں گھر کے باقی تمام افراد زوہان اور زنیثہ کی شادی کو لے کر بہت زیادہ ایکسائٹڈ تھے۔۔۔ وہیں زنیثہ کی خوف کے مارے جان آدھی ہو چکی تھی۔۔۔

جب بھی آنے والے لمحوں کا سوچتی تھی تو اُس کی روح فنا ہونے لگتی تھی۔۔۔۔

حاعفہ بھی پوری طرح شمسہ بیگم اور گھر کی باقی خواتین کا کام میں ہاتھ بٹا رہی تھی۔۔۔ جبکہ ماوراء گھر ساری ینگ پارٹی کے ساتھ ہلاکلا کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

حاعفہ جب سے یہاں آئی تھی اُس کے بعد سے آڑ میرا یک بار بھی وہاں نہیں آیا تھا۔۔۔ جہاں یہ بات حاعفہ کے لیے تسلی بخش تھی وہیں اُس کا دل اُس سے بغاوت کرتا آڑ میرا کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔

مگر اُس ظالم شخص کو اپنی اس پاگل دیوانی پر زرا برابر رحم نہیں آ رہا تھا  
شاید----

"بھابھی آژمیر نے کب تک آنا ہے۔۔۔ کچھ بتایا اُس نے۔۔۔"

حمیرا بیگم کو اچانک آژمیر کا خیال آیا تھا۔۔۔ کیونکہ خاندان کے تقریباً تمام  
لوگ ہی میران پلس پہنچ چکے تھے سوائے آژمیر کے۔۔۔

آژمیر کے نام پر دوپٹے کی لیس ٹانگتی حاعفہ نے بے دھیانی میں سوئی اپنی  
انگلی میں گھسادی تھی۔۔۔

اُن کے ہاں رواج تھا۔۔۔ دلہن کی مہندی کا جوڑا خاص طور پر گھر کی خواتین  
اپنے ہاتھوں سے تیار کرتی تھیں۔۔۔ اس وقت وہ سب ڈرائنگ روم میں  
بیٹھیں اسی کام میں مصروف تھیں۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا آپ ٹھیک ہو؟؟؟"

حمیرا بیگم حاعفہ کی سسکاری پر فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔

"جج جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

شمسہ بیگم کی جانب سے اُن کا جواب سننے کی منتظر حاعفہ نے جلدی سے جواب دیا تھا۔۔۔۔

بالکل آٹھ میر کا اس شادی کے تمام فنکشن میں ہونا بنتا بھی ہے۔۔۔ آخر کو "اُس کی لاڈلی بہن کی شادی ہے۔۔۔۔۔"

آمنہ بیگم نے بھی بیچ میں حصہ ڈالا تھا۔۔۔ حاعفہ کو اس وقت یہ تمام خواتین پہلے سے بھی زیادہ اچھی لگی تھیں۔۔۔

ہاں میری آج صبح ہی بات ہوئی ہے آٹھ میر سے۔۔۔۔ وہ آج یا کل تک پہنچ جائے گا۔۔۔۔۔ زینشہ کے کسی معاملے میں اُس نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔۔۔ "اب اتنے اہم موڑ پر بھلا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔"

شمسہ بیگم کے لہجے میں اپنے بیٹے کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔۔۔۔  
ہاں یہ تو سچ ہے۔۔۔۔۔ اپنی ذمہ داریاں کیسے نبھائی جاتی ہیں آٹھ میر سے بہتر "کوئی نہیں جانتا ہو گا۔۔۔۔۔"

حمیرا بیگم بھی آٹھ میر کی تعریف کرتی فخریہ لہجے میں بولی تھیں۔۔۔۔

وہ سب اسی طرح کام کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھیں جب  
حاشر موبائل ہاتھ میں پکڑے گھبرا یا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اترتا دیکھائی دیا  
تھا۔۔۔

"کیا ہوا حاشتر۔۔۔۔؟؟؟"

سب سے پہلے شمسہ بیگم کی نظر ہی اُس پر پڑی تھی۔۔۔۔۔

"وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔زوہان لالہ کی گاڑی پر حملہ ہوا ہے۔۔۔۔"

حاضر شدید پریشانی کے عالم میں بولتا دروازے میں کھڑی زینتہ کی دھڑکنیں  
ساکت کر گیا تھا۔۔۔

"زوہان۔۔۔ زوہان ٹھیک تو ہے نا۔۔۔؟؟؟"



یہ خبر باقی سب پر بھی قیامت بن کر ٹوٹی تھی۔۔۔  
 "اُن کے ڈرائیور کی ڈیبتھ ہو گئی ہے۔۔۔۔ اور زوہان لالہ۔۔۔۔"  
 حاشر کی پوری بات سننے سے پہلے ہی زنیثہ اپنے حواس کھوتے زمین بوس  
 ہو گئی تھی۔۔۔۔

آزمیر فون کان سے لگائے ساکت بیٹھا تھا۔۔۔ اُسے لگا تھا جیسے کسی نے اُس  
 کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔۔۔  
 اُسے ابھی فیصل کی کال موصول ہوئی تھی۔۔۔ جس کہ مطابق زوہان کی  
 گاڑی پر ہوئی فائرنگ کے نتیجے میں۔۔۔ اُس کے ڈرائیور اور گارڈ کے ساتھ  
 ساتھ زوہان بھی جگہ پر دم توڑ چکا ہے۔۔۔۔  
 یہ کوئی خبر تھی یا قیامت برسی تھی اُس پر۔۔۔۔۔  
 "جلدی سے ہاسپٹل چلو۔۔۔۔ گو فاسٹ۔۔۔۔"

آزمیر شدتِ ضبط سے چیخا تھا۔۔۔

ڈرائیور نے ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے گاڑی ہاسپٹل کے راستے پر موڑ دی تھی۔۔۔

اگر کوئی اس وقت آزمیر کی لال آنکھیں دیکھ لیتا تو کبھی یقین نہ کر پاتا کہ اُسی ملک زوہان کے ساتھ اتنے سالوں سے وہ کیسی دشمنی نبھاتا آیا تھا۔۔۔  
آزمیر کے لیے اس وقت دنیا اندھیر ہو چکی تھی۔۔۔ وہ پہلے اپنے باپ کو نہیں بچا پایا تھا۔۔۔

مگر اب اپنے بھائی کو اُسی مقام پر نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ اس ایک خبر پر اُس کی نفرت کہیں دور جاسوئی تھی۔۔۔

ہاسپٹل کے آگے گاڑی رکتے ہی وہ باہر نکلتا تیز رفتاری سے اندر کی جانب بھاگا تھا۔۔۔ ارد گرد موجود گارڈز اور باقی لوگوں کی اُسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ وہ بس اندھا دھند اندر بھاگ رہا تھا۔۔۔ نرس کے بتانے پر وہ دائیں جانب موجود کوریڈور کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جس طرف آئی سی یو تھا۔۔۔

"زوہان۔۔۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں چلایا تھا۔۔۔ جب سامنے ہی خون آلود لباس میں ملبوس  
ڈاکٹر کے ساتھ پریشانی کے عالم میں بات کرتے زوہان نے اپنے نام کی اس  
بے قراری بھری صدا پر پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔  
اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا یا بولتا۔۔۔ آثمیر آگے بڑھتا اُسے بغل گیر  
ہو چکا تھا۔۔۔ زوہان کو کے گرد بازو پھیلانے وہ اُس کے صحیح سلامت ہونے  
کا یقین کر رہا تھا۔۔۔

ویسے ہی جیسے بچپن میں زوہان پر اپنے بڑے ہونے کا رعب جماتے آثمیر  
اُس کو پروٹیکٹ کیا کرتا تھا۔۔۔

زوہان کتنے ہی لمحے ہل بھی نہیں پایا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو؟؟؟"

آثمیر جو بُری خبر سن چکا تھا اُس کے بعد زوہان کو یوں سہی سلامت کھڑے  
دیکھنا اُس کے لیے کس قدر سکون کا باعث تھی وہ بیان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں آثمیر۔۔۔۔"

زوہان آثمیر کا یہ رُوپ دیکھتا کافی دیر بعد دقتوں سے بول پایا تھا۔۔۔۔  
 زوہان کی آواز نے آثمیر کو فوراً حقیقت میں لا پٹھا تھا۔۔۔۔ وہ ایک ہی  
 جھٹکے میں پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔ زوہان یک ٹک اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔  
 جبکہ اُسے زندہ سلامت وہاں موجود دیکھ آثمیر کی سانسیں بحال ہوئی  
 تھیں۔۔۔۔

ابھی گزرے لمحوں میں جو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔ آثمیر کی اپنے لیے دلی کیفیت  
 جو اُجاگر ہوئی تھی۔۔۔

اُس نے زوہان پر بھی گہرا نشان چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔  
 دونوں اس وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے عجیب سی کیفیت  
 کا شکار تھے۔۔۔۔

"سروہ۔۔۔۔"



فیصل آثمیر کو غلط خبر پہنچانے پر شرمندہ سا اُس کے قریب آیا تھا۔۔۔۔۔ مگر اس کے قریب آتے ہی آثمیر کا پڑنے والا تھپڑ فیصل کا منہ دوسری جانب پھیر گیا تھا۔۔۔۔۔

"سر آثم سوری۔۔۔۔۔"

فیصل کو اپنی غلطی کی سنگینی کا اندازہ تھا۔۔۔۔۔ اُس نے بنا تصدیق کیے اتنی غلط خبر پہنچائی تھی۔۔۔۔۔ جس پر وہ نادام سا سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"گیٹ لاسٹ۔۔۔۔۔"

آثمیر اتنے عرصے میں پہلی بار فیصل پر چلایا تھا۔۔۔۔۔

زوہان بنا کچھ بولے خاموشی سے کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا کہ آثمیر کے اس طرح غصے کرنے کی کیا وجہ تھی۔۔۔۔۔ زوہان کے حوالے سے ایسی جھوٹی خبر کے ساتھ ساتھ، آثمیر کو زوہان پر اُس کے لیے اپنی فکر آشکار ہونا بھی کھل رہا تھا۔۔۔۔۔

جس کا غصہ وہ فیصل پر نکال رہا تھا۔۔۔۔۔

لمحے بھر کو ایک مسکراہٹ زوہان کے ہونٹوں پر ابھری تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے معدوم بھی ہو چکی تھی۔۔۔

مجھ پر حملہ کروایا ہے اکرام حنیف نے۔۔۔ شادی کی تاریخ طے ہونے کے " بعد سے وہ دھمکیاں دے رہا تھا۔۔۔ اور آج اُس پر عمل پیرا ہو کر اپنی درد ناک موت کو مزید یقینی بنا دیا ہے۔۔۔ میریلے ڈرائیور کی ڈیٹھ ہو چکی " ہے۔۔۔ اور گارڈ کی کنڈیشن کافی سیریس ہے۔۔۔

زوہان نے رُخ موڑے آٹمیر کو ساری حقیقت بتادی تھی۔۔۔ اتنے سالوں میں پہلی بار وہ دونوں اس طرح نارمل انداز میں بات کر رہے تھے۔۔۔ جسے دیکھ اُن کے ارد گرد کھڑے اُن کے خاص آدمی فیصل اور حاکم تقریباً گومہ میں جا چکے تھے۔۔۔

کیونکہ اُن کے لیے یہ بات معجزے سے کم نہیں تھی۔۔۔ اگر زینیشہ یہ سب دیکھتی تو خوشی سے پاگل ہو اُٹھتی۔۔۔

یہ وہی شخص تھا جو اُس کی ماں کے قاتل کو پناہ دیئے ہوئے تھا۔۔ وہ بھلا اس انسان کے سامنے کیسے نرم پڑ سکتا تھا۔۔ جو اُس کی تکلیف دیکھنے کے باوجود اُس کے آگے ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔

ڈاکٹر نے آکر زوہان کو گارڈ کے خطرے سے باہر ہونے کا بتایا تھا۔۔۔ اُس کے ڈرائیور کی ڈیڈ باڈی اُس کے گھر میں پہنچادی گئی تھی۔۔۔ زوہان لہو رنگ آنکھیں لیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

چاہے جو بھی ہوتا۔۔۔ خسارہ ہمیشہ اُسی کی قسمت میں لکھا ہوتا تھا۔۔۔ وہ ہر شے پر سمجھوتا کر سکتا تھا۔۔۔ چاہے اُس سے سب کچھ چھین لیا جاتا وہ رہ لیتا۔۔۔ مگر زینشہ میران کے بغیر وہ نہیں رہ سکتا تھا اب۔۔۔ اور نہ کسی کو اتنی پاور دینے والا تھا کہ کوئی اُس سے زینشہ میران کو چھینتا۔۔۔

@@@@@@@@@@

میری جان ابھی آٹھ میر سے بات ہوئی میری۔۔۔ زوہان بالکل ٹھیک "ہے۔۔۔"

زینشہ نے ہوش میں آتے ہی زوہان کو پکارنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ اُس کی زوہان کے لیے ایسی دیوانگی دیکھ وہاں موجود گھر کے سبھی افراد حیران ہونے کے ساتھ ساتھ پریشان بھی ہوئے تھے۔۔۔



زنیشہ اس قدر چاہتی تھی زوہان کو کسی کو بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔  
 وہ کسی کے بھی بتانے پر یقین نہیں کر رہی تھی۔۔۔ وہ زوہان سے ملنا اور اپنی  
 آنکھوں سے اُسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

زوہان کو کال کرنے کے لیے اُس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھایا  
 تھا۔۔۔ وہاں حاکم کی جانب سے موصول ہوا نو ٹیفیکیشن دیکھ۔۔۔ ایک  
 سینڈ کی بھی دیر کیے زنیشہ نے وہ اوپن کیا تھا۔۔۔ جہاں جگمگاتی تصویر اُس کو  
 بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکراتے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔  
 "کیا ہوا زنیشہ تم ٹھیک ہو؟؟؟"

فریجہ اُسے اچانک روتے سے مسکراتا دیکھ فکر مندی سے بولی تھی۔۔۔  
 باقی سب نے بھی حیرت بھری نظروں سے زنیشہ کو دیکھا تھا۔۔۔ جس پر  
 زنیشہ نے مسکراتے موبائل کی سکرین اُن سب کی جانب موڑ دی تھی۔۔۔  
 جہاں حاکم نے اُن دونوں کا گلے لگنے والا لمحہ قید کر کے زنیشہ کو سینڈ کیا ہوا  
 تھا۔۔۔

"مطلب ان دونوں کی صلح ہو گئی۔۔۔؟؟؟"

حمیرا بیگم خوشی سے بول بھی نہیں پائی تھیں۔۔۔

"صلح نہیں ہوئی۔۔۔۔ یہ صرف اتنی دیر کے لیے ہی تھا۔۔۔"

کمرے میں داخل ہوتے حاشر نے سب کی خوش فہمی پر پانی پھیر دیا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ اگر اتنی تبدیلی آئی ہے۔۔۔ تو میرا پروردگار ان "

"دونوں کے دل ایک دوسرے کے لیے مزید نرم بھی کر دے گا۔۔۔"

شمسہ بیگم پر اُمید لہجے میں بولتیں باقی سب کا بھی حوصلہ بڑھا گئی تھیں۔۔۔

موبائل سکرین سینے سے لگاتے زینیشہ نے آسودگی سے آنکھیں موند لی

تھیں۔۔۔ اب وہ ان دونوں کو قریب لا کر ہی سکون سے بیٹھنے والی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

زینیشہ کو مایوں بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ وہ ایک بار زوہان سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر

گھر میں شادی کا جو ماحول بنا ہوا تھا۔۔۔ اُس کے بعد تو زوہان سے ملنا ویسے ہی

اُس کے لیے مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

نجانے کتنی بار وہ اُسے کال کر چکی تھی۔۔۔ جو وہ کھڑوس شخص اٹینڈ کرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

باقی سب لڑکیاں بھی اس وقت پوری تیاری کے ساتھ اُس کے کمرے میں موجود تھیں۔۔۔ نیچے فنکشن کی اریجنمنٹ کی جا چکی تھیں۔۔۔ یہ فنکشن خاص طور پر عورتوں کا تھا اس لیے مرد حضرات اپنی الگ محفل سجائے باہر لان میں تشریف فرما تھے۔۔۔

صدف پلیمیری ہیلپ کر دو۔۔۔ میں ان میں سے کون سے ایئرنگز "پہنوں۔۔۔ کون سے والے سوٹ کریں گے مجھے۔۔۔ اور آئمزیر کو مجھ پر "اچھے بھی لگیں گے۔۔۔

زنیشہ کے روم میں داخل ہوتی حاعفہ کے کانوں میں سویرا کا جملہ پڑتا اُسے بے چین کر گیا تھا۔۔۔ وہ جب سے آئی تھی۔۔۔ اس لڑکی کے منہ سے ہر وقت آئمزیر کا نام سن کر بہت خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔ اگر آئمزیر بھی اسے ایسے ہی چاہتا ہوا تو؟؟؟؟

Search on Google (Urdu Novels Ghar)



زنیشہ کی بات پر اپنی سوچوں سے نکلتے حاعفہ اُس کی جانب متوجہ ہوئی  
تھی۔۔۔۔

"کک۔۔۔ کیوں کیا ہوا؟؟؟"

حاعفہ ایک دم گھبرا گئی تھی۔۔۔

آپ جو میرے ساتھ یہ سوتیلوں والا سلوک کر رہی ہیں اُس کے "  
لیے۔۔۔۔

زنیشہ کی بات کا مطلب سمجھتی حاعفہ مسکرا دی تھی۔۔۔

آج میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ پر آئی پر اس کل ضرور تیار ہونگی "  
جیسا تم چاہو گی۔۔۔۔

حاعفہ اُس کا ہاتھ تھامے نرمی سے مسکرائی تھی۔۔۔

مگر زنیشہ اُس کا کوئی ایکسیوز سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

پہلے دن سے ہی زنیشہ کو دھیمے مزاج کی نرم خوشی حاعفہ بہت پسند آئی  
تھی۔۔۔ وہ اپنے باپ کی اتنی زیادتیوں کے باوجود میران پیلس کے افراد

کے لیے دل میں بے پناہ محبت رکھتی تھی۔۔۔ وہ سب کا بہت اچھے سے خیال رکھ رہی تھی۔۔۔۔

زنیشہ کو وہ آثمیر کے لیے بہت زیادہ پسند آئی تھی۔۔۔ مگر وہ ابھی اپنی اس خواہش کا اظہار کسی کے آگے بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

آپی۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟؟؟۔۔۔ اپنا ہی شوہر ٹرے میں سجا کر کسی " اور کے آگے پیش کر رہی ہیں۔۔۔ دیکھیں زرا اس چڑیل کو کیسے آپ کے شوہر کے لیے سچ سنور کر اُچھلتی پھر رہی ہے۔۔۔ اور آپ ہیں۔۔۔ جو اس بات کا قانونی اور شرعی حق رکھتی ہیں۔۔۔ وہ ایسا کچھ نہیں کر رہی ہیں۔۔۔ کیا آپ چاہتی ہیں کہ آثمیر بھائی آپ کی جانب سے پوری طرح منہ موڑ کر "اس لڑکی کی جانب متوجہ ہو جائیں۔۔۔۔

زنیشہ کو اندر آتی شمسہ بیگم کی جانب متوجہ ہوتا دیکھ ماورا نے حائفہ کو آڑے ہاتھوں لیا تھا۔۔۔۔

ماورا جیسا تم سمجھ رہی ہو سب کچھ اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔۔۔ آٹ میر مجھ " سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ جو کچھ میں اُن کے ساتھ کر چکی ہوں اُس کے بعد میری شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے وہ۔۔۔۔۔ اور تم چاہتی ہو۔۔۔۔۔ میں تیار ہو کر اُن کے سامنے جاؤں۔۔۔ تاکہ اُن کا غصہ مزید بھڑک اُٹھے۔۔۔۔۔

حافظ نے اپنے اندر کا خوف ماورا کے سامنے بیان کر دیا تھا۔۔۔۔۔ اُف اوہ آپ۔۔۔۔۔ آپ ہمیشہ ایکسٹرا کیوں سوچتی ہیں؟؟ ہمیشہ میں نے " آپ کی بات مانی ہے۔۔۔۔۔ پلیز آج میری سن لیں۔۔۔۔۔ ایک بار سوچیں ذرا۔۔۔۔۔ جو شخص آپ کے سادگی بھرے حلیے پر فدا ہوا ہے۔۔۔۔۔ وہ آپ کا وہ ہو شر باحسُن دیکھ کر اپنا غصہ کیسے برقرار رکھ پائے گا۔۔۔۔۔ پلیز ایک بار " مان لیں نامیری۔۔۔۔۔

ماورا بضد ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ماورا۔۔۔۔۔ تم نہیں جانتی اُنہیں۔۔۔۔۔ اُن کا غصہ بہت غضب ناک ہوتا " ہے۔۔۔۔۔

حاعفہ گزری ملاقاتیں یاد کرتی کپکپاتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔  
دی گریٹ حاعفہ نور کو اپنے شوہر نامدار سے اس طرح خوفزدہ ہوتے اور " اُن کے ذکر پر لرزرتے کانپتے دیکھ بہت اچھا لگا۔۔۔ مگر میری مان لیں۔۔۔  
مزید اچھا ہو گا۔۔۔۔۔ کیوں تائی جان۔۔۔ حاعفہ آپ کو بھی باقی سب کی طرح تیار ہونا چاہیے نا۔۔۔۔۔ آپ کہیں نا ان سے میری تو سن ہی نہیں رہی ہیں۔۔۔۔۔

ماورا اُسے چھیڑنے کے ساتھ ساتھ شمسہ بیگم کو بھی اپنی جانب متوجہ کر چکی تھیں۔۔۔۔۔

ارے حاعفہ بیٹا آپ تیار کیوں نہیں ہوئیں ابھی تک؟؟... نیچے فنکشن " شروع ہونے والا ہے۔۔۔۔۔



شمسہ بیگم حاعفہ کی اس تیاری کو کسی خاطر میں لائے بغیر بیوٹیشن کی جانب اشارہ کر چکی تھیں۔۔۔ انہوں نے گھر کی باقی لڑکیوں کے ساتھ حاعفہ اور ماورا کے بھی ڈریسز تیار کروائے تھے۔۔۔۔

حاعفہ کے نہ نہ کرنے کے باوجود۔۔۔ اُس کو اُن تینوں خواتین نے مل کر تیار کیا تھا۔۔۔۔

اور بیج اور ریڈ کمبہ مینیشن کی شارٹ چولی اور زمین کو چھوتا ملٹی شیڈ ڈلہنگا پہنے وہ نازک سی گڑیا جیسی بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

پھولوں کے زیور اور ماتھا پی لگائے۔۔۔ مایوں کے لائٹ میک اپ میں۔۔۔ اپنے گھنے بالوں کو کرل کر کے کھلا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔ دونوں کلاسیاں گجرے اور کانچ کی ریڈ چوڑیوں سے سبھی ایک الگ ہی بہار پیش کر رہی تھیں۔۔۔

ماورا کے بہت اصرار کے باوجود بھی اُس نے نیٹ کا پیلا دوپٹہ سر پر لے لیا تھا جو اُس کا ہوشربا حسن چھپانے میں پوری طرح ناکام تھا۔۔۔

حافظ اب پورا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔ کہ آٹمیر کے آتے ہی وہ اپنے کمرے میں چھپ جائے گی۔۔۔ وہ اُس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

"حافظ بیٹا۔۔۔ زرا یہ میٹھائی کی ٹوکری تو وہاں ٹیبل پر رکھ آئیں۔۔۔"

مایوں کا فنکشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔ پھولوں سے سجے جھولے پریلو لہنگے میں مایوں کی دلہن بنی زینشہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ موتیوں کے پھولوں سے بالوں کی خوشبوئیں بکھیرتی چٹیا گوندھ کر آگے ایک طرف ڈالے۔۔۔ چہرے پر شرمیلی مسکان اور آنکھوں میں اُس شتمگر کا احساس لیے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ اُس پر بہت رُپ آیا تھا۔۔۔۔۔ شمسہ بیگم نجانے کتنی بار اُس کی نظر اُتار چکی تھیں۔۔۔

ویسے زوہان بھائی کا بھی حق بنتا ہے تمہیں اس رُپ میں دیکھنے کا۔۔۔۔۔"

"مایوں کی ہی سہی مگر دلہن تو اُن کی ہی ہونا۔۔۔۔۔"

ماورازنیشہ کی کیفیت سے حظ اٹھاتے شرارتی لہجے میں بولی۔۔۔

"خبردار ایسا کچھ سوچا بھی تو۔۔۔۔۔"

زنیشہ اُسے تیز نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ کچھ دنوں میں ہی ماورا کے شوخ و شریر مزاج سے واقف ہو چکی تھی۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ آپ دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ آپ دونوں تو ایسے "

ڈرتی ہو اپنے شوہروں سے جیسے وہ انسان نہیں بلکہ خون پینے والے جانور

"ہیں۔۔۔۔

ماورازنیشہ کے پاس سے اٹھتی دائیں جانب کھڑی حاعفہ سے مخاطب ہوئی

تھی۔۔۔۔

"خبردار۔۔۔ اُن کے بارے آئندہ ایسا کوئی فضول استعمال کیا تو۔۔۔۔۔"

آزمیر کو اتنا غلط بولے جانے پر حاعفہ بھڑکی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں

ماورا اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"اور دونوں دیوانی بھی ہو۔۔۔۔۔"

ماور اُسے مزید چڑھاتی وہاں سے کھسک گئی تھی۔۔۔۔  
 حاعفہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھتی ایک کونے میں آن کھڑی ہوئی  
 تھی۔۔۔۔ آثمیر ابھی تھوڑی دیر میں پہنچنے والا تھا۔۔۔۔ جس کے ساتھ ہی لمحہ  
 بالمحہ حاعفہ کی دھڑکنیں بھی رفتار پکڑ رہی تھیں۔۔۔۔  
 "حاعفہ بیٹا۔۔۔۔"

اُس نے ہال سے فرار ہونے کا سوچا ہی تھا۔۔۔۔ جب حمیرا بیگم کی پکار اُس کے  
 قدم وہیں روک گئی تھی۔۔۔۔  
 حاعفہ بیٹا یہ میٹھائی تو وہاں زینیشہ کے پاس ٹیبل پر رکھ دیں۔۔۔۔ اور ساتھ ہی "  
 " وہاں پڑے پھول بھی ٹھیک کر دیجیے گا۔۔۔۔  
 حمیرا بیگم کے ہاتھ سے ٹوکری پکڑتے ناچار اُسے اُس طرف جانا پڑا تھا۔۔۔۔  
 حاعفہ ابھی ٹوکری رکھنے کے لیے جھکی ہی تھی۔۔۔۔ جب اُس کے کانوں میں  
 پڑتی حاشر کی چہکتی آواز اُس کے ہوش اڑا گئی تھی۔۔۔۔  
 "آثمیر لالہ آگئے ہیں۔۔۔۔"



حاعفہ ٹیبل پر جھکی اُسی پوزیشن میں اپنی جگہ جم سی گئی تھی۔۔۔ اُسے اپنے دل کی دھڑکنیں ڈھولک پر بجتے گانوں سے زیادہ اونچی سنائی دینے لگی تھیں۔۔۔ کیونکہ آثمیر قاسم صاحب کے ساتھ وہاں ہال میں داخل ہو چکا تھا۔۔۔ اب فرار کا کوئی راستہ نہیں بچا تھا حاعفہ کے پاس۔۔۔۔۔

"کیسی ہے میری گرُیا؟؟؟؟؟"

نہایت قریب سے سنائی دیتی آثمیر کی گھمبیر بھاری آواز اُس کی حالت غیر کر گئی تھی۔۔۔ مٹھائی کی ٹوکری چھوٹ کر ٹیبل پر جا گری تھی۔۔۔۔۔

"لالہ۔۔۔۔۔ آپ آگئے۔۔۔۔۔"

آثمیر کو اپنے سارے ضروری کام پس پشت ڈال کر صرف اپنی خاطر وہاں آتا دیکھ زینشہ خوشی سے کھل اُٹھی تھی۔۔۔۔۔

اُس کے سینے سے لگتے زنجیر کے چہرے پر سکون پھیل گیا تھا۔۔۔۔۔ یہ دو لوگ اُس کی زندگی کا حاصل تھے۔۔۔ وہ یہ جان کر بے پناہ خوش تھی کہ ان دونوں کے دل میں بھی ایک دوسرے کے لیے نفرت نہیں تھی۔۔۔ وہ دونوں بھی ایک دوسرے سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔۔۔۔ بس اُس احساس کو خود ساختہ نفرت کے منہ کھوٹے کے نیچے چھپا رکھا تھا۔۔۔

" ماشاء اللہ میری گڑیا بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ "

آزمیر زنجیر کو بازو کے حلقے میں لیے کھڑا تھا۔۔۔ اُس کی نظر ابھی تک ٹیبل پر جھکی حائفہ پر نہیں پڑ سکی تھی۔۔۔۔۔

جو اپنے گرد پھیلی اُس کی خوشبو اپنی سانسوں میں اُترتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"آزمیر میری بیٹیوں سے نہیں ملو گے۔۔۔۔۔؟؟؟"

حمیرا بیگم کہ نظر ماوراپر پڑی تھی جو زنیثہ کے ساتھ کھڑی حسرت بھری  
 نظروں سے بھائی بہن کے اس پیارے رشتے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔  
 حمیرا بیگم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔ وہ ماورا کو بازو کے حلقے میں لیے آثمیر  
 کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔  
 "یہ ماورا میری چھوٹی بیٹی۔۔۔۔"

حمیرا بیگم جس اپنائیت سے ماورا کا تعارف کروا رہی تھیں۔۔۔۔ آثمیر اُن کی  
 اعلیٰ ظرفی سے بہت متاثر ہوا تھا۔۔۔۔  
 "السلام وعلیکم۔۔۔۔"

آثمیر کو اُسی طرح خاموش کھڑا دیکھ ماورا نے پہل کی تھی۔۔۔۔ اُسے محسوس  
 ہوا تھا شاید حاحفہ کی وجہ سے آثمیر اُس سے بھی بات کرنا پسند نہ  
 کرے۔۔۔۔

"وعلیکم اسلام ! آپ کو اپنی اصل جگہ پر دیکھ کر بہت اچھا لگا۔۔۔۔"  
 آثمیر سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔"

آزمیر کے اتنے اچھے سے بات کرنے پر ماورا کھل اُٹھی تھی۔۔۔  
 "کیا میں آپ کو لالہ کہہ سکتی ہوں؟؟؟"

آزمیر کے الفاظ پر اُس کی ہمت بندھی تھی۔۔۔ آزمیر کی رعب دار  
 شخصیت دیکھ وہ اچھے سے حاعفہ کے خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سمجھ گئی  
 تھی۔۔۔۔

حاعفہ دوپٹہ کا پلو چہرے کے آگے ٹھیک کرتی خاموشی سے وہاں سے کھسکنے کا  
 ارادہ کرتے مڑی تھی۔۔۔

جی کہہ سکتی ہیں۔۔۔۔ آپ بھی میرے لیے زینشہ کی طرح ہیں۔۔۔۔ کبھی "  
 "بھی کوئی بھی پر اہلم ہو آپ مجھ سے شیر کر سکتی ہیں۔۔۔۔"

آزمیر کو یہ نروس سی معصوم لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔۔۔ جو بالکل زینشہ کی  
 طرح اُس کے سامنے کچھ کہنے نہ کہنے کی کشمکش میں مبتلا کھڑی تھی۔۔۔  
 آزمیر اُس کی کیفیت سمجھتا اُس کی ہمت بڑھا گیا تھا۔۔۔۔



"تھینکیو سوچ لالہ۔۔۔۔ آپ میری سوچ سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔۔۔۔"

ماورا کو یہ سامنے کھڑا پرکشش پر سنیلٹی کا شخص اپنی پیاری بہن کے لیے بالکل پرفیکٹ لگا تھا۔۔۔۔

ارے حاعفہ بیٹا کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟ آٹمیر سے نہیں ملو گی؟؟؟ یہاں "

..... آؤ"

شمسہ بیگم وہاں سے رخ موڑے جاتی حاعفہ کو دیکھ پکار بیٹھی تھیں۔۔۔

جہاں حاعفہ کے قدم زمین میں جکڑے گئے تھے۔۔۔ وہیں آٹمیر کی نگاہیں بھی بے اختیار اُس کی جانب اُٹھی تھیں۔۔۔۔

رخ موڑے کھڑی اُس سچی سنوری دوشیزہ کو دیکھ آٹمیر یہاں سے بھی اُس کی کپکپاہٹ کا اندازہ لگا سکتا تھا۔۔۔

حاعفہ دوپٹہ مٹھیوں میں جکڑے دھک دھک کرتے دل کے ساتھ پلٹی تھی۔۔۔

اماں سائیں مجھے ابھی آپ لوگ اپنا فنکشن انجام دے کر لیں۔۔۔۔۔ باقی باتیں "

"بعد میں ہونگی۔۔۔۔۔"

آزمیر اپنی جانب پلٹتی حاعفہ پر ایک نگاہ غلط بھی ڈالے بغیر وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ نے خفگی بھری نظروں سے دور جاتے بھائی کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو کبھی کبھار یوں ہی روڈ ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔

باقی سب بھی شرمندہ سی ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

"حاعفہ بیٹا وہ آزمیر۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔۔۔

"تائی جان کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔"

حاعفہ بمشکل مسکرا کر انہیں جواب دیتی وہاں سے جلدی سے نکل آئی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ کچھ منہ زور آنسو اس کی پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر آ گئے تھے۔۔۔۔۔

آزمیر کا اس طرح صاف نظر انداز کرنا حاحفہ کی تکلیف میں مزید اضافہ کر گیا تھا۔۔۔ جس کے لیے اُس نے اپنا یہ رُوپ سجایا تھا۔۔۔ اُس کے لیے وہ کسی قابل ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان اپنے سامنے لیپ ٹاپ کھولے۔۔۔۔۔ اپنے لندن والے کلائنٹ سے ویڈیو ڈسکشن میں بہت امپورٹنٹ ٹاپک پر پورے انہماک سے میٹنگ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔ جب سائیڈ ٹیبل پر رکھے اُس کے موبائل پر ایک خاص رنگ ٹون بجی تھی۔۔۔۔۔

جو اُس نے خاص طور پر زنجیشہ کی کال اور میسیجز کے لیے مختص کر رکھی تھی۔۔۔۔۔

اس وقت بھی میٹنگ میں ہونے کے باوجود وہ موبائل اٹھاتا وہ میسج نوٹیفیکیشن اوپن کر گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر سکرین پر اُبھرتی تصویر دیکھ وہ کتنے ہی لمحے نظریں پھیرنے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

ییلورنگ کے لہنگے میں پھولوں کے زیور سے سچی وہ حسین پری کوئی اور  
 نہیں بلکہ اُس کی زینشہ میران تھی۔۔۔۔۔ اُس سے ناراضگی کے باوجود  
 زوہان اُس کو کسی قیمت پر نظر انداز نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔  
 جبکہ سامنے لیپ ٹاپ کی سکرین پر کچھ امپورٹنٹ پوائنٹ ڈسکس کرتا مسٹر  
 ڈیویڈ اُسے بلا بلا کر تھک گیا تھا مگر زوہان کے لیے تو جیسے وہ تصویر اس  
 کڑوروں کی ڈیل سے کہیں زیادہ قیمتی تھی۔۔۔۔۔  
 اور اوپر سے یہ تصویر اُسے زینشہ نے خود اپنے موبائل سے سینڈ کی  
 تھی۔۔۔۔۔

"مسٹر زوہان آریو اوکے۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

مسٹر ڈیویڈ بچارہ اُسے پکار پکار کر آخر میں مایوسی بھرے لہجے میں اُسے  
 پکارتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

"اوہ آتم سوری مسٹر ڈیویڈ۔۔۔۔۔ پلیز کانٹینیو۔۔۔۔۔"

زوہان کو اچانک ہوش آیا تھا۔۔۔



اُس کے اتنی دیر بعد جا کر ریسپانس کرنے پر مسٹر ڈیویڈ نے بھی شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔

لیکن اُس کے بعد زوہان کو شش کے باوجود پوری میٹنگ میں ایک بار بھی ٹھیک سے دھیان نہیں دے پایا تھا۔۔۔۔

اور میٹنگ انتہائی بُری رہی تھی۔۔۔

مگر زوہان کو اس کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

لیپ ٹاپ بند کرتے اُس نے فحال کے لیے ساری ناراضگی پس پشت ڈالتے زینشہ کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔

یہ ایک چھوٹی سی بات ہی اُس کا دل نرم کرنے کی وجہ ثابت ہوئی تھی کہ زینشہ نے خود اُسے اپنی تصویر سینڈ کی ہے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

"آپی آپ یہاں ہیں اور میں کب سے آپکو ہال میں ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔"

ماورا حائفہ کو سیڑھیوں کی جانب بڑھتا دیکھ اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

ہاں میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔ میں ریسٹ کرنے اپنے روم"  
 "میں جا رہی ہوں۔۔۔"

حافظہ اُس سے اپنے آنسو چھپاتے رخ موڑے بولی۔۔۔  
 آپ اپنی اتنی جلدی ہمت کیسے ہار سکتی ہیں۔۔۔؟؟؟ مجھے بابا نے بتایا ہے "  
 کہ آثمیر لالہ کی سپورٹ کی وجہ سے ہی ہمیں اس گھر میں سب نے قبول  
 کیا ہے۔۔۔۔ تو اس کا مطلب یہی ہوا نا کہ آثمیر لالہ بھی آپ کو یہاں دیکھنا  
 چاہتے ہیں۔۔۔"

ماورا اُس کی بھگی آنکھیں دیکھ چکی تھی۔۔۔  
 میں نے ہار نہیں مانی ماورا۔۔۔۔ اور نہ کبھی زندگی میں آثمیر کے حوالے "  
 سے ہار مانوں گی۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں محبت کی دہلیز پار کر کے اُن سے  
 عشق کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ چکی ہوں۔۔۔ اُن کے لیے میری چاہت  
 دیوانگی کی حدوں کو چھو چکی ہے۔۔۔۔ اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ جو کچھ  
 میں اُن کے ساتھ کر چکی ہوں۔۔۔ اُس کے بعد میں اُن کے اس سے بھی

کہیں زیادہ بُرے رویہ کی مستحق ہوں۔۔۔۔۔ اُن کی عزت میری نگاہوں  
میں مزید بڑھ چکی ہے۔۔۔۔۔ آٹھ میر میراں جیسا انسان قسمت والوں کو ملتا  
ہے۔۔۔۔۔ اور میں اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی تصور کر  
تی ہوں۔۔۔۔۔

مگر ماورا نے جانے کیوں دل کو عجیب سا دھڑکا لگا ہوا ہے۔۔۔۔۔ میں آٹھ میر کو  
پانے سے پہلے ہی کھو دینے سے ڈرتی ہوں۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے وہ مجھ سے دور  
ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ اور اگر ایسا ہوا تو میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔۔۔۔۔  
"مر جاؤں گی اُن کے بغیر میں۔۔۔۔۔"

حافظہ آنسوؤں کے درمیان بولتی ماورا کا دل بھی دکھ سے بھر گئی تھی۔۔۔۔۔  
نجانے وہ دن کب آنے والا تھا جب اُس کی بہن کی دکھوں بھری زندگی  
خوشیوں میں بدلے گی۔۔۔۔۔

چچ چچ۔۔۔۔۔ بچاری حافظہ۔۔۔۔۔ میری دیکھا دیکھی آٹھ میر کے لیے "  
تیار ہوئی تھی تم۔۔۔۔۔ اور اُنہوں نے تم پر ایک نگاہ ڈالنی بھی ضروری نہیں

سمجھا۔۔۔۔۔ کہیں آٹمیر میران کے اس محل میں آکر اُن کے دل کی ملکہ  
 "بننے کے سپنے تو نہیں دیکھنے لگ گئی تم۔۔۔۔۔"

حاعفہ کی آخر میں بولی آدھی ادھوری بات سنتے اور سمجھنے کی کوشش کرتے  
 سویرا اپنے اندر کی بھڑاس اُس پر نکال گئی تھی۔۔۔۔۔  
 "سویرا اپنی زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔۔۔"

ماورا نے پلٹ کر اُسے ٹوکا تھا۔۔۔۔۔ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ سویرا حاعفہ  
 کے غیر معمولی حُسن سے کس قدر خائف ہے۔۔۔۔۔  
 "کیا ہو رہا ہے یہاں....؟؟؟؟؟"

اس سے پہلے کہ سویرا مزید اپنی زبان کھولتی۔۔۔۔۔ حاعفہ کو اپنے عقب سے  
 اُس دشمنِ جاں کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی دھڑکنیں پھر سے بے  
 قابو ہوئی تھیں۔۔۔۔۔  
 "کچھ نہیں وہ۔۔۔۔۔"



سویرا آثمیر کے سامنے اپنا یہ رُوپ نہیں لانا چاہتی تھی اس لیے ایک دم گھبرا گئی تھی۔۔۔

"میں زینشہ کی خوشی میں کوئی فضولیات نہیں چاہتا۔۔۔۔"

سویرا کو پر ایک سخت نظر ڈال کر اُسے وارن کرتے آثمیر نے وہاں سے جانے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔۔

جس پر سویرا کے ساتھ ساتھ ماورا بھی جلدی سے نکل آئی تھی۔۔۔

حاعفہ نے بھی اُن کے پیچھے جانے کے لیے قدم آگے بڑھائے ہی

تھے۔۔۔ جب عین پیچھے کھڑے آثمیر نے اُس کی کلائی دبوچتے اپنی

جانب کھینچ لیا تھا۔۔

حاعفہ اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔ سیدھی اُس کے سینے

سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

حاعفہ کا پورا وجود آثمیر کے لمس پر لرزنے لگا تھا۔۔۔ جبکہ آثمیر تو حاعفہ کا

یہ قاتلانہ حُسن دیکھ پہلی نگاہ میں ہی پوری طرح گھائل ہو گیا تھا۔۔۔

جس قدر غصے میں اُس نے حاعفہ کو اپنے قریب کیا تھا۔۔۔ حاعفہ کا یہ سہانہ  
 رُوپ اُس کو پینوٹائز سا کر گیا تھا۔۔۔ اُس کا ہر عمل بتاتا تھا اُسے اب بھی  
 بے پناہ محبت تھی اِس بے وفالڑ کی سے۔۔۔۔

شفاف گالوں پر بلش آن سے بھی زیادہ اُس کی قربت کی سُرخ چھاگئی  
 تھی۔۔۔۔ لال لپسٹک لگے اُس کے نازک پنکھڑیوں سے کپکپاتے لب اور  
 اُن سے زرا اوپر چمکتا سیاہ تل آئزمیر کو مکمل طور پر اپنے سحر میں جکڑ گئے  
 تھے۔۔۔ حاعفہ اُس کے چوڑے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے کھڑی پوری  
 طرح سے اُس کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔۔

وہ دونوں ہی اِس وقت بھول چکے تھے کہ وہ بیڈ روم میں نہیں بلکہ مہمانوں  
 سے بھرے گھر کے ڈرائنگ روم میں کھڑے ہیں۔۔۔۔  
 مگر وہ آئزمیر میران تھا اُسے اپنے آپ پر پورا اختیار تھا۔۔۔ اُس کے مضبوط  
 اعصاب کا مالک ہونے کا ثبوت ہی یہی تھا کہ وہ کمزور لمحوں میں بھی حاعفہ

جیسی بے حد حسین قیامت خیز حُسن کی مالک لڑکی کو اپنے قریب آنے سے دھتکار چکا تھا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کر کے۔۔۔ میرا پیار حاصل کرنے میں "کامیاب ہو جاؤ گی۔۔۔؟"

حاعفہ کے بالوں میں ہاتھ پھنسائے وہ اُس کا چہرہ اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے آٹھ میر کا شدت بھر لمس اُسے اپنے تل پر محسوس ہوا تھا۔۔۔ حاعفہ اس دھکتے لمس پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔ آٹھ میر کی گرم سانسیں اُس کا چہرہ جھلسار ہی تھیں۔۔۔

حاعفہ کی جان مشکل میں پڑ چکی تھی۔۔۔ اس شخص کی اتنی قربت برداشت کرنا اُس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

اُس نے چند قدم پیچھے ہٹنا چاہا تھا جب آٹھ میر اُس کی نازک کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔ اتنا کہ دونوں ایک دوسرے کی سانسیں با آسانی محسوس کر سکتے تھے۔۔۔

ایسی غلطی دوبارہ مت کرنا۔۔۔۔۔ ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں"  
 "ہوگا۔۔۔۔۔"

حاعفہ کے کان پر جھک کر گھمبیر بھاری سرگوشیانہ لہجے میں بولتا وہ اُس کی  
 دھڑکنوں کا نظام درہم برہم کر گیا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ کایوں دور ہونا آثمیر کو  
 شدید غصہ دلا گیا تھا۔۔۔۔۔ اس لیے اُس نے فوراً وارن کیا تھا۔۔۔۔۔  
 حاعفہ اُس کے ہاتھ کا لمس اپنی کمر پر محسوس کرتی کانپ اُٹھی تھی۔۔۔۔۔ اُس  
 نے آثمیر کی شرٹ دونوں مٹھیوں میں دبوچ لی تھی۔۔۔۔۔  
 "..... آثمیر۔۔۔۔۔ میں"

حاعفہ نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔۔۔  
 مگر اُس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی آثمیر حاعفہ کو اپنی گرفت سے آزاد کر گیا  
 تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ نے اُس کے یوں اچانک دور ہو جانے پر خوفزدہ نظروں سے اُس کی  
 جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔



"میرے لیے چائے لے کر آؤ۔۔۔۔"

آزمیر اُس کی خطرناک حد تک لال پڑتی رنگت دیکھ کر بولتا ہاں کی جانب  
بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

آزمیر کو خود پر اس وقت شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔ اُسے ہمیشہ اپنے آپ پر  
کنٹرول رہا تھا۔۔۔۔ مگر آج وہ خود پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔۔ دل ہمک ہمک  
کر حاعفہ کی قربت کا خواہاں تھا۔۔۔۔ مگر دماغ اُس کی غلطی اتنی جلدی  
معاف کرنے پر رضامند نہیں تھا۔۔۔۔

آزمیر اسی سب میں الجھتا مزید جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔۔ حاعفہ کے  
قریب آنے سے جو سکون اُسے ملتا تھا وہ اُسی کا متلاشی تھا۔۔۔۔  
حاعفہ کو چائے لانے کا حکم دیتا وہ ہال میں قاسم صاحب اور باقی سب کزنز کے  
درمیان آن بیٹھا تھا۔۔۔۔ جہاں اب فیملی کی تمام خواتین موجود تھیں۔۔۔۔  
اور سب کی آپس میں مستی سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔

سویرا اور صدف سب کو ملازمین کے ساتھ مل کر چائے سرو کرنے میں  
مصروف تھیں۔۔۔۔

جب سویرا آثمیر کو وہاں آتا دیکھ نہایت خوشی سے اُسے چائے دینے کے  
لیے اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔  
"نو تھینکس۔۔۔۔"

چائے کی شدید طلب ہونے کے باوجود وہ سویرا سے چائے لینے سے انکار کر  
چکا تھا۔۔۔ کیونکہ اُس کی نگاہیں اپنا لہنگا سنبھالے ہال میں چائے لے کر انٹر  
ہوتی حائفہ پر تھیں۔۔۔۔ جو وہاں اُس کے ارد گرد بیٹھے سب کزنز کی وجہ  
سے آگے آنے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھی۔۔۔۔

آثمیر اتنے دور بیٹھے بھی اُس کی پر اہلم سمجھ گیا تھا۔۔۔۔  
تھکاوٹ کی وجہ سے حیرے سر میں درد ہے۔۔۔۔ میں اپنے روم میں جا رہا"  
"ہوں۔۔۔۔"

شمسہ بیگم کو انفارم کرتے آژمیر دروازے کے بچوں بیچ حائل حائفہ کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

"چائے میرے روم میں لے کر آؤ۔۔۔۔"

آژمیر اُسے سر سے پیر تک گہری نگاہوں سے گھورتا نیا حکم صادر کر گیا تھا۔۔۔۔ جس کے جواب میں حائفہ کے ہاتھ میں چائے کا گلاس لڑکھڑک رہ گیا تھا۔۔۔۔

وہ جو وہاں سب کے سامنے اُسے چائے دینے کی ہمت نہیں کر پارہی تھی۔۔۔۔

کمرے میں اکیلے ہونے کے احساس سے وہ کانپ اُٹھی تھی۔۔۔۔ اُس پر اس وقت وہ محاورہ فٹ بیٹھتا تھا۔۔۔۔ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔۔۔۔

مگر اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرتے وہ آژمیر کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماوراکى بچی آج تم میرے ہاتھوں نہیں بچ پاؤ گی۔۔۔۔۔ یہ کیا کیا تم "

" نے۔۔۔۔۔؟؟؟

زنیشہ ہاتھ میں موبائل پکڑے زوہان کی آتی کال دیکھ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ماورائے اُسے بنا بتائے شرارتاً اُس کی تصویر زوہان کو سینڈ کر دی تھی۔۔۔۔۔  
زنیشہ کو جیسے ہی ماوراکا یہ کارنامہ پتا چلا اُسی لمحے زوہان کی کال آنا بھی شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

احسان فراموش لڑکی میں نے تو ہیلپ کی تمہاری۔۔۔۔۔ دیکھو میری "

" ایک حرکت سے تمہارے رُوٹھے پیاکسے مان گئے ہیں۔۔۔۔۔

ماورائے کی رونی صورت دیکھ اپنی ہنسی کنٹرول نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔

تمہارے اس احسان کا بدلہ تو میں بعد میں پورا کرتی ہوں۔۔۔۔۔ پہلے اس "

" ہٹلر سے نبٹ لوں۔۔۔۔۔



زنیشہ اُسے زبردست گھوری سے نوازتی موبائل ہاتھ میں لیے سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔

کال اٹینڈ کرتے ہی اُس کی سماعتوں سے زوہان کی آواز ٹکراتی اُس کی سانسیں منتشر کر گئی تھی۔۔۔

دہ ہاتھوں سے آدھ کھلا دروازہ دھکیلتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ اُس نے ایک متلاشی نگاہ پورے کمرے پر دوڑائی تھی۔۔۔ مگر آثمیر کہیں نہیں تھا۔۔۔

حاعفہ کہ ہمت بندھی تھی۔۔۔ وہ جلدی سے چائے وہاں رکھ کر آثمیر کے آنے سے پہلے کے ارادے سے آگے بڑھی تھی۔۔۔

اتنے دنوں سے یہاں ہونے کے باوجود آج پہلی بار حاعفہ آثمیر کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔ اُسے باقی سب سے ہی پتا چلا تھا کہ آثمیر کو بالکل بھی پسند نہیں تھا کہ کوئی بلا وجہ اُس کے کمرے میں داخل ہو۔۔۔

اُس کے جہازی سائز بیڈ کی جانب بڑھتی حاعفہ اُس کے کمرے عالی شان کمرے سے بہت متاثر ہوئی تھی۔۔۔ یہ شاید اس محل نما گھر کا ماسٹر بیڈ روم تھا۔۔۔ جو میران پیلس کے سب سے لاڈلے سپوت اور کافی حد تک خاندان کے مانے جانے والے سربراہ کے پاس ہونا ہی ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ بیڈ سائز پر ٹرے رکھتی پلٹی ہی تھی جب دائیں جانب کھلتے واش روم کی دروازے کی آواز پر حاعفہ کی سانسیں تھم سی گئی تھیں۔۔۔ اُس نے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں مڑورتے لرزتی گھنیری پلکیں اٹھا کر آئینہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ حیا اور خفت سے چہرہ جھکا گئی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ آئینہ بلیک ٹراؤزر میں ملبوس شرٹ لیس کھڑا تھا۔۔۔۔۔

اُس کا کسرتی سینہ اور کندھے اُس کی مضبوط باڈی میں نمایاں تھے۔۔۔۔  
 حاعفہ کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔ وہ واقعی اس شخص کے سامنے چیونٹی کی  
 حیثیت رکھتی تھی۔۔۔۔

"وہ چائے۔۔۔۔"

حاعفہ چائے کی جانب اشارہ کرتی جھکے چہرے پر گر آئی بالوں کی لٹوں کو کان  
 کے پیچھے اڑتے بولتی جانے کے لیے پر تو لنے لگی تھی۔۔۔۔

آزمیر کی طرف سے اُس کی بات کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا مگر  
 حاعفہ بنا دیکھے ہی اُس کی اپنی جانب ہوتی پیش قدمی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔  
 حاعفہ پر ایک بار پھر لرز اٹاری ہو چکا تھا۔۔۔ اُسے کمرے سے آکسیجن ختم  
 ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اُس نے اپنے لہنگے کو دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں  
 میں جکڑ لیا تھا۔۔۔۔

اُس کی یہ ساری گھبراہٹ اور ہڑبڑاہٹ آزمیر سے بالکل بھی پوشیدہ نہیں رہ  
 سکی تھی۔۔۔۔

وہ حاعفہ کے بے حد قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ مگر حاعفہ چہرہ موڑ کر اُس کی جانب دیکھنے کی بھی جرأت نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

آثمیر نے زرا سا آگے کو جھکتے پھونک مار کر اُس کے چہرے اور ہونٹوں کو بار بار چھوتی لٹوں کو باہر کا راستہ دیکھا یا تھا۔۔۔ نجانے کیوں اُسے بار بار حاعفہ کے بالوں کا ہونٹوں سے آکر ٹچ ہونا ناگوار گزر رہا تھا۔۔۔

جس کا بنا اظہار کیے وہ اپنا جتاتے حاعفہ کے چہرے سے ہٹاتے کانوں کے پیچھے کر گیا تھا۔۔۔ اوپر سے حاعفہ کے لال ہونٹ آثمیر کے خوف سے لرزتے کانپتے اُسی کے لیے اس وقت ایک بہت بڑا امتحان بن گئے تھے۔۔۔۔

"سر میں جاؤں۔۔۔۔"

حاعفہ نے بامشکل یہ الفاظ ادا کر ہی لیے تھے۔۔۔

"ڈور کلوز کر کے آؤ۔۔۔۔"



آزمیر اُس کی خود سے فرار ہونے کی کوشش نوٹ کرتا اپنا حکم صادر کر گیا تھا۔۔۔۔ جس پر حائفہ نے خوفزدہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

مگر وہ اُس کے بے انتہا قریب کھڑی تھی۔۔۔ اس لیے فوراً نظریں جھک گئی تھی۔۔۔۔ اُس کا دل دھڑک دھڑک کر آپے سے باہر ہو رہا تھا۔۔۔۔ مگر آزمیر کی حکم عدولی وہ کسی قیمت پر نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔ آنے والے وقت کا سوچ کر غیر ہوتی حالت کے باوجود حائفہ مرے مرے قدم اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آزمیر کے کہے کے مطابق دروازے کو کانپتے ہاتھوں سے لاک کرتی وہ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار دل کو سنبھالنے کی کوشش کرتی واپس آزمیر کی جانب پلٹی تھی۔۔۔

اور سر جھکائے اُس سے کافی فاصلے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

آز میر سینے پر بازو باندھے اُس کے سہانے رُوپ کو گہری نظروں سے گھورتا  
 اُس کی جانب بڑھتا تھا۔۔۔ حاعفہ نے خوفزدہ ہونے کے باوجود زرا سا بھی  
 اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ وہ اب سمجھ چکی تھی کہ  
 آز میر کو اس بات سے کتنی چڑ تھی۔۔۔

آج بھی کوئی نشہ آور دوا لے کر آئی ہو۔۔۔۔۔ یا پھر پہلے ہی میری چائے "  
 میں ملا چکی ہو۔۔۔ تاکہ میرے بے ہوش ہوتے ہی تم پھر یہاں سے بھاگ  
 " نکلو۔۔۔

آز میر نے اُس کے بے حد قریب آ کر کھڑے ہوتے گہرا طنز کیا تھا۔۔۔  
 جس پر حاعفہ نے تڑپ کر سر اٹھاتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو  
 وحشت ناک نگاہوں سے اپنے گزرے افیت بھرے لمحے یاد کرتا حاعفہ کو  
 تڑپا گیا تھا۔۔۔

"آز میر۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے بھیگتی آنکھوں سے اُسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

آژ میر اب سیاہ سیلو لیس بنیان پہن چکا تھا۔۔۔ اس لیے حاعفہ بھی اب  
کفر ٹیل تھی۔۔۔

"اب مر جاؤں گی۔۔۔ مگر ایسا کبھی نہیں کروں گی۔۔۔"

حاعفہ آژ میر کا بھروسہ واپس جیتنے کے لیے خود کو پوری طرح تیار کر کے آئی  
تھی۔۔۔

اُس کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔ جب آژ میر نے اُس کی نازک  
کمر کو اپنی سخت گرفت میں دبوچتے اپنے بے پناہ نزدیک کر لیا تھا۔۔۔

مسز حاعفہ آژ میر۔۔۔ میری ایک بات غور سے سن لو اور اپنے دل و دماغ  
میں اچھی طرح بیٹھا بھی لو۔۔۔ مجھے بات دوہرانے کی عادت نہیں  
ہے۔۔۔ کیونکہ پھر میں بات دوہراتا نہیں سزا دیتا ہوں۔۔۔

اتنی ٹھنڈ میں بھی حاعفہ کے ماتھے پر گھبراہٹ کے مارے پسینے کی ننھی  
بوندریں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔ جنہیں اپنی مضبوط ہتھیلی میں جذب کرتے وہ  
حاعفہ کو سانس روکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

حاعفہ دل و جان سے اُس کی اگلی بولی جانے والی بات کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم صرف اور صرف میری ہو۔۔۔۔۔"

آز میر یہ الفاظ ادا کرنے کے ساتھ حاعفہ کو مزید اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔۔۔  
حاعفہ بالکل اُس کے سینے سے لگی آنکھیں پھاڑے بے یقینی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

تم پر تم سے بھی پہلے میرا حق ہے۔۔۔۔۔ اور میرے علاوہ کسی کا بھی " نہیں۔۔۔۔۔

آز میر بول رہا تھا جبکہ حاعفہ اپنے آپ کو آسمانوں میں اڑتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اُس کے کندھے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے اُسے بے خود سی سنے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اور نہ ان آنکھوں میں میرے علاوہ کسی کے لیے آنسو بہیں گے۔۔۔۔۔ ان " ہو نوٹوں کی مسکان کی وجہ صرف میں ہونا چاہئے ہوں۔۔۔۔۔ اور ان کے



خوف سے لرزنے اور کانپنے کا ریزن میری قربت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہونا  
 "چاہئے۔۔۔۔۔"

آزمیر کا ہاتھ اُس کی آنکھوں سے ہوتا ہونٹوں پر آن رُکا تھا۔۔۔۔۔ جن پر سبھی  
 ریڈ لپسٹک پہلی نظر سے ہی اُس کی نگاہوں کے حصار میں تھی۔۔۔۔۔ اور اُس  
 کے ضبط کو آزماتی اُسے کب سے بے قرار کیے دے رہی تھی۔۔۔۔۔  
 آزمیر کتنی مشکل سے خود پر کنٹرول کیے ہوئے تھا یہ صرف وہی جانتا  
 تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ بے قابو ہوتی سانسوں کے ساتھ کھڑی صرف اُسے تکے جا رہی  
 تھی۔۔۔۔۔

"آزمیر آپ۔۔۔۔۔"

حاعفہ نے اُسے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔۔۔ مگر آزمیر کو اپنی بات کے دوران اُس کا  
 یوں ٹوکنا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

جس کی سزا کے طور پر آثمیر حاعفہ پر جھکتا اُس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اُلجھا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ ان لال رس بھرے ہونٹوں کا وار مزید نہیں سہہ پایا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی وہ لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔۔ مگر آثمیر اُس کی نازک کمر میں دونوں بازو جمائل کرتا اُسے اپنی بانہوں میں پوری طرح بھر گیا تھا۔۔۔۔۔

اُس کے لمس میں چھپی ناراضگی، غصہ، جھنجھلاہٹ، اضطراب، بے چینی اور بے قراری کے ساتھ ساتھ کتنی کیتر اور والہانہ چاہت چھپی تھی حاعفہ با آسانی محسوس کر پائی تھی۔۔۔۔۔ اُس کے لمس میں کبھی نفرت کا احساس نمایاں نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔۔ وہ شدید غصے اور طیش کے عالم میں بھی اُسے انتہائی نرمی سے چھوتا تھا کہ حاعفہ کو اپنے ہونے پر ناز ہوا اٹھتا۔۔۔۔۔

مگر وہیں آثمیر کے لمس کی شدت برداشت کرنا بھی اس کے لیے آسان نہیں تھا۔۔۔۔۔

اس وقت بھی لمحہ بالمحہ مدھم ہوتی سانسوں کے ساتھ اُس کی شدتیں  
برداشت کرتے حاعفہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلاتا تھا۔۔۔۔ جس کے بعد  
ہی آثمیر کو بھی اُس پر رحم آگیا تھا۔۔۔۔

آثمیر حاعفہ کو آزاد کرتا پیچھے ہٹا تھا۔۔۔ جبکہ حاعفہ گہرے گہرے سانس  
لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتی آثمیر کے سینے میں چہرا گئی  
تھی۔۔۔۔

نجانے کتنے ہی لمحے گزر گئے تھے مگر حاعفہ اُس کے سینے سے لگی کھڑی  
ساری دنیا کا سکون اپنی اس مضبوط پناہ گاہ میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔ جس  
کے علاوہ اُسے زندگی میں کسی شے کی طلب نہیں تھی۔۔۔  
آثمیر میراں اُس کی پوری دنیا تھا۔۔۔۔

نجانے کس احساس کے زیر اثر آثمیر چاہ کر بھی اُسے خود سے دور نہیں کر  
پایا تھا۔۔۔۔

اُس کا دل ابھی کچھ دیر پہلے اُس پر پوری طرح واضح کر گیا تھا کہ وہ نہ اس لڑکی کو اپنے دل سے نکال پایا تھا اور نہ اُس کی محبت کو۔۔۔۔

مگر جو غلطی حاعفہ نے کی تھی۔۔۔۔ اُس کے بعد دوبارہ حاعفہ پر اعتبار کرنا اور اتنی جلدی اُسے معاف کرنے کو آثمیر کسی صورت تیار نہیں تھا۔۔۔۔  
 اچانک دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔۔ جس پر حاعفہ ہوش کی دنیا میں لوٹتی آثمیر سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔ اپنی بے خودی پر حاعفہ کا چہرہ شرم و حیا سے لال ہوا تھا۔۔۔۔

اور ساتھ ہی دروازے پر کسی کے ہونے کا خیال اُسے الگ گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔ کیونکہ ماورا کے علاوہ اس گھر میں کوئی بھی اُن کے رشتے کی حقیقت سے آگاہ نہیں تھا۔۔۔۔

مگر وہیں آثمیر کے تاثرات ہنوز تھے۔۔۔۔ جیسے حاعفہ کا اُس کے کمرے میں پایا جانا کوئی بڑی بات نہ ہو۔۔۔۔



آژمیر کو دروازے کی جانب بڑھتا دیکھ حاعفہ چاہنے کے باوجود اُسے روک نہیں پائی تھی۔۔۔

آژمیر کے دروازہ کھولتے ہی دوسری جانب سے سویرا کی چہکتی آواز اندر کھڑی حاعفہ کو شدید جلن میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔ سویرا اس وقت اُس کے شوہر کے کمرے میں کیا کرنے آئی تھی۔۔۔

سویرا جوہر طرف حاعفہ کی غیر موجودگی نوٹ کرتی یہاں تک آئی تھی۔۔۔ آژمیر کو دروازے میں استہزادہ دیکھ وہ اُس کے چوڑے وجود سے پیچھے کچھ دیکھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ خالہ جانی نے بتایا ہے کہ آپ کے سر میں درد ہو رہا تھا تو میں آپ کے " لیے چائے اور پین کلر لائی تھی۔۔۔ یہ سٹرانگ سی چائے پینے سے آپ کی " ساری تھکاوٹ اُتر جائے گی۔۔۔

سویرا کی بات پر حاعفہ نے خفگی سے آژمیر کی پشت کو گھورا تھا۔۔۔ کیونکہ سویرا کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اُس سے کافی بے تکلف تھی۔۔۔

اتنی بے تکلفی دیکھانے کی ہمت تو حاعفہ اُس کی بیوی ہونے کے بعد بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

میرے پاس چائے بھی ہے۔۔۔ سرد درداور تھکاوٹ ختم کرنے کی دوا بھی " موجود ہے۔۔۔ تمہیں فکر مند ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

آزمیر کا اشارہ حاعفہ کی جانب تھا جسے سمجھتے حاعفہ کے ہونٹوں پر شرم لگیں مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔ یہ شخص شدید ناراضگی کے باوجود بھی کسی دوسری عورت کی جانب متوجہ نہیں ہوا تھا۔۔۔ اور حاعفہ کے اتنے بڑے دھوکے کے باوجود اُس کے ساتھ زرا سا بھی سخت رویہ اختیار نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کے ساتھ پرنازاں نہ ہوتی تو کیا کرتی۔۔۔۔

@@@@@@

آزمیر سویرا کی مزید کوئی بات سنے بغیر دروازہ بند کرتا واپس پلٹ آیا تھا۔۔۔ جبکہ اُسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ حاعفہ کی جان پھر سے آدھی ہوئی تھی۔۔۔

ایک طرف وہ آزمیر کی نگاہوں سے او جھل بھی نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔ وہیں دوسری جانب آزمیر کی سلگتی قربت برداشت کرنا بھی اُس کے بس سے باہر تھا۔۔۔

"میں جاؤں۔۔۔"

حاعفہ آزمیر کی تپیش زدہ نگاہوں سے گھبرا کر کچھ کی جگہ کچھ بول گئی تھی۔۔۔ وہ کہنا کچھ اور چاہتی تھی اور اُس کی زبان سے گھبراہٹ میں کچھ اور ہی نکل گیا تھا۔۔۔

اُسے زرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ اُس کے منہ سے نکلنے والے یہ چند الفاظ آزمیر کا اچھا خاصہ بدلتا موڈ خراب کر دیں گے۔۔۔

تم ہر وقت مجھ سے فرار کے ہی موقع کیوں ڈھونڈتی رہتی ہو۔۔۔ کیا میرا "  
"ساتھ اس قدر ناگوار ہے تمہارے لیے۔۔۔۔"

آزمیر کا موڈ ایک دم بدل گیا تھا۔۔۔ حاعفہ کا اس وقت خود کو ڈھیروں گالیاں  
دینے کا دل چاہا تھا۔۔۔ وہ آزمیر کے سائے سے ہٹنا بھی نہیں چاہتی  
تھی۔۔۔ لیکن آزمیر کے تاثرات دیکھ اُسے لگا تھا وہ ابھی اُسے پکڑ کر کمرے  
سے نکال باہر کرے گا۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے آزمیر کی کی جانے والی حرکت اُسے حیران کر دی  
تھی۔۔۔ آزمیر نے ہاتھ بڑھا کر بیڈ پر ترتیب سچی چادر کھینچ لی تھی۔۔۔ جس  
کے نتیجے میں بیڈ پر رکھا کمبل اور تکیوں کا ڈھیر کارپٹ پر بکھر گئے تھے۔۔۔۔  
حاعفہ حیرت زدہ سی منہ کھولے کھڑی تھی۔۔۔ اُسے اس لمحے آزمیر سے  
خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

اُسی پل آزمیر نے بھی حاعفہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔



وہ اُسے آنکھیں پھاڑے خو فردہ نگاہوں سے اپنی جانب دیکھتی بہت کیوٹ لگی تھی۔۔۔۔

آزمیر نے ہاتھ بڑھا کر اُس کانیت کا دوپٹہ گرفت میں لیتے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا مجھ سے دور جانے کی بات غلطی سے بھی اپنی زبان پر مت " لانا۔۔۔۔

حاعفہ کے کانوں میں پہنی پھولوں کی بالیوں کی خوشبو اپنی سانسوں میں جذب کرتا وہ اُس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

حاعفہ نے نا سمجھی سے چہرہ موڑتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس پر بے دھیانی میں حاعفہ کے گداز ہونٹ آزمیر کے گال سے ٹکرا گئے تھے۔۔۔ حاعفہ کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

یہ بیڈ شیٹ اور اس پر موجود باقی تمام چیزیں مجھے پہلے والی ترتیب میں " چاہیئے۔۔۔۔ جلدی سے لگ جاؤ اپنے کام پر۔۔۔۔

آزمیر اُسے سزا سنا تا مزے سے صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ حاعفہ اُس کی  
 اِس انوکھی سزا پر منہ کھولے حیرت ک مجسمہ بنی کھڑی تھی۔۔۔  
 آزمیر صوفے پر نیم دراز ٹانگیں سامنے پڑے ٹیبل پر رکھے اُسے کام کرتے  
 دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس کی چوڑیوں کی چھن چھن پورے کمرے میں پھیلی  
 آزمیر کے دل کے تار چھیڑ بڑی طرح چھیڑنے کی گستاخی کر گئی تھی۔۔۔  
 حاعفہ اپنے بھاری لہنگے، نازک کمر پر آبشار کی طرح بکھرے لمبے بالوں اور بار  
 بار پھسلتے دوپٹے سے اُلجھتی آزمیر کی نگاہیں خود سے ہٹنے نہیں دے رہی  
 تھی۔۔۔

آزمیر نے اپنے بے قابو ہوتے جذبات پر بندھ باندھنے کے لیے سائیڈ ٹیبل  
 سے سیگریٹ اٹھا کر سلکھا لیا تھا۔۔۔  
 اِس چلتی پھرتی قیامت کی تباہ کاریاں برداشت کرنا آسان کام بالکل بھی نہیں  
 تھا۔۔۔۔

اُس نے جو الفاظ سویرا کے سامنے ادا کیے تھے۔۔۔ وہ بالکل سچ ثابت ہی ہو رہے تھے۔۔۔ تھکاوٹ تو کیا سر کا درد بھی بھاگ گیا تھا۔۔۔ اب بس رگوں پے میں اس لڑکی کا احساس نشہ بن کر دوڑنے لگا تھا۔۔۔۔

حاعفہ اُس کی گہری سلگتی نگاہوں کی تاب نہ لاتی لرزتے ہاتھوں سے تکیہ بیڈ پر پر رکھتی آخر کار اپنا کام پورا کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔۔

مگر آثمیر کا بھی کوئی موڈ نہیں تھا اُسے اپنی آنکھوں کے سامنے سے او جھل کرنے کا۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتا حاعفہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

"ویلڈن۔۔۔۔ مگر ابھی تمہاری سزا پوری نہیں ہوئی۔۔۔۔"

حاعفہ کی نازک ہتھیلی میں اپنی انگلیاں پھنساتے وہ اُسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ لڑکی اُس کے حواسوں پر پوری طرح حاوی ہو چکی تھی۔۔۔۔ اُس کے وجود سے اُٹھتی پھولوں اور مہندی کی ملی جلی خوشبو اپنی سانسوں میں اُتارتے آثمیر اُس کی نازک گردن پر اپنا گہرا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ آثمیر کا بازو جکڑتے اُس کے شدت بھرے لمس پر لرز اُٹھی  
تھی۔۔۔۔

"آپ کی دی جانے والی ہر سزا میرے لیے سر آنکھوں پر رہے گی۔۔۔۔"

حاعفہ نے نم آلود آنکھوں سے آثمیر کی جانب دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔۔ وہ  
اپنی محبت کے ہر قدم پر کھڑی اترنا چاہتی تھی۔۔۔۔ آثمیر کو جتنی تکلیف  
اُس نے پہنچائی تھی اُس کے آگے یہ سزا تو کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

آثمیر اُس کے لفظوں پر ایک دم ہوش میں آتا اُسے اپنی گرفت سے آزاد  
کرتا الماری کی جانب بڑھا تھا اور سامنے کے ریک میں تہہ شدہ تمام کپڑے  
ہاتھ مار کر سامنے پڑے ٹیبل پر اُچھال دیئے تھے۔۔۔۔

"سمیٹو نہیں۔۔۔۔"

حاعفہ کے منہ سے نکلا ہر لفظ اُس پر بھاری پڑ رہا تھا مگر وہ پھر بھی دل و جان  
سے اس شخص کو منالینے کا جذبہ لیے اُس کے اس عمل پر بھی دل ہی دل میں  
مسکرا دی تھی۔۔۔۔



اُسے آٹمیر میران پر اس وقت ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔  
 اگر وہ اُسے اپنے کمرے میں اپنے پاس دیکھنا چاہتا تھا تو سیدھی طرح کہہ دیتا  
 یہ سب کروانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ مگر نہیں انا اور اکڑ تو اس مغرور  
 انسان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔۔۔۔  
 وہ اُسے روم سے نہ جانے دینے کی خاطر یہ عجیب و غریب سزائیں دے رہا  
 تھا۔۔۔

حافظہ محبت اور عقیدت بھرے انداز میں آٹمیر کا ایک ایک سوٹ تہہ  
 کر کے رکھ رہی تھی۔۔۔ بنا دیکھے بھی وہ خود پر آٹمیر کی نگاہوں کو تسلسل  
 محسوس کر پار ہی تھی۔۔۔

جس کے بعد اتنے دنوں سے اُس کے دل پر چھائی پڑمردگی اور بو جھل پن  
 کہیں دور جاسوئے تھے۔۔۔ آٹمیر میران نہ ہی اُس سے نفرت کرتا تھا اور  
 نہ کبھی اُسے خود سے دور کرنے والا تھا۔۔۔ اس بات کا اُس کے دل کو  
 پوری طرح یقین ہو چکا تھا۔۔۔

حاعفہ کا دل اس وقت خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔۔

جب آگے کو جھک کر کپڑے رکھتے اچانک اُس کا سر چکرایا تھا۔۔۔ کوشش کے باوجود وہ خود کو سنبھال نہیں پائی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی آٹمیر نے ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بنا اُس کے قریب آتے اُسے اپنی بانہوں کے مضبوط حصار میں قید کر لیا تھا۔۔۔

"حاعفہ کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟؟؟"

کچھ دیر پہلے کا غصہ بھی اس وقت اُس کے لہجے سے مفقود تھا۔۔۔ وہ بے جد پریشانی کے عالم میں حاعفہ کے گال تھپتھپاتے بولا تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

حاعفہ نے اُس کے سینے پر سر رکھے نیم واں آنکھوں سے مسکراتے جواب دیا تھا۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟"

زنیشہ کے کل سے بے چین دل کو اُس کی آواز سن کر جیسے قرار آیا تھا۔۔۔  
لیکن وہ ستمگر بھی اتنی محبت سے جواب دے دے ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔  
"اتنی دیر سے کال کیوں نہیں پک کر رہی تھی۔۔۔؟؟؟"

زوہان کو یہ انتظار پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

اُس کے روڈ انداز پر زنیشہ نے پلٹ کر ماورا کو گھورا تھا۔۔۔ یہ شخص کبھی  
نرمی بھرے لہجے میں بات نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

آٹم سوری۔۔۔ مگر اس وقت میری مایوں کا فنکشن چل رہا"

ہے۔۔۔ میں یہاں کھڑے ہو کر آپ کی کال نہیں سن

"سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔"

زنیشہ کو لگا تھا وہ اُس کی تعریف میں کچھ کہے گا۔۔۔ مگر وہ تو پھر ہمیشہ کی

طرح تھانیدار بن چکا تھا۔۔۔

تم اس حلیے میں اپنے کزنز کے سامنے نہیں بیٹھو گی۔۔۔ تمہیں اس روپ میں دیکھنے کا حق صرف میرا ہے۔۔۔۔ مایوں کا جتنا فنکشن ہونا تھا "ہو گیا۔۔۔۔ اب خاموشی سے اپنے روم میں جا کر آرام کرو۔۔۔۔۔ زوہان کے اس حکم پر زینشہ نے موبائل کان سے ہٹا کر سکرین پر جگمگاتے اُس کے نام کو گھورا تھا۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟ میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں۔۔۔؟؟؟ یہ میری ".... مایوں کا فنکشن ہے

زینشہ جو اپنی تصویر دیکھ لینے کے بعد اُس سے کسی تعریفی جملے کی امید کر رہی تھی۔۔۔ اب منہ پھلائے اُس سے ٹھیک سے لڑ بھی نہیں پارہی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی غیر ارادی نظر ایک طرف بیٹھے تمام کزنز پر پڑی تھی۔۔۔ جن میں باقی سب تو اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔ مگر حسیب مسلسل اُسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔ اُس کے دیکھنے کا انداز بہت عجیب تھا۔۔۔ جو زینشہ کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔



اُسے اب سمجھ آئی تھی زوہان کی بات کی۔۔۔ وہ جسے پابندی لگانا سمجھ رہی تھی اُس میں اُسی کی بھلائی نکلی تھی۔۔۔

وہ شخص دور بیٹھ کر بھی اُس کے بارے میں سب خبریں رکھتا تھا۔۔۔ میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔ سب لوگ یہاں میری وجہ سے ہی جمع " ہیں۔۔۔

زنیشہ کو یوں فنکشن سے اُٹھ جانا مناسب نہیں لگا تھا۔۔۔ لیکن اپنی بات کے جواب میں دوسری جانب چھائی خاموشی پر اُس نے سکریں کو گھورا تھا۔۔۔ وہ اُس کے انکار پر غصے سے فون بند کر چکا تھا۔۔۔ "اُف میرے خدا کتنا غصہ کرتا ہے یہ بندہ۔۔۔۔"

زنیشہ نے سر پکڑ لیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟"

ماورا اُس کی مایوس صورت دیکھ قریب آئی تھی۔۔۔

"تمہارا سر۔۔۔ اُس ہٹلر کو چھیڑنے کی ضرورت کیا تھی۔۔۔"

زنیشہ کو اب اُس کے مزید ناراض ہو جانے کی ٹینشن ہونے لگی تھی۔۔۔

"اوہ آتم سو سوری۔۔۔ مجھے لگا کچھ اچھا ہو گا۔۔۔"

ماورا اُس کی پریشان صورت دیکھ شر مندہ ہوئی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ تم سوری مت بولو۔۔۔ ملک زوہان میران کے دماغ کے پیچ

"ہیں ہی ڈھیلے۔۔۔۔"

زنیشہ ماورا کو مسکرا کر کہتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ مگر جھولے پر بیٹھ کر

رسموں کے دوران بھی اُس کا پورا ادھیان زوہان کی طرف تھا۔۔۔

جواب اُس سے پہلے سے بھی زیادہ ناراض ہو چکا تھا۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @

"کیا ہوا زنیشہ بیٹا آپ ٹھیک ہو؟؟؟"

شمسہ بیگم بار بار زنیشہ کو ماتھا مسلتے دیکھ فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔

جی اماں سائیں میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔ بس سر میں ہلکا سا درد ہو رہا"

"ہے۔۔۔ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

زنیشہ نے ہولے سے مسکراتے اُنہیں مطمئن کیا تھا۔۔۔

"زنیشہ گیس واٹ۔۔۔ کون آیا ہے باہر۔۔۔؟؟؟"

فریحہ بھابھی اُس کے ساتھ بیٹھیں اُس کے دونوں گالوں پر اُبٹن لگا رہی تھیں۔۔۔ جب اریبہ چہکتی ہوئی اُن کے قریب آئی تھی۔۔۔

"کون آیا ہے؟؟؟"

زنیشہ نے لا پرواہی سے پوچھا تھا۔۔۔

زوہان لالہ آئے ہیں۔۔۔ دیکھ لو اُن سے اپنی مایوں کی دلہن دیکھے بغیر " نہیں رہا گیا۔۔۔ مگر اُنہیں یہ نہیں پتا کہ وہ اب بارات تک اپنی دلہن کا چہرا " نہیں دیکھ سکتے۔۔۔

صدف نے قریب آتے زنیشہ کو چھیڑا تھا۔۔۔ زنیشہ جو پہلے شدید گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ صدف کی اگلی بات سن کر اُس نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔ مگر شاید وہ یہ بھول چکی تھی۔۔۔

کہ زوہان کو اُس سے ملنے کے لیے کسی قسم کی حد بندیاں نہیں روک سکتی تھیں۔۔۔۔

اُس کی مایوں کی رسم جاری تھی۔۔۔ سب خواتین باری باری آکر اُس کے چہرے اور ہاتھوں پر اُبٹن لگا رہی تھیں۔۔۔

تمام مرد حضرات زوہان کی آمد کی وجہ سے وہاں سے اُٹھ کر باہر جا چکے تھے۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کی بات نہیں مانی تھی۔۔۔ مگر زوہان نے خود ہی حسیب کو وہاں سے اُٹھا دیا تھا۔۔۔۔

"زنیشہ تمہارے سر میں درد ہو رہا نا؟؟؟"

ماورا اُس کے پاس آن کر بیٹھتی جیسے پوچھ نہیں بتا رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں اب بہتر۔۔۔۔ آہسہ۔۔۔۔"

زنیشہ ابھی جواب دے ہی رہی تھی کہ ماورا کی کاٹی والی چٹیا پر کراہ کر رہ گئی تھی۔۔۔



"بچاری کے سر میں بہت درد ہے۔۔۔ دیکھیں کیسے کرا رہی ہے۔۔۔"

ماورا نے اپنی جانب متوجہ سب خواتین کو اس بات کی یقین دہانی کرواتے کہا

تھا۔۔۔

جب اُسی لمحے لائٹ آف ہو جانے پر ہال میں ہر شے اندھیرے میں ڈوب گئی

تھی۔۔۔ ہر طرف شور سا مچ گیا تھا۔۔۔ جنریٹر کا پورا انتظام تھا پھر لائٹ

بھلا کیسے جاسکتی تھی۔۔۔

زنیشہ بھی اس قبر جیسے اندھیرے کو دیکھ سہم سی گئی تھی۔۔۔ جب اُسے

اپنی دائیں جانب سے کسی کی گرم سانسیں خود پر پڑتی محسوس ہوئی

تھیں۔۔۔

یہاں تو لائٹ آف ہونے سے پہلے ماورا بیٹھی تھی۔۔۔ زنیشہ خوفزدہ ہو کر

چنچ مارنے ہی والی تھی۔۔۔ جب مقابل نے اُس کے ہونٹوں پر اپنی مضبوط

ہتھیلی جما کر، اُس کی کمر میں بازو جمائل کرتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا

تھا۔۔۔

اتنے قریب آجانے پر اُس کی مسحور کن خوشبو زینیشہ کے نتھنوں سے ٹکراتی  
اُسے ساکت کر گئی تھی۔۔۔۔

"زوہان۔۔۔۔"

اپنی نازک گرفت سے مقابل کی مضبوط ہتھیلی نیچے کرتے اُس کے لب  
ہولے سے پھڑپھڑائے تھے۔۔۔۔ اُس کی خوشبو کے ساتھ ساتھ اُس کا لمس  
بھی زینیشہ کو سمجھا گیا تھا کہ یہ شخص ملک زوہان کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا  
تھا۔۔۔۔ زوہان کے چھونے کا انداز بہت مختلف تھا۔۔۔۔ وہ جس استحقاق  
بھرے انداز میں اُسے اپنے قریب کرتا تھا۔۔۔۔ ویسا کرنے کی ہمت کسی کی  
نہیں تھی۔۔۔۔

زینیشہ کے ہونٹوں سے ادا ہوتا نام مقابل کے کانوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔ جس  
پراگلے ہی لمحے وہ اُسے اپنی بانہوں میں اٹھاتا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔۔۔  
کچھ ہی لمحوں بعد پورا ہال روشنیوں سے نہا گیا تھا۔۔۔۔ مگر جھولے سے دلہن  
غائب دیکھ سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔۔۔۔

"ارے زنیثہ کہاں گئی؟؟؟"

شمسہ بیگم پریشانی سے بولی تھیں۔۔

آپ سب پریشان مت ہوں۔۔ زنیثہ کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔۔۔ اس لیے میں ابھی اُسے روم میں چھوڑ آئی ہوں۔۔۔ پین کلر دے کر سلا دیا ہے اُسے۔۔۔ ابھی تو ویسے بھی ڈانس ٹائم شروع ہونے والا ہے۔۔۔ رسمیں تو ہو چکی نا پوری۔۔۔ تو ہم اپنا انجوائے کرتے ہیں۔۔۔

ماوراساری بات اپنے اوپر لیتی۔۔۔ اُن سب کا دھیان زنیثہ سے ہٹانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔

@@@@@@

زوہان میں جانتی ہوں یہ آپ ہیں۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔ نیچے سب "پریشان ہو جائیں گے۔۔۔"

زنیشہ ہاتھ پیر چلانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر مقابل موجود  
 شخص اُسے حویلی کی نجانے کون کون سی بھول بھلیوں سے گزارتا اندھیرے  
 کے بیچ آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔ زنیشہ دیکھ پارہی تھی کہ حویلی کے باقی حصوں  
 میں لائٹ آچکی تھی۔۔۔۔۔ صرف یہ حصہ ہی تاریک تھا۔۔۔  
 جب یوں ہی اُسے بانہوں میں اٹھائے وہ ناک کی سیدھ میں چلتا ایک کمرے  
 کے آگے آن رکا تھا۔۔۔

دروازے کو پیر مار کر کھولتے اندر داخل ہو کر واپس اُسی طرح بند کرتے  
 لاک چڑھا دیا تھا۔۔۔

زنیشہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ اور دل بُری طرح  
 خوفزدہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جس کے باوجود وہ اپنے بے حد  
 قریب موجود شخص کا چہرہ نہیں دیکھ پارہی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ لوگ  
 اندھیرے میں کھڑے تھے۔۔۔



"کک کون؟؟؟؟"

وہ اُس کو اتنی دیر تک نہ بولتا دیکھ اُلجھ گئی تھی۔۔۔

یہ کمرہ کس کا تھا۔۔۔ اس حویلی میں رہنے کے باوجود وہ پہلی بار یہاں آئی تھی۔۔۔۔

جب اُسے نیچے اُتارتے وہ شخص اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔ اُسی لمحے کمرے کی لائٹس آن ہوئی تھیں۔۔ اور پورا کمرار و شنیوں میں نہا گیا تھا۔۔۔

سامنے موجود شخص کو دیکھ زینشہ کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔ وہ ساکت کھڑی پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کھڑے شخص کی جرأت دیکھ رہی تھی۔۔۔

"مزل؟؟؟؟؟"

سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس وہ کوئی زوہان نہیں منزل تھا۔۔۔ زینشہ کے  
چہرے کی ہوائیاں اڑ چکی تھیں۔۔۔ ایک غیر شخص اُسے اس طرح اٹھا کر  
یہاں کیوں لایا تھا۔۔۔

تم۔۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ گھٹیا حرکت کرنے کی۔۔۔۔"  
آزمیر لالہ اور زوہان تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔ تم کتنے بڑے فراڈ ہو  
"میں اب اُن دونوں کو بتاؤں گی۔۔۔۔"

زینشہ غصے سے چلاتی واپس جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔ جب منزل نے اُس  
کی کلائی دبوچ کے اپنی جانب کھینچتے اپنے بے حد قریب کر لیا تھا۔۔۔۔  
وہ پینوٹائز سا اُس کا یہ سہانا روپ دیکھ رہا تھا۔۔۔ زرد لہنگے میں دوپٹے کو  
دلہنوں کی طرح سر پر سجائے سیاہ زلفوں کی ناگن چٹیا آگے ڈالے وہ مہندی،  
گجرے اور ابٹن کی خوشبوؤں میں رچی بسی سامنے کھڑے اپنے دیوانے کو  
مزید پاگل کر گئی تھی۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُس سے اپنے آپ کو آزاد کروانا چاہا تھا۔۔۔ جب اُس کی آنکھوں  
میں جھانکتے اُسے بریک لگی تھی۔۔۔

داڑھی اور مونچھوں کے پیچھے چھپا چہرہ۔۔۔؟؟؟

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم سوچ بھی کیسے سکتی ہو کہ ملک زوہان کے علاوہ کوئی تمہارا باڈی گارڈ"  
ہو سکتا ہے۔۔۔ تمہارے قریب آنے سے پہلے اُس شخص کی سانسیں نہ  
"چھین لوں۔۔۔

زنیشہ کے گال پر ہونٹ ٹکائے بولتا وہ اُس کی سانسیں منتشر کر گیا  
تھا۔۔۔۔

اُس کے دہکتے لمس نے زنیشہ کے ہوش گم کر دیئے تھے۔۔۔

وہ اس انکشاف پر اپنے چہرے سے داڑھی اور مونچھیں ہٹاتے زوہان کو دیکھ  
رہی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔؟؟؟"

اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ منزل زوہان بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

@@@@@@

زنیشہ نے زوہان سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر زوہان نے اُس کی کمر پر گرفت مضبوط رکھتے اُسے اپنے مزید قریب کر لیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ جہاں اُس کے خطرناک تیور دیکھ خوفزدہ تھی۔۔۔ وہیں اُسے اپنی آنکھوں کے سامنے سہی سلامت کھڑا دیکھ کل سے دل پر چھائی بے چینی اور اضطراب ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔

دو دن۔۔۔۔ صرف دو دن کے بعد تم اس وقت مکمل طور پر میری "دسترس میں ہو گی۔۔۔۔ پھر میں تم سے اپنی ایک ایک افیت اور تمہاری ہر "بے اعتنائی کا حساب سود سمیت لوں گا۔۔۔۔

زوہان اُس کی گردن پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتا اس جان لیوا دھمکی کے ساتھ زنیشہ کو کانپنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔



زنیشہ کی خوشبو اُسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔۔ وہ جس غصے کہ ساتھ یہاں آیا تھا۔۔۔۔ اب چاہنے کے باوجود برقرار نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔۔  
 "جاسکتی ہو تم اب یہاں سے۔۔۔"

اگلے ہی لمحے زوہان اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا رخ موڑ گیا تھا۔۔۔۔  
 جس کی وجہ زنیشہ اُس کا سخت خفا ہو جانا ہی سمجھی تھی۔۔۔۔  
 اس بات سے انجان کے اُس کے اس گریز کی وجہ احتیاط تھی۔۔۔ جو وہ خود کو زنیشہ کے اس ہوش رُباحسن سے بہکنے سے بچانے کے لیے کر رہا تھا۔۔۔۔

زنیشہ خاموشی سے کھڑی اُس کی چوڑی پشت کو گھورتی رہی تھی۔۔۔۔ اُس میں ہمت بالکل بھی نہیں تھی آگے بڑھ کر زوہان کو چھیڑنے کی۔۔۔۔  
 مگر وہ اپنی باتوں اور حرکتوں سے اُسے بہت زیادہ ناراض کر چکی تھی۔۔۔۔  
 جس کا خمیازہ بھی عنقریب اُسے ہی بھگتنا تھا۔۔۔۔ لیکن اُس کے لیے پہلے وہ اس پھرے شیر کو تھوڑا نرم کر کے جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ زبان سے اقرار نہیں کر پائے گی۔۔۔ مگر وہ اپنے اس عمل سے زوہان کی اپنے دل میں اہمیت اُس پر واضح کر دینا چاہتی تھی۔۔۔

زوہان جسے لگا تھا کہ اُس کے کہنے پر زینشہ خاموشی سے نکل جائے گی۔۔۔  
اُس کا نرم گرم لمس محسوس کرتے زوہان کتنے ہی لمحے حرکت نہیں کر پایا  
تھا۔۔۔۔۔ زینشہ کے لمس سے اُسے اپنے رگ و پے میں سکون سا سرایت  
کرتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ کب سے تنہا بھٹکتے بھٹکتے تھک گیا تھا۔۔۔ اب اُسے زینشہ میران اپنی  
سانسوں سے بھی قریب تر چاہیے تھی۔۔۔

یہ لڑکی اُس کے لیے کتنی ضروری تھی آثمیر کے علاوہ یہ بات آج تک کوئی نہیں جان پایا تھا۔۔۔ شاید یہی وجہ تھی کہ آثمیر نے اتنی دشمنی کے باوجود بھی زینشہ کو اُس کی دسترس میں سونپ دیا تھا۔۔۔

مگر زینشہ میران اُسے کبھی سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔ ہمیشہ اپنے خاندان والوں کی خاطر اُس کے اگینسٹ جا کر اُس پر نجانے کیا کیا الزام لگائے تھے۔۔۔ جن میں حقیقت نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔

سینے پر محسوس ہوتے اُس کے نازک ہاتھوں کے لمس پر اُس کے دل میں چھائی ساری دھند چھٹنے لگی تھی۔۔۔ مگر وہ پلٹا بھی نہیں تھا۔۔۔

"آثم سوری۔۔۔"

زینشہ کے لب ہولے سے پھڑپھڑائے تھے۔۔۔

"فارواٹ۔۔۔؟؟؟؟"

زوہان نے بنا پلٹے، بنا اُس کے کپکپاتے وجود کو کوئی سہارا دیئے بے لچک انداز میں سوال کیا تھا۔۔۔

ورنہ اُس کے اندر اس وقت جذبات کا کیسا طوفان اُٹھا ہوا تھا۔۔۔ وہ بیان سے باہر تھا۔۔۔۔۔

"اُس دن آپ کو ہرٹ کرنے کے لیے۔۔۔۔"

زنیشہ ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔۔

تم نے تو ہر دن، ہر ملاقات میں مجھے ہرٹ کیا ہے۔۔۔۔ کس کس بات ""  
"کی معافی مانگو گی۔۔۔۔؟؟؟"

اپنے آپ سے چھڑی جنگ ہارتا زوہان اُس کی نرم گداز انگلیوں کو چھوتا اُس کے گجرے کے پھولوں سے چھیڑ خانی کرتے بولا۔۔۔۔ اُس کی یہ شوخ جسارت زنیشہ کا چہرہ لال کر گئی تھی۔۔۔ اُس نے حصار ختم کر کے پیچھے ہٹنا چاہا تھا۔۔۔ مگر زوہان اب کی بار اُسے مہلت نہ دیتے کلائی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

"اب بولو کیا بول رہی تھی؟؟؟"



زوہان کا موڈ زینشہ کی اس ایک استحقاق بھری حرکت سے بالکل فریش ہو چکا تھا۔۔۔۔

"کک کچھ نہیں۔۔۔۔"

زوہان کی تپیش زدہ نگاہوں کی تاب نہ لاتے زینشہ کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔ اُسے موڈ میں آمادہ کچھ اب بوکھلانے کی باری زینشہ کی تھی۔۔۔۔۔ اُسے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی نرم پڑ جائے گا۔۔۔۔۔ کیونکہ زینشہ ابھی تک اُس کی اپنے لیے بے پناہ شدتوں سے واقف نہیں تھی۔۔۔۔۔ "ریلی کچھ نہیں؟؟؟"

زوہان نے اُس کے گداز ہونٹوں پر انگوٹھا پھیر کر اُسے وارن کرتے بات کرنے پر اکسایا تھا۔۔۔

جس پر زینشہ اُسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ یہ شخص بنادھمکی دیئے اُس سے کوئی بات نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ محبت کیسے جتنا؟؟؟

"آپ بہت بڑے دھوکے باز ہیں۔۔۔۔"

زنیشہ جب بولی تو ایک ہی جملے سے زوہان کا دماغ گھما گئی تھی۔۔۔۔

"واٹ؟؟؟؟"

زوہان نے یہ بولنے کی توقع بالکل بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔

زوہان کے ری ایکشن پر زنیشہ غلط الفاظ کا انتخاب کرنے پر گھبرائی تھی۔۔۔۔

مم میرا مطلب مجھے اور لالہ کو دھوکا دیا۔۔۔۔ مجھے اتنے ٹائم منزل کے نام"

"پر بے وقوف بنائے رکھا۔۔۔۔ لالہ کو پتا چلا تو بہت ناراض ہو گئے۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کے خطرناک تیور دیکھ فوراً بات کو کور کرنا چاہا تھا۔۔۔۔ جس

پر لمحہ بھر کو ایک صدیوں سے بھولی بسری دلکش مسکراہٹ زوہان کے

ہونٹوں پر اپنی چھب دکھلا کر غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

پہلی بات تو یہ کہ تمہارے لالہ اب اس سب کے بارے میں جان چکے ہیں"

اور دوسری بات۔۔۔۔ یہ میرا دھوکا نہیں تمہاری بے وقوفی اور نادانی ہے

"کہ اتنے قریب رہنے کے باوجود مجھے پہچان نہیں پائی۔۔۔۔

زوہان نے اُس کے الفاظ اُسی پر لوٹا دیئے تھے۔۔۔

"اوکے۔۔۔ آتم سوری۔۔۔"

زنیشہ نے اب کی بار بھی ہتھیار ڈال دیئے تھے۔۔۔

تم یہ سوری کی گردان کر کے کیا سمجھ رہی ہو۔۔۔۔۔ کہ آنے والے"

"میرے وقت میں خود کو مجھ سے بچا لو گی۔۔۔

زوہان نے زنیشہ کے دوپٹے کو سر پر لگی پنوں سے آزاد کرتے دور اُچھال دیا

تھا۔۔۔

زنیشہ کا چہرہ احیا اور خوف سے لال پر گیا تھا۔۔۔

"زوہان یہ۔۔۔"

اُس نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر زوہان کے اُس کی چٹیا کی جانب بڑھتے ہاتھ اُس کی

بولتی وہیں بند کر گیا تھا۔۔۔

یہ شخص ہر حال میں اُس پر بھاری تھا۔۔۔ اس کے غصے اور محبت دونوں

کرنے کا انداز ہی جان لیوا ہوتا تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔۔"

ایک آخری الجھن جو منزل کو لے کر ابھی ابھی اُس کے دماغ میں ٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔

"بولو۔۔۔۔"

زوہان اچھے سے سمجھ رہا تھا کہ وہ کیا پوچھنا چاہتی ہے۔۔۔۔

لالہ تو منزل سے ملے تھے نا پھر وہ کیسے آپ کو پہچان نہیں پائے۔۔۔۔۔"

اور اُس دن آفس کے باہر منزل پر آپ کے آدمی گن تانے کھڑے تھے۔۔۔۔ جبکہ آپ تو اندر تھے۔۔۔۔

زنیشہ کا دماغ بالکل الجھ چکا تھا۔۔۔۔ یہ انسان ہمیشہ سے اُسے گھما کر رکھ دیتا تھا۔۔۔۔ اس بار تو اُس کا دماغ کچھ زیادہ ہی الٹ گیا تھا۔۔۔۔



زوہان اچھے سے جانتا تھا کہ کوئی اُسے پہچانے نہ پہچانے مگر آثمیر میران اُسے پہچاننے میں دھوکا بالکل بھی نہیں کھائے گا۔۔۔۔۔ اس لیے اُس نے اپنے گارڈز میں سے اپنے اُس آدمی کو چنا تھا، جو اکثر سیکورٹی ریزنز کی وجہ سے بھی اُس کے باڈی ڈبل کافر لُصہ سرانجام دیتا تھا۔۔۔

اور دونوں کے داڑھی مونچھیں لگانے سے بالکل مماثلت ہو رہی تھی۔۔۔

آثمیر کے سامنے بھی وہی گیا تھا۔۔۔ اور اُس دن زینشہ کو آفس تک لے کر بھی وہی آیا تھا۔۔۔ اور زینشہ کو خوفزدہ کرنے کے لیے زوہان نے دھمکی کے طور پر اُسی شخص کے ساتھ اپنے آدمیوں کو وہ سب کرنے کو کہا تھا۔۔۔

جو صرف ایک دکھاوا ہی تھا۔۔۔

زوہان کی بات پر زینشہ اُسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔ اس انسان کا دماغ کہاں کہاں اور کیسے کیسے چلتا تھا کوئی جان نہیں سکتا تھا۔۔۔

وہ اتنا ٹائم بے وقوف بنی تھی اس بندے کے ہاتھوں۔۔۔ اسی خفگی کے اظہار کے طور پر زینشہ وہاں سے پلٹی تھی۔۔۔ مگر دور جانے سے پہلے ہی زوہان اُس کی کلائی دبوچ کر اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔

زینشہ نے بمشکل اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں ٹکاتے درمیانی فاصلہ برقرار رکھا تھا۔۔۔ جس چکر میں اُس کے ہاتھوں پر لگی ہلدی زوہان کے کریم کلر کے سوٹ پر نشان چھوڑ گئی تھی۔۔۔

اپنی ڈریسنگ کو لے کر حد درجہ کانشیسی زوہان میران کو غیرت انگیز طور پر اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔۔

تم مجھے اگلے دونوں فنکشنز میں گھونگھٹ کے اندر چاہیئے ہو۔۔۔۔۔ مجھ سے پہلے تمہارا سجا سنورا روپ کوئی اور نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔ کسی نے اگر ایسا کرنے کی گستاخی کی تو اُس کا انجام بہت بُرا ہوگا۔۔۔۔۔

زوہان اُس کے کان کی لوح کو ہونٹوں سے چھوتا، اُس کے بالوں کو ہر قید سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔ زینشہ کی دلفریب خوشبو سے اپنی سانسوں کو معطر کرتا زوہان آہستہ آہستہ اپنا اختیار کھورہا تھا۔۔۔

دھمکیاں دینے کے علاوہ آپ کو کچھ نہیں آتا۔۔۔؟؟؟ اس کے علاوہ "بھی کچھ طریقے ہوتے ہیں بات منوانے کے۔۔۔؟؟؟؟؟

زینشہ اُس کی دی جانے والی خطرناک دھمکیوں کے بدلے بے قابو ہوتی اپنی دھڑکنوں کو سنبھالنے میں ناکام ہو رہی تھی۔۔۔ اوپر سے اُس کی بڑھتی گستاخیاں الگ زینشہ کے ہوش اڑا رہی تھیں۔۔۔

"طریقے بہت ہیں۔۔۔ بشرط یہ کہ تم برداشت کر پاؤ۔۔۔"

زوہان اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولتا اُسے اپنے سہارے کھڑا کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ اُس کی معنی خیز بات زینشہ کا چہرہ بالکل لال کر گئی تھی۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ کس کا کمرہ ہے...؟؟؟ میں اس سے پہلے اس کمرے میں کبھی " نہیں آئی۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کے خطرناک تیوروں سے گھبرا کر بات ہی بدل دی تھی۔۔۔۔

وہ فل بلیک کمر میں ڈیزائن کیا یہ انتہائی منفرد روم دیکھ کافی حیران تھی۔۔۔ جہاں کی ہر شے میں بلیک کمر ہی نمایاں تھا۔۔۔ اُس نے اس گھر میں رہنے کے باوجود آج تک یہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔

یہ میرا روم ہے۔۔۔ بچپن کی ساری باتوں کے ساتھ یہ بھی بھول چکی ہو " تم۔۔۔ یہاں میراں پیلس میں تمہارے علاوہ ایک یہی شے تو ہے " میری۔۔۔۔۔

زوہان نے کمرے پر ایک نگاہ ڈالتے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تھا۔۔۔



جس پر زینشہ کتنے ہی لمحے اُس کے خوب روچہرے سے نظریں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔ زوہان کی افیت زینشہ کا دل بے چین کر گئی تھی۔۔۔ یہ شخص زندگی میں صرف زینشہ میران کو چاہتا تھا۔۔۔ کہ وہ اُس کی ہو کر رہے۔۔۔ اُس کی فکر کرے۔۔۔ اُس کو سنبھالے۔۔۔ اتنے سالوں سے بھٹکتی اُس کی بے چین روح کو قرار بخش دے۔۔۔ مگر وہ کیا کر رہی تھی۔۔۔ اس پیارے لیکن ہر ایک سے خفا شخص کی افیت کا باعث بن رہی تھی۔۔۔ یہ شخص اُس کی خاطر اپنی انا، انتقام، غصہ، ضد اور نفرت بھلا کر میران پیلس آیا تھا۔۔۔ یہاں کے لوگوں سے بات کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی ملک زوہان پر اپنی زندگی میں اُس کی اہمیت واضح نہیں کر پائی تھی۔۔۔ زوہان اُس کی سانسوں میں بستا تھا شاید اس بات کا اقرار وہ زبان سے نہ کر پاتی۔۔۔ لیکن اب اُسے اپنے ہر عمل سے ظاہر کرنا تھا اس روٹھے ہوئے شخص کو کہ وہ صرف اُسی کی تھی۔۔۔ اور ہمیشہ اُسی سے جڑ کر رہنا چاہتی تھی۔۔۔

اُس کی زندگی کی ساری بہاریں اُس کی زندگی کے محبوب ترین انسان ملک  
 زوہان میران کے دم سے ہی تھیں۔۔۔ جنہیں وہ اب اتنے عرصے بعد ہر  
 گز بھی خود سے دور نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔۔۔  
 میں آپ کے حوالے سے کچھ نہیں بھولی ہوں۔۔۔ یہ روم چلیج ہو چکا "  
 "ہے۔۔۔ اس لیے میں اسے پہچان نہیں پائی۔۔۔  
 زینشہ نے اُس کے شکوے پر اُسے سرد گھوری سے نوازا تھا۔۔۔  
 اچھا تو کیا کیا یاد ہے میرے بارے میں تمہیں۔۔۔ کیا یہ بات یاد نہیں کہ "  
 میں بچپن سے ہی کتنا پوزیسیو ہوں تمہیں لے کر۔۔۔ نجانے کتنوں کی تو  
 ہڈیاں بچپن میں ہی توڑ ڈالی تھیں۔۔۔ تم پر کسی کی اُٹھتی غلط نگاہ برداشت  
 نہیں ہے مجھے۔۔۔ اگر میں نے کسی کو ایسا کرتے دیکھ لیا تو اُس کو ملنے والی  
 "سزا زندگی بھر یاد رہے گی اُسے۔۔۔  
 زوہان کی آنکھوں میں شرارے پھوٹ پڑے تھے۔۔۔

اُف یہ شخص اور اس کی پوزیسیو نیس۔۔۔ "زنیشہ یہ سوچتے لال ہوئی"  
 تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی اُسے زوہان سے مزید محبت محسوس ہوئی تھی۔۔۔  
 اور اگر میں نے کسی لڑکی کو آپ کے قریب دیکھ لیا تو۔۔۔ اُس کی سزا کیا"  
 "ہوگی۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ زوہان کا کالر مٹھیوں میں جکڑ کر اُسی کے سہارے اُوپر کو اُٹھتی اُسے  
 لمحے کے لیے حیران کر گئی تھی۔۔۔ کیونکہ یہ پہلی بار تھا کہ زنیشہ تھوڑا ہی  
 سہی مگر اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔  
 یہ تو تمہیں ڈیسا ٹیڈ کرنا ہے مجھے نہیں۔۔۔ میں بھلا کیوں اُن پیاری"  
 "لڑکیوں کو سزا دوں۔۔۔"

زوہان کو پہلی بار تو آنکھوں کے سامنے زنیشہ کا یہ جیلیسی بھراروپ دیکھنے کو  
 ملا تھا۔۔۔ جسے انجوائے کرتے اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نے چھپ  
 دکھائی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کی بات زنیشہ کو اندر تک جلا کر راکھ کر گئی تھی۔۔۔

تو پھر ابھی ابھی اُنہیں کے پاس جائیں۔۔۔۔۔ یہاں آپ کر کیا رہیں "

"ہیں؟؟؟"

زنیشہ کا پارہ چڑھ چکا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آزمیر حاعفہ کو بانہوں میں اُٹھائے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔ اور نہایت ہی احتیاط سے اُسے بیڈ پر لٹاتے اپنا کمبل اوڑھا دیا تھا۔۔۔۔۔ آزمیر میران کو اپنی کوئی شے بھی شیر کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔۔۔

جس طرح ابھی اُس نے حاعفہ کو یہ جگہ دی تھی۔۔۔ یہ عام بات نہیں تھی۔۔۔۔۔ آزمیر کے بارے میں سب جاننے والے حاعفہ کی اُس کی زندگی میں اہمیت کا اندازہ لگا سکتے تھے۔۔۔

"پلیز میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔"

آزمیر کو ڈاکٹر کو کال ملاتے دیکھ حاعفہ نے اُس کی مضبوط ہتھیلی کو اپنی نازک سی ہتھیلی سے تھامتے روکا تھا۔۔۔۔۔



"اگر تم ٹھیک ہو تو تمہارا سر کیوں چکرایا۔۔۔؟؟؟"

آزمیر نے اُسے سخت تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔ وہ شدید پریشانی میں اس وقت یہ نہیں دیکھ پایا تھا کہ وہ کیسے کھلے عام اُس کی فکر میں پاگل ہو رہا تھا۔۔۔ حائفہ کے سامنے جو چیز وہ نہیں لانا چاہتا تھا وہ نادانستگی میں آچکی تھی۔۔۔

"وہ میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔ شاید اس۔۔۔"

حائفہ کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔ آدھی بات کر کے اُس نے زبان دانتوں تلے دبا دی تھی۔۔۔ مگر تب تک تیر کمان سے نکل چکا تھا۔۔۔ واٹ۔۔۔ تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔ اپنی حالت دیکھی ہے۔۔۔" پہلے ہی اتنی دھان پان سی ہو۔۔۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی تم چلتی پھرتی کیسے ہو۔۔۔

آزمیر اُس کے کمبل میں چھپے نازک سراپے پر ایک بھرپور نگاہ ڈالتا۔۔۔ اُسے جی جان سے لرزا گیا تھا۔۔۔

اُس نے پیچھے کو کھسکتے کمر پر گرفت مزید مضبوط کی تھی۔۔۔ اُس کی یہ حرکت آثمیر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

انٹرکام پر ملازمہ کو کھانے کا کہتا وہ حاعفہ کی جانب جھکا تھا۔۔۔

جس دن میں نے قریب آنے کا ڈیسیائیڈ کر لیا۔۔۔ تو تمہاری یہ کمزور حد " بندیاں میرا کچھ بگاڑ نہیں پائیں گی۔۔۔ سوا بھی یہ سب کر کے اپنے لیے " مشکلات کھڑی کرنے کی کوشش مت کرو۔۔۔

آثمیر اُس کی آنکھوں میں جھانک کر بولتا۔۔۔ اُس کے سُرخ پڑتے ناک پر مہر محبت ثبت کر گیا تھا۔۔۔

جب اُس کی نظر حاعفہ کے لال ہوتے کانوں پر پڑی تھی۔۔۔ جو جیولری کے وزن برداشت کرتے ہلکان ہو رہے تھے۔۔۔

آثمیر اُس کے قریب جھکا تھا۔۔۔ حاعفہ کی سانسیں پل بھر کے لیے تھم سی گئی تھیں۔۔۔ آثمیر میران کی یہ جان لیوا قربت سہنا آسان نہیں تھا۔۔۔

مگر اُس نرمی بھری گرفت اپنے کانوں پر محسوس کرتے حاعفہ کا چہرہ الال ہوا  
تھا۔۔۔۔

ایک ایک کرتے اُس نے حاعفہ کے سارے زیورات اُتار دیئے تھے۔۔۔۔  
حاعفہ تو اس سارے عمل کے دوران دیوانہ وار نگاہوں سے اس مغرور شخص  
کے وجیہہ چہرے کو گھورتی رہی تھی۔۔۔۔ جس چہرے پر وہ مر مٹی  
تھی۔۔۔۔

دروازہ ناک ہونے پر آٹمیر اُٹھ کر ملازمہ سے ٹرے پکڑ کر دروازہ لاک کرتا  
واپس اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

حاعفہ تو یک ٹک اپنی زندگی کا یہ خوبصورت ترین منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔  
جو ہمیشہ سے اُس کا خواب رہا تھا۔۔۔۔  
"اُٹھو۔۔۔۔"

آزمیر نے اُسے پکڑ کر تکیے کے سہارے بیٹھایا تھا۔۔۔ وہ اُسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ مگر آزمیر کے تاثرات کچھ سننے کے نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ تو تم بتا نہیں سکتی تھی مجھے۔۔۔"

آزمیر اپنے ہاتھوں سے اُسے کھانا کھلاتے کڑے تیوروں سے استفسار کرتے بولا۔۔۔

"مگر میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔"

حافظہ ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔ اور یہ سچ بھی تھا۔۔۔ یہ زرا سا سر چکرانا تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

اُس نے تو شدید بخار میں رقص تک کیا تھا لیکن آج تک کسی نے اُس کی اتنی کیئر کبھی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

اُسے آزمیر میران اپنی ماں کی دی گئی دعاؤں کا شمر اور اب تک کی ساری اذیتوں کا مداوا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔



اس انسان کو اُس نے کس قدر ہرٹ کیا تھا مگر یہ اُس کی پوری اصلیت جانے بغیر بھی اُس کے ساتھ اتنی محبت سے پیش آرہا تھا۔۔۔

میں اچھے سے جانتا ہوں کہ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ اور تمہیں میری اس کیئر " کی کوئی ضرورت ہے بھی نہیں۔۔۔ مگر میں کسی کو بھی اپنے سامنے تکلیف " میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ چاہے وہ تم ہو یا کوئی اور۔۔۔

آزمیر سخت الفاظ ادا کرتا اُسے کھانا کھلا کر اُس کے پاس سے اُٹھا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کی بات پر دکھی ہونے کے بجائے حاعفہ مسکرا دی تھی۔۔۔ اُس نے آزمیر کی آنکھوں میں اپنے لیے جو فکر دیکھی تھی وہ کبھی کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

بس اُس کا یہ کھڑوس دشمن جاں اُس کے سامنے اتنی جلدی ہار ماننے کو تیار نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اس لیے یہ سب کر رہا تھا۔۔۔

حاعفہ بھی اُس کے پیچھے بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔۔

"مجھے اپنے روم میں جانا ہے۔۔۔۔"

آژمیر کو موبائل پر مصروف ہوتا دیکھ وہ اندر ہی اندر ناراضگی کا اظہار سا کرتی  
دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

جب دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہی آژمیر آگے بڑھ کر اُسے بانہوں میں  
اُٹھا چکا تھا۔۔۔ اور بنا ایک لفظ ادا کیے باہر نکل آیا تھا۔۔۔  
حاعفہ تو آژمیر کی اتنی قربت کے ساتھ ساتھ باہر کسی کے دیکھ لینے کے خوف  
سے بھی آدھی ہوئی تھی مگر وہاں باہر گیلری میں کوئی نہیں تھا۔۔۔  
حاعفہ کے روم میں داخل ہوتے آژمیر نے آگے بڑھ کر اُسے بیڈ پر لٹا دیا  
تھا۔۔۔

اب صبح تک یہاں سے اُٹھنا مت۔۔۔ ورنہ تمہیں یہاں سے اُٹھا کر واپس "  
اپنے روم تک لے جانے میں مجھے زیادہ ٹائم نہیں لگے گا۔۔۔  
آژمیر اُس کی پیشانی پر بوسہ دے کر وارن کرتا واپس پلٹا تھا۔۔۔  
حاعفہ نے محبت وارفتگی بھری نگاہوں سے اُس کی چوڑی پیشانی کو نہارا  
تھا۔۔۔ اور پھر آسودگی سے پلکیں موند لی تھیں۔۔۔ وہ اچھے سے جانتی

تھی کہ آج اُسے نیند نہیں آنے والی تھی۔۔۔۔۔ وہ سونا چاہتی بھی نہیں  
تھی۔۔۔۔۔

اِس گزرے اپنی زندگی کے حسین لمحوں کو وہ آج کی پوری رات آنکھوں  
میں بسا کر گزارنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ زوہان سے ناراضگی کا اظہار کرتی اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتی  
وہاں سے جانے کو تیار تھی۔۔۔

وہ مایوں کے لہنگے میں اب کھلے بالوں کے ساتھ مزید حسین لگ رہی  
تھی۔۔۔

وہ میری مایوں کی دلہنیں نہیں ہیں۔۔۔۔۔ تم ہو۔۔۔۔۔ اِس لیے تمہارے "  
پاس ہی آؤں گا۔۔۔۔۔

زوہان اگلے ہی لمحے اُسے بانہوں میں اٹھاتا صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔  
جبکہ زنیشہ اپنی فرار کی ساری راہیں مسدود ہوتی دیکھ مزید گھبرا گئی تھی۔۔۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ پلیر مجھے نیچے اُتاریں۔۔۔"

زوہان کے بہت زیادہ قریب آجانے پر اُس کا دل بے ہنگم انداز میں دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔

"جو مایوں کی دلہن کے ساتھ کیا جاتا ہے۔۔۔"

زوہان اُسے کی غیر ہوتی حالت پر محظوظ ہوتا اُسے صوفے پر بیٹھا گیا تھا۔۔۔

زنیشہ کی شرم سے سُرخ پڑتی رنگت اور اُٹھتی گرتی گھنیری پلکوں کا رقص اُسے پاگل کر رہا تھا۔۔۔ مگر اپنی ناراضگی برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ وہ پوری احتیاط برتے ہوئے تھا۔۔۔

زوہان اُسے صوفے پر بیٹھا کر اُس کے سامنے ٹیبل پر بیٹھا زنیشہ کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔



زوہان اس وقت کریم کلر کے سوٹ میں ملبوس، اپنے سیاہ بالوں جیل کی مدد سے سیٹ کیے، اپنی مغرور نقوش اور چوڑی پیشانی کے ساتھ زینشہ کو اپنا مزید دیوانہ بنا رہا تھا۔۔۔۔

"کک کیا؟؟؟؟"

زینشہ پوری زرد ہو چکی تھی۔۔۔ کیونکہ زوہان سے وہ کبھی بھی کچھ بھی اُمید کر سکتی تھی۔۔۔۔

جب اُس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھے بادل پر پڑی تھی۔۔۔ جسے میں گھلی ہلدی دیکھ زینشہ نے حیرانگی سے زوہان کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"آپ مجھے ہلدی لگائیں گے۔۔۔؟؟"

زینشہ کو بالکل بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زوہان کو یہ ساری رسمیں فضول ہی لگتی تھیں۔۔۔ اور وہ ان کے حق میں تھا بھی نہیں۔۔۔۔

میں نے سنا ہے کسی سے کہ اگر دلہاد لہن کو ہلدی لگاتا ہے تو دلہن پر رُوپ " زیادہ آتا ہے۔۔۔ تو سوچا کیوں نہ میں بھی یہ کر کے دیکھ لوں۔۔۔ زوہان کی معنی خیزی سے کہیں بات پر زینشہ کے گال تپ اُٹھے تھے۔۔۔ اُس کا دل چاہتا تھا۔۔۔ ماورا کا بھی جا کر اپنے ہاتھوں قتل کر دے۔۔۔ اُسی نے یہ بات مذاق میں ماورا کے سامنے کہی تھی کیونکہ اُس کی شروع سے ایسی اُلٹی سیدھی خواہشیں رہی تھیں۔۔۔ مگر اُسے زرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ باقی سب باتوں کے ساتھ زوہان اُس کی یہ بات بھی پوری کرنے پہنچ جائے گا۔۔۔

زینشہ اب کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی لرزتی پلکیں اور کپکپاتے ہونٹ زوہان کو پاگل کر رہے تھے۔۔۔۔۔ اُس نے ہاتھ بڑھا کر زینشہ کے دائیں گال پر ہلدی لگادی تھی۔۔۔ زینشہ کی رنگت اُس کے دھکتے لمس پر تپ اُٹھی تھی۔۔۔۔۔ " زینشہ میراں پر صرف ملک زوہان کا حق ہے۔۔۔۔۔ "

یہ الفاظ ادا کرتے زوہان کی آنکھیں مسکرائی تھیں۔۔۔ اُس نے جھک کر  
زنیشہ کی ٹھوڑی پر لب رکھ دیئے تھے۔۔۔۔

اُس کی گھمبیر سرگوشی اور شدت بھرے لمس پر زنیشہ کی جان نکل گئی  
تھی۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے زوہان اُس کے سامنے سے اٹھتا رخ پھیر گیا تھا۔۔۔۔  
زنیشہ جانتی تھی وہ بہت سی باتیں دل میں جمع کیے ابھی ابھی اُس سے ناراض  
تھا۔۔۔۔ جن کو ختم کر کے اُسے منانا بہت مشکل ہونے والا تھا۔۔۔۔ مگر  
زنیشہ زوہان میران کے اندر بیٹھتے ہر دکھ اور درد کو سمیٹ لینا چاہتی  
تھی۔۔۔۔

وہ ہاتھ میں ٹشو پکڑے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔۔ اور بے قابو ہوتی  
دھڑکنوں کے ساتھ زوہان کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔  
بنا کچھ بولے زوہان کے مزید قریب ہوتے وہ اُس کی شرٹ پر لگے ہلدی کے  
داغ ٹشو کی مدد سے صاف کرنے لگی تھی۔۔۔۔

زوہان بنا کوئی موومنٹ کیے یک ٹک اُسے دیکھے گیا تھا۔۔۔  
 میں اپنے شوہر سے اپنی ہر نادانی کی معافی مانگ کر اُسے منالینا چاہتی "  
 " ہوں۔۔۔

زنیشہ اُس کے پیروں پر پیر رکھ کر اُس کے قریب ہوتی اُس کی ٹھوڑی پر لب  
 رکھے واپس پلٹی ہی تھی۔۔۔ جب زوہان اُس کے اتنے خوبصورت انداز پر  
 پوری طرح گھائل ہوا تھا۔۔۔

زنیشہ کا اُسے والہانہ نظروں سے دیکھنے کا انداز، اُس کے گالوں کی سُرخ اور  
 اظہار کرنے کی خاطر کھلتے بند ہوتے یہ نازک لب اُس پر واضح کر جاتے تھے  
 کہ یہ لڑکی واقعی اُس کی دیوانی تھی۔۔۔

اور اب تو زنیشہ کا یہ جان لیوا عمل زوہان کا ضبط ختم کر گیا تھا۔۔۔  
 زنیشہ کی نازک سی کمر میں بازو جمائل کر کے اُسے اُوپر اٹھاتے زوہان اُس کے  
 بالوں میں چہرہ اچھپاتے اُس کی گردن پر جھک گیا تھا۔۔۔ زنیشہ اُس سے ایسی  
 کسی شدت پسندی کی اُمید نہیں رکھ رہی تھی۔۔۔



اُس کاشدت بھرالمس محسوس کرتے زینیشہ کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

" میں اپنی بیوی کے منانے کا منتظر رہوں گا۔۔۔ "

زوہان اُس کی گردن پر اپنی محبت کا گہرا نشان چھوڑتا اُس کے کانپتے لرزتے

وجود پر ایک شوخ نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

زینیشہ جو کچھ دیر پہلے بہادر بنی زوہان کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اُس

کی جوانی کا رروائی زینیشہ کے ہوش اڑا گئی تھی۔۔۔ یہ شخص اُس کی سوچ سے

بھی زیادہ مشکل تھا۔۔۔ کب، کہاں، کیسے اُس کا موڈ بدل جاتا تھا یہ کبھی کوئی

سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

زینیشہ نے ہاتھ بڑھا کر اپنی گردن کو چھوا تھا۔۔۔ جہاں ابھی بھی اُسے کوئلے

دھکتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔ جب کافی دیر بعد سانسیں بحال ہوتے

ایک شرنگی سی مسکراہٹ اُس کے ہونٹوں پر پھیل گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

میران پیلس میں بجتی شہنائیاں جلد ہی ماتم میں بدلنی ہو گئیں۔۔۔ اور کسی " بھی قیمت پر اُن دونوں بھائیوں کو ایک نہیں ہونے دینا۔۔۔ اگر وہ ایک " ہو گئے تو اُنہیں برباد کرنا ممکن ہو جائے گا۔۔۔

اکرام حنیف اپنے سارے پلانز فیل ہو جانے کے بعد اب ہاتھ ہر ہاتھ دہرے نہیں بیٹھنا چاہتا تھا۔۔۔ میران پیلس میں لگی رو نقییں اُس کے اندر آگ لگا رہی تھیں۔۔۔ اُس کی سگی اولاد کی شادی تھی اور وہی وہاں داخل بھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

تو کیا کریں اب ہم۔۔۔ اُن دونوں کو ہر طرح سے کمزور کرنے کی " کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ مگر وہ کوئی سراہا تھ ہی نہیں دے رہے۔۔۔ اکرام حنیف کا بھتیجا بھی زنجیر کو ہاتھ سے نکلتا دیکھ اب پوری طرح ایکٹو ہو چکا تھا۔۔۔

اب ہے ایک آٹھ میران کی کمزوری۔۔۔۔۔ جو ہماری ہی بنائی گئی " ہے۔۔۔ اُس کے ذریعے آٹھ میران کو آسانی سے توڑا جاسکتا ہے۔۔۔

اور ویسے بھی اُس لڑکی نے ہمیں دھوکا دیا تھا۔۔۔ اُس سے بھی بہت سارے حساب نکلتے ہیں ہمارے۔۔۔ ایک تیر سے دو شکار ہو جائیں گے۔۔۔ اور یہ نشانہ چلایا جائے گا زوہان کے کندھے پر رکھ کے۔۔۔ جس سے نہ صرف اپنی محبت کھودینے پر آڑ میر میران پاگل ہو جائے گا۔۔۔ بلکہ ایک بار پھر زوہان کو اپنا دشمن مانتے نفرت سے دھتکار دے گا۔۔۔ اور اُن کی اس "بربادی کے ساتھ ہی ہماری کامیابی ہوگی۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف سارا پلان ترتیب دیتا آخر میں کمینگی سے مسکرا دیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حافظہ بیٹا آج بہت عرصے بعد میران پیلس کے تمام افراد ایک ساتھ ناشتہ کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں آپ بھی ہمارے "ساتھ شامل ہوں۔۔۔۔۔"

حافظہ شاور لے کر بال ڈرائیر سے خشک کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ جب حمیرا بیگم دروازہ ناک کرتے اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

ماور اتو کب کی نیچے جا چکی تھی۔۔۔ مگر حاعفہ آڑ میر سے سامنا کرنے کے خیال سے جھجھک رہی تھی۔۔۔ اُس کے سامنے آنے کا سوچ کر ہی اُس کا دل زوروں سے دھڑک اُٹھتا تھا۔۔۔

"جی ماما میں بس آہی رہی تھی۔۔۔"

حاعفہ اُن کی اتنی محبت پر چاہ کر بھی اُنہیں انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔ وہ اس وقت مہرون گرم سوٹ میں ملبوس دھلی دھلائی سفید رنگت کے ساتھ بہت دلکش لگ رہی تھی۔۔۔ اُس نے اپنے نیم گیلے لمبے گھنے باولوں کو کمر پر ہی کھلا چھوڑ کر دوپٹے اپنے گرد اچھے سے پھیلا لیا تھا۔۔۔۔

ہو نوٹوں پر پنک کلر کالائٹ سالپ گلاز لگا رکھا تھا۔۔۔ جو اُس کی گلابیاں چھلکاتی شفاف رنگت پر مزید چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔۔

حمیرا بیگم کی معیت میں دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے ڈائمنگ ہال میں قدم رکھا تھا۔۔۔۔ جہاں سامنے ہی اُس ستمگر کو اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ بیٹھا دیکھ اُس کی سانسیں اتھل پتھل ہوئی تھیں۔۔۔۔



وہاں تقریباً خاندان کے سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔

آژمیر کے ساتھ والی سیٹ پر سویرا کو بیٹھا دیکھ حاعفہ کا موڈ آف ہوا تھا۔۔۔

کل رات کے بعد آژمیر کو لے کر اُس کی سوچ بدل چکی تھی۔۔۔ اب وہ اُس سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ بلکہ اُس کے قریب سے قریب تر ہونا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اُس کا شوہر تھا۔۔۔ اور اُس پر وہ اپنے علاوہ کسی لڑکی کو حق جتنا نہیں دیکھ سکتی تھی اب۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں اُدا سی بھرے آژمیر کے سامنے والی کرسی پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

حاعفہ نے نوٹ کیا تھا کہ اُس کے آنے کے بعد آژمیر نے ایک کے بعد دوسری نگاہ نہیں ڈالی تھی اُس پر۔۔۔۔ ایک تو اُسے سویرا کو آژمیر کے

ساتھ بیٹھے دیکھنے پر غصہ تھا۔۔۔ اوپر سے اُس کا اس قدر انور کرنا حائفہ کی آنکھوں میں نمی بھر گیا تھا۔۔۔۔

جسے چھپاتی وہ سر جھکا گئی تھی۔۔۔۔

"واؤ آج تو بڑی محفل سچی ہوئی ہے ناشتے پے۔۔۔۔"

حاشر حائفہ کے ساتھ پڑی خالی کرسی پر آن بیٹھا خوشگوار لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔

میرے لالہ کی پر سنیلٹی ہی اتنی جاندار ہے۔۔۔۔ جہاں آجائیں وہاں " محفل سچ ہی جاتی ہے۔۔۔۔

جواب زنیثہ کی جانب سے آیا تھا۔۔۔ جو آج کچھ الگ ہی خوشی سے چہک رہی تھی۔۔۔۔ جو بات سب نے ہی نوٹ کی تھی۔۔۔۔

لگتا ہے میرے خون پسینے سے اریخ کی گئی کل کی دونوں ڈیس ہی کامیاب " گئی ہیں۔۔۔۔ چہروں پر چھائی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی۔۔۔۔

ماورازنیثہ کے کان میں سرگوشی کرتے بولی۔۔۔۔

ڈیٹ کی بچی۔۔۔۔۔ جو تم نے کل کیا ہے۔۔۔ اُس کا بدلہ تو میں ضرور"  
 لوٹاؤں گی۔۔۔ تمہاری ڈیٹ اربنچ کر کے۔۔۔۔۔ آج صبح ہمارے اُٹھنے  
 سے پہلے ہی تم کمرے سے نکل گئی ورنہ آج ہمارے ہاتھوں تمہاری درگت  
 "بننا یقینی تھا۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُسے مصنوعی گھوری سے نوازتے دھمکی دی تھی۔۔۔  
 اماں سائیں۔۔۔۔۔ وہ کنیز آنٹی کیا کہہ رہی تھیں کل آپ کو۔۔۔۔۔ اُنہیں"  
 ماورا پسند آئی ہے اُن کے بیٹے کے لیے۔۔۔ اور وہ جلد از جلد رشتے کے لیے  
 "آنا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے مزے لیتے جو بات کہی تھی، وہ ماورا کے سر پر ایک زوردار بم کی  
 طرح پھوٹی تھی۔۔۔۔۔ سب کے چہروں پر مسکراہٹ دیکھ اور حائفہ کو بھی  
 اِس معاملے میں کافی حد تک رضامند دیکھ ماورا کے چھکے چھوٹ چکے  
 تھے۔۔۔۔۔

اُس نے بے بسی سے موبائل فون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ وہ جب سے  
میران پیلس آئی تھی۔۔۔۔۔ نجانے کتنی بار منہاج کا نمبر ملا چکی تھی۔۔۔۔۔ مگر  
ہر بار وہ آف ہی مل رہا تھا۔۔۔۔۔

ماوراسب کے سامنے ہنسی کھیلتی اپنے اندر کتنی بڑی تکلیف چھپائے ہوئے  
تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

وہ حائفہ کو اتنے عرصے بعد۔۔۔۔۔ یا شاید اب تک کی زندگی میں پہلی بار اتنا  
خوش اور آسودہ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اُسے ایک بار پھر اپنی وجہ سے پریشانیوں میں نہیں دھکیلنا چاہتی  
تھی۔۔۔۔۔ اس لیے اُس کے سامنے زیادہ سے زیادہ خوش رہنے کی کوشش  
کرتی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اب جو سر پر نئی تلوار لٹکنے لگی تھی۔۔۔۔۔ اس نے اُسے بے چین کر کے  
رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

اب اُسے جلد از جلد منہاج سے رابطہ کرنا تھا۔۔۔۔۔



ہمیشہ سے اُس نے سنا تھا کہ سچی محبت اتنی آسانی سے کبھی نہیں ملتی  
تھی۔۔۔۔۔ اس بات کی سچائی اُسے آج سمجھ آرہی تھی۔۔۔۔۔ ماورا اُس کی

ہو کر بھی اُس کے پاس نہیں تھی۔۔۔۔ اُس نے اپنی محبت کو پا کر کھودیا  
تھا۔۔۔۔

اُسے یہی لگ رہا تھا کہ اُس نے محبت میں جتنا ماورا کو تر پیا تھا اب قدرت اُس  
سے، اُن سب باتوں کا انتقام لے رہی تھی۔۔۔۔

منہاج بیٹا کول ڈاؤن۔۔۔۔ میں نے پراس کیا ہے نا آپ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں اپنی بہو کو اس گھر میں لا کر رہوں گا۔۔۔۔"

شہاب درانی نے منہاج کو تسلی دینی چاہی تھی۔۔۔۔ وہ کسی قیمت پر اپنے  
بیٹے کی اکلوتی خوشی اُس سے دور نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر منہاج کا یہ جذباتی بن بھی اُنہیں پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باباکاش آپ میری تکلیف سمجھ پاتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہاں میرا ایک ایک سیکنڈ"

"کس قدر افیت میں گزر رہا ہے میں بتا نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

منہاج اُن کا ایک بار پھر وہی تسلی بھرا جملہ سنتا افسردگی سے بول کر فون بند  
کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے بغیر اس قدر بے چین اور پاگل ہو جاؤں گا، میں نے کبھی نہیں " سوچا تھا۔۔۔۔۔ اب احساس ہو رہا ہے کہ کس قدر شدت سے چاہا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ ایک بار مل جاؤ۔۔۔۔۔ پھر کبھی ایک سیکنڈ کے لیے بھی خود سے "دور نہیں کروں گا۔۔۔۔۔

منہاج خود کلامی کرتا کرسی کی پشت سے سرٹکا گیا تھا۔۔۔۔۔ اُسے بس یہی فکر کھائے جا رہی تھی کہ ماورا کسی پر اہلم میں نہ ہو۔۔۔۔۔ اُسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا کہ ماورا کو ڈھونڈے بغیر وہ یہاں آیا ہی کیوں تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ارے پہلے بڑی بہن کی شادی ہوگی، اُس کے بعد چھوٹی کی۔۔۔۔۔ پہلے تو " ہمیں حائفہ کے لیے کوئی اچھا سا لڑکا ڈھونڈنا ہوگا۔۔۔۔۔

حمیرا بیگم کی بات پر شمسہ بیگم نے آڑ میر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو ان لیڈیز کی باتوں پر بنا توجہ دیئے قاسم صاحب کے ساتھ آفس کے کوئی معاملات ڈسکس کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

شمسہ بیگم کو حاحفہ آڑ میر کے لیے بہت پسند آئی تھی۔۔۔ یہ دھیمے نرم مزاج کی صابری لڑکی ہی اُن کے مشکل ترین بیٹے کو سنبھال سکتی تھی، اُسے سمجھ سکتی تھی۔۔۔۔

جس کے موڈ لمحے کے ساتھ بدلتے تھے۔۔۔۔ اور غصہ تو تقریباً ہر وقت ناک پر دھڑار ہتا تھا۔۔۔۔

لیکن شمسہ بیگم ابھی اس بات سے انجان تھیں۔۔۔ کہ حاحفہ نہ صرف اُن کے بیٹے کو سمجھ چکی تھی بلکہ اُسے سنبھالنے کے لیے بھی دل و جان سے تیار تھی۔۔۔

"قاسم بھائی کیا خیال ہے اس بارے میں آپ کا۔۔۔۔"



شمسہ بیگم نے جان بوجھ کر آثمیر کو متوجہ کرنے کے لیے قاسم صاحب کو مخاطب کیا تھا۔۔۔۔

خیالات تو نیک ہی ہونے چاہئیں۔۔۔ اور ساتھ میں قریب کی نظر بھی تیز "ہونی چاہیئے۔۔۔۔"

حاشر نے پسندیدگی بھری نظروں سے حاعفہ کو دیکھتے لقمہ لگایا تھا۔۔۔۔  
حاعفہ کے غیر معمولی حُسن کی وجہ سے وہ تقریباً خاندان کے سبھی لڑکوں کی پسند بن چکی تھی۔۔۔۔ اور اب سب ہی اُسے حاصل کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔۔۔۔

جسٹ سٹاپ اٹ۔۔۔۔ یہ ڈائینگ ٹیبل ہے کوئی میرج بیورو نہیں کہ "سب رشتے کروانے والی ڈیوٹی نبھارے ہیں۔۔۔۔ ابھی جس کی ہورہی ہے اُس کی آرام سکون سے ہونے دیں۔۔۔۔ باقیوں کی بعد میں دیکھی جائے گی۔۔۔۔"

آزمیر جس کے کانوں میں حاعفہ کو لے کر کب سے یہ ساری باتیں پڑ رہی تھیں۔۔۔ آخر کار اُس کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

جبکہ آزمیر کے اتنے شدید ری ایکشن اور ایک دم غصہ ہو جانے پر سب ایک دم گھبرا گئے تھے۔۔۔ سوائے حاعفہ کے۔۔۔۔ جو کب سے اسی بات کا ویٹ کر رہی تھی کہ آزمیر سب کو چپ کروائے گا۔۔۔۔۔ اُس نے آزمیر کے غصے سے لال چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔ مضبوط سائبان اور تحفظ کا احساس کیسا ہوتا ہے۔۔۔ یہ آج حاعفہ نے محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔

"حاشر آؤمیرے ساتھ کچھ کام ہے تم سے۔۔۔۔۔"

آزمیر اپنی جگہ سے اٹھتا، حاشر کا بھی ساتھ لے گیا تھا۔۔۔ جو اُس کی بیوی کے پاس بیٹھ کر اُسے گھور رہا تھا۔۔۔ اب کوئی نہیں جانتا تھا کہ حاشر کو اُس کی اس گستاخی کی کیا سزا ملنے والی تھی۔۔۔ جو وہ انجانے میں کر گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

جی فرقان صاحب آپ اس میٹنگ کو دو دن بعد کے لیے رکھ دیں۔۔۔"

" آج اور کل میں میرا آفس آنا پاسبیل نہیں ہے۔۔۔۔۔"

آٹھ میر فون پر بات کرتا اپنے روم سے نکل کر سٹڈی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

جب اُس کی نگاہ سامنے کی جانب اُٹھی پھر واپس پلٹنا بھول چکی تھی۔۔۔

حافظہ زرد رنگ کی سادہ سی شارٹ شرٹ اور کھلے پائنجوں والا ٹراؤزر پہنے،

شرٹ کی سلیوز کو کمینوں تک فولڈ کیے، دودھیا ہاتھوں کو بازوؤں تک فل

مہندی سے بھرے وہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔۔۔ سر پر

اوڑھا دوپٹہ سلکی بالوں کی وجہ سے نیچے پھسل آیا تھا۔۔۔ جس میں سے

جھانکتی اُس کی جوڑے میں مقید ناگن زلفیں آٹھ میر میران کو چاروں شانے

چت کر گئی تھیں۔۔۔ اُسے حافظہ کے بال بہت پسند تھے۔۔۔ جنہیں وہ

ہر وقت اُس سے چھپا کر ہی رکھتی آئی تھی۔۔۔

حاعفہ جو اپنے دھیان میں چلتی اُس کی جانب ہی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔ کسی  
 خیال کے زیرِ اثر اُس نے نگاہیں اٹھا کر سامنے دیکھا تھا۔۔۔۔ آثمیر کو وہاں  
 کھڑا دیکھ اُس کے قدم اپنی جگہ پر ساکت ہوئے تھے۔۔۔۔  
 اُس نے ہڑبڑاہٹ میں دوپٹہ سر پر اوڑھنا چاہا تھا مگر پھر مہندی بھرے  
 ہاتھوں کو بے بسی سے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔  
 وہ ماوراکِ گھنٹوں کی محنتِ اس طرح ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔  
 آثمیر اُس کے قریب آچکا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ کی پلکیں گھبراہٹ کے زیرِ اثر  
 کوشش کے باوجود دوبارہ نہیں اٹھ پائی تھیں۔۔۔۔  
 آثمیر آگے بڑھا تھا اور جھک کر اُس کی دونوں کلائیوں سے اٹھتی مہندی کی  
 مسحور کن خوشبو سے اپنی سانسیں معطر کرتا اُسے اپنے قریب کر گیا  
 تھا۔۔۔۔۔  
 اِس سے پہلے وہ کچھ بولتا عقب سے حاشر کی کمزور سی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔



لالہ نیچے سے ساری بکس اوپر شفٹ کر دی ہیں۔۔۔۔۔ اب میں "

"جاؤں۔۔۔۔۔"

حاشر آثمیر کے چوڑے وجود کے پیچھے چھپی حاعفہ کو نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

اُس کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں۔۔۔ اتنی ٹھنڈ میں بھی پوری طرح پسینے

میں شرابور وہ بہت تھکا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔

"آئندہ ایسی گستاخی ہوگی۔۔۔۔۔؟؟؟"

آثمیر حاعفہ کے چہرے پر پھسلی لٹ کو دیکھتا سرد لہجے میں حاشر سے مخاطب

ہوا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ کو لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ حاشر کو کس بات کی سزا مل رہی

ہے۔۔۔۔۔۔۔

صبح ناشتے کے ٹیبل پر اُس نے حاعفہ کے ساتھ جو فری ہونے کی کوشش کی

تھی۔۔۔ اور جو اُلٹے سیدھے ڈائیلاگ مارے تھے۔۔۔ آثمیر کی جانب

سے یہ اُن کاری ٹرن تھا۔۔۔۔

حاشر کی شکل دیکھ حاعفہ کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔۔ جسے اُس نے آثمیر سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے چہرا جھکا لیا تھا۔۔۔۔۔

"نہیں لالہ آئندہ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔"

حاشر منمنایا تھا۔۔۔۔۔ اب تو وہ ساری بات سے لاعلم ہوتے ہوئے بھی۔۔۔۔۔ حاعفہ کو بھابھی ہی بولنے والا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ آج تک آثمیر نے اتنا کنسرن کسی لڑکی کے لیے نہیں دیکھا یا تھا۔۔۔۔۔ جتنا اُسے حاعفہ کے ساتھ حاشر کا یہ فضول باتیں کرنا بُرا لگا تھا۔۔۔۔۔

آثمیر نے ہاتھ کے اشارے سے حاشر کا جانے کو بول دیا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ ابھی تک آثمیر کے سامنے اُسی پوزیشن میں کھڑی تھی۔۔۔۔۔

"کل زینشہ کے ساتھ ساتھ تمہاری رخصتی بھی ہوگی تیار رہنا۔۔۔۔۔"

آزمیر بہت ہی پر سکون انداز میں اُس کے سر پر بم پھوڑتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ حاعفہ کے قریب سے اُٹھتی خوشبو اُسے بہکنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"کک کیا۔۔۔۔۔ کل رخصتی۔۔۔۔۔؟"

حاعفہ کو یقین نہیں آیا تھا کہ جو اُس نے سنا ہے وہ سچ ہے یا اُس کا کوئی وہم۔۔۔۔۔

اُس کے سوال پر آزمیر واپس پلٹا تھا۔۔۔۔۔ اور حاعفہ کی نازک کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے بے حد قریب کر گیا تھا۔۔۔۔۔

کل تمہیں پوری طرح میری دسترس میں آنا ہوگا۔۔۔۔۔ اور اب تک جو جو کارنامے تم کر چکی ہو۔۔۔۔۔ ایک ایک کر کے اُن سب کا حساب دینا ہوگا۔۔۔۔۔ میری محبت اور غصے دونوں کی شدتوں کو سہنا ہوگا۔۔۔۔۔

میرے اندر بھڑکتی آگ کو ٹھنڈا کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ میرے بے چین دل کا  
 "قرار بننا ہو گا۔۔۔۔۔"

آز میر اُس کے کان کی لوح کو ہونٹوں تلے دباتا، اُس کی گردن پر اپنا گہرا لمس  
 چھوڑتا اُسے ابھی سے ہی اپنی شدتوں سے آگاہ کر گیا تھا۔۔۔۔۔  
 حاعفہ تو کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔ آذ میر میران  
 جیسے مشکل بندے کی قربت برداشت کرنا بھی آسان نہیں تھا۔۔۔۔۔  
 حاعفہ آنے والے لمحوں کا سوچتی جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔۔ اُس کے  
 پورے وجود پر ابھی سے لرز اطاری ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ اُس کے گلابی گال حیا اور  
 گہرا ہٹ سے تپ اُٹھے تھے۔۔۔۔۔  
 آذ میر گھر والوں کو کیسے بتانے والا تھا کیا کرنے والا تھا۔۔۔۔۔ اُسے کچھ اندازہ  
 نہیں تھا۔۔۔۔۔ مگر اُسے اتنا پتا تھا کہ آذ میر اُس کے کردار پر کبھی کوئی بات  
 نہیں آنے دیگا۔۔۔۔۔ وہ اپنے گھر والوں کے سامنے اپنی بیوی کا سر نہیں جھکنے  
 دے گا۔۔۔۔۔



@@@@@@@@@@

"مجھے ملک زوہان سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کو زوہان کا پر سنل نمبر آف ملا تھا۔۔۔ اس لیے اُس نے زوہان کی پی اے کے نمبر پر کال کی تھی۔۔۔

آئم سوری میم۔۔۔ مگر سر اس وقت میٹنگ میں ہیں۔۔۔ مجھے اندر جانے "کی اجازت نہیں ہے۔۔۔ آپ کچھ گھنٹوں بعد کال لیجئے گا۔۔۔"

پی اے مصروف سے انداز میں جواب دیتی۔۔۔ زنیشہ کی اگلی بات سننے بغیر فون رکھ گئی تھی۔۔۔

جس بات نے زنیشہ کو مزید تپا دیا تھا۔۔۔۔ اُس نے دوبارہ کال ملائی تھی۔۔۔۔

کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ اُن کی میٹنگ کس کے ساتھ چل رہی "ہے۔۔۔۔؟"

زنیشہ نے دانت چبا کر بولتے اپنے لہجے کو مہذب رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

شمن خان کے ساتھ اگلے ایک بہت امپورٹنٹ پراجیکٹ کی ڈسکشن "کر رہے ہیں۔۔۔۔"

پی اے کے منہ سے نکلنے والے الفاظ زنیشہ کو آگ لگا گئے تھے۔۔۔۔ اُس نے فوراً سے کال کاٹتے، حاکم کا نمبر ملایا تھا۔۔۔۔

"اپنے سر سے بات کرو اور میری ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔"

زنیشہ کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔ آج اُن کی مہندی تھی مگر اُس کے شوہر کو آج بھی اپنی میٹنگ عزیز تھیں۔۔۔۔ وہ بھی اُس لڑکی کے ساتھ جودل و جان سے اُس کے شوہر پر فدا تھی۔۔۔۔

"اوکے میم۔۔۔۔"

حاکم کو پہلے ایک بار بات نہ کروانے کی وجہ سے زوہان سے ڈانٹ پر چکی تھی۔۔۔۔ اِس لیے وہ اب خاموشی سے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"سرزنشہ میڈم کی کال ہے۔۔۔۔"

میٹنگ روم میں اس وقت نمٹن اور زوہان کے علاوہ پانچ لوگ اور بھی موجود تھے۔۔۔۔ زوہان حاکم کو یوں بیچ میں آکر ڈسٹرب کرنے پر گھور رہا تھا۔۔

جب اُس نے آگے سے زرنشہ کا فون پکڑا دیا تھا۔۔۔

مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔ اُسی کی رخصتی کروائیں، جسے ہر

"وقت اپنے ساتھ لیے گھوم رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔"

زرنشہ نے کوئی اور بات کرنے کے لیے فون کیا تھا۔۔۔۔ مگر وہ غصے میں بول کچھ رہی تھی۔۔۔

"ایکسیوزمی۔۔۔۔۔"

زوہان میٹنگ سے کچھ وقت کی بریک لیتا باہر نکل آیا تھا۔۔۔۔

"کیا کہا تم نے؟؟؟؟ اب بولو زرا۔۔۔۔۔"

زوہان کی سنجیدہ آواز سپیکر سے اُبھری۔۔۔۔

اُس کے ورکرز کے سامنے شیرنی بنی ایک دم بھیگی بلی بنی تھی۔۔۔۔

"تمہیں مجھ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔ ریلی؟؟؟؟"

زوہان نے اُس کی خاموشی پر اُس کی کہی بات دوہرائی تھی۔۔۔۔۔

تو مطلب میں ثمن سے شادی کر لوں۔۔۔۔۔ یہ بھی اجازت دے دی ہے"

تم نے۔۔۔۔۔ ویسے بھی اُس سے دوسری شادی تو کرنی ہے تھی۔۔۔۔۔ تو

"کیوں نہ اب پہلی کر لوں۔۔۔۔۔ دوسری تم سے کر لوں گا۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی غصہ ضبط کرنے کی کوشش میں لیتی گہری گہری سانسوں کو

سنتا زیر لب مسکرا دیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ میران بھی اُس کے لیے اتنی ہی پوزیسو تھی جتنا وہ پوزیسو تھا۔۔۔۔۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔۔۔"

اُس کے ایسے مذاق پر بھی زنیشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔۔

تم نے مجھے منانا تھا۔۔۔۔۔ مگر یہ سب کر کے تم مجھے مزید خفا کر رہی"

"ہو۔۔۔۔۔"

زوہان نے اُسے یاد دلایا تھا۔۔۔۔۔



مگر مجھے اب آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔ آپ کے لیے وہ لڑکی "  
"مجھ سے بڑھ کر ہے میں جان چکی ہوں۔۔۔۔"

زنیشہ روہان سے لہجے میں بولتی زوہان کی مسکراہٹ گہری کر گئی تھی۔۔۔۔  
کاش تم اس وقت میرے قریب ہوتی تو میں تمہیں بتاتا تم کیا ہو میرے "  
"لیے۔۔۔۔"

زوہان کے گھمبیر بھاری لہجے میں ادا کیے جانے والے جملے پر زنیشہ کی  
ہتھیلیاں بھگ گئی تھیں۔۔۔۔

"وہ آپ سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کو شمن کا زوہان کے ساتھ رہنا اسی وجہ سے ہضم نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔  
"مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔"

زوہان نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ اس وقت اُس سے جو وضاحت مانگ رہی تھی۔۔۔ زوہان جان بوجھ کر اُسے وہ دینے کو تیار نہیں تھا۔۔۔ اُسے زنیشہ کا یہ جیسی بھرا انداز بہت مزادے رہا تھا۔۔۔

"مجھے اب آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ آپ بہت بُرے ہیں۔۔۔"

زنیشہ شدید ناراضگی کا اظہار کرتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔

میری معصوم سی بیوی تو شدت پسندی میں مجھ سے بھی آگے نکل گئی"

ہے۔۔۔۔۔

زوہان زیر لب مسکراتا آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

مہندی کا فنکشن بھی میراں پیلس کے بڑے سے لان میں ہی منعقد کیا گیا تھا۔۔۔ ہر طرف سچی برقی قمقموں اور زرد پھولوں نے ایک سماں باندھ رکھا تھا۔۔۔

تقریب کے لیے تقریباً سارے انتظامات مکمل کر دیئے گئے تھے۔۔۔۔۔  
 زینشہ حاعفہ کے ساتھ پار لرتیار ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔  
 مہمان آہستہ آہستہ آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔۔  
 گھر کے تمام افراد وہاں پر موجود آنے والوں کا خوشدلی سے استقبال کرنے  
 میں مصروف تھے۔۔۔۔۔  
 حمیرا زراپتا تو کرواؤ۔۔۔۔۔ زینشہ اور حاعفہ کب تک پہنچیں گی۔۔۔۔۔"  
 ابھی تک تو انہوں نے آجانا تھا۔۔۔۔۔ اتنی لیٹ کیوں ہو گئیں۔۔۔۔۔ کہا بھی  
 "تھا بیوٹیشن کو یہیں بلو الیں۔۔۔۔۔ مگر یہ لڑکی میری سنتی کہاں ہے۔۔۔۔۔"  
 شمسہ بیگم حمیرا بیگم کے پاس آتی فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔۔۔  
 ابھی کچھ دیر میں زوہان اور نفیسہ بیگم بھی مہندی لے کر اپنے دوست احباب  
 کے ساتھ وہاں پہنچنے والے تھے۔۔۔۔۔

"زنیشہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟"



زوہان کے کانوں تک بھی اس بات کی بھنک پڑ چکی تھی۔۔۔ وہ ضبط سے لال  
 ہوتی آنکھوں کے ساتھ سختی سے مٹھیاں بھینچے اُن کے قریب آیا تھا۔۔۔  
 جو بات اُسے پتا چلی تھی اُس نے زوہان کی سانسیں چھین لی تھیں۔۔۔  
 اُس کی زنجیشہ مسنگ تھی۔۔۔ اُس کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔۔۔۔  
 "وہ آثمیر لالہ آگئے۔۔۔۔"

حاشر کی نظر اندر داخل ہوتے آثمیر پر پڑی تھی۔۔۔  
 آثمیر کو بھی اُن دونوں کی گمشدگی کی خبر مل چکی تھی۔۔۔  
 آپ لوگ اس سچویشن میں اُن دونوں کو مجھ سے پوچھے بغیر یوں بھیجنے کی "  
 غلطی کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔ اُن دونوں کو اگر زرا سی خراش بھی آئی تو میں  
 "کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"

وہ لہورنگ آنکھوں اور پتھر یلے تاثرات کے ساتھ سب پر ایک سخت نگاہ  
 ڈالتا رخ موڑ گیا تھا۔۔۔

جبکہ زوہان کابس نہیں چل رہا تھا کہ پورے میران پیلس کو اُن کے مکینوں سمیت آگ لگا دیے۔۔۔۔ جو اُس کی زینشہ کے حوالے سے اتنی لاپرواہی برت چکے تھے۔۔۔

اُن کی حالت ہی اس وقت قابلِ رحم تھی۔۔۔۔ کیونکہ اس وقت اُن کی زندگیاں داؤ پر لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔ وہ یہاں کھڑے رہ کر کسی بُری خبر کا انتظار نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔ ابھی اُنہیں نے باہر کی جانب قدم بڑھاتے ہی تھے۔۔۔۔ جب سامنے سے آتے فیصل کو دیکھ وہ دونوں اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے۔۔۔۔

"فیصل۔۔۔۔؟؟؟؟"

آز میر نے سوالیہ نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جس کی جھکی نگاہیں کچھ غلط ہونے کا پیغام دے رہی تھی۔۔۔۔

سائیں۔۔۔۔ وہ سیکیورٹی خدشات کے تحت۔۔۔۔ زینشہ بی بی جی اور "

"حافظہ بی بی جی کو الگ الگ گاڑیوں میں یہاں واپس لایا جا رہا تھا۔۔۔۔

فیصل سے اپنے مالک کی افیت کا سوچ کر اگلا جملہ ادا کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔  
باقی سب کی سانسیں رک سی گئی تھیں۔۔۔

اکرام حنیف کے آدمیوں نے دونوں گاڑیوں پر حملہ کر کے زنیثہ بی بی جی "کو اغوا کر لیا ہے۔۔۔۔ اور حاعفہ بی بی جی جس گاڑی میں تھیں۔۔۔ وہ تباہ کر دی گئی ہے۔۔۔ ابھی ہمارے آدمی اُس تباہ کن ملبے سے باڈی پارٹس "ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔"

فیصل کے الفاظ قیامت بن کر ٹوٹے تھے اُن سب پر۔۔۔۔ قاسم صاحب سکتے کے عالم میں یہ سب دیکھ سن رہے تھے۔۔۔۔ جبکہ باقی سب کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔

فیصل کے الفاظ نے آثمیر کے جسم سے روح کھینچ لی تھی۔۔۔۔  
مگر اُس نے آگے بڑھتے ایک زناٹے دار تھپڑ فیصل کے منہ پر رسید کیا تھا۔۔۔۔ جس سے فیصل لڑکھڑا کر پیچھے جا گرا تھا۔۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی حاعفہ کے بارے میں ایسی بکو اس کرنے "  
 کی۔۔۔۔۔ حاعفہ کو کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ کوئی اُسے کچھ نہیں  
 " کر سکتا۔۔۔۔۔ میں پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔۔۔۔

آزمیر اس وقت آپے سے باہر ہو چکا تھا۔۔۔ حاعفہ کے لیے ڈیڈ باڈی کا لفظ  
 اُس کا دل چیر گیا تھا۔۔۔ جبکہ باقی سب حیرت و بے یقینی سے آزمیر کا یہ الگ  
 روپ دیکھ رہے تھے۔۔۔ حاعفہ کے لیے اُس کا یہ دیوانہ پن اُن سب کو ہی  
 شدید حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔

جبکہ ماورا بھیگی آنکھوں سے یہ سب دیکھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔  
 حاعفہ کی خواہش تھی آزمیر میران کی آنکھوں میں اپنے لیے ایسی ہی دیوانگی  
 اور چاہت دیکھنے کی۔۔۔۔۔ وہ چاہتی تھی جیسے وہ آزمیر کو ٹوٹ کر چاہتی  
 تھی۔۔۔۔۔ اُس کی ایک جھلک پر پاگل ہوا اُٹھتی تھی۔۔۔ ویسی ہی محبت آزمیر  
 میران اُس سے کرے۔۔۔۔۔



آج وہ سب ہو رہا تھا۔۔۔ مگر اسے دیکھنے والی موجود نہیں تھی۔۔۔۔  
 آڑ میریٹا ہمیں جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا ہو گا۔۔۔ اکرام حنیف "  
 "نے جو کیا ہے اُسے اُس کی عبرت ناک سزا ضرور ملے گی۔۔۔  
 شا کر صاحب نے آگے بڑھتے آڑ میر کو نار مل کر ناچا ہا تھا۔۔۔۔  
 نہیں جب تک میں حاعفہ کو سہی سلامت اپنے سامنے نہ دیکھ لوں۔۔۔ اور "  
 اُس کمینے کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دوں۔۔۔ آرام سے نہیں بیٹھ سکتا  
 "تھا۔۔۔۔

وہ اُن کا ہاتھ جھٹکتا فیصل کے ہاتھ سے بندوق چھینتا باہر کی جانب بڑھا  
 تھا۔۔۔ زوہان پہلے سے ہی باہر کی جانب جا چکا تھا۔۔۔۔  
 اُس کی لال آنکھیں اور بھینچے نقوش بتا رہے تھے۔۔۔ کہ اس وقت وہ کس  
 افیت سے گزر رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں لڑتے تھے جھگڑتے تھے۔۔۔ مگر زوہان سکون بھی صرف اُسی کی  
قربت میں محسوس کرتا تھا۔۔۔

وہ اپنی زندگی کا یہ واحد سکون اور دل کا قرار خود سے دور نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

زوہان اور آثمیر کو یوں پھرے زخمی شیروں کی طرح میراں پیلِس کی دہلیز  
پار کرتا دیکھ۔۔۔ اُن سب کے دل ہول اُٹھے تھے۔۔۔

شمسہ بیگم تو لڑکھڑا کر پیچھے پڑی کر سی پر جا گری تھیں۔۔۔۔ بہت مشکلوں سے تو اُن کی بیٹی کی زندگی میں خوشیاں داخل ہوئی تھیں۔۔۔۔ جن کو پورا ہونے سے پہلے ہی نظر لگ گئی تھی۔۔۔۔ اور آثمیر۔۔۔۔ حاعفہ کے لیے اُس

کی تڑپ دیکھ وہ ایک پل میں سمجھ گئی تھیں۔۔۔ کہ یہ وہی لڑکی تھی جس  
 سے اُن کے بیٹے نے ٹوٹ کر محبت کی تھی۔۔۔۔  
 اور تقدیر نے اُسے۔۔۔۔ اُس کی زندگی میں شامل ہونے سے پہلے ہی چھین  
 لیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آزمیر اور زوہان اپنے آدمیوں کی پوری فوج کے ساتھ اکرام حنیف کے اُس  
 خفیہ ڈیرے پر پہنچ چکے تھے۔۔۔ جو اُس کے مطابق ابھی تک کسی کی نظر  
 میں نہیں تھا۔۔۔

مگر یہ اُس کی غلط فہمی تھی۔۔۔۔ وہ دونوں بہت پہلے سے اکرام حنیف کی  
 ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔ حائف والے واقع کے بعد  
 سے آزمیر کو اکرام حنیف کی تلاش تھی۔۔۔۔  
 جو پوری ہوئی بھی تھی تو آج۔۔۔۔

زوہان تم باہر ہی رکھو۔۔۔ میں اندر جاؤں گا۔۔۔ ہمیں پوری طرح "شیور نہیں ہیں کہ وہ لوگ اندر ہوں۔۔۔ یہ ہمارے لیے کوئی ٹریپ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

آزمیر اپنے ساتھ ساتھ زوہان کو بھی خطرے کے منہ میں نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے سرد تاثرات کے ساتھ اُسے وہیں رکنے کا اشارہ کرتا آگے بڑھتا تھا۔۔۔

نہیں میں بھی ساتھ چلوں گا۔۔۔ اندر تمہارا اکیلا جانا مناسب نہیں "ہے۔۔۔ باہر ہمارے آدمی موجود ہیں سب سنبھال لیں گے۔۔۔۔۔ زوہان بھی آزمیر کو اکیلے جانے دینے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔ اُن کے پیچھے کھڑے فیصل اور حاکم ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔ ان دونوں بھائیوں کی محبت بھری نفرت کو وہ لوگ آج تک سمجھ نہیں پائے تھے۔۔۔ جو اپنے ساتھ ساتھ باقی سب کی آنکھوں میں بھی دھول جھونک رہے تھے۔۔۔۔۔"



اس وقت بحث کرنے کا ٹائم نہیں تھا۔۔۔۔ وہ دونوں ہی اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

انہوں نے اب تک پولیس کو انفارم نہیں کیا تھا۔۔۔۔ وہ ابھی اکرام حنیف کو اپنے پلان کے مطابق اس طرح ہی قابو کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔  
اُس پاگل شخص کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔۔ خود کو بچانے کی خاطر وہ اپنی بیٹی کو بھی نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔

اُس اندھیرے میں ڈوبے بنگلے کے باہر ہی اکرام حنیف کے آدمی بندوقیں اٹھائے مستدی سے کھڑے تھے۔۔۔۔ جن کو ٹھکانے لگانے کا کام فیصل اود حاکم کا ہی تھا۔۔۔۔

اکرام حنیف کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ جو لوگ اکیلے اکیلے ہی اُس پر بھاری تھے اُن کا گھٹ جوڑ اُس پر کتنا بڑا قہر بن کر ٹوٹنے والا تھا۔۔۔۔۔  
وہ دونوں کھڑکی کے راستے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔ جہاں طرف اندھیرا ہی چھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُن کے قدم روشن دان سے جھانکتی چاند کی ہلکی سی روشنی میں نظر آتی  
سیڑھیوں کی جانب بڑھے ہی تھے۔۔۔ جب اوپر سے سنائی دیتی زینتہ کی چیخ  
اُن دونوں کو ہی تڑپا گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ بنا ایک لمحے کے لیے بھی سوچے دیوانہ وار سیڑھیاں چڑھتے آواز کی سمت  
کا تعین کرنے لگے تھے۔۔۔ جب دائیں جانب موجود روم سے دوبارہ چیخنے  
کی آواز پر وہ لمحہ بھی ضائع کیے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

مجھے شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے کہ تم جیسا گھٹیا انسان میرا باپ "  
ہے۔۔۔۔۔ جو آج تک اپنی بیٹی کے لیے کچھ کر تو نہیں پایا بلکہ اُس کا حق  
چھیننے کے لیے اُس کی شادی کے دن اُسے اغوا کرنے پہنچ گیا۔۔۔۔۔ اگر  
میری زندگی میں آٹھ میر لالہ اور زوہان جیسے مرد نہ ہوتے تو آج میں مرد  
ذات سے شدید نفرت کرتی۔۔۔۔۔ صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔۔۔

مگر ایک بات یاد رکھنا تم چاہے جتنے مرضی پلان بنا لو۔۔۔۔۔ کبھی کامیاب نہیں ہو پاؤ گے۔۔۔۔۔ آٹھ میر لالہ اور زوہان ایسا کبھی ہونے ہی نہیں دیں گے۔۔۔۔۔ اور ابھی جو تم نے کیا ہے نا۔۔۔۔۔ اس کی سزا کے طور پر "اُنہوں نے تمہیں کتے کی موت نہ مارا تو میرا نام بدل دینا۔۔۔۔۔"

زنیشہ کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑے اپنے اس نام نہاد باپ کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے۔۔۔۔۔ جس نے آج تک اُسے اور اُس کی ماں کو ذلت اور تکلیف کے سوا کچھ نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

بھلا کون سا باپ اپنی بیٹی کو اُس کی شادی کے فنکشن میں سے اغوا کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ وہ جائیداد کی خاطر۔۔۔۔۔

تیری بہت زبان چلنے لگ گئی ہے۔۔۔۔۔ اپنے اُس شوہر اور بھائی کے دم "پر۔۔۔۔۔ وہ سنتے ہونگے تیری یہ زبان درازی میں نہیں سن سکتا۔۔۔۔۔ لگتا ہے سب سے پہلے اسے ہی کاٹنا پڑے گا۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف کے دل میں سامنے بیٹھی مہندی کی دلہن کی طرح سچی اپنی سگی  
بیٹی کے لیے رحم نہیں تھا۔۔۔۔

"حاعفہ کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟؟"

زنیشہ کو حاعفہ کی فکر کھائے جارہی تھی۔۔۔۔ جو شخص بیٹی ہونے کے باوجود  
اُسے نہیں بخش رہا تھا۔۔۔۔ اُس نے حاعفہ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہو گا یہ  
سوچ ہی اُس کا دل دہلا دیتی تھی۔۔۔۔

بڑی فکر ہے تجھے اُس لڑکی کی۔۔۔۔ عجیب دو غلے لوگ ہو تم سب میراں "  
پیس والے۔۔۔۔ یہ وہی لڑکی ہے جس نے میرے کہنے پر تیرے بھائی کو  
دھوکا دیا۔۔۔۔ اُسے مارنا چاہا۔۔۔۔ اور اب تیرا بھائی واپس اُسے سر پر بیٹھانا  
چاہتا ہے۔۔۔۔ پوری دنیا کے سامنے اپنا نام بنانے والا درحقیقت اتنا بے  
وقوف ہے کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں اپنی بربادی لکھنے کا بہت  
شوق ہے اُسے۔۔۔



ویسے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اب بھی وہ لڑکی میرے ساتھ مل کر یہ سب  
 کر رہی ہو۔۔۔۔ اور جو کام پچھلی بار ادھور رہ گیا ہو۔۔۔ وہ اب پورا کرنا  
 "چاہتی ہو۔۔۔۔"

اکرام حنیف نے نہایت ہی چالاکی سے زینشہ کے دماغ کے ساتھ کھیلنا چاہا  
 تھا۔۔۔

اور زینشہ کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کافی حد تک کامیاب ہو بھی چکا  
 ہے۔۔۔۔

زینشہ کی نظروں کے سامنے ایک ایک پل گھومنے لگا تھا۔۔۔۔ حاعفہ کا  
 آئینہ سے چھپنا، ماورا کی سرگوشی میں کی جانے والی باتوں پر شرمناہ اور  
 آئینہ کا پلٹ کر اُسے دیکھنا، اُسے نہ پا کر ہر طرف متلاشی بے قرار نگاہوں  
 سے اُسے ڈھونڈنا۔۔۔ ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی وہ یہ سب کیسے نہیں  
 محسوس کر پائی تھی۔۔۔۔

اکرام حنیف اپنا ایک داؤ کھیل چکا تھا۔۔۔ اب دوسرے کی باری تھی۔۔۔

نہیں میں سائن نہیں کروں گی۔۔۔ میں یہ جگہ تمہارے نام کر کے،"  
وہاں بسے لاکھوں یتیموں جو بے گھر نہیں کر سکتی۔۔۔ میں ایسا کبھی نہیں  
"کروں گی۔۔۔"

زنیشہ صاف انکاری تھی۔۔۔ جس پر اکرام حنیف نے اپنے وقت کا زیاں  
ہوتے دیکھ ایک زوردار تھپڑ زنیشہ کے چہرے پر رسید کیا تھا۔۔۔  
درد اور خوف کے مارے زنیشہ کے ہونٹوں سے بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی  
تھی۔۔۔

سائن تو تجھے کرنے پڑیں گے۔۔۔۔۔ ورنہ آج میں تجھے زندہ نہیں"  
"چھوڑوں گا۔۔۔"

زنیشہ کو بالوں کو بے دردی سے کھینچتے اُس نے ایک اور زوردار تھپڑ زنیشہ  
کے چہرے پر رسید کیا تھا۔۔۔  
جس پر وہ نازک جان درد سے بلبلا اُٹھی تھی۔۔۔

مگر اس سے پہلے کی اکرام حنیف مزید اُسے تکلیف دیتا دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔  
 اور اندر داخل ہوتے دونوں افراد کو دیکھ جہاں زینشہ کی آنکھوں کی بجھی  
 جوت دوبارہ جل اُٹھی تھی۔۔۔۔ وہیں اکرام حنیف کو اپنی موت سر پر ناچتی  
 محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو تم دونوں قریب مت آنا۔۔۔۔ ورنہ میں اسے اپنے ہاتھوں سے ختم"  
 "کردوں گا۔۔۔۔۔

زینشہ کی کنپٹی پر بندوق تانے وہ اُن دونوں کے قدم وہیں جکڑ گیا تھا۔۔۔۔  
 آثمیر نے زینشہ کو وہاں سہی سلامت دیکھ بے قراری سے ارد گرد نگاہیں  
 دوڑائی تھیں۔۔۔۔ مگر حاعفہ کو وہاں نہ پا کر اُس کا دل پاگل ہوا اُٹھا تھا۔۔۔۔  
 اُس کا دل چاہا تھا ابھی اسی وقت اس درندے کی کھونپڑی اڑا دے۔۔۔۔  
 زینشہ اُن کی نگاہوں کے سامنے تھی اُسے تو وہ بچا لیتے۔۔۔۔ مگر حاعفہ کا ابھی  
 تک کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔۔ وہ ایسا رسک نہیں لے سکتے تھے۔۔۔۔



یہ تمہاری بیٹی ہے اسے چھوڑ دو۔۔۔۔۔ تمہاری دشمنی ہم سے ہے۔۔۔۔۔"

"جو کرنا ہے ہمارے ساتھ کرو۔۔۔۔۔"

آزمیر نے اُسے لفظوں کے جال میں الجھانا چاہا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ کی فکر میں  
اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔۔ جو حاعفہ کے بارے میں کہا جا رہا تھا  
اگر وہ واقعی سچ ہوتا تو۔۔۔۔۔ اس سے آگے کی سوچ اُس کی روح فنا کر جاتی  
تھی۔۔۔۔۔

زنیشہ کی ساری جائیداد اب میرے نام ہے۔۔۔۔۔ اُس کے سائن کرنے یا  
"اُسے نقصان پہنچانے سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔"

زوہان نے ایک قدم آگے اٹھاتے جھوٹ کا سہارا لیتے زنیشہ کے ماتھے پر سبھی  
اُس بندوق کا رخ اپنی جانب مڑوانا چاہا تھا۔۔۔۔۔  
زنیشہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔ مگر زوہان کی آنکھوں کے سرد اشارے  
پر وہ بہتی آنکھوں سے اُن دونوں کو دیکھے گئی تھی۔۔۔۔۔

جو آج ایک بار پھر اُس کی خاطر اپنی جان ہتھیلی پر رکھے وہاں آن پہنچے  
تھے۔۔۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اکرام حنیف سب سے زیادہ اُنہیں کو  
دشمن تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ کے چہرے پر بنے اُنکلیوں کے نشانات قریب آ جانے کی وجہ سے  
زوہان پر واضح ہوتے اُس کا خون کھولا گئے تھے۔۔۔۔۔  
"تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف اُلجھ چکا تھا۔۔۔۔۔  
یہ بالکل سچ کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔ ہمیں پتا تھا کہ تم زنیشہ پر اُس جائیداد کو لے  
کر حملہ کروا سکتے ہو۔۔۔۔۔ اس لیے حفاظتی اقدام کے طور پر ساری جائیداد  
"زوہان کے نام کر دی گئی تھی۔۔۔۔۔"

آزمیر بھی مصلحت کے تحت بولے جانے والے اُس کے جھوٹ میں  
شریک ہوا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ کو ہمارے حوالے کر دو۔۔۔۔ میں پر اپرٹی کے یہ سائن سپر

"تمہارے حوالے کر دوں گا۔۔۔۔"

زوہان نے پاکٹ سے کوئی سپر نکال کر اکرام حنیف کی جانب بڑھائے

تھے۔۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے زنیشہ کو مانگا تھا۔۔۔۔

اکرام حنیف للچائی آنکھوں میں سپر ز کی جانب دیکھتا سپر تھانے کے ساتھ

ساتھ زنیشہ کو بھی زوہان کی جانب دھکیل گیا تھا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ یہ لوگ اُس کے ساتھ کوئی ہوشیاری نہیں کر سکتے تھے کیونکہ

ابھی آٹمیر کی جان اُس کے پاس قید تھی۔۔۔۔

ڈری سہمی، روتی بلکتی زنیشہ کو خود میں بھینچتے زوہان نے اُس کے کمر کے

پیچھے رسیوں سے باندھے ہاتھوں کھول کر۔۔۔۔ نرمی بھرے انداز میں

سہلائے تھے۔۔۔۔

زنیشہ کی رسیوں کے نشان سے ہوتی لال کلائیاں دیکھ اُس کی آنکھوں میں  
خون اُتر آیا تھا۔۔۔ مگر حاعفہ کے خیال سے بہت مشکل سے وہ خود پر ضبط  
کیے کھڑا رہا تھا۔۔۔

زوہان نے جائیداد کے وہ جعلی پیپرز بھی کچھ عرصہ پہلے اس طرح بنوائے  
تھے۔۔۔ کہ کسی بہت ہی ایکسپرٹ کا پکڑ پانا بھی مشکل ہو جاتا۔۔۔ اکرام  
حنیف بھی اُن کاغذات کی ہر طرح سے جانچ پڑتال کرنے کے بعد اُنہیں  
نہایت ہی حفاظت سے اپنے کوٹ کی پاکٹ میں سجا گیا تھا۔۔۔  
"حاعفہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟"

آزمیر کی آواز میں موجود تڑپ پر زوہان کے سینے سے لگی زنیشہ نے بھی سر  
اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے کی اکرام حنیف کی کہیں باتیں  
اُس کے دماغ میں گونجنے لگی تھیں۔۔۔۔

وہ اب اُس مطلبی اور احسان فراموش لڑکی کے ہاتھوں اپنے بھائیوں کو مزید  
تکلیف اُٹھاتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔



"اپنی بہن سے پوچھو۔۔۔ وہ زیادہ اچھے سے بتا سکتی ہے تمہیں۔۔۔"

اکرام حنیف کی بات پر آثمیر اور زوہان دونوں نے زہیشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر زہیشہ بھائی کی تکلیف پر بھیگتی آنکھوں کے ساتھ اکرام حنیف کے منہ سے ادا کی گئی ساری بات اُنہیں بتاتی چلی گئی تھی۔۔۔

اکرام حنیف کی نگاہیں آثمیر پر فوکس تھیں۔۔۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آثمیر اس کہانی پر یقین کرے گا یا اُسے اب کوئی نئی چال چلنی پڑے گی۔۔۔

جیسے جیسے زہیشہ بول رہی تھی آثمیر کے چہرے کے نقوش بدلتے جا رہے تھے۔۔۔ اُس کے رگ و پے میں ایک سکون سا سرایت کر گیا تھا یہ جان کر کہ اُس کی حاحفہ زندہ تھی۔۔۔ اُس کے لیے اس سے بڑھ کر آج کی تاریخ میں کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

زوہان نے بھی شکر ادا کیا تھا۔۔۔ اُس سے بہتر آثمیر کی تکلیف کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔۔۔

میں یقین نہیں کر سکتا اس سب سے۔۔۔۔ یہ تمہاری بنائی گئی کوئی کہانی " " بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔ کوئی ٹھوس ثبوت ہے تو بتاؤ۔۔۔۔

آزمیر نے سرد تاثرات کے ساتھ اکرام حنیف کو گھورا تھا۔۔۔ جس نے زہیشہ کی زبانی یہ کہانی اُس تک پہنچائی تھی۔۔۔۔۔

خود پر اتنا بڑا الزام لے کر مجھے کوئی کہانی سنانے کی ضرورت نہیں " ہے۔۔۔۔ یہ دیکھ لو اپنی آنکھوں سے۔۔۔۔ اس کے بعد بھی اگر تم سمجھے کہ یہ لڑکی معصوم اور بے قصور ہے تو تم سے بڑا بے وقوف اور عقل کا اندھا اس " پوری دنیا میں کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

اکرام حنیف نے اُس کا خیر خواہ بننے میں بالکل نکال کر اُس پر ریکارڈ کی گئی حائفہ کی ویڈیو آزمیر کے سامنے لہرائی تھی۔۔۔۔

مہندی کے لباس میں سچی سنوری وہ آزمیر کی تڑپ مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔۔ اُس کی پیشانی سے نکلتا خون دیکھ آزمیر نے سختی سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔۔

مگر حائفہ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ آٹمیر سمیت، زنیثہ اور زوہان کو بھی ساکت کر گئے تھے۔۔۔۔

میں آٹمیر میران کی زندگی میں صرف ایک دھوکا اور فریب بن کر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔ مجھے نہ پہلے اُس شخص سے محبت تھی نہ ہی اب ہے۔۔۔۔ میں نے یہ سب اکرام حنیف کے کہنے پر کیا۔۔۔۔ پہلے اپنی بہن کی زندگی محفوظ کرنے کے لیے اور اب اپنی۔۔۔۔ کیونکہ مجھے آٹمیر سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔ جو شخص مجھے ایک جگہ قید کر کے۔۔۔۔ اور اپنے سہارے باندھ کر رکھے مجھے ایسا مرد نہیں چاہیے۔۔۔۔ اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ آٹمیر میران کو مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔۔ بلکہ کوئی شریف مرد کسی طوائف زادی سے نہ ہی محبت کر سکتا ہے اور نہ اُسے اپنی بیوی بنا سکتا ہے۔۔۔۔ اتنا بڑا ظرف آج کل کسی مرد میں بھی نہیں ہے۔۔۔۔ میرے نام کے ساتھ قاسم میران کا نام ہی کیوں نہ جڑا ہو۔۔۔۔ میری ساری زندگی تو ایک کوٹھے میں ذلت اور رسوائی کے زیر اثر ہی گزری ہے۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی آثمیر میران کا میری زندگی میں کوئی مقام نہیں ہے۔۔۔۔۔  
 جس شخص کو میں اپنے ہاتھوں ختم کرنا چاہتی تھی اور آج بھی اپنے پیچھے  
 موت کے منہ میں دھکیل رہی ہوں۔۔۔۔۔ بھلا اُس کی جگہ میرے دل میں تو  
 دور کی بات میری زندگی میں بھی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔  
 مجھے صرف اُن پیسوں سے غرض تھا۔۔۔۔۔ جو مجھے اب مل چکے ہیں۔۔۔۔۔  
 اب میں آگے کی زندگی کسی کے بھی سائے تلے نہیں بلکہ آزاد گزارنا چاہتی  
 ہوں۔۔۔۔۔"

حاعفہ مضبوط اور بے لچک لہجے میں بنار کے بول رہی تھی۔۔۔ اور اُس کی  
 آنکھیں بھی اُس کے الفاظ کا پورا ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔۔۔ دیکھ کر کہیں  
 سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ کسی نے یہ سب حاعفہ سے زبردستی بلوایا  
 ہو۔۔۔۔۔

زنیشہ آثمیر کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ بلک بلک کر رودی  
 تھی۔۔۔۔۔



آخر ہمیشہ اُس کے بھائی کے ساتھ ہی یہ سب کیوں ہوتا تھا۔۔۔۔۔ آٹمیر  
 مٹھیاں بھینچے پتھر لی نگاہوں سے یک ٹک ایک ہی جگہ کو گھور رہا تھا۔۔۔۔۔  
 زوہان آٹمیر کی جانب پلٹا تھا۔۔۔۔۔ دونوں کی نگاہیں چار ہوئی تھیں۔۔۔۔۔  
 اور اگلے ہی لمحے وہ نگاہیں پھیرتے اکرام حنیف پر گاڑھ گئے تھے۔۔۔۔۔  
 یہ لڑکی میری سب سے بڑی گنہگار ہے۔۔۔۔۔ تم سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔ ایک "  
 بار میں دل کے ہاتھوں مجبور اسے معاف کر چکا ہوں۔۔۔۔۔ مگر اب ایسی بے  
 وقوفی کر کے اسے اپنے دل سے دوبارہ کھیلنے کا موقع نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔  
 میں اسے اپنے ہاتھوں سے ختم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اگر تم مجھے ایسا کرنے دو  
 "تو آج کے دن تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔  
 آٹمیر ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتا زینشہ کو خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔۔۔  
 لالہ نہیں پلیز یہ غلط ہے۔۔۔۔۔ آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔۔۔ زوہان "  
 "پلیز روکیں نالالہ کو۔۔۔۔۔

زنیشہ اپنے بھائی کو قتل کرنے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ اُسے خود اس وقت  
حائفہ سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ مگر آثمیر کے ہاتھ خون  
سے رنگتے نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہ۔۔۔۔

"وہ جو کرنے جا رہا ہے اُسے کرنے دو۔۔۔۔"

زوہان نے سرد لہجے میں وارن کرتے زنیشہ کو وہیں خاموش کروادیا  
تھا۔۔۔۔

وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کو جتنا اچھے سے سمجھتے تھے۔۔۔ شاید آج  
تک اتنا نہیں کوئی نہیں سمجھ پایا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمہاری بات ماننے کو تیار ہوں۔۔۔ مگر جب تک تم"  
اُس لڑکی کو ختم نہیں کر دیتے۔۔۔ یہ دنوں میرے نشانے پر ہونگے۔۔۔۔  
"بنا کسی ہتھیار کے۔۔۔۔

اکرام حنیف نے بھی ثابت کر دیا تھا کہ وہ کوئی کچا کھلاڑی نہیں تھا۔۔۔۔  
"ٹھیک ہے۔۔۔۔ مجھے منظور ہے۔۔۔۔"

آزمیر نے کچھ بولنا چاہا تھا۔ مگر اُس سے پہلے ہی زوہان نے حامی بھر لی تھی۔۔۔۔

وہ آزمیر کی خاطر اپنی جان داؤ پر لگا رہا تھا۔۔۔۔ کیونکہ اکرام حنیف کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔۔ وہ وعدہ کرنے کے باوجود بھی اُن پر گولی چلا سکتا تھا۔۔۔۔

زنیشہ نے حیرت بھری نگاہوں سے اُن دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جو ایک پل کے لیے ایک دوسرے کی جان لینے کو تیار رہتے تھے اور اگلے ہی پل ایک دوسرے کی خاطر جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔۔۔۔

ان دونوں کے اس انوکھے رشتے کو سمجھنا اُس کے لیے زندگی کا سب سے مشکل ترین کام تھا۔۔۔۔

آزمیر نظروں ہی نظروں میں زوہان کو کوئی اشارہ کرتے اکرام حنیف کے آدمی کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آزمیر اکرام حنیف کے آدمی کے ساتھ ہی دوسرے کمرے میں داخل ہوا  
تھا۔۔۔۔۔

جہاں سامنے ہی اُس کی دشمن جاں چہرا گھٹنوں پر گرائے بازو اپنے گرد  
مضبوطی سے پھیلانے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

آزمیر کی اپنی گن پر گرفت مزید تیز ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
آہٹ پر حاعفہ نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تھا۔ اور پھر اُس کے لیے جیسے دنیا  
تھم گئی تھی۔۔۔۔۔

آزمیر جن نگاہوں سے اُسے دیکھ رہا تھا حاعفہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اُس کی  
ریکارڈنگ سن چکا ہے۔۔۔۔۔ جس کے بعد نفرت کے سوا آزمیر کے دل  
میں اُس کے لیے کسی اور جذبے کا بچنا ناممکن سی بات تھی۔۔۔۔۔  
حاعفہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔۔



اُس اپنی موت سے زیادہ آثمیر کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنے کا غم  
کھائی جا رہا تھا۔۔۔۔۔

آثمیر اُس پر نظریں گاڑھے مضبوط قدم اٹھاتا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔  
حافظہ دھندلائی آنکھوں سے اُس کے خوب روچہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔  
جس کے تنے نقوش اُس کے خوف میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔۔۔ اُسے  
آج زندگی میں پہلی بار خود پر ترس آیا تھا۔۔۔ وہ کس قدر بد نصیب  
تھی۔۔۔ اپنی محبت کو پا کر، اب اپنے ہی ہاتھوں کھور ہی تھی۔۔۔  
آج پہلی بار وہ اپنے اللہ سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔ اُس نے زندگی میں بس  
ایک اسی شخص کا ساتھ ہی تو مانگا تھا۔۔۔ کیا وہ اتنی بُری اور اس قدر گنہگار  
تھی کہ اُس کی یہ ایک واحد دعا بھی قبول نہ ہو پاتی۔۔۔۔۔

حاعفہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو چکی تھیں۔۔۔۔  
 پلیر اللہ جی آثمیر کی آنکھوں میں نفرت دیکھانے سے پہلے مجھے موت "  
 دے دے۔۔۔۔ میں اُن کے بغیر اب مزید اپنی اس ویران اور افیت بھری  
 زندگی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔۔۔۔ اُن کے ہاتھوں مرنا اتنا تکلیف دہ نہیں  
 ہو گا۔۔۔۔ مگر اُن کے منہ سے اپنے لیے نفرت کا اظہار سننا مجھے ختم کر دے  
 " گا۔۔۔۔

حاعفہ دل ہی دل میں اپنے پروردگار کو مخاطب کرتی آثمیر کے قریب آن  
 کھڑے ہونے پر نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔  
 "آریو او کے۔۔۔۔"

آثمیر کے منہ سے نکلنے والے غیر متوقع الفاظ پر حاعفہ نے نگاہیں اٹھا کر اُس  
 کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جو اُنہیں سرد نگاہوں سے اُسے گھورتا سوالیہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

حاعفہ نے کپکپاتے ہوئے اور بھگے چہرے کے ساتھ سر اثبات میں ہلادیا  
تھا۔۔۔۔۔

آزمیر نے ایک نظر حاعفہ پر بندوق تانے کھڑے شخص پر ڈالتے پلٹ کر  
دروازے میں کھڑے شخص کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جس کے نشانے پے وہ خود  
تھا۔۔۔۔۔

وہ گولی لگنے سے کسی ایک کو بچا سکتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن یہ فیصلہ کرنا اُس کے لیے  
مشکل بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

ان گزرے لمحوں میں حاعفہ کی گمشدگی اُس کو کس قدر اذیت میں مبتلا کر گئی  
تھی۔۔۔۔۔ وہ بیان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ یہ لڑکی اپنی بے پناہ غلطیوں اور  
نادانیوں کے باوجود آج بھی اُس کے دل و جان میں بستی تھی۔۔۔۔۔ حاعفہ  
سے نفرت کرنے کا مطلب تھا اپنی روح سے نفرت کرنا۔۔۔۔۔

حاعفہ اُس کے منہ پر کھڑے ہو کر بھی اگر وہ سب بول دیتی تو آزمیر تب بھی  
اُسے کچھ نہ ہونے دیتا۔۔۔۔۔ یہ لڑکی اُس کی رگِ جاں سے بھی قریب تر

تھی۔۔۔ وہ بھلا اُس کو خود سے جدا کرنے کی سوچ بھی کیسے دل و دماغ میں  
لا سکتا تھا۔۔۔

اللہ کا نام لیتے اگلے ہی لمحے حاعفہ کا بازو تھام کر اپنی جانب کھینچتے آثمیر نے  
اکرام حنیف کے پوری طرح چوکس کھڑے آدمی پر فائر سادھ دیا تھا۔۔۔  
جس پر وہ چند سیکنڈز میں ڈھیر ہوا تھا۔۔۔ لیکن دروازے میں کھڑے  
شخص نے بھی آثمیر کو مہلت نہیں دی تھی۔۔۔

آثمیر حاعفہ کو پوری طرح اپنے مضبوط شکنجے میں قید کیے الماری کے پیچھے ہوا  
تھا۔۔۔

مگر تب تک اُس آدمی کی چلائی گولی آثمیر کا بازو چھلنی کر گئی تھی۔۔۔  
گولی آثمیر کو لگی تھی۔۔۔ مگر اُس کے درد پر چیخ حاعفہ کی نکلی تھی۔۔۔ اُس  
کے سینے سے لگی وہ بھیگی آنکھوں سے اُس کا تکلیف ضبط کرتا چہرہ دیکھ رہی  
تھی۔۔۔



جو اُسے بچانے کے لیے خود پر گولی کھا گیا تھا۔۔۔۔ گولی کہیں پر بھی لگ سکتی تھی۔۔۔

آثمیر میرا نے اپنی زندگی داؤ پر لگاتے پہلے اُس کی حفاظت کا سوچا تھا۔۔۔ پھر ابھی بھی وہ کیسے سوچ سکتی تھی کہ یہ شخص اُس سے محبت نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

”آثمیر کی محبت تو اُسے آج اپنی محبت سے کئی گنا بڑھ کر لگی تھی۔۔۔۔ آثمیر نے پلٹ کر اُس آدمی پر وار کرتے اگلے ہی لمحے اُسے بھی مار گرایا تھا۔۔۔۔

اُسے اب زوہان اور زینشہ کی فکر تھی۔۔۔۔ وہ حائفہ کو اُسی طرح اپنے حصار میں لیے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

”آثمیر آپ کا بہت زیادہ خون بہہ رہا ہے۔۔۔۔۔“

جس کے چہرے کے پتھر یلے تاثرات حاعفہ کو مزید خوفزدہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

فیصل اور حاکم بھی باقی آدمیوں کے ساتھ اندر پہنچ چکے تھے۔۔۔

"تھینک گارڈ تم لوگ ٹھیک ہو۔۔۔"

زوہان اودز نیشہ کو روم سے نکلتا دیکھ آڑ میر نے تشکر بھری سانس خارج کی تھی۔۔۔۔

زنیشہ حاعفہ کو آثمیر کے حصار میں دیکھ سکھ کا سانس بھر کر رہ گئی  
تھی۔۔۔۔ اُس کا بھائی اُس کا آئیڈیل تھا۔۔۔ وہ بھلا کسی کے ساتھ غلط کیسے  
کر سکتا تھا۔۔۔ اور وہ بھی کسی لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔ یہ تو امپا سبل تھا۔۔۔۔۔  
"ہم تو ٹھیک ہیں مگر کسی اور کو ٹھیک کرنا باقی ہے ابھی۔۔۔۔۔"

زوہان نے آثمیر کی جانب دیکھتے اندر کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔ جہاں  
اُس کے آدمی اکرام حنیف کو پکڑے کھڑے تھے۔۔۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر  
میں پولیس نے آجانا تھا مگر اُس سے پہلے ہی وہ لوگ اُس گھٹیا شخص کی عقل  
ٹھکانے لگانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ جس نے اُن سے اُن کی زندگیاں چھیننے کی  
کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

تم لوگ۔۔۔۔۔ حاعفہ اور زینشہ کو بحفاظت میران پبلس پہنچو۔۔۔۔۔ پولیس "  
کے سامنے یہ دنوں نہیں آنی چاہئیں۔۔۔۔۔ ہم دونوں اپنا کام پورا کر کے  
آتے ہیں۔۔۔۔۔

آثمیر نے فیصل اور حاکم کو حکم دیتے اپنی دونوں قیمتی متاع اُن کے حوالے  
کی تھیں۔۔۔۔۔

"مگر لالہ آپ کو گولی لگی ہے۔۔۔۔۔"

جو بات حاعفہ بولنے والی تھی۔۔۔۔۔ وہ اُس سے پہلے ہی زینشہ نے بولتے  
زوہان کی توجہ بھی اُس جانب مرکوز کروائی تھی۔۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم لوگ فوراً نکلو یہاں سے۔۔۔"

آزمیر نے سخت لہجے میں حکم دیتے اُن کو مزید کچھ بولنے کا موقع نہیں دیا

تھا۔۔۔

"فیصل۔۔۔۔۔ آتم سوری۔۔۔۔۔"

آزمیر نے شاید آج پہلی بار جذبات میں آکر آپا کھوتے اپنے کسی ملازم پر ہاتھ

اُٹھایا تھا۔۔۔ جس پر وہ بہت شرمندہ تھا۔۔۔

ارے سر پلیز۔۔۔ مجھے شرمندہ نہ کریں۔۔۔ میں نے بھی تو ٹھیک اُٹھا"

"رکھا ہے آپ کو غلط خبریں دینے کا۔۔۔ آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔

فیصل کو انہیں سب خصوصیت کی وجہ سے ہی تو اپنے مالک سے بے پناہ محبت

تھی۔۔۔۔۔ آزمیر اُس کا کندھا تھپکتا باہر جانے کا بول گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@



مجھے معاف کر دو۔۔۔ آئندہ کبھی تمہاری زندگیوں میں نہیں آؤں گا۔۔۔"

بلکہ اس ملک سے بھی بہت دور چلا جاؤں گا۔۔۔ خدا کے لیے میری جان

"بخش دو۔۔۔۔۔"

اکرام حنیف اُن دونوں کو اندر آتا دیکھ اُن کے سامنے ہاتھ جوڑتا رو دیا

تھا۔۔۔ مگر جس قدر وہ اُن کی زندگیوں میں زہر گھول چکا تھا۔۔۔ اُس

کے بعد اُن سے رحم کی توقع کرنا بے وقوفی سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔

یہ اُس کے آخری الفاظ ہی تھے کیونکہ اُس کے بعد دونوں نے اُسے بولنے کا

موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

پے در پے پڑنے والی لاتوں اور گھونسوؤں نے اُسے چند منٹوں میں ہی آدھ

موا کر دیا تھا۔۔۔۔۔

میری بیوی کو بلیک میل کرو گے گھٹیا انسان۔۔۔۔۔ میری بہن پر ہاتھ اٹھاؤ"

گے۔۔۔۔۔۔۔

آزمیر کے کانوں میں حاحفہ کے بولے جانے والے الفاظ گونجتے اُسے آپے سے باہر کر گئے تھے۔۔۔۔

اکرام حنیف کامنہ بُری طرح لہو لہان کرتے وہ اُسے بالکل ختم کر دینے کے درپے تھا۔۔۔۔ جب زوہان نے پیچھے سے جا کر اُسے پکڑتے بمشکل روکا تھا۔۔۔۔

"وہ مر جائے گا۔۔۔۔"

زوہان نے اُسے بازو سے کھینچ کر اوپر اٹھایا تھا۔۔۔۔ وہ آزمیر کی فرسٹریشن اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔۔۔

اس لیے اُس کا کندھا سہلاتے اُسے نارمل کرتے چند قدم دور ہٹ گیا تھا۔۔۔۔

کئی جگہوں پر ایک ساتھ ہونے کے باوجود وہ ایک دوسرے سے بہت دور تھے۔۔۔۔ اُن کے درمیان ابھی ابھی ایک بہت بڑا خلا تھا۔۔۔۔ جس کو پاٹنا بہت اذیت ناک ہونے والا تھا۔۔۔۔

پولیس کے آتے ہی وہ دونوں باہر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔ کیونکہ اکرام  
 حنیف اپنے لہو لہان وجود کے ساتھ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔  
 تمہارا خون کافی بہہ چکا ہے۔۔۔ گھر جانے تک زیادہ پر اہلم ہو سکتی "  
 ہے۔۔۔۔ ڈاکٹر آچکا ہے پہلے تم اپنی ڈریسنگ کروالو۔۔۔۔  
 زوہان پہلے ہی ڈاکٹر کا کال کر کے بلوا چکا تھا۔۔۔۔  
 "تم شاید بھول رہے ہو۔۔۔۔ ہم اب بھی دشمن ہی ہیں۔۔۔۔۔"  
 آثمیر کو اُس کی یہ عنایت کافی کھلی تھی۔۔۔۔  
 اپنا آپ بھول سکتا ہوں مگر ہماری دشمنی اور اُس کی وجہ نہیں بھول "  
 سکتا۔۔۔۔ یہ دشمنی میں تب ہی قائم رکھ پاؤں گا۔۔۔ جب تم رہو  
 گے۔۔۔۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ میرا حساب چکانے سے پہلے ہی تمہیں  
 "کچھ ہو۔۔۔۔۔"

زوہان بھی آثمیر کا طنز اتنی آسانی سے برداشت کرنے والا بالکل بھی نہیں  
 تھا۔۔۔۔۔

اُس کے جواب پر آثمیر کے ہونٹوں پر تلخی بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔

اس ڈاکٹر سے اپنا علاج کروالیا تو مجھے تمہارا احسان مند ہونا پڑے گا۔۔ جو " کہ میں ہر گز نہیں ہونا چاہتا۔۔۔ ڈونٹ وری یہ معمولی سا خون بہا تمہارے اس دشمن کا کچھ نہیں بگاڑ پائے گا۔۔۔ جتنا در راب تک برداشت کر چکا ہوں۔۔۔۔ اُس کے مقابلے میں یہ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ اور تمہارا "حساب چکائے بغیر کہیں نہیں جانے والا میں اس دنیا سے۔۔۔۔۔ آثمیر بھی حساب برابر کرتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ کچھ لمحے اُس کی پشت کو گھورتے رہنے کے بعد زوہان بھی خاموشی سے دوسری طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ یہ الگ بات تھی کہ اُس کا دل آثمیر کی فکر میں اندر ہی اندر بے چین تھا۔۔۔۔ مگر یہ فکر وہ ہونٹوں پر لانے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔۔ نہ ہی اس کا اقرار اپنے سامنے کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@



حاعفہ اور زینیشہ کو گھر واپس صحیح سلامت لوٹا دیکھ پورے میران پبلس میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔ مگر اُن دونوں کا غیر معمولی سنجیدہ پن اُن سب کو فکر میں بھی مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا زینیشہ سب ٹھیک ہے نا۔۔۔۔؟؟؟ آژمیر اور زوہان۔۔۔ وہ دونوں "ٹھیک ہیں نا؟؟؟ آئے کیوں نہیں وہ تمہارے ساتھ۔۔۔۔ کہاں ہیں وہ "لوگ۔۔۔۔؟؟

شمسہ بیگم زینیشہ کو اپنے حصار میں لیتیں فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔۔ حاعفہ تو کچھ بولنے کی پوزیشن میں ہی نہیں تھی۔۔۔۔ وہ جب سے آئی تھی حمیرا بیگم کے گلے لگ کر آژمیر کو کھونے کے خوف سے پھوٹ پھوٹ کر رہی تھی۔۔۔۔ اُس کے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔ جس بات نے سب گھر والوں کو پریشان کر دیا تھا۔۔۔۔ مہمان تو کب کے رخصت ہو چکے تھے۔۔۔۔ اب وہاں صرف نفیسہ بیگم اور گھر کے باقی لوگ ہی موجود تھے۔۔۔۔

"وہ دونوں بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ ابھی کچھ دیر میں آتے ہونگے۔۔۔"

زنیشہ نے اُسی سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا تھا۔۔۔

وہاں کچھ ہوا ہے۔۔۔؟؟؟ زنیشہ بتاؤ ہمیں۔۔۔۔۔ میرا دل بیٹھا جا رہا"

ہے۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم اور باقی سب کو بھی کسی شدید گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ کا اس طرح رونا کوئی معمولی بات نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

حاعفہ ہی وہ لڑکی ہے جو آٹھ میرالالہ کو اتنا بڑا دھوکا دے کر بھاگ گئی"

" تھی۔۔۔۔۔ اور وہ صرف اُن کی محبت نہیں بلکہ۔۔۔۔۔

زنیشہ یہ الفاظ ادا کرتی ایک سیکنڈ کے لیے رکی تھی۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی باقی

سب کی سانسیں بھی روک گئی تھی۔۔۔۔۔

بلکہ اُن کی بیوی بھی ہے۔۔۔۔۔ ان دونوں کا بہت پہلے نکاح ہو چکا"

ہے۔۔۔۔۔

زنیشہ کے خاموش ہونے کے ساتھ ہی پوری ہال میں سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔  
 صرف حاعفہ کی سسکیوں کی آواز ہی گونج رہی تھی۔۔۔۔ اُسے کسی کا خوف  
 نہیں تھا۔۔۔۔ سوائے آثمیر کو کھونے کے۔۔۔۔  
 اُس کا دل آنے والے لمحوں کا سوچ تڑپ رہا تھا۔۔۔۔  
 کیا۔۔۔۔؟؟؟ تو تم ہو وہ دھوکے باز لڑکی۔۔۔۔ تم نے آثمیر کا دل "  
 دکھایا۔۔۔۔۔

زنیشہ کے پاس کھڑی سویرا جو حاعفہ کا مقام جان کر اندر ہی اندر جل بھن چکی  
 تھی۔۔۔۔ آنکھوں میں نفرت بھرے حاعفہ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔  
 مگر اُس سے پہلے ہی زنیشہ نے ہاتھ تھام کر اُسے روک دیا تھا۔۔۔  
 نہیں سویرا یہ لالہ کی گنہگار ہے۔۔۔۔۔ اُسے سزا بھی لالہ ہی دیں "  
 گے۔۔۔۔۔ اِس کا پہلے کا کیا تو شاید لالہ معاف کر دیں۔۔۔۔۔ مگر آج جو یہ کر  
 چکی ہے۔۔۔۔۔ اُس کے بعد مجھے نہیں لگتا لالہ اِس کی صورت دیکھنا بھی پسند  
 "کریں۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی بات پر حاعفہ نے تڑپ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"کیا کیا ہے آج حاعفہ نے۔۔۔۔۔"

یہ سوال کرنے والے قاسم صاحب تھے۔۔۔۔ اُن کے ساتھ ساتھ باقی

سب نے بھی سوالیہ نظروں سے زنیشہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

جس پر زنیشہ نخوت بھری نگاہوں سے حاعفہ کی جانب دیکھتی وہاں ہوا تمام

واقعہ سنائی تھی۔۔۔۔ جس کے بعد کئی نفرت بھری نگاہیں حاعفہ کی جانب

اُٹھی تھیں۔۔۔۔

نہیں میری بیٹی ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔ ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی "

"ہے۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرنے والے قاسم صاحب تھے۔۔۔۔ حاعفہ نے بے یقینی سے اُن

کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جس شخص کو اُس نے آج تک اپنے باپ کا درجہ

نہیں دیا تھا۔۔۔۔ وہ آج بنا ساری حقیقت جانے اُس پر یقین کر رہا تھا۔۔۔۔



اپنے باپ کے اس ایک یقین پر حاعفہ کے دل سے اُن کے لیے موجود سارا غصہ دھلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ بعد میں چاہے جو بھی ہوتا۔۔۔ مگر یہ ایک جملہ ادا کر کے اُنہیں نے بھرے مجمعے میں جس طرح اپنی بیٹی کا مان رکھا تھا۔۔۔ وہ حاعفہ کے لیے بہت بڑی بات تھی۔۔۔۔۔

چچا سائیں آپ نہیں جانتے وہاں کیا سچویشن بن چکی تھی۔۔۔ لالہ کو گولی بھی " لگی صرف اس خود غرض لڑکی کو بچانے کی خاطر۔۔۔۔۔

زنیشہ کے لیے زندگی میں آثمیر سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔۔۔ وہ اپنے بھائی کو ہرٹ کرنے والے لوگوں کے لیے نفرت کے سوا کوئی جذبہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔۔

" بابا۔۔۔۔۔ "

حاعفہ کی اس درد بھری پکار پر قاسم نے نم ہوتی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ ماورا کا اس پل دل چاہا تھا خود کو ختم کر دے۔۔۔ اُس کی وجہ سے اُس کی بہن کو کہاں کہاں رسوا ہونا پڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔۔ میں نے ہر بار آثمیر کو دھوکا دیا"  
 ہے۔۔۔۔ اُنہیں مارنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔ اُنہیں ہرٹ کیا ہے۔۔۔۔  
 اُن کا دل توڑا ہے۔۔۔۔ آپ لوگ اُس کے لیے مجھے جو سزا دینا چاہیں۔۔۔  
 "مجھے قبول ہے۔۔۔۔"

حاعفہ اپنے سارے گناہوں کا اقرار کرتی چہرا جھکائے اُن کے سب کے  
 درمیان میں آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔  
 اُس کے ہاتھ جڑے ہوئے تھے۔۔۔۔ جبکہ پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا  
 تھا۔۔۔۔ اُس کے ماتھے سے بہتے خون کی پرواہ اُس سمیت کسی کو نہیں  
 تھی۔۔۔۔ جو انکشاف سب کے سامنے ہو رہے تھے۔۔۔۔ اُس جانب کسی کا  
 دھیان جا ہی نہیں سکا تھا۔۔۔۔

وہ اُن سب کے سامنے اسی طرح سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔ جب ہال میں  
 گونجتی آثمیر کی آواز حاعفہ سمیت باقی سب کو بھی اپنی جانب متوجہ کر گئی  
 تھی۔۔۔۔

سزایہ لوگ کیوں دیں۔۔۔۔۔؟؟ تم میری گنہگار ہو۔۔۔ سزا بھی میں " "دوں گا۔۔۔۔۔

آثمیر کی گھمبیر بھاری آواز پر سب نے پلٹ کر اُس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔  
 اُس کی بات پر سویرا کے ہونٹوں پر کمینگی بھری مسکراہٹ بکھر گئی  
 تھی۔۔۔۔۔ اُس کے تو بنا کچھ کیے ہی ہر شے اُس کے فیور میں آگئی  
 تھی۔۔۔۔۔ اُسے اس وقت اکرام حنیف اپنا سب سے بڑا خیر خواہ لگا  
 تھا۔۔۔۔۔ جس نے اُس کی اتنی مدد کر دی تھی۔۔۔۔۔  
 حاعفہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو اُس پر اپنی  
 گہری نظریں گاڑھے قریب آ رہا تھا۔۔۔۔۔  
 حاعفہ کے آنسوؤں میں مزید روانی آچکی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی آنکھوں میں بسا  
 خوف کئی گناہ بڑھا تھا۔۔۔۔۔

لیکن آٹمیر نے اُس کے قریب پہنچتے حاعفہ سمیت وہاں موجود ہر شخص کو حیران کرتے۔۔۔۔ اُسے بازو سے تھام کر اپنے قریب کرتے۔۔۔۔ سینے میں بھیج لیا تھا۔۔۔۔

تمہاری سزایہ ہے کہ اب آگے کی ساری زندگی یوں ہی میری بانہوں میں " رہ کر۔۔۔۔ میری محبت بھری شدتوں کو برداشت کرنا ہوگا۔۔۔۔ اور مجھ سے دور بھاگ کر جس قدر مجھے تڑپایا ہے۔۔۔۔ اُس ایک ایک پل کی تڑپ کا "سود سمیت حساب دینا ہوگا۔۔۔۔ بولو قبول ہے۔۔۔۔

اُس کے نازک وجود کو سینے میں بھیجے سرگوشیانہ لہجے میں بولتا وہ حاعفہ کو نئی زندگی بخش گیا تھا۔۔۔۔ حاعفہ اُس کی شرٹ سینے مٹھیوں میں مضبوطی سے دبو چتی اُن پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔ اب اُس کی آنکھوں سے بہے جانے والا ہر آنسو تشکر بھرا تھا۔۔۔۔



آٹمیر نے اُسے اپنی قیمتی متاع کی طرح سینے میں مضبوطی سے بھینچ رکھا تھا۔۔۔ وہ دونوں ہی بھول چکے تھے کہ اس وقت وہ اپنے بیڈ روم میں نہیں بلکہ پورے خاندان کے بچوں کھڑے تھے۔۔۔

آٹمیر کا یہ روپ دیکھ وہاں موجود بہت سے لوگ سکتے میں آچکے تھے۔۔۔

کسی کی چھوٹی سے چھوٹی غلطی پر بھی اُسے معافی نہ دینے والا۔۔۔۔۔ اس  
لڑکی کی اتنی غلطیوں کے باوجود اُسے معافی مانگنے کا موقع دیئے بغیر ہی سینے  
سے لگا گیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ شمسہ بیگم اپنے بیٹے کا یہ بدلہ رویہ دیکھ بے پناہ خوش تھیں۔۔۔ اس لڑکی نے نادانیوں کے ساتھ ہی مگر اُن کے بیٹے کو محبت کرنا سیکھا دیا

تھا۔۔۔ اور اب اُن کے بیٹے کی ادا سیوں بھری زندگی بہت جلد خوشیوں  
 میں بدلنے والی تھی۔۔۔ اُنہیں اس بات کا پورا یقین تھا۔۔۔۔۔  
 سویرا کے سر پر تو جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔۔۔ اُسے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ  
 آثمیر حائفہ سے اس قدر محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔  
 زینشہ اور باقی سب بھی الجھی نگاہوں سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔  
 زینشہ اتنا تو جانتی تھی کہ اُس کا بھائی کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ مگر جو  
 کچھ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی اُس کے فوراً بعد یہ سب۔۔۔۔۔ اُس  
 کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔۔  
 "آہم آہم۔۔۔۔۔"  
 ماوراپنی بھیگی آنکھیں صاف کرتی خوشی سے چہکتی اُن کے دونوں کے  
 قریب آ کر کھنکاری تھی۔۔۔۔۔ جو حقیقتاً سب کی موجودگی فراموش کر چکے  
 تھے۔۔۔۔۔

آئم سوری ڈسٹرب کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ مگر وہ میں آپ دونوں کو یاد "

دلانا چاہتی ہوں کہ پورا میرا ان پیلس آپ لوگوں کی جانب ہی متوجہ

"ہے۔۔۔۔۔ اور آپ لوگوں کی رخصتی ہونا بھی باقی ہے ابھی۔۔۔۔۔

ماورا نے آثمیر کے خیال سے کافی مودبانہ لہجے میں کہتے اُن دونوں کو ہی

ہوش کی دنیا میں کھینچا تھا۔۔۔۔۔

حافظہ کو ایک دم شرم و حیا نے آن گھیرا تھا۔۔۔ اُس نے آثمیر کا حصار توڑ کر

دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر آثمیر نے اُسے ابھی اس بات کی اجازت نہیں دی

تھی۔۔۔۔۔

وہ ابھی اُس کا مقام اپنے گھر والوں کے سامنے واضح کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ ابھی

تھوڑی دیر پہلے اُس کی بیوی کو کٹہرے میں کھڑا کر کے جو پنچایت لگائی گئی

تھی وہ اُسے کسی صورت برداشت نہیں ہو پائی تھی۔۔۔۔۔

حاعفہ کو اُسی طرح ساتھ لگائے وہ شمسہ بیگم اور باقی سب کی جانب پلٹا  
تھا۔۔۔۔

حاعفہ میری زندگی میں آنے والی وہ پہلی اور آخری لڑکی ہے۔۔۔ جس نے "مجھے محبت کرنا سکھایا ہے۔۔۔ اُس نے مجھے کبھی دھوکا نہیں دیا۔۔۔ اکرام حنیف کی بہت بلیک میلنگ کے باوجود بھی وہ میرے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کر پائی۔۔۔ کیونکہ وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔ حاعفہ نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی۔۔۔ ہر تکلیف سے مجھے اور میرے خاندان کو بچا کر اور اُنہیں خود پر جھیل کر اُس نے ثابت کیا ہے کہ وہ ایک مضبوط اور سچی لڑکی ہے۔۔۔ جسے رشتے نبھانا بھی آتا ہے۔۔۔ اور محبت کرنا بھی۔۔۔

میرا اور حاعفہ کا نکاح جن حالات میں ہوا۔۔۔ میں آپ سے معذرت خواہ ہوں کہ اُس میں۔۔۔ میں آپ سب اپنے اپنوں کو شریک نہیں



کر سکا۔۔۔۔۔ حاعفہ میری بیوی ہے۔۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں جتنی عزت اور  
 محبت میرے لیے آپ لوگوں کے دلوں میں ہے۔۔۔۔۔ اتنی ہی حاعفہ کے  
 لیے بھی ہونی چاہیئے۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ اس سب کی حقدار ہے۔۔۔۔۔  
 آٹھ میر نے سب کے سامنے حاعفہ کو معتبر کرتے اُس کا جھکاسراٹھا دیا تھا۔۔۔  
 حاعفہ سکتے کے عالم میں یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔۔  
 اس شخص سے عشق کی منزلوں سے بھی بہت آگے نکل چکی تھی  
 وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔۔ انہیں اس  
 لمحے اپنے بیٹے پر بہت زیادہ فخر محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔  
 جو اپنی بیوی کے آگے ڈھال بن کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔  
 "مگر جو کچھ زینشہ نے بتایا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

سویرا سے یہ منظر دیکھنا کسی صورت برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ آگے  
 بڑھی تھی۔۔۔ مگر آثمیر کی ایک ہی سخت نگاہ اُسے وہیں خاموشی کروا گئی  
 تھی۔۔۔

اکرام حنیف جیسے گھٹیا شخص کے جھوٹ پر مجھ سمیت آئی تھنک میرے "  
 گھر کے کسی بھی فرد کو ایک پرسنٹ بھی یقین نہیں ہوگا۔۔۔ اس لیے میں  
 "نہیں چاہتا گزری باتوں کو دوہرایا جائے۔۔۔"

آثمیر جانتا تھا کہ زینشہ کی کہی باتیں سویرا سمیت باقی سب لوگوں کے دماغ  
 میں بھی ہونگی۔۔۔ اس لیے وہ سب پر یہ بات بھی واضح کر گیا تھا۔۔۔  
 جس کے بعد حافضہ پر شک کی کوئی گنجائش نہیں بچتی تھی۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ میرے بچوں کی جوڑی سلامت رہے۔۔۔ میں بھی "  
 سوچتی تھی کہ میرے اس بے حد وجیہہ بیٹے کے ساتھ بھلا کون سی لڑکی  
 سوٹ کرے گی۔۔۔ لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہ اتنی پیاری چاند سی بہو  
 "ملے گی مجھے۔۔۔۔۔"

شمسہ بیگم آگے بڑھتیں حاعفہ کو اپنے سینے سے لگا گئی تھیں۔۔۔۔ حاعفہ تو ابھی تک سکتے سے باہر ہی نہیں نکل پارہی تھی۔۔۔۔ آثمیر کی جانب والی اتنی بڑی خوشی اُس سے سنبھالی نہیں جارہی تھی۔۔۔۔

آثمیر حاعفہ کو سب کے درمیان چھوڑتا ایک محبت بھری نظر اُس کی گم صم صورت پر ڈالتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

حاعفہ نے سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جو لوگ کچھ وقت پہلے اُسے حقارت آمیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ اب آثمیر میران کے یوں معتبر کر دینے پر اُنہیں سب کی آنکھوں میں محبت اور عزت کی جھلک نمایاں تھی۔۔۔۔

زنیشہ اپنی جگہ شرمندہ سی ہوتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ اُسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔ جذبات میں آکر اُس نے حاعفہ کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آپی آج بہت ہلکا فیل کر رہی ہوں۔۔۔ فائنلی آپ کو آپ کا رائٹ "مین۔۔۔ رائٹ پلیس پر مل گیا۔۔۔ ویسے اگر دنیا کے سارے مرد آٹھ میر لالہ جیسے ہو جائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔۔۔۔۔ بنا ساری حقیقت جانے بھی انہوں نے جس طرح آپ پر ٹرسٹ کر کے آپ کو سب لوگوں کے سامنے ڈیفینڈ کیا۔۔۔ کیا ہی بات ہے۔۔۔ اُن کی نگاہوں میں آپ کے لیے عزت، اعتبار اور بے پناہ محبت دیکھی ہے میں نے۔۔۔ اصل مرد ہی وہی "ہوتا ہے۔۔۔ جو اپنی عورت کی عزت کرنا اور کروانا جانتا ہو۔۔۔۔۔" ماورا اُس کے مقابل بیٹھتی اُس کی چوٹ کی ڈریسنگ کرنے کے لیے فرسٹ ایڈ باکس لیے اُس کی جانب بڑھی ہی تھی۔۔۔۔۔ جب دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔

"کون...؟؟؟"



ماورا اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ مگر سامنے کھڑے آثمیر  
 کو دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔ لیکن پھر آثمیر کے سنجیدہ تیور دیکھ بنا کچھ  
 بولے سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔۔

"آؤٹ۔۔۔۔"

آثمیر اُس کے ہاتھ سے باکس لیتا نرمی سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔ مگر اُس کا  
 نرم انداز بھی ماورا کو اچھا خاصا خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔

اُف اللہ جی۔۔۔۔ یہ کتنے سڑیل ہیں۔۔۔۔ باہر جانے کو ایسے بولا جیسے "  
 "آنکھوں ہی آنکھوں سے مجھے دھکے مار کر نکال رہے ہوں۔۔۔۔"

ماورایوں کمرے سے نکالے جانے پر منہ بسورتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

حافظہ جو گزرے لمحوں کے سحر میں جکڑی بیٹھی تھی۔۔۔ ماورا کو دروازے  
 سے نہ پلٹا دیکھ اُس نے نظریں گھما کر اُس جانب دیکھا تھا۔۔۔  
 جہاں کھڑے آثمیر کو دیکھ اُس کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔۔

آڑمیر ہاتھ میں باکس تھا مے اُس کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔۔  
 "خود کو ہرٹ کرنے کی عادت گئی نہیں نا ابھی تک تمہاری۔۔۔۔"  
 آڑمیر نے سرد خفگی بھری نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ حاعفہ  
 کی بولتی تو ویسے ہی آڑمیر کے سامنے بند ہو جاتی تھی۔۔۔۔ اس وقت تو اُس  
 کی حالت ویسے ہی بہت خراب تھی۔۔۔۔  
 اُس نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر اُس کی آواز نے ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔۔ نازک  
 گلابی لب کپکپا کر رہ گئے تھے۔۔۔۔ آڑمیر کی گہری نگاہوں نے دلچسپی سے  
 یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔۔  
 وہ بنا مزید کچھ بولے اُس کی ڈریسنگ کرنے لگا تھا۔۔۔۔ جیسے وہ ہمیشہ سے کرتا  
 آیا تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ کی چوٹ پر مرہم لگانا صرف آڑمیر میراں ہی جانتا  
 تھا۔۔۔۔  
 حاعفہ یک ٹک دیوانہ وار نگاہوں سے اُس کے دلکش مغرور نقوش سے سب  
 چہرے کو تنکنے لگی تھی۔۔۔۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"

کافی دیر بعد حاعفہ بامشکل بول پانے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔۔"

آزمیر کا وہی سرد انداز دیکھ حاعفہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔۔"

پیشانی پر محسوس ہوتا اُس کی انگلیوں کا لمس حاعفہ کو الگ دنیا میں پہنچا گیا

.. تھا۔۔

آزمیر کی ناراضگی کا خیال اُسے تڑپا گیا تھا۔۔۔۔

"تمہیں فرق پڑتا ہے۔۔۔۔"

آزمیر کی بات پر حاعفہ نے شاید پہلی بار شکوہ کناں نگاہوں سے اُس کی جانب

دیکھا تھا۔۔۔۔

اُسے زندگی میں اپنی سانسوں سے بھی زیادہ آزمیر میران کے ایک ایک

عمل سے فرق پڑتا تھا۔۔۔۔ مگر یہ بھی سچ تھا کہ اس نے نہ ہی آج تک اس

شخص کو اپنے عشق کی گہرائیوں سے آگاہ کیا تھا۔۔۔ اور نہ ہی کبھی اُسے اعتبار کا مان سونپا تھا۔۔۔۔

"آزمیر۔۔۔۔"

آزمیر کو اپنا کام کمپلیٹ کر کے اٹھتا دیکھ حاعفہ نے نہایت ہی آہستہ آواز میں اُسے پکارا تھا۔۔۔

جس پر وہ رُکا تھا مگر پلٹا نہیں تھا۔۔۔۔

"مجھے بہت فرق پڑتا ہے۔۔۔۔"

حاعفہ جو دل میں نجانے کیا کیا اقرار کر چکی تھی۔۔۔ آزمیر کے مقابل آتے اُس کی شخصیت کے رعب میں ہمیشہ کچھ بول نہیں پاتی تھی۔۔۔

اب بھی ادھورا جملہ بولتے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

جو آزمیر کو شدید غصہ دلا گئے تھے۔۔۔۔

آزمیر نے اُس کی نازک کمر کو اپنے بازو کے شکنجے میں جکڑتے اپنے بے انتہا قریب کر لیا تھا۔۔۔۔



حاعفہ اس عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔ آثمیر کے اتنے قریب آجانے پر اُس کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔ آثمیر کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے اُس کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔

لیکن آثمیر کا اگلا عمل پل بھر کے لیے اُس کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔ جب آثمیر نے جھک کر اُس کی گالوں پر لڑھکے آنسو ہونٹوں سے چن لیے تھے۔۔۔۔

اُس کے شدت بڑھے لمس پر اُس کی مونچھوں کی چھبن حاعفہ کو جی جان سے لرز گئی تھی۔۔۔۔ آثمیر میران کی قربت ہمیشہ اُس کی نازک جان پر بھاری ثابت ہوتی تھی۔۔۔۔

آج کے بعد میں یہ آنسو نہ دیکھوں۔۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو جس انداز میں، میں "چپ کرواؤں گا وہ تم برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔"

"آزمیر کے لمس میں چھپی وار ننگ تو وہ پہلے ہی جی جان سے سمجھ چکی  
 تھی۔۔۔ اب اُس کے ادا کیے الفاظ اپنا باقی کا کام بھی کر گئے تھے۔۔۔۔  
 آزمیر میران کی بیوی ہو تم۔۔۔۔ کسی سے ڈرنے یا جھکنے کی ضرورت نہیں"  
 ہے تمہیں۔۔۔ ڈرنا ہے تو صرف میری محبت کی شدتوں سے ڈرنا۔۔۔۔  
 "کیونکہ وہ سہنا تمہارے لیے بہت مشکل امر ہونے والا ہے۔۔۔۔  
 اُس کے کان کی لوح کو دانتوں سے دباتے وہ حاعفہ کی رہی سہی جان بھی نکال  
 گیا تھا۔۔۔۔ اگر حاعفہ اُس کے سہارے نہ کھڑی ہوتی تو اب تک زمین بوس  
 ہو چکی ہوتی۔۔۔۔  
 اُس کا دل تیز رفتاری سے دھڑکتا باہر آنے کو تیار تھا۔۔۔۔  
 آزمیر اُس کے شرم و حیا سے لال ہوئے حسین چہرے کو آنکھوں میں قید  
 کرتا اُس سے دور ہوا تھا۔۔۔۔  
 لیکن اُس کے وہاں سے جانے سے پہلے ہی حاعفہ اُس کا بازو اپنی نازک  
 گرفت میں تھام گئی تھی۔۔۔۔

"آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔۔"

حاعفہ کو ابھی تک یہی فکر ستائے جا رہی تھی۔۔۔۔

جو سچ بھی نکلی تھی۔۔۔۔

میری بیوی مجھ پر اعتبار نہیں کرتی کیا اس بات پر میرا ناراض ہونا بھی نہیں "

بنتا۔۔۔۔ تم دوبار مجھ پر اعتبار نہ کر کے خود کو خطرے میں ڈال چکی ہو۔۔۔۔

جس پر میرا غصہ کس قدر بڑھ چکا ہے۔۔۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔ اور

"نہ میں اس کے لیے تمہیں معاف کروں گا۔۔۔۔

آزمیر حاعفہ کے سامنے اپنی ناراضگی کی وجہ واضح کرتا وہاں سے نکل گیا

تھا۔۔۔

وہ حاعفہ کی وجہ سے ہرٹ تھا۔۔۔۔ اور شدید ناراض بھی۔۔۔۔ یہ بات تو

حاعفہ اُس کے لمس سے ہی سمجھ گئی تھی۔۔۔۔ وہ بن کہے بھی اپنے محبوب

ترین شخص کے مزاج کو اچھی طرح سمجھتی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ۔۔۔ مجھے "

ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ مگر اُس ٹائم جو کچھ تمہارے منہ سے لالہ کے بارے میں سنا میں وہ برداشت نہیں کر پائی۔۔۔ سگا بھائی نہ ہونے کے باوجود لالہ نے آج تک سگوں سے کئی گنا بڑھ پر پیار دیا ہے مجھے۔۔۔ میں اُن کی تکلیف نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ اس لیے بنا تصدیق کیے وہ سب بول دیا تمہیں۔۔۔ جس پر میں بہت زیادہ شرمندہ ہوں۔۔۔ بہت ہرٹ کیا میں نے تمہیں۔۔۔ پلیز جتنا غصہ ہونا ہے، ڈانٹنا ہے، ڈانٹ لو۔۔۔ مگر مجھے " معاف کر دو۔۔۔

زنیشہ حاعفہ کے سامنے ہاتھ جوڑے شرمندگی سے سر جھکائے بولتی اپنی تھوڑی دیر پہلے کی گئی غلطی کی معافی مانگتے بولی تھی۔۔۔

زنیشہ یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔؟؟؟ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ میں بالکل بھی " ناراض نہیں ہوں تم سے۔۔۔ میں جانتی ہوں تم نے جان بوجھ کر کچھ



نہیں کیا۔۔۔ وہ سب نیچرلی عمل تھا۔۔۔ کوئی بھی بہن اپنے بھائی کے  
 " بارے میں وہ الفاظ برداشت نہیں کر سکتی جو میں نے ادا کیے۔۔۔۔  
 حاعفہ اُس کے ہاتھ تھام کر محبت سے بولتی اُس کی شرمندگی ختم کر گئی  
 تھی۔۔۔۔

تم بہت محبت کرتی ہو نالالہ سے۔۔۔۔ میں کتنی بے وقوف ہوں۔۔۔۔"

میری بھابھی میرے سامنے تھی اور میں پہچان ہی نہیں پائی۔۔۔۔ ویسے  
 ایک دوبار تم پر لالہ کی نگاہیں نوٹ کی تھیں میں نے۔۔۔۔ مگر پھر اُسے اپنا  
 "وہم سمجھ کر اگنور کر دیا۔۔۔۔"

زنیشہ حاعفہ کی فراخ دلی پر اُس سے متاثر ہوئی تھی۔۔۔۔ اس لڑکی سے بہتر  
 اُس کے لالہ کے ساتھ پرفیکٹ میچ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔  
 "کیا واقعی...؟؟؟؟"

حاعفہ کو زرا بھی یقین نہیں آیا تھا زنیشہ کی بات پر۔۔۔۔

ہاں سچی۔۔۔ مجھے ہمیشہ سے یہی لگتا تھا کہ اگر لالہ محبت کریں گے تو ایسی " ہی ہوگی۔۔۔ دھواں دھار شدتوں بھری۔۔۔ ویسے وہ آپ کے معاملے میں کافی پوزیسو بھی ہیں۔۔۔ بہت سے واقعات اب آہستہ آہستہ زہن "میں کلیئر ہو رہے ہیں۔۔۔

زنیشہ کی باتیں سن کر حاعفہ اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی آژمیر کے ابھی تھوڑی دیر پہلے کے الفاظ یاد کر کے اُس کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں۔۔۔

ارے اس روٹھنے منانے کو اب بریک لگائیں۔۔۔ اور جلدی سے اپنے " حلّیے درست کریں۔۔۔ آپ دونوں لیڈرز کی ابھی تھوڑی دیر میں مہندی کی رسم کی جانی ہے۔۔۔ اور ہاں حاعفہ آپ کے لیے ایک بہت امیزنگ نیوز ہے۔۔۔ کل زنیشہ کے ساتھ ساتھ آپ کے پیا بھی آپ کو رخصت کروانے کا نیک ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔ بڑوں کے درمیان سارے "معاملات طے پا چکے ہیں۔۔۔

"مگر مجھ سے تو کسی نے پوچھا ہی نہیں۔۔۔۔۔"

آپ کو لگتا ہے آپ کے اُن مسٹر ہٹلر نے کسی اور سے پوچھا ہو گا۔۔۔۔۔ یا کسی کی چلنے دی ہو گی۔۔۔۔۔ اُن کے آج کے تیور دیکھ کر تو مجھے لگ رہا تھا کہ "آج ہی اُٹھا کر لے جائیں گے آپ کو ساتھ۔۔۔۔۔"

ماورا کو اُن دونوں کی اڑی رنگت دیکھ بہت مزا آیا تھا۔۔۔ خاص کر حاعفہ کو دیکھ کر۔۔۔ اُس کی ٹانگ کھینچنے پر زنبشہ نے بھی مسکراتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

آپ کی بھی جو مسکراہٹیں نکل رہی ہیں نا۔۔۔ نیچے اُس بڑوں کی محفل "

"میں آپ کے سیاں بھی بھی شریک ہیں۔۔۔۔

ماورا کی اس نئی اطلاع پر زینشہ کی بھی آنکھیں گھومی تھیں۔۔۔۔

کیوں سب خیریت ہے۔۔۔۔؟؟؟ زوہان اس وقت یہاں کیا کر رہے "

"ہیں۔۔۔۔؟؟؟

اب ہوائیاں اُڑنے کی باری زینشہ کی تھی۔۔۔۔

"کیا پتا آپ کو مہندی لگانے کے لیے۔۔۔۔"

ماورا اپنی مستیوں سے باز نہ آتی اُسے چھیڑ گئی تھی۔۔۔۔

میری دعا ہے بہت جلدی ہمیں بھی ایسا کوئی زبردست سامو قع مل "

"جائیں۔۔۔۔ پھر دیکھنا تم سارے بدلے لینگے ہم گن گن کے۔۔۔۔

زینشہ نے شرارتاً سے دھمکی دیتے کہا تھا۔۔۔۔ اس بات سے انجان کے اُس

کے کہے الفاظ بہت جلد پورے ہونے والے تھے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@



جن جن شہروں کی میں نے نشاندہی کی ہے۔۔۔۔۔ اُس کے کونے کونے "  
 میں پھیل جاؤ۔۔۔۔۔ اگلے اڑتالیس گھنٹوں کے اندر مجھے زلٹ  
 چاہیے۔۔۔۔۔ اگر تم نے اور تمہاری ٹیم نے یہ کر دیکھا یا تو منہ مانگی قیمت ادا  
 "کروں گا میں۔۔۔۔۔"

منہاج واپس آچکا تھا۔۔۔۔۔ اور واپس آتے ہی اُس نے ایک سپیشل ایجنسی کی  
 ایک ٹیم کو ہائر کیا تھا۔۔۔۔۔  
 وہ جلد از جلد ماور اتم پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔  
 اُس کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔۔۔  
 اُس کا دل کس قدر تکلیف میں تھا۔۔۔۔۔ وہ کسی کے سامنے بیان نہیں کر سکتا  
 تھا۔۔۔۔۔

اگر ماور کسی پر اہلم میں نہیں تھی اور اُس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا تو منہاج  
 اُسے کسی صورت بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔  
 اور وہ چاہتا تھا ایسا ہی کچھ ہو۔۔۔۔۔

ماورا بہت تڑپا رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔ کاش تمہیں اندازہ ہو پاتا کہ میں کس قدر  
تکلیف میں ہوں تو تم مجھ سے یوں دور کبھی نہ جاتی۔۔۔۔۔  
منہاج خود سے ہمکلام ہوتا۔۔۔۔۔ آنکھوں میں اُتر آئی نمی کو اندر دھکیل وہ  
اذیت کا شکار تھا۔۔۔۔۔

"جی سر ہم اپنی پوری جی جان لگا دیں گے میڈم کو ڈھونڈنے میں۔۔۔۔۔"  
اُس کی ہدایت پر وہ شخص سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔  
منہاج وہ لڑکی تمہاری قسمت میں ہوئی تو تمہیں ضرور ملے گی۔۔۔۔۔ تم "  
"اس طرح خود کو ہلکان مت کرو۔۔۔۔۔"

منہاج کو صبح سے اُن گنت سیگریٹ پیتا دیکھ اُس کے سامنے بیٹھے شہاب  
درانی اب کی بار خاموش نہیں رہ پائے تھے۔۔۔۔۔

"تو اور کیا کروں بابا۔۔۔۔۔"

منہاج خود اذیتی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

میرے اور شہریار کے ساتھ قاسم کی بیٹی کی شادی میں چلو۔۔۔۔۔ وہاں کا " کلچر اور روایات دیکھ تمہارا موڈ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ بہت ہی اچھے اور "ملنسار لوگ ہیں۔۔۔۔۔ اُن سے مل کر بہت اچھا لگے گا تمہیں۔۔۔۔۔ شہاب درانی اُسے بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔۔ آپ لوگ جائیں انجوائے " "کریں۔۔۔۔۔"

منہاج صاف انکار کرتا وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔ شہاب درانی نے دکھ بھری نظروں سے اُسے جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اُن کا دل شدت سے دعا گو تھا کہ اُن کے بیٹے کو اُس کی محبت جلد مل جائے۔۔۔۔۔ وہ اُسے مزید اس حال میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زنیشہ کزنز کی مدد سے دوبارہ تیار ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ نئے پھولوں کے گجرے پہنے وہ مہندی کے گرین اور انج امتزاج کے پیروں تک آتے لانگ

بھاری کامدار فراک میں نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔ جس کا پنک  
 دوپٹہ اُس نے پیچھے سے سر پر اوڑھ رکھا تھا۔۔۔۔ اُس کا رعنائیاں بکھیرتا  
 دلکش نازک وجود بے پناہ دلفریب لگ رہا تھا۔۔۔  
 جیولری اور میک اپ نے اُس کے حسین رُوپ کو مزید نکھار دیا تھا۔۔۔۔  
 فجر نے اُس کی پکس بنا کر اُسے سینڈ کر دی تھیں۔۔۔ جنہیں دیکھتے زینشہ  
 نے نجانے کس احساس کے تحت ایک فل پک زوہان کے نمبر پر سینڈ کر دی  
 تھی۔۔۔۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے اپنی حرکت پر خود کو ڈپٹے ڈیلیٹ کرنی چاہی  
 تھی۔۔۔۔ مگر تب تک وہ سین کر لی گئی تھی۔۔۔  
 گہرا صدمہ اور شدید غصہ تو اُسے تب آیا تھا جب زوہان نے تصویر سین  
 کر لینے بعد بھی کوئی رپلائے نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔  
 جس کے ساتھ ہی زینشہ کا موڈ سخت آف ہوا تھا۔۔۔۔



کس قدر کھڑوس اور گھمنڈی شخص ہے۔۔۔۔ ایک طرف میرے حصے "  
 کی گولی کھانے بیچ میں گود پڑتا ہے۔۔۔ اور دوسری طرف یہ  
 اٹیوڈ۔۔۔۔۔

لڑکیوں سے زیادہ نخریں ہیں۔۔۔ پتا نہیں کیا ہوگا میرا۔۔۔۔ اور ویسے بھی  
 "ابھی تکلیف کیا تھی مجھے، کیوں بھیجی میں نے اپنی پک۔۔۔۔  
 زینشہ نے جلنے کڑھنے کے ساتھ ساتھ پک بھی ڈیلیٹ کر دی تھی۔۔۔۔  
 زوہان اُسے آن لائن ہی شوہور ہاتھا۔۔۔ شاید وہ اُس کی یہ حرکت نوٹ  
 کر چکا تھا۔۔۔۔۔

زینشہ موبائل غصے سے وہیں پھینکتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔ جب اُسے اپنے  
 پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔۔۔۔۔

بھاری قدموں کی چاپ بنا دیکھے بھی وہ پہچان گئی تھی۔۔۔۔۔ کہ کس کی  
 ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔ اُسے تو لگا تھا زوہان اب تک جاچکا ہو گا۔۔۔۔۔ مگر اُس کے  
 قریب آنے پر حصار میں جکڑتی اُس کی سحر انگیز خوشبو زینشہ کو ایک ہی جگہ  
 پر جکڑ گئی تھی۔۔۔۔۔  
 وہ ہل بھی نہ پائی تھی۔۔۔۔۔

جب زوہان سینے پر بازو باندھے اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اُس  
 کی نگاہ ابھی زینشہ کے سندر مکھڑے پر پڑی ہی تھی۔۔۔۔۔ جب اگلے ہی لمحے  
 زینشہ چہرے پر گھونگھٹ گرتی رُخ موڑ گئی تھی۔۔۔۔۔  
 "یہ کیا ہے۔۔۔۔۔؟"

زوہان کی پیشانی پر خفگی سے بل واضح ہوئے تھے۔۔۔۔۔  
 آپ کو تو ویسے بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔۔۔ مجھے دیکھنے میں۔۔۔۔۔ اور "  
 "یہ رسم کا ایک حصہ ہے۔۔۔۔۔ آپ کل تک میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔۔  
 زینشہ نے بھی اپنا غصہ نکالنے کا یہ طریقہ نکالا تھا۔۔۔۔۔

یہ مغرور شخص ویسے تو قابو آنے والا نہیں تھا۔۔۔۔۔  
 یہ سب تم پر ہی مہنگا پڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔ سو پلیز میرے سامنے یہ نائٹک بند"  
 "کرو۔۔۔۔۔"

زوہان کے آگے بڑھنے پر زینشہ چند قدم مزید پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
 میں کوئی نائٹک نہیں کر رہی۔۔۔۔۔ صرف اپنی شادی کی رسمیں نبھا رہی"  
 "ہوں۔۔۔۔۔"

زینشہ بھی اپنی جگہ پر ڈٹی اُس کو اپنا چہرہ دیکھانے کو بالکل بھی تیار نہیں  
 تھی۔۔۔۔۔ اُس کی بے چینی پر زینشہ کو بہت مزا آ رہا تھا۔۔۔۔۔  
 لیکن اگلے ہی لمحے بے ساختہ اُس کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
 جب زوہان نے اُس کی نازک کمر میں بازو جمائل کرتے اُسے اپنی جانب کھینچ  
 لیا تھا۔۔۔۔۔

اور ہاتھ بڑھا کر اُس کا دوپٹہ سر سے بھی پیچھے اُلٹتے اُس نے اُس کے حسین  
 رُوپ سے اپنی بے قرار روح کو ٹھنڈک بخشی تھی۔۔۔۔۔

میرے خیال میں تم کل کے بجائے آج رخصت ہونا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ اور"

ٹرسٹ می میراں پیلس کے کسی ایک فرد کی بھی جرأت نہیں کہ مجھے میری بیوی کو یہاں سے لے جانے سے روکے۔۔۔۔۔ تمہارے بھائی کی بھی نہیں۔۔۔۔۔

زوہان کی گرم سانسیں محسوس کرتے زینشہ نے اُس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔۔۔

"آپ بہت بُرے ہیں۔۔۔۔۔"

زینشہ نے اُس کی حرکت پر ناراضگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

"یہ میں جانتا ہوں کوئی نئی بات کرو۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے دلفریب مہک اڑاتے سراپے کا دیوانہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ یہ

دلنشین نازک سراپا صرف اُس کے نام پر سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔ یہ احساس ہی اتنا

انوکھا اور فرحت بخش تھا کہ زوہان اُس کی تصویر دیکھ کر خود کو یہاں آنے

سے روک نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔



"آپ کو مجھ سے بالکل بھی محبت نہیں ہے۔۔۔۔"

زنیشہ نے مزاحمت کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کی معلومات میں بھی اضافہ کیا تھا۔۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے زوہان اُسے دیوار کے ساتھ لگتا اُس کی دونوں کلائیاں پکڑ کر دائیں بائیں دیوار کے ساتھ ٹکاتا پوری طرح اُس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔۔  
اس بات کا جواب میں تمہیں کل ہی دوں گا۔۔۔۔ عملاً پوری محبت کے "ساتھ۔۔۔۔۔"

زوہان کا ہونٹوں سے عین نیچے معلوم ہوتا دھکتا لمس اور اُس کی جان نکالتی سرگوشی سن کر زنیشہ کے وجود کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔۔  
زنیشہ کے چہرے کی نرم ہٹیں محسوس کرتے زوہان کے تپتے بھڑکتے دل کو جیسے سکون محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

یہ مہینہ شروع ہوتے ہی زوہان کی تکلیف کئی گنا بڑھ جاتی تھی۔۔۔ اور  
برسی والے دن تو زوہان خود کو ایک کمرے میں بند رکھتا تھا۔۔۔ نہ کسی  
سے کوئی بات کرتا اور نہ کسی کو اپنے پاس آنے کی اجازت دیتا تھا۔۔۔

اُس کی زندگی کے مشکل ترین دنوں میں سب سے زیادہ مشکل دن تھے  
 یہ۔۔۔۔۔ وہ ان دنوں میں کوئی ایسا ہی سا تھی چاہتا تھا جو اُسے  
 سنبھالے۔۔۔ اُسے اپنے ہونے کا سکون بخشے۔۔۔۔۔

اور اس بار وہ لاشعوری طور پر اس بات کی توقع کر رہا تھا۔۔۔ اپنی عزیز از  
 جان ہستی اپنی بیوی سے۔۔۔۔۔  
 "زوہان۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی گردن پر جھکتا اپنا گہرا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔ زینشہ اُس کی  
 شدت پر لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔۔  
 "جی میری جان۔۔۔۔۔"

زوہان اپنی ایک چھوٹی سی گستاخی پر اُس کی غیر ہوتی حالت دیکھ مسکرائے بنا  
 نہیں رہ پایا تھا۔۔۔۔۔

تم میری سوچ سے بھی زیادہ نازک ہو۔۔۔۔۔ ڈونٹ وری بہت احتیاط سے  
 "رکھو گا تمہیں۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی پھولی سانسوں اور لال چہرے پر چوٹ کرتا معنی خیزی سے بولا  
تھا۔۔۔۔ اور ساتھ ہی اُس کی پیشانی پر لب رکھتا پلٹا ہی تھا۔۔۔۔

مگر اُس کے دور ہونے سے پہلے ہی زنیثہ اُس کا کالر اپنی نازک گرفت میں  
مقید کرتی اُس کا رخ اپنی جانب موڑ گئی تھی۔۔۔۔  
زوہان اُس کی اس حرکت پر حیران ہوتے پلٹا تھا۔۔۔۔

"آپ کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟"

زوہان کی لال آنکھیں زنیثہ کو بے چین کر گئی تھیں۔۔۔۔ اُس کی  
کارگزاری کے بعد پھولی سانسیں بہال کرتے اُس نے نازک لبوں سے  
بمشکل یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔۔

زوہان کی آنکھوں میں چھپی وحشت اور تکلیف کا احساس زنیثہ کو بھی  
پریشان کر گیا تھا۔۔۔۔

جس پر زخمی مسکراہٹ سے اُس کی جانب دیکھتے زوہان ہاتھ بڑھا کر اُسے  
اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔



میں بہت بکھرا ہوا ہوں۔۔۔ مجھے سمیٹ لو۔۔۔ کیونکہ ایسا کرنے کا "حق تمہارے علاوہ میں نے کبھی کسی کو نہیں دیا۔۔۔ محبت اور سکون چاہتا ہوں میں اب اپنی زندگی میں۔۔۔ تھک چکا ہوں خود سے لڑ لڑ کے۔۔۔ اور یہ دونوں چیزیں صرف تم ہی دے سکتی ہو مجھے۔۔۔ میں اپنے آپ کو پوری طرح تمہارے سپرد کرتا ہوں۔۔۔ مجھے سنبھال لو۔۔۔ اور سمیٹ لو۔۔۔

بہت بُرا بھی ہوں۔۔۔ ضدی بھی اور انا پرست بھی۔۔۔ لیکن تمہارے بغیر رہ بھی نہیں سکتا۔۔۔ مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا۔۔۔ اگر تم مجھ سے دور ہوئی تو پوری دنیا کو جلا کر رکھ دوں گا۔۔۔ نجانے کیوں اس دل کو لگتا ہے۔۔۔ اب تک کی طرح آگے بھی میری بیوی پوری دنیا کا اعتبار کر لے گی۔۔۔ سوائے مجھ پر بھروسہ کرنے کے۔۔۔

تمہیں بھی تو میں ہمیشہ ہر معاملے میں غلط ہی لگا ہوں نا۔۔۔۔۔ لیکن دیکھو  
میرا دیوانہ دل پھر بھی تمہیں چھوڑ نہیں پایا۔۔۔۔۔ تمہاری اسیری دن بدن  
" اس دل میں بڑھتی ہی جا رہی ہے۔۔۔۔۔

زوہان زینشہ کو پل بھر میں اپنا آپ سونپتا اُس کے بے یقینی سے آدھ کھلے  
ہوٹوں کو چھوتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ زینشہ کتنے ہی لمحے وہاں سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔  
زوہان کا کہا ایک ایک لفظ اُس کے کانوں میں گردش کرتا اُس کی آنکھوں  
سے آنسو بہہ جانے کا سبب بنا تھا۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھیگی آنکھوں کے ساتھ وہ  
ہولے سے مسکرا بھی دی تھی۔۔۔۔۔

آپ صرف اور صرف میرے ہیں۔۔۔۔۔ اتنی محبت سے سمیٹوں گی آپ "  
کو۔۔۔۔۔ کہ گزرا اذیت ناک ماضی بہت جلد بھول جائیں گے  
" آپ۔۔۔۔۔

اپنے ارد گرد پھیلی اُس کی مسحور کن خوشبو سانسوں میں بساتی وہ واپس روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ اُس کا وہ جانِ شتمگر ایک بار پھر اُس کا حلیہ خراب کر گیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

رات گئے میران پولیس میں ایک بار پھر شہنائیاں بج اُٹھی تھیں۔۔۔۔۔ مہمان تو جا چکے تھے مگر گھر کی نوجوان پارٹی کسی صورت مہندی کا فنکشن پورا کیے بغیر ٹلنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔۔۔ دونوں دلہنوں کے حلیے درست کر کے اُنہیں گھونگھٹ کے ساتھ ہی سیٹج پر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر دونوں دلہا حضرات آج جو مار دھاڑ کر کے آئے تھے۔۔۔۔۔ اُنہیں بلانے کی جرأت اُن میں سے کوئی نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔ تمام کزنز اور فرینڈز ڈھول پیٹنے کے ساتھ ساتھ لڑی بھنگڑے میں بھی مصروف تھے۔۔۔۔۔

جبکہ خواتین انہیں مہندی لگانے میں مصروف تھیں۔۔۔ جن کے ہٹتے ہی تمام بنگ پارٹی اُن دونوں پر حملہ آور ہوئی تھی۔۔۔

یار کیا کبھی کسی نے سوچا تھا کہ دی گریٹ آثمیر میران۔۔۔ جن کی "ایک دھاڑ پر اگلے کی خوف کے مارے جان نکل جاتی ہے۔۔۔ اُسی آثمیر" میران کی اتنی رومینٹک سائیڈ بھی دیکھنے کو ملے گی کبھی۔۔۔

فجر حاعفہ کو مہندی لگانے کے ساتھ ساتھ با آواز بلند بولتی سب کے چہروں پر شرارتی مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔ جبکہ حاعفہ کا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا۔۔۔

آثمیر کی جان لیوا قربت کے لمحے یاد کرنے سے ہی حاعفہ کا وجود لرز اُٹھا تھا۔۔۔

اُسے ابھی اپنے روٹھے دشمن جاں کو منانے کا مشکل ترین مرحلہ پار کرنا تھا۔۔۔ آنے والے لمحوں کا سوچ اُس کی جان آدھی ہو چکی تھی۔۔۔ جتنا



وہ اب اب تک آڑ میر کو تڑپا چکی تھی۔۔۔۔۔ کل اُس سب کا ہی حساب دینا تھا۔۔۔۔۔

اِس بار اُسے کسی قسم کی کوئی مہلت نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔ اور وہ اُس محبت بھرے بھرے طوفان سے بچنے کی خواہش رکھتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

اُسے اب صرف اُن مضبوط پناہوں کی چاہت تھی۔۔۔۔۔ جنہوں نے اُس کے سارے غم خود میں سمیٹ لیے تھے۔۔۔۔۔

وہی تو میں کہوں کہ لالہ کو اچانک نیچے کی سٹڈی سے اُوپر بکس رکھنے کا خیال " کیوں آگیا اچانک۔۔۔۔۔ ان کے ہٹلر شوہر نامدار سے برداشت نہیں ہوا کہ میں اُن کی بیوی کا نام زبان پر لایا ہی کیوں۔۔۔۔۔ بھابھی جان پہلے ہی بتا "دیتیں تو اس معصوم کی یہ نازک کمر تو ٹوٹنے سے بچ جاتی۔۔۔۔۔ حاشر کی روہانسی آواز میں کہی جانے والی بات پر سب حیران ہوئے تھے۔۔۔۔۔

مگر جیسے جیسے وہ ساری بات بتاتا گیا تھا۔۔۔ اُس کے ساتھ ہی وہاں قمقموں کا سیلاب آچکا تھا۔۔۔

"واؤ آٹھ میر لالہ کتنے اتنے پوزیسیو ہیں۔۔۔ یقین نہیں آتا۔۔۔"

اریہ بہت متاثر نظر آئی تھی۔۔۔

ظاہر سی بات ہے۔۔۔ آٹھ میر لالہ کے سامنے اُن کی بیوی کو چھیڑو گے تو"

یہ حشر تو ہو گا۔۔۔ شکر کروا بھی وہ درگت نہیں بنی جو زوہان لالہ نے

"حسیب کی بنائی تھی۔۔۔"

فجر نے لقمہ لگاتے اپنے ہی بھائی کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔

اور پھر سب کے توپوں کے رُخ کب سے مزے سے ہنستی، انجوائے کرتی

زنیشہ کی جانب مڑ چکے تھے۔۔۔

تو اور کیا۔۔۔ ایک ہی وار میں مقابل کا شکار کرنے والا۔۔۔ میران پیلس"

کے ہر فرد کو اپنی اُنکلیوں پر نچا کر رکھنے والا اس بُری طرح سے ہماری زنیشہ

"کی محبت کا شکار ہو جائے گا بھلا یہ بات کون جانتا تھا۔۔۔"

Search on Google (Urdu Novels Ghar)

سب کی نظر شمسہ بیگم کے بہت اصرار پر بلا کر لائے قاسم صاحب کے ساتھ  
 کھڑے دونوں دلہا صاحبان پر پڑ چکی تھی۔۔۔ سوائے حاشر کے۔۔۔  
 یہ تو سچ ہے۔۔۔ جب تک اُن دونوں کے ناک پر بیٹھا غصہ نہ دیکھ "  
 لیں۔۔۔ یقین ہی نہیں ہوتا کہ اُن کی سانسیں چل بھی رہی ہیں یا  
 "نہیں۔۔۔۔۔"

حاشر کی بات ابھی کمپلیٹ ہی ہوئی تھی۔۔۔ جب آثمیر نے پیچھے سے آکر  
 اُس کا کان پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

"رئیلی۔۔۔۔۔ اپنے ان خیالات کا اظہار پہلے کیوں نہیں کیا تم نے۔۔۔۔۔"  
 اُسے کان سے پکڑ کر اوپر اٹھاتے آثمیر مصنوعی خفگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔  
 اُسے اتنے عرصے بعد اس طرح خوشگوار رُوپ میں دیکھ سب کے چہروں پر  
 مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

گھونگھٹ کے نیچے سر جھکائے بیٹھی حاشر آثمیر کی موجودگی محسوس کرتی  
 مزید خود میں سمٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔



جبکہ زینیشہ بھی ابھی اپنے بولے جانے والے جملوں پر خود کو کوس کر رہ گئی تھی۔۔۔ گھونگھٹ کے اندر سے زوہان کے تاثرات دیکھ وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ وہ اُس کی بات سن چکا ہے۔۔۔۔۔

وہ دونوں رف حلیے میں بھی بھرپور مردانہ وجاہت کے ساتھ محفل پر چھائے معلوم ہوئے تھے۔۔۔ اُن کے آتے ہی محفل کے رنگ بدل گئے تھے۔۔۔۔۔

پہلے جو اُن کی دلہنوں کے کان کھا رہے تھے۔۔۔ اب اُن کے قریب بھی نہیں بھٹکے تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

آزمیر بازو صوفے کی پشت پر پھیلاتے پھیل کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ جس سے حاعفہ کا نازک وجود پوری طرح اُس کے حصار میں معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ کی تو یہ سوچ سوچ کر جان نکل رہی تھی کہ آثمیر کو منائے  
کیسے۔۔۔۔۔ کیونکہ جو ابا آثمیر سے کسی شرافت کی اُمید قطعاً نہیں تھی  
اُسے۔۔۔۔۔

جب اچانک کسی خیال کے تحت اُس کی گلابی پنکھڑیاں مسکرا اُٹھی  
تھیں۔۔۔۔۔ اس سے اچھا موقع اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ زوہان اور  
زنیشہ الگ صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔ جبکہ باقی سب ناچ گانے میں مصروف  
تھے۔۔۔۔۔ ابھی اُن کی جانب کوئی مخاطب نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ آرام سے آثمیر  
سے بات کر سکتی تھی۔۔۔۔۔ اور وہ یہاں سب کے سامنے کوئی گستاخی بھی  
نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ (جو کہ سراسر حاعفہ کی خام خیالی تھی۔۔۔۔۔)  
"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ بلکہ معافی مانگنی ہے۔۔۔۔۔"  
حاعفہ جھکی گردن اُپر اُٹھاتی گھونگھٹ کے اندر سے آثمیر سے مخاطب ہوئی  
تھی۔۔۔۔۔

"لیکن میں نے معافی کا مطالبہ کیا ہی نہیں۔۔۔۔۔"

آثمیر اُس کی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔  
 وہ اُسے بتانا چاہتی تھی کہ کس طرح آج اکرام حنیف نے اُسے آثمیر کی  
 جان کے بدلے بلیک میل کر کے وہ سب بولنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔۔  
 حاعفہ نے گھونگھٹ کے اندر سے ہی اُس کو گھورا تھا۔۔۔ جب اُسی لمحے  
 آثمیر نے بھی چہرہ اگھما کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ گرین اور سیلو  
 امتزاج سے کے فراق پہنے، پوری طرح سچی سنوری اُس کے پہلو میں بیٹھی یہ  
 لڑکی اُس کے لیے زندگی سے بڑھ کر تھی۔۔۔۔  
 اُس کا یہ نرم و نازک خوشبوئیں بکھیرتا وجود اُس کے حواسوں پر اثر انداز ہوتا  
 اُسے بہکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔ اوپر سے اُس کے منانے کی یہ ننھی منی  
 کوششیں سونے پر سوہاگہ کا کام کر رہی تھیں۔۔۔۔  
 اُس کے پنک جالی دار دوپٹے سے آثمیر اُس کی گھوری با آسانی دیکھ پایا  
 تھا۔۔۔۔ خود پر ضبط نہ رکھ پاتے ہلکا سا جھکا تھا اور باری باری اُس کی دونوں  
 آنکھیں چوم لی تھی۔۔۔۔۔

ماوراکے کیمرے سے یہ دلکش منظر محفوظ نہیں رہ پایا تھا۔۔۔۔۔  
 حاعفہ تو آثمیر کی اس کھلے عام بے باکی پر جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔۔۔  
 اس شخص کو وہ کہیں بھی چھیڑنے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔  
 آج تک کسی کی جرأت نہیں ہوئی میرے سامنے غصہ دیکھانے کی۔۔۔۔۔  
 مگر میں دل و جان سے چاہتا ہوں۔۔۔ تم مجھ پر غصہ کرو اور پھر میں اُسے  
 "ایسے ہی اپنے طریقے سے ٹھنڈا کروں۔۔۔۔۔"  
 آثمیر نے اُس کی کمر میں بازو جمائل کر کے اُسے اپنے قریب کھینچتے سرگوشی  
 بھرے انداز میں بولتے حاعفہ کے الفاظ اُس کے حلق میں ہی اٹکا دیئے  
 تھے۔۔۔۔۔ جو گھبراہٹ کے مارے آہستہ آہستہ اُس سے دور کھسک رہی  
 تھی۔۔۔۔۔ آثمیر کی زیرک نگاہ سے اُس کی یہ چوری پوشیدہ نہیں رہ سکی  
 تھی۔۔۔۔۔ وہ اس شخص کے کیسے سمجھاتی کہ اس وقت وہ دونوں سیٹج پر بیٹھے  
 سب کی نگاہوں کا مرکز تھے۔۔۔۔۔



آپ مجھے منانے ہی نہیں دے رہے۔۔۔۔۔ کیسے مناؤ میں آپ "

"کو۔۔۔۔۔

کافی دیر کے بعد حاعفہ بول پانے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کے اتنے معصومانہ انداز میں خفگی کرنے کا انداز آژمیر کا دل لوٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

اُس کے لبوں پر آن چھوئی دلکش مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔۔ جس کی ایک دنیا دیوانی تھی۔۔۔۔۔

میری جان یہ آپ پر ڈیپنڈ کرتا ہے۔۔۔۔۔ کہ کیسے مناتی ہیں آپ "

مجھے۔۔۔۔۔ ویسے میں بہت ہی عام سا بندہ ہوں۔۔۔۔۔ پیار محبت کی زبان

"بہت اچھے سے سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔ مجھے منانا تو مشکل ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

آژمیر کی بات میں چھپی معنی خیزی حاعفہ کو سرتاپا لال کر گئی تھی۔۔۔۔۔

آژمیر کا بازو ابھی تک اُس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔ جو حاعفہ کے بھاری دوپٹے کی وجہ سے ابھی تک کسی کی نگاہوں میں نہیں آسکا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اُس کے ہاتھ کی نہ رکتی گستاخیاں حاعفہ کی دھڑکنیں منتشر کر گئی تھیں۔۔۔۔۔

جب اُسی لمحے سویرا انہیں اپنی جانب آتے دیکھائی دی تھی۔۔۔۔ ہاتھ میں بہت ہی پیارا ڈیکوریٹڈ باؤل اُٹھائے، جس میں گلاب جامن موجود تھے وہ اُن کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو آپ دونوں کو۔۔۔۔ میں بہت خوش ہوں آپ "لوگوں کے لیے۔۔۔۔ اور تھینکیو سوچ آژمیر آپ نے مجھے معاف "کر دیا۔۔۔۔

سویرا حائفہ کی جانب جتنی نظروں سے دیکھتی آژمیر سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔ اُس کے یوں وارفتگی بھری نظروں سے آژمیر کو دیکھنے پر حائفہ کا خوشی سے کھلتا چہرہ اماند پڑا تھا۔۔۔۔

میں یہ سپیشل میٹھائی اپنے ہاتھوں سے بنا کر لائی ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔ "میں چاہتی ہوں تم مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ میں نے آج غصے میں بہت کچھ غلط "بول دیا تمہارے بارے میں۔۔۔۔

سویرا نے پچھلی ساری باتوں پر معافی مانگتے گلاب جامن سپون پر رکھتے اُس کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔۔

مگر حاعفہ تک پہنچنے سے پہلے ہی آثمیر اُسے آدھے میں روک چکا تھا۔۔۔۔  
حاعفہ سے پہلے تمہارا منہ میٹھا ہونا چاہیے۔۔۔۔ تم نے زیادہ بڑا دل دیکھایا"  
ہے۔۔۔۔

آثمیر سپون واپس اُس کی جانب موڑتا گلاب جامن سویرا کو ہی کھلا گیا تھا۔۔۔۔ جس پر سویرا کی شکل دیکھنے لائق تھی۔۔۔۔ آثمیر اُس کی چال اُسی پر اُلٹ گیا تھا۔۔۔۔

اصل معاملہ سمجھنے سے انجان حاعفہ آثمیر کے اس طرح سویرا کو میٹھائی کھلانے پر خفا ہوتی اُس سے ہلکا سا دور کھسکی تھی۔۔۔۔  
جسے نوٹ کرتے آثمیر اُسے واپس اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔۔ اس بار حاعفہ کو اُس کی گرفت میں واضح سختی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

مجھ پر غصہ ہو یا ناراضگی۔۔۔۔ یا کچھ بھی۔۔۔۔ مگر بھول کر بھی مجھ سے " دور جانے کا یہ عمل واپس مت دوہرا نا۔۔۔ میں اب کی بار برداشت نہیں کر " پاؤں گا۔۔۔۔

اُس کے کان کے قریب جھک کر سرگوشی کرتا وہ اُسے پل بھر کے لیے خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔۔ حاعفہ اچھے سے جانتی تھی آثمیر کو اُس کا خود سے دور ہونا کس قدر گراں گزرتا تھا۔۔۔ اور ابھی بھولپن میں وہ ایسا کر کے آثمیر کو مزید خفا کر گئی تھی۔۔۔۔

"آپ نے اُسے میٹھائی کیوں کھلائی۔۔۔۔؟؟؟"

حاعفہ نے بھی جواباً خفگی کا اظہار کرتے منہ بسورتے پوچھا تھا۔۔۔۔ آج تک آثمیر سے کسی نے کسی بھی معاملے میں کوئی وضاحت نہیں مانگی تھی۔۔۔۔



لیکن آثمیر جس قدر مان حاعفہ کو سونپ چکا تھا۔۔۔۔اپنے شوہر سے اُس کے عمل پر سوال کرنا حاعفہ نے اس لمحے اپنا حق سمجھا تھا۔۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ آثمیر اُس کے عمل سے غصے میں آچکا تھا۔۔۔۔۔

اُن دونوں کو ایک دوسرے میں گم دیکھ سویرا تو شرمندہ ہوتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔کیونکہ آثمیر اپنی زہانت سے اپنی بیوی کو پروٹیکٹ کرتا اُس کی چال اُسی پر ہی اُلٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

حاعفہ کے انداز پر آثمیر نظریں گھما کر اُسے دیکھنے پر مجبور ہوا تھا۔۔۔۔اُس نازک سی بیوی جو اُس کی ایک سخت نگاہ پر سہم جاتی تھی۔۔۔۔وہ ابھی شدید جلن کا شکار غصے سے اُس سے سوال کر رہی تھی۔۔۔۔

آج کی تاریخ کا سب سے انوکھا واقعہ تھا یہ۔۔۔۔مگر آثمیر نے اسے خوب انجوائے کیا تھا۔۔۔۔حیرت انگیز طور پر اُس کا ابھی تھوڑی دیر پہلے کا خراب موڈ اتنی جلدی خوشگواریت میں بدل چکا تھا۔۔۔۔۔

"کیا تم اس بات پر جیسلس ہو رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

آز میر نے گہری نگاہوں سے اُسے سرتاپا گھورا تھا۔۔۔۔۔ اُسے اس وقت یہ  
گھونگھٹ اپنا سب سے بڑا دشمن لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ جسے وہ ہٹانے کا پورا حق  
بھی رکھتا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ نہیں چاہتا تھا ارد گرد موجود باقی مرد حضرات اُس  
کی بیوی کا یہ حسین رُوپ دیکھیں۔۔۔۔۔  
اس لیے وہ یہ برداشت کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میں بہت اچھے سے واقف ہوں اپنی اس کزن کی سوچ سے۔۔۔۔۔ یہ اُس"  
گلاب جامن میں تمہارے لیے کچھ مکس کر کے لائی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی دوا کا  
مزا اُسی کو چکھانے کے لیے وہ میٹھائی کھلائی میں نے اُسے۔۔۔۔۔ نہ کہ کسی  
"محبت کے تحت۔۔۔۔۔"

آز میر میراں آج پہلی بار اپنے کسی عمل پر وضاحت دے رہا تھا۔۔۔۔۔ جس  
پر حائفہ نے بھی محبت پاش نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

یہ ایک لمحہ اُسے بے پناہ خوشی سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔ وہ اب آثمیر  
میران کے مضبوط سائبان تلے تھی۔۔۔ جو اُس پر آئی معمولی سے معمولی  
تکلیف کو بھی اُس تک پہنچنے کی اجازت نہیں دینے والا تھا۔۔۔  
آثمیر کے دل میں اُس کی اہمیت کیا تھی اس کا اندازہ تو وہ اس بات سے بھی  
با آسانی لگا گئی تھی جب کسی کے سوال کرنے پر اُسے دوبارہ بولنے کے قابل  
نہ چھوڑنے والا اتنی چھوٹی سی بات پر بھی اُسے وضاحت دے گیا تھا۔۔۔  
حافظ نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اُس کی زندگی کبھی اتنی حسین بھی ہو سکتی  
ہے۔۔۔۔

وہ خود کو دنیا کی سب سے بد نصیب لڑکی تصور کرتی تھی۔۔۔ مگر آثمیر  
کے مل جانے کے بعد اُس کی اس سوچ کی پوری طرح سے نفی ہو چکی  
تھی۔۔۔۔

وہ اب اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت ترین لڑکی تصور کر رہی  
تھی۔۔۔ جس کی زندگی میں آثمیر میران جیسا شخص لکھ دیا گیا تھا۔۔۔

اب تو وہ اُسے دل و جان سے منالینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ جیسے وہ چاہتا تھا بالکل  
ویسے ہی۔۔۔۔۔

@ @ @ @ @ @ @ @ @ @

کیا کہہ رہی تھی ابھی تم میرے بارے میں۔۔۔۔۔ میں اکڑوا اور گھمنڈی "  
"ہوں رائٹ۔۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان سامنے بھنگڑا ڈالتے سب کو دیکھتا انتہائی سنجیدگی بھرے لہجے میں  
زنیشہ سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ تو اس کا مطلب جذبات میں آکر کی  
گئی اُس کی گوہر فشانی وہ سن چکا تھا۔۔۔۔۔

پہلے ہی زوہان کی یہ قربت اُس پر بھاری پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔ اُوپر سے اُس کا یہ  
تفتیشی انداز۔۔۔۔۔ زنیشہ کی ہتھیلیاں بھیگ چکی تھیں۔۔۔۔۔  
"نہیں وہ۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔"



ہمیشہ اُس کے سامنے شیرنی بنی رہنے والی یوں سب کے بچ اُس کے ساتھ بیٹھنے پر شدید گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی زوہان میران پیلس والوں کے سامنے ایک الگ ہی انسان ہوتا تھا۔۔۔ جس سے کسی بھی حد تک روڈ نیس کی توقع کی جاسکتی تھی۔۔۔۔۔

اُسے پل پل مزاج بدلتے اس شخص کی یہی چیز بد لنی تھی۔۔۔۔۔ اُس کے دل سے قریبی رشتوں کو لے کر تمام تلخی دور کر کے اُس کے اپنے اندر چھپا کر بیٹھے پیارے سے شخص کو باہر نکالنا تھا۔۔۔۔۔

مجھے تو لگا تھا تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔ مگر تمہارے دل میں بھی "میران پیلس کے باقی افراد کی طرح ایسے خیالات ہے میرے بارے میں۔۔۔۔۔ جان کر کافی حیرت ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ میں بھلا اس معاملے میں "اتنا غلط کیسے ہو سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

زوہان کی انتہائی سنجیدگی سے بولے جانے والی باتیں زینشہ کی جان نکال گئی تھیں۔۔۔۔۔

"میں صرف مذاق کر رہی تھی۔۔۔"

زنیشہ روہانسی آواز میں بولتی اُس کی ناراضگی کے خوف سے پریشان ہوئی  
تھی۔۔۔ وہ کم از کم اس موڑ پر تو زوہان کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتی  
تھی۔۔۔ جب وہ پہلے ہی یہاں موجود ہر شخص سے خفا اور بدگمان  
تھا۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کے مجھے مذاق کرنا اور سہنا دونوں پسند  
"نہیں۔۔۔۔"

زوہان کا لہجہ مزید سخت ہوا تھا۔۔۔  
اور بس اسی پل زنیشہ کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی طرح بہہ نکلے  
تھے۔۔۔

میرے دل میں آپ کے لیے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ میں جانتی ہوں "  
"آپ دل کے کتنے اچھے اور محبت کرنے والے انسان ہیں۔۔۔"

زوہان زنیثہ کے آنسو نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔ مگر اُس کا گھبرا کر کیا جانے والا  
اقرار زوہان کے چہرے پر ایک جاندار سی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھیر  
گیا تھا۔۔۔۔۔

خاندان کے کافی لوگ جو زوہان کی جانب متوجہ تھے۔۔۔ اس حد درجہ  
سنجیدہ شخص کو مسکراتے دیکھنا انہیں کوئی خواب ہی معلوم ہوا تھا۔۔۔۔۔  
"ریلی۔۔۔؟؟؟ اور کیا کیا لگتا ہے تمہیں میرے بارے میں۔۔۔۔۔"  
زوہان اُسے مزید تنگ کرنا ترک کرتا شوخی بھرے لہجے میں بولتا اُس کا  
سیروں خون جلا گیا تھا۔۔۔ وہ ایک بار پھر اُس کے ہاتھوں بے وقوف بن  
چکی تھی۔۔۔

"مجھے اب آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔"

زنیثہ سخت خفا ہوئی تھی۔۔۔۔۔

یار ایک تو میرے عجیب و غریب نام تم رکھ رہی ہو۔۔۔ اُوپر سے ناراض"

"بھی تم ہو رہی ہو۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی مہندی، چوڑیوں اور گجروں سے رچی بسی کلائی اپنی گرفت میں  
لیتے زوہان نے اُسے چھیڑا تھا۔۔۔

اور آپ نے جو میری جان نکال دی تھی وہ۔۔۔ مجھے لگا آپ ناراض ہو گئے "   
ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔

زنیشہ اُس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کرواتی بے ساختہ یہ الفاظ ادا کر گئی  
تھی۔۔۔۔ اُس نے فوراً زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔ مگ جس نے سمجھنا  
تھا وہ سمجھ چکا تھا۔۔۔

"میری ناراضگی کی اتنی پرواہ ہے تمہیں۔۔۔۔۔"

زوہان اپنی جانب متوجہ لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اُس کی جانب جھکتا گھمبیر  
سرگوشی کر گیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کی بڑھتی جسارتوں پر دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر اُس کا دوپٹہ  
زوہان کی گرفت میں قید ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔  
"آپ بھول رہے ہیں۔۔۔ سب ہماری جانب ہی متوجہ ہیں۔۔۔۔۔"



زنیشہ نے اُسے تھوڑی سی شرم دلانی چاہی تھی۔۔۔ جس کا کم از کم زوہان سے دور دور تک کوئی ناٹھ نہیں تھا۔۔۔۔

جب تم پر کوئی حق نہیں تھا تب بھی ان لوگوں کی پرواہ نہیں کی میں " نے۔۔۔۔ اب تو تم میری ملکیت کو۔۔۔ ابھی سب کے سامنے تمہیں یہاں سے اٹھا کر لے جاسکتا ہوں۔۔۔۔۔

زوہان اپنے دل کی خواہش زبان پر لاتے زنیشہ کی دھڑکنیں تیز کر گیا تھا۔۔۔۔ اُس سے کوئی بعید نہیں تھی۔۔۔ وہ اگر ایسا کہہ رہا تھا تو کر بھی سکتا تھا۔۔۔۔۔

زوہان کو وہ سچی سنوری اس قدر حسین لگ رہی تھی۔۔۔ کہ اُسے اپنے جذبات پر بندھ باندھنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اماں سائیں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔ مجھے روم میں جانا " ہے۔۔۔۔۔

زنیشہ کو اب زوہان کے تیور خوفزدہ کر رہے تھے۔۔۔۔ اُس نے سیٹج کی  
 جانب آتی شمسہ بیگم کو اپنی جانب بلایا تھا۔۔۔۔

زوہان نے بہت مشکل سے اپنا بے ساختہ اُڈ آنے والا قہقہہ روکا تھا۔۔۔

"کیا ہوا گڑیا؟؟؟ ابھی تو آپ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔۔"

شمسہ بیگم اُس کی زرد صورت دیکھ پریشان ہوئی تھیں۔۔۔۔ اُن کے قریب  
 آنے سے پہلے ہی زوہان خود پر واپس سنجیدگی کی چادر اوڑھ گیا تھا۔۔۔۔

اُس کا یہ نرمی بھر انداز صرف اُس کی چہیتی بیوی کے لیے تھا۔۔۔۔

"جی وہ سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔ اور ٹھنڈ بھی لگ رہی ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کو سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ وہ کیا بولے۔۔۔۔

وہ مسلسل زوہان سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

مگر وہ اُس کی نازک اُنگلیوں کو اپنی مضبوط اُنگلیوں میں پھنسائے ایسا کرنے کا  
 کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

میں ہیٹر آن کروادیتی ہوں۔۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر میں رسم کے بعد آپ "

"کوروم میں کے جائیں گے۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم زوہان کو اس طرح مہندی کے فنکشن میں شرکت کرتا دیکھ بہت خوش تھیں۔۔۔۔۔ اس لیے وہ ابھی زوہان کے سامنے زینشہ کو اندر لے جا کر بالکل بھی اُس کا موڈ آف نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔۔۔

جانِ من مجھ سے یہ فرار کی کوششیں تم پر بہت بھاری پڑ سکتی ہیں۔۔۔۔۔"

بھولومت۔۔۔۔۔ کل سے تم میری دسترس میں ہوگی۔۔۔۔۔ پوری طرح

"سے میرے رحم و کرم پر۔۔۔۔۔

زوہان کی دھمکی آمیز سرگوشی زینشہ کو آنے والے وقت سے مزید خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے زینشہ کوئی جواب دیتی۔۔۔۔۔ نفیسہ بیگم اور شمسہ بیگم باقی عورتوں کے ہمراہ مہندی کا تھال لیے اُن کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔۔۔

"ہاتھ چھوڑیں۔۔۔۔۔ وہ سب ادھر ہی آرہی ہیں۔۔۔۔۔"

زنیشہ کا چہرہ حیا سے لال ہوا تھا۔۔۔۔

"مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔"

زوہان کی لا پرواہی ہنوز تھی۔۔۔۔

جس پر زنیشہ نے ہی ہار مانتے اپنا دوپٹہ اٹھا کر دونوں کے ہاتھ کے اوپر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

اُس کے اس حفاظتی اقدام پر زوہان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔

ہر تھوڑی دیر بعد زنیشہ کی کسی نہ کسی بات یا حرکت پر مسکراتا وہ میران پیلس کے ہر فرد کو اچھنبے میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔۔ سب کو زوہان کا یہ رُوپ دیکھنے کا پہلی بار اتفاق ہوا تھا۔۔۔۔

اور وہ شدید حیرانگی کا شکار بھی تھے۔۔۔۔

ہر وقت چہرے پر خونخوار تاثرات سجائے رکھنے والا شخص مسکراتا بھی جانتا تھا۔۔۔۔ اُنہیں یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔



شمسہ بیگم آگے بڑھ کر اُس کے ہاتھ پر نوٹ رکھ کر مہندی لگاتیں اُس کا ماتھا چوم گئی تھیں۔۔۔۔۔

زوہان کہ لیے یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں کا چہرہ آن ٹھہرا تھا۔۔۔۔۔ ان سب لوگوں کو وہ قاتل مانتا تھا اپنی ماں کا۔۔۔۔۔ وہ یوں بیچ میں سے اٹھ کر زینشہ کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن یہاں ان لوگوں کے درمیان یوں خوشیاں سلیریت کرنا اُس کے لیے کتنا مشکل تھا یہ زینشہ کہ ہاتھ پر لمحہ بالمحہ بڑھتی اُس کی مضبوط گرفت اچھی طرح واضح کر رہی تھی۔۔۔۔۔

زینشہ نے گھبرا کر زوہان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو صرف اُس کی خاطر اپنی زندگی کے سب سے ناپسندیدہ لوگوں کے بیچ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ زوہان کے تاثرات بالکل نارمل تھے۔۔۔۔۔ مگر پھر بھی نجانے کیوں زینشہ کی آنکھوں میں آنسو تیر گئے تھے۔۔۔۔۔

نفیسہ بیگم نے بہت ہی محبت سے اُن دونوں کو مہندی لگاتے پیار کیا  
تھا۔۔۔۔۔

اُن کے بھانجے کو اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملنے والی تھی۔۔۔۔۔  
وہ کیسے خوش نہ ہوتیں۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔ اگر آپ کو اچھا نہیں لگ رہا تو آپ جاسکتے "  
ہیں۔۔۔۔۔

زنیشہ نے دھیمے لہجے میں اُسے پکارا تھا۔۔۔۔۔  
"اگر تم ساتھ ہو۔۔۔۔۔ تو میں کچھ بھی برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

زنیشہ کے فکر مند انداز پر اُسے ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔۔۔  
ایسے ہی تو اُس کا دل اس لڑکی کی چاہت میں پاگل نہیں تھا۔۔۔۔۔ یہ اُس کی  
دنیا تھی۔۔۔۔۔ وہ اس کی خاطر تو اپنی جان دینے کو تیار رہتا تھا۔۔۔۔۔  
رسم پوری ہوتے ہی زوہان۔۔۔۔۔ زنیشہ کا ہتھیلی پر اپنے لگ رکھتا، اُس کے  
حسین رُوپ پر ایک گہری نگاہ ڈالتا وہاں سے اُٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ کی محبت بھری مسکراتی نگاہوں نے منظر سے او جھل ہونے تک اُس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

میران ولایتیں تو آج جیسے خوشیوں کی بارات اُتر آئی تھی۔۔۔ شہنائیوں اور ڈھول کی تھاپ کے ساتھ وہاں آنے والے تمام مہمانوں کا استقبال کیا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہر کوئی خوش تھا۔۔۔۔۔ بہت عرصے بعد مسکراہٹوں اور کھلکھلاہٹوں نے میران پیلس میں بسیرا کیا تھا۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم کی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔۔۔۔۔ اُن کے دونوں بچوں کو اتنے دکھوں کے بعد اُن کی خوشیاں مل رہی تھیں۔۔۔۔۔ وہ نجانے کتنی بار اُن دونوں کی نظر اتار چکی تھیں۔۔۔۔۔

یہی حال قاسم صاحب کا بھی تھا۔۔۔۔۔ حاعفہ نے اُنہیں معاف کر دیا تھا۔۔۔  
 اُس سے بھی زیادہ خوشی کی بات اُن کے لیے یہی تھی۔۔۔۔۔ کہ اُن کی بیٹی  
 کی قسمت میں آثمیر جیسا شخص لکھا گیا تھا۔۔۔

جس نے نہ خود حاعفہ کے گزرے ماضی پر کوئی سوال اٹھایا تھا۔۔۔ اور نہ ہی  
 کسی اور کو اس بات کا حق دیا تھا۔۔۔۔۔

کسی نے بھی زبان پر ایسی کوئی بات لانے کی جرأت نہیں کی تھی۔۔۔۔۔  
 قاسم صاحب اس وقت بھی حاعفہ کو گلے سے لگائے اُسے اپنی پچھلی تمام  
 خطاؤں پر دل کا بوجھ ہلکا کرنے ایک آخری بار معافی مانگ رہے تھے۔۔۔۔۔  
 جب ملازمہ نے آکر اُنہیں شہاب درانی کی آمد کے بارے میں آگاہ کیا  
 تھا۔۔۔۔۔

"اُنہیں ادھر ہی لے آؤ۔۔۔۔۔ وہ بھی ہماری فیملی کا حصہ ہی ہیں۔۔۔۔۔"

اپنے عزیز از جان دوست کی آمد کا سن کر قاسم صاحب بہت خوش ہوئے  
 تھے۔۔۔۔۔



"تھینک گارڈ۔۔۔ آپ لوگوں کا روٹھنا منانا ختم ہوا۔۔۔"

اُن کی دوسری جانب بیٹھی ماورا جو کب سے اُن باپ بیٹی کا روٹھنا منانا دیکھ رہی تھی۔۔۔ اب آخر کار بول ہی پڑی تھی۔۔۔ جس پر دونوں نے ہی اُسے گھورا تھا۔۔۔

"بابا کون ہیں یہ۔۔۔؟؟؟"

حافظہ کو ابھی تیار ہونے کے لیے اُوپر جانا تھا۔۔۔ قاسم صاحب کے شہاب درانی سے ملنے کے لیے روکنے پر اُس نے سرسری سا پوچھا تھا۔۔۔

میرا جگری دوست۔۔۔ جو آج تک میری ہر خوشی اور غم میں شریک رہا۔۔۔ ہے۔۔۔

قاسم صاحب کے لہجے میں شہاب درانی کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔۔ جسے محسوس کرتیں وہ دونوں بہنیں مسکرا دی تھیں۔۔۔

جب اُسی لمحے شہاب درانی اپنے بیٹے شہریار کے ساتھ اندر داخل ہوئے  
تھے۔۔۔۔۔ شہریار سولہ سترہ سالہ نوجوان تھا۔۔۔ جسے دیکھ کر کسی کی  
شبیبہ ماورا کے تصور میں اُبھرتی اُس کا زخم تازہ کر گئی تھی۔۔۔۔  
وہ حائفہ سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اُسے اتنا خوش دیکھ، اُس کی زندگی  
کہ اتنے اہم وقت میں وہ اُسے اپنی وجہ سے دوبارہ پریشان نہیں کرنا چاہتی  
تھی۔۔۔۔۔

اِس لیے بے بسی سے کچھ دنوں کا مزید انتظار کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔۔  
وہ پچھلے دنوں کئی بار منہاج سے رابطہ کرنے کی کوشش کر چکی تھی۔۔۔۔  
مگر اُس کا نمبر مسلسل آف جاتا دیکھ اب اُس جانب سے بھی مایوس ہو چکی  
تھی۔۔۔۔۔

"یہ میری چھوٹی بیٹی ماورا ہے۔۔۔۔۔"

قاسم صاحب کی آواز اُسے سوچوں کی دنیا سے واپس حقیقت میں کھینچ لائی  
تھی۔۔۔۔۔

" ! السلام وعلیکم انکل "

ماورانے جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اُنہیں سلام کیا تھا۔۔۔  
جبکہ ماوراپر نظر پڑتے ہی اُس کے سر کی جانب بڑھایا اُن کا ہاتھ ہوا میں معلق  
ہوا تھا۔۔۔ جس لڑکی کو اُن کا بیٹا دیوانوں کی طرح ملک کے کونے کونے پر  
ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ وہ اُن کے سامنے تھی۔۔۔

اچانک لگنے والا یہ جھٹکا شدید ترین تھا۔۔۔ مگر وہ خود کو فوراً سنبھالتے  
انتہائی شفقت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے پیچھے ہوئے تھے۔۔۔  
اتنے دنوں سے دل پر چھائی پڑمردگی پل بھر میں چھٹ گئی تھی۔۔۔ اُن کا  
دل خوشی کے مارے بے قابو ہوا تھا۔۔۔ اُن کے بیٹے کا امتحان ختم ہونے  
والا تھا۔۔۔

اور اُن کی بہو کوئی اور نہیں اُن کے عزیز ترین دوست کی بیٹی نکلی تھی۔۔۔  
وہ اس حسین اتفاق پر خوش نہ ہوتے تو کیا کرتے۔۔۔۔

ماشاء اللہ ہماری دونوں بیٹیاں بہت پیاری ہیں۔۔۔۔ اللہ ان کے نصیب "  
"اچھے کرے۔۔۔"

شہاب درانی کو زرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہاں آکر انہیں اتنی بڑی خوشی ملے  
گی۔۔۔۔ اگر اس بارے میں جانتے ہوتے تو بہت پہلے یہاں  
آجاتے۔۔۔۔

تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھ کر وہ دونوں معذرت کرتی وہاں سے اٹھ گئی  
تھیں۔۔۔۔

انہیں تیار ہونے کے لیے دیر ہو رہی تھی۔۔۔۔  
ان کے جاتے ہی شہاب درانی پوری طرح قاسم صاحب کی جانب متوجہ  
ہوئے تھے۔۔۔۔

مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔ بلکہ یوں کہوں اپنی "  
"امانت واپس مانگنی ہے۔۔۔۔"



شہاب درانی تو ابھی ہی سارے معاملات سیٹ کر لینا چاہتے تھے۔۔۔ جبکہ  
اُن کی اس غیر متوقع بات پر قاسم صاحب نے اچھنبے سے اُن کی جانب دیکھا  
تھا۔۔۔۔

"تم کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔؟؟؟؟"  
وہ حیرت سے شہاب درانی کی اس عجیب و غریب بات پر اُن کی جانب دیکھے  
گئے تھے۔۔۔۔۔

جس پر شہاب درانی ایک گہری سانس ہوا میں خارج کرتے اُنہیں ساری  
حقیقت سے آگاہ کرتے چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

بابا میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا اور اب دوبارہ کہہ رہا ہوں۔۔۔ مجھے آپ "  
"کے دوست کی بیٹی کی شادی میں آنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔۔۔"  
منہاج ایک بار پھر اُن کے کال کر کے ایک ہی بات کے اصرار کرنے پر زچ  
ہوتے بولا تھا۔۔۔۔۔

اُس کا پہلے ہی دماغ کافی خراب تھا۔۔۔۔۔ اس لیے اب بھی بہت مشکل سے  
غصہ ضبط کرتے بولا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا جی آنا تو آپ کو ہر حال میں پڑے گا وہ بھی آج ہی۔۔۔۔۔ کیونکہ میں نے "  
اپنے دوست کی بیٹی سے تمہارا رشتہ طے کر دیا ہے۔۔۔۔۔ وہ لوگ تم سے ملنا  
"چاہتے ہیں۔۔۔۔۔"

شہاب درانی نے بڑے سکون سے اُس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔۔  
بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔ پلیز میں اس وقت ایسے کسی بھی مذاق "  
"کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔"

منہاج اپنی جگہ سے اُچھل پڑا تھا۔۔۔۔۔  
میری جان میں مذاق کر بھی نہیں رہا آپ سے۔۔۔۔۔ میں بالکل سیریس "  
ہوں۔۔۔۔۔ کسی بے وفا لڑکی کی خاطر میں تمہیں اپنی زندگی برباد نہیں  
کرنے دوں گا۔۔۔۔۔ میں نے ایک بہت ہی اچھی لڑکی سے تمہارا رشتہ طے  
کر دیا ہے۔۔۔۔۔ اس یقین کے ساتھ کہ میرا بیٹا میرا مان ضرور رکھے

گا۔۔۔ میرے دوست کے سامنے میرا سر نہیں جھکنے دے گا۔۔۔ تم ابھی  
اور اسی وقت یہاں آنے کے لیے نکل رہے ہو۔۔۔ میں اس سے آگے کچھ  
"نہیں سنوں گا۔۔۔"

شہاب درانی جانتے تھے اُن کا لاڈلہ نرمی سے ماننے والا بالکل بھی نہیں  
تھا۔۔۔ اس لیے انہوں نے یہ طریقہ آزمایا تھا۔۔۔ وہ اُسے یہاں بلا کر اُس  
کی زندگی کا سب سے بڑا سر پرانہ دینا چاہتے تھے۔۔۔

## رگب جہاں سے قریب تر

فروا خالہ

لاسٹ میگا لٹریچر سوڈ

زوہان اپنے دوست کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا جب اس کی نظر انٹرنس سے داخل ہوتی زمینشہ پر پڑتی واپس پلٹتا بھول گئی تھی۔۔۔۔

اُسے لگا تھا کوئی اپسرا لال جوڑے میں ملبوس اُس کی جانب چلتی آرہی ہے۔۔۔۔ آڑمیر کا ہاتھ تھامے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی لال جوڑے میں وہ اپنا پور پور اُس کے لیے سجائے سولہاں سنگھار کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

بلڈ ریڈ لہنگے میں شارٹ فل سلیو بلاؤز کے ساتھ سر پر بھاری دوپٹہ سجائے، بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کیے وہ نازک سی گزیا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

مہندی لگے ہاتھ اور نازک کلائیاں سونے کے کنگن اور گجروں سے سجیں زوہان کو ہوش بھلا گئی تھیں۔۔۔۔ وہ پہلے ہی اُس کی کلائیوں کا دیوانہ تھا۔۔۔۔ آج تو اُن کی سجاوٹ نے اُس کے دل پر قیامت برپا کر دی تھی۔۔۔۔

گردن میں جڑاؤں ہار، کانوں میں بھاری جھمکے اور ماتھے پر لگائی ماتھا پٹی۔۔۔۔ زمینشہ کا ایک ایک سنگھار زوہان کی دھڑکنوں کو پاگل کر گیا تھا۔۔۔۔

اُسے قریب آتے دیکھ زوہان آگے بڑھا تھا۔۔۔۔ آج پھر وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔۔۔۔ زمینشہ نے سر اٹھا کر دونوں کے پتھر لیے تاثرات خوفزدہ نظروں سے دیکھے تھے۔۔۔۔



"میری بہن کو کبھی ہماری دشمنی میں مت لانا۔۔۔۔۔"

آزمیر کچھ دیر پہلے کی ہوئی تلخ کلامی کے زیر اثر بولا تھا۔۔۔۔۔

"اگر ایسا کرنا ہوتا تو بہت پہلے کر چکا ہوتا۔۔۔۔۔ زمیشہ میرے لیے کیا ہے۔۔۔۔۔ تم میرا پیس والے کبھی جان ہی نہیں پاؤ گے۔۔۔۔۔"

زمیشہ کا ہاتھ آزمیر کی گرفت سے لیتا وہ اُسے اچھی طرح باور کروا گیا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر اُس سے یہی اُگلا نا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ زمیشہ کے سر پر لب رکھتا اُسے زوہان کے حوالے کر گیا تھا۔۔۔۔۔ دشمنی سہی مگر دونوں کی جان زمیشہ میں بستی تھی۔۔۔۔۔ اس بات سے دونوں ہی آگاہ تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ہال میں دو سلینج بنائے گئے تھے۔۔۔۔۔ ایک پر زوہان زمیشہ کو لے کر بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ دوسرا ابھی خالی تھا۔۔۔۔۔

آزمیر زوہان کے حوالے تو اُس کی دلہن کر چکا تھا مگر اب اُسے شدت سے اپنی زندگی کا انتظار تھا۔۔۔۔۔ کچھ ہی لمحوں بعد حائفہ کو قاسم صاحب کی چھاؤں میں اندر داخل ہوتا دیکھ آزمیر اپنی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔۔۔

ریڈ زمین کو چھوتے بھاری کامدار لہنگے میں سبز چلتی وہ نظریں جھکائے خود پر آزمیر کی نگاہوں کی تپش اچھے سے محسوس کر پار ہی تھی۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے اُس کی ہتیلیاں نم ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

گھنیری پلکوں کا بوجھ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

آج تو اُس کی چھب ہی نرالی تھی۔۔۔۔۔ آڑمیر یقین سے کہہ سکتا تھا اتنی حسین دلہن اُس نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔۔ جیسی اُس کے نصیب میں لکھ دی گئی تھی۔۔۔۔۔

آڑمیر کو تو یہی فکر ہو رہی تھی کہ اتنے بھاری لیگے میں اُس کی وہ نازک سی جان چل کیسے رہی تھی۔۔۔۔۔ ایک پل کو تو اُس کا دل چاہا تھا۔۔۔۔۔ آگے بڑھ کر اُسے بانہوں میں اٹھالے۔۔۔۔۔

کسی کی پرواہ کیے بغیر وہ ایسا کر بھی گزرتا مگر اُسے ڈر تھا کہ اُس کے اس عمل پر حائفہ نے شرم و حیا کے مارے بے ہوش ہو جانا ہے۔۔۔۔۔ اس لیے وہ ضبط کیے کھڑا رہا تھا۔۔۔۔۔

حائفہ کے ماتھے پر سجائے بالوں میں سے جھانکتی بندیاں اور ناک میں پہنی ہونٹوں کو چھوتی ننھے آڑمیر کے دل پر بجلیاں گرا گئی تھی۔۔۔۔۔ کانوں میں پہنے بھاری جھمکے اور نازک گردن کو پوری طرح زیورات سے ڈھکے وہ اپنا پور پور اُس کی خاطر سجائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

آڑمیر اس وقت اپنے آپ کو دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان تصور کر رہا تھا۔۔۔۔۔ جس کی قسمت میں حائفہ جیسی لڑکی لکھی گئی تھی۔۔۔۔۔ جو اُس سے محبت نہیں عشق کرتی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی خاطر کچھ بھی کر گزرنے کو تیار رہتی تھی۔۔۔۔۔

اُس کی صنفِ نازک قاسم صاحب کے ساتھ چلتی اُس ہ مقابل آن پہنچی تھی۔۔۔۔۔ اُس کے وجود سے اُنھنٹی دلفریب مہک اور ہاتھوں میں کنگن اور گجروں کے ساتھ پہنی کانچ کی سُرخ چوڑیوں کی کھن کھن نے اسے اپنی زندگی کی حسین حقیقت سے اجاگر کروا دیا تھا۔۔۔۔۔

جو اس وقت پورے ہوش و حواس میں اُس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔



آزمیر میں آنکھوں میں عقیدت اور محبت کے دیئے روشن کیے اُس کے سامنے اپنی چوڑی ہتیلی پھیلا دی تھی۔۔۔ جس میں ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بنا حاض نے اپنی مہندی اور انگوٹھیوں سے سبھی نازک ہتیلی آزمیر کے مضبوط ہاتھ پر رکھ دی تھی۔۔۔

آج دونوں کی مسکراہٹ دیکھنے لائق تھی۔۔۔ اتنی مسافیتیں طے کر کے انہیں نے ایک دوسرے کو پالیا تھا۔۔۔ خوش کیسے نہ ہوتے۔۔۔

حافظ کے گرد بازو حائل کرتے آزمیر نے نہایت ہی محبت اور احتیاط سے اُسے سٹیج پر چڑھنے میں مدد دی تھی۔۔۔ حافظ بھاری لہنگے سے زیادہ اُس کی قربت کے زیر اثر کانپ رہی تھی۔۔۔

"بہت بُری طرح گھائل کیا ہے تم نے مجھے۔۔۔ آج تو تمہیں میرے جنون کو برداشت کرنا ہی ہوگا۔۔۔ خود کو پوری طرح سے تیار کر لو میری زندگی۔۔۔"

حافظ کو وہاں بیٹھا کر اُس کی پیشانی پر بوسہ دیتے آزمیر بھی اُس کے ساتھ براجمان ہوا تھا۔۔۔ نجانے کتنی رشک و حسد بھری نگاہیں اُن دونوں کپلز پر اٹھ رہی تھیں۔۔۔

لیکن ایک پر اہلم جو دونوں دلہوں کو اس وقت ایک ساتھ ہو رہی تھی۔۔۔ اور وہ تھی اُن کی دلہنوں کا یہ حسین رُپ سب کے سامنے نہیں آنا چاہئے۔۔۔

اُن کے اس اعتراض پر اگلے ہی لمحے شرمہ بیگم آگے بڑھی تھیں۔۔۔ اور نیٹ کے خاص طور پر گھونگھٹ کے لیے بنوائے دوپٹے باری باری دونوں کے اوپر ڈال کر پن اپ کر دیئے تھے۔۔۔

جن پر گولڈن رنگ سے کندے الفاظ " آثمیر کی دلہن " اور " زوہان کی دلہن " ان دونوں کے دلہنپے کو چار چاند لگا گئے تھے۔۔۔۔

ان چاروں سے نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

زوہان نے آج کے دن بھی ایسے ہی زینشہ کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔ اُس کے لمس میں کچھ ایسا خاص تھا کہ زینشہ کی دھڑکنیں بے قابو ہو کر بے ہنگم انداز میں شور مچانے لگی تھی۔۔۔۔

" میں جانتا ہوں تمہیں ہمیشہ سے گلا رہا ہے۔۔ کہ میں کبھی تمہاری تعریف نہیں کرتا۔۔۔۔ لیکن ان سب شکوکوں کا جواب اور تمہاری گزری ملاقاتوں کے ہر ہر حسین روپ کی تعریف میں آج کے دن کے لیے ہی بچا کر رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔ آج میں بہت تفصیل سے تمہیں یہ بتانے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ تم نے کب کب اور کہاں کہاں میرے دل پر بجلیاں گرائی ہیں۔۔۔۔ "

زوہان کی دھیمی سرگوشیاں زینشہ کی جان مشکل میں ڈال رہی تھیں۔۔۔۔ وہ اب تک جتنا لڑ چکی تھی اور زوہان کو ستا چکی تھی۔۔۔۔ آپ اُسے اپنی خیر معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

ماورا حاعرہ اور زینشہ کے لہنگے سیٹ کرتی سیٹج سے کچھ فاصلے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ اُسے آج بہت عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔ اُسے لگ رہا تھا کوئی مسلسل اُسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔ مگر کون؟؟؟؟

یہ بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی وہ پتا نہیں لگا پائی تھی۔۔۔۔۔



جب اچانک کسی نے اس کی کمر میں بازو جمائل کرتے اُسے اُسی کے روم میں کھینچ لیا تھا۔۔۔۔۔

خوف کے مارے ماورا کی چیخ برآمد ہونے ہی والی تھی۔۔۔ جب مقابل نے اُسے دیوار کے ساتھ لگاتے، اُس کے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر ایسا کچھ بھی کرنے کی مہلت نہ دیتے اُس کی سانپوں کو قید کر لیا تھا۔۔۔۔۔

ماورا کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلے یقین حد تک پھیل گئی تھی۔۔۔۔ اُس نے ہاتھ ہلاتے مزاحمت کرنی چاہی تھی۔۔۔۔۔ مگر اُس کی دونوں کلائیوں پر مضبوط گرفت کرتے پیچھے دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

مقابل کا شدت بھرا لمس جس میں غصہ، ناراضگی، اذیت، محبت اور جنون کا عنصر شامل تھا۔۔۔۔۔ ماورا کی جان نکال گیا تھا۔۔۔۔۔ اگر وہ منہاج کی خوشبو اور لمس کی شدتوں سے انجان ہوتی تو اب تک کسی اجنبی کو اپنے اتنے قریب محسوس کر کے اُس کی سانپیں تھم چکی ہوتیں۔۔۔۔۔

مگر یہ تو اُس کی زندگی کے محبوب ترین شخص کی خوشبو تھی۔۔۔۔۔ اُس کے دل میں پیدا ہوتی خوش فہمی اُس کی آنکھوں میں رنگ بھر گئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن وہ پوری طرح شیور نہیں تھی۔۔۔۔۔ اس لیے مسلسل مزاحمت کرتی خود کو اس جان لیوا قید سے رہا کر دینے کے لیے بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتی۔۔۔۔۔ منہاج کے جنون کو مزید ہوا دے رہی تھی۔۔۔۔۔

اُس کا لمحہ بالحد شدت پکڑتا عمل ماورا کی آنکھوں میں نمی لانے کے ساتھ ساتھ اُس کے منہ میں خون کا ذائقہ گھول گیا تھا۔۔۔۔۔ جس کے ساتھ ہی مقابل کو جیسے اُس پر رحم آیا تھا۔۔۔۔۔

مگر گردن کے پچھلے حصے پر موجود ہاتھ کی گرفت ہنوز تھی۔۔۔۔۔

"منہاج۔۔۔۔۔؟؟؟"



ماورا کے کپکپاتے لب بمشکل پھڑپھڑائے تھے۔۔۔۔۔ وہ گہرے گہرے سانس لیتی اپنی کانپتی ٹانگے کی وجہ سے لڑکھڑا کر  
گرنے کو تھی جب مقابل نے کچھ نرمی دیکھتے اس کے گرد بازو حائل کرتے اسے سہارا دیا تھا۔۔۔۔۔

ہر طرف چھائے اندھیرے کی وجہ سے ماورا اس کا چہرہ نہیں دیکھ پارہی تھی۔۔۔۔۔ مگر وہ مضبوط جسامت کے مالک اپنے  
سامنے کھڑے اونچے لمبے شخص کو دیکھ کر اور اس کا لمس محسوس کر کے ننانوے فیصد یقین کر چکی تھی کہ یہ منہاج ہی  
تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ کچھ بول کیوں نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

ماورا کو اس ایک پرسنٹ نے بھی خوفزدہ کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ شاید فریج سے کہی اس کی بات سن چکا تھا۔۔۔۔۔ اس لیے اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے لہنگے پر محسوس کرتے ماورا کے  
رہے سبے حواس بھی ساتھ چھوڑ گئے تھے۔۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔"

اس نے مقابل کے سینے پر ہتھیلیاں جما کر دور ہونا چاہا تھا۔۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اسے بے حد قریب کھینچ لیا گیا  
تھا۔۔۔۔۔

ماورا سیدھی اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی اس کے ہاتھ کا لمس اپنی ہک ہر محسوس ہوا ماورا بُری طرح لرزنے لگی تھی۔۔۔۔۔ اسے لگا تھا وہ ابھی بے  
ہوش ہو کر گر جائے گی۔۔۔۔۔ لیکن اس کے گرد قائم مضبوط سہارے نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔۔۔

ماورا کا چہرہ اس لمس پر خطرناک حد تک لال ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

جب ہک ٹائٹ ہونے پر اُس کے منہ سے ہلکی سے کراہ نکلی تھی۔۔۔ اُس نے سختی سے سامنے والے کی شرٹ سینے سے دبوج لی تھی۔۔۔۔

"منہاج پلیز۔۔۔۔"

اب کی بار ماورا کو اُس کا سنگت لمس اپنی گردن پر محسوس ہوا تھا۔۔۔ ماورا بُری طرح تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔ وہ اُس کی شفاف نازک گردن پر لو بائٹ کا گہرا نشان چھوڑتا اگلے ہی پل وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

ماورا نے دیوار کا سہارا لیتے بمشکل خود کو گرنے سے بچایا تھا۔۔۔ وہ اُسے روکنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اُس کی آواز کوشش کے باوجود نہیں نکل پائی تھی۔۔۔۔

"ماورا کہاں رہ گئی ہو تم؟؟؟؟؟ ماورا؟؟؟؟؟"

باہر سے فجر کی آتی آوازوں پر ماورا نے اُسی طرح اندھیرے میں کھڑے اپنا بکھرا حلیہ ٹھیک کیا تھا۔۔۔۔

"فجر دیکھو باہر کوریڈور میں کوئی ہے۔۔۔ یا سیزھیوں پر تمہیں کوئی نظر آیا۔۔۔؟؟؟"

ماورا اندر ہی کھڑی بے قراری سے چلائی تھی۔۔۔۔

"نہیں ماورا باہر تو کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔ کیوں کیا ہوا؟؟؟"

فجر فکر مندی سے بولی تھی۔۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔ تم جاؤ میں بس ابھی آتی ہوں۔۔۔"

ماورا کمزور سی آواز میں بولتی روم کا دروازہ لاک کرتی لائٹ آن کرتے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔



اُس شخص کی سنگری پر پوری طرح مٹ چکی لپسٹک دوبارہ سے لگاتے۔۔۔۔۔ اُس کی نظر اپنی گردن پر پڑی تھی۔۔۔۔۔  
 اُس کا چہرہ لال انگارہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ جلدی سے بال درست کر کے گردن کو کور کرتی وہ باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔  
 بے قراری سے اُس نے ایک ایک روم چھان مارا تھا۔۔۔۔۔ اور اُس کے بعد ہال کا بھی کوئی کونا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔  
 مگر اُسے منہاج کہیں نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔

بہت سے واہموں اور وسوسوں کے ساتھ خوف بھی اُس کے اندر انگڑائی لینے لگا تھا۔۔۔۔۔  
 اگر خدا نخواستہ وہ منہاج نہیں تھا تو پھر کون تھا۔۔۔۔۔؟؟؟؟  
 اِس خیال کے آتے ہی ماورا کی دھڑکنیں رُک جاتی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں وہ منہاج کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ میں منہاج کی خوشبو اچھے سے پہنچاتی ہوں۔۔۔۔۔ اُسے پہچاننے میں تو  
 میں غلطی کر ہی نہیں سکتی۔۔۔۔۔ مگر وہ ہے کہاں میرے سامنے کیوں نہیں آرہا۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں وہ بہت ناراض  
 ہو گا مجھ سے۔۔۔۔۔ مگر ایک بار سامنے تو آئے نا۔۔۔۔۔ یہ آنکھ مچولی کا کھیل میری جان نکال دے گا۔۔۔۔۔"  
 دیوانہ وار چاروں طرف نگاہیں دوڑاتی اُس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔۔۔۔

مگر پھر جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی وہ سیج کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ جہاں دونوں دلہنوں کی رخصتی ہونے والی  
 تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان نے زمیشہ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اٹھایا تھا۔۔۔۔۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی ویران آنکھوں میں خوشی کی چمک مزید واضح ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ہمیشہ سے خود کو تنہا رکھنے والا وہ آج تنہا نہیں بچا تھا۔۔۔۔۔ اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی بہار بن کر اُس کے آنکھوں میں اتر آئی تھی۔۔۔۔۔

زوہان کا دل اپنے اللہ کے حضور تشکر سے جھک گیا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ سب گھر والوں سے باری باری مل رہی تھی۔۔۔۔۔ آثمیر کے علاوہ تقریباً ہر فرد نے ہی اُسے زوہان کے غصے اور اُس کی اکھڑ مزاجی سہنے کی تلقین کی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ اُن میں سے شاید اس بات سے کوئی بھی واقف نہیں تھا کہ چاہے زوہان سڑیل اور غصے کا تیز تھا۔۔۔۔۔ مگر باقی لوگوں کے لیے۔۔۔۔۔ ورنہ زوہان سے زیادہ تو زمیشہ اُس سے اپنے غمزے اٹھواتی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ ہر بار بنا ایک شکن بھی لائے اُس کی بہت ساری باتیں مان بھی جاتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن جس بلیک میلنگ سے وہ زمیشہ سے اپنی باتیں منواتا تھا اُس معاملے میں زمیشہ ابھی اُس سے جیت نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

سب سے مل کر زوہان کا ہاتھ تھامے میران پیلس کی دہلیز پار کرتی آج وہ اس ضدی شخص کی ایک ضد تو نہایت محبت سے پوری کر گئی تھی۔۔۔۔۔

مگر اب اُسے اسی محبت کے ساتھ زوہان کو بدلنا تھا۔۔۔۔۔ جس کے لیے وہ دلوں جان سے تیار تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@

حافظ سٹیج پر بیٹھی تھی جب آثمیر اس کے قریب آکر اپنے دل کی خواہش پر سر تسلیم خم کرتا اُسے بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے اس عمل پر حافظ کا دل اچھل کر حلق میں آن گرا تھا۔۔۔۔ جبکہ پورا ہال ہونٹنگ سے گونج اٹھا تھا۔۔۔۔ حافظ نے لال چہرے کے ساتھ آثمیر کو گھورنا چاہا تھا۔۔۔۔ مگر گھونٹ کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

اُس نے شرم کے مارے بے ہوش ہو جانا تھا۔۔۔۔ اُسی کا خیال کرتے آثمیر نے سٹیج سے نیچے اتر کر حافظ کو اتار دیا تھا۔۔۔۔ کیونکہ بقول لیڈیز کے انہیں ابھی کچھ رسمیں کرنی تھیں۔۔۔۔

اس لیے اُسے اپنی دلہن کو ناپا جتے ہوئے بھی کچھ دیر کے لیے اُن کے حوالے کرنا پڑا تھا۔۔۔۔

"اماں سائیں یہ فضول کی رسمیں ضروری ہیں کیا۔۔۔۔؟؟؟"

آثمیر اچھا خاصہ تپا کھڑا تھا۔۔۔۔

"جی ضروری بھی ہیں اور آپ کی دلہن کو یہ سب رسمیں پسند بھی بہت ہیں۔۔۔۔"

شمس بیگم نے اُسے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔

"ہممہ اسی وجہ سے ہی تو رُکا ہوا ہوں۔۔۔۔"

آثمیر آج کے دن کم از کم اپنی مرضی نہیں چلانا چاہتا تھا حافظ پر۔۔۔۔ جو اس وقت اپنی شادی کی کی جانے والی رسمیں انجوائے کر رہی تھی۔۔۔۔

"لالہ آپ بھی ادھر آئیں نا پلیز۔۔۔۔"



فجر نے ڈر کے مارے نہایت ہی آہستہ آواز میں اُسے پکارا تھا۔۔۔۔۔ آژمیر سے اُن میں سے کوئی فری نہیں تھا۔۔۔ اور اُس کے شدید غصے کی وجہ سے تقریباً تمام کزنز ہی اُس سے بات کرنے سے پہلے ہزار بار سوچتے تھے۔۔۔۔۔ لیکن آج تو آژمیر کا موڈ بہت خوشگوار تھا۔۔۔۔۔ اُسے آج کسی کی بات کا بُرا نہیں لگنا تھا۔۔۔۔۔ وہ خاموشی سے جاکر حائفہ کے پہلو میں جا کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

"لالہ یہ چھوٹی سی رسم ہے۔۔۔۔۔ ہم نے اس تھال میں ایک انگوٹھی ڈال دی ہے۔۔۔۔۔ آپ میں سے جو پہلے اُسے ڈھونڈ لے گا۔۔۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہو گا۔۔۔۔۔ کہ آگے کی لائف اسی پارٹنر کی حکمرانی ہو گی۔۔۔۔۔"

فریحہ دودھ میں گلاب کی پتیاں مکس کیے۔۔۔ ایک سجا سجایا خوبصورت سا تھال اُن کے سامنے ٹیبل پر رکھ گئی تھی۔۔۔۔۔ آژمیر کو اس رسم کی لاجبک تو فضول ترین لگی تھی۔۔۔ مگر رسم انتہائی انٹرسٹنگ تھی۔۔۔ اس لیے وہ اسے کرنے کے لیے دل و جان سے راضی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

حائفہ نے آژمیر کے ساتھ اپنا لرزتا کانپتا ہاتھ اندر ڈالا تھا۔۔۔۔۔ جب پہلی ہی بار میں آنکھوں پر گھونگھٹ آجانے کی وجہ سے انگوٹھی کی جگہ اُس نے آژمیر کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

باقی سب تو آژمیر کی وجہ سے حائفہ سے کوئی چھیڑ خانی نہیں کر سکے تھے۔۔۔۔۔ مگر آژمیر کا اُمڈ آنے والا تھقہ حائفہ کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اُس کے بعد آژمیر نے دو بار حائفہ کی انگوٹیوں کو چھوا تھا۔۔۔۔۔ حائفہ اُس کی ان مستیوں پر حیا سے سرخ ہونے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی دھڑکنوں کا شور بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔۔ سانس الگ رفتار پکڑ چکی تھیں۔۔۔۔۔





اُسے پوری شادی میں نہ دیکھ وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔۔ مگر اب یہاں دیکھ اُسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔ جس طرح وہ دیوانہ وار نظروں سے زوہان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ برداشت کرنا زہیشہ کے لیے بہت مشکل ہوا تھا۔۔۔۔۔ اُس نے زوہان کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

جس کا ریزن زوہان منٹوں میں سمجھ گیا تھا۔۔۔۔۔

"ویکیم ہوم۔۔۔۔۔ ورلڈز بیوٹیفل اینڈ چارمنگ کپل۔۔۔۔۔"

شمن نے آگے بڑھتے زہیشہ کے گلے لگتے دل سے مبارک باد دی تھی۔۔۔۔۔  
"تھینکس۔۔۔۔۔"

زوہان کے مسکرا کر جواب دینے پر زہیشہ مزید تپ گئی تھی۔۔۔۔۔

سامنے موجود کمرے کی جانب جاتی اتنی لمبی سیدھیاں دیکھ زوہان زہیشہ کا اٹھانے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا۔۔۔۔۔ جب شمن نے مسکراتی نظروں سے اُسے دیکھتے روک دیا تھا۔۔۔۔۔

"مسٹر میران ہم آپ کی دلہن کو بغیر کوئی تکلیف پہنچائے آپ تک پہنچا دیں گے۔۔۔۔۔ یہ آپ ہی کی ہیں۔۔۔۔۔ مگر ابھی تھوڑی دیر کے لیے انہیں ہمارے حوالے کر دیں۔۔۔۔۔"

شمن زہیشہ کے گرد بازو جمائل کرتی اُسے اپنے ساتھ لگاتے بولی۔۔۔۔۔ جبکہ زہیشہ کا دل چاہا تھا اس لڑکی کا منہ توڑ دے۔۔۔۔۔

"اوکے مگر جسٹ ٹین منٹس اس سے زیادہ نہیں۔۔۔۔۔"

زohan انفسہ بیگم کو بھی رسوں کے لیے تیار دیکھ انکار نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ جو یہی سمجھ رہی تھی کہ زohan انکار کر دے گا۔۔۔۔۔ اُس کے اتنی آسانی سے مان جانے اور مردوں کی طرف جاتا دیکھ زمیشہ کا پارہ بُری طرح چڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

مطلب صرف یہاں تک لانے کے لیے یہ شخص پاگل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اب میری کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔۔۔۔ زمیشہ کا اس وقت غصے سے بُرا حال تھا۔۔۔۔۔

اُسے شادی کی یہ رسمیں بہت پسند تھیں۔۔۔۔۔ مگر یہاں موجود شمن کو دیکھ جو پوری طرح اُس کے شوہر پر فدا تھی۔۔۔۔۔ زمیشہ کے لیے وہ ہضم کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

ماورا کا پورا فنکشن اسی ٹینشن کو بے چینی میں گزرا تھا۔۔۔۔۔ اُس نے پورا میزان بیلنس چھان مارا تھا۔۔۔۔۔ مگر منہاج اُسے کہیں نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔ وہ یہ سوچ سوچ کر ہی پاگل ہو رہی تھی کہ اگر وہ منہاج نہ ہوا تو۔۔۔۔۔

واش روم سے چینج کر کے نکلتے اُس نے بالوں کو کبچر کی مدد سے جوڑے میں مقید کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس وقت معمول کے مطابق سیاہ نائی میں اپنے دلکش روپ کے ساتھ سوگوار سی بہت پرکشش اور حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

جوڑا بنانے کی وجہ سے گردن کا نشان واضح تھا۔۔۔۔۔ جسے پورے فنکشن میں چھپانے کے لیے ہلکان ہوتی رہی تھی

۔۔۔۔۔

"منہاج۔۔۔۔۔ بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔۔ بہت غلط کیا نا آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں میرے اس قدر قریب آنے والا شخص آپ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔"



ماورا اُسے دل ہی دل میں پکارتی رو دی تھی۔۔۔۔

جب اچانک کسی خیال کے تحت بنا روم لاک کیے بیڈ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ سائیڈ دراز سے موبائل نکالتے اُس نے منہاج کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔ مگر پچھلی بار کی طرح اس بار بھی بند ہی ملا تھا۔۔۔۔

ماورا موبائل اسی طرح سینے سے لگاتی بیڈ پر اوندھے منہ گرتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔ بنا کمبل کے جمادینے والی سردی پر سکڑی سمٹی خود کو اذیت دینے کی خاطر ایسے ہی پڑی رہی تھی۔۔۔۔

اُسے اب احساس ہو رہا تھا کہ منہاج اُس کے یوں اچانک غائب ہو جانے پر کس قدر اذیت سے گزرا ہوگا۔۔۔۔ وہ اُس پر تو اعتبار کر کے اُسے سارا معاملہ سمجھا سکتی تھی۔۔۔۔

مگر اُس نے تو منہاج کے بارے میں اس رُخ پر سوچنا گوارہ ہی نہیں کیا تھا۔۔۔۔ اب جب وہ خود اُس کے لیے تڑپ رہی تھی تو اُسے منہاج کی تڑپ کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔۔

اُسے شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔۔ روم میں ہیٹر بھی آن نہیں تھا۔۔۔۔ مگر اُسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔ کھلی کھڑیوں سے آتی ٹھنڈی ہوا اُسے اپنی ہڈیوں میں گھسٹی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔ باہر شاید برف باری سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔ درجہ حرارت منفی میں جا چکا تھا۔۔۔۔

اُس کا نازک وجود اتنی ٹھنڈ برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔ اور کچھ دیر بعد وہ آنکھیں موند ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@



حافظ کو آثمیر کے سجے سجائے شاندار کمرے میں اُس کی سچ تک پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ جہاں سر جھکائے بیٹھی وہ دل و جان سے اپنے سنگمرگر کی منتظر تھی۔۔۔۔۔

جس کے لیے وہ تڑپتی بھی بہت تھی اور اُسے خود کے لیے تڑپایا بھی بہت تھا۔۔۔۔۔ مگر آج وہ اُس ہر تکلیف اور اذیت کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔۔

جس کے لیے وہ اپنے آپ کو بہادر بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

اتنا ہیوی لباس اور جیولری پہننے کے باوجود وہ تھکن کا شکار بالکل نہیں تھی۔۔۔۔۔ اُس کی ساری تھکن اور تکلیفیں کہیں دور جا سوئی تھیں۔۔۔۔۔

اب صرف خوشیاں اور مسکراہٹیں تھی اُس کی زندگی میں۔۔۔۔۔ اور اُس محبوب ترین شخص کا مہکتا ساتھ۔۔۔۔۔

حافظ بالکل فریش لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ چہرے پر گھونگھٹ گرائے وہ اُس کی منتظر تھی۔۔۔۔۔

جب دروازے پر ہوئی آہٹ کے ساتھ اُس کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ ہتیلیوں کی نمی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

آثمیر کے بھاری قدموں کی چاپ اُسے اپنے دل پر سنائی دی تھی۔۔۔۔۔ مگر یہ کیا وہ دروازہ لاک کرتا۔۔۔۔۔ بیڈ پر اُس کے قریب آنے کے بجائے صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اُسے صوفے پر بیٹھ کر سگریٹ سلگھاتا دیکھ حافظ پہلے حیران ہوئی تھی مگر اگلے ہی لمحے ایک دلفریب مسکان اُس کے ہونٹوں کا احاطہ کر گئی تھی۔۔۔۔۔

آزمیر کا یہ عمل اس کی ناراضگی کا اظہار تھا۔۔۔۔۔ وہ چاہتا تھا وہ اُسے منائے۔۔۔۔۔ جس کے لیے وہ دل و جان سے تیار تھی۔۔۔۔۔

حافظ چند گہرے گہرے سانس لیتی۔۔۔۔۔ اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو قابو کرتی بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔۔۔ کمرے میں پھیلی مدھم روشنی اور گلابوں کی مہک ماحول کو رومانوی بنا رہی تھیں۔۔۔۔۔

حافظ کے اٹھنے سے اس کے زیورات چمک اٹھے تھے۔۔۔۔۔ اور آزمیر کے جذبات کو اچھا خاصہ ڈنگا گئے تھے۔۔۔۔۔ جنہیں بہت مشکل سے قابو کیے بیٹھا تھا وہ۔۔۔۔۔

حافظ کے ہر اٹھتے قدم پر اس کے نازک پیروں میں بندھی پائل کی چھکار آزمیر کی دھڑکنوں کو الجھا رہی تھی۔۔۔۔۔ حافظ نے ابھی تک اپنا گھونگھٹ نہیں اٹھایا تھا۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے آزمیر کے سگریٹ کے دھوئیں سے بچاؤ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں آپ کو مجھ سے کوئی وضاحت نہیں چاہیے مگر میں اپنے اندر کا گلٹ ختم کرنے کے لیے آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے آپ کو کبھی دھوکا نہیں دینا چاہا۔۔۔۔۔ اکرام حنیف کے آدمیوں نے مجھے ماورا کی زندگی کے بدلے ایک کام سونپا تھا۔۔۔۔۔ جس پر حامی بھرنے سے پہلے مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ میری ملاقات آپ سے ہوگی۔۔۔۔۔"

جس کے آگے پہلی ملاقات میں ہی میں اپنا دل ہار بیٹھوں گی۔۔۔۔۔ میں آپ کو نقصان پہنچانے سے پہلے خود مرجانا پسند کرتی۔۔۔۔۔ میں نے اس دن بھی یہی کیا تھا۔۔۔۔۔ جس میڈیسن انہوں نے مجھے آپ کی چائے میں ملانے کے لیے دی



تھی وہ میں نے زہر سمجھ کر اپنی چائے میں ملا دی تھی۔۔۔ اور نہ ہی میں اُس دن آپ کے گھر سے بھاگ کر گئی تھی۔۔۔ مجھے وہاں سے اغوا کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

اور اُس رات جب مجھے آپ کے پاس بھیجا گیا تھا تو میں صرف اسی خوف سے آپ سے دور چلی گئی تھی کہ مجھے لگا تھا آپ مجھے طلاق دے دیں۔۔۔۔

مجھے لگا تھا آپ مجھ سے نفرت کرنے لگ گئے ہیں۔۔۔۔۔

میرا خدا گواہ ہے آپ کے حوالے سے پہلے دن سے لے کر آج تک کبھی کوئی غلط خیال میرے دل میں نہیں آیا۔۔۔۔۔

نہ آج تک اپنی زندگی میں آپ سے بڑھ کر کسی کو چاہا ہے۔۔۔۔۔ کل رات بھی اکرام حنیف نے مجھے بلیک میل کیا تھا کہ اگر میں نے یہ سب نہ کہا تو وہ آپ کے یہاں آتے ہی آپ کو مروا دے گا۔۔۔۔۔ میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔ اس لیے وہ سب کہا جو کبھی بھی دل میں آپ کے لیے نہیں رہا۔۔۔۔۔

آپ میری دنیا ہیں۔۔۔۔۔ اور آپ سے الگ ہو کر اب ایک پل بھی جینا میرے لیے ناممکن ہے۔۔۔۔۔"

حافظ ایک ایک صدقے دل سے بولتی آثمیر کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اُسے اِس پل اپنا آپ دنیا کا خوش قسمت ترین انسان لگا تھا۔۔۔۔۔ جس کی زندگی میں اِس قدر محبت کرنے والی، اُس کے لیے اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہ کرنے والی ایک باکردار لڑکی لکھ دی گئی تھی۔۔۔۔۔

بہت بڑی دشمنی نبھاتے نبھاتے اکرام حنیف زندگی بھر کے لیے اُس پر ایک بہت بڑا احسان کر گیا تھا۔۔۔۔۔ حافظ کو اُس کی زندگی میں بھیج کر۔۔۔۔۔

آثمیر اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور آگے بڑھ کر اُس کے ماتھے پر مہر محبت ثبت کی تھی۔۔۔۔۔

"لیکن میں ناراض ہوں ابھی۔۔۔۔"

آزمیر اُس سے دور ہٹا واپس پلٹا تھا۔۔۔۔ اُس کے سہانے روپ سے نگاہیں چرانا آسان نہیں تھا۔۔۔۔ مگر جتنا وہ اُسے تڑپا چکی تھی۔۔۔۔ اُس کے بدلے اتنا حق تو اُس کا بھی بنتا تھا۔۔۔۔

"میں آپ کو منانا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

حافظ اُس کے راستے میں آتے خٹکی سے بولی۔۔۔۔ جو آج بھی کٹھور بنا کھڑا تھا۔۔۔۔  
"تو مناؤ۔۔۔۔"

آزمیر نے ہاتھ بڑھا کر اُس کا گھونگھٹ الٹ دیا تھا۔۔۔۔

"میں مناؤں گی مگر آپ کچھ نہیں کریں گے۔۔۔۔"

حافظ اپنے ایکشن کے جواب میں ملنے والے اُس کے ری ایکشن سے ہی خوفزدہ تھی۔۔۔۔

جبکہ اُس کی کانپتی آواز پر آزمیر اپنے ہونٹوں پر اُمڈ آئی بے ساختہ مسکراہٹ نہیں روک پایا تھا۔۔۔۔ جبکہ حافظ تو پل بھر کے لیے اس حسین منظر میں کھوس گئی تھی۔۔۔۔

"کوئی مرد بھلا اتنا حسین اور دل کا اتنا پیارا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔"

وہ ہمیشہ کی طرح بس سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"دیکھ لو۔۔۔۔ تم منا لو گی۔۔۔۔ میں بالکل بھی نہیں چاہتا کہ میری آج کی رات بے ہوش ہو۔۔۔۔"

آزمیر نے دوسرا سیکریٹ سلگھاتے اُس کے لرزتے وجود پر ایک سلگھتی نگاہ ڈالتے چوٹ کی تھی۔۔۔۔



جس پر حائفہ اندر تک لرز اٹھی تھی۔۔۔۔

"آزمیر پلیز۔۔۔۔"

حائفہ لال چہرے کے ساتھ بولی تھی۔۔۔۔

"جی جانِ آزمیر۔۔۔۔"

آزمیر اُس کی منتہ کو ہونٹوں سے چھوتا مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

حائفہ کی تھوڑی دیر پہلے کی اکٹھی کی ساری بہادری دم دبا کر بھاگ چکی تھی۔۔۔۔۔

"آپ سگریٹ نہیں پیئیں گے اب۔۔۔۔۔"

حائفہ اُس کا دھیان دوسری جانب لے جانے کی کوشش کرتی نہایت ہی دلیری کا مظاہرہ کرتی اُس کے ہاتھ سے سگریٹ

چھین کر دور اُچھال گئی تھی۔۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔۔ تو اس لے بدلے کیا کرنا چاہیے مجھے۔۔۔۔۔"

حائفہ کا یہ حق جتنا انداز اُسے بہکا رہا تھا۔۔۔۔۔

حائفہ کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اُس کے ایک بار کہنے سے اپنے عزیز ترین شغل سے دستبردار ہو جائے گا۔۔۔۔۔

اُس کے ہونٹوں پر دل موہ لینے والی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔۔۔

جسے آگے بڑھ کر آزمیر نے ہونٹوں سے چھوتے اُسے سر تاپا لرزنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ مزید کوئی گستاخی کرتا حائفہ اُس کے ہونٹوں پر اپنی نازک ہتھیلی جما گئی تھی۔۔۔۔۔

اُس کی گستاخیوں پر حد بندیاں باندھنے کی معصوم سی کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔۔

جس پر آثمیر شرافت کا مظاہرہ کرتا خاموشی سے پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔ کہ میری بیوی منانے کے معاملے میں اتنی اناڑی ہے۔۔۔"

آثمیر اُس کے گھبرائے شرمائے رُوپ کو بے باکی بھری نظروں سے دیکھتے بولا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے منانا آتا ہے۔۔۔ مگر آپ مسلسل چیئنگ کر کے مجھے کنفیوژ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"

حافظ نے اپنی بزدلی کا الزام اُس پر عائد کیا تھا۔۔۔۔۔

"باہا میری جان ابھی تو میں انتہائی شرافت کا مظاہرہ کر کے تمہارا بھرپور ساتھ دے رہا ہوں۔۔۔ مگر جو تمہاری منانے کی

سپیڈ ہے۔۔۔ اُسے دیکھ کر تو یہی لگ رہا ہے۔۔۔ کہ آج کی رات اسی طرح یہاں کھڑے کھڑے گزر جانی ہے۔۔۔۔۔"

آثمیر آج کسی صورت سنجیدہ ہونے کو تیار نہیں تھا۔۔۔۔۔

"آپ ہی نے ہمیشہ غصہ دکھا دکھا کر مجھے خود سے اتنا خوفزدہ کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔"

حافظ زیر لب بزدلی شکوہ کرتے بولی تھی۔۔۔ مگر وہ بھول چکی تھی کہ مقابل کمال کی سماعتیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔ اُس کی

سرگوشی با آسانی سن چکا تھا۔۔۔۔۔

"میں نے تم پر کبھی غصہ نہیں کیا۔۔۔۔۔ تم مسلسل مجھ پر الزام لگا رہی ہو۔۔۔۔۔"

آثمیر نے اُسے مصنوعی گھوری سے نوازا تھا۔۔۔۔۔

"اچھا اُس رات جو آپ نے۔۔۔۔۔"

حافظ بولتے بولتے زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔۔۔ لیکن سمجھنے والا سمجھ چکا تھا۔۔۔۔۔ اُس کا اشارہ اُسی رات کی جانب تھا۔۔۔۔۔ جب اُسے سجا سنوار کر آژمیر کے پاس بھیجا گیا تھا۔۔۔۔۔ اور آژمیر اپنی کا اظہار غصے اور جنون کے ذریعے اُس پر انڈیل گیا تھا۔۔۔۔۔

آژمیر کی آنکھوں میں وہ منظر گھوم گئے تھے۔۔۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اُس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔۔۔ حافظ کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکتا وہ دور ہوا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ ایک بار پھر اپنی بے وقوفی پر حافظ خود کو کوس کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ بھلا اُس رات کا ذکر کرنا ضروری تھا کیا۔۔۔۔۔ "آئم سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔ پلیز آپ مجھ سے مزید خفا نہ ہوں۔۔۔۔۔ آپ نے میری باقی باتیں تو سن لی مگر جو مین بات میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں وہ تو سنی ہی نہیں۔۔۔۔۔"

حافظ کی تو جان پر بن آئی تھی اُسے خفا ہوتے دیکھ۔۔۔۔۔ ہمیشہ اُس نے اس پیارے سے انسان کو ہرٹ کیا تھا۔۔۔۔۔ مگر آج وہ اُسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اُس کے لیے کیا تھا۔۔۔۔۔

کچھ پل کے لیے اپنی ساری شرم و حیا بلا طاق رکھتے حافظ اُس کے مقابل آتی۔۔۔۔۔

اُسی کے پیروں پر اپنے مہندی لگے نازک پیر رکھتی، اُس کی گردن میں بازو حائل کرتی اُس کے بے حد قریب آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

آژمیر مسر اسر سا کھڑا اپنی اس نازک جان کی کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ جو اُس کی ناراضگی پر تڑپ اُٹھی تھی۔۔۔۔۔

یہ پل اُسے اپنی زندگی کا سب سے حسین ترین پل لگا تھا۔۔۔۔۔ جب حافظ خود اُسے کے اس قدر قریب آئی تھی۔۔۔۔۔



آزمیر نے دھیرے سے ہاتھ بڑھاتے اُس کے نازک وجود کو سہارا دیا تھا۔۔۔ اُسے ڈر تھا جس طرح وہ کانپ رہی تھی۔۔۔ کہیں زمین بوس ہی نہ ہو جائے۔۔۔

"آپ میری سانسوں میں بستے ہیں۔۔۔ میری نادانیوں سے آپ کو لگا کہ میں آپ پر اعتبار نہیں کرتی۔۔۔ مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔۔۔ میں نے اپنی ذات سے بھی زیادہ آپ پر بھروسہ کیا ہے۔۔۔ محبت نہیں عشق ہے مجھے آپ سے۔۔۔ ہمیشہ اسی ڈر سے نجانے کتنی غلطیاں سرزد کرتی گئی کہ کہیں آپ مجھ سے جدا نہ ہو جائیں۔۔۔ آپ کو کھونے سے بڑا خوف میرے لیے کوئی نہیں ہے۔۔۔ اب کبھی مجھے خود سے دور نہ کیجئے گا۔۔۔ اور نہ خود کبھی مجھ سے دور جانے کا سوچئے گا۔۔۔ ورنہ آپ کی یہ دیوانی آپ کے بغیر مر جائے گی۔۔۔"

دیوانہ وار بھیگی نظروں سے اُس کے وجہہ نقش کو دیکھتی وہ عقیدت بھرے انداز میں اُس کی شہ رگ پر اپنے ہونٹ رکھ گئی تھی۔۔۔

آزمیر بے خود سا اُس کا یہ انوکھا اور بے حد دلفریب انداز دیکھ کر مزید اُس کا دیوانہ ہوا تھا۔۔۔

وہ اتنا عظیم انسان بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ جتنا یہ لڑکی اُسے معتبر کر گئی تھی۔۔۔

آزمیر نے اپنی مضبوط بانہیں اُس کے گرد پھیلا کر اُسے اپنے حصار میں اٹھاتے مضبوط چوڑے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔ اپنی گردن پر محسوس ہوتا اُس کی نازک کلائیوں کا لمس آزمیر کو پاگل کر رہا تھا۔۔۔

"میں اس قدر خوش قسمت انسان ہو نگا۔۔۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ تم اس دل میں کیا مقام رکھتی ہو۔۔۔ شاید یہ کبھی میں لفظوں میں بیان نہ کر پاؤں۔۔۔ مگر میری سنگت میں گزارا جانے والا زندگی کا ہر لمحہ تمہیں اُس کا احساس دلاتا رہے گا۔۔۔"



آزمیر اُس کی مدھم مدھم سی نرم گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتا اب مزید اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔۔

اُس کی زندگی اُس کی ہانہوں میں دھڑک رہی تھی۔۔۔۔ وہ کنٹرول رکھتا بھی کیوں۔۔۔۔

آزمیر نے ہاتھ بڑھا کر حائفہ کے دوپٹے کی پینیں کھولتے۔۔۔ اُسے بھاری بوجھ سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔۔

حائفہ اُس کی گرم سانسیں اور بڑھتی گستاخیوں پر جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔۔ مگر اُس سے دور ہونے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔۔

"ویسے میں آج بھی اُس رات کی طرح ہی کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔۔"

آزمیر اُس کی گردن سے نیکلس نکالتا۔۔۔۔ اُس کی سختی سے دودھیا گردن پر بنے نشانات پر جھکا تھا۔۔۔۔ اُس کے دہکتے لمس اور مونچھوں کی گہری چھین پر حائفہ خود میں سمٹی تھی۔۔۔۔

وہی آزمیر کے جملے پر اُس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ مطلب ابھی جو وہ ناراضگی جتنا کی تھی وہ سب مذاق تھا۔۔۔۔

حائفہ نے فوراً اپنی کلائیوں اُس کی گردن سے ہٹائی تھیں۔۔۔۔ لیکن آزمیر کا مضبوط حصار نہیں توڑ پائی تھی۔۔۔۔

"مجھے چیخ کرنا ہے۔۔۔۔"

حائفہ جو کچھ دیر پہلے اُس کے آگے بہادری کی داستان رقم کر چکی تھی۔۔۔۔ اب اُس کے نتائج دیکھ اُس کا گھبراہٹ کے مارے بُرا حال تھا۔۔۔۔

صاف ظاہر تھا۔۔۔ آڑمیر آج اُسے کسی طرح بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

"اوکے وہ بھی کر لینا مگر پہلے مجھے میرے اُن تمام لمحوں کا حساب تو دے دو۔۔۔ جو تمہاری جدائی میں تڑپتے گزرے ہیں میرے۔۔۔"

آڑمیر کی بات پر حائف نے لرزتی گھنیری پلکوں کی باڑ اٹھاتے گھبرا کر اُسے دیکھا تھا۔۔۔ بنا دوپٹے کے آڑمیر کے سامنے کھڑا ہونا اُسے سرتاپا لال کر گیا تھا۔۔۔

کیونکہ نہ آج آڑمیر کی گہری تپش زدہ شوخ نگاہیں قابو میں تھیں اور نہ ہی اُس کے گستاخیاں کرتے ہاتھ۔۔۔۔۔

"لگ کیسا حساب۔۔۔؟؟؟"

حائف کے سُرخ لپسٹک سے سجے ہوئے کپکپائے تھے۔۔۔

اُس سے آڑمیر کی جانب دیکھا محال ہوا تھا۔۔۔

"یہ اُس کے لیے جب تم نے اُس شام میری توجہ حاصل کرنے کے لیے اپنی پیشانی کو زخمی کر کے یہ زخم اپنی پیشانی پر سجایا تھا۔۔۔"

آڑمیر نے اُس کی پیشانی کے مٹے مٹے نشان پر لب رکھتے حائف کے ہوش اڑا دیئے تھے۔۔۔ تو مطلب وہ اس بات سے واقف تھا۔۔۔ کہ حائف نے جان بوجھ کر خود کو زخمی کر کے اُسے اپنے قریب لانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

حائف کے گال شرم و خفت کے مارے تپ اٹھے تھے۔۔۔ وہ اس شخص کی سوچ تک کبھی نہیں پہنچ سکتی تھی۔۔۔

"آپ جانتے تھے۔۔۔؟؟؟"

حافظ شرمندگی کے مارے نگاہیں نہیں اٹھاپائی تھی۔۔۔۔

"تمہارے بارے میں۔۔۔ میں اتنا بے خبر کبھی نہیں تھا جتنا تم مجھے سمجھتی رہی ہو۔۔۔۔۔"

آزمیر نے ہولے سے جھکتے اس کی نتھ کھولتے سرخ ہوئی اس کی ستواں ناک پر ہونٹ رکھتے اس کی بولتی بند کردی تھی۔۔۔۔

حافظ کا دل اس بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔ کہ اُسے لگا ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔۔

"یہ اس دن کے لیے جب تم نکاح کے دن۔۔۔ مجھے کانٹوں پر لوٹا چھوڑ کر مجھ سے دور چلی گئی تھی۔۔۔۔"

آزمیر نے اس کے گلابی گال پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے اُن کی سُرخ مزید بڑھا دی تھی۔۔۔۔

حافظ کے آزمیر کی اس جان لیوا قربت پر حواس صلب ہو چکے تھے۔۔۔۔ لیکن وہ اب ہمیشہ کے لیے انہیں محبت بھری پناہوں میں رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

آزمیر کو اُس کا یہ شرمایا لایا انداز مزید بکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"ابھی تو شروعات ہے میری جان۔۔۔۔ ابھی سے یہ حال ہے۔۔۔۔ تم اتنی نازک کیوں ہو۔۔۔۔ کہ تمہیں سختی سے چھونے سے بھی ڈر لگتا ہے مجھے۔۔۔۔۔"

آزمیر کی بات پر حافظ کے لبوں پر ایک میٹھی سی شرمیلی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔ جسے آزمیر کا چین و قرار لوٹ لیا تھا۔۔۔۔۔ وہ جھکا تھا اور اُس مکان کو نہایت ہی محبت سے چن لیا تھا۔۔۔۔۔



حافظ اس کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔۔ آثمیر کا گریبان مٹیوں میں بھینچتے اس نے اپنی پاگل ہوتی دھڑکنوں اور لرزتے کانپتے وجود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

اس کی مدھم ہوتی سانسوں اور سینے پر محسوس ہوتے اس کے ہاتھوں کے لمس پر آثمیر دلکش مسکراہٹ اس کی بکھری حالت پر ڈالتا پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔۔

"یہ حساب اس رات کے لیے جب تم مجھے اسی طرح ہوش سے بیگانہ کر کے چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔"

آثمیر اس کی غیر ہوتی حالت کو شوخ نگاہوں کے حصار میں لیے بولا تھا۔۔۔۔۔ جو اس سے بچنے کے لیے گہرے گہرے سانس لیتی اسی کی پناہوں میں جا چھپی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔"

حافظ کافی دیر بعد بولنے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔۔۔ آثمیر کو خفگی بھری نگاہوں سے گھورتے شکوہ کیا تھا۔۔۔۔۔

"میں بھی اب باتیں کرنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔۔۔"

آثمیر کو اس کی اس معصومیت بھری خفگی پر بھی پیار آیا تھا۔۔۔۔۔

"آپ خاموشی سے وہاں بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔ مجھے اب چنچ کرنا ہے۔۔۔۔۔"

حافظ نے اگلا حکم صادر کیا تھا۔۔۔۔۔

"تم مجھے آرڈر دے رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔ مجھے آثمیر میران کو۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟"



آزمیر نے اُس کے دور ہونے پر اُس کی کلائی تھام کر نرمی سے اُس کی کمر کے گرد موڑتے اُسے اپنے قریب کرتے اپنے مخصوص رعب بھرے انداز میں آنکھیں دکھائی تھیں۔۔۔۔

"جی ہاں۔۔۔۔۔ آپ شاید تھوڑی دیر پہلے کی جانے والی رسم بھول چکے ہیں۔۔۔۔۔ اب آگے کی لائف میں، میں ہی آپ پر حکم چلا سکتی ہوں آپ نہیں۔۔۔۔۔"

حافظ بھی دیدہ دلیری سے بولتی اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی۔۔۔۔۔ آزمیر کی محبت نے اُسے اُس کے سامنے بولنا سیکھا دیا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے عادت نہیں ہے کسی کی سننے کی۔۔۔۔۔ اور کافی غصہ بھی آتا ہے مجھے۔۔۔۔۔"

آزمیر نے اُسے اپنے بارے میں ایسے آگاہ کیا تھا جیسے وہ تو کچھ جانتی ہی نہ ہو اُسے کے بارے کے۔۔۔۔۔

"مگر میری سننے کی عادت ڈالنی پڑے گی۔۔۔۔۔ لیکن ہاں غصہ کرنے کی اجازت ہے آپ کو۔۔۔۔۔ کیونکہ۔۔۔۔۔"

حافظ نے اُس سے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کرتے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

"کیونکہ۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

آزمیر کا دل حافظ کے ہر روپ کا دیوانہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"کیونکہ غصے میں کافی کیوٹ لگتے ہیں آپ۔۔۔۔۔"

حافظ اُس کی ٹھوڑی پر لب رکھ کر اُسے اپنے سحر میں الجھاتی آزمیر کی گرفت ڈھیلی پڑتے دیکھ اُس کے حصار سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ اُس کی اس چلاکی پر آثمیر کا قہقہہ برآمد ہوا تھا۔۔۔۔۔ اُسے آج سے پہلے اپنے بارے میں ایسا جاننے کو کبھی نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔ حائفہ کے یہ دلفریب روپ اُسے نئے سرے سے حائفہ کی محبت میں مبتلا کر رہے تھے۔۔۔۔۔

"اوہ تو میں تمہیں غصے میں کیوٹ لگتا ہوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

حائفہ کو اپنی جیولری اتارتا دیکھ وہ سینے پر بازو باندھے اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

"آپ مجھے ڈسٹرب نہیں کریں گے۔۔۔۔۔"

حائفہ اُسے خطرناک تیوروں سے اپنی جانب بڑھتا دیکھ ہلچلی لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔

"اور جو تم نے ابھی جملہ بول کر مجھے بُری طرح ڈسٹرب کر دیا ہے وہ۔۔۔۔۔"

آثمیر نے اُس کی کمر کے گرد بازو جمائل کر کے اُسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔۔ حائفہ سیدھی اُس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔

"آثمیر آپ کو اس بازو پر گولی لگی ہے۔۔۔۔۔"

حائفہ کو اب خیال آیا تھا۔۔۔۔۔ کہ وہ کس قدر لاپرواہی برتتا اپنے بازو کو مسلسل حرکت دے رہا تھا۔۔۔۔۔

"تم نے مجھے کسی اور جانب دھیان دینے کے لائق چھوڑا ہے کیا۔۔۔۔۔؟؟"

اُس کے جوڑے کی آخری پن کھولتا وہ اُس کی گھنی سیاہ زلفوں کو آبشار کی طرح اُس کی نازک کمر پر بکھیرتے اُن میں چہرا چھپائے مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

"مگر آپ۔۔۔۔۔"

حافظ نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔۔۔ مگر آثمیر کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے اُس کی آواز حلق میں اٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

آثمیر اُس پر اپنی شدتیں نچھاوڑ کرتا بانہوں میں اٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔  
"آثمیر۔۔۔۔۔"

حافظ نے اُس کی بے پناہ محبت اور وارفتگی پر دوہری ہوتی اُس کے سینے میں پناہ ڈھونڈنی چاہی تھی۔۔۔ جس پر آثمیر اُسے اپنے مزید قریب کرتا نہایت ہی محبت اور چاہت سے اُسے خود میں سمیٹتا اپنی پیاسی تڑپتی بھٹکتی روح کو سیراب کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

جدائی اور ہجر کی لمبی مسافتیں طے کرتے آج آخر کار اُن دو محبت کرنے والے کو وصل کی رات نصیب ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
آہستہ آہستہ بھیگی رات کتنی اُن دونوں کو ہمیشہ کے لیے ایک کر گئی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@

زوہان اپنے دوستوں کو رخصت کرتا اُس طرف آیا تھا۔۔۔۔۔ جہاں نفیسہ بیگم اور ثمن پہلے ہی اُس کی بیوی کو اُس کی خواب گاہ تک پہنچانے کا کام کر چکی تھیں۔۔۔۔۔

زوہان سرشار سا گہری سانس ہوا میں خارج کرتا روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ جہاں اُس کی عزیز از جان ہستی موجود تھی۔۔۔۔۔

زوہان نے بہت شدت سے اُسے پانے کی چاہت کی تھی۔۔۔۔۔ اور اُس کے رب نے آج اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی عطا کر دی تھی۔۔۔۔۔ وہ آج بے پناہ خوش تھا۔۔۔۔۔



زوہان نے جیسے ہی دروازہ کھولنے کے لیے ہینڈل گھمایا اُسے شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔ دروازہ اندر سے لاک تھا۔۔۔۔۔  
 اور ایسی جرات زمیشہ میران کے سوا کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔  
 زوہان کو اُسی کے کمرے سے باہر رکھنا صرف اُس کی یہ خونخوار جنگلی بلی ہی کر سکتی تھی۔۔۔۔۔  
 "زمیشہ دروازہ کھولو۔۔۔۔۔"

زوہان نے لہجے کو سخت رکھتے اُسے آواز لگائی تھی۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا زمیشہ قریب ہی ہوگی۔۔۔۔۔  
 "نہیں کھولوں گی۔۔۔۔۔ جائیں آپ اپنی ٹمن کے پاس۔۔۔۔۔ اب کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔۔۔ اب بھی نہ آتے۔۔۔۔۔"  
 زمیشہ تڑخ کر بولی تھی۔۔۔۔۔ وہ زوہان کی سخت سے سخت بات، اُس کا شدید غصہ۔۔۔۔۔ سب کچھ برداشت کر سکتی  
 تھی۔۔۔۔۔

مگر کسی لڑکی کا زوہان کے قریب بھٹکنا اُسے ایسے ہی غصے سے پاگل کر دیتا تھا۔۔۔۔۔  
 "تم دل سے کہہ رہی ہو.... چلا جاؤں میں اُس کے پاس۔۔۔۔۔"

زوہان دروازے سے کمر نکائے ہونٹوں پر شریر مسکراہٹ سجائے بولتا اُسے سر تاپا آگ میں جھلسا گیا تھا۔۔۔۔۔  
 "ہاں چلے جائیں۔۔۔۔۔"

زمیشہ آنکھوں میں نمی بھرے غصے سے چلائی تھی۔۔۔۔۔ اُسے زوہان سے ایسے جواب کی توقع بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔  
 "اوکے ڈارلنگ۔۔۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔ صبح ملاقات ہوگی۔۔۔۔۔"



ز وہان کی آواز کے ساتھ ہی دور جاتی اُس کے بھاری قدموں کی چاپ زمیشہ کی سانسیں روک گئی تھی۔۔۔ آنسو جھڑی کی صورت اُس کے گالوں پر بکھر گئے تھے۔۔۔۔

اُس نے جھٹکے سے دروازہ کھولتے باہر نکل کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔ وہ واقعی جاچکا تھا۔۔۔۔۔ زمیشہ بھیگی آنکھیں لیے پلٹنے ہی والی تھی۔۔۔۔۔ جب پیچھے سے دو مضبوط ہانہوں نے اُس کے نازک وجود کو پھولوں کی طرح اٹھاتے خود میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ کے منہ سے بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن ز وہان کا چہرہ دیکھتے ہی اُس کی آنکھوں کے بجھے دیپ جل اٹھے تھے۔۔۔۔۔

وہ بھلا سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔۔۔ کہ ز وہان اُسے چھوڑ کر کسی اور کے پاس جاسکتا تھا۔۔۔۔۔ وہ صرف اُس کا تھا۔۔۔۔۔ اُس سے بے وفائی کسی صورت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ کو اُسی طرح ہانہوں میں اٹھائے وہ روم میں داخل ہوتا۔۔۔۔۔ دروازہ لاک کر گیا تھا۔۔۔۔۔

"نیچے اتاریں مجھے۔۔۔۔۔ بہت بُرے ہیں آپ۔۔۔۔۔"

زمیشہ اُس کے ہاتھوں ایک بار پھر پاگل بن جانے پر تپ کر بولی تھی۔۔۔۔۔ اور اپنے آپ کو اُس کے حصار سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

"اچھا اور جو تم نے ابھی کیا وہ بھلا کون کرتا ہے۔۔۔۔۔ اپنے نئے نویلے بچارے معصوم دلہے کے ساتھ۔۔۔۔۔"

ز وہان کو اُس کے ناراضگی سے پھولے گلابی گالوں پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔۔۔

"معصوم۔۔۔۔۔؟؟؟؟ آپ نہ ہی معصوم ہیں اور نہ ہی بچارے۔۔۔۔۔ بہت تیز ہیں آپ۔۔۔۔۔ وہ چڑیل آپ کا پیچھا کب چھوڑے گی۔۔۔۔۔"

زنیشہ مسلسل اس کا حصار توڑنے کی کوششوں میں تھی۔۔۔۔۔

مگر زوہان اُسے اسی طرح بانہوں میں اٹھائے صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ زنیشہ آرام سے اس کی گود میں سما گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ جو کب سے اس پر اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اچانک اس کی اتنی قربت کا احساس ہوتے وہ دور کھسکی تھی۔۔۔۔۔ مگر اب دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ زوہان کی مضبوط گرفت نے اُسے اس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔۔۔

"میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔ مجھے چینج کر کے آرام کرنا ہے۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا کہ میں آج کی رات تمہاری ایک بھی سنوں گا۔۔۔۔۔"

زوہان نے جھک کر اس کے گھرے کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتے کہا۔۔۔۔۔ اُسے کے بے حد قریب آجانے پر زنیشہ کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے آپ کا گھر دیکھنا ہے۔۔۔۔۔"

زنیشہ اس کی توجہ خود پر سے ہٹانے کے لیے کچھ بھی بول رہی تھی۔۔۔۔۔

"ریلی تم ابھی یہ گھر دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔"

زohan اُسے اپنے مزید قریب کرتا گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

"ہاں وہ میں۔۔۔۔"

زنیشہ کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ کیا کرے۔۔۔۔ Zohan کی بے باک نگاہیں اُسے ہوش بھلا رہی تھیں۔۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں مزورتے وہ کنفیوژ ہوتی Zohan کی وارنٹگیوں پر سرتاپا لال ہوئی تھی۔۔۔۔

"دروازہ لاک کر کے تو بڑی شیرنی بن رہی تھی۔۔۔۔ اب کیا ہوا؟؟؟ کہاں گئی ساری بہادری۔۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ کا یہ شرمایا گھبراہٹ حسین روپ اُسے گستاخی پر اُکسا رہا تھا۔۔۔۔

اُس نے ہاتھ بڑھا کر زنیشہ کی ماتھاپٹی کو چھیڑا تھا۔۔۔۔ زنیشہ اُس کے ہاتھوں کی بڑھتی چھیڑ خانوں پر لال ہوتی اُس کی بات کا کوئی جواب نہ دے پائی تھی۔۔۔۔

"ٹمن آپ کے اتنے کلوز کیوں ہیں۔۔۔۔؟؟؟؟"

زنیشہ کی سوئی ابھی بھی وہیں انکی دیکھ Zohan گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"وہ صرف میری دوست ہے۔۔۔۔ اِس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔۔۔۔ اُس کا اور تمہارا کوئی مقابلہ نہیں۔۔۔۔ بلکہ میری نظر میں تمہارا کسی بھی لڑکی سے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔۔۔۔ تم میرے دل میں بستی ہو۔۔۔۔ جہاں پر آج تک کوئی اور رسائی حاصل نہیں کر پایا۔۔۔۔ اور نہ آگے ایسا ممکن ہے۔۔۔۔ تم مجھے عطا کیا گیا وہ انمول تحفہ ہو۔۔۔۔ جسے پانے کے بعد میری یہ نامکمل ذات مکمل ہوتی معلوم ہو رہی ہے۔۔۔۔ آج تک میں کسی کے آگے نہ جھکا ہوں۔۔۔۔ نہ کسی کے آگے اپنی اذیت بیان کی ہے۔۔۔۔ سوائے تمہارے۔۔۔۔ کیونکہ تم ہی وہ واحد ہستی ہو۔۔۔۔ جو صرف میرے لیے اُتاری گئی ہو۔۔۔۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہاری زندگی میں، میں بہت بعد آتا ہوں۔۔۔۔ ہمیشہ ہر جگہ فرسٹ



پر یفرئس رہنے والا۔۔۔۔۔ میرا یہ محبت کا پجاری دل تمہارے معاملے میں اتنے پر بھی اکتفا کرنے کو تیار ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ تو سوچوں پھر کیا ہو تم ملک زوہان کے لیے۔۔۔۔۔"

زوہان نے اُس کے کانوں کی لوح کو چھوتے اُسے اُس کی حیثیت سے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ اُس کی آنکھوں میں ناچتی اذیت دیکھ زمیشہ کو اپنا دل کتنا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

"آپ کو کس نے کہا میرے دل کے بارے میں کوئی بھی جھجھٹ دیں۔۔۔۔۔؟"

زمیشہ کے دل میں اُس کی ایک بات کھب کر رہ گئی تھی کہ ملک زوہان زمیشہ میران کی زندگی میں بہت بعد میں آتا تھا۔۔۔۔۔ وہ اُس کا حصار ڈھیلا پڑنے پر اُس کے اوپر سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا یوں دور ہونا زوہان کا کس قدر ناگوار گزرا تھا۔۔۔۔۔ اُس کی آنکھوں میں ابھرتا سرد پن واضح کر گیا تھا۔۔۔۔۔

"تو کیا محبت بھی نہیں ہے مجھ سے۔۔۔۔۔؟؟؟؟۔۔۔۔۔"

زوہان نے طنز کرتے سائیڈ دراز سے سگریٹ نکالتے۔۔۔۔۔ سگریٹ کے ساتھ ساتھ اُسے بھی اچھی طرح سلگھا دیا تھا۔۔۔۔۔

"محبت نہیں ہے۔۔۔۔۔ اسی لیے سب سے بغاوت کی تھی آپ سے شادی کرنے کے لیے۔۔۔۔۔"

زمیشہ کو زوہان کا اس قدر بے اعتبار ہونا اور اُس کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی اذیت تڑپا گئی تھی۔۔۔۔۔

"تم ابھی بھی بھول رہی ہو۔۔۔۔۔ مجھ سے شادی سے انکار کرنے والی تم ہی سب سے پہلی تھی۔۔۔۔۔"

زوہان اپنا ٹھکرایا جانا بھولا نہیں تھا۔۔۔۔۔ زوہان اپنی جگہ سے اٹھتا ہوتا اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔



"وہ کسی مصلحت کے تحت تھا۔۔۔ مگر اُس کا یہ مطلب نہیں کہ میں آپ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔ اور آپ میری فرسٹ پریفریس نہیں۔۔۔"

زنیشہ اُس کی آنکھوں میں جھانکتے بولی۔۔۔

"تو کیا ہوں میں۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔۔۔

"میں جواب دوں گی۔۔۔ مگر پہلے اسے ہنائیں۔۔۔"

زنیشہ کا اشارہ سیگریٹ کی جانب تھا۔۔۔ وہ جس طرح دھواں اپنے اندر لیتا پھر باہر نکلا رہا تھا۔۔۔ زنیشہ اس ہٹ دھرم شخص کے خود کو اذیت دیتے اس انداز پر شدید تکلیف سے دوچار ہوتی بے بسی سے اُسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"یہ میرا نشہ ہے۔۔۔ میں نہیں چھوڑ سکتا اسے۔۔۔ اور ویسے بھی ایک نشہ چھوڑنا تب ہی آسان ہوتا ہے۔۔۔ جب اُس سے کہیں زیادہ پاور فل ڈوز دی جائے۔۔۔ اور ویسے بھی اسے منہ سے ہٹا کر میں کیا کروں گا جب میری بیوی مجھے منہ لگانے کو تیار ہی نہیں ہے۔۔۔"

زوہان اُس کے ریڈ لپسٹک سے سچے ہونٹوں پر چوٹ کرتا اُس کو سر تاپا لال کر گیا تھا۔۔۔

"آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟؟؟"

اُس کے قریب آتے وہ اُس کی آنکھوں میں جھانکتے بولی۔۔۔

"مطلب تم ابھی تک جانتی ہی نہیں ہو کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔"

زوہان اُس کے سوال پر سوال کر رہا تھا۔۔۔۔

اُس کی بات پر زینشہ بنا کچھ کہے آگے بڑھی تھی۔۔۔۔ اُس کی شرٹ سینے سے مٹھیوں میں جکڑے اُس کے بے حد قریب آئی تھی۔۔۔

آج تک ہمیشہ وہ اپنی محبت کا اظہار کرتا آیا تھا۔۔۔۔ اُس کے قریب آنے کی کوششیں کرتا رہا تھا۔۔۔۔ لیکن زینشہ نے ہمیشہ اُس سے دور جانے کی کوشش ہی کی تھی۔۔۔۔ کبھی اُس کی جانب خود سے قدم نہیں بڑھائے تھے۔۔۔۔ اُسے زوہان کا ایک ایک شکوہ حق بجانب لگا تھا۔۔۔۔

"آپ کیا ہیں میرے لیے آپ کبھی جان ہی نہیں سکتے۔۔۔۔ زینشہ میرا سانس لینا تو چھوڑ سکتی ہے۔۔۔۔ مگر ملک زوہان کے بغیر جینا نہیں۔۔۔۔ آپ شاید یہ بھول رہے ہیں کہ کسی اور سے شادی کرنے سے بہتر میں نے زہر کھانے کو ترجیح دی تھی۔۔۔۔"

آپ کو ہمیشہ خود سے دور کرنے کی کوشش صرف اِس لیے تاکہ آپ اور لالہ آپس میں الجھ کر ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچا دیں۔۔۔۔ آپ میری پہلی ترجیح ہیں۔۔۔۔"

زینشہ ایک ہی سانس میں بولتی زوہان کو جیسے الگ ہی دنیا کا راہی بنا گئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر رُک کر اُس نے اپنے اٹھائے جانے والے اگلے قدم کے لیے خود کو تیار کیا تھا۔۔۔۔

"آپ کو یہ نشہ چھوڑنا ہوگا۔۔۔۔ کیونکہ اب اِس سے پاور فل نشہ آپ کے پاس ہے۔۔۔۔"

زميشہ يہ کہتے ساتھ اُسی کے سہارے بچوں کے بل اوپر ہوتے اُس کے ہونٹوں سے سگریٹ نکال کر دور پھینکتی۔۔۔ اُس کے عنابی ہونٹوں پر اپنے نازک لبوں کا ہلکا سا لمس چھوڑتے پیچھے ہٹی ہی تھی۔۔۔ جب زوہان اُس کی کمر میں بازو حائل کرتا اُس کی ساری راہیں مسدود کر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اُسے چند سیکنڈز کے لیے جس نشے سے روشناس کروانا چاہتی تھی۔۔۔ زوہان پل بھر میں اُس کا شکار ہوتا زميشہ کو خود میں الجھا گیا تھا۔۔۔ زميشہ کو اُس کی نازک کمر سے تھامے اُسے پوری طرح اٹھائے زوہان خود کو سیراب کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

زميشہ اُس کی اس قدر دیوانگی پر سہم کر رہ گئی تھی۔۔۔ اُس نے زوہان کے کندھے کو مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔۔ زوہان کو اُس کی گہری سانس مزید مدہوش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

آج پہلی بار تو وہ اُس کے قریب آئی تھی خود سے۔۔۔ وہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے موڈ میں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جب کافی دیر بعد جاکر زوہان نے اُس کی سانسوں کو آزادی بخشے اُس کے لال چہرے اور بھیگی آنکھوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو ایک نگاہ اُسے گھورتی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اُس کی بے باک نگاہوں پر چہرا اُس کے سینے میں چھپا گئی تھی۔۔۔۔۔  
"تھینکس اس میٹھے نشے کا عادی بنانے کے لیے۔۔۔۔۔"

زوہان کی بے باک سرگوشی زميشہ کو خود میں سمیٹنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔۔



زوبان نے اُس کے چہرے پر تھکن کے آثار دیکھتے ہاتھ بڑھا کر اُس کے دوپٹے کی پنز نکالتے اُس کا بوجھ ہلکا کرنا چاہا تھا۔۔۔۔۔

"میں کر لوں گی۔۔۔۔۔"

زمیشہ نے بنا اُس کی شوخ نگاہوں کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

"آریو شیور۔۔۔۔۔"

زوبان نے اُس کے نیکلیس کو چھوتے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

یہ نازک سی لڑکی اپنی ہمت سے کہیں بڑی حرکت کر کے اُس کے سارے شکوے دور کر گئی تھی۔۔۔۔۔

زمیشہ نے اثبات میں سر ہلاتے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔۔

زوبان اُسی سمت چہرا کرتے بڑے سکون سے صوفے پر براجمان ہوا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ بنا دیکھے بھی اُس کی نگاہوں کی تپیش خود پر محسوس کرتی حد سے زیادہ زور ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ اُس زوبان کے خیال سے ہی ابھی تک وہ بھاری دوپٹہ اپنے کندھے پر ڈال رکھا تھا۔۔۔۔۔

اور ساتھ ساتھ اپنا نیکلیس کی ڈوری کھولنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ جو اُس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کی وجہ سے کھل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

"کیا میں کوئی مدد کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔؟"

زوبان کب سے اُسے ڈوری سے الگھتا دیکھ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔۔۔



"نہیں۔۔۔۔"

اُسے اپنی جانب آتا دیکھ زینبہ نے صاف انکار کیا تھا۔۔۔۔ مگر وہ زوہان ہی کیا جو کسی کی اتنی آسانی سے سن لے۔۔۔۔۔

زینبہ اُلٹے قدموں دور ہوئی تھی۔۔۔۔ جب زوہان نے قریب آتے ایک ہی جست میں اُس کی نازک کلائی کو جکڑتے اُسے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔۔

جس کی وجہ سے سامنے مرر میں دونوں کا نمایاں ہوتا عکس زینبہ کے چہرے پر گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ مسکراہٹ بھی بکھیر گیا تھا۔۔۔۔۔

"تم آج اتنی حسن لگ رہی ہو۔۔۔۔ کہ دل چاہ رہا ہے ایک پل کے لیے بھی تمہیں اپنے سینے سے جدا نہ کروں۔۔۔۔ ہمیشہ سے میں تمہارے اس قیامت خیز حُسن سے گھائل ہوتا آیا ہوں۔۔۔۔ پہلے تو ہمیشہ اپنے بہک جانے کے خوف سے اس حُسن کو خراج نہیں بخش سکا۔۔۔۔۔ لیکن آج میں ہر حد بندی توڑ کر تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ کہ تم کس قدر قیمیتی ہو میرے لیے۔۔۔۔ میری نس نس میں نشہ بن کر اتر چکی ہو۔۔۔۔ جس میں اب ساری زندگی گزار دینے کی خواہش رکھتا ہوں میں۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے کانوں میں رس گھولتا اُس کے نیکلس کو۔۔۔۔ نازک گردن سے جدا کر گیا تھا۔۔۔۔ جو پوری طرح لال ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

زوہان جھکا تھا اور اُس پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا زینبہ کو بوکھلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔۔ زوہان کے اس جارحانہ عمل پر زینبہ کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

لیکن اس بار زمیشہ نے اُس سے دور جانے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔  
 "مجھے میری منہ دیکھائی چاہیے۔۔۔۔۔"

زمیشہ کو اُس کا دھیان بھٹکانے کے لیے اس سے بہتر جواز کوئی نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی زوہان کو ان سب  
 رسموں کا نہ کچھ آئیڈیا تھا اور نہ خاص انٹرسٹ۔۔۔۔۔

لیکن اُس کا منہ حیرت سے اُس وقت کھلا تھا جب زوہان اپنی پاکٹ سے دو انتہائی بیش قیمت پائل نکالتا اُس کے قدموں  
 کے قریب جھکا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ سکتے میں آتی اُس کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جو اُس کے نازک پیر کو اپنے گھٹنے پر رکھ گیا تھا۔۔۔۔۔ اُس کے گلابی ملائم پیروں کی نرمائیں محسوس کرتے اُس نے باری  
 باری اُن میں نازک سی پائلیں پہنا دی تھیں۔۔۔۔۔

زمیشہ اُس کے اتنے محبت بھرے انداز پر اُس کی اسیر ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ملک زوہان کی دشمنی کی شدت تو سب نے دیکھی  
 تھی۔۔۔۔۔ مگر اُس کی محبت کی شدتیں دیکھنا صرف زمیشہ کو نصیب ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

اس وقت اُسے اپنا آپ ہواؤں میں اڑتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ جھکی تھی اور بنا زبان سے کوئی لفظ ادا کیے اُس نے زوہان کی چوڑی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے تھے۔۔۔۔۔

اس نرم گرم لمس نے زوہان کو اندر تک سرشار کر دیا تھا۔۔۔۔۔

"میں اپنی رسم پوری کر چکا ہوں۔۔۔۔۔ اب تمہاری باری ہے۔۔۔۔۔"

زوہان اپنی جگہ سے اٹھتا اُسے سر تاپا گہری نظروں سے دیکھتا خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔۔

"میرے پاس کوئی گفٹ نہیں ہے۔۔۔۔"

زنمیشہ نے اُس کے تیوروں سے گھبرا کر پیچھے ہٹتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"تمہارے پاس سب کچھ ہے۔۔۔۔"

زوہان کو اُس کے چہرے پر چھائے قوس و قزاح کے رنگ بھینکنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔۔۔

"مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی نا۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس کو اُلٹے قدموں پیچھے جاتے دیکھ دیوانہ وار نگاہوں سے اُس کے سہانے روپ کو آنکھوں میں بسائے بولا تھا۔۔۔۔

"کبھی نہیں۔۔۔۔"

زنمیشہ کے لب بمشکل ہلے تھے۔۔۔۔

"میں چاہے جتنا بھی بُرا بن گیا تب بھی۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان آنے والے وقت سے آگاہ تھا۔۔۔۔

"آپ کو سدھاروں گی۔۔۔۔ مگر چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"

زنمیشہ آج اُسے اپنے سارے اقرار سوئپ دینا چاہتی تھی۔۔۔۔ وہ اس مشکل ترین شخص کو پیار سے ٹھیک کرنا چاہتی تھی۔

"اور اگر نہ سدھرا تو۔۔۔۔"



زوہان نے اُس کا دوپٹے کا پلو کھینچا تھا۔۔۔۔۔ اُسے بھاری بھر کم دوپٹے کے بوجھ کو وہ پہلے ہی بہت مشکل سے اٹھائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔ اُس کے زرا سے جھٹکے پر وہ زمیشہ کے نازک وجود سے جدا ہوا تھا۔۔۔۔۔  
 پردہ ہٹ جانے پر اُس کے نازک وجود کی رعنائیاں زوہان کو مزید بہکا گئی تھیں۔۔۔۔۔  
 "تو آپ کو اتنا پیار دوں گی۔۔۔۔۔ کہ آپ میری بات ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔۔۔۔۔"  
 زمیشہ اُس کی بے باک نگاہوں کے وار سستی شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
 "تو پھر کیا خیال ہے۔۔۔۔۔ اُس پیار کی شروعات آج اور ابھی سے ہی نہیں کر دینی چاہیے۔۔۔۔۔"  
 زوہان کی آنکھوں کا بدلتا رنگ دیکھ وہ چند قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔۔ جب بے دھیانی میں اُس کا پیر لہنگے میں الجھا تھا۔۔۔۔۔  
 مگر اُس کے گرنے سے پہلے ہی زوہان نے اُسے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔۔۔  
 "مجھ سے فرار ناممکن ہے۔۔۔۔۔ چاہے جتنا بھی بھاگ لو۔۔۔۔۔ لوٹ کر انہیں پناہوں میں آنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔"  
 زمیشہ کو بانہوں میں بھرتا وہ ہیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔  
 "زوہان مجھے۔۔۔۔۔"  
 زمیشہ نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔۔۔ مگر زوہان اُس کا سر نیچے پر ٹکاتا اُس کے چہرے پر اپنی محبت کے پھول کھلاتا اُس کی جان نکالا گیا تھا۔۔۔۔۔  
 زمیشہ نے اُس کا کالر سختی سے مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔۔  
 "آئی کانٹ لو وہ آؤٹ یو۔۔۔۔۔"



زوہان نے اُس کے کان پر جھک کر سرگوشی کرتے۔۔۔۔ اُس کے کانوں کی لوح چوم لی تھی۔۔۔۔

"کیا تم پوری دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرو گی میری خاطر۔۔۔۔؟؟؟ صرف میرا بن کر رہنے کے لیے؟؟؟"

زوہان اُس پر اپنی شدتیں اور محبتیں اُنڈیلتا اُس کے تن من میں صرف اپنی چھاپ چھوڑ جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

زمیشہ اُس کے لمس میں بڑھتی دیوانگی دیکھ کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

ایک دنیا اس انسان کے خلاف تھی مگر اُسے قطعاً پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔ اُسے تو بس اپنی بانہوں میں پناہ گزین صرف اس ایک لڑکی سے غرض تھی۔۔۔۔

اُس کی محبت کے معاملے میں وہ خود غرض ہو جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

زوہان کی بات کے جواب میں زمیشہ نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"میں ہمیشہ سے آپ ہی کی تھی۔۔۔۔"

زمیشہ نے اُس کی شدتوں سے گھبرا کر اُس کے سینے میں پناہ ڈھونڈتے نہایت ہی مدھم سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

لیکن یہ جان لیوا سرگوشی زوہان کے کانوں سے نکراتی اُس کے جذبات میں مزید طغیانی برپا کر گئی تھی۔۔۔۔

"زوہان۔۔۔۔"

وہ اُس کی گردن پر جھکا ہی تھا۔۔۔۔ جب زمیشہ کی کمزور سی خوف سے کانپتی آواز نے اُسے اُس کے سُرخ مائل اُس کی قربت سے دھکتے چہرے کی جانب دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا زندگی۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان نے اُن کی ٹھوڑی پر لب رکھتے اُس کا چہرہ اپنے بے حد قریب کیا تھا۔۔۔۔۔  
 "مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔"

زمیشہ اُس کی والہانہ نگاہوں کی جانب دیکھنے سے اجتناب برت رہی تھی۔۔۔۔۔  
 "کس سے۔۔۔۔۔"

زوہان نے جھک کر اُس کے گلابی نرم و ملائم گال پر پانے ہونٹوں کا شدت بھرا لمس چھوڑتے اُس کی جان مزید مشکل میں ڈالی تھی۔۔۔۔۔  
 "آپ سے۔۔۔۔۔"

زمیشہ کی آواز کانپ اُٹھی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ اُس کی بات پر زوہان کا بے ساختہ قبضہ برآمد ہوا تھا۔۔۔۔۔ جس پر زمیشہ نے اپنا مذاق اڑانے پر اُسے گھورا تھا۔۔۔۔۔  
 لیکن اُس کے خوبرو و دلکش نقوش سے پھر نظریں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔۔۔

کوئی مرد ہنستے ہوئے بھلا اتنا خوبصورت اور پیارا بھی لگ سکتا تھا۔۔۔۔۔ زمیشہ یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔۔  
 "آج تو تمہیں مجھ سے ڈرنا بھی چاہیے۔۔۔۔۔ کیونکہ آج میں تمہاری ایک نہیں سننے والا۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کو اپنی جانب مبہوت ہو کر دیکھتا پا کر اُس کے لال ہوتے ناک کو چھو گیا تھا۔۔۔۔۔  
 "پہلے جیسے میری ہر بات مانتے ہیں نا"۔۔۔۔۔

زمیشہ نے اُسے یاد دلانا چاہا تھا کہ وہ اُس کی کوئی بات نہیں سنتا تھا۔۔۔۔۔

"تم نے کبھی پیار سے منوانے کی کوشش ہی نہیں کی۔۔۔"

زوہان اُس کے بالوں کا جوڑا کھولتے اُن میں چہرا چھپاتے بولا۔۔۔۔

زنیشہ کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔ جسے محسوس کرتے زوہان اُسے پوری طرح خود میں سمیٹنے لگا تھا۔۔۔

"تو اگر پیار سے منایا تو مان جائیں گے۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ جان بوجھ کر بات کو طویل کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہ اپنی ان معصوم ہوشیار یوں میں ملک زوہان میران کو نہیں الجھا پائی تھی۔۔۔۔

"میری اتنی مجال کہ نہ مانوں۔۔۔۔۔ جان من سب مانوں گا مگر اس وقت جو تم کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔ وہ

نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔"

زوہان اُسے دور کھسکتے دیکھ اُس کی چوری پکڑ چکا تھا۔۔۔ ایک ہی جھٹکے میں زنیشہ کو اپنی جانب کھینچتے وہ اُس پر حملہ آور

ہوا تھا۔۔۔ اور اُس کے نازک وجود کو پوری طرح اپنے مضبوط چوڑے وجود کے پیچھے چھپا گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے جارحانہ انداز پر زنیشہ کھکھلا اُٹھی تھی۔۔۔ اُس کی ہنسی کی جلت رنگ میں کھوتا زوہان اُسے پوری طرح اپنے آپ

میں الجھا گیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ کے چہرے پر خوشی اور آسودگی کے رنگ دیکھ زوہان کا دل بھی سکون سے بھر گیا تھا۔۔۔۔۔

اس پھولوں سی لڑکی نے آج اُس کی زندگی میں داخل ہو کر۔۔۔ اُس کی بے چین کب سے تڑپتی بھٹکتی روح کو قرار

بخش دیا تھا۔۔۔۔۔



باہر ہر شے برف کی پھوار سے ڈھکی جا چکی تھی۔۔۔ لیکن آج کی رات زوہان میران کی زندگی میں اُجالا بن کر اُتری تھی۔۔۔ اُسے اُس کی سب سے قیمتی شے سوئپ گنی تھی۔۔۔۔۔  
 زنجیر کی خود سپردگی پر زوہان اُسے محبت پاش نگاہوں سے دیکھتا اپنے اندر سمیٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@

منہاج ماورا کے روم کا دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوتے پلٹ کر لاک چڑھا گیا تھا۔۔۔۔۔ اس لڑکی کی لاپرواہی پر اُسے جی بھر کر غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

مگر کمرے میں قدم رکھتے اُسے لگا تھا وہ کسی فریزر میں آن گھسا ہو۔۔۔۔۔ میران پیلس کے ہر کونے پر ہیٹر آن تھے۔۔۔۔۔ کوریڈور بھی انتہائی گرم تھے۔۔۔۔۔

مگر ماورا کے کمرے میں تو لگتا تھا برف جی ہو۔۔۔۔۔

منہاج نے فکر مندی سے ارد گرد نظریں دوڑائی تھیں۔۔۔۔۔ جب وہ اُسے بیڈ پر سکڑی سمٹی پڑی نظر آئی تھی۔۔۔۔۔  
 منہاج ایک لمحے کی بھی دیر کیے بنا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔ اور اُس کے برف ہوئے وجود کو اپنی پناہوں میں لیتے۔۔۔۔۔ اُس کا چہرہ تھپتھپایا تھا۔۔۔۔۔

"ماورا آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔ ماورا۔۔۔۔۔؟؟؟"

منہاج اُسے آنکھیں نہ کھولتے دیکھ بے چین ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ خود بھی ڈاکٹر تھا سمجھ گیا تھا اُسے اس وقت حرارت کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔ شدید ٹھنڈ کے باعث بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اُسے بیڈ پر لٹا کر۔۔۔۔۔ سر احتیاط سے نیچے پر نکاتے منہاج نے کفرٹر اُس پر اوڑھا دیا تھا۔۔۔۔۔



کھڑکی بند کر کے پردے برابر کرتے اُس نے ہیٹر آن کر دیا تھا۔۔۔ اور واپس اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جس کے ہونٹ بالکل نیلے ہو چکے تھے۔۔۔

منہاج اُس کے برابر میں لیتا اُسے اپنے قریب کھینچتا۔۔۔ اپنے وجود کی حرارت بخشنے لگا تھا۔۔۔ خود پر اوڑھی گرم شال بھی اُس نے ماورا کے گرد اوڑھ دی تھی۔۔۔ اُس کے نازک سفید پڑتے ہاتھوں کو مسلتے منہاج اُسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

جب اُس کی نظر ماورا کی باریک نائٹی پر پڑی تھی۔۔۔ بمشکل اُس کے ہوش رُبا حُسن سے نظریں چراتے منہاج اٹھا تھا اور الماری سے اُس کے لیے گرم سی ٹی شرٹ نکال لایا تھا۔۔۔ اتنی ٹھنڈ میں اُس قدر باریک نائٹی پہننے کا کام اِس لڑکی کے سوا کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اُس نے دوبارہ اُس کے قریب نیم دراز ہوتے اُسے وہ ٹی شرٹ پہنا دی تھی۔۔۔ یہ سب کرتے وہ اُس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔ اُس کے وجود کی رعنائیوں سے اُس نے کیسے نظریں چرائی تھیں۔۔۔ یہ وہی جانتا تھا۔۔۔ منہاج کی بھرپور کوششوں کے بعد جا کر بلا آخر ماورا کی ٹھنڈ کم ہونے لگی تھی۔۔۔

منہاج نے اُس کو نارمل ہوتے دیکھ جھک کر اُس کی پیشانی چوم لی تھی۔۔۔ اِس لڑکی نے کچھ دیر کے لیے اُس کی جان اٹکا کر رکھ دی تھی۔۔۔

اُس کے لمس پر نیند میں بھی کسماتی وہ منہاج کے گرد اپنا بازو حائل کرتی اپنا چہرا اُس کے سینے میں چپا گئی تھی۔۔۔

منہاج جو کب سے خود پر ضبط کیے بیٹھا تھا اُس کی یہ بے خودی میں سرزد کی جانے والی حرکتیں منہاج کے جذبات بھڑکا گئی تھیں۔۔۔۔

"میرے ساتھ بہت غلط کیا تم نے۔۔۔۔ بہت بڑی سزا دوں گا اس کے لیے۔۔۔۔"

منہاج کروٹ کے بل اُس پر جھکتا اُس کے کان میں سرگوشی کرتے بولا تھا۔۔۔۔

ماورا جس کے حواس اب پوری طرح سے بیدار ہو رہے تھے۔۔۔۔ خود پر کسی کو پوری طرح حاوی دیکھ وہ جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔۔ مگر منہاج کی سرگوشی اُسے بند آنکھوں کے ساتھ مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔

جب منہاج کی اگلی حرکت اُس کی آنکھیں کھولنے کے ساتھ ساتھ۔۔۔۔ اُس کے چودہ طبق روشن کر گئی تھی۔۔۔۔

کیونکہ منہاج اُس کی گردن پر چھوڑے گئے اپنے نشان پر دوبارہ لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔

ماورا کو اپنی سانسیں رکھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

اُس نے منہاج کو دور کرنا چاہا تھا جس پر وہ اُس کی دونوں کانیاں گرفت میں لیتا نکلے کے ساتھ لگا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"منہاج۔۔۔۔"

وہ تڑپی تھی۔۔۔۔

منہاج کی بڑھی شیو کی چھن اُس کی سانسیں بکھیر گئی تھیں۔۔۔۔

اُس کے وجود میں ہوتی لرزش محسوس کرتے منہاج اُس سے دور ہوا تھا۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اُس کے پاس سے اٹھتا

ماورا اُس کا کالر اپنی منٹھی میں جکڑتی اُسے اپنے قریب ہونے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔

"آپ مجھ سے دور نہیں جاسکتے۔۔۔۔"

ماورا کی آواز بھنگی تھی۔۔۔۔ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔ وہ اب بھی اُس کا چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔  
لیکن منہاج کی کی جانے والی سرگوشیاں اُسے اُس کے ہونے کا یقین دلا گئی تھیں۔۔۔۔

"کیوں ایسا کرنے کا حق صرف تمہارا ہی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

منہاج اُس کی شہ رگ پر انگلی پھیرتا سرد لہجے میں بولتا اُس کو خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔۔

"میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"

ماورا کی آنکھیں سے آنسو لڑھکا تھا۔۔۔۔

"مگر میں اب جو کروں گا۔۔۔۔ وہ جان بوجھ کر ہی ہو گا۔۔۔۔ اور تمہارے لیے میرے جنون کو سہہ پانا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔"

منہاج اُس کے بال ہٹاتا اُس کے کندھے پر جھکا تھا۔۔۔۔

اور اپنے جارحانہ عمل سے ماورا کو کسمانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔

ماورا کی گرفت اُس کے کالر پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ شدید غصے میں تھا جس کا اندازہ ماورا اُس کے لمس سے لگا پار ہی تھی۔۔۔۔

اُسے اس وقت مزید چھیڑنے کی ہمت نہیں تھی ماورا میں۔۔۔۔



اُس نے منہاج کا کار اپنی مٹھی سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ سر تاپا لرز رہی تھی۔۔۔۔۔ منہاج نے کچھ ہی دیر میں اُس پر اپنی قربت کا رنگ چڑھا دیا تھا۔۔۔۔۔

"تیار رہنا۔۔۔۔۔ میرا جنون اور انتقام سہنے کے لیے۔۔۔۔۔"

اُس کے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر اُس کا چہرہ اپنے چہرے کے بے پناہ قریب کرتے، اُس کی نرم ہٹوں اور حدتوں کو محسوس کرتا۔۔۔۔۔ ایک بات پھر اُس کی جان نکال گیا تھا۔۔۔۔۔

منہاج جا چکا تھا مگر کتنی ہی دیر ماورا خود کو سنبھال نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔ اُس کے دھکتے گال گزرے لمحوں کی داستان بنا رہے تھے۔۔۔۔۔

اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کا شمار لگاتے نبھانے کب اُس کی آنکھ لگی تھی۔۔۔۔۔ وہ جان نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔ سوتے وقت بھی ایک مٹھی سی مکان اُس کے لبوں کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان نے آنکھیں کھولتے ہی اپنی خواہش کے عین مطابق زمیشہ کے حسین ترین چہرے کو اپنے سب سے قریب پایا تھا۔۔۔۔۔ اُس کے سینے سے لگی وہ پوری طرح اُس کے وجود میں چھپی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اُس کے چہرے پر دہلی دہلی مسکراہٹ زوہان کو دنیا کا سب سے دلفریب اودا چھوتا منظر لگا تھا۔۔۔۔۔ وہ جھکا تھا اور اُس کے لبوں کی دلکش مکان کو نہایت ہی نرمی سے چھو گیا تھا۔۔۔۔۔ زمیشہ ہولے سے کسمائی تھی۔۔۔۔۔

مگر اُس کے سینے پر نازک بازو نکائے مزید اُسی کے اندر سمٹی تھی۔۔۔۔۔

زوہان اُس کی اس ادا پر جیسے نہال ہوا تھا۔۔۔۔۔ نیند میں بھی وہ اُسے ہی ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔۔



زوہان یہی تو چاہتا تھا وہ سوتے جاگتے۔۔۔۔۔ پورے ہوش و حواس میں یا حواس سے بیگانہ ہو کر۔۔۔۔۔ صرف اور صرف اُسے ہی ڈھونڈے۔۔۔۔۔

"تھینکیو سو مچ جان زوہان۔۔۔۔۔ میری بھر اور ویران زندگی میں خوشیوں کے رنگ بھرنے کے لیے۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی پیشانی پر لب رکھتا اُس کے ساتھ گزرے اپنی زندگی کے حسین ترین لمحوں کا تصور زہن میں لاتا سرشار ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ نجانے کب تک ایسے ہی اُس کی حسین وجود کی نشیب فرازی میں کھویا رہتا۔۔۔۔۔ جب موبائل پر ہوئی ہلکی سی بپ پر اُس کی توجہ ہٹی تھی۔۔۔۔۔

زمیشہ کو اسی طرح اپنے ساتھ لگائے زوہان نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا تھا۔۔۔۔۔ مگر موبائل کے اوپر جگمگاتی تاریخ اُس کا سارا فسون ختم کرتی۔۔۔۔۔ اُس کے چہرے پر ایک بار پھر سے اذیت رقم کر گئی تھی۔۔۔۔۔

زوہان کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

دس سال پہلے آج ہی کہ دن وہ بھیانک واقعہ پیش آیا تھا اُس کی زندگی میں۔۔۔۔۔ جب انتہائی بے دردی سے اُس سے اُس کی ماں کا چھین لیا گیا تھا۔۔۔۔۔ جس کے قصور وار تھے میران پیلس کے کمین۔۔۔۔۔

زوہان کوشش کے باوجود وہ واقع آج تک اپنے زہن کے پردے سے نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔۔۔

ہمیشہ سے سال کا یہ دن اُس کی زندگی کا سب سے تاریک دن رہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ اپنے ساتھ ساتھ زمیشہ کو اس تاریکی کا حصہ نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔۔ زوہان اُس کی خوشی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ فیصلہ کر چکا تھا اب اُسے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔ بہت بھاری دل کے ساتھ زینشہ کو خود سے دور کرتا۔۔۔۔۔

اُس کا سر نہایت احتیاط سے نیچے پر رکھتا، اُس کے دلنشین چہرے کے ایک ایک نقش کو ہونٹوں سے چھوتا وہ اُس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

حافظ نے کسماتے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔۔ اُسے ہمیشہ تہجد کے ٹائم اٹھنے کی عادت تھی۔۔۔۔۔ اس وقت بھی روم میں پھیلی نیم تاریکی پر وہ یہی ٹائم سمجھی تھی۔۔۔۔۔

پوری طرح نیند سے بیدار ہوتے گردن پر دھکتے کونکوں سی تپیش محسوس ہوئی تھی اُسے۔۔۔۔۔

جب خود کو آڑمیر میران کی مضبوط پناہوں میں محسوس کرتی رات کا ایک ایک لمحہ زہن میں تازہ ہوتا اُس کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔۔۔ آڑمیر نے اُس پر اپنی والہانہ چاہت۔۔۔۔۔ اور محبت بھری شدتیں دل کھول کر نچھاور کرتے اُسے اپنے ہونے پر نازاں کر دیا تھا۔۔۔۔۔

آڑمیر نے جس احتیاط اور نرمی سے اُسے چھوا تھا حافظ کو یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے وہ کوئی موم کی گڑیا ہو۔۔۔۔۔ اور زرا سی سختی پر پگھل جانے کا ڈر ہو۔۔۔۔۔

اس وقت بھی اُسے اپنے مضبوط حصار میں قید کیے۔۔۔۔۔ چہرا اُس سیاہ زلفوں میں چھپائے گہری نیند میں ہونے کے باوجود خود سے جدا نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

حافظ کو اپنی گردن اُس کی گرم سانپوں سے جھلستی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔



اُس نے ہولے سے سر موڑتے آژمیر کے مغرور نقوش کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے اُس کی کھڑی ناک پر لب رکھ دیئے۔۔۔۔ جو ہر وقت غصے کا شکار ہی رہتی تھی۔۔۔۔

گھنیری مونچوں تلے سختی سے بیوست عنابی سیاہی مائل لبوں پر انگلی پھیرتے وہ رات کو کی گئی ان لبوں کی گستاخیاں یاد کرتے شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔۔

جس خیال کے ساتھ ہی فوراً سے اُس نے اٹھنے کا ارادہ باندھ لیا تھا۔۔۔۔ وہ جانتی تھی ایک بار یہ شخص اٹھ گیا تو اُس کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔۔

وہ ابھی رات کی ہی اُس کی شدتوں پر سنبھل نہیں پائی تھی۔۔۔۔

آژمیر کا ایک بازو حائفہ کے سر کے نیچے سے گزر کر اُس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔۔ جبکہ دوسرا حائفہ کے گرد حصار باندھے اُس کی گردن سے گزرتا کندھے کے اوپر تھا۔۔۔۔

حائفہ پوری طرح اُس کے نیچے دبی ہوئی تھی۔۔۔۔ آژمیر کا ایک بازو بھی ہلا پانا اُس کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔۔ اپنی ساری ہمتیں مجتمع کرتے اُس نے آژمیر کا بازو اپنے اوپر سے ہٹانا چاہا تھا۔۔۔۔ وہ پوری احتیاط برت رہی تھی کہ کہیں آژمیر جاگ نہ جائے۔۔۔۔

اُس نے آژمیر کا بازو کندھے سے ہٹا کر پیچھے کیا ہی تھا۔۔۔۔ جب آدھے میں اُس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔۔ اور بازو چھوٹ کر اُس کے سینے پر گرتا حائفہ کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔۔

حائفہ نے چہرا موڑ کر آژمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جو ابھی تک ویسے ہی سویا ہوا تھا۔۔۔۔

حافظ نے اُس کے بازو کو دوبارہ تھامنا چاہا تھا۔۔۔۔ جب آثمیر اُس کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے اُسے بھی قید کر گیا تھا۔۔۔۔

آثمیر جاگ رہا تھا۔۔۔ اس سوچ کے ساتھ ہی حافظ شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔۔

"میری جان کیا میں جان سکتا ہوں یہ صبح صبح میرے ساتھ کشتی کس خوشی میں کھیلی جارہی تھی۔۔۔۔"

آثمیر اُس کی گردن میں چہرا چھپائے بولتا حافظ کی سانسیں اتھل پٹھل کر گیا تھا۔۔۔۔۔

"نہیں وہ۔۔۔۔۔"

حافظ نے کچھ بولنا چاہا تھا جب آثمیر کے ہونٹوں کا شدت بھرا لہس اُسے بات بھلا گیا تھا۔۔۔۔۔

"یار کیا جادو کر دیا ہے مجھ پر۔۔۔۔ میری پیاس ختم ہی نہیں ہو رہی۔۔۔۔ دل کی تشنگی مزید بڑھتی جارہی ہے۔۔۔۔۔"

آثمیر کی اس بے باکی پر حافظ کو اپنے کانوں کی لوح تپتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

"آثمیر مجھے تجہد پڑھنے کے لیے جانا ہے۔۔۔۔۔"

حافظ اُسے ایک بار پھر بہکتا دیکھ ملتتی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

"اچھا دن کے گیارہ بجے کونے تجہد پڑھے جاتے ہیں مجھے بھی بتاؤ زرا۔۔۔۔۔"

آثمیر نے آنکھیں کھولتے اُس کے کھلے کھلے سہانے رُوپ کو دیکھا تھا۔۔۔۔ اُس کی قربت نے حافظ کے حُسن کو مزید نکھار بخش دیا تھا۔۔۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔ دن کے گیارہ بجے۔۔۔۔ اور ہم ابھی تک سو رہے ہیں۔۔۔۔۔"



حافظ نے حیرت زدہ سا مڑ کر گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔۔ اور مجھے ابھی بہت نیند آرہی ہے۔۔۔۔۔ ابھی میرا اٹھنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

آزمیر اُسے نیکی کی طرح اپنے حصار میں لیتا اُس کی سانسوں کی مہک اپنے اندر اُتارتا اُس کے ہوش اڑا گیا تھا۔۔۔۔۔

"میں نے کب کہا آپ اُنھیں۔۔۔۔۔؟؟ مجھے تو جانے دیں نا۔۔۔۔۔"

حافظ کو اتنی دیر ہو جانے پر اب باہر والوں سے سامنے کرنے کا سوچ کر ہی شدید شرم نے آن گھیرا تھا۔۔۔۔۔

"اور تو تمہارے بغیر میں یہاں کیا کروں گا۔۔۔۔۔"

آزمیر نے آنکھیں کھول کر اُسے گھورا تھا۔۔۔۔۔

جو اُس کی نیند کی دشمن بن چکی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے نوٹ کیا تھا کہ حافظ صاف اُس کی جانب دیکھنے سے گریزاں تھی۔۔۔۔۔ اُس کی شرم سے جھکی پلکیں اور فرار کی

یہ معصوم کوششیں آزمیر کو مزید اُس کا اسیر کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

"باہر سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔۔ ابھی تک کوئی ہمیں بلانے بھی نہیں آیا۔۔۔۔۔"

حافظ اُس کی توجہ اپنی جانب سے ہٹانے کے لیے کچھ بھی بول رہی تھی۔۔۔۔۔

"کوئی آئے گا بھی نہیں۔۔۔۔۔"

آزمیر گھر میں اپنی دہشت سے واقف تھا۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا اُسے ڈسٹرب کرنے کی جرأت کوئی نہیں کرے گا۔۔۔۔۔

اُس کی بات کا مطلب سمجھتے حافظ نے اُسے پلٹ کر گھورا تھا۔۔۔۔۔

"آپ نے ہر ایک کو اپنے غصے سے ڈرا کر رکھا ہوا ہے۔۔۔۔"

حافظ فرار کی تمام راہیں بند ہوتی دیکھ اُس خفگی سے بولتے اُس کے قریب سے اٹھی تھی۔۔۔۔

"لیکن تمہیں تو میں غصے میں کیوٹ لگتا ہوں نا۔۔۔۔"

آزمیر نے اُس کی بات دوہراتے اُسے واپس اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

حافظ سیدھی اُس کے سینے پر جاگری تھی۔۔۔۔

"آزمیر۔۔۔۔"

حافظ نے اُسے پھر سے گستاخی پر آمادہ ہوتا دیکھ گھورا تھا۔۔۔۔ جب آزمیر نے اُسے ایسے ہی سینے سے لگائے سائیڈ دراز

سے ایک مٹلی ڈبیا نکالی تھی۔۔۔۔ حافظ نے سوالیہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"رات کو تم نے میرے حواسوں پر پوری طرح سوار ہوتے یہ اہم رسم تو بھلا ہی دی مجھے۔۔۔۔"

آزمیر ڈبیا سے ایک انتہائی نفیس سا ڈائمنڈ نیکس لٹکتے اپنے بھول جانے کا الزام اُسی پر ڈالا تھا۔۔۔۔ حافظ نے جواباً اُسے

گھورا تھا۔۔۔۔ اُس سے بہتر رات کی اِس شخص کی مدہوشیاں بھلا کون جان سکتا تھا۔۔۔۔

ہوش تو آزمیر نے اُس کے ٹھکانے لگائے تھے۔۔۔۔

آزمیر نے جھک کر اُس کی شفاف گردن پر نیکس پہناتے اُس پر لب رکھ دیئے تھے۔۔۔۔

اُس کا خمار کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

حافظ کے لیے آثمیر میران کی جانب سے ملنے والی چھوٹی سے چھوٹی شے انتہائی قیمتی تھی۔۔۔ اُسے یہ نیکس بہت پسند آیا تھا۔۔۔ وہ اب ایسے ہی اسے ہمیشہ اپنی گردن میں سجا کر رکھنے والی تھی۔۔۔۔

"آئی لو یو۔۔۔۔"

آثمیر اُس کے چہرے کی شرگی مسکان کو والہانہ نظروں سے دیکھتے بے ساختہ اپنی محبت کا اظہار کر گیا تھا۔۔۔۔

"جانتی ہوں۔۔۔"

حافظ نے مغروریت سے جواب دیا تھا۔۔۔۔ آثمیر کو اُس کے انداز پر بہت پیار آیا تھا۔۔۔۔

"یہ جواب نہیں ہوتا اس کا۔۔۔۔"

آثمیر نے اُسے یہ الفاظ دوہرانے پر اکسایا تھا۔۔۔۔

"جواب دیا تو آپ جانے دیں گے۔۔۔۔"

حافظ نے شرط رکھی تھی۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔"

آثمیر نے آنکھوں میں شرارت بھرے جواب دیا تھا۔۔۔۔

"میں بھی بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔۔ اور اب ساری زندگی ان پناہوں میں گزارنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

حافظ صدقے دل سے بولتی آثمیر کا قرار لوٹ گئی تھی۔۔۔۔

"تو پھر ابھی جانے کی ضد کیوں کر رہی ہو سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔"



آزمیر اُس کے وجود کی رعنائیوں میں گم ہوتا اُسے واپس کمر کے اندر کھینچ گیا تھا۔۔۔

"آزمیر یہ چیٹنگ ہے۔۔۔"

حافظ نے احتجاج کیا تھا۔۔۔

"جانِ آزمیر میں ہر روز ایسی ہی چیٹنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔"

آزمیر حافظ کے سارے احتجاج خود میں سمیٹا اُس کی سانسوں کو اپنے اندر مقید کر گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@

ماورا نے نیند میں بند آنکھوں سے ہاتھ بڑھا کر اپنے پہلو میں کچھ ٹٹولا تھا۔۔۔ مگر خالی بید محسوس کرتے وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

"منہاج۔۔۔"

اُس نے بے چینی سے چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔ مگر منہاج اُسے کہیں نہیں ملا تھا۔۔۔

"رات کو جو ہوا وہ سب۔۔۔؟؟؟؟"

ماورا سلوٹوں سے پاک بید کی چادر دیکھ ٹھٹھکی تھی۔۔۔

"کیا وہ سب میرا کوئی خواب تھا۔۔۔؟؟؟"

ماورا نے بالوں میں اُگلکیاں پھنساتے خود سے سوال کیا تھا۔۔۔

"نہیں وہ سب خواب نہیں ہو سکتا۔۔۔ منہاج رات کو میرے بے حد قریب تھے۔۔۔"



ماورا رات کو گزرے حسین لمحات یاد کرتی پوری طرح لال ہوئی تھی۔۔۔۔ منہاج کی سرگوشیاں ابھی تک اُس کی سماعتوں میں گونجتی۔۔۔۔ کانوں کی لوح سرخ کر گئی تھیں۔۔۔۔

وہ بے قرار سی شش و پنج میں مبتلا چیخ کرنے کی غرض سے واش روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ جب ڈریسنگ ٹیبل پر نظر پڑتے اُس کے قدم تھم سے گئے تھے۔۔۔۔

سونے سے پہلے اُس نے پنک کھر کی ٹی شرٹ نہیں پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔

اُس نے آنکھوں میں ابھرتی چمک کے ساتھ ارد گرد نگاہیں گھمائی تھیں۔۔۔۔ کمرے میں ہوئی تبدیلیاں اُس کے ہونٹوں کی مسکان گہری کر گئی تھیں۔۔۔۔

وندو بند تھی، ہیئر آن تھا۔۔۔۔

ماورا یہ سوچ کر شرم سے دوہری ہوئی تھی کہ یہ شرٹ اُسے منہاج نے پہنائی تھی۔۔۔۔

وہ جلدی سے واش روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ چیخ کر کے نکلے اُس کا رخ باہر کی جانب تھا۔۔۔۔ وہ منہاج کو ڈھونڈ لینا چاہتی تھی۔۔۔۔ جو اُس کے ساتھ یہ آنکھ مچولی کا کھیل کھیل رہا تھا۔۔۔۔

صبح صبح اُس نے ایک بار پھر پورے میران پیلس جو چھان مارا تھا۔۔۔۔ مگر منہاج کا کہیں بھی نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔۔

ماورا مزید الجھتی مایوس سی اپنے روم کی جانب پلٹی تھی۔۔۔۔ صبح صبح ہر طرف خاموشی ہی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

جب قاسم صاحب کی پکار پر اُس نے اپنی آنکھوں کی نمی دوپٹے میں جذب کرتے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"بیٹا اگر آپ مصروف نہیں ہیں تو کیا ہم کچھ دیر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔"

قاسم صاحب کے محبت بھرے انداز پر ماورا اس پل چاہنے کے باوجود انہیں انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

"جی بابا شیور۔۔۔۔ آپ پلیز آئیں نا۔۔۔۔"

سامنے اپنے روم کی جانب اشارہ کرتے وہ قاسم صاحب کے ساتھ اندر بڑھی تھی۔۔۔۔

"بیٹا میں آپ سے ایک بہت اہم بات کرنے والا ہوں۔۔۔۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ آپ میرا مان ضرور رکھیں گیں۔۔۔۔"

قاسم صاحب نے بات کرنے سے پہلے تمہید باندھی تھی۔۔۔۔

"جی بابا کیوں نہیں۔۔۔۔ بیٹیاں باپ کا مان ہی ہوتی ہیں۔۔۔۔ آپ مجھے کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔ آپ کو پورا حق ہے۔۔۔۔"

ماورا اصل بات جانے بغیر حامی بھرتے ہوئی۔۔۔۔

"مجھے تم سے یہی امید تھی بیٹا۔۔۔۔ میرے دوست شہاب سے تو ملی ہو نا تم۔۔۔۔ وہ میرا بہت اچھا دوست ہے۔۔۔۔ کل تم سے ملنے کے بعد اس نے مجھ سے کچھ ایسا مانگا کہ میں انکار نہیں کر پایا۔۔۔۔"

قاسم صاحب پل بھر کے لیے رکے تھے۔۔۔۔

"شہاب نے اپنے بیٹے کے لیے تمہارا رشتہ مانگا ہے۔۔۔۔ اور میں نے اُسے رضامندی دے دی ہے۔۔۔۔ کیونکہ مجھے یقین تھا تم میرا مان ضرور رکھو گی۔۔۔۔ باقی سب بھی کل اس سے مل چکے ہیں۔۔۔۔ سب کو وہ بہت پسند آیا ہے۔۔۔۔"

بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔۔۔ حاضری کی زندگی میں بہت اتار چڑھاؤ آئے ہیں۔۔۔۔۔ جس کا میرے دل پر بہت بوجھ ہے۔۔۔۔۔  
مگر میں چاہتا ہوں تمہیں اپنے ہاتھوں سے اچھی جگہ سوئپ کر اپنے باپ ہونے کا فرض ادا کروں۔۔۔۔۔"

قاسم صاحب کا لہجہ آخر میں نرم ہوا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ ماورا سانس روکے یک ٹک انہیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔ اُسے لگا تھا پورا  
میران پیلس اُس کے سر پر آن گرا ہو۔۔۔۔۔ وہ انکار کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ انہیں اپنی زندگی کی سب سے بڑی حقیقت  
سے آگاہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔

اُس کی آواز اُس کا ساتھ چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔  
"بابا۔۔۔۔۔"

اُس کے لفظ پھر پھرا کر رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

"کیا تمہیں میرے فیصلے سے اعتراض ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

قاسم صاحب نے اُس کی خاموشی پر سوالیہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ ماورا کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ انہیں  
اپنے ماضی کے حوالے سے کیسے آگاہ کرتی تھی۔۔۔۔۔ کیسے یقین دلاتی۔۔۔۔۔؟؟؟ اُس کے پاس تو نکاح نامہ بھی نہیں  
تھا۔۔۔۔۔

"نہیں بابا۔۔۔۔۔"

اس وقت خاموشی کے سوا اُس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتی بے بسی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

قاسم صاحب کو دل چاہا تھا ابھی ماورا کو سب کچھ بتا دیں۔۔۔۔۔ مگر منہاج کے بہت زیادہ مجبور کر دینے کی وجہ سے انہیں  
فلوقت خاموشی ہی رہنا پڑا تھا۔۔۔۔۔



اُس کی رضامندی پر وہ اُس کا ماتھا چومتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

جبکہ اُن کے جاتے ہی ماورا پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ اُس نے منہاج کے ساتھ غلط کیا تھا۔۔۔ اور اب اُس کے ساتھ اُس سے بھی زیادہ غلط ہو رہا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

بھینی بھینی دلفریب خوشبو بیدار ہوتے ہی زمیشہ کی نکتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ ایک بھر پور انگڑائی لیتے اُس نے سب سے پہلے زوہان کو اپنے آس پاس ڈھونڈا تھا۔۔۔ زوہان تو اُسے کہیں نہیں تھا مگر اُس کی نظر نیچے پر خود سے کچھ فاصلے پر رکھے سرخ گلابوں کے بکے پر پڑی تھی۔۔۔

زمیشہ نے مسکراتے چہرے کے ساتھ ہاتھ بڑھا کر اُن کی دلفریب مہک کو اپنی سانسوں میں اتارا تھا۔۔۔

اُسے پھول بہت پسند تھے۔۔۔ زوہان کا یہ دوسرا تحفہ اُسے بہت پسند آیا تھا۔۔۔

لیکن زوہان صبح صبح کہاں گیا تھا۔۔۔

زمیشہ نے اُس کی تلاش میں اٹھنا چاہا تھا۔۔۔ جب بکے سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکل کر اُس کی گود میں آن گرا تھا۔۔۔

"میری زندگی کو خوشیوں سے بھری یہ حسین صبح مبارک ہو۔۔۔ تم میرے لیے کی ہو۔۔۔ اس بات کا اندازہ تو تمہیں کل رات ہو گیا ہو گا۔۔۔ اس لیے اب کبھی یہ خیال دل میں مت لانا کہ میری زندگی میں تم سے اوپر کوئی آسکتا ہے۔۔۔"

میں آج کی صبح تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر ایک بہت اہم ریزن کی وجہ سے مجھے جانا پڑ رہا ہے۔۔۔ لیکن میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ یہ دوری ایک دن سے زیادہ کی نہیں ہوگی۔۔۔ آئی لو یو اینڈ مس یو سوچ۔۔۔"



زميشه جيسے جيسے زوہان کے لکھے الفاظ پڑھ رہی تھی۔۔۔ اُس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔۔۔

زوہان اُسے آج کے دن چھوڑ کر کہاں گیا تھا۔۔۔

وہ اتنا لاپرواہ بالکل بھی نہیں تھا کہ جان بوجھ کر ایسا کچھ کرتا۔۔۔ اور نہ یہ کام بزنس سے ریلیٹڈ کچھ ہو سکتا تھا۔۔۔

زميشه کا دل پریشان ہو اُٹھا تھا۔۔۔ آؤمیر کا آج کے دن رمیشن نہ رکھنا۔۔۔ اور زوہان کا صبح صبح اس طرح غائب

ہونا۔۔۔ زميشه کا دماغ تیزی سے چلنے لگا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے بیڈ سے اُٹھتی واش روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

نفیسہ بیگم سے ہی اب اُسے کچھ پتا چل سکتا تھا۔۔۔

ڈارک پنک کلر کے شیفون کے ڈریس میں جس کے کناروں پر گولڈ کا نفیس کام کیا گیا تھا۔۔۔ زیب تن کیے لائٹ سے

میک اپ کے ساتھ وہ نئی نویلی دلہن کے روپ میں بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

کمرے سے نکل کر سیزھیاں اترتے اُس کا رُخ ڈرائنگ روم کی جانب تھا۔۔۔ پاس سے گزرتی ملازمین جیسے اُسے محبت

بھرے انداز میں سلام کر رہی تھیں۔۔۔ زميشه کو واضح طور پر اس بات کا احساس دلا رہی تھیں کہ وہ اب اس گھر کی

مالکن ہے۔۔۔

ڈرائنگ روم میں قدم رکھتے اُس کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھی نفیسہ بیگم پر پڑی تھی۔۔۔ وہ بھی اُسے دیکھ چکی

تھیں۔۔۔

"اُٹھ گئی میری بیٹی۔۔۔"

محبت بھرے انداز میں اُس کی جانب بڑھتیں وہ اُس کی پیشانی چوم گئی تھیں۔۔۔۔۔ زینشہ کے سچے سنورے رُوپ کو دیکھتے اُنہوں نے دل ہی دل میں اُس کی نظر اُتاری تھی۔۔۔۔۔

"جی آئی جان۔۔۔۔۔"

زینشہ ہولے سے مسکراتی اُن کے ساتھ صوفے پر جا بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

"ناشتہ منگواؤں تمہارے لیے۔۔۔۔۔؟"

نفیسہ بیگم زینشہ کی ارد گرد اُشتی متلاشی نگاہیں نوٹ کر چکی تھیں۔۔۔۔۔

"نہن تو رات کو ہی شہر واپس چلی گئی تھی۔۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم کی وضاحت پر زینشہ چونک کر اُن کی جانب متوجہ ہوتی شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"زوہان کہاں ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

زینشہ نے آکر کار وہ سوال پوچھ ہی لیا تھا جس کے لیے وہ اتنی بے قراری سے نیچے آئی تھی۔۔۔۔۔

"تم پہلے اپنی ساس کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر لو۔۔۔۔۔ پھر مل لینا شوہر سے بھی۔۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم اُس کی بات مذاق میں نالتے ملازمہ کو ناشتہ لگوانے کا کہہ گئی تھیں۔۔۔۔۔

"آئی پلیز۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ کو معلوم ہے زوہان کیوں اور کہاں گئے ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟ پلیز آئی آپ مجھے سب سچ بتا دیں۔۔۔۔۔ ورنہ میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔۔۔"

زینشہ روہانسی آواز میں بولتی اس سے نفیسہ بیگم کو بہت پیاری لگی تھی۔۔۔۔۔

"اس قدر محبت کرتی ہو میرے بیٹے سے۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے اس کی ٹھوڑی محبت سے چھوٹے پوچھا تھا۔۔۔۔

"زوہان نے مجھے سختی سے منع کیا ہے کہ تمہیں یا کسی کو بھی کچھ نہیں بتانا۔۔۔۔ مگر میں زوہان کی وہ بات اب بالکل بھی نہیں مانوں گی جس میں اس کے لیے اذیت چھپی ہو۔۔۔۔ کیونکہ اب اُسے سنبھالنے والی یہ پیاری سی لڑکی آچکی ہے۔۔۔۔ اور میرا ضدی اور اکڑو زوہان اس خوشنما حقیقت کو پوری طرح سمجھنے سے قاصر ہے۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم نے اس کا ہاتھ تھامتے اُسے سچ بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔۔

"زوہان کی ماں کی برسی ہے آج۔۔۔۔ آٹھ سال پہلے آج ہی کہ دن اُس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں کو زندہ جلتے دیکھا تھا۔۔۔۔ اتنا لمبا عرصہ گزر جانے کے باوجود وہ اب تک اُس بھیانک حادثے کو نہیں بھول پایا۔۔۔۔ پچھلے آٹھ سال اُس نے کس قدر اذیت میں گزاریں ہیں شاید کوئی اُس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔۔۔۔"

اُس نے صرف اپنی ماں کو نہیں کھویا تھا۔۔۔۔ بلکہ اپنے دوسرے عزیز ترین رشتے اپنے بھائی آثمیر کو بھی کھو دیا۔۔۔۔ اُس واقع میں جو کچھ ہوا وہ اُس کا گناہ گار اپنی ماں کے اصل مجرم ملک فیاض میران کے ساتھ ساتھ آثمیر اور پورے میران پیلس کو سمجھتا ہے۔۔۔۔ کیونکہ آثمیر نے اُس کے سب سے بڑے مجرم ملک فیاض کو پناہ دے رکھی ہے۔۔۔۔ زوہان بہت کوشش کے باوجود ابھی تک اپنے باپ تک نہیں پہنچ پایا۔۔۔۔ جس کی سزا وہ خود کو اتنی اذیت میں مبتلا کر کے دے رہا ہے۔۔۔۔"

نفیسہ بیگم کی بات پر زنفیر کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔۔۔۔

اُسے زوہان اس بارے میں بتا چکا تھا۔۔۔۔ مگر اُسے اس بارے میں علم نہیں تھا کہ آج زوہان کی ماں کی برسی ہے۔۔۔۔



"زوہان اس وقت کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟ مجھے اُن کے پاس جانا ہے۔۔۔"

زنیشہ کا دل زوہان کے لیے بے چین ہوا تھا۔۔۔ وہ ہر بار اُس کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف پر اُس کے ساتھ اُن کھڑا ہوتا تھا۔۔۔ آثمیر سے اتنی نفرت کے باوجود اُسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ مگر خود اپنی تکلیف اور اذیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔۔۔

زوہان کی اذیت پر وہ تڑپ ہی تو گئی تھی۔۔۔

"تم ناشتہ کر لو پھر ڈرائیور تمہیں۔۔۔ تمہارے زوہان کے پاس چھوڑ آئے گا۔۔۔"

نفیسہ بیگم اُس کی بے صبری دیکھ مسکرا کر رہ گئی تھیں۔۔۔

"نہیں آنی پلیز۔۔۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"

زنیشہ اُن کے بار بار کیے جانے والے اصرار پر بے چارگی سے بولی تھی۔۔۔

"ضد میں زوہان سے کم نہیں ہو۔۔۔ اچھی فکر دے سکتی ہو۔۔۔"

نفیسہ بیگم محبت بھری خفگی کا اظہار کرتیں اُسے لیے باہر کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔ جہاں ڈرائیور پہلے ہی اُن کے کہنے پر گاڑی لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔

زنیشہ دھڑکتے دل کے ساتھ گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔ وہ زوہان کے غصے سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ اُس کے وہاں پہنچ جانے پر وہ اچھا خاصہ بھڑک سکتا تھا۔۔۔



مگر زینہ نے بھی دل میں ٹھان لی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔۔ وہ اُس کا غصہ تو برداشت کر لے گی مگر اُسے تنہا کسی صورت نہیں چھوڑیں گی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

آزمیر حائفہ کا ہاتھ تھامے ڈانٹنگ ہال میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔ جہاں اُن کے آنے کی اطلاع ملتے ہی ناشتہ لگوا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ جب آزمیر میران پیلس میں ہوتا تھا تو وہ سب گھر والوں کے ساتھ ناشتہ اور ڈنر کرنا پسند کرتا تھا۔۔۔۔۔ اُس کی اسی روٹین کو دیکھتے سب نے آج بھی ناشتہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ حاشر تو صبح سے دہائیاں دے رہا تھا کہ آزمیر لالہ آج کسی صورت اُن سب کو یہ شرف نہیں بخشیں گے۔۔۔۔۔ اور اپنی نئی نوپلی دلہن کے ساتھ روم میں ہی ناشتہ کرنا پسند کریں گے۔۔۔۔۔

لیکن آزمیر نے شمرہ بیگم کو سب کے ساتھ ناشتہ کرنے کا پیغام بھجواتے سب کو ہی ایکسائیٹڈ کر دیا تھا۔۔۔۔۔ آزمیر جو زیادہ تر غصے میں اور لیے دیے انداز میں ہی پایا جاتا تھا۔۔۔۔۔ کچھ ٹائم پہلے سب کے لیے اُس کی شادی ہونا ایک خواب کا سا ہی تھا۔۔۔۔۔

آزمیر میران جیسا خشک مزاج بندہ کسی لڑکی سے محبت کرتا تھا پہلے تو اُن سب کو یہی بات سن کر ہی گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔ اب سب یہی دیکھنا چاہتے تھے کہ کیا شادی کے بعد اُس میں کوئی چینج آیا تھا۔۔۔۔۔ یا ابھی بھی وہ ویسا ہی تھا۔۔۔۔۔

لیکن آزمیر کو حائفہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر آتا دیکھ سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔۔

ڈارک براؤن شلوار سوٹ اور بلیک کوٹ میں ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تاثرات مگر آنکھوں میں اپنے پہلو میں چلتی نازک دوشیزہ کے لیے ڈھیروں محبت اور نرمی بھرے وہ سب کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

حافظ اس وقت اور بیچ شیفون کے گھٹنوں تک آتے ہلکے سے کام والے فراک میں دوپٹہ سر پر اوڑھے آثمیر کے ساتھ چلتی بے پناہ حسین لگی تھی۔۔۔۔ بار بار جوڑے سے پھسل کر چہرے پر آتی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑتی نروس سی وہ سب کو اس پل بہت پیاری لگی تھی۔۔۔۔

حافظ کے چہرے پر چمکتی حیا کا ریزن سامنے شوخ نگاہوں سے گھورتے کرنز سے بھی زیادہ آثمیر کی مضبوط گرفت میں قید اپنی نازک ہتھیلی تھی۔۔۔۔

جسے چھوڑنے کے موڈ میں وہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔ حافظ روم میں تو اس کی ساری بے باکیاں برداشت کر چکی تھی۔۔۔۔ مگر اب یہاں سب کے سامنے اسے لگ رہا تھا۔۔۔۔ آثمیر کی جانب سے کی جانے والی معمولی سی گستاخی پر اس کا بے ہوش ہونا کنفرم تھا۔۔۔۔

مادرا حافظ کے چہرے پر سچی خوشی کے رنگ دیکھ دل سے خوش تھی۔۔۔۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کا دل اپنی لائف میں آنے والے طوفان کے خوف سے سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔۔۔۔

اُن دونوں کا کپل ایک دم پرفیکٹ تھا۔۔۔۔ آثمیر جیسے سحر انگیز شخصیت کے مالک شخص کے ساتھ نازک اندام اور پرکشش حُسن کی مالک حافظ کے سوا کوئی لڑکی اتنی نہیں بچ سکتی تھی۔۔۔۔

حافظ دھڑکتے دل کے ساتھ سب کو سلام کرتی آثمیر کے ساتھ اس کے پہلو میں آن بیٹھی تھی۔۔۔۔

"آج لگتا ہے کسی کا ناشتہ کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔۔"



آزمیر کی کھنکھار پر سب جلدی سے اُن کی جانب سے نظریں ہٹاتے ناشتے کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔  
 "لالہ تو ویسے کے ویسے ہی کھڑوس ہیں۔۔۔۔۔ بچاری حاضہ بھابھی۔۔۔۔۔ وہ تو اُن سے ڈر کر ہی آدھی ہو جائیں گے۔۔۔۔۔  
 کتنے اُن رومینٹک ہو نکلے نالالہ۔۔۔۔۔"

فجر جو صبح سے آزمیر کا نیا انداز دیکھنے کو ایسا بڈ تھی۔۔۔۔۔ اُس کی وہی پہلے جیسی رعب دار شخصیت دیکھ دل مسوس کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

"بیٹا آزمیر لالہ کتنے رومینٹک ہیں یہ زرا غور سے دیکھو۔۔۔۔۔ حاضہ بھابھی کے لبوں کی مسکراہٹ صاف بتا رہی ہیں۔۔۔۔۔  
 اور جس طرح لالہ سب گھروالوں کے سامنے اُن کا ہاتھ پکڑ کر لائے ہیں۔۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ایسی جرأت اِن سارے  
 خاندان کے شوخ لڑکوں میں سے کوئی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔"

فریحہ نے گلاس منہ سے لگاتے فجر کی سرگوشی کا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

"آزمیر ہم سوچ رہے زرا ایک چکر میں اور حمیرا زمیشہ کی طرف لگا آتے۔۔۔۔۔ کل سے ابھی تک اُس سے کوئی بات  
 نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ نفیسہ بہن نے ناشتے لے کر جانے سے تو منہ کر دیا تھا۔۔۔۔۔"

شمس بیگم کی بات پر آزمیر کا ہاتھ ساکت ہوا تھا۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔ آج نہیں۔۔۔۔۔ میرے خیال میں کل جانا مناسب رہے گا۔۔۔۔۔"

کچھ لمحوں کے توقف کے بعد آزمیر نے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

بظاہر وہ سب کے سامنے زوہان کے حوالے سے صاف لاپرواہی جتاتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اِس حقیقت سے کوئی واقف نہیں تھا  
 کہ آزمیر کو زوہان کے بارے میں ایک ایک خبر رہتی تھی۔۔۔۔۔

"تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی..؟؟؟؟ تمہیں تو صبح بہت بھوک لگی تھی نا۔۔۔۔"

آزمیر اُسے پلیٹ میں تھوڑے سے چاول ڈال کر اُن سے کھیلتے دیکھ اُس کا صبح فرار اختیار کرنے کے لیے بنایا بہانہ یاد دلا گیا تھا۔۔۔۔

آزمیر کی سرگوشی پر اُس کے سامنے بیٹھی آمنہ اور کشمالہ بیگم نے پوری توجہ دی تھی۔۔۔۔ مگر کچھ بھی کانوں تک نہیں پہنچ پایا تھا۔۔۔۔

جس پر اُن کے ساتھ بیٹھے شاکر صاحب شرمندہ ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

"آپ دونوں تو یہ بچکانہ حرکتیں مت کرو۔۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش لگ رہے ہیں۔۔۔۔"

شاکر صاحب نے بیوی اور بہن کی حرکت پر انہیں ٹوکا تھا۔۔۔۔ اُن کا پورا گھرانہ آزمیر کو ایک شوہر کے روپ میں دیکھ پاگل ہو چکا تھا۔۔۔۔

"آپ کو تو کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔۔۔۔ مگر جس طرح یہ سب مجھے گھور رہیں ہیں۔۔۔۔ میں کیسے کچھ کھا سکتی ہوں۔۔۔۔ آپ کی بیوی بنا اتنا مشکل ہو گا۔۔۔۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔"

حافظ کے معصومیت بھرے غصے پر اُسے ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔۔ اُس کے ہونٹوں پر دلکش مسکان کھیل گئی تھی۔۔۔۔ آزمیر نے ایک نظر سب پر ڈالی تھی۔۔۔۔ جو اُس کے دیکھنے پر اپنی پلیٹوں پر جھک گئے تھے۔۔۔۔

"آپ سب لوگ میری بیوی کو کس خوشی میں گھور رہے ہیں۔۔۔۔ کیا نئی نویلی دلہن پہلی بار دیکھی آپ لوگوں نے۔۔۔۔"



آزمیر نے مصنوعی خفگی کا اظہار کرتے حائفہ کو مزید حیا سے لال کر دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس لمحے اُسے گھور بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

آزمیر کی بات پر سب کے ہونٹوں پر مسکان بکھری تھی۔۔۔۔۔ آزمیر کا یہ پُر مزاح انداز اُن کو بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔  
 "نہیں لالہ۔۔۔۔۔ آپ کے پہلو میں بیٹھی نئی نویلی دلہن پہلی بار دیکھی ہے۔۔۔۔۔"  
 حاشر کی زبان پھسلی تھی۔۔۔۔۔

لیکن آزمیر کی گھوری پر اگلے ہی لمحے سر جھکا گیا تھا۔۔۔۔۔

"آئی نو میری والی سب سے حسین ہے۔۔۔۔۔ مگر یہ حق میرا ہے۔۔۔۔۔ اس لیے آپ لوگ خاموشی سے ناشتا کریں۔۔۔۔۔ اور چلتے پھرتے نظر آئیں۔۔۔۔۔"

آزمیر لبوں پر مسکراہٹ سجائے بولتا اُن سب کو صدمے سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ اب کی بار حائفہ اُن سب کے ری ایکشن دیکھ اپنی بے ساختہ اُمد آنے والی مسکراہٹ چھپانے کے لیے گھاس ہونٹوں سے لگا گئی تھی۔۔۔۔۔  
 "ابھی جو میں نے دیکھا۔۔۔۔۔ کیا تم نے بھی وہی دیکھا؟؟؟ یہ آزمیر لالہ ہی تھے نا۔۔۔۔۔؟؟؟"

فجر کے بے یقینی بھرے انداز پر فریحہ نے بھی اُس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔۔۔

"کمال کر دیا حائفہ بھابی نے تو۔۔۔۔۔"

فریحہ کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ آزمیر نے اتنے مسکرا کر ایسی بات کہی ہے۔۔۔۔۔

"میں کھانا کھا رہی ہوں۔۔۔۔۔ آزمیر پلیز۔۔۔۔۔"

حافظ اچھے سے جانتی تھی آثمیر کے سامنے وہ سب شریف بنے بیٹھے تھے۔۔۔ بعد میں انہوں نے اُسے نہیں چھوڑنا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے آثمیر کوئی جواب دیتا۔۔۔ کوئی بہت امپورٹنٹ کال آجانے پر وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ قاسم اور شاکر صاحب بھی اس کے پیچھے اٹھ گئے تھے۔۔۔

"بھابھی جان یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟؟ ایک ہی رات میں آپ نے ہمارے اکھڑ مزاج اور سخت گیر لالہ کو اتنا خوش مزاج کیسے بنا دیا۔۔۔"

اُن کے جاتے ہی وہی ہوا تھا جس کا حافظ کو ڈر تھا۔۔۔ سب نے ایک ساتھ اُس پر دھاوا بول دیا تھا۔۔۔ شمسہ بیگم نے بھی محبت بھری نظروں سے حافظ کو دیکھا تھا۔۔۔ جو اُن کے بیٹے کی زندگی خوشیوں سے بھر گئی تھی۔۔۔

وہ آثمیر کو ایسے ہی تو خوش اور ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتی تھیں۔۔۔ جس نے وقت سے پہلے پورے خاندان کی ذمہ داریاں اٹھاتے اپنی زندگی کی خوشیاں فراموش کر دی تھیں۔۔۔

"وہ ابھی بھی ویسے ہی ہیں۔۔۔ آپ لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔"

آثمیر کے جانے کے بعد حافظ بھی کچھ نارمل ہوئی تھی۔۔۔ ورنہ اُس کی شوخ نگاہیں تو اُسے ہر ہوش بھلا دیتی تھیں۔۔۔

حافظ کے جواب پر سب مایوس ہوئے تھے۔۔۔

"یہ اب آثمیر میران کی بیوی ہیں۔۔۔۔۔ اُن کا رنگ چڑھ چکا ہے اِن پر۔۔۔۔۔ یہ کچھ نہیں بتائیں گی اب۔۔۔۔۔"

حاشر اُسے چڑھانے کے لیے مصنوعی افسوس کا اظہار کرتا اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

مردوں کے اُٹھتے ہی سب لیڈیز نے حاشر کو اپنے شکنجے میں لیا تھا۔۔۔۔۔

"منہ دیکھائی میں کیا ملا؟؟؟"

پہلا سوال فجر کی جانب سے تھا۔۔۔۔۔

جس کے جواب میں حاشر نے گلے میں پہنا بیش قیمت نیپکیں دیکھایا تھا۔۔۔۔۔ سب نے ستائش اور رشک بھری نظروں سے حاشر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ اسی لمحے وہاں داخل ہوتی سویرا جل بھن کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ اُسے کسی طور ہضم نہیں ہو رہا تھا کہ اُس کی جگہ اِس لڑکی نے لے لی تھی۔۔۔۔۔ جس کے اتنے بڑے دھوکے کے بعد بھی آثمیر نے اُسے معاف کر دیا تھا۔۔۔۔۔

بلکہ اُلٹا پلکوں پر بیٹھا رکھا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ اتنی آسانی سے یہ سب ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔

"آثمیر کی آنکھوں میں اِس نے حاشر کے لیے دیوانگی بھری محبت دیکھی تھی۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی آثمیر حاشر کے خلاف اُس کی کوئی بات نہیں سنے گا۔۔۔۔۔ مگر وہ حاشر کو آثمیر کے خلاف ضرور کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

جس کے لیے پہلے اُسے حاشر سے اچھے تعلقات قائم کرنے تھے۔۔۔۔۔



"بہت مبارک ہو حائف تمہیں۔۔۔ اور آئم سوری میں نے تمہارے ساتھ اب تک بہت غلط رویہ اختیار کیے رکھا۔۔۔ جس کے لیے میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔ تم آئمیر کی بیوی ہونے کے ناطے مجھے بہت عزیز ہو اب۔۔۔"

سویرا اپنے پلان کا آغاز کر چکی تھی۔۔۔

جس سے نابلد۔۔۔ حائف نے اُسے مزید شرمندہ ہونے کا موقع دیئے بغیر گلے سے لگا لیا تھا۔۔۔

آئمیر سے منسلک ہر رشتہ اس کے لیے اہم تھا۔۔۔

حائف نے ارد گرد نظریں گھمائی تھیں۔۔۔ اُسے ماورا کب سے کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔ ناشتے کے ٹیبل پر بھی حائف کو وہ بھیجی بھیجی سی لگی تھی۔۔۔

وہ سب کو اُن کے اُلٹے سیدھے سوالوں کے جواب دیتی ماورا کی تلاش میں چل دی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

"بی بی جی آپ یہاں۔۔۔؟؟؟"

حاکم زمیشہ کو زوہان کے وائٹ کمانچ میں آتا دیکھ بوکھلا گیا تھا۔۔۔ اُس کا دل چاہا تھا پیچھے کھڑے ڈرائیور کا بھیجہ اُڑا دے۔۔۔ جو بنا اُسے بتائے زمیشہ کو یہاں لے آیا تھا۔۔۔

اب زوہان کے ہاتھوں اُس کی ناگلیں تو ٹوٹنے ہی والی تھیں۔۔۔

"مجھے دیکھ کر اتنے گھبرا کیوں رہے ہو۔۔۔؟؟؟"



زميشہ نے اپنی سیاہ شال درست کرتے اُسے کٹیلی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"سر تو یہاں نہیں ہیں۔۔۔ پھر آپ یہاں۔۔۔"

زوہان کے ساتھ مل کر بڑے بڑے دشمنوں کی چالیں اُنہیں پر پلٹ دینے والا زوہان کا خاص ملازمہ اُس کی بیوی کے آگے بالکل ہی بوکھلا چکا تھا۔۔۔

کیونکہ اُسے زوہان کے نزدیک اس لڑکی کی اہمیت کا اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔

"میں نے کب کہا۔۔۔ کہ میں تمہارے سر سے ملنے آئی ہوں۔۔۔ میں تو اپنے شوہر کا یہ دوسرا گھر دیکھنے آئی ہوں۔۔۔"

زميشہ اُس کے لڑکھڑاتے لہجے سے ہی سمجھ گئی تھی کہ زوہان اندر تھا۔۔۔

"بی بی جی وہ اندر کنسرکشن کا کام چل رہا ہے۔۔۔"

حاکم کو سمجھ نہیں آریا تھا کیا بہانہ بنائے۔۔۔

حاکم کی لاکھ کوششوں کے باوجود اُس کی ایک نہ سنی۔ زميشہ اندر داخل ہو چکی تھی۔۔۔

جہاں ہر طرف چھایا سناٹا دیکھ اُس کا دل ہول کر رہ گیا تھا۔۔۔

"زوہان کہاں ہیں۔۔۔؟ مجھے بتا دو ورنہ اُنہیں ڈھونڈ تو میں لوں گی ہی سہی۔۔۔"

زميشہ کے انداز سے زوہان کی صحبت کا اثر واضح چمک رہا تھا۔۔۔ جو زوہان کی طرح بات بعد میں کر رہی تھی۔۔۔ اور دھمکیاں پہلے دے رہی تھی۔۔۔

"سڈی روم میں۔۔۔"

حاکم مری مری آواز میں جواب دیتا اپنی اس ضدی مالکن کے آگے ہار مان گیا تھا۔۔۔۔۔ جو نہیں جانتی تھی کہ وہ ایک زخمی شیر کی کھچاڑ میں گھسنے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

زمیشہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ سڑی کا دروازہ دھکیلتے اندر پھیلی نیم تاریکی کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔ زوہان کا اس طرح خود کو تاریکیوں کی نظر کرتا دیکھ زمیشہ کی تکلیف میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

"کون۔۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان ہلکی سے آہٹ پر آنکھیں کھولتا غضبناکی کا شکار ہوتا دھاڑا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ تو اس کے اتنے غصے پر خوف سے کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ ایک پل کے لیے اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔۔۔ اس نے یہیں سے واپس پلٹ جانا چاہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن پھر خود کو تیار کرتی آگے بڑھ کر لائٹس آن کر گئی تھی۔۔۔۔۔

پل بھر میں پورا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ کو وہاں دیکھ زوہان پل بھر کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔۔۔۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔؟"

زوہان فوراً اجنبی بنا تھا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب میں یہاں کیوں آئی ہوں؟۔۔۔۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو اکیلا چھوڑوں گی۔۔۔۔۔؟"

زمیشہ اس کے سرد لہجے کی پرواہ کیے بغیر اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

"زمنہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ تم ابھی جاؤ یہاں سے۔۔۔"

زوہان نے اس کی جانب سے رخ موڑ لیا تھا۔ جبکہ اس کے اتنے اجنبی انداز پر زمنہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟ جب دل چاہا مجھے اپنے قریب کر لیا۔۔۔ جب دل چاہا دور کر دیا۔۔۔ کیا کوئی بے جان کھیلونا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔ اگر ایسا ہی برتاؤ رکھنا تھا تو رہنے دیتے وہاں میران پیلس میں۔۔۔ کیوں لائے مجھے اپنے قریب۔۔۔"

جس طرح آپ مجھ سے اپنی نگاہیں پُرا رہیں ہیں۔۔۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔۔۔ کہ آپ کو مجھ سے رشتہ جوڑ کر پکھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں آپ کی یہ غلطی سدھار دیتی ہوں۔۔۔ واپس جا رہی ہوں میں میران پیلس۔۔۔ بیٹھیں یہاں آپ اپنی تنہائی کے ساتھ۔۔۔"

زمنہ ایک ہی سانس میں بولتی ملک زوہان کے شدید ترین غصے کو ہوا دے گئی تھی۔۔۔۔۔

زوہان نے اس کی جانب بڑھتے اس کی کلائی دبوچ کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟؟... تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟؟ اگر دوبارہ ایسی فضولیات بولنے کی کوشش کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔"

زوہان اسے اپنے قریب تر کرتا۔۔۔ بُری طرح برسا تھا اس پر۔۔۔۔۔ اس کی گرم سانسوں سے زمنہ کو اپنا چہرا جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ دل ہی دل میں اپنا پلان کامیاب ہونے پر مسکائی تھی۔۔۔ زوہان کو پوری طرح خود میں الجھانے کا اس کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔۔



زميشہ کو وہاں دیکھ زوہان پل بھر کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔؟"

زوہان فوراً اجنبی بنا تھا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب میں یہاں کیوں آئی ہوں؟۔۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو اکیلا چھوڑوں گی۔۔۔؟"

زميشہ اُس کے سرد لہجے کی پرواہ کیے بغیر اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"زميشہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ تم ابھی جاؤ یہاں سے۔۔۔"

زوہان نے اُس کی جانب سے رُخ موڑ لیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے اتنے اجنبی انداز پر زميشہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟ جب دل چاہا مجھے اپنے قریب کر لیا۔۔۔ جب دل چاہا دور کر دیا۔۔۔ کیا کوئی بے جان کھیلونا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔ اگر ایسا ہی برتاؤ رکھنا تھا تو رہنے دیتے وہاں میران پیلس میں۔۔۔ کیوں لائے مجھے اپنے قریب۔۔۔"

جس طرح آپ مجھ سے اپنی نگاہیں پُرا رہیں ہیں۔۔۔ اُس سے صاف ظاہر ہے۔۔۔ کہ آپ کو مجھ سے رشتہ جوڑ کر پچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں آپ کی یہ غلطی سدھار دیتی ہوں۔۔۔ دل بھر گیا ہے آپ کا مجھ سے تو ٹھیک ہے۔۔۔ واپس جاری ہوں میں میران پیلس۔۔۔ بیٹھیں یہاں آپ اپنی تنہائی کے ساتھ۔۔۔"

زميشہ ایک ہی سانس میں بولتی ملک زوہان کے شدید ترین غصے کو ہوا دے گئی تھی۔۔۔



زوبان نے اُس کی جانب بڑھتے اُس کی کلائی دبوچ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟؟... تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟ اگر دوبارہ ایسی فضولیات بولنے کی کوشش کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔"

زوبان اُسے اپنے قریب تر کرتا۔۔۔۔۔ بُری طرح برسا تھا اُس پر۔۔۔۔۔ اُس کی گرم سانپوں سے زمیشہ کو اپنا چہرا جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ دل ہی دل میں اپنا پلان کامیاب ہونے پر مسکائی تھی۔۔۔۔۔ زوبان کو پوری طرح خود میں الجھانے کا اُس کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

"تو اور کیا کہوں۔۔۔۔۔ جو آپ مجھے محسوس ہوگا وہی بولوں گی نا۔۔۔۔۔"

زمیشہ اُس کی لال آنکھیں دیکھ اندر ہی اندر خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔۔۔ مگر اُسے اپنے اس آندھی طوفان بنے شوہر کو کیسے قابو کرنا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔۔

"تمہیں کیسے لگا کہ میرا دل بھر گیا ہے تم سے۔۔۔۔۔ یا میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کر کے پچھتا رہا ہوں۔۔۔۔۔ تم یہ سوچ بھی کیسے سکتی ہو۔۔۔۔۔"

زوبان کو اُس کے ادا کیے جانے والے الفاظ پاگل کر رہے تھے۔۔۔۔۔ اُس کے سامنے اگر زمیشہ کی جگہ کوئی اور آکر ایسی گستاخی کرتا تو اب تک اپنے انجام کو پہنچ چکا ہوتا۔۔۔۔۔

"میراں پیلس والوں نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے۔۔۔۔۔ تم مجھے چھوڑ کر اُن کے پاس جانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔"

اُس کے بالوں کی گدی پر ہاتھ کی مضبوط گرفت رکھتے اُس نے زمیشہ کا چہرہ اپنے چہرے کے بے حد قریب کر رکھا تھا۔۔۔ اتنا کہ دونوں کی سانسیں الجھنیں لگی تھیں۔۔۔

"میں نہیں جانا چاہتی وہاں۔۔۔ آپ چاہیں گے تو کبھی نہیں جاؤں گی وہاں۔۔۔ آپ کے پاس آنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ کے قریب رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ مجھ سے اجنبیت برت رہے ہیں۔۔۔ مجھے خود سے دور رکھ رہے ہیں۔۔۔"

زمیشہ نے اُس کا چہرہ تھامتے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"چھوڑ سکتی ہو میری خاطر اُن سب کو۔۔۔؟؟؟؟ میرا پیس کے ہر فرد سے۔۔۔ آثمیر میرا ان سے رشتہ توڑ سکتی ہو میری خاطر۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس سے سوال کرتا ستہزایہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"تم مجھے چھوڑ سکتی ہو۔۔۔ مگر انہیں نہیں۔۔۔ تم جانتی ہو ان لوگوں سے اتنی نفرت کے باوجود آج تک تمہیں اس دوہرائے پر کیوں نہیں لایا میں۔۔۔ اس خوف سے کیونکہ میں جانتا ہوں تم مجھے چھوڑ دو گی۔۔۔ تم سے لیے جانے والے امتحان میں ہار میری ہو گی۔۔۔"

زوہان زخمی نگاہوں سے اُسے دیکھتا اپنا مذاق اڑاتے بولتا اُسے خود سے دور کر گیا تھا۔۔۔

زمیشہ غم کی مورت بنی اپنی جگہ ساکت ہو چکی تھی۔۔۔

زوہان اندر ہی اندر خود کو اتنی اذیت میں مبتلا کیے ہوئے تھا۔۔۔ اور وہ لاعلمی کا شکار۔۔۔ ہر بار اپنی ضد اود نادانی میں اُسے کیا کیا باتیں بول کر ہرٹ کرتی آئی تھی۔۔۔



اُسے آثمیر کے رخصتی سے کچھ دیر پہلے کے ادا کیے جانے والے الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔۔

"زوبان کا خیال رکھنا زمیشہ۔۔۔ دنیا کے سامنے وہ خود کو جتنا بے حس اور سخت دل ظاہر کرتا ہے۔۔۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔۔۔ وہ اپنے آپ کو اپنی ماں کو نہ بچا پانے کا تصور وار سمجھتے۔۔۔ خود کو سزا دے رہا ہے۔۔۔ وہ اندر ہی اندر ٹوٹ رہا ہے۔۔۔ اُسے سنبھال لینا۔۔۔ مجھ سے نفرت نہیں کرتا وہ۔۔۔ ہاں مگر شدید غصہ ہے۔۔۔ اور مجھ سے بہتر اُس کے غصے سے کوئی واقف نہیں ہے۔۔۔ مجھے کبھی وہ اپنے پاس نہیں آنے دیگا۔۔۔ اس لیے دشمنی کا سہارا لے کر ہی۔۔۔ میں اُس کے ساتھ جُرا ہوا ہوں۔۔۔ لیکن تم سے بہت محبت کرتا ہے وہ۔۔۔ تم ہی وہ واحد ہستی ہو۔۔۔ جو اُسے اُس اذیت سے باہر نکالنے کی ہمت اور حق دونوں رکھتی ہو۔۔۔ وہ تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کرے گا۔۔۔"

زمیشہ نے اُس وقت انتہائی بے یقینی سے آثمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اُس نے ہمیشہ دونوں بھائیوں کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے جان لیوا دشمنوں کے رُوپ میں دیکھا تھا۔۔۔ دونوں آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے نفرت سجا کر پوری دنیا کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو بھی بے وقوف بنائے ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ حقیقت تو یہ تھی۔۔۔ جس نے زمیشہ کو سن کر دیا تھا۔۔۔

زمیشہ کے کانوں میں آثمیر کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔ جن کی وجہ سے اُسے فیصلہ کرنے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

"میں جانتا تھا تم مجھے چھوڑ دو گی مگر انہیں نہیں۔۔۔"

زوبان اُس کی گہری خاموشی پر اُس پر ایک تلخ نگاہ ڈالتا اُس کے پاس سے گزرتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔ ہر بات کا علم ہے آپ کو۔۔۔ میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔ یہ بھی جانتے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

زمیشہ ہوش میں آتے اُس کے پیچھے لپکی تھی۔۔۔

لیکن زوہان اُس کی بات پر کان بند کرتا تیز قدموں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

زمیشہ نے اُس کی اس قدر روڈنہیں پر ڈبڈبائی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔ جو سیڑھیاں اتر رہا تھا۔۔۔

زوہان اُس کا فیصلہ سننے سے پہلے ہی وہاں سے ہٹ جانا چاہتا تھا۔۔۔ ابھی وہ سیڑھیوں کے وسط میں ہی پہنچا تھا۔۔۔ جب زمیشہ کی دلخراش چیخ پر زوہان نے تڑپ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔

زمیشہ کا پیر سیڑھیوں سے پھسل چکا تھا۔۔۔ وہ سر کے بل سیڑھیوں پر لڑھکنے ہی والی تھی جب زوہان ایک ہی جست میں دو دو تین زینے ایک ساتھ بھلا گلتا اُس کو دوسری سیڑھی پر ہی تھام گیا تھا۔۔۔

زمیشہ اپنے پیر کو پکڑے بُری طرح رو دی تھی۔۔۔ اُس کا پیر شاید مڑ گیا تھا۔۔۔ زوہان کی تو جیسے جان پر بن آئی تھی۔۔۔

وہ خود کو کوسا زمیشہ کو پوری احتیاط سے اٹھاتا اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

زمیشہ اپنی ایکٹنگ پر خود کو داد دیتی زوہان کو دور جانے سے روک چکی تھی۔۔۔ بنا یہ سوچے کہ اگر زوہان کو اُس کے جان بوجھ کر گرنے والے اس ڈرامے کا پتا چل جاتا تو اُس کی کیسی شامت آئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@



"بی بی جی آپ یہاں۔۔۔۔؟؟؟"

حاکم زمیشہ کو زوہان کے وائٹ کاٹج میں آتا دیکھ بوکھلا گیا تھا۔۔۔ اُس کا دل چاہا تھا پیچھے کھڑے ڈرائیور کا بھیجہ اُڑا دے۔۔۔ جو بنا اُسے بتائے زمیشہ کو یہاں لے آیا تھا۔۔۔

اب زوہان کے ہاتھوں اُس کی ٹانگیں تو ٹوٹنے ہی والی تھیں۔۔۔

"مجھے دیکھ کر اتنے گھبرا کیوں رہے ہو۔۔۔؟؟؟"

زمیشہ نے اپنی سیاہ شمال درست کرتے اُسے سٹیبل نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"سر تو یہاں نہیں ہیں۔۔۔ پھر آپ یہاں۔۔۔"

زوہان کے ساتھ مل کر بڑے بڑے دشمنوں کی چالیں اُنہیں پر پلٹ دینے والا زوہان کا خاص ملازمہ اُس کی بیوی کے آگے بالکل ہی بوکھلا چکا تھا۔۔۔

کیونکہ اُسے زوہان کے نزدیک اِس لڑکی کی اہمیت کا اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔

"میں نے کب کہا۔۔۔ کہ میں تمہارے سر سے ملنے آئی ہوں۔۔۔ میں تو اپنے شوہر کا یہ دوسرا گھر دیکھنے آئی ہوں۔۔۔"

زمیشہ اُس کے لڑکھڑاتے لہجے سے ہی سمجھ گئی تھی کہ زوہان اندر تھا۔۔۔

"بی بی جی وہ اندر کنسرکشن کا کام چل رہا ہے۔۔۔"

حاکم کو سمجھ نہیں آیا تھا کیا بہانہ بنائے۔۔۔

حاکم کی لاکھ کوششوں کے باوجود اُس کی ایک نہ سٹی۔ زمیشہ اندر داخل ہو چکی تھی۔۔۔

جہاں ہر طرف چھایا سنا دیکھ اُس کا دل ہول کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"زوہان کہاں ہیں۔۔۔۔؟ مجھے بتا دو ورنہ انہیں ڈھونڈ تو میں لوں گی ہی سہی۔۔۔۔"

زمیشہ کے انداز سے زوہان کی صحبت کا اثر واضح چمک رہا تھا۔۔۔۔ جو زوہان کی طرح بات بعد میں کر رہی تھی۔۔۔۔ اور دھمکیاں پہلے دے رہی تھی۔۔۔۔

"سڈی روم میں۔۔۔۔"

حاکم مری مری آواز میں جواب دیتا اپنی اس ضدی مالکن کے آگے ہار مان گیا تھا۔۔۔۔ جو نہیں جانتی تھی کہ وہ ایک زخمی شیر کی کچھاڑ میں گھسنے جا رہی تھی۔۔۔۔

زمیشہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ سڈی کا دروازہ دھکیلتے اندر پھیلی نیم تاریکی کو دیکھا تھا۔۔۔۔ زوہان کا اس طرح خود کو تاریکیوں کی نظر کرتا دیکھ زمیشہ کی تکلیف میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

"کون۔۔۔۔؟؟؟"

زوہان ہلکی سے آہٹ پر آنکھیں کھولتا غضبناکی کا شکار ہوتا دھاڑا تھا۔۔۔۔

زمیشہ تو اُس کے اتنے غصے پر خوف سے کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔ ایک پل کے لیے اُس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔۔ اُس نے یہیں سے واپس پلٹ جانا چاہا تھا۔۔۔۔ لیکن پھر خود کو تیار کرتی آگے بڑھ کر لائنس آن کر گئی تھی۔۔۔۔

پل بھر میں پورا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔۔۔

زنیشہ کو وہاں دیکھ زوہان پل بھر کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔؟"

زوہان فوراً اجنبی بنا تھا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب میں یہاں کیوں آئی ہوں؟۔۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو اکیلا چھوڑوں گی۔۔۔؟"

زنیشہ اُس کے سر د لہجے کی پرواہ کیے بغیر اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

"زنیشہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔ تم ابھی جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

زوہان نے اُس کی جانب سے رخ موڑ لیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے اتنے اجنبی انداز پر زنیشہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟ جب دل چاہا مجھے اپنے قریب کر لیا۔۔۔۔ جب دل چاہا دور کر دیا۔۔۔ کیا کوئی بے جان کھیلونا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔ اگر ایسا ہی برتاؤ رکھنا تھا تو رہنے دیتے وہاں میراں پیلس میں۔۔۔ کیوں لائے مجھے اپنے قریب۔۔۔۔

جس طرح آپ مجھ سے اپنی نگاہیں پُرا رہیں ہیں۔۔۔ اُس سے صاف ظاہر ہے۔۔۔ کہ آپ کو مجھ سے رشتہ جوڑ کر پچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔۔ اگر ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں آپ کی یہ غلطی سدھار دیتی ہوں۔۔۔ واپس جا رہی ہوں میں میراں پیلس۔۔۔۔ بیٹھیں یہاں آپ اپنی تنہائی کے ساتھ۔۔۔۔"

زنیشہ ایک ہی سانس میں بولتی ملک زوہان کے شدید ترین غصے کو ہوا دے گئی تھی۔۔۔۔

زوہان نے اُس کی جانب بڑھتے اُس کی کلائی دبوچ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔



"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟؟... تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟؟ اگر دوبارہ ایسی فضولیات بولنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔"

زوہان اُسے اپنے قریب تر کرتا۔۔۔ بری طرح برساتا تھا اُس پر۔۔۔ اُس کی گرم سانسوں سے زمیشہ کو اپنا چہرا جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

لیکن وہ دل ہی دل میں اپنا پلان کامیاب ہونے پر مسکائی تھی۔۔۔ زوہان کو پوری طرح خود میں الجھانے کا اُس کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

زمیشہ کو وہاں دیکھ زوہان پل بھر کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔؟"

زوہان فوراً اجنبی بنا تھا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب میں یہاں کیوں آئی ہوں؟۔۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو اکیلا چھوڑوں گی۔۔۔؟"

زمیشہ اُس کے سرد لہجے کی پرواہ کیے بغیر اُس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"زمیشہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ تم ابھی جاؤ یہاں سے۔۔۔"

زوہان نے اُس کی جانب سے رخ موڑ لیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے اتنے اجنبی انداز پر زمیشہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔



"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟ جب دل چاہا مجھے اپنے قریب کر لیا۔۔۔ جب دل چاہا دور کر دیا۔۔۔ کیا کوئی بے جان کھیلونا سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔ اگر ایسا ہی برتاؤ رکھنا تھا تو رہنے دیتے وہاں میران پیلس میں۔۔۔ کیوں لائے مجھے اپنے قریب۔۔۔"

جس طرح آپ مجھ سے اپنی نگاہیں پُرا رہیں ہیں۔۔۔ اُس سے صاف ظاہر ہے۔۔۔ کہ آپ کو مجھ سے رشتہ جوڑ کر پکچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں آپ کی یہ غلطی سدھار دیتی ہوں۔۔۔ دل بھر گیا ہے آپ کا مجھ سے تو ٹھیک ہے۔۔۔ واپس جا رہی ہوں میں میران پیلس۔۔۔ بیٹھیں یہاں آپ اپنی تنہائی کے ساتھ۔۔۔"

زمیشہ ایک ہی سانس میں بولتی ملک زوہان کے شدید ترین غصے کو ہوا دے گئی تھی۔۔۔

زوہان نے اُس کی جانب بڑھتے اُس کی کلائی دبوچ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟؟... تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟؟ اگر دوبارہ ایسی فضولیات بولنے کی کوشش کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔"

زوہان اُسے اپنے قریب تر کرتا۔۔۔ بُری طرح برسا تھا اُس پر۔۔۔ اُس کی گرم سانسوں سے زمیشہ کو اپنا چہرا جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

لیکن وہ دل ہی دل میں اپنا پلان کامیاب ہونے پر مسکائی تھی۔۔۔ زوہان کو پوری طرح خود میں الجھانے کا اُس کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

"تو اور کیا کہوں۔۔۔ جو آپ مجھے محسوس ہو گا وہی بولوں گی نا۔۔۔"

زنیشہ اُس کی لال آنکھیں دیکھ اندر ہی اندر خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔ مگر اُسے اپنے اس آندھی طوفان بنے شوہر کو کیسے قابو کرنا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

"تمہیں کیسے لگا کہ میرا دل بھر گیا ہے تم سے۔۔۔ یا میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کر کے پچھتا رہا ہوں۔۔۔ تم یہ سوچ بھی کیسے سکتی ہو۔۔۔"

زوہان کو اُس کے ادا کیے جانے والے الفاظ پاگل کر رہے تھے۔۔۔ اُس کے سامنے اگر زنیشہ کی جگہ کوئی اور آکر ایسی گستاخی کرتا تو اب تک اپنے انجام کو پہنچ چکا ہوتا۔۔۔

"میراں پیلس والوں نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے۔۔۔ تم مجھے چھوڑ کر اُن کے پاس جانا چاہتی ہو۔۔۔"

اُس کے بالوں کی گدی پر ہاتھ کی مضبوط گرفت رکھتے اُس نے زنیشہ کا چہرہ اپنے چہرے کے بے حد قریب کر رکھا تھا۔۔۔ اتنا کہ دونوں کی سانسیں الجھنیں لگی تھیں۔۔۔

"میں نہیں جانا چاہتی وہاں۔۔۔ آپ چاہیں گے تو کبھی نہیں جاؤں گی وہاں۔۔۔ آپ کے پاس آنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ کے قریب رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ مجھ سے اجنبیت برت رہے ہیں۔۔۔ مجھے خود سے دور رکھ رہے ہیں۔۔۔"

زنیشہ نے اُس کا چہرہ تھامتے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"چھوڑ سکتی ہو میری خاطر اُن سب کو۔۔۔؟؟؟؟ میراں پیلس کے ہر فرد سے۔۔۔ آؤ میراں سے رشتہ توڑ سکتی ہو میری خاطر۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس سے سوال کرتا ستہزایہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔



"تم مجھے چھوڑ سکتی ہو۔۔۔ مگر انہیں نہیں۔۔۔ تم جانتی ہو ان لوگوں سے اتنی نفرت کے باوجود آج تک تمہیں اس دوہرائے پر کیوں نہیں لایا میں۔۔۔ اس خوف سے کیونکہ میں جانتا ہوں تم مجھے چھوڑ دو گی۔۔۔ تم سے لیے جانے والے امتحان میں ہار میری ہو گی۔۔۔"

زوہان زخمی نگاہوں سے اُسے دیکھتا اپنا مذاق اڑاتے بولتا اُسے خود سے دور کر گیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ غم کی مورت بنی اپنی جگہ ساکت ہو چکی تھی۔۔۔

زوہان اندر ہی اندر خود کو اتنی اذیت میں مبتلا کیے ہوئے تھا۔۔۔ اور وہ لاعلمی کا شکار۔۔۔ ہر بار اپنی ضد اود نادانی میں اُسے کیا کیا باتیں بول کر ہرٹ کرتی آئی تھی۔۔۔

اُسے آثمیر کے رخصتی سے کچھ دیر پہلے کے ادا کیے جانے والے الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔۔۔

"زوہان کا خیال رکھنا زنیشہ۔۔۔ دنیا کے سامنے وہ خود کو جتنا بے حس اور سخت دل ظاہر کرتا ہے۔۔۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔۔۔ وہ اپنے آپ کو اپنی ماں کو نہ بچا پانے کا تصور وار سمجھتے۔۔۔ خود کو سزا دے رہا ہے۔۔۔ وہ اندر ہی اندر ٹوٹ رہا ہے۔۔۔ اُسے سنبھال لینا۔۔۔ مجھ سے نفرت نہیں کرتا وہ۔۔۔ ہاں مگر شدید غصہ ہے۔۔۔ اور مجھ سے بہتر اُس کے غصے سے کوئی واقف نہیں ہے۔۔۔ مجھے کبھی وہ اپنے پاس نہیں آنے دیگا۔۔۔ اس لیے دشمنی کا سہارا لے کر ہی۔۔۔ میں اُس کے ساتھ جُرا ہوا ہوں۔۔۔ لیکن تم سے بہت محبت کرتا ہے وہ۔۔۔ تم ہی وہ واحد ہستی ہو۔۔۔ جو اُسے اُس اذیت سے باہر نکالنے کی ہمت اور حق دونوں رکھتی ہو۔۔۔ وہ تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کرے گا۔۔۔"

زميشہ نے اُس وقت انتہائی بے یقینی سے آثمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اُس نے ہمیشہ دونوں بھائیوں کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے جان لیوا دشمنوں کے روپ میں دیکھا تھا۔۔۔ دونوں آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے نفرت سجا کر پوری دنیا کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو بھی بے وقوف بنائے ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ حقیقت تو یہ تھی۔۔۔ جس نے زميشہ کو سن کر دیا تھا۔۔۔

زميشہ کے کانوں میں آثمیر کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔ جن کی وجہ سے اُسے فیصلہ کرنے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

"میں جانتا تھا تم مجھے چھوڑ دو گی مگر انہیں نہیں۔۔۔"

زوہان اُس کی گہری خاموشی پر اُس پر ایک تلخ نگاہ ڈالتا اُس کے پاس سے گزرتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔ ہر بات کا علم ہے آپ کو۔۔۔ میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔ یہ بھی جانتے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

زميشہ ہوش میں آتے اُس کے پیچھے لپکی تھی۔۔۔

لیکن زوہان اُس کی بات پر کان بند کرتا تیز قدموں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

زميشہ نے اُس کی اس قدر روڈ نہیں پر ڈبڈبائی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔ جو سیزھیاں اتر رہا تھا۔۔۔

زوہان اُس کا فیصلہ سننے سے پہلے ہی وہاں سے ہٹ جانا چاہتا تھا۔۔۔ ابھی وہ سیزھیوں کے وسط میں ہی پہنچا تھا۔۔۔ جب زميشہ کی دلخراش چیخ پر زوہان نے تڑپ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔



زنیشہ کا پیر سیڑھیوں سے پھسل چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ سر کے بل سیڑھیوں پر لڑھکنے ہی والی تھی جب زوہان ایک ہی جست میں دو دو تین زینے ایک ساتھ پھلانگتا اُس کو دوسری سیڑھی پر ہی تھام گیا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ اپنے پیر کو پکڑے بُری طرح رو دی تھی۔۔۔۔۔ اُس کا پیر شاید مڑ گیا تھا۔۔۔۔۔ زوہان کی تو جیسے جان پر بن آئی تھی۔۔۔۔۔

وہ خود کو کوتا زنیشہ کو پوری احتیاط سے اٹھاتا اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ اپنی ایکٹنگ پر خود کو داد دیتی زوہان کو دور جانے سے روک چکی تھی۔۔۔۔۔ بنا یہ سوچے کہ اگر زوہان کو اُس کے جان بوجھ کر گرنے والے اِس ڈرامے کا پتا چل جاتا تو اُس کی کیسی شامت آئی تھی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

حافظ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے بیٹھے قاسم صاحب کے کیے جانے والے انکشاف پر انہیں دیکھتی۔۔۔۔۔ کتنے ہی لمحے بل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

اُس کی بہن کے بارے میں اتنی اہم بات سب کو معلوم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ سوائے اُس کے۔۔۔۔۔

وہ ماورا کی تلاش میں اُس کی جانب بڑھ رہی تھی جب قاسم صاحب اُسے ضروری بات کرنے کا کہتے اپنے ساتھ اپنے روم میں لے گئے تھے۔۔۔۔۔ جہاں پہلے سے موجود شہاب درانی اور منہاج درانی کو موجود دیکھ وہ ٹھٹھک گئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن قاسم صاحب نے اُن کے وہاں موجود ہونے کا جو ریزن بتایا تھا اُسے سن کر میران پیلس کی در و دیوار اُس کی نگاہوں میں گھوم کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔۔

ماورا کے ساتھ اتنا سب ہوا تھا اور اُس نے حاض کو کچھ بھی بتانا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ حاض اُس سے اپنی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف اسی لیے شیر کرتی تھی تاکہ وہ بھی اُس کے ساتھ اپنی پر اہلم ڈسکس کرے۔۔۔۔۔

لیکن ماورا نے تو اپنی تکلیف کی بھنک بھی نہیں لگنے دی تھی اُسے۔۔۔۔۔

اُسے منہاج پر بھی بہت غصہ آیا تھا لیکن وہ اپنی سزا بھگت چکا تھا۔۔۔۔۔ اب اُسے کچھ بھی کہنا مناسب نہیں تھا۔۔۔۔۔ اُس کی آنکھوں میں اپنی بہن کے لیے بے پناہ محبت دیکھ حاض کے اُس سے سارے شکوے دھل گئے تھے۔۔۔۔۔ اور ماورا کو اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی دینے کے لیے وہ باقی سب کے ساتھ اُن کے پلان میں شریک ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

حاض کو مانتے دیکھ منہاج نے گھر کے باقی لوگوں کو بھی وہاں بلا لیا تھا۔۔۔۔۔ وہ پہلے بھی شہاب درانی کے ساتھ کئی بار یہاں آچکا تھا۔۔۔۔۔ اس لیے اُس کی سب سے جان پہچان تھی۔۔۔۔۔

"باقی سب کی تو خیر ہے۔۔۔۔۔ ماورا تک کو پٹالیں گے ہم۔۔۔۔۔ لیکن کسی نے اصل مسئلے پر غور کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

فجر کی بات پر سب نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"آزمیر لالہ۔۔۔۔۔ وہ کسی صورت ہمارے پلان میں شامل نہیں ہونگے۔۔۔۔۔ اُن کی وجہ سے ہمارا پلان چوہٹ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔"

فجر کی بات پر سب کی نگاہیں بے ساختہ حاض کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔۔

"کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

حافظ اُن کی نگاہوں کا مفہوم سمجھ کر بھی انجان بنی تھی۔۔۔۔

"منہاج لالہ۔۔۔۔ یہ آخری مارکہ آپ کی سالی صاحبہ ہی سر کر سکتی ہیں۔۔۔۔ ہم سب کو سو فیصد یقین ہے۔۔۔۔ آثمیر لالہ ان کی بات کسی صورت نہیں نالیں گے۔۔۔۔"

رامین نے بھی لہو دیا تھا۔۔۔۔

"اچھا اور تمہیں یہ سو فیصد یقین کس غلط فہمی کی بنیاد پر ہے۔۔۔۔"

حافظ اُن سب کی جانب سے خود کو بلی کا بکرا بنائے جانے پر خفگی سے بولی۔۔۔۔

"آج صبح ناشتے کے ٹیبل پر ہی ہم سب کو اس بات کا اندازہ اچھی طرح ہو گیا ہے۔۔۔۔ اب آپ جائیں اور کام پر لگ جائیں۔۔۔۔ ویسے بھی آپ کے شوہر نامدار آپ ہی کو ڈھونڈ رہے تھے ابھی۔۔۔۔"

صدف نے تفصیل سے جواب دیتے حافظ کی بولتی بند کر دی تھی۔۔۔۔ انکار کا مزید کو جواز نہ ملتے اُسے حامی بھرنی پڑھی تھی۔۔۔۔

وہ سب جانتے تھے کہ آثمیر کو کسی بھی بات کے لیے منانا کتنا مشکل تھا۔۔۔۔ اس لیے سب نے حافظ کا انتخاب ہی کیا تھا۔۔۔۔۔۔

حافظ سب کے پُر زور اصرار پر مان تو گئی تھی۔۔۔۔ مگر اب آثمیر کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھتی وہ کانپتے دل کے ساتھ آگے بڑھی تھی۔۔۔۔ ماورا کو وہ بھی یہ سر پر اُڑ دینا چاہتی تھی۔۔۔۔ جس کے لیے اُس نے خود کو پوری طرح سے بقول رامین کے مارکہ سر کرنے کے لیے تیار کر لیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@



"بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

زوہان اُس کے لال ہوتے نازک پیر کو دیکھتے انتہائی فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔۔ جس میں اُس کی پہنائی گئی پائل اُسے مزید حسین بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

"آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔ آپ جائیں۔۔۔۔ جہاں جا رہے تھے۔۔۔۔ میں اپنے درد سے خود ہی مٹ لوں گی۔۔۔۔"

زمیشہ اُس کی گرفت سے اپنا پیر کھینچنے کی ناکام کوشش کرتی زروٹھے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔

زوہان نے گھورتی نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

زرا سے درد پر واویلا مچا دینے والی زمیشہ میران اتنی بڑی چوٹ پر اتنے سکون سے بیٹھی پیر ہلا جلا رہی تھی۔۔۔۔۔

زوہان کو ایک سیکنڈ لگا تھا۔۔۔۔ اُس کا یہ نالک پکڑنے میں۔۔۔۔۔

"اوکے ایز یو وش۔۔۔۔۔"

یہ لڑکی جب سے آئی تھی۔۔۔۔ اپنی الٹی سیدھی حرکتوں سے اُسے زچ کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔۔ آج کے دن وہ کسی سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔۔ لیکن زمیشہ نے اُسے پوری طرح خود میں الجھاتے اُس کی تکلیف تو بھلا ہی دی تھی۔۔۔۔۔

زوہان نے اُس کے پیر کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے اُس کی جانب سے رُخ موڑ لیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہاں سے اٹھا نہیں تھا۔۔۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔۔"



زنیشہ کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ حیرت کی زیادتی سی منہ بھی کھل چکا تھا۔۔۔۔۔ مطلب اُس کی تکلیف سے بھی اب اس کھڑور شخص کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔۔"

زنیشہ آنکھوں میں آنسو بھرے بولتی زوہان کو اچھا خاصہ ڈسٹرب کر گئی تھی۔۔۔۔۔

"سیم ہیئر۔۔۔۔"

زوہان کوشش کے باوجود خود کو اُس کی اس معصوم قاتلانہ اداؤں سے بچا پانے میں کامیاب نہیں ہو پارہا تھا۔۔۔۔۔

زوہان کا ایک بار پھر ویسا ہی سرد اور کھردرا جواب زنیشہ کا چہرہ غصہ اود خفگی سے لال کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے پہلے کے زنیشہ کچھ بولتی۔۔۔۔۔ زوہان اُسے دونوں ٹانگوں سے تھام کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔

زنیشہ اُس کے اس جارحانہ عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔۔ اُس کے فولادی سینے سے ٹکراتی سیدھی اُس کی گود میں آن سائی تھی۔۔۔۔۔

"کیوں ڈسٹرب کر رہی ہو مجھے۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس کی رینگ کے ساتھ ٹکرانے کی وجہ سے لال ہوئی پیشانی سہلاتے گھمبیر سرگوشیانہ لہجے میں بولتا۔۔۔۔۔ اُس کی سانسیں تیز کر گیا تھا۔۔۔۔۔

"کیونکہ میں ڈسٹرب کرنے کا حق رکھتی ہوں۔۔۔۔۔ آپ مجھے روک نہیں سکتے۔۔۔۔۔"



زميشہ اُس کے لمس کی شدت پر جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔۔ جب زوہان نے اُسے خود میں سموتے اُس کے نازک وجود کی کپکپاہٹ کو اپنے وجود میں اتار لیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@

حافظہ روم میں داخل ہوئی تھی جہاں اُسے آثمیر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تیار ہوتا نظر آیا تھا۔۔۔۔  
حافظہ اُسے کن اکیوں سے دیکھتی الماری کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ جہاں سے اُسے کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔ تھوڑی دیر تک الماری میں کپڑے اندر سے ادھر کرنے کے بعد وہ اُس کے پٹ بند کرتی آثمیر کی جانب پلٹی تھی۔۔۔۔  
جسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اُس کا پورا فوکس صرف اپنی کی تیاری پر ہے۔۔۔۔

"تیار تو ایسے ہو رہے ہیں۔۔۔۔ جیسے ڈیٹ پر جانا ہو۔۔۔۔"

حافظہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔۔

"مجھ سے کچھ کہنا۔۔۔۔؟؟؟"

اُسے صوفے کی جانب بڑھتے دیکھ آثمیر نے پلٹ کر اُس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

حافظہ نے خفگی سے جواب دیا تھا۔۔۔۔ وہ دو ہی دنوں میں اُس کی محبت اور توجہ کی اس قدر عادی ہو چکی تھی۔۔۔۔ کہ آثمیر کا ذرا سا بھی انور کرنا اُس کو ایسے ہی بے چین کر دیتا تھا۔۔۔۔



جواب بیڈ پر بالکل سیٹ تکیوں کو اٹھا کر دوبارہ سیٹ کر رہی تھی۔۔۔

حافظ کا موڈ اچھی طرح خراب ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

"حافظ کلمہ نمبر \_\_\_\_\_"

"آپ کو شاید کہیں جانا ہے۔۔۔ آپ تیار ہولیں۔۔۔ میری وجہ سے ڈسٹرب ہو جائیں گے۔۔۔"

حافظ کی بات پر آثمیر نے مڑ کر اُسے گھورا تھا۔۔۔۔

جہاں وہ اپنے نظر انداز کیے جانے پر ناراضگی کا اظہار کرتی روم سے نکلی تھی۔۔۔



"حافظ۔۔۔۔۔ خاموشی سے واپس آجاؤ۔۔۔۔۔ ورنہ میں باہر سے سب کے سامنے اٹھا کر لانے کی بھی ہمت رکھتا ہوں۔۔۔۔۔ اور تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔۔ میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گا۔۔۔۔۔"

آزمیر نے اُسے دھمکی دی تھی۔۔۔۔۔

جسے سنتے حافظ کے قدم تھمے تھے۔۔۔۔۔ اُس نے پلٹ کر خفگی سے گھورا تھا آزمیر کو۔۔۔۔۔ جو اُس کے سامنے غصہ کرنا تو بھول ہی چکا تھا اور اپنی پیار بھری دھمکیوں سے اُس سے ہر بات منوا رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔؟"

حافظ منہ پھلائے اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔۔

"تم کہو تو کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔"

اُس کی نازک کلائیاں پکڑ کر اپنی کمر میں جمانے لگے۔۔۔۔۔ آزمیر اُس کے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا میری بیوی غصے میں اتنی ہاٹ لگتی ہو۔۔۔۔۔ تمہیں ایسے دیکھ کر میرا دل چاہتا ہے کہ۔۔۔۔۔"

اُس سے پہلے کے آزمیر کوئی بے باک جملہ ادا کرتا حافظ اُس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی خاموش کروا گئی تھی۔۔۔۔۔ جس پر لب رکھتے آزمیر نے اُس کی زماہنیں محسوس کی تھیں۔۔۔۔۔

"آپ کے سامنے بھلا کسی کا غصہ تک سکتا ہے۔۔۔۔۔"

حافظ اُس کے خوب رو چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"تم کرو نا۔۔۔۔۔ میں برداشت کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔"

آزمیر نے ہاتھ بڑھاتے اس کا کبچر بالوں سے نکال لیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اُس کی گھنیری زلفیں آبشار کی طرح اُس کے نازک وجود پر پھیل گئی تھیں۔۔۔۔ آزمیر نے مہبوت ہو کر یہ دلکشی بھرا منظر دیکھا تھا۔۔۔

وہ حائفہ کے حسین کمر تک گرتے لمبے بالوں کا دیوانہ تھا۔۔۔۔ اُس کی فرمائش پر ہی حائفہ روم میں اپنے بالوں کو کھلا ہی رکھتی تھی۔۔۔ لیکن اگر جوڑے میں قید رہ جاتے تو آزمیر ایسے ہی اپنے ہاتھوں سے یہ کام کر لیتا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"

حائفہ نے ماوا والی بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔ جس کے لیے اُن سب نے حائفہ کو خاص طور پر منته تزلوں سے آزمیر کو منانے کے لیے اُس کے پاس بھیجا تھا۔۔۔۔ کیونکہ ایک آزمیر ہی اُن کا اتنی محنت سے بنایا گیا پلان چوپٹ کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

"ہم۔۔۔ بولو۔۔۔"

اُس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹوں کو پیچھے بٹاتے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کی مسلسل کی جانے والی چھوٹی چھوٹی گستاخیوں پر حائفہ کا چہرہ بالکل گلنار ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

"آپ پہلے پر امس کریں۔۔۔ میری بات مانیں گے۔۔۔۔"

حائفہ کی بات پر آزمیر نے مشکوک نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"ریلی۔۔۔؟؟؟ اتنی سیریس بات ہے۔۔۔؟؟؟"

آزمیر کے پوچھنے پر حائفہ نے اُسے سارا پلان بتا دیا تھا۔۔۔۔۔

"آپ کو اور کچھ نہیں کرنا بس۔۔۔ ماورا کے سامنے منہاج کا کوئی ذکر نہیں کرنا تاکہ اُسے پتا نہ چل سکے۔۔۔۔۔ پلیز میری خاطر مان جائیں۔۔۔۔"

حافظ آثمیر کو انکار کے لیے منہ کھولتا دیکھ لجاجت سے بولتی آثمیر کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔۔۔ یہ لڑکی اور اس کے نئے نئے خوبصورت روپ۔۔۔ وہ فدا کیسے نہ ہوتا۔۔۔۔۔

"اور ایسا کرنے کے بدلے مجھے کیا ملے گا۔۔۔۔۔؟؟؟"

"آثمیر نے اُس کے حسین قل کو چھوا تھا۔۔۔۔۔ حافظ اُس کی مونچھوں کی چھبیں پر کسمپاسی تھی۔۔۔ آثمیر کا لمس ہمیشہ شدت لیے ہوتا تھا۔۔۔۔۔"

"آپ کو کیا چاہیے۔۔۔۔؟"

حافظ اُس کی نگاہوں کا فوکس اپنے ہونٹوں پر دیکھ لڑتی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔۔

"جو اس لمحے میرے دل کو مزید خوش کر دے۔۔۔۔۔"

آثمیر نے اُس کے خوشی سے مسکاتے چہرے کی جانب وارفتگی سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

"اوکے آپ آنکھیں بند کریں۔۔۔۔۔"

حافظ کو اُس کے اتنی آسانی سے مان جانے پر اس لمحے اُس پر بہت پیار آیا تھا۔۔۔۔۔

جس کا وہ اظہار کرنے کا ارادہ بھی رکھتی تھی۔۔۔۔۔ آثمیر اُس کے انداز پر مسکرا کر سر تسلیم خم کرتا آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔۔۔



حافظ نے اُس کے سہارے اوپر ہوتے۔۔۔۔۔ پہلے باری باری اُس کی دونوں آنکھوں پر لب رکھے تھے۔۔۔۔۔ اُس کے گداز لبوں کا لمس آثمیر میران کے لیے واقعی بہت خوشی کا باعث تھا۔۔۔۔۔ جس کے بعد حافظ اُس کے دونوں گالوں کو اُسی محبت سے چھوتی آثمیر میران کو اپنا مزید دیوانہ بنا گئی تھی۔۔۔۔۔

حافظ نے اُس کی آنکھیں کھولنے سے پہلے آرام سے پیچھے ہٹتے اُس کے قریب سے فرار ہونا چاہا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اُس کے اس ایکشن کا ری ایکشن اُس کے چودہ طبق روشن کر دینے والا تھا۔۔۔۔۔

لیکن آثمیر بند آنکھوں سے بھی اُس کا دور جانا محسوس کرتے اُسے کلائی سے تھام کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@

کل کے دن زمیشہ نے اُس کے بعد ایک پل کے لیے بھی زوہان کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔ زوہان بھی اپنی ضدی بیوی کے آگے ہار مانتا آج کے دن اپنا آپ اُس کے حوالے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ اُسے لیے سب سے پہلے اُس کی ماں کی قبر پر گئی تھی۔۔۔۔۔ جہاں زوہان جانے کی ہمت آج تک نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔ لیکن زمیشہ کے آگے وہ بے بس ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

مگر قبر پر جا کر فاتحہ پڑھنے کے بعد اُسے ایک بے طرح سکون نصیب ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُن کی قبر پر ہاتھ پھیرتے اُسے وہ اپنے بہت قریب محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔۔



وہاں سے وہ دونوں زمیشہ کے کہے کے مطابق یتیم خانے میں گئے تھے۔۔۔۔۔ جہاں پہلے ہی زمیشہ سارا انتظام کروا چکی تھی۔۔۔۔۔ بڑی تعداد میں وہاں موجود ٹین ایجرز اور بچے زوہان کے ماں کے سیال ثواب کے لیے قرآن پاک کی پاک کلام پڑھنے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔

زوہان اور زمیشہ نے بھی کچھ وقت وہاں رہ کر اپنا حصہ ڈالا تھا۔ زوہان کے چہرے پر پھیلتی آسودگی زمیشہ کو بھی اندر تک پرسکون کر گئی تھی۔۔۔۔۔

زوہان ہر سال اپنی ماں کے نام پر غریبوں پر لاکھوں خرچ کرتا تھا۔۔۔۔۔ مگر اتنا سکون اُسے آج تک نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

جس کے بعد اُن دونوں نے مل کر یتیم خانے کے ہر بچے کی اُس کی ضروریات کے مطابق مدد کی تھی۔۔۔۔۔ کسی کے آگے پڑھنے کا خرچہ اٹھایا تھا زوہان نے تو کسی کے علاج کا۔۔۔۔۔ یہ سب کرتے اُس کے چہرے پر ایک سچی خوشی تھی۔۔۔۔۔ جسے دیکھ دیکھ کر زمیشہ نہال ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ آج کے دن اپنا غم بھول کر دوسروں کا غم بانٹنا خوشی سے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔ یہ بات کافی انوکھی تھی۔۔۔۔۔ مگر وہ اپنی بیوی کا دل سے مشکور تھا۔۔۔۔۔ جس نے اُسے صحیح سمت دیکھائی تھی۔۔۔۔۔

زمیشہ کے لیے اُس کی دیوانگی اور محبت میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ نے زوہان کو کہے کے مطابق میراں پیلس والوں سے کوئی رابطہ نہیں رکھا تھا۔۔۔۔۔ بلکہ اُسے تو اپنا موبائل اٹھانے کا بھی ہوش نہیں تھا۔۔۔۔۔

اس وقت بھی وہ زوہان کی فرمائش پر فریش ریڈ ڈریس زیب تن کیے۔۔۔۔ جس پر ہم رنگ کے دھاگوں اور موتیوں سے نہایت ہی خوبصورت لمبرائیڈری کی گئی تھی۔۔۔ زوہان نے اس کا یہ سوٹ خود سلیکٹ کیا تھا۔۔۔۔ جسے پہن کر وہ لگ بھی بے پناہ حسین رہی تھی۔۔۔ زوہان تو اسے دیکھ کر ہی اس کا دیوانہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

"تو ملک زوہان کی بیوی اسے چلانا اچھی طرح سے جان چکی ہے۔۔۔۔"

زنیشہ کے گیلے بالوں کو محبت سے اپنی انگلیوں میں پھنساتا وہ اس کے چہرے کی نرمائیوں کو محسوس کرتا زنیشہ کے اوسان خطا کر گیا تھا۔۔۔۔

"زوہان پلیز۔۔۔۔ میں ابھی تیار ہوئی ہوں۔۔۔۔"

زنیشہ اس کے خطرناک تیور دیکھ اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے فاصلہ رکھنے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔۔ اس سے پہلے کے زوہان اس کے غمار میں بہک کر کوئی گستاخی کرتا۔۔۔۔ دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔۔

بہت اہم بات کے علاوہ کسی کو انہیں ڈسٹرب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔ زنیشہ جلدی سے زوہان سے جدا ہوئی تھی۔۔۔۔

"کم ان۔۔۔۔"

زوہان نے اس کی ان پھرتیوں کو گہری نگاہوں سے ملاحظہ کیا تھا۔۔۔۔

"سر وہ میرا ان پیلس سے شمر بیگم کی کال ہے۔۔۔۔ وہ زنیشہ بی بی جی سے بات کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر زنیشہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔۔۔۔

"انہیں کہیں مجھے اُن سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔"

زنیشہ مضبوط لہجے میں جواب دیتی پلٹ گئی تھی۔۔۔ اُسے اُس کی ماں نے ہی شوہر کی اہمیت کے بارے میں سمجھا کر بھیجا تھا۔۔۔ وہ اپنے شوہر کو ذرا سا ہرٹ کر کے اپنی ماں کو بھی ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

زنیشہ کے انکار پر زوہان ملازمہ کے ہاتھ سے فون لیتا زنیشہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

"بات کرو۔۔۔۔۔"

زوہان نے سپیکر پر ہاتھ رکھ کر فون اُس کی جانب بڑھاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

"مگر زوہان میں۔۔۔۔۔"

زنیشہ نے انکار کرنا چاہا تھا۔۔۔۔۔

"میرے لیے تم اور تم سے منسلک ہر رشتہ اہم ہے۔۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ میں سچ میں تمہیں میراں پیلیس والوں

سے دور کرنا چاہوں گا۔۔۔۔۔ تمہیں اُن میں سے کسی سے رشتہ توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کی کان کی لوح کو چھوتا محبت بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔ زنیشہ کو ایک بار پھر اپنے اس اکڑو شوہر سے محبت

ہونے لگی تھی۔۔۔ جو اُس کی خاطر اُن لوگوں کو بھی قبول کرنے کو تیار تھا۔۔۔ جو اُس کی اب تک کی اذیت کا باعث

تھے۔۔۔۔۔

زنیشہ نے اُس کے ہاتھ سے موبائل تمام کر اسی طرح اُس کے حصار میں کھڑے۔۔۔ شمسہ بیگم سے بات کی تھی۔۔۔

جو حال احوال پوچھنے کے بعد اب اُسے اور زوہان کو آج رات کے ڈنر پر انوائٹ کر رہی تھیں۔۔۔۔۔



زميشہ جانتی تھی زوہان کو اُن سب کے بچ بیٹھنا کتنا ناگوار گزرتا تھا۔۔۔ اس لیے وہ انکار کر گئی تھی۔۔۔  
 "آئم سوری اماں سائیں ہم نہیں آسکتے۔۔۔"

زميشہ نے یہاں بھی اپنے سے پہلے زوہان کا سوچا تھا۔۔۔ زوہان کو اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔۔  
 "ہم دونوں آئیں گے آج۔۔۔"

زوہان اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر شمسہ بیگم کو جواب دیتا زميشہ کے ہونٹوں پر پیار بھری مسکان بکھیر گیا تھا۔۔۔  
 زميشہ کو آثمیر کی بات سب بالکل سچ لگی تھی۔۔۔ زوہان جتنا سخت دل اور بے حس بننے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔ وہ  
 ویسا تھا نہیں۔۔۔

"آئی لو یو۔۔۔"

زميشہ اُس کا حصار توڑ کر شریر لہجے میں بولتی دور ہوئی تھی۔۔۔

"ایسی باتیں مجھے دور سے سمجھ نہیں آتیں۔۔۔"

زوہان اُس کو دور کھسکتا دیکھ واپس اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ زميشہ اُس کے انداز پر ٹکھلاتی اُس کے سینے سے آن  
 لگی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@



گھر میں ماورا کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔ جو کہ منہاج کے کہنے پر دو دن بعد ہونی طے پائی تھی۔۔۔  
 ماورا نے خود کو کمرے میں بند کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔ اُس نے قاسم صاحب اور حاتمہ کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی  
 منہاج اور اپنے نکاح کے بارے میں بتانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔

مگر کوئی اُس کی سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

ماورا کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔ نہ منہاج کا نمبر لگ رہا تھا۔۔۔ اور نہ اُس کی بیلا سے کوئی بات ہو پارہی  
 تھی۔۔۔

اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ سوچ سوچ کر اُس کا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔ اُس کا دماغ مختلف سوچوں کی اماہ جگا بنا خود  
 میں ہی الجھ کر رہ گیا تھا۔

اُس رات کی منہاج کی قربت وہ بھلائے نہیں بھول رہی تھی۔۔۔ وہ کسی طور اُسے اپنا خواب تصور کرنے کو تیار نہیں  
 تھی۔۔۔ وہ منہاج ہی تھا اُسے اس بات پر سو فیصد یقین تھا۔۔۔ لیکن اپنی ایک جھلک دیکھا کر کہاں غائب ہو گیا تھا  
 وہ۔۔۔

ماورا کا اس سب سے کہیں دور بھاگ جانے کو دل چاہا تھا۔۔۔

وہ اسی طرح خود سے لڑنے میں مصروف تھی جب فجر اور راتیں ناک کرتیں اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

جن کے ہاتھوں میں پکڑے بچے سنورے تھال دیکھ ماورا نے رُخ پھیر لیا تھا۔۔۔

"ماورا تمہارے ہونے والے اُن کی چوائس تو بہت اعلیٰ ہے۔۔۔ دیکھو تو کیسی ایک سے بڑھ کر ایک شے بھیجی  
 ہے۔۔۔"

رامین اُس کی بے رُخی نوٹ کرنے کے باوجود اپنی ہانکے گئی تھی۔۔۔۔

"پلیز تم لوگ جاو یہاں سے۔۔۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

ماورا کی روہانسی آواز پر وہ دونوں خاموشی سے نکل گئی تھیں۔۔۔

"بھابھی یہ ڈرامہ مزید کب تک چلانا ہے۔۔۔ ماورا کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔"

وہ دونوں ماورا کے روم کے باہر کھڑی حائفہ کو دیکھ فکر مندی سے بولی تھی۔۔۔ جو ابھی فون پر منہاج سے یہی بات

ڈکس کر رہی تھی۔۔۔۔ اسی لمحے زنیثہ بھی وہاں آئی تھی۔۔۔

زوہان اُسے صبح چھوڑ گیا تھا۔۔۔ خود اُس کا رات تک میران پیلس آنے کا ارادہ تھا۔۔۔۔ زنیثہ بھی آتے ساتھ اُن سب

کے پلان میں شریک پوری طرح اُن کی مدد کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ جس قدر ماورا نے اُسے تنگ کیا تھا۔۔۔۔ اب

اُس کے ہاتھ میں بھی موقع لگ چکا تھا سارے بدلے پورے کرنے کا۔۔۔۔ ساتھ ہی وہ ماورا کے لیے بہت خوش بھی

تھی۔۔۔۔

"منہاج کا بھی یہی کہنا ہے کہ اُسے بیمار دلہن بالکل نہیں چاہیے۔۔۔ ماورا کو سب بتا دینا چاہیے۔۔۔۔"

حائفہ نے مسکراتے اُن تک منہاج کے خیالات پہنچائے تھے۔۔۔۔۔

منہاج شہاب درانی کے ساتھ واپس جا چکا تھا۔۔۔ اب اُنہیں دو دن بعد وہاں بارات لے کر ہی پہنچنا تھا۔۔۔۔

"ہمم میرا بھی یہی خیال ہے۔۔۔۔ بچاری اپنی غلطی سے زیادہ سہہ چکی ہے۔۔۔۔"

وہ چاروں ایک ساتھ اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔۔

"یار کیا پر اہم ہے تم سب کو۔۔۔ مجھے تھوڑی سی پرائیوسی ملے گی۔۔۔؟؟؟؟"

ماورا ایک بار پھر اُن کو آتا دیکھ تپ اٹھی تھی۔۔۔

"اچھا غصہ تو مت کرو۔۔۔ وہ تمہارے ہونے والے ہرینڈ تم سے تمہارا رنگ سائز پوچھنا چاہتے ہیں۔۔۔ ایک بار بات تو کر لو اُن سے۔۔۔ جب سے تمہاری تصویر دیکھی ہے۔۔۔ بے تاب ہوئے پڑے ہیں تم سے بات کرنے کے لیے۔۔۔"

زمیشہ شریر مکان کے ساتھ بولتی اُن تینوں کو بھی مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

"بھاڑ میں جائے وہ۔۔۔ اپنی بے تابیوں کے ساتھ۔۔۔"

ماورا کا اس لمحے دل چاہا تھا۔۔۔ اٹھا کر کچھ سر پر مار دے اِن چاروں کے۔۔۔ جو اُسے سمجھنے کے بجائے مزید تنگ کر رہی تھیں۔۔۔

"آریو شیور تمہیں بات نہیں کرنی۔۔۔؟؟؟"

حافظ نے آخری بار پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں نہیں کرنی مجھے کسی بھی اُلو، جاہل گنوار سے بات۔۔۔"

ماورا صبح سے اُس شخص کو اسی طرح کے نجانے کن کن القابات سے نواز چکی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ حافظ کچھ بولتی۔۔۔ ملازمہ گھبراہٹی بوکھلائی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"بی بی جی وہ۔۔۔ آڈیٹر صاحب۔۔۔"



ملازمہ کے انداز نے اُن سب کو پریشان کر دیا تھا۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ساجدہ۔۔۔۔۔"

حافظ آثمیر کے نام پر ملازمہ سے سوال کرتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

ماورا سمیت باقی سب بھی پریشانی کے عالم میں باہر بھاگی تھیں۔۔۔۔۔ کیونکہ ملازمہ کے تیور اُن کی جان نکالنے کے لیے کافی تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@

ماضی۔۔۔۔۔

ملک فیاض میران کی تحریر (سے پہلی ملاقات ایک پارٹی میں ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اُن کے بزنس پارٹنر کی بیٹی تھی۔۔۔۔۔ جو اپنے دھیمے مزاج اور پرکشش شخصیت کی وجہ سے بہت پسند آئی تھی۔۔۔۔۔

نجانے کب اُن کا دل تحریرہ بیگم کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا وہ جان ہی نہیں پائے تھے۔۔۔۔۔ تحریرہ کا تعلق ایک اپر کلاس کے امیر کبیر گھرانے سے تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی لاڈلی اولاد تھیں۔۔۔۔۔ جن کی زندگی خوشیوں اور آسائشوں سے مالا مال تھی۔۔۔۔۔ اُن کے بابا کی اُن کے بچپن میں ہی ڈیڑھ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اور ماما بھی کافی بیمار رہنے لگی تھیں۔۔۔۔۔ جس وجہ سے بہت کم عمری میں ہی اُنہوں نے اپنے وسیع و عریض بزنس کو سنبھال لیا تھا۔۔۔۔۔ جس کی شاخیں دوسرے ملکوں تک بھی پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

تحریرہ بیگم بچپن سے ہی اپنے فرسٹ کزن فائز سے منسوب تھی۔۔۔۔۔ اور دونوں ایک دوسرے کو بہت پسند بھی کرتے تھے۔۔۔۔۔ فائز کے علاوہ اُنہوں نے کسی کو اپنے جیون ساتھی کے رُوپ میں نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔



تحریرہ کو بالکل خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔ کہ کوئی ہر پارٹی میں صرف اُن کی وجہ سے شرکت کرتا تھا۔۔۔ اور گھنٹوں انہیں ایک ٹک دیوانہ وار نظروں سے دیکھتا محبت میں بہت آگے نکل چکا تھا۔۔۔

تحریرہ بیگم کا جھٹکا تو اُس دن لگا جب ایک بزنس میننگ سے واپسی پر اُن کا ڈرائیور گاڑی خراب ہو جانے کی وجہ سے ٹائم پر نہیں پہنچ پایا تھا۔۔۔

ملک فیاض کو اپنی محبت کے اظہار کا اس سے اچھا موقع کوئی اور نہیں ملا تھا۔۔۔ انہوں نے تحریرہ بیگم کو ڈراپ کرنے کی آفر کی تھی۔۔۔ جو خود بھی کافی رات ہو جانے کی وجہ سے یہاں اکیلے رکنا مناسب نہ سمجھتیں۔۔۔ اُن کی آفر قبول کر چکی تھیں۔۔۔

لیکن ملک فیاض نے آدھے راستے پر پہنچ کر گاڑی ایک سائیڈ پر روکتے تحریرہ بیگم کو اچھا خاصہ خوفزدہ کر دیا تھا۔۔۔

"آپ نے یہاں گاڑی کیوں روک دی۔۔۔؟؟"

تحریرہ بیگم نے قدرے سختی سے استفسار کیا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں ملک فیاض آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد کیے اُن کی جانب مڑتے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کرتے چلے گئے تھے۔۔۔

جسے سن کر تحریرہ بیگم کتنے ہی لمحے شاک کی کیفیت سے باہر نہیں آ پائی تھیں۔۔۔

انہوں نے آج تک ملک فیاض کو ایک بزنس پارٹنر سے زیادہ کچھ نہیں سمجھا تھا۔۔۔ اُن کے منہ سے اپنے بارے میں ایسے خیالات تحریرہ بیگم کا چہرہ غصے کی شدت سے لال کر گئے تھے۔۔۔

مگر اپنے غصے پر قابو پاتے وہ اُن کو نہایت ہی مناسب الفاظ میں انکار کر کے۔۔۔۔۔ عنقریب ہونے والی اپنی شادی کے بارے میں باتیں اُسی لمحے گاڑی سے اتر گئی تھیں۔۔۔

ملک فیاض نے اُنہیں روکنے کی اپنی محبت کا یقین دلانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر جب وہ اس شخص کے حوالے سے کچھ فیل کرتی ہی نہیں تھیں تو کس بنیاد پر رکتیں۔۔۔۔۔ اُن کی چاہت اُن کے بچپن کا مگنیز فائر تھا۔۔۔۔۔ جس سے بہت جلد اُن کی شادی ہونے والی تھی۔۔۔

ملک فیاض کو صاف لفظوں میں انکار کر کے وہ یہی سمجھی تھیں۔۔۔ کہ بات وہیں ختم ہو چکی ہے۔۔۔ مگر ملک فیاض جیسے جنونی شخص نے اُن کی پیچھا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔ وہ کال میسجز کر کے اُنہیں اپنی محبت کا یقین دلانے کی کوشش کرتے رہے تھے۔۔۔

جب اُنہیں دنوں انہیں ارجنٹ میسجز پر میران پیلز بلوا لیا گیا تھا۔۔۔۔۔ تحریرہ بیگم سے محبت میں وہ دو اہم باتیں تو فراموش ہی کر چکے تھے۔۔۔۔۔ اُن کے خاندان میں نہ ہی آؤٹ آف فیملی شادی کا رواج تھا اور سب سے اہم بات وہ بچپن سے اپنی کزن شمسہ بیگم سے منسوب تھے۔۔۔۔۔

اُنہیں میران پیلز بلائے جانے کا مقصد بھی یہی تھا۔۔۔۔۔ اُن کے والد ملک احمد نے اُن کی شادی کی تاریخ رکھ دی تھی۔۔۔۔۔ شمسہ بیگم اُن کی فرسٹ کزن ہونے کے ساتھ ساتھ اُنہیں پسند بھی تھی۔۔۔۔۔ مگر تحریرہ بیگم سے وہ محبت کرتے تھے۔۔۔۔۔ اُن کے لیے دونوں سے دستبردار ہو پانا مشکل تھا۔۔۔۔۔ اسی لیے اُنہوں نے اپنے دل و دماغ میں چھری جنگ کے زیر اثر شادی کے لیے حامی بھر لی تھی۔۔۔۔۔ اُن کا انکار اُنہیں اپنے باپ کی ساری دولت جائیداد اُن سے چھیننے کا باعث بن سکتا تھا۔۔۔

وہ نہ شمسہ بیگم سے شادی سے انکار کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی خاندان میں کوئی فساد چاہتے تھے۔۔۔



ملک فیاض کا شمار بزدل مردوں میں ہوتا تھا۔۔۔۔۔ جو اپنے مفاد کی خاطر کسی کو بھی استعمال کر سکتے تھے۔۔۔۔۔  
شمرہ بیگم سے شادی کر کے انہوں نے خاندان میں اپنے تمام معاملات سنوار لیے تھے۔۔۔۔۔ شمرہ بیگم بھی اُن کے محبت  
بھرے انداز پر بہت خوش تھیں۔۔۔۔۔

ملک فیاض کا ابھی ایک ہفتہ مزید حویلی میں رکنے کا ارادہ تھا۔۔۔۔۔ جب تحریمہ بیگم کی طے پا جانے والی شادی نے اُن کی  
مردانہ انا پر کاڑی وار کیا تھا۔۔۔۔۔

اُن سے کسی طور برداشت نہیں تھا کہ اُن کے دل میں بسنے والی لڑکی کسی اور کی بیج سجائے۔۔۔۔۔

اس لیے انہوں نے اپنی گھنیا سازش چلتے فاز پر قاتلانہ حملہ کروانے کے ساتھ ساتھ تحریمہ کو اٹھوا لیا تھا۔۔۔۔۔

تحریمہ بیگم پر تو جیسے تکلیفوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔۔۔ ملک فیاض کو اپنے سامنے دیکھ وہ یقین نہیں کر پائی  
تھیں۔۔۔۔۔ کہ یہ بظاہر معزز دکنے والا شخص اندر سے اس قدر کمینگی بھرا دل رکھتا تھا۔۔۔۔۔

اس پڑھے لکھے معاشرے میں بھیڑیے مختلف روپ میں انسان کی کھال پہنے چھپے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ جس کا ایک روپ  
اُس دن انہوں نے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ملک فیاض نے انہیں زبردستی نکاح پر آمادہ کرنے کے لیے دھمکی دی تھی۔۔۔۔۔ کہ اگر وہ اُن سے نکاح نہیں کریں گی تو  
وہ فاز کو مارنے کے ساتھ ساتھ زبردستی حاصل کر لیں گے۔۔۔۔۔

تحریمہ بیگم کی اتنی منتوں اور آہوں کا اُس ظالم شخص پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ بہت دقتوں کے بعد اپنے اوپر جبر  
کرتے تحریمہ بیگم نے فاز کی جان اور اپنی عزت بچانے کی خاطر نکاح کے لیے حامی بھر لی تھی۔۔۔۔۔

فائز ہاسپٹل میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ اپنے مردہ وجود کے سہارے بیٹھیں وہاں اپنا آپ ایک وحشی درندے کے نام کر گئی تھیں۔۔۔

جو محبت کا سب سے بڑا دعوے دار محبت جیسے جذبے کے مفہوم سے بھی نابلد معلوم ہوا تھا انہیں۔۔۔

ملک فیاض نے اپنی ضد اور مردانہ انا کو تسکین پہنچاتے تحریرہ بیگم کے وجود کو تو حاصل کر لیا تھا۔۔۔ مگر اُن کے دل تک رسائی حاصل نہیں کر پائے تھے۔۔۔

فائز کی حالت کچھ بہتر تھی۔۔۔ لیکن تحریرہ بیگم کی ماں اپنی بیٹی کی عین شادی کے موقع پر گمشدگی اور میڈیا پر چلتی اُس کے کردار کو لے کر روح اُدھڑتے الزام نہ سہہ پاتے انہیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا چکی تھیں۔۔۔

تحریرہ بیگم دکھ سے نڈھال ہوتی گم صم سی ہو کر رہ گئی تھیں۔۔۔ انہیں کسی کے اپنے آس پاس ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

ملک فیاض کو میران پیلس سے آڑمیر کی پیدائش کی خبر ملی تھی۔۔۔ جس پر وہ تحریرہ بیگم کو اسی حال میں چھوڑتے بھاگے بھاگے شمسہ بیگم کے پاس پہنچے تھے۔۔۔ بیٹے کے جنم پر وہ بے پناہ خوش تھے۔۔۔ اور وہ کتنے عرصے کے لیے تحریرہ بیگم کے پاس ہی جانا فراموش کر گئے تھے۔۔۔

وقت آہستہ آہستہ گزرنے لگا تھا۔۔۔ تحریرہ بیگم کو ملک فیاض نے ایک گھر تک محصور کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔ اتنے صدمے برداشت کرنے اور یوں تنہائی کا شکار ہونے کی وجہ سے اُن کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں رہا تھا۔۔۔

جب انہیں دنوں تحریرہ بیگم نے ایک بہت پیارے سے بیٹے کو جنم دیا تھا۔۔۔



زوہان کا چہرہ دیکھتے ہی اتنے عرصے میں پہلی بار اُن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔۔ ملک فیاض کا بیٹا ہونے کے باوجود وہ اُسے خود سے دھتکار نہیں پائی تھیں۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ اُن کے جگر کا ٹکڑا بھی تھا۔۔۔۔۔

اُنہیں لگا تھا اُن کا بیٹا اُن کی ڈھال ضرور بنے گا۔۔۔۔۔ اور اس درندہ صف شخص کے کیے کی سزا ضرور دے گا اُسے۔۔۔۔۔

زوہان کو گود میں اٹھاتے ملک فیاض کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

تحریرہ بیگم کے حوالے سے تو اُنہیں کبھی ایسا خیال نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ مگر زوہان کو وہ اُس کے اصل مقام میران پبلز لے جانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

اُنہوں نے سب سے پہلے شرمہ بیگم کو اعتماد میں لیتے کچھ سچ جھوٹ کی ملاوٹ کرتے، انتہائی مجبوری میں دوسری شادی کرنے کا جھوٹ بولتے بہت کوششوں کے بعد آخر کار منانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

لیکن یہی بات سنتے میران پبلز میں ایک طوفان برپا ہوا تھا۔۔۔۔۔ جسے آہستہ آہستہ ملک فیاض دبانے میں کامیاب ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

تبدیلی یہ آئی تھی کہ تحریرہ بیگم کو میران پبلز میں ان کی دوسری بیوی کا مقام مل چکا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ اب بھی اس گھر میں بھی ایک قیدی سے زیادہ کچھ نہیں تھیں۔۔۔۔۔ اُنہیں ملک فیاض کی جانب سے نہ تو کہیں جانے کی اجازت تھی اور نہ کسی سے فون پر بات کرنے کی۔۔۔۔۔

اب تو اُس گھٹیا شخص نے فائز کو ختم کر دینے کی دھمکی کے ساتھ، اپنی سگی اولاد زوہان کے حوالے سے بھی اُنہیں دھمکانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ملک فیاض کے والد کی ڈیٹھ کے بعد میران پیلس کے سربراہ وہی بن چکے تھے۔۔۔۔ اب انہیں کسی کا کوئی ڈر نہیں تھا۔۔۔۔

ملک فیاض نے بہت کوشش کی تھی کہ تحریمہ بیگم کا رویہ اُن کے ساتھ ویسا ہی محبت بھرا ہو جائے جس کی وجہ شروع سے خواہش کرتے آئے تھے۔۔۔۔۔

مگر وہ جس قدر ظلم اُن پر ڈھا چکے تھے۔۔۔۔ تحریمہ بیگم اُن کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھیں۔۔۔۔ وہ بارہاں انہیں اُن کے منہ پر بدعائیں دینے کے ساتھ ساتھ شدید نفرت کا اظہار کر چکی تھیں۔۔۔۔ جس کے بعد انہیں ہمیشہ کی طرح ملک فیاض کا درندوں جیسا روپ ہی دیکھنے کو ملتا تھا۔۔۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اُن کی نفرت میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔

شمسہ بیگم سمیت گھر کے تمام افراد ملک فیاض کا تحریمہ سے روارکھا جانے والا نارواں سلوک نوٹ کرنے کے باوجود کچھ کر نہیں سکتے تھے۔۔۔۔ شمسہ بیگم تحریمہ بیگم کی سوتن ہونے کے باوجود اُن کی خستہ حالت اور ہر وقت یا تو گم صم رہنے یا پھر کسی کونے میں چھپ کر روتا دیکھنا برداشت نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھیں اصل معاملہ کیا تھا۔۔۔ نہ ہی ملک فیاض نے انہیں اس معاملے پر بولنے کی اجازت دی تھی۔۔۔۔ مگر وہ دل میں تحریمہ بیگم کے لیے ہمدردی رکھتے اُن سے بات کرنے کی کئی بار کوشش کر چکی تھیں۔۔۔۔ لیکن تحریمہ بیگم نے کبھی بھی اُن کی کسی بات کا پلٹ کر جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ وہ اس بھلی عورت کی زندگی اپنی وجہ سے مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔



آزمیر اور زوہان کو ان معاملات سے دور ہاسٹل میں رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔ جہاں سے وہ مبینہ بعد دو دن کے لیے ہی لوٹتے تھے۔۔۔۔۔ زوہان کو تحریمہ بیگم سے دور رکھنا بھی ملک فیاض کی سزا کا ایک حصہ تھا۔۔۔۔۔ دونوں بھائیوں میں بے پناہ پیار تھا اس لیے زوہان کے ساتھ ساتھ آزمیر نے بھی ضد کرتے ایک ہی جگہ پر پڑھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔۔۔۔۔

آزمیر اور زوہان گھر کے بڑے بچے ہونے کے ناطے سب کے بہت لاڈلے تھے۔۔۔۔۔ ان کا آپسی پیار بھی مثالی تھا۔۔۔۔۔ ان کو دیکھ کر نہیں لگتا تھا کہ ماؤں کی طرف سے وہ سوتیلے ہیں۔۔۔۔۔ اور ان دونوں کی لاڈلی تھی۔۔۔۔۔ زمیشہ۔۔۔۔۔

آزمیر ہمیشہ زمیشہ کو بہنوں کی طرح پروٹیکٹ کرتا تھا۔۔۔۔۔ زوہان کے لیے بھی وہ گلابی گالوں والی گڑیا ہر شے سے بڑھ کر تھی۔۔۔۔۔ مگر بچپن سے ہی سب کے کہنے کے باوجود وہ اُسے بہن نہیں کہتا تھا۔۔۔۔۔ بلکہ اُس کی زبان پر نجانے کہاں سے سن کر یہی جملہ چڑھا ہوا تھا کہ میں زمیشہ سے شادی کروں گا۔۔۔۔۔

اُس کے معصومیت بھرے انداز پر سب مسکرا اٹھتے تھے۔۔۔۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اُس کا کچی عمر سے ہی شروع ہوا اُس کا جنون ہمیشہ اُس کے ساتھ رہنے والا تھا۔۔۔۔۔

تحریمہ بیگم نے زوہان کا بچپن خراب ہونے کے خیال سے اُسے اُس کے باپ کی حقیقت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔ وہ چاہتی تھیں کہ اُن کا بیٹا اُن کے مجرم سے اُن کا انتقام لے۔۔۔۔۔ مگر وہ چاہ کر بھی ایک بیٹے کو اُس کے باپ کے خلاف نہیں کر پائی تھیں۔۔۔۔۔

انہیں دنوں میران پبلز میں ایک نئی ملازمہ آئی تھی۔۔۔۔۔ تحریمہ بیگم بالکل بھی نہیں جانتی تھیں۔۔۔۔۔ کہ وہ فائز کی بھیجی گئی اُس کی خیر خواہ تھی۔۔۔۔۔

فائز جو اتنے سالوں سے تحریمہ بیگم کو مسلسل ڈھونڈنے میں لگا تھا۔۔۔۔۔ آخر کار اُن تک آن پہنچا تھا۔۔۔۔۔

لیکن گزرے سالوں میں ملک فیاض اتنا پاور فل ہو چکا تھا کہ فائز اُس سے ابھنے کی حیثیت میں نہیں تھا۔۔۔ اُسے کسی بھی صورت تحریمہ بیگم کو میران پبلش سے باہر نکالنا تھا۔۔۔

جس کے لیے اُس کی بھیجی گئی ملازمہ مددگار ثابت ہوئی تھی۔۔۔

تحریمہ بیگم فائز کا پیغام ملتے ہی نئے سرے سے جی اُٹھی تھیں۔۔۔ اتنے سالوں بعد ہی مگر انہیں اس درندہ صفت شخص سے آزادی ملنے والی تھی۔۔۔

ملک فیاض کے بھانجے کا عقیدہ تھا ہمیشہ کی طرح ملک فیاض کی جانب سے تحریمہ بیگم کو میران پبلش سے نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

تحریمہ بیگم کو اس سے اچھا موقع کوئی نہیں ملا تھا۔۔۔ ملازمہ کے ذریعے انہوں نے فائز تک پیغام بھجووا دیا تھا کہ وہ گھر والوں کے نکلنے ہی میران پبلش کے پچھلے گیٹ سے انہیں لینے آجائیں۔۔۔

پلان کے مطابق فائز نے ویسا ہی کیا تھا۔۔۔ لیکن یہاں پر بھی قسمت نے تحریمہ بیگم کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔ ملک فیاض کوئی اہم فائل لینے گھر آن پہنچے تھے۔۔۔

اپنی بیوی کو اُس کے محبوب کے ساتھ فرار ہوتے دیکھ ملک فیاض کا بھیڑیا نما روپ ایک بار پھر سامنے آچکا تھا۔۔۔

تحریمہ بیگم کے لاکھ گڑگڑانے اور پیر پڑنے کے باوجود انہیں رحم نہیں آیا تھا۔۔۔ انہوں نے تحریمہ بیگم پر ایک اور ظلم کی داستان رقم کرتے اُن کی آنکھوں کے سامنے فائز کو گولیوں سے بھن کر رکھ دیا تھا۔۔۔



اُسی لمحے گھر والوں کو سر پرانز دینے کی خاطر ہنسی خوشی وہاں داخل ہوتے پندرہ سالہ آژمیر اور زوہان گولیوں کی آواز پر اُس سمت کا تعین کرتے تہہ خانے کی جانب دوڑے تھے۔۔۔

جس کا دروازہ اندر سے بند دیکھ وہ دونوں جلدی سے کھڑکی تک پہنچے تھے۔۔۔ جہاں کا منظر دیکھ اُن دونوں کے کچے زہنوں کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

ملک فیاض جسے وہ اپنے آئیڈیل باپ کے روپ میں دیکھتے تھے۔۔۔ اُسے کسی کے قاتل کے روپ میں دیکھنا اُن دونوں کی ہستی فنا کر گیا تھا۔۔۔ زوہان کی نظر خون میں لت پت فائز کے مردہ وجود پر سر رکھے روتی اپنی ماں پر پڑی تھی۔۔۔

اُن کے لیے معاملہ سمجھ پانا مشکل تھا۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے تحریرہ بیگم کے منہ سے نکلنے والا ایک ایک لفظ زوہان کے کچے دماغ پر رقم ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔

جو روتی بلکتی ملک فیاض کو بددعائیں دیتی اُن کا ایک ایک ظلم گنوا تی چلی گئی تھیں۔۔۔ وقت بدل گیا تھا۔۔۔ مگر ملک فیاض کی سوچ اور روایتی بزدل اور کم ظرف مردوں جیسی چھوٹی سوچ نہیں بدلی تھی۔۔۔

اپنی بیوی کے منہ سے اپنے لیے نکلنے والے توہین آمیز الفاظ اور اُس کی اپنے محبوب کے ساتھ فرار ہونے کے لیے کی جانے والی کوشش ملک فیاض کی نظروں میں غلطی نہیں بلکہ ایک ایسا گناہ تھا جس کی کوئی معافی نہیں مل سکتی تھی۔۔۔ اپنے مقابل آن کھڑی ہوتی تحریرہ بیگم کے منہ پر تھپڑ رسید کرتے انہیں زمین کی نظر کرتے کچھ فاصلے پر پڑا مٹی کا تیل اُن پر چھڑک دیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے آثمیر اور زوہان اُن کا مقصد سمجھ پاتے اُنہوں نے ظلم کی انتہا کرتے تحریمہ بیگم کے وجود کو آگ کی نظر کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں چیختے چلاتے دروازہ پیٹتے رہ گئے تھے۔۔۔ مگر ملک فیاض بت بنا کھڑا رہا تھا۔۔۔ طاقت کے نشے نے اُس شخص کا دماغ خراب کر دیا تھا۔۔۔ وہ کمزور اناپرست مرد ایک عورت کے منہ سے نکلنے والی اپنی اصلیت برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔

وہ اُس عورت سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہ رکھ پاتے اُس کا منہ ہمیشہ کے لیے بند کر گیا تھا۔۔۔ تحریمہ بیگم شروع سے کہتی آئی تھیں۔۔۔ اس شخص کو اُن سے محبت نہیں تھی۔۔۔ محبت تو انسان کا ظرف بڑھا دیتی ہے۔۔۔ اُس کی سوچ میں وسعت لاتی ہے۔۔۔ اپنے محبوب کو اپنے ساتھ باندھنا نہیں بلکہ اُس کے سکھ میں اپنی خوشی ڈھونڈنا سیکھاتی ہے۔۔۔ محبت تو وہ تھی جو فائز نے اُن سے کی تھی۔۔۔ اور آج اُسی محبت کی خاطر اپنی جان تک قربان کر گیا تھا۔۔۔۔۔

ملک فیاض کا شمار معاشرے کے اُن مردوں میں ہوتا تھا جو عورت کے وجود سے تسکین حاصل کرنے سے زیادہ اُنہیں کوئی اہمیت دینا نہیں جانتے تھے۔۔۔ اُن کے مطابق عورت کا مرد سے اونچی آواز میں بات کرنا مرد ذات کی توہین تھی۔۔۔ لیکن مرد اُس بے ضرر مخلوق کے ساتھ ہر طرح کا سلوک رکھنے کے حقدار تھے۔۔۔۔۔

زوہان اور آثمیر کی لگاتار کوششوں کے بعد وہ بہت مشکلوں سے دروازہ توڑنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔۔۔ مگر اندر داخل ہوتے ہی اپنی ماں کا راکھ بنا وجود دیکھ زوہان کی تو جیسے دنیا لٹ چکی تھی۔۔۔۔۔

آثمیر بھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے صدمے کی حالت میں یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔ تحریمہ بیگم اُس کے لیے بھی ماں کا درجہ رکھتی تھیں۔۔۔۔۔



اُس کا دل چاہا تھا اپنے ہاتھوں سے اپنے درندے صفت باپ کو ختم کر دے۔۔۔۔۔ مگر اُس کی سوچ سے پہلے ہی زوہان اِس بات پر عمل پیرا ہوتا ملک فیاض کی گری گن اٹھاتا۔۔۔۔۔ اُس میں موجود ساری گولیاں ملک فیاض کے وجود میں اُتارتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر کے زوہان تک پہنچنے تک زوہان اپنی ماں کا انتقام پورا کر چکا تھا۔۔۔۔۔

آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ میران پبلِس میں کے سارے ملازمین بھی اُس تقریب میں شرکت کرنے گئے تھے۔۔۔۔۔ اور آج کے آج ہی میران پبلِس پر قیامت ٹوٹ گئی تھی۔۔۔۔۔  
"زوہان یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔۔؟؟؟ چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

آزمیر زوہان کے ہاتھ سے گن کھینچتا اُسے اپنے ساتھ گھسیٹتے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

"آزمیر ابھی اُس کی سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔۔۔ میں مار ڈالوں گا اُسے۔۔۔۔۔ اُس نے میری ماں کو مجھ سے چھین لیا۔۔۔۔۔"

زوہان چلاتا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن آزمیر اِس خوف سے کہ کہیں ملک فیاض کے قتل کے الزام میں زوہان کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔۔۔۔۔ وہ اُسے لیے میران پبلِس سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ دونوں جس خاموشی کے ساتھ وہاں آئے تھے اسی رازداری کے ساتھ واپس چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

آزمیر سے زوہان کو کنٹرول کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ جو ظلم کی انتہا وہ دونوں دیکھ چکے تھے۔۔۔۔۔ زوہان کے ساتھ ساتھ آزمیر کا دل بھی خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر نے زوہان کو قسم دے کر خاموش کروا دیا تھا کہ وہ کسی کے سامنے ملک فیاض کو مارنے کا سچ نہیں کہے گا۔۔۔۔۔  
اگر اُس نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش کی تو آزمیر اُس کا الزام اپنے سر لے لے گا۔۔۔۔۔ گن پر دونوں کی انگلیوں کے  
نشان تھے۔۔۔ اور دونوں ہی اُس وقت وہاں موجود تھے۔۔۔۔۔

اُن کی زندگیوں کا وہ بھیانک ترین واقعہ اُس دن کے بعد سے زوہان اور آزمیر کی شخصیات کو ایک دم بدل کر رکھ گیا  
تھا۔۔۔۔۔

زوہان کو جیسے ہی ملک فیاض کے بچ جانے کا پتا چلا تھا۔۔۔۔۔ وہ آزمیر پر شدید غصہ ہونے کے ساتھ ساتھ بدگمان ہوا  
تھا۔۔۔۔۔ وہ اس وقت زہنی طور پر اس قدر تباہ ہو چکا تھا کہ اُسے ہر شخص اپنا دشمن لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ملک فیاض کو ختم نہیں کر پایا تھا کیونکہ عین وقت پر آزمیر اُسے وہاں سے لے آیا تھا۔۔۔۔۔ اس بات پر وہ آزمیر کو  
کبھی معاف نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔ اور جس طرح خاندان کی بدنامی کے ڈر سے میران پبلز کے ہر فرد نے یہ اتنا بڑا ظلم  
چھپایا تھا اُس چیز نے زوہان کو ہر شخص سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔۔

آزمیر کے حوالے سے اُس کے دل میں بہت سی باتیں چلتی رہی تھیں۔۔۔۔۔ اُسے آزمیر میران پبلز کے باقی افراد کی  
طرح ظالم لگا تھا۔۔۔۔۔

اور دونوں کے درمیان اصل نفرت کا آغاز تو اُس وقت ہوا تھا جب زوہان کو پتا چلا تھا کہ آزمیر کے کال کروانے پر ہی  
گھر والوں نے بروقت پہنچ کر ملک فیاض کو ہاسپٹل پہنچایا تھا۔۔۔۔۔ اور یہی ریزن تھا کہ ملک فیاض کی جان بچ گئی تھی۔۔۔۔۔  
مگر ایک ساتھ چھ گولیاں لگنے کی وجہ سے اُن کا بہت خون بہہ گیا تھا۔۔۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ کومہ میں چلے گئے تھے۔۔۔۔۔ اور اتنا سال گزر جانے کے باوجود وہ ٹھیک نہیں ہو پائے تھے۔۔۔۔۔



آزمیر چاہتا تھا وہ ٹھیک ہوں۔۔۔ اور انہیں بھی ویسی ہی اذیت ناک سزا ملے جو۔۔۔ انہوں نے دو معصوم لوگوں کی جانیں لے کر دی تھی۔۔۔

لیکن اللہ نے ملک فیاض پر اپنی جانب سے ہی سزا تجویز کر دی تھی۔۔۔ جس کے تحت وہ پچھلے اتنے سالوں سے زندہ لاش بنے بیڈ پر پڑے تھے۔۔۔

وہ دیکھ اور سن سکتے تھے۔۔۔ مگر کچھ بولنے اور اپنے جسم کے کسی بھی حصے کو زرا سا بھی ہلا پانے کے قابل نہیں تھے۔۔۔ ان کے گھمنڈ اور تکبر نے انہیں اس حال میں پہنچا دیا تھا۔۔۔

زوہان آزمیر سے بہت لڑا تھا۔۔۔ اُسے پتا تھا آزمیر کے کہنے پر ہی ملک فیاض کو سخت سیکیورٹی میں رکھا گیا تھا۔۔۔ وہ ملک فیاض تک پہنچ کر۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے اُس کا گلا دبا کر ختم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن آزمیر اُسے کچھ بھی بتانے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔

وہ اپنے بھائی کے ہاتھ اپنے ہی باپ کے خون سے رنگتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ اُس دن کے بعد سے دونوں کی دشمنی کا آغاز ہوا تھا۔۔۔

جس کی شروعات زوہان نے ہی کی تھی۔۔۔ لیکن اس کا ریزن آزمیر تھا۔۔۔ کیونکہ آزمیر زوہان کے سر کوئی الزام نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

زوہان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میران ہیلز چھوڑ کر جاچکا تھا۔۔۔ سب نے اُسے روکنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر آزمیر نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔۔

آزمیر کے مطابق زوہان کا فلوٹ یہاں سے چلے جانا اُس کی زہنی کنڈیشن کے لیے ٹھیک تھا۔۔۔

زوہان کو اُس بکھری حالت میں تحریمہ بیگم اور فائز کی مشترکہ کزن نفیسہ بیگم نے اپنی متا بھری آغوش میں لیتے سنبھالا تھا۔۔۔ تحریمہ بیگم کے غائب ہونے کے بعد سے نفیسہ بیگم ہی اُن کا سارا بزنس سنبھال رہی تھیں۔۔۔ فائز نے میران پیلس جانے سے پہلے نفیسہ بیگم کو ساری حقیقت سے آگاہ کر رکھا تھا۔۔۔

نفیسہ بیگم جو اپنی بہن جیسی کزن کے مل جانے پر بے پناہ خوش ہوئی تھیں۔۔۔ کچھ گھنٹوں کے بعد اُن کی ڈیڈ ہاڈیز نے انہیں زندگی کے سب سے بڑے صدمے سے دوچار کر دیا تھا۔۔۔ لیکن اُس مشکل وقت میں انہوں نے اپنا غم بھلا کر زوہان کو سنبھالا تھا۔۔۔ زوہان کو بہت عرصہ لگا تھا سنبھالنے میں۔۔۔ وہ اندر سے بالکل کھوکھلا ہو چکا تھا۔۔۔ محبت بھرا دل روکنے والا نرم دل شخص خود پر بے حسی اور سرد پن کی چادر چڑھا گیا تھا۔۔۔

اُس کی میران پیلس والوں کے لیے نفرت و بدن بردھتی چلی گئی تھی۔۔۔ وہ اتنے بڑے ظلم پر خاموش ہو کر خود بھی اُس ظلم میں برابر کے شریک ہو چکے تھے۔۔۔

زوہان کے کہنے پر نفیسہ بیگم نے اُن پر کیس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر کوئی ٹھوس ثبوت اور زوہان کے علاوہ کوئی گواہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ کیس لمبے عرصے تک نہیں چل پایا تھا۔۔۔

زوہان نہیں جانتا تھا لیکن اکثر اُس کی غیر موجودگی میں آثمیر اور زمیشہ نفیسہ بیگم سے ملنے آتے رہے تھے۔۔۔ اور آثمیر زوہان کے حوالے سے پوری طرح اُن سے رابطے میں رہا تھا۔۔۔

زوہان نے آثمیر اور میران پیلس کے باقی افراد کو مارچر کیا رکھا تھا۔۔۔ آثمیر زوہان کو اپنے ساتھ الجھائے رکھنے اور وہ کوئی انتہائی قدم نہ اٹھالے۔۔۔ اسی غرض سے اُسے اب تک اِس دشمنی کو طول دینا آیا تھا۔۔۔



مگر زمیشہ کے حوالے سے وہ کوئی کپروماز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اُسے پہلے یہی لگا تھا کہ زوہان کی زمیشہ کے لیے یہ چاہت دیکھنا اُس کے انتقام کا ہی ایک حصہ تھا۔۔۔

لیکن جب اُسے یقین ہوا کہ زوہان سچ میں زمیشہ سے محبت کرتا ہے تو اُس نے یہ رشتہ جوڑنے میں زرا سا بھی ٹائم نہیں لگایا تھا۔۔۔

وہ اندر ہی اندر زوہان کو ایک مخلص ساتھی مل جانے پر دل سے خوش تھا۔۔۔ اور یہ بھی جانتا تھا کہ زمیشہ کے لیے زوہان سے بہتر جیون ساتھی کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

اتنے سال بیت چکے تھے۔۔۔ مگر نہ زوہان کے انتقام کی آگ ٹھنڈی ہوئی تھی۔۔۔ اور نہ اُن دونوں بھائیوں کے سچ سلگھتی نفرت کی چنگاری بجھ پائی تھی۔۔۔

لیکن آژمیر نہیں جانتا تھا کہ زوہان کی اتنے سالوں کی کوششیں رنگ لانے والی تھیں۔۔۔ وہ بہت حد تک ملک فیاض کا سراغ لگا چکا تھا۔۔۔ اب بس تھوڑا سا انتظار تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ اُس درندے کو اُس کی اصل جگہ پہنچانے والا تھا۔۔۔

@@@@@@@@

"کیا ہوا شاکر بھائی۔۔۔ آژمیر نے کچھ بتایا ہے۔۔۔ وہ اس طرح پریشانی میں کہاں گیا ہے۔۔۔؟؟؟"

آژمیر کے اس طرح اچانک چلے جانے پر وہ سب ہی اپنی جگہ پریشان بیٹھے تھے۔۔۔ کیونکہ آژمیر کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔ اور وہ جس طرح پریشانی کے عالم میں نکلا تھا۔۔۔ اُس کا انداز نارمل بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

"فیصل سے بات ہوئی ہے میری ابھی۔۔۔"

شاگر صاحب آگے بولے جانے والے الفاظ پر انکے تھے۔۔۔ سب کی نگاہیں اُن پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

"فیاض لالہ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔ اور آثمیر سے بھی پہلے زوہان وہاں پہنچ گیا ہے۔۔۔۔۔ اسی پریشانی میں آثمیر اتنی تیزی سے نکلا ہے یہاں سے۔۔۔ اب اللہ خیر ہی کرے۔۔۔ قاسم کی بات ہوئی ہے۔۔۔ شہاب بھائی صاحب سے۔۔۔ وہ لوگ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ زوہان کو فیاض لالہ تک نہ پہنچنے دیں۔۔۔ لیکن آپ سب واقف تو ہیں زوہان کے غصے سے۔۔۔ اور جس قدر نفرت وہ اپنے باپ سے کرتا ہے۔۔۔ وہ اگر اُن تک پہنچ گیا تو۔۔۔ مزید سانس لینے کے قابل نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔۔"

شاگر صاحب کی بات پر وہاں موجود حقیقت سے آگاہ لوگوں کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ باقی سب نے حیرانگی بھری نظروں سے شاگر صاحب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

آثمیر نے ملک فیاض کو ٹریڈنٹ کے لیے زوہان سے چھپا کر شہاب درانی کے ہاسپٹل میں رکھا ہوا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ اُن کے علاوہ اتنا ٹرسٹ کسی پر نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اور شہاب درانی نے بھی اُس کے بھروسے کی لاج ہمیشہ رکھی تھی۔۔۔ زوہان کے آدمی کئی بار اُن کے ہاسپٹل تک پہنچے تھے۔۔۔ مگر شہاب درانی نے اُن کو بھٹک بھی نہیں پڑنے دی تھی۔۔۔ اُن کے ریکارڈز میں ملک فیاض کا نام و نشان نہیں تھا۔۔۔۔۔ لیکن اِس بار زوہان نے پوری تیاری کے ساتھ اُن کو کچھ بھی کرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

"قاسم آثمیر کے پیچھے جا چکا ہے۔۔۔ میں بھی جا رہا ہوں۔۔۔۔۔"

شاگر صاحب مزید کوئی بات کیے بنا وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔۔۔

"مجھے زوہان کے پاس جانا ہے اماں سائیں۔۔۔ وہ کچھ غلط نہ کر دیں۔۔۔۔۔"



زميشہ کا دل زوہان کی فکر میں بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔ اُس کا غصہ کتنا جنونی تھا وہ سب اچھے سے جانتے تھے۔۔۔ اور اِس معاملے میں تو اُس کی غضبناکی کی کوئی انتہا ہی نہیں تھی۔۔۔

شمسہ بیگم تو خود سکتے میں تھیں۔۔۔ اُن کے شوہر نے جو ظلم ڈھایا تھا۔۔۔ اتنے سالوں کے بعد بھی وہ اپنے دل کو اُنہیں معاف کرنے کے لیے منا نہیں پائی تھیں۔۔۔

تحریرہ بیگم کی اجازت ویران زندگی تو اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔۔۔

اُس بد قسمت عورت کا دکھ آج بھی اُن کے دل کو زلا جاتا تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ زوہان اُنہیں بہت پیارا تھا۔۔۔ وہ اُس کا درد سمجھتی تھیں۔۔۔ لیکن یہ بھی چاہتی تھیں۔۔۔ کہ وہ اپنی نفرت ختم کر کے اُن کے ساتھ آکر رہے۔۔۔

شمسہ بیگم اُن کا سامنا بالکل بھی نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔ لیکن اس وقت وہ اپنے بچوں کو بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھیں۔۔۔

زوہان اور آثمیر آج پھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے آنے والے تھے۔۔۔ جس ٹکراؤ سے میران پیلس کا ہر فرد ڈرتا تھا۔۔۔

حافظ اور ماورا سمیت باقی سب بھی حقیقت سے انجان تھے۔۔۔ جب حافظ کے پوچھنے پر حمیرا بیگم اُنہیں سب بتاتی چلی گئی تھیں۔۔۔ اب آگے جو ہونے والا تھا اُس کے بارے میں گھر کے ہر فرد کو معلوم ہونا اُن سب کے حق میں ہی بہتر تھا۔۔۔

اِس تلخ حقیقت کے بارے میں جان کر حافظ سمیت باقی سب کا دل بھی درد سے بھر گیا تھا۔۔۔ کوئی انسان اتنا ظالم بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

حافظ کے دل میں آثمیر کے لیے محبت اور عزت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ جو اپنے سے جڑے ہر رشتے کا حق ادا کرنا جانتا تھا۔۔۔ اتنی مخالفت کے باوجود اُس نے آج تک اپنے بھائی کی فکر کرنا نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

اور زوہان بھی اتنی بدگمانی اور ناراضگی کے باوجود چاہ کر بھی آج تک آثمیر کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر پایا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ اُس کی خاطر گولی تک اپنے وجود پر جمیل گیا تھا۔۔۔

اُن دونوں کا رشتہ بہت مضبوط اور پیارا تھا۔۔۔ اُن سب کے دل اب بس اسی بات کے لیے دعا گو تھے۔۔۔ کہ وہ دونوں پھر سے پہلے جیسے ہو جائیں۔۔۔

لیکن ملک فیاض کے ہوش میں آنے اور زوہان کے عین اُسی نام پر پہنچنے نے سارا معاملہ ہی خراب کر دیا تھا۔۔۔ اُن میں سے کوئی بھی میران پیلس میں چین سے نہیں بیٹھ پایا تھا۔۔۔ آگے پیچھے اب کی گاڑیاں مظفر آباد میں موجود شہاب درانی کے ہاسپٹل کی جانب روانہ ہو چکی تھیں۔۔۔

@@@@@@@@

"زوہان بیٹا جب تک آثمیر نہیں آجاتا میں آپ کو فیاض صاحب سے نہیں ملنے دے سکتا۔۔۔ پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔"

شہاب درانی زوہان کو بہت مشکل سے روکے کھڑے تھے۔۔۔ جس کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ فوراً سے بھی پہلے اندر جا کر ملک فیاض کو ویسے ہی جلا کر راکھ کر دے۔۔۔ جیسے اُس شخص نے اُس کی ماں کو جلایا تھا۔۔۔

"دیکھیں آپ سے میری کوئی دشمنی نہیں ہے۔۔۔ آپ پلیز بیچ میں آکر اپنا نقصان مت کریں۔۔۔"



زohan اس وقت کسی کا لحاظ رکھنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔ منہاج اس وقت ایک بہت اہم آپریشن میں بڑی تھا۔۔۔ اس لیے وہ ابھی تک اس سارے معاملے سے ناواقف ہی تھا۔۔۔

لیکن شہاب درانی اُسے ملک فیاض کی سیکورٹی کی وجہ سے ہی اس ساری حقیقت سے آگاہ کر چکے تھے۔۔۔ جسے سن کر ایک بار تو منہاج کا بھی خون کھول اٹھا تھا۔۔۔ مگر وہ ڈاکٹر تھا اُس کا کام لوگوں کی زندگی لینا نہیں۔۔۔ نئی زندگی سوچنا تھا۔۔۔ اس لیے وہ ملک فیاض جیسے شخص کی کیئر کرنے پر مجبور تھا۔۔۔

"سرپشٹ اپنی فیملی ممبر سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔"

اندر سے نکلتی نرس نے جو الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔ اُس نے زohan کے تن بدن میں چنگاریاں جلا کر رکھ دی تھیں۔۔۔

"تو آثمیر میراں نے یہاں بھی مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔۔۔"

زohan نے مٹھیاں سختی سے بھیجنے رکھی تھیں۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ سامنے کھڑے شہاب درانی اور اُن سے پیچھے کھڑے گارڈز کو وہاں سے اڑاتا اندر داخل ہوتا۔۔۔ جب آثمیر کی پکار پر اُس کی آنکھوں میں وحشت ناچ گئی تھی۔۔۔ وہ پلٹا نہیں تھا۔۔۔ جب آثمیر تشکر آمیز نگاہوں سے شہاب درانی کو دیکھتا اُس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"تم اندر نہیں جاسکتے۔۔۔۔۔"

"آثمیر نے اُس کی لال آنکھوں میں دیکھتے بے لچک انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔"

میراں پیلس سے لے کر یہاں تک کا سفر اُس نے کیسے کاٹا تھا۔۔۔ یہ وہی جانتا تھا۔۔۔ اُسے ملک فیاض کی فکر نہیں تھی۔۔۔ باپ کی محبت تو اُس کے دل سے اسی وقت نکل گئی تھی۔۔۔ جب اُس نے اپنے باپ کو درندہ نما وحشی بنا دیکھا تھا۔۔۔

آزمیر کو فکر تھی تو زوہان کی۔۔۔۔ جو اپنے ہاتھ ملک فیاض کے خون سے رنگنے کے لیے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔ وہ ملک فیاض کو اس حال میں پہنچانے کے باوجود خود کو اپنی ماں کا مجرم سمجھتا تھا۔۔۔ کہ یہ شخص اُن پر اتنے ظلم ڈھانے کے باوجود ابھی تک سانس لے رہا تھا۔۔۔۔

"تم تو میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا لکے آزمیر میرا۔۔۔۔ منافق ہونے کے ساتھ ساتھ اتنے بڑے جھوٹے اور دھوکے باز لکھو گے مجھے یہ امید تو نہیں تھی تم سے۔۔۔۔ اُس شخص کی درندگی اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود اُسے یہاں آسائش بھری زندگی مہیا کر رہے ہو۔۔۔۔ تف ہے تم پر۔۔۔۔"

زوہان کا اشارہ ملک فیاض کے ہوش میں ہونے کی جانب تھا۔۔۔ اُسے آزمیر کی زبانی ہی یہی پتا تھا کہ ملک فیاض ابھی تک زندہ لاش کی طرح بیڈ پر پڑا ہے۔۔۔۔

مگر ابھی نرس کے الفاظ اُسے مزید تکلیف سے دوچار کر گئے تھے۔۔۔ اور وہ انہیں کا غصہ آزمیر پر نکالتے انتہائی تلخ ہوا تھا۔۔۔۔

قاسم صاحب اور باقی سب بھی آزمیر کے پیچھے وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔ لیکن کسی میں ہمت نہیں تھی۔۔۔ آگے بڑھ کر بھرے شیر کی طرح دھاڑتے زوہان کو سنبھالنے کی۔۔۔ جو اُن کی سوچ سے بھی زیادہ غضبناکی کی انتہاؤں کو چھو رہا تھا۔۔۔۔

زمیشہ نے آگے آنا چاہا تھا مگر قاسم صاحب اُسے روک گئے تھے۔۔۔ اس وقت یہ سچویشن آرمی ہی ہینڈل کر سکتا تھا۔۔۔۔

"ملک فیاض کو آج ہی ہوش آیا ہے۔۔۔۔"



آزمیر اُس کی اتنی تلخی کے باوجود مختصراً بولا تھا۔۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں اب بھی تم پر یقین کروں گا۔۔۔۔۔ میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔۔۔۔۔ ورنہ آج میں تمہارا لحاظ بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ شدید نفرت محسوس کر رہا ہوں میں اس وقت تم سے۔۔۔۔۔ میری اس بات کو خالی دھمکی سمجھنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔۔۔"

زوہان نے کوٹ کی پاکیٹ سے پلس نکالتے آزمیر کے سینے پر رکھتے پیچھے کھڑے ہر شخص کی سانسیں روک دی تھیں۔۔۔۔۔ شمسہ بیگم اور حاعفہ نے تڑپ کر آگے آنا چاہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن آزمیر نے ہاتھ کے اشارے سے اُن سب کو وہیں روک دیا تھا۔۔۔۔۔

زمیشہ تو نڈھال سی قاسم صاحب کے ساتھ لگی کھڑی اُن دونوں کو دھندلائی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے۔۔۔۔۔ میں یقین کر لوں گا اس بات پر۔۔۔۔۔"

آزمیر ایک قدم مزید آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے زوہان کے پلس کی نوک اُس کے سینے میں کھب سی گئی تھی۔۔۔۔۔ حاعفہ نے بُری طرح سسکتے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے خوف کے عالم میں اپنی منہ سے نکلتی چیخ کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔۔۔

نشانہ آزمیر کے سینے پر تھا۔۔۔۔۔ مگر خنجر اُسے اپنے سینے میں پیوست ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔ زوہان جس قدر غصے میں تھا۔۔۔۔۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔

"آزمیر میں سچ میں مار دوں گا تمہیں۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے اتنے یقین پر جیسے مزید پاگل ہوا تھا۔۔۔۔۔

"مار دو۔۔۔۔۔ میرا سینہ جھپٹی کر کے اندر جاسکتے ہو تو جاؤ۔۔۔۔۔"

لیکن آژمیر کو سامنے کھڑے اپنے بھائی پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔ جو انجانے میں بھی اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔۔

"تم اس گھٹیا شخص کو بچانے کے لیے۔۔۔ یہ سب کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"نہیں میں اپنے بھائی کو بچانے کے لیے یہ کر رہا ہوں۔۔۔ جس سے میں بے پناہ محبت کرتا ہوں۔۔۔ اور نہیں چاہتا وہ اپنے ہاتھ کسی ایسے شخص کے خون سے گندے کرے۔۔۔ جو انسانیت کے مرتبے سے بھی خود کو گرا چکا ہے۔۔۔"

اُسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ الفاظ آزمیر نے ادا کیے تھے۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ تم اس طرح بناوٹی باتیں کر کے مجھے اپنے فریب میں الجھا کر اپنے باپ کو یہاں سے فرار کروا لو گے۔۔۔"

زوبان پھسل پوری قوت سے زمین پر پٹختا آڑمیر کا گریبان تھام گیا تھا۔۔۔ لیکن اس بار بھی آڑمیر اسے بنا روکے ہاتھ گرائے کھڑا رہا تھا۔۔۔



وہ جانتا تھا کہ زوہان کو اُس پر بے پناہ غصہ ہے۔۔۔۔ وہ چاہتا تھا آج زوہان اپنے دل کی بھڑاس اُس پر نکال دے۔۔۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ مجھے اُس شخص سے نہ پہلے ہمدردی تھی نہ ہی اب ہے۔۔۔۔ میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ تم اپنی ماں کے مجرم کو سزا دینے میں ناکام نہیں رہے۔۔۔۔ بلکہ تم اُن کا انتقام اُسی وقت، اُسی جگہ پر لے چکے تھے۔۔۔۔ اور ملک فیاض کا بچنا میرے رب نے لکھا تھا۔۔۔۔ کیونکہ دوسروں کو اتنی تکلیف دے کر بھلا وہ شخص اتنی آسان موت کیسے مر سکتا تھا۔۔۔۔۔"

اُس کا زندہ بچ جانا ہی اُس پر سب سے بڑا عذاب تھا۔۔۔۔ پچھلے اتنے سالوں سے وہ زندہ لاش کی طرح بستر پر پڑا ہے۔۔۔۔ اور آج جب اُسے ہوش آیا ہے۔۔۔۔ تو جانتے ہو ڈاکٹر کو دو مہینے پہلے کیا ری پورٹس ملی تھیں اُن کی۔۔۔۔۔ انہیں بلڈ کینسر ہے۔۔۔۔ وہ بھی لاسٹ سٹیج پر پہنچ چکا ہے۔۔۔۔ وہ چند دنوں سے زیادہ سروائیو نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ ایسے شخص کو مار کر کیا کرو گے تم۔۔۔۔۔"

آزمیر کی بولی جانے والی سچائی پر زوہان نے خاموش نگاہوں سے آزمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

سب کے دل اپنے پروردگار کے اس انصاف پر جھک گئے تھے۔۔۔۔ جو کسی مظلوم کی آہ خالی نہیں جانے دیتا تھا۔۔۔۔ ملک فیاض نے ساری عمر تحریمہ بیگم کو تڑپایا تھا۔۔۔۔ اُن سے اُن کا سب کچھ چھین کر۔۔۔۔ ظلم کے پہاڑ توڑ کر رکھ دیئے تھے۔۔۔۔ تحریمہ بیگم کی آہیں اور سسکیاں رایگان نہیں گئی تھیں۔۔۔۔۔

خدا کی لائنیں بے آواز تھیں۔۔۔۔ جب پڑتی تھی تو ملک فیاض جیسے انسانوں کے گھمنڈ اور تکبر سمیت اُن کو ایسے ہی زمین پر پٹخ دیتی تھی۔۔۔۔۔

"میں اُس شخص کا یہ عبرت ناک انجام اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان کے لہجے میں اب پہلے جیسی سختی مفقود تھی۔۔۔۔۔

اُس کی بات پر آرمیر نے سر ہلاتے اسی لمحے وہاں آئے منہاج کی جانب پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو ابھی کچھ لمحے پہلے ہی وہاں آیا تھا۔۔۔

ماورا میران پبلز سے آمنہ بیگم کی کال آجانے کی وجہ سے کچھ سیکنڈ پہلے ہی وہاں سے ہٹی تھی۔۔۔۔۔  
"آئیں آپ لوگ۔۔۔۔"

منہاج انہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا۔۔۔۔۔ دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

ملک فیاض کی حالت بہت نازک تھی۔۔۔۔۔ وہ ایک بار سب کو بلا کر معافی مانگنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ اس لیے آرمیر نے باقی سب کو بھی اشارہ کرتے اپنے پیچھے آنے کو کہا تھا۔۔۔۔۔

ملک فیاض پر نظر پڑتے ہی اُن سب کے دل خوفِ خدا سے کانپ اٹھے تھے۔۔۔۔۔

جو اپنے بندوں کے حقوق غصب کرنے والوں کو معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔ جس کی زندہ مثال اِس وقت ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ملک فیاض تھا۔۔۔۔۔

جس کی آنکھیں اندر دھنس چکی تھیں۔۔۔۔۔ کہ اُس سے دیکھ پانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ اُس کے چہرے کی ہڈیاں بالکل واضح ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔



"شمسہ۔۔۔ آؤ میر۔۔۔ زوہان۔۔۔ مج مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں ب بہ۔۔۔ بہت۔۔۔ تک تکلیف میں ہوں۔۔۔"

اُن سے بول پانا دشوار ہوا تھا۔۔۔ نرس نے اُنہیں بتایا تھا کہ جن لوگوں کو وہ صبح سے پکار رہیں ہیں وہ اُن کے پاس آچکے ہیں۔۔۔

ملک فیاض کو دیکھ زوہان کی آنکھوں میں وہ منظر پوری شدت سے روشن ہوا تھا جب وہ اُس کی ماں کو زندہ جلاتا ایسے ہی ہڈیوں کے ڈھانچے میں بدل گیا تھا۔۔۔

"میری ماں بھی تمہارے آگے ایسے ہی تڑپی تھی۔۔۔ کیا قصور تھا اُن کا۔۔۔ بولو۔۔۔ کیوں چھینا اُنہیں مجھ سے۔۔۔"

زوہان اب بھی اس شخص کی خود غرضی پر ضبط نہ رکھ پاتے اُس کا گلا دبانے کی نیت سے اُس پر جھکا ہی تھا۔۔۔ جب آؤ میر اور منہاج نے بروقت آگے آتے اُسے پوری طرح جکڑتے وہیں روک لیا تھا۔۔۔

"زوہان نہیں۔۔۔"

آؤ میر نے نفی میں سر ہلاتے اُسے دیکھا تھا۔۔۔ وہ دونوں ہی اُسے پکڑ کر وہاں سے لے گئے تھے۔۔۔ کیونکہ وہ جن انتقام بھری نظروں سے ملک فیاض کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اُس سے کوئی بعید نہیں تھی۔۔۔ گارڈز سے گن لے کر ملک فیاض کے وجود کو گولیوں سے چھلنی کر دے۔۔۔

ماورا جو اسی لمحے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ زوہان کے ساتھ وہاں سے نکلتے منہاج کو دیکھ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ اُن دونوں بھائیوں کی پرائیویسی ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ ماورا تیز تیز قدموں سے منہاج کے پیچھے بڑھ رہی تھی۔۔۔ جب ایک طرف کھڑی نرسز کی۔۔۔ کی جانے والی گفتگو اُس کے قدم زمین میں ہی جکڑ گئی تھی۔۔۔

"یہ ڈاکٹر منہاج درانی کی تو دو دن بعد شادی ہے نا۔۔۔ مجھے تو لگا تھا کہ اب یہ شادی کے بعد ہی ہاسپٹل آئیں گے۔۔۔ لیکن اپنے کام کو لے کر بہت سینسر ہیں۔۔۔ زرا اسی بھی کوتاہی نہیں کرتے۔۔۔"

ماورا اپنی غلطی کو از سر فراموش کرتی منہاج کی اس بے وفائی پر جی جان سے سلگھ اٹھی تھی۔۔۔۔

اُس کا رخ سامنے ڈاکٹر منہاج درانی کی جگہ گاتی نیم پلیٹ کے ساتھ موجود آفس کی جانب تھا۔۔۔۔



دھاڑ سے دروازہ دھکیلتی وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جہاں منہاج کے سامنے تین انتہائی خوبصورت سی ڈاکٹرز کو بیٹھے کسی پیشینٹ کے حوالے سے ڈسکشن کرتا دیکھ ماورا کا پارہ مزید چڑھا تھا۔۔۔۔۔

منہاج بھی ماورا کو وہاں دیکھ پل بھر کو چونکا تھا۔۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اجنبی بتا اُسے کڑے تیوروں سے گھور گیا تھا۔۔۔۔۔  
 "وائس رائگ ود یو۔۔۔۔۔ محترمہ؟؟؟؟ یہ کیا طریقہ ہے کسی کے آفس میں داخل ہونے کا۔۔۔۔۔ واپس باہر جائیں اور دروازہ ناک کر کے پراپر پرمیشن لیں۔۔۔۔۔"

منہاج اس کے ساتھ ایسے پیش آیا تھا جیسے اُسے بالکل بھی نہ جانتا ہو۔۔۔۔۔

وہاں بیٹھی ڈاکٹرز نے بھی ماورا کی مداخلت پر اُسے ناپسندیدگی بھری نظروں سے گھورا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ ماورا تو اُس کے اس اجنبیت بھرے برتاؤ پر سکتے کے عالم میں اُسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اُس کی سنہری دلکش آنکھوں سے قطار در قطار موٹے موٹے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔۔

اور بس منہاج درانی اس سے زیادہ سختی نہیں برت پایا تھا اُس سے۔۔۔۔۔ منہاج کے اشارے پر وہ تینوں خاموشی سے اٹھ گئی تھیں۔۔۔۔۔

"کیوں آئی ہو یہاں۔۔۔۔۔؟؟؟"

منہاج نے کرسی کا رخ اُس کی جانب گھماتے اُس کی لال سوچی آنکھوں کو گھورتے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

"آپ شادی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

اُس نے سب سے پہلے وہی بات پوچھی تھی۔۔۔۔۔ جو چند لمحوں میں ہی اُس کی دھڑکنیں مدھم کر گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ منہاج تو اُس کے منہ سے اپنے لیے لفظ آپ سن کر ہی ششدر ہوا تھا۔۔۔ اُس کی جدائی کس قدر بدلاؤ لے آئی تھی اِس لڑکی میں۔۔۔

"اِس میں اتنے حیران ہونے والی بات کیا ہے۔۔۔؟؟؟ ہر کوئی کرتا ہے شادی۔۔۔"

منہاج ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے اُن کے درمیان سب نارمل ہو۔۔۔

"لیکن آپ کی شادی مجھ سے ہو چکی ہے۔۔۔ آپ بھلا یہ کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟"

ماورا کو اُس کا یہ لاپرواہ انداز فحشی سے لال کر گیا تھا۔۔۔

ماورا بیگلی آنکھیں صاف کرتی اُس کی سنگدلی پر مزید اذیت کا شکار ہوتی وہاں سے جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔

اُس نے ابھی پہلا قدم بڑھایا ہی تھا جب منہاج نے اُس کی ٹانگ کے آگے پیر کرتے اُس کا بیلنس بگاڑ دیا تھا۔۔۔

ماورا کوشش کے باوجود نہ سنبھل پاتی سیدھی منہاج کے اوپر آن گری تھی۔۔۔

منہاج نے اُس کی کمر میں بازو جمائل کرتے اُسے اپنے قریب تر کھینچ لیا تھا۔۔۔

"کیوں اگر تم مجھے تڑپتا چھوڑ کر جاسکتی ہو۔۔۔ تو میں دوسری شادی کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔؟؟؟"

اُس کے آنسوؤں سے نم ہوئے گالوں کو ہونٹوں سے چھوتا منہاج اپنے گزرے لمحوں کی تفسلی ختم کرنے لگا تھا۔۔۔

ماورا اُس کی گرم سانوں اور دپکتے لمس پر کسماتی لرز اٹھی تھی۔۔۔

منہاج کے اِس انوکھے غصے کا اظہار اُس کو سرتاپا سُرخ کر گیا تھا۔۔۔

"پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔"



ماورا اُس کی بے باکیوں سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ اس لیے کانپتی آواز کے ساتھ بولتی اُس کا حصار توڑ گئی تھی۔۔۔۔۔  
 ماورا لال چہرے کے ساتھ اُس سے فاصلے پر جاکھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جب منہاج اُسے کوئی مہلت دیئے بغیر اُس کی دونوں کلاسیاں جکڑ کر پیچھے دیوار کے ساتھ ٹکاتا پوری طرح اُس کے نازک وجود پر حاوی ہوا تھا۔۔۔۔۔

"میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔۔۔ میں اُس وقت بہت مجبور ہو چکی تھی۔۔۔۔۔"

ماورا نے اُس کے جارحانہ تیوروں سے گھبرا کر بولتے اُسے اصل بات بتانا چاہی تھی۔۔۔ جس کے بارے میں حاضری پہلے ہی منہاج کو سب بتا کر کافی حد تک ماورا کی پوزیشن اُس کے سامنے کلیئر کر چکی تھی۔۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ منہاج پہلے کی نسبت اُس سے بہت حد تک نرمی سے پیش آرہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن منہاج کا اِس بات پر ماورا پے غصے کم نہیں ہو رہا تھا کہ اُس نے منہاج پر اعتبار کر کے اُسے اپنی پریشانی کیوں نہیں بتائی تھی۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اُس کی مدد کرنے کی پوری طاقت رکھتا تھا۔۔۔۔۔

اُس کی اِس غلطی پر منہاج دل کی دہائیوں کے باوجود اُسے اتنی آسانی سے معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔  
 "ایسی کی تمہی تمہاری مجبوری کی۔۔۔ میں مر گیا تھا کیا۔۔۔ جو میرے پاس آنے کے بجائے فرار ہو کر کہیں اور نکل گئی۔۔۔ اور سچ بتانے کے بجائے وہ فضولیات بھرا خط چھوڑ گئیں میرے لیے۔۔۔ تمہیں یہ لگا بھی کیسے کہ میں تم سے اتنی آسانی سے دستبردار ہو جاؤں گا۔۔۔ اور یہ جان کر کے تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔۔۔ میں تمہیں بنا کچھ کہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔۔۔"

ماورا کے وجود کی حرارت منہاج با آسانی محسوس کر پارہا تھا۔۔۔ اُسے بخار تھا یہ بات تو پہلے سے اُس کے علم میں تھی۔۔۔ مگر بخار کی شدت اِس قدر تھی منہاج کو بالکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

"اِسی لیے ہی تو وہ سب بول کر گئی تھی۔۔۔ کہ آپ غصے میں ہی سہی۔۔۔ مگر مجھ ڈھونڈنے کی کوشش تو کریں گے نا۔۔۔۔"

ماورا نہایت ہی معصومیت سے بولتی منہاج درانی کو گھائل کر گئی تھی۔۔۔۔

"لیکن آپ نے تو مجھے ڈھونڈنا تو دور کی بات نبھانے کس لڑکی سے شادی بھی طے کر لی۔۔۔ اتنی سی ہی تھی آپ کی محبت۔۔۔۔"

ماورا بڑے آرام سے سارا الزام اُس کے کندھوں پر ڈال گئی تھی۔۔۔۔۔

"جس لڑکی سے میری شادی طے ہوئی ہے۔۔۔ بہت محبت کرتا ہوں اُس سے۔۔۔ اُس کے بغیر رہنا گوارہ نہیں ہے مجھے۔۔۔ ہاں اگر تم اُس کے ساتھ کپروماز کر سکتی ہو تو میں تم سے بھی شادی کر لوں گا۔۔۔ مجھے کوئی ایشو نہیں ہے۔۔۔۔"

منہاج نے اُس کا دل جلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

ماورا غصے سے لال چہرے کے ساتھ منہاج سے اپنی کلائیاں آزاد کرواتی دروازے کی جانب بڑھی تھا۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"



منہاج نے اُس کے ایسے ری ایکشن پر حیرت سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"اُس لڑکی کو ڈھونڈ کر اپنے ہاتھوں سے اُس کا گلا دبانے۔۔۔۔"

ماورا خونخوار لہجے میں بولتی منہاج کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔ جسے اُس نے ہونٹ بھینچتے ماورا سے پوشیدہ رکھا تھا۔۔۔۔

"تم اُسے کوئی تکلیف نہیں دو گی۔۔۔ ابھی تک جتنی تکلیف دے چکی ہو وہ کافی ہے۔۔۔۔"

منہاج اُس کی جانب بڑھتا اُسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر بانہوں میں بھرتا اپنی کرسی میں بیٹھا گیا تھا۔۔۔

ماورا ابھی تک سمجھنے سے قاصر تھی کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔ اس لیے اُسے کسی اور لڑکی کے بارے میں ایسے پوزیٹو ہوتا دیکھ اُس کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی تھیں۔۔۔۔

"آپ کو اچانک سے کسی سے اتنی محبت بھی ہو گئی اور اُس کی تکلیف کا اتنا احساس ہے۔۔۔۔ مگر میری اذیت نظر نہیں آرہی آپ کو۔۔۔۔ پچھلی پانچ راتوں سے سوئی نہیں ہوں میں۔۔۔۔ میرے گھر والوں نے مجھ سے پوچھے بغیر میری شادی فکس کر دی ہے۔۔۔۔ نہ آپ کو میری پرواہ ہے نہ اُن میں سے کوئی میری بات سننے کا تیار ہے۔۔۔۔ جب کسی کو میری پرواہ ہی نہیں ہے تو اس سے بہتر تو یہی ہے کہ میں مر ہی جاؤں۔۔۔۔ آپ بھی آزاد ہو جائیں گے اور باقی سب کو بھی سکون مل جائے گا۔۔۔۔ کسی کو میری ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ وہ بھی سب بھی جلد از جلد مجھ سے جان چھڑواتا چاہتے ہیں۔۔۔۔ اور آپ بھی مجھے اپنانا نہیں چاہتے۔۔۔۔"

ماورا دلبرداشتہ ہوتی بُری طرح رو دی تھی۔۔۔

اور بس یہاں پر بریک لگا تھا منہاج کے سارے مذاق کو۔۔۔

وہ اُسے تنگ کر رہا تھا لیکن ماورا کو اس طرح روتا دیکھ اُس کی جان پر بن چکی تھی۔۔

خود کو لاکھوں لعنت ملامت کرتا وہ ماورا کو اپنی جانب کھینچتا اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔

"مذاق کر رہا تھا میری جان۔۔۔۔۔ میری زندگی میں تمہارے علاوہ کوئی لڑکی کبھی نہیں آسکتی اس بات سے تم بھی اچھی طرح آگاہ ہو۔۔۔۔۔ اور ساری ٹینشنیں نکال کر یہ بات اپنے دماغ میں اچھی طرح بیٹھا دو کہ میرے ہوتے ہوئے کوئی تم سے شادی کرنے کی خواہش کرنا تو دور تمہاری جانب آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکے۔۔۔۔۔ وہ الو، جاہل اور گدھا میں ہی ہوں۔۔۔۔۔ جو بہت جلد اپنی اس گدھی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے پوری تیاری کر چکا ہے۔۔۔۔۔"

منہاج خود کو اُسی کے کہے جانے والے القابات سے نوازتا ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ سجائے، اُسے اپنے سینے سے لگا کر جیسے ایک نئی زندگی دے گیا تھا۔۔۔۔۔ اُس کی بات سننے مزید شدت سے رو دی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔"

ماورا اُس کے سینے میں منہ چھپاتی اب کبھی اُس سے جدا ہونے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔۔ اُس کی بیگی آواز پر منہاج اُسے مزید خود میں سمیٹتا اُس کے سر پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔۔۔

جب کافی دیر بعد اپنے دل کا سارا غبار آنسوؤں کے راستہ نکال لینے اور منہاج کی شرٹ اچھی طرح بھگو دینے کے بعد اُس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ ایک جھٹکے سے منہاج سے علیحدہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مگر اُس کی کمر کے گرد بازو حائل کیے منہاج نے اُسے خود سے دور نہیں جانے دیا تھا۔۔۔۔۔

"مگر میرا رشتہ تو شہاب انکل کے بیٹے سے طے ہوا۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔"



ماورا بولتے بولتے رکی تھی۔۔۔۔

اُس کا دماغ تیزی سے چلنے لگا تھا۔۔۔ شہاب درانی اور شہریار سے پہلی بار ملنے کے باوجود اُن کا دیکھا لگنا۔۔۔ اور سب کا اِس شادی کو لے کر حد درجہ ایکسائٹڈ ہونا۔۔۔ ماورا کو اُن سب کا کھیل سمجھا گیا تھا۔۔۔

جو اُسے اتنے آرام سے بے وقوف بنا گئے تھے۔۔۔۔

سب سے بڑی بات منہاج دو بار اُس کے بے جد قریب آکر اُسے اپنی موجودگی کا شدت بھرا احساس بھی دلا چکا تھا۔۔۔ اور وہ پاگل بالکل بھی نہیں سمجھ پائی تھی۔۔۔

ماورا کو سب سے زیادہ تو خود پر غصہ آیا تھا۔۔۔۔

منہاج بہت غور سے اُس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ نوٹ کرتا مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

"کیسا لگا میرا سر پرانز۔۔۔؟؟"

ماورا کے چہرے پر پھسلی لٹوں کو انگلی پر لپیٹ کر اُس کا چہرا اپنے قریب لاتے منہاج اُس کے گلابی ہونٹوں کو فوکس کے مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"آپ نے اُس رات میری جان نکال کر رکھ دی تھی۔۔۔ آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں کس قدر ڈر گئی تھی۔۔۔"

باقی بہت سی باتوں کے ساتھ ماورا کی آنکھوں کے سامنے بارات کی رات والا منظر لہرایا تھا۔۔۔ جس میں منہاج نے جنونی انداز میں اُس پر اپنی شدتیں نثاتے اُس کی جان نکال کر رکھ دی تھی۔۔۔

"کوئی رات۔۔۔۔ اور کیا کیا تھا میں نے۔۔۔؟؟؟"

منہاج اُس کی بات پر سنجیدہ ہوتا لا عملی کا اظہار کرتے بولا تھا۔۔۔

"آپ نے۔۔۔"

اب بھی اُس کی باتوں میں آئے بغیر روانی میں ماورا کچھ بولنے ہی والی تھی۔۔۔ جب منہاج کی آنکھوں میں چھائی شوخی دیکھ اُس کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔

اُس کا چہرہ سرخ مائل ہوتا تپ اٹھا تھا۔۔۔

"بہت بُرے ہیں آپ آئی ہیٹ یو۔۔۔"

ماورا اُس کے سینے پر بازو ٹکائے اُسے دور دھکیلتی شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔

"اُس رات تو کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔ جتنا تم نے مجھے تڑپایا ہے اُس سب کا حساب لینا تو ابھی باقی ہے مائی لو۔۔۔ اگر اتنے سے ہی جان نکل گئی تو۔۔۔"

منہاج اُس کو بے باکی بھری نظروں سے دیکھتا اس سے پہلے کو مزید کچھ بولتا۔۔۔ ماورا سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اُس کے ہونٹوں پر اپنی نازک ہتھیلی جما گئی تھی۔۔۔

"مجھے جانا ہے اب یہاں سے۔۔۔ باہر سب میرا ویٹ کر رہے ہونگے۔۔۔"

ماورا سے منہاج کی بڑھتی گستاخیاں برداشت کرنا دشوار ہوا تھا۔۔۔ گھنیری پلکوں کی باڑ حیا کے بھاری بوجھ تلے جھک گئی تھی۔۔۔

"ایک دن مزید اور پھر تم میری دسترس میں ہوگی۔۔۔"

منہاج اُس کی ٹھوڑی پر لب رکھتا اُسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے آزاد کرتے ہی ماورا ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ جس بو جھل دل کے ساتھ وہ منہاج کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔ نکلتے وقت اُس سے کہیں زیادہ سکون اور سچی خوشی سے اُس کا چہرہ چمک رہا تھا۔۔۔۔ اُس کا اس وقت خوشی سے اچھلنے کو دل چاہ رہا تھا۔۔۔۔ منہاج درانی صرف اور صرف اُس کا تھا۔۔۔۔ کوئی اُسے اُس کی زندگی کے محبوب ترین انسان سے دور نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

زوہان مزید ایک منٹ بھی ہاسپٹل نہیں رُک پایا تھا۔۔۔۔ وہ اُس جگہ نہیں رکنے چاہتا تھا جہاں اُس کی ماں کا قاتل سانس لے رہا تھا۔۔۔

زوہان اس وقت کسی سے بات کرنے کے قابل نہیں سمجھ پایا تھا خود کو مگر آج آثمیر اُس کو اکیلا چھوڑنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔ زوہان کے پیچھے وہ بھی اُس کے ساتھ ہی ہاسپٹل کی پُر شکوہ منزل سے نکل آیا تھا۔۔۔۔ زوہان اُسے صاف نظر انداز کرتا۔۔۔۔ سامنے ہی گاڑی کے قریب کھڑے حاکم سے چابی چھین کر فرنٹ سیٹ پر براجمان ہوتا وہ گاڑی سٹارٹ کر گیا تھا۔۔۔۔

لیکن اُس کے وہاں سے نکلنے سے پہلے ہی آثمیر نے کھڑکی سے ہاتھ بڑھاتے کیز نکال لی تھیں۔۔۔۔ زوہان نے تپ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"آثمیر میراں تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟؟ جو تم کرنا چاہ رہے ہو۔۔۔۔ ویسا اب کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

زوہان گاڑی کا دروازہ دھاڑ سے بند کرتا آثمیر کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔



"تمیز سے بات کرو۔۔۔ میں تم سے پورے چھ مہینے بڑا ہوں۔۔۔ اور اسی حساب سے تم پر میری ہر بات ماننا فرض ہے۔۔۔"

آزمیر ملک فیاض والا قصہ ختم ہوتے ہی پوری طرح سے اپنا رویہ زوہان کے ساتھ بدل چکا تھا۔۔۔ جبکہ زوہان کا غصہ ابھی پوری طرح ٹھنڈا نہیں ہو پایا تھا۔۔۔ یا پھر وہ اتنی جلدی کھلنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ "ہم بہت پہلے ایک دوسرے سے تمام تعلق توڑ چکے ہیں۔۔۔"

زوہان نے پیشانی مسلتے اُسے یاد دلایا تھا۔۔۔

"خون اور دل کے رشتے۔۔۔ زبانی کلامی ختم نہیں ہو سکتے۔۔۔"

آزمیر اپنے جیسے اس اکھڑ مزاج بھائی کو منا لینا چاہتا تھا۔۔۔

"تم کیا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟"

زوہان اُس کے لفظوں کے جال میں الجھانے پر آخر کار رنج ہو چکا تھا۔۔۔

"مجھے میرا بھائی واپس لوٹنا دو۔۔۔"

آزمیر کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو زوہان کے دل کو پگھلا گیا تھا۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ اتنا غلط کر چکا ہوں۔۔۔ اُس کے بعد بھی تم ایسا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟"

زوہان چاہتا تھا آزمیر اُس سے لڑے۔۔۔ اُس سے شکوہ کرے۔۔۔ وہ بھلا اپنے جان از عزیز بھائی سے اتنا عرصہ اس حد تک بدگمان کیسے رہ سکتا تھا۔۔۔ جو اُس کی خاطر قتل کا الزام بھی اپنے سر لینے کو تیار ہو گیا تھا۔۔۔



"تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔ غلط میں نے کیا جو تمہاری بدگمانی دور کرنے کے بجائے۔۔۔ خود کو مزید تم سے دور کر لیا۔۔۔ اور زندگی کے اتنے سال اپنے بچپن کے کرائم پارٹنر کے بغیر گزار دیئے۔۔۔"

گزرے سالوں کی اذیت کا ذکر کرتے زوہان کے ساتھ ساتھ آثمیر کی آنکھوں میں بھی نمی اتر آئی تھی۔۔۔

"مجھے تمہاری بات سننی چاہئے تھی۔۔۔ میں بھلا یہ کیسے سوچتا رہا کہ تم میرے ساتھ دھوکا کر سکتے ہو۔۔۔ تم نے میرا ہی بھلا چاہا اور میں نے تم پر الٹا الزام داغ کر تمہیں اذیت میں مبتلا رکھا۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔"

زوہان اپنی جگہ سے دو قدم آگے بڑھا تھا۔۔۔ اُس کی آنکھوں کے راستے اتنے سالوں کی اکٹھی کی گئی اذیت بہنے لگی تھی۔۔۔

"سمجھا تو میں نے نہیں تمہیں۔۔۔ تم اپنا سب کچھ گنوا چکے تھے۔۔۔ تمہیں میری سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔ اور تمہیں ہی تنہا چھوڑ دیا۔۔۔ میں اپنی ہر خطا کے لیے معافی مانگتا ہوں تم سے۔۔۔"

آثمیر بھی آگے بڑھا تھا اور آج اتنے سالوں بعد دونوں پوری محبت اور گرمجوشی سے ایک دوسرے کے سینے سے لگتے۔۔۔ پوری دنیا کے سامنے خود کو مضبوط ظاہر کرنے والے۔۔۔ ایک دوسرے کی گزری اذیتوں پر آنکھوں سے بہتا ل گرم سیال مادہ روک نہیں پائے تھے۔۔۔

دونوں ایک بار ایسے ہی گلے لگ کر اُس رات روئے تھے۔۔۔ جب انہوں نے تحریمہ بیگم کو کھویا تھا۔۔۔ آج پھر وہ گلے لگ کر رو رہے تھے۔۔۔ اپنے اندر جمع کی اتنے سالوں کی اذیت آنسو کے راستے بہانے کے لیے۔۔۔ کیونکہ آج کے بعد وہ اُس دردناک باب کو اپنی زندگی کے صفحات سے مٹا دینا چاہتے تھے۔۔۔

ہاسپٹل سے نکلنے اُن دونوں کو متلاشی نگاہوں سے ہر طرف ڈھونڈتے زمیشہ کی نظر جیسے ہی اپنی زندگی کے اس سب سے خوبصورت ترین منظر پر پڑی وہ خوشی سے چہک اُٹھی تھی۔۔۔۔

"فائنلی اُن دونوں میں صلح ہو گئی۔۔۔ اللہ جی آپ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔"

زمیشہ کی بات پر باقی سب نے بھی مسکراتی نظروں سے اُن دونوں کو ایک دوسرے کے گلے لگتے دیکھا تھا۔۔۔۔

شمسہ بیگم کا دل سکون سے بھر گیا تھا۔۔۔ بنا مزید کسی نقصان کے اُن کا خاندان ایک ہو چکا تھا۔۔۔۔

اُن سب نے بہت غم دیکھے تھے۔۔۔ لیکن اتنی کٹھنایاں برداشت کرنے کے بعد اب سب کچھ بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔

نفرتوں کی جگہ محبتوں نے اپنا بیڑا جما لیا تھا۔۔۔۔ اُن کی زندگی کی تاریکیاں اُجالوں میں بدل چکی تھیں۔۔۔

@@@@@@@@@@

وہ سب ہاسپٹل سے واپس لوٹ آئے تھے۔۔۔ ملک فیاض کی حالت ایسی نہیں تھی کہ کوئی اُن کے پاس رکتا۔۔۔ ڈاکٹرز

نے بھی دوبارہ کسی کو ملک فیاض کے روم میں نہیں جانے دیا تھا۔۔۔

شمسہ بیگم اپنے شوہر کی یہ قابلے رحم حالت دیکھ اُن کو معاف کر گئی تھیں۔۔۔۔ ملک فیاض نے جو بویا تھا اب وہی

کاٹ رہے تھے۔۔۔۔

آزمیر اور زوہان کل سے غائب تھے۔۔۔ اتنے عرصے بعد ملنے پر وہ دونوں بھائی کچھ وقت صرف ایک دوسرے کے

ساتھ ہی گزارنا چاہتے تھے۔۔۔ جس چکر میں وہ اپنی بیگمات کو بھی کچھ وقت کے لیے بھول چکے تھے۔۔۔۔

لیکن زمیشہ اور حامد کے ساتھ ساتھ میران پیلس کا ہر فرد بے پناہ خوش تھا۔۔۔۔ اُن دونوں بھائیوں کو ایک ساتھ

دیکھنے کے لیے اُن سب کی آنکھیں ترس گئی تھیں۔۔۔۔



جہاں زمیشہ کی سب سے بڑی خواہش پوری ہوئی تھی۔۔۔ وہیں حائفہ بھی آڑمیر کی خوشی میں بے پناہ خوش تھی۔۔۔

میران پبلس میں ایک بار پھر سے شہنائیاں بج اٹھی تھیں۔۔۔ سب لوگ پورے جوش و خروش کے ساتھ ارجنٹ میز پر طے والی شادی کی تیاریوں میں بڑی تھے۔۔۔

کل ماوراء کی بارات تھی۔۔۔ اور آج ساری خواتین نے گھر میں ڈھولکی رکھی ہوئی تھی۔۔۔ منہاج مایوں مہندی جیسے فنکشن سے صاف منع کر گیا تھا۔۔۔ وہ سیدھی سیدھی بارات لا کر اپنی بیوی کو جلد از جلد اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔۔۔ اس کے اُتاو لے پن پر سب نے اُسے بہت چیخڑا تھا۔۔۔ جسے منہاج نے بھرپور طریقے سے انجوائے بھی کیا تھا۔۔۔

ماورا کے منع کرنے پر منہاج نے کسی کو بھی ہاسپٹل میں ہوئی اُن کی ملاقات کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔

منہاج سے تو وہ بعد میں نمٹنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔ مگر ابھی وہ اپنے سارے گھر والوں کے ساتھ انہیں کاغذ کھیل کر بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔ جنہوں نے منہاج کے ساتھ مل کر اُس کی جان نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔۔

"یہ ماورا اتنی خوش کیسے ہے۔۔۔؟؟؟ کہیں بہت زیادہ ٹینشن لینے کی وجہ سے اِس کا دماغ تو نہیں چل گیا۔۔۔۔۔۔۔"

وہ سب لوگ اِس وقت لاؤنج میں جمع مہندی لگوانے کے ساتھ ساتھ ڈھولک کی تھاپ پر لڑی اور ڈانس کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔ خاندان کی قریبی خواتین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

شہر سے آئی بیوٹیشن ماورا کو مہندی لگانے میں مصروف تھی۔۔۔ اور ماورا جس خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ خوش ہو کر اپنی شادی کا فنکشن انجوائے کر رہی تھی۔۔۔ اُسے دیکھ وہ سب ہی حیران تھیں۔۔۔

فجر نے ماورا کی چانب فکر مندی سے دیکھتے زمینشہ کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

ماورا نے پیلے رنگ کے لہنگے کے اوپر شارٹ کا مدار چولی پہن رکھی تھی۔۔۔ جس میں اُس کے نازک سراپے کی دلکشی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ پھولوں کی خوبصورت بالیاں کانوں میں پہنے، بالوں میں موتیے کے پھول ڈال کر چٹیا گوندھے بنا میک اپ کے وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگتی پوری محفل کی مرکزِ نگاہ بنی ہوئی تھی۔۔۔ اُس کے ہونٹوں کی دھمی دلفریب مسکان اُس کی اندرونی خوشی کی داستان سنارہی تھی۔۔۔۔

مہندی اور انہن سے سچ اُس کے حسین روپ میں چاندنیاں سی گل محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔۔

"میں نے تو کہا تھا تم لوگوں سے۔۔۔ بتا دو سب سچ اُسے۔۔۔ اگر اُسے کچھ بھی ہوا تو اس کے ڈاکٹر صاحب نے ہم سب کو زہر کے انجکشن ٹھوک دینے ہیں۔۔۔"

فریحہ بھی ماورا کو گھورتی ان کے قریب ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم سب لوگ یہاں کیوں ایک دوسرے میں گھس کر بیٹھی ہو۔۔۔ یہاں آؤ نا۔۔۔"

رامین زینشہ اود فجر کا ہاتھ پکڑتی اپنے ساتھ کھینچ گئی تھی۔۔۔ وہ سب لڑکیاں آج یلو تھیم کے مطابق پیلے رنگ کے کپڑوں میں ملبوس بہت حسین لگ رہی تھیں۔۔۔۔

حافظ بھاری کا مدار شرارے کے اوپر شارٹ شرٹ زیب تن کیے، سیاہ زلفوں کو موتیوں کے پھولوں کی مدد سے جوڑے کی شکل میں قید کیے، بھاری جھمکے اور ماتھے پر جھمکے کے ڈیزائن کی ہی بندیاں لگائے اپنے ہوش ربا حُسن کے ساتھ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔ وہاں بیٹھی خواتین کی نظریں بھی حافظ کے کھکھلاتے خوبصورت مکھڑے سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔ اُس کی بہن جسے اُس نے اپنی اولاد کی طرح رکھا تھا۔۔۔ آج اُس کی بھی شادی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ خوش کیسے نہ ہوتی۔۔۔۔



"تم دونوں کے شوہر نامدار تو تم لوگوں کو فراموش کر چکے ہیں۔۔۔۔ اب تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہی ڈانس کر لو۔۔۔۔"

فریحہ نے اُن دونوں کو درمیان میں کھینچتے ڈانس کرنے کا اصرار کرنے کے ساتھ ساتھ چھیڑا تھا۔۔۔۔  
جس پر زینشہ تو ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔ لیکن حائفہ کے انداز سے سب نے نوٹ کیا تھا کہ وہ آثمیر سے خفا خفا سی تھی۔۔۔۔

"حائفہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔"

سویرا بھی حائفہ کی آثمیر کے حوالے سے خفگی نوٹ کر چکی تھی۔۔۔۔ جس کا فائدہ اٹھانے کی خاطر وہ حائفہ کے قریب آئی تھی۔۔۔۔ اُن دونوں کے بیچ اب کافی حد تک بات چیت شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔  
"جی بولیں۔۔۔۔"

حائفہ نے سوالیہ نگاہوں سے سویرا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"میں تمہیں یہ سب نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔ لیکن میرے اندر بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔۔ آثمیر تمہارا شوہر ہے۔۔۔۔ اُس کے بارے میں تمہیں ہر بات کا علم ہونا چاہئے۔۔۔۔"

سویرا نے بات کرنے کے لیے تمہید باندھی تھی۔۔۔۔ جب اُسی لمحے آثمیر نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔۔ وہ دونوں اِس وقت ڈرامینگ روم میں کھڑی تھیں۔۔۔۔ اُن کا رخ دروازے کی مخالف سمت تھا۔۔۔۔ اِس لیے وہ آثمیر کو نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔۔

آثمیر کے ساتھ زوہان بھی تھا۔۔۔۔ جو ایک ضروری کال آجانے کی وجہ سے باہر ہی رک گیا تھا۔۔۔۔





اُسے سویرا کی نادانی پر افسوس ہوا تھا۔۔۔ جو حاضہ کے آژمیر کے لیے عشق سے انجان۔۔۔ ایک بار پھر اپنی انسلٹ کروانے وہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔

بھاری قدموں کی چاپ کر دونوں نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔ جب آژمیر پر نظر پڑتے سویرا کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔

ایک پورے دن کے بعد آژمیر کا سامنے دیکھ حاضہ کی آنکھوں میں ٹھنڈک اتر گئی تھی۔۔۔ وہ اُس سے بہت ناراض تھی۔۔۔ لیکن صبح سے اُس کا دل ہر آہٹ پر آژمیر کا منتظر رہا تھا۔۔۔

"آژمیر۔۔۔ وہ میں۔۔۔"

آژمیر کی آنکھوں میں شدید غصے کی لہر دیکھ وہ دونوں ہی سمجھ گئی تھیں۔۔۔ کہ آژمیر اُن کی باتیں سن چکا ہے۔۔۔

سویرا کو لگا تھا اب اُس کی خیر نہیں تھی۔۔۔ آژمیر اب اُسے کسی صورت نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

"مجھے لگا تھا کہ شاید تم سدھر گئی ہو۔۔۔ مگر تمہاری فطرت ابھی تک نہیں بدلی۔۔۔ تمہاری سوچ ابھی اتنی ہی شیخ اور گھٹیا ہے۔۔۔"

جب آژمیر کے قریب آنے اور اُس کی دھاڑ پر سویرا کا چہرہ خوف کے مارے زرد ہوا تھا۔۔۔

"میں اُسے اُس کی بات کا جواب اچھے سے دے چکی ہوں۔۔۔ آپ اُسے کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔"

حاضہ آژمیر کے مقابل آتی اُس کے سینے پر اپنے مہندی سے بھرے نازک ہاتھ رکھتے اُسے ریلکیس کرتے اس وقت غصہ کرنے سے روکا تھا۔۔۔ ورنہ آژمیر کی سزاؤں سے وہ اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ چھوڑتا تو وہ کسی کو نہیں تھا۔۔۔

آزمیر سویرا کی نیت اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ اور اُس کی کی جانے والی بکواس آزمیر کا دماغ بری طرح کھولا گئی تھی۔۔۔۔۔  
لیکن پہلے حائفہ کا سویرا کو دیا جانے والا منہ توڑ جواب اور اب اُس کا اتنی محبت سے قریب آکر اُسے ریلیکس کرنا آزمیر  
میران کا غصہ ٹھنڈا کر گیا تھا۔۔۔۔۔

محبت پاش نظروں سے حائفہ کے گرد بازو پھیلا کر اُسے قریب کرتے آزمیر نے نفرت آمیز نگاہوں سے پیچھے کھڑی  
سویرا کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو اُس سے محبت کی دعوے دار تھی۔۔۔۔۔ مگر دو بار اُس کے کردار پر انتہائی گھٹیا الزام لگا چکی  
تھی۔۔۔۔۔

"کل صبح ہوتے ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرے گھر سے دفع ہو جانا۔۔۔۔۔ اگر تم مجھے کل کے بعد کہیں نظر آئی تو مجھ سے  
برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔"

آزمیر سویرا کو اُس کی اوقات بتاتا بانہوں میں موجود اپنی زندگی کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ جو بے پناہ حسین لگتی اُس کا  
چہرہ و قرار لوٹ کر لے گئی تھی۔۔۔۔۔

سویرا تو آزمیر کی آنکھوں میں اپنے لیے توہین آمیز نفرت دیکھ سیکندز کے اندر وہاں سے غائب ہوئی تھی۔۔۔۔۔

بہت دیر سے ہی مگر کہیں نہ کہیں اُسے سمجھ آپکی تھی۔۔۔۔۔ کہ آزمیر میران کی زندگی میں اُس کی کوئی جگہ نہیں  
تھی۔۔۔۔۔ اور وہ چاہے پوری دنیا کا زور بھی لگا لیتی تو ان دونوں کو الگ نہ کر پاتی۔۔۔۔۔

بلکہ اِس بار تو حائفہ کے کہنے پر آزمیر نے اُسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ اِس کے بعد آزمیر نے اُسے کوئی مہلت نہیں دینی  
تھی۔۔۔۔۔ اِس لیے سویرا نے اُسی لمحے میران پیلس سے نکل جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔ مجھے بہت کام ہے۔۔۔۔۔"



حافظ آثمیر کا بازو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرتی اُسے دیکھنے سے صاف اجتناب برتتے ہوئے تھی۔۔۔۔

"محترمہ اپنے سارے کام مجھ تک ہی محدود رکھیں تو آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔۔"

آثمیر کی نگاہیں بار بار اُس کی صراحی دار شفاف گردن پر پھسل رہی تھیں۔۔۔۔ جو آج گھنے بالوں کی چادر سے پاک اُس کا ایمان متزلزل کر رہی تھی۔۔۔۔

"میں اچھے سے جانتی ہوں آپ کو کتنی پرواہ ہے میری۔۔۔۔ میں آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔"

حافظ شدید ناراضگی کا مظاہرہ کرتی آثمیر کو اچھا خاصہ حیران کر گئی تھی۔۔۔۔

"تم ناراض ہو مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟"

اُس کا چہرہ ٹھوڑی سے تھام کر آثمیر نے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔۔

"آپ کو کونسا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔؟؟؟؟"

حافظ نم آنکھوں کے ساتھ اُسے دیکھتی اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔

"حافظ۔۔۔۔ یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔۔؟؟؟"

اُس کے یوں دور جانے پر آثمیر نے غصے سے اُسے گھورا تھا۔۔۔۔

"آپ کو غصہ کرنا ہے یا جو بھی کرنا ہے مرضی کریں۔۔۔۔ میں آپ سے بالکل بات نہیں کروں گی۔۔۔۔"

حافظ جو بابا بھیگی آنکھوں کے ساتھ ساتھ غصے سے بولتی آثمیر کو مہبوت سا کر گئی تھی۔۔۔ کسی کے اس طرح بات کرنے پر اس سے بھی زیادہ غصے سے بھڑک اٹھنے والا آثمیر میران اپنی چہیتی بیوی کے سامنے تو ایک الگ ہی آثمیر بن جاتا تھا۔۔۔

"پر میری جان ہوا کیا ہے۔۔۔؟؟؟ تم رونا بند کرو۔۔۔ یہاں آؤ اور بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟"

ڈرامینگ روم میں داخل ہوتے زوہان اور حاشر حافظ کا ادا کیا جانے والے جملہ بھی سن چکے تھے اور جو بابا آثمیر کا اتنا نرم انداز دونوں کو ہی سکتے میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

اُن کی پرائیویسی کے خیال سے زوہان کا ارادہ تو دروازے سے ہی پلٹنے کا تھا۔۔۔ مگر حاشر کو تو آج ہی موقع ملا تھا۔۔۔ اپنے سخت گیر لالہ کو اس طرح شیرنی کی طرح دھاڑتی اپنی بیوی کے سامنے اس طرح دیکھنے کا۔۔۔

وہ آثمیر کے متوقع غصے سے بچنے کے لیے حفاظتاً زوہان کا ہاتھ بھی پکڑ کر ساتھ کھینچتا اندر داخل ہوا تھا

آثمیر کی نظر ان پر پڑ چکی تھی۔۔۔ دونوں کے ہی ہونٹوں پر دبی دبی مسکراہٹ پر آثمیر انہیں خوشمگس نگاہوں سے گھور کر رہ گیا تھا۔۔۔

"میں آپ سے تب تک کوئی بات نہیں کرنے والی۔۔۔ جب تک آپ کو اپنی سنگین غلطی کا احساس نہ ہو۔۔۔ اور ہاں مجھ پر اپنے غصے سے رعب جمانے کی کوشش بالکل مت کیجئے گا۔۔۔ ورنہ میں آپ سے مزید خفا ہو جاؤں گی۔۔۔"

حافظ انتہائی معصومیت بھری خفگی اور غصے کے ساتھ اُسے وارن کرتی پٹی تھی۔۔۔

جہاں یہ سب دیکھ حاشر کو بُری طرح کھانسی کا دورہ پڑ چکا تھا۔۔۔ جبکہ زوہان نے سامنے رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگاتے اپنا بے ساختہ اُنڈ آنے والا تہقہ روکا تھا۔۔۔

اکڑو اور سخت گیر آثمیر میران جس کے سامنے بات کرنے سے پہلے اُس کی فیملی ممبر سمیت باہر والے بھی ہزار بار سوچتے تھے۔۔۔۔۔ اُس کا ایسا روپ کوئی خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

حافظ کو زرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ دونوں پیچھے کھڑے ہیں۔۔۔ وہ شرمندہ سی ہوتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔  
"آثمیر لالہ سیریلی یہ آپ ہی ہیں نا۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

حاشر زبردستی کھانس کھانس کر لال ہوتا اب آثمیر سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔۔

"خبیث انسان یہ اوور ایکٹنگ کر کے میری بیوی کو شرمندہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔"

آثمیر اُن دونوں کے ایکسپریشنز دیکھ خود بھی زیر لب مسکراتے حاشر کی گردن دبوچتے مصنوعی خفگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے نہیں لگا تھا کہ اِس معاملے میں بھی ہم ایک جیسے ہیں۔۔۔۔۔"

زوہان نے آثمیر کی جانب دیکھتے اُس کے ساتھ ساتھ اپنا بھی مذاق بنایا تھا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب زوہان لالہ آپ بھی زنیشر سے ایسے ہی ڈرتے ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

حاشر کی زبان پھسلی تھی۔۔۔۔۔ جس پر اُس نے درزیدہ نگاہوں سے ساتھ کھڑے آثمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب ایسے ہی۔۔۔۔۔؟؟؟"

آثمیر کا بھاری ہاتھ پڑنے سے پہلے ہی حاشر دور کھٹک گیا تھا۔۔۔۔۔

"یار مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔۔ آخر میں نے ایسا کیا کر دیا ہے۔۔۔۔۔ جو وہ مجھ سے اتنی ناراض ہے۔۔۔۔۔"



آزمیر کو حائفہ کی ناراضگی اچھا خاصہ ڈسٹرب کر گئی تھی۔۔۔۔۔ اوپر سے وہ لگ بھی اتنی پیاری رہی تھی کہ آرمیر کا دل ہمک ہمک کر اُس کے پاس جانے کا خواہاں تھا۔۔۔۔۔

"ویسے مجھے کبھی نہیں لگا تھا کہ تمہیں بھی کبھی محبت ہوگی۔۔۔۔۔ وہ بھی اتنی شدید محبت۔۔۔۔۔ جس نے آرمیر میران کو کافی حد تک بدل دیا ہے۔۔۔۔۔"

زوبان بچپن سے ہی اُس کی لڑکیوں سے دور رہنے والی عادت سے واقف تھا۔۔۔۔۔ زوبان کی اکثر لڑکیوں سے دوستی رہی تھی۔۔۔۔۔ جن میں شمن سرفہرست تھی۔۔۔۔۔ لیکن آرمیر نے ہمیشہ ایک ہی بات کہی تھی۔۔۔۔۔ کہ اُس سے لڑکیوں کے یوں نخرے نہیں اٹھائے جاتے۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سے نخرے اٹھوانے کا عادی تھا۔۔۔۔۔

اُس لیے آرمیر کا حائفہ کے سامنے یہ بدلہ انداز زوبان کو بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے خود کبھی نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اب اِس محبت کے بغیر رہنا ناممکن لگتا ہے۔۔۔۔۔"

آرمیر حائفہ کے بارے میں بولتے دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔ جس پر زوبان کی دماغ کے پردے پر زمیشہ کی شبیہ لہرائی تھی۔۔۔۔۔ اُسے آرمیر کی یہ بات سو فیصد سچ لگی تھی۔۔۔۔۔ کل صبح کے بعد سے اُس کی زمیشہ سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے اُس کا دل اب اچھا خاصہ بے چین ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

زوبان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میران پیلس لوٹا دیکھ سب بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ سب ایسا نجانے کب سے چاہتے تھے۔۔۔۔۔



لیکن اُن میں سب سے زیادہ خوش زینبہ تھی۔۔۔۔۔ زوہان کو وہ اسی طرح خاندان والوں کے ساتھ ہنستا مسکراتا دیکھتا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ میران پیلس سے نفرتوں کا بسیرا اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ ہر طرف روشنیاں اور مسکراہٹیں بکھری وہاں کے ہر فرد کو سرشار کر گئی تھیں۔۔۔۔۔ وہ سب ماضی میں ہوئے ہر خوشگوار واقع کو بھلائے ان لمحوں سے خوشیاں سینچنے لگے تھے۔۔۔۔۔

میران پیلس کے درو دیوار نے بہت غم دیکھے تھے۔۔۔۔۔ لیکن اب وہاں خوشیوں کی شہنائیاں بجتیں گزرے مناظر کو دھندلا کر گئی تھیں۔۔۔۔۔

"زميشه زوہان لالہ کا آرڈر ہے۔۔۔ اُن کے لیے چائے لے کر اگلے پانچ منٹ کے اندر اُن کے روم میں پہنچو۔۔۔"

فریحہ زميشه کو زوہان کا پیغام دینے کے ساتھ ساتھ شوخ نگاہوں سے چھیڑ گئی تھی۔۔۔

جس پر زميشه اُسے گھورتی دھڑکتے دل کے ساتھ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

پیلے رنگ کے پیروں تک آتے فراک کے ساتھ چوڑی دار پجامہ پہنے۔۔۔۔۔ بالوں میں پھول ڈال کر انہیں کمر پر کھلا چھوڑے۔۔۔۔۔ دوپٹے کو نازک کمر پر باندھے وہ ہاتھ میں چائے تھامے زوہان کے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کے ہاتھ میں موجود کالج کی چوڑیوں کی جلتنگ کمرے کی خاموش فضا میں ارتعاش پیدا کر گئی تھی۔۔۔۔۔ زوہان کمرے میں کہیں موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔ زمیشہ ٹیبل پر اُس کی چائے رکھ کر پلٹی ہی تھی۔۔۔۔۔ جب بیڈ کے عین سامنے والی دیوار پر لگی دونوں کی دیوار گیر فوٹو کو دیکھ زمیشہ مبہوت ہوئی تھی۔۔۔۔۔

یہ بارات والے دن زوہان کی مرضی سے بنوائی گئی۔۔۔ اُس کی پسندیدہ ترین تصویر تھی۔۔۔ جس میں دلہن بنی نازک اندام سی زمیشہ کے گرد پیچھے سے بازو پھیلا کر اُسے پوری طرح اپنے حصار میں لیے کھڑے زوہان کے ہونٹوں پر زندگی

سے بھرپور دلفریب مسکراہٹ تھی۔۔۔ جبکہ اُس کے ساتھ لگی کھڑی زینشہ بھی اس لمحے اُس کی کی جانے والی سرگوشی پر کھکھلاتی کیمرے کی آنکھ میں اس منظر کو ہمیشہ کے لیے قید کروا گئی تھی۔۔۔

زینشہ اُس تصویر کو دیکھنے میں اس قدر مگن تھی۔۔۔ کہ اپنے پیچھے بے حد قریب آن کھڑے زوہان کو دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ اسی طرح یک ناک مسکراتی نگاہوں سے اس تصویر کو نجانے کب تک نہارتی رہتی۔۔۔ جب زوہان نے اُس کے پیٹ پر ہاتھ پھیلاتے اُسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔

زوہان کے لمس پر زینشہ کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ اُس کی گرم سانسیں اپنے چہرے کے بے حد قریب محسوس کرتے زینشہ بل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"میں نے تمہیں بہت یاد کیا۔۔۔۔۔"

زوہان اُس کے گال پر لب رکھتے بولتا زینشہ کے ہونٹوں پر دلکشی بھری مسکان نکھیر گیا تھا۔۔۔

"میں نے بھی۔۔۔۔۔"

زینشہ کے لب ہولے سے ہلے تھے۔۔۔۔۔

"یہ پکچر بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔"

زینشہ اُس کی جانب چہرا موڑتے بولی تھی۔۔۔

زميشه اس کے لمس پر کسمپاسی ہو لے سے بولي تھي۔۔۔۔۔  
 "قارواٹ مائي لوء۔۔۔۔۔؟؟"

زمیشہ کے لہجے میں زوہان کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی زوہان کے لیے اس گھر میں لوٹنا آسان نہیں تھا۔۔۔ جہاں اُس نے اپنی ماں کو کھویا تھا۔۔۔ مگر وہ سب کی خوشی کی خاطر۔۔۔ اُن سب کے حوالے سے دل سے ہر شکوہ مٹاتا یہاں لوٹ آیا تھا۔۔۔

زوبان اُس کے ماتھے پر عقیدت اور محبت بھری مہر ثبت کرتا اُسے خود سے قریب کر گیا تھا۔۔۔۔



زنیشہ اُسکی بات پر دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔۔۔

جب اچانک اُسے تمام کزنز سے کیا گیا وعدہ یاد آیا تھا۔۔۔ آج اُن سب کا مل کر رت جگا کرنے کا پلان تھا۔۔۔

جس کے ساتھ وہ ماورا پر منہاج کے حوالے سے سرپر اتر بھی اوپن کرنے والی تھیں۔۔۔۔

زنیشہ نہایت ہی ایکسائینڈ ہو کر زوہان کو بتاتی۔۔۔ وہاں سے جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے زوہان اُس کی کلائی تھام کر اُسے واپس اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔۔

"زوہان وہ سب میرا ویٹ کر رہی ہو گئی۔۔۔۔"

زنیشہ زوہان کے خطرناک تیور دیکھ گھبرا کر بولی تھی۔۔۔۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے۔۔۔ کہ میں تمہیں جانے دوں گا۔۔۔۔"

زوہان دروازہ لاک کر کے آتے اُس کی جانب مڑا تھا۔۔۔۔

"مگر زوہان۔۔۔۔"

زنیشہ نے اُسے منانا چاہا تھا۔۔۔ جب اُسی لمحے سائیڈ ٹیبل پر رکھا زوہان کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔ جس پر جگمگاتا ٹخن کا

نام دیکھ زنیشہ کا موڈ فوراً آف ہوا تھا۔۔۔۔

اب تو وہ خود ہی باہر جانے کا ارادہ ترک کرتی۔۔۔ بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

اور شدید خفگی بھری نظروں سے زوہان کو دیکھا تھا۔۔۔۔



جو آنکھوں میں شریر مسکراہٹ بھرے لیکن چہرے پر انتہائی معصومیت سجائے اُس سے کال اٹھانے کی اجازت مانگ رہا تھا۔۔۔۔

جس کے جواب میں بھی زینشہ نے اُسے گھورنے کے سوا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔۔

بلیک ٹراؤڈر کے اوپر۔۔۔۔ اب وہ بلیک کھر کی ہی سلیور لیس بنیان پہنے رف حلیے میں بھی بے حد وجہہ لگ رہا تھا۔۔۔۔ کسرتی مضبوط کندھے، چوڑا سینہ اور روشن پیشانی پر بکھرے سیاہ گھنے بال۔۔۔۔

وہ صرف اور صرف اُس کا تھا۔۔۔۔ جس پر وہ کسی لڑکی کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔ اور ثمن کو میڈیا میں جس طرح بے تکلفی سے زوہان کے ساتھ چپکٹا دیکھ چکی تھی۔۔۔۔ اُسے ثمن کسی صورت بھی زوہان کے دور دور تک بھی برداشت نہیں تھی۔۔۔۔

زوہان فون آن کر کے کان سے لگاتا۔۔۔۔ بیڈ پر اُس کے مقابل آن بیٹھا تھا۔۔۔۔

"آف کورس یار میں ضرور آؤں گا۔۔۔۔ یہ تمہاری لائف کا اتنا اہم مومنٹ ہے۔۔۔۔ میرا ہونا تو لازم ہے۔۔۔۔"

زوہان نے ثمن سے بات کرتے چہرہ موڑ کر جلن سے لال ہوتی اپنی بیوی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ جو زوہان کی یہ بات سنتے شدید غصے کے عالم میں بھی وہاں سے اُنھی نہیں تھی۔۔۔۔

"زینشہ کے بارے میں۔۔۔۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔ یہ اُس کی ہی چوائس ہوگی۔۔۔۔ تم خود بات کرلو اُس سے۔۔۔۔"

دوسری جانب سے شاید زینشہ کو بھی ساتھ لانے کا ذکر کیا گیا تھا۔۔۔۔

"ثمن تمہیں اپنی شادی میں انوائٹ کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔"

زوہان نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ زمیشہ کا لال چہرا دیکھتے اصل بات بتاتے موبائل اُس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔۔۔  
 جو کب سے کچھ اور ہی سمجھی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔  
 "اُس کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

زمیشہ کے چہرے کے تاثرات ایک دم بدلے تھے۔۔۔۔۔ وہ ایکسٹینٹ میں بولتی زوہان کے ہاتھ سے موبائل لے گئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے زوہان کی گہری بولتی نگاہیں خود پر مرکوز دیکھ اُس کے جوش کو ذرا بریک لگا تھا۔۔۔۔۔  
 ہاں ہم ضرور آئیں گے۔۔۔۔۔"

زمیشہ نے فوراً حامی بھری تھی۔۔۔۔۔ آخر کو اُس کے شوہر کو ہمیشہ کے لیے چھٹکارا مل رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ سچ تھا۔۔۔۔۔ ثمن نے زوہان سے بہت محبت کی تھی۔۔۔۔۔ زوہان کے ساتھ رہنے کے لیے اُس نے اپنے امیج تک کا خیال نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ جہاں بہت سی جگہوں پر زوہان نے اُس کی مدد کی تھی۔۔۔۔۔ وہیں وہ بھی زوہان کے بنا کہے اُس کے ساتھ کھڑی رہی تھی۔۔۔۔۔ زوہان کی زندگی میں زمیشہ میران اُس کے ہوش سنبھالتے ہی اُس کے دل میں تھی۔۔۔۔۔ جس کی جگہ لے پانا کسی بھی لڑکی کے لیے ناممکن سی بات تھی۔۔۔۔۔

زوہان نے ثمن کو پہلے دن سے ہی آگاہ کر رکھا تھا کہ اُس کے دل و دماغ پر صرف اور صرف زمیشہ کا بسیرا تھا۔۔۔۔۔ یہ جاننے کے باوجود ثمن خود کو زوہان سے محبت کرنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔۔۔

لیکن زوہان اُس کی قسمت میں تھا ہی نہیں تو کیسے ملتا اُسے۔۔۔۔۔ ثمن نے ساری زندگی زوہان کی محبت کے ساتھ کی زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن زوہان نے اُسے ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔۔۔ جیسے ثمن نے شروع سے زوہان کی ہر



بات مانی تھی۔۔۔ یہاں پر بھی زوہان کے کہے کا انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔ اور اپنے کزن شاہزیب سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔ جو ثمن سے بہت محبت کرتا تھا اور ثمن کی زوہان کے لیے چاہت سے بھی آگاہ تھا۔۔۔ لیکن اس کی محبت نے اسے اتنا ظرف بخشا تھا اور اسے پورا بھروسہ تھا کہ وہ ثمن کا دل اپنی محبت سے اپنی جانب موڑ لے گا۔۔۔

"تم یقین نہیں کرو گی۔۔۔ تمہاری شادی کا سن کر اس وقت شاہزیب سے بھی زیادہ میری بیوی خوش ہے۔۔۔"

ثمن سے الوداعی کلمات ادا کرتے زوہان نے آہستہ آہستہ دور کھسکتی زینشہ کی کلائی پکڑتے پُر مزاح انداز میں طنز کیا تھا۔۔۔ جسے سمجھتے دوسری جانب سے ثمن اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

زینشہ نے اپنی کلائی آزاد کرواتے اسے گھورا تھا۔۔۔

زوہان فون بند کر کے دور اُچھالتا۔۔۔ زینشہ کو اپنے قریب بیڈ پر گراتے اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔ زینشہ کی سانسیں بکھر گئی تھیں۔۔۔ اس نے بے اختیار پاگل ہوتے دل پر ہاتھ رکھتے دھڑکنوں کو نارمل کرنا چاہا تھا۔۔۔

"تم اس طرح جیلس ہوتی پتا ہے کتنی کیوٹ لگتی ہو۔۔۔"

اس کے دونوں ہاتھ پیچھے بیڈ پر لگاتے۔۔۔ زوہان نے اس کے چہرے کو ڈھانپنے بالوں کو پیچھے ہٹایا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ مجھے جاننا بھی نہیں ہے۔۔۔"

زینشہ نے فوراً نفی میں سر ہلاتے اسے باز رکھنا چاہا تھا۔۔۔ وہ ابھی بھی باہر جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔ اس لیے زوہان کو خطرناک تیوروں سے خود پر جھکتے دیکھ۔۔۔ اسے اپنی تیاری خراب ہونے کی فکر لاحق ہوئی تھی۔۔۔

"مگر میں تو یہ بات اچھے سے سمجھانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔۔"

زوہان نے اُس کے گلابی گال پر ہونٹ رکھتے اُس کے کانوں کو ایئر رنگز کے بوجھ سے آزاد کیا تھا۔۔۔ اور بس یہیں  
زنیشہ کی فرار کی کوشش دم توڑ گئی تھی۔۔۔

وہ اس شخص کی مہکتی قربت کو چھوڑ کر کہیں جا بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔ زوہان کی والہانہ چاہت کے جواب میں اُسے اپنا  
آپ سوئپتی زنیشہ آسودگی سے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

حافظ آثمیر سے بہت سخت خفا تھی۔۔۔ اور اُس کے دو بار ملازمہ کے بھیجنے کے باوجود وہ اُس کے پاس جانے کا کوئی  
ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔ فجر لوگ اُس کی آثمیر سے ناراضگی جان کر اُسے آج رات کے لیے آثمیر سے دور رکھنے  
میں اُس کی مدد کرنے کی حامی بھر چکی تھیں۔۔۔۔۔

وہ شمسہ بیگم سے نیچے آئے مہمانوں کو رخصت کرتی ماورا کے روم کی جانب جا رہی تھی۔۔۔ جہاں سب لڑکیاں جمع  
تھیں۔۔۔ جب اچانک آثمیر کے سامنے آجانے پر حافظہ اپنے قدموں کو بریک نہیں لگا پائی تھی۔۔۔ اُس کا سر بہت  
زور سے آثمیر کے فولادی سینے سے ٹکراتا اُسے کراہنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔

"حافظ آریو اوکے۔۔۔"

آثمیر نے فوراً اُسے سہارا دیتے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔ حافظہ نے بنا کوئی جواب دیئے سر اُس کے سینے پر ہی رکھ دیا  
تھا۔۔۔۔



"درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

آزمیر نرمی سے اُس کا سر سہلا رہا تھا جب حاضہ کی کمزور سی نروٹھی آواز اُسے بے چین کر گئی تھی۔۔۔

"اوکے ابھی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔"

آزمیر اُس کو ایسے ہی اپنے کندھے کے ساتھ لگائے۔۔۔ بچوں کی طرح اُسے اوپر اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اُس کی گردن میں چہرا چھپائے وہ بالکل بچوں جیسا ہی بی ہو کر رہی تھی۔۔۔

اور آزمیر دل و جان سے اُس کے یہ بچوں جیسے نخرے اٹھانے کو تیار تھا۔۔۔

"کیا ہوا حاضہ کو۔۔۔؟؟؟"

ڈرائنگ روم میں بیٹھے تمام افراد حاضہ کو اس طرح دیکھ پریشان ہوئے تھے۔۔۔

مگر آزمیر سب ٹھیک ہونے کا اشارہ کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

حاضہ کو احتیاط سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھاتے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر براہمان ہوتا گاڑی وہاں سے نکال کر لیے گیا تھا۔۔۔۔۔

"کیا میں جان سکتا ہوں۔۔۔ میری بیوی مجھ سے کیوں ناراض ہے۔۔۔؟"

آزمیر اُس کا سر اپنے کندھے سے ٹکاتا۔۔۔ اُس کی نازک انگلیوں میں اپنی مضبوط انگلیاں پھنساتا ہونٹوں سے لگا گیا

تھا۔۔۔

"آپ سے بالکل بات نہیں کروں گی میں۔۔۔۔ جب بھی اس لمحے کو تصور میں لاتی ہوں۔۔۔ میری روح کانپ اٹھتی ہے۔۔۔۔ آپ کیسے بھلا خود کو یوں پیش کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر خدا نخواستہ غلطی سے بھی گولی چل جاتی تو۔۔۔۔ میں تو مر جاتی نا۔۔۔۔"

حافظ بھیگے لہجے میں اذیت سے بولتی آثمیر کو تڑپا گئی تھی۔۔۔۔ وہ شام سے جو سوچ رہا تھا حافظ کی ناراضگی کا ریزن وہی نکلا تھا۔۔۔۔

حافظ کی سوچی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ کل سے کئی بار اس بات پر رو پچی تھی۔۔۔۔ آثمیر کو اپنی اس دیوانی پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔۔

گاڑی ایک سائیڈ پر روکتے آثمیر جی جان سے ان کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

"جان من ایک ہی دل ہے کتنی بار لو ناو گی۔۔۔ اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟"

اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ اس پر جھکتا اس کی بیگلی آنکھوں کو چومتا چہرے پر پھسلے انمول موتیوں کو چتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

حافظ اپنی خفگی کے جواب میں ایسے والہانہ اظہار پر بوکھلا گئی تھی۔۔۔۔ اس کا چہرہ آثمیر کے شدت بھرے لمس سے تپ اٹھا تھا۔۔۔۔

"میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔۔"

حافظ چہرے پر پھیلتی سرخی اور لرزتی کانپتی پلکوں کے زیر اثر اسے ٹھیک سے گھور بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

"آپ کی ناراضگی سر آنکھوں پر ہے میری جان۔۔۔۔ اور میں اسے محبت سے ختم کرنے کا پورا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔۔"

آزمیر نے اُس کے شرنگیں حسین روپ کو آنکھوں کے راستے دل میں اتارتے گاڑی آگے بڑھا دی تھی۔۔۔۔۔

جب کچھ لمحوں بعد گاڑی کو آزمیر آشیانہ میں داخل ہوتا دیکھ حاعفہ نے حیرت سے آزمیر کو دیکھا تھا۔۔۔ اُسے تو اب تک یہی لگ رہا تھا کہ وہ دونوں ہاسپٹل کی جارہے تھے۔۔۔۔۔

"آزمیر ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

حاعفہ گاڑی سے نہیں نکلی تھی۔۔۔۔۔

"تاکہ یہاں ہمیں تمہاری تیار کردہ فوج ڈسٹرپ نہ کر سکے۔۔۔۔۔"

حاعفہ کو آگے بڑھ کر واپس بانہوں میں اٹھاتے آزمیر اُس پر خفیف سا طنز کر گیا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ حاعفہ کا حیرت کے مارے منہ کھل گیا تھا۔۔۔۔۔ میران پیلس میں بھلا وہ آزمیر میران کے خلاف کوئی پلاننگ کرنے میں کامیاب ہو بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔۔۔ جہاں جگہ جگہ پر اُس کے وفادار ترین ملازمین موجود تھے۔۔۔۔۔

حاعفہ شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اُسے روم میں لا کر صوفے پر بیٹھاتے آزمیر اُس کے سامنے دو زانوں بیٹھتا حاعفہ کو پل بھر کے لیے ساکت کر گیا تھا۔۔۔۔۔

"ہمیشہ اپنے سے پہلے اپنے سے منسلک رشتوں کے بارے میں سوچتے اور کرتے عادت ایسی پنپتے ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ کہ اُس

وقت میں کچھ لمحے کے لیے یہ فراموش کر گیا تھا کہ اب میں اپنے فیصلوں میں تنہا نہیں ہوں۔۔۔۔۔ میری ذات سے اب

ایک اور ہستی بھی جڑ چکی ہے۔۔۔۔۔ جسے میں اپنے ہر عمل کا جواب دہ ہوں۔۔۔۔۔ میرے مطابق صرف بیوی کو ہی

نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ شوہر کو بھی اپنے اٹھائے جانے والے ہر عمل پر اپنی بیوی کا جواب دہ ہونا چاہیے۔۔۔۔۔



آئندہ کبھی بھی میرے کسی عمل سے میں تمہیں ہرٹ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔۔ لیکن تم بھی مجھ سے وعدہ کرو کہ اس طرح آنسو بہا کر میری ملکیت کو تکلیف نہیں پہنچاؤ گی۔۔۔۔۔"

آزمیر گھمبیر لہجے میں بولتا حائفہ پر اپنی سحر انگیز شخصیت کا سحر طاری کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ مسر ائزی دیوانہ وار لگا ہوں سے اُسے تکتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ ہلکا سا جھکی تھی اور آزمیر کی کشادہ پیشانی پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔  
"تھینکس مائی بیوٹفل لائف۔۔۔۔۔"

آزمیر نے اُس کی شہ رگ پر لب رکھتے اُسے اپنی شدتیں سوپی تھیں۔۔۔۔۔  
حائفہ اُس کے کندھوں کو دونوں مٹھیوں میں جکڑتی جی جان سے لرز اُٹھی تھی۔۔۔۔۔  
"تمہارے لیے میرے پاس ایک گفٹ ہے۔۔۔۔۔"

آزمیر اپنی جگہ سے اٹھتا سائیڈ ٹیبل سے مطلوبہ فائل اٹھاتا اُس کی جانب بڑھا گیا تھا۔۔۔۔۔  
حائفہ نے نا سمجھی سے اُس کی جانب دیکھتے فائل اوپن کی تھی۔۔۔۔۔ مگر جیسے جیسے وہ پڑھتی گئی تھی۔۔۔۔۔ اُس کے چہرے کی رونق میں کئی گنا اضافہ ہوتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ اُس کے دل سے ایک آخری پھانس بھی نکل گئی تھی۔۔۔۔۔  
آزمیر نے کوٹھے پر ریڈ کروا کر نہ صرب وہاں قید تمام لڑکیوں کو بازیاب کروا کر اُن کے گھر والوں تک پہنچا دیا تھا۔۔۔۔۔ بلکہ گلینڈ بائی اور خان کو بھی جیل کی سلاخیوں میں ڈلوا دیا تھا۔۔۔۔۔ کبھی نہ نکلنے کے لیے۔۔۔۔۔  
جس طرح کوٹھے کی تمام لڑکیوں نے اُن کے خلاف بیان دیا تھا۔۔۔۔۔ اُن کا اب آزاد ہو پانا ناممکن تھا۔۔۔۔۔



اُن سے مسلک ارد گرد باقی شہروں کے کوٹھوں پر بھی چھاپے مارے جا رہے تھے۔۔۔۔۔ آثمیر نے اُن سب کو بلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

جن لوگوں نے اتنے وقت تک حاضری کی زندگی کو جہنم بنائے رکھا تھا۔۔۔۔۔ آثمیر انہیں یوں آزاد دندنا تا کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔

"تھینکیو سو مچ آثمیر۔۔۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔۔"

حاضری اپنے قریب صوفے پر آن بیٹھے آثمیر کے گلے میں بانہیں ڈال کر اُس کے ساتھ لپٹتی محبت سے چور لہجے میں بولتی خوشی سے پاگل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے اپنے ساتھ ساتھ باقی لڑکیوں کو بھی وہاں سے آزاد کروانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ جو آج آثمیر نے کر دیا تھا۔۔۔۔۔

"میری جان میں اتنا اچھا بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔۔۔"

آثمیر کا اشارہ اُس کے اتنے قریب آنے کے بعد خود سے شرافت کی امید رکھنے کی جانب تھا۔۔۔۔۔

حاضری فوراً گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔۔ مگر آثمیر اُس کو ہلکا سا جھٹکا دیتا اپنے سینے پر گرا گیا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے اپنے جھنے کے بدلے ایک پیارا سا تحفہ چاہیے۔۔۔۔۔"

آثمیر نے اُس کے جوڑے میں مقید بالوں کو پھولوں اور پنوں سے آزاد کرواتے اُن کی مہک کو سانسوں میں اُتارا تھا۔۔۔۔۔

حافظ کچھ لمحے اُس کے مغرور نقوش سے سچے چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتی اُس کے سینے پر عین دل کے مقام پر اپنے لب رکھ گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے محبت نہیں عشق ہے آپ سے۔۔۔۔"

حافظ آڑمیر کے سامنے بہت بڑا اظہار کرتی اُس کے سینے میں چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔۔ اُس کی اسیری اور اس خود سپردگی پر اپنا دل ہارتا وہ اُس پر محبت کی بارش کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

میران پیلس کو آج پھر سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔۔ جہاں ابھی کچھ دیر پہلے ماورا کی بارات پہنچی تھی۔۔۔۔ میران پیلس کی تمام بنگ پارٹی تو ماورا کے ری ایکٹ کرنے کا انتظار ہی کرتے رہ گئے تھے۔۔۔۔ اور وہ اُن کی ہونقوں زدہ شکلیں دیکھ اندر ہی اندر اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

ماورا آڑمیر اور گھر کے باقی سب بڑوں کو پہلے ہی بتا چکی تھی کہ اُسے علم ہو چکا ہے۔۔۔۔ جبکہ باقی ڈرامے میں شریک لوگوں کو تنگ کرنے میں اُسے بہت مزا آرہا تھا۔۔۔۔

"ماورا تمہاری بارات آچکی ہے۔۔۔۔"

فجر نے اُسے کندھوں سے تھام کر یقین دلاتے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

"تو کیا نہیں آئی چاہیے تھی۔۔۔۔؟؟؟"

دلہن بن کر خوبصورتی اور دلکشی کے سارے ریکارڈ توڑتی ماورا نے بھنویں اٹھاتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"نہیں وہ میرا مطلب۔۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔۔؟؟؟"

فجر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ماورا سے کیسے اگلوائے۔۔۔۔۔ جو بات اگلوانے کے لیے انہوں نے اتنی پلاننگ کی تھی۔۔۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ لیکن بہت زیادہ نروس بھی ہوں۔۔۔۔۔ تم مزید میرا دماغ کھا کر مجھے پریشان مت کرو۔۔۔۔۔"

ماورا نے اُسے خفگی بھرا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

جب اُسی لمحے فریحہ منہ سجائے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔ "زرا گروپ میں منہاج بھائی کا میج ملاحظہ فرمائیں سب۔۔۔۔۔ یہ دونوں میاں بیوی ہمارے ساتھ ہی کھیل گئے۔۔۔۔۔"

فریحہ کی بات پر سب نے نا سمجھی سے میج اوپن کیا تھا۔۔۔۔۔ جہاں منہاج کے ڈھیروں شکریہ کے ساتھ ماورا کی پرسوں ہی ساری حقیقت سے باخبر ہونے کے بارے میں بتا دیا تھا۔۔۔۔۔

"میرے شوہر کے ساتھ مل کر تم لوگ مجھے بے وقوف بناؤ گی۔۔۔۔۔ کیسی لگی میری جوابی کارروائی۔۔۔۔۔"

ماورا اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ باندھے بولتی ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔۔۔

"لیکن تھینکیو سو مچ۔۔۔۔۔ میرے لیے میری زندگی کا سب سے بڑا سرپرائز پلان کرنے کے لیے۔۔۔۔۔"

ماورا کی آنکھوں کے چھلکتی سچی خوشی اور ہونٹوں پر سچی انمول مسکراہٹ حائفہ کے دل میں سکون بکھیر گئی تھی۔۔۔۔۔



اُس نے آج اپنی ماں سے کیا وعدہ پورا کر دیا تھا۔۔۔۔۔

@@@@@@@@

محبت کی طویل اور اذیت سے بھری کھٹن راہیں طے کرتے آخر کار منہاج درانی آج اپنی محبت، اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

منہاج سرشار سا اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

جہاں سُرخ لہنگے میں اُس کی سِج جائے بیٹھی اُس کی زندگی اُس کی منتظر تھی۔۔۔۔۔

منہاج سلام کرتا بیڈ پر دلہن بنی بیٹھی ماورا کے قریب بیٹھنے کے بجائے کچھ فاصلے پر رکھی الماری کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"ہر بار ہمیشہ میں نے ہی پہل کی ہے۔۔۔۔۔ مگر آج یہ دل تمہاری جانب سے پیش قدمی کا خواہاں ہے۔۔۔۔۔ کیا تم میدی یہ خواہش پوری کرتے چل کر میرے پاس آؤ گی۔۔۔۔۔"

منہاج کی نگاہیں بیڈ کے عین وسط میں بھاری کامدار دوپٹے کا مکمل گھونگھٹ لیے لرزتی کانپتی اپنی دلہن پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

جس نے نہ اُس کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔ اور نہ وہ اب کچھ بولی تھی۔۔۔۔۔

"مسز منہاج درانی۔۔۔۔۔ میرے خیال میں اب یہ آنکھ مچولی والا کھیل ختم کر ہی دینا چاہیے۔۔۔۔۔"



کچھ دیر کے انتظار اُسے اسی طرح خاموش بیٹھے دیکھ منہاج آگے بڑھا تھا اور سچ پر اُس کی نقلی دلہن بنے بیٹھے شہریار کے اوپر سے دوپٹہ کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

اور اُس کے ساتھ ہی بیڈ کے نیچے چھپے حاشر اور عثمان، پردوں کے پیچھے دہکی کھڑیں فریحہ اور فجر، اور آدھ کھلے دروازے سے جھانکتیں حائفہ اور زمیشہ کے ارمانوں پر پانی پھر گیا تھا۔۔۔۔

"بھائی وہ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"

شہریار منہاج کے خطرناک تیور دیکھ ہٹا گیا تھا۔۔۔۔

"موٹے گینڈے۔۔۔ تمہیں کیا لگا تھا۔۔۔ میں تمہیں اپنی دلہن سمجھنے کی سنگین ترین غلطی کروں گا۔۔۔ اور باقی سب بھی جہاں جہاں ہیں۔۔۔ شرافت سے باہر نکل آؤ۔۔۔"

منہاج کی غصیلی آواز پر سب اپنی اپنی جگہوں سے نکلتے باہر آئے تھے۔۔۔

"یار کیا منہاج بھائی۔۔۔ تھوڑا سا بے وقوف بن کر ایک دو ڈائیلاگ مارنے کے ساتھ گھونگٹ بھی اٹھا دیتے تو ہم غریبوں کا تھوڑا سا بھلا ہی ہو جاتا۔۔۔ ہم اپنا پلان کامیاب ہونے پر خوش تو ہو لیتے۔۔۔ اتنی دیر سے بیڈ کے نیچے لیٹ کر کمر اکڑ گئی ہے۔۔۔"

حاشر بمشکل بیڈ کے نیچے سے نکلتے ساتھ ساتھ زبان چلانے میں بھی مصروف تھا۔۔۔ لیکن منہاج کے خون خوار تیور دیکھ کر سر جھکائے خاموش ہوا تھا۔۔۔

"اب تم لوگ خود جاؤ گے۔۔۔ یا تم لوگوں کے لیے مجھے کوئی شاہی سواری بلوانی پڑے گی۔۔۔"

منہاج کے گھورنے پر وہ سب جلدی سے باہر کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

منہاج اُس کے ارد گرد محبت کے پھول کھلاتا اُس کے چہرے سے گھونگٹ الٹ گیا تھا۔۔۔۔۔



سامنے کھڑی بھی سنوری اپراؤں کے حسن کو مات دیتی، اُس کے دل کی سب سے اونچی مسند پر بیٹھی ماورا نور ایک ہی جھلک میں اُسے بُری طرح گھائل کر گئی تھی۔۔۔۔

بلڈ ریڈ کمر کے بھاری بھر کم لہنگے میں اُس کے دلکش وجود کی رعنائیاں چھپائے نہیں چھپ رہی تھیں۔۔۔۔ بھاری فل کام سے مزین سوٹ دوپٹے کو سر پر اوڑھ کر نازک کلائیاں میں الجھائے۔۔۔۔ وائٹ اور ریڈ گجروں سے مہکتی کلائیاں منہاج کی توجہ اپنی جانب کھینچ گئی تھیں۔۔۔۔

زیورات سے لدھی پھندی منہاج کو وہ خود سے کہیں زیادہ ویٹ سنبھالے کھڑی معلوم ہوئی تھی۔۔۔۔

"تمہاری سادگی نے تو پہلے دن سے ہی گھائل کر رکھا تھا۔۔۔۔ مگر آج تو جو تھوڑے بہت ہوش سلامت تھے وہ بھی ساتھ ہوئے محسوس ہو رہے ہیں۔۔۔۔ آج تو لگتا ہے اس کیل کانٹوں سے لیس قیامت خیز حُسن کے آگے میں جان سے جاؤں گا۔۔۔۔"

منہاج سے اپنے سامنے آنکھیں موندے چہرا جھکائے کھڑی ماورا کو دیکھ اپنے حواس قائم رکھ پانا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے اُس کے لرزتے کانپتے وجود کو اپنے مضبوط حصار میں قید کرتے منہاج اُس کے چہرے پر جھکتا جا بجا اپنی محبت کی نشانیاں چھوڑتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ماورا اُس کے اس جارحانہ حملے کے لیے بالکل تیار نہیں تھی۔۔۔۔ اُس کا پورا وجود بُری طرح لرز اٹھا تھا۔۔۔۔ اگر منہاج کا بازو اُس کے گرد حماکِل نہ ہوتا تو وہ زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

"بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔ تمہاری جدائی نے مجھے مجنوں بنا کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔ اگر ابھی بھی نہ ملتی تو میں نے تو دیوانہ بن کر سڑکوں پر نکل جانا تھا۔۔۔۔"

ماورا کے لال چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے وہ اپنا ہی مذاق اڑاتے بولتا ماورا کو بہت پیارا لگا تھا۔۔۔

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اس شخص کو اس نے بہت ستایا تھا۔۔۔

جو آج کے دن اس کے اظہار کا پورا پورا حقدار تھا۔۔۔

ماورا اس کے مزید قریب ہوتی منہاج کا چہرہ اپنے مہندی اور جیولری سے سچے نازک کپکپاتے ہاتھوں میں تھامتی اُسے پل بھر کے لیے ساکت کر گئی تھی۔۔۔

"میں بھی آپ سے بے پناہ محبت کرتی ہوں۔۔۔ آپ سے دور جانے کا تصور ہمیشہ سے میرے لیے سہانے روح رہا ہے۔۔۔ میں ایک بار نادانی کر کے آپ کو ہرٹ کر چکی ہوں۔۔۔ جس میں میں بھی آپ کے لیے اتنا ہی تڑپی ہوں جتنا آپ تڑپے ہیں۔۔۔ آپ کی محبت میری نس نس میں سما گئی ہے۔۔۔ میں اب مرتے دم تک انہیں ہاتھوں میں قید رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ کیونکہ آپ ہی میری پوری دنیا ہو اب۔۔۔"

ماورا آج تمام جھجک اور لحاظ ایک طرف رکھتی اپنے دل کی ایک ایک بات منہاج کی سماعتوں کی نظر کرتی اُسے اپنا تن من سوئپ گئی تھی۔۔۔

"میں اب کبھی تمہیں خود سے دور جانے بھی نہیں دوں گا۔۔۔"

اُسے اپنی مضبوط پناہوں میں لیتا منہاج اس کے کانوں میں محبت بھری سرگوشیاں کرتا اُسے لیے محبت کے میٹھے نشے میں ڈوبتا چلا گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

کچھ سال بعد۔۔۔۔۔



"شہیر آرام سے بیٹھ کر کھانا کھا لو۔۔۔ ورنہ میں بابا کو آواز سے کریمیں بلا لوں گی۔۔۔"

زمیشہ اپنے چار سالہ بگڑے نواب کو کھانا کھانے کے لیے معمول کے مطابق اُس کے پیچھے دوڑتی ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ اُس کے ہاتھ آنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔ زمیشہ کو شہیر کی بہت سی عادتیں بالکل زوہان کی طرح بگڑی ہوئی لگتی تھیں۔۔۔ جن کا وہ برملا اظہار بھی کرتی تھی۔۔۔ مگر اُس کی باتوں کے جواب میں وہ دونوں باپ بیٹا ایسے فخر محسوس کرتے تھے۔۔۔ جیسے یہ اُن دونوں کے لیے اعزاز کی بات ہو۔۔۔۔

"شہیر بیٹا آپ تو گڈ بوائے ہونا۔۔۔ ماما کو تنگ مت کرو۔۔۔ آجاء آکر کھانا کھا لو۔۔۔"

تین سالہ حورم کو گود میں اٹھائے حائفہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ جہاں اب عنقریب زمیشہ کے ہاتھوں شہیر کی پٹائی کنفرم تھی۔۔۔۔

گول مٹول سی گڑیا جیسی سرخ و سفید حورم نے شادی کے دو سال بعد اُن کی زندگی میں داخل ہو کر۔۔۔ اُن کی زندگی مکمل کر دی تھی۔۔۔ حورم نے آثمیر اود حائفہ دونوں کے نمین نقش چرائے تھے۔۔۔ اگر اُس کی معصوم سی دلکش مسکراہٹ آثمیر جیسی تھی تو اُس نے نزاکت بالکل حائفہ جیسی پائی تھی۔۔۔ وہ اُن دونوں کی محبت کی نشانی تھی۔۔۔۔ آثمیر کی جان بستی تھی اپنی بیٹی میں۔۔۔۔۔ صرف آثمیر ہی نہیں حورم میران پیلس کی جان تھی۔۔۔۔۔ تو وہیں شہیر اُن کا دل۔۔۔۔۔

شہیر نہ صرف زوہان کی کاربن کاپی تھا بلکہ اُس کی عادت بھی بالکل زوہان جیسی تھیں۔۔۔۔۔ نخرے دکھانے میں دونوں باپ بیٹے کا کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔۔۔

لیکن جو بھی تھا زمیشہ کا اُن دونوں باپ بیٹے کے بغیر گزارا نہیں تھا۔۔۔ اور اُن کا زمیشہ کے بغیر۔۔۔

جہاں حورم کی معصوم کلکاریاں میران پیلے کی رونق کا باعث تھیں۔۔۔ وہیں شہیر کی چھوٹی چھوٹی شرارتیں سب کے چہروں سے مسکراہٹ نہیں ہٹے دیتی تھیں۔۔۔

"اوتے بڑی ماما۔۔۔۔۔ لیکن پہلے آپ تو بے بی تو میلی گودی میں بیٹھانا ہو دا۔۔۔۔۔" اوکے بڑی ماما لیکن پہلے آپ کا بے بی کو میری گودی میں بیٹھانا ہو گا"۔۔۔

شہیر اپنی زبان میں بولتا۔۔۔۔۔ حاعر کے ساتھ وہاں داخل ہوتے آژمیر اور زوہان کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔۔

"تمہارا بیٹا اس معاملے میں بھی تم پر گیا ہے۔۔۔۔۔"

آژمیر کا اشارہ سمجھتے زوہان کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ کھیل گئی تھی۔۔۔

جیسے اُس نے بچپن سے ہی زمیشہ پر اپنا حق جمانا شروع کر دیا تھا۔۔۔ اُسی طرح اُس کا لاڈلا اکثر حورم کے بارے میں "یہ میلی بے بی ہے۔۔۔" کہتا پایا گیا تھا۔۔۔

جو بات سب نے ہی نوٹ کی تھی۔۔۔

"سارا الزام مجھ پر نہیں آسکتا۔۔۔۔۔ اُس کی بہت سی عادتیں تم پر بھی ہیں۔۔۔۔۔"

زوہان کی بات پر آژمیر مسکراتا اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔۔۔ شہیر میں کبھی کبھار اُسے اپنے بچپن کی جھلک دیکھتی تھی۔۔۔

"آج پھر ماما کو تنگ کیا نا گندے بچے۔۔۔۔"

شمیر کا گال چومتا زوہان زینہ کو ڈھونڈتے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ آثمیر کا رخ اپنی کل کائنات کی طرف تھا۔۔۔۔

حورم کو اٹھائے کھڑی حائفہ کو پیچھے سے ہگ کرتے اُس نے باری باری دونوں کے گال چوم لیے تھے۔۔۔۔

"میں کچھ دنوں سے ایک بات سوچ رہا تھا۔۔۔۔"

حورم کو حائفہ سے لیتے وہ اُس کی جانب محبت پاش نظروں سے دیکھتا مصنوعی سنجیدگی طاری کرتے بولا۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

حائفہ اُس کے اتنے سنجیدگی بھرے انداز پر اُس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

"کیوں نا اپنی محبت کی دوسری نشانی لانے کے بارے میں اب سوچا جائے۔۔۔۔"

آثمیر اُس کی کمر کے گرد بازو سمائل کر کے اپنے قریب کرتا مہبوت سا ہو کر اُس کے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ دیکھے گیا تھا۔۔۔۔

"آثمیر آپ کبھی تو جگہ کا خیال کر لیا کریں۔۔۔۔"

حائفہ اُس کے بے باکانہ انداز پر آج بھی پہلے دن کی طرح ہی بوکھلاہٹ اور گھبراہٹ کا شکار ہو جاتی تھی۔۔۔۔ جن سب باتوں نے مل کر آثمیر کو اُس کا مزید گرویدہ بنا رکھا تھا۔۔۔۔

"زوہان آپ کا یہ بگڑا نواب زادہ مجھے بہت تنگ کرتا ہے۔۔۔ کسی دن میرے ہاتھوں اس کی پٹائی ہو جانی ہے۔۔۔"



زنیشہ مصروف سے انداز میں زوہان کے لیے کافی بناتی مخالف سمت ہونے کے باوجود بھی۔۔۔ اُس کے بھاری قدموں کی مخصوص دھمک سے ہی اُس کی آمد کا انداز لگا گئی تھی۔۔۔

"میرا ارادہ تو پوری کرکٹ ٹیم بنانے کا ہے۔۔۔ تم ایک سے ہی تنگ آگئی ہو سویٹ ہارٹ۔۔۔ باقی دس پر تمہارا کیا حال ہو گا۔۔۔"

اُس کا بازو تھام کر رُخ اپنی جانب موڑتا وہ اپنی بات کے جواب میں اُس کے ہونٹوں جیسے تاثرات دیکھ اُس نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟"

زنیشہ گیارہ بچوں کا سوچ کر ہی کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"نہیں میں بالکل سیریں ہوں۔۔۔۔۔"

زنیشہ کی خفگی سے لال ہوتی نوز پر ہونٹ رکھتے۔۔۔ اُس کی صورت دیکھ زوہان کا گونجتا قہقہہ اُس کی سانسیں بحال کر گیا تھا۔۔۔

"منہاج کہاں ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

ماورا اُس کے کال اٹینڈ کرتے ہی بولی تھی۔۔۔

"کیا ہوا مائی لو۔۔۔ ایوری تنگ از آل رائٹ۔۔۔؟؟؟"



منہاج آپریشن تھیٹر سے ٹکلتے اُس کی پندرہ مس بیلز دیکھ فون ملانے ہی والا تھا۔۔۔۔۔ جب دوبارہ آتی ماورا کی کال پک کرتا فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

"ابھی اور اسی وقت میرے آفس آکر اپنے ان دونوں شیطانوں کو یہاں سے لے کر جائیں۔۔۔ ورنہ پھر بعد میں مجھے گلا مت کیجئے گا۔۔۔۔۔"

ماورا کی بات سنتے منہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔۔ منہاج اور ماورا کو اُن کے رب نے جڑواں اولادوں سے نوازا تھا۔۔۔۔۔ شہرام اور دائم دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر شرارتی تھے۔۔۔۔۔ ماورا کے لیے انہیں اکیلے سنبھال پانا تو تقریباً ناممکن ہی تھا۔۔۔۔۔ منہاج کے بغیر اُن کو سنبھالتی وہ ایسے ہی پاگل ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

"پھر کیا کر دیا میرے معصوم بیٹوں نے۔۔۔۔۔"

منہاج اپنا کوٹ اتار کر بازو پر ڈالنا شریر لہجے میں بولتا ماورا کو مزید تپا گیا تھا۔۔۔۔۔

شادی کے بعد منہاج کی مدد اور فل سپورٹ سے ماورا نے بھی اپنی میڈیکل کی ڈگری کمپلیٹ کر لی تھی۔۔۔۔۔ اور اب وہ اپنی خواہش کے مطابق اُس کے ساتھ ہی شہاب درانی کے ہاسپٹل میں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے کام کر رہی تھی۔۔۔۔۔

منہاج اچھے شوہروں کی طرح اُسے ہر معاملے میں پوری طرح سپورٹ کرتا آیا تھا۔۔۔۔۔ منہاج جیسے مرد کی سنگت میں ماورا خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی تصور کرتی تھی۔۔۔۔۔

اُن کی اس خوشحال زندگی میں دائم اور شہرام نے آکر مزید رنگ بھر دیئے تھے۔۔۔۔۔

"آپ کے جیسی معصومیت پائی ہے۔۔۔۔۔ آپ کے بیٹوں نے۔۔۔۔۔"

ماورا نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیتے منہاج کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اسی طرح فون کان سے لگائے چھوٹی چھوٹی باتوں پر اُسے زچ کرتا منہاج تیز قدموں سے اُس کے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

ملک فیاض مزید ایک ہفتہ ہی زندہ رہ پائے تھے۔۔۔۔ زوہان اُن کی دردناک موت دیکھ اپنے خون ہوتے دل کے ساتھ اُنہیں معاف کر گیا تھا۔۔۔۔ چاہے جیسا بھی سہی مگر وہ شخص اُس کا باپ تھا۔۔۔۔ ملک فیاض کی میت کو میران پبلس لایا گیا تھا۔۔۔۔ آرمیر اور زوہان نے اُن کے جنازے کو کندھا دیتے اور قبر میں اتارتے اپنے بیٹے ہونے کا فرض ادا کر دیا تھا۔۔۔۔

اُن سب نے اپنے اپنے حصے کی مسافتیں طے کر کے اپنے حصے کی خوشیاں پالی تھیں۔۔۔۔ عشق و محبت کے راستے اُن سب کے لیے ہی اذیت اور تکلیف سے بھرے اُنہیں زخموں سے چور کر گئے تھے۔۔۔۔ مگر انہوں نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے کچی لگن کے ساتھ اپنی محبت کو حاصل کر لیا تھا۔۔۔۔

ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی دُور سے جڑے وہ اپنی زندگیوں میں داخل ہوتی بہاروں کا کھلے دل سے استقبال کر رہے تھے۔۔۔۔

ختم شد

Search on Google "Urdu Novels Ghar"

For Read More Novels Famous Category Base Like

[Rude Hero Based Urdu Novels List PDF](#)

[Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based](#)

[Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF](#)

[Super star based urdu novels List Download PDF](#)

[urdunovelsghar.pk](http://urdunovelsghar.pk)